



# فتوحاتِ جہانگیری



جز و پنجم



## سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

أَمَّا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْقُطَيْبِيُّ

۔۔ ترجمہ ۔۔

أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَهَانَغِيرِ

أَدَامَ اللَّهُ تَعَالَى مَعَالِيَهُ وَبَارَكَ أَيَّامَهُ وَلِيَّالِيَهُ

نئیہ سنٹر، ۴۴، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

## ترتیب

جمعہ کا بیان	باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین
باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے	باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین
باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے	باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین
باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ	باب 6: وتر کی فضیلت
باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے	باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے
باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے	باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا
باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ	باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام
باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت	باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر
باب 7: زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنا	باب 11: پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟
وتر کا بیان	عیدین کا بیان
باب 1: وتر کا طریقہ یہ فرض نہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے اونٹ	باب 1: بلا عنوان
باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا	باب 2: نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت
باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں وتر تین ہوتے ہیں وتر ایک ہوتا	باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت جو شخص اسے ترک
باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو	باب 4: اس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز

۱۷۷	باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا	۱۳۴	ہے اور جس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے
۱۷۸	باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار تکبیروں کا کہا جانا	۱۳۷	باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام
۱۸۰	باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی	۱۳۸	نماز خوف کی شرعی حیثیت
۱۸۱	نماز جنازہ کا طریقہ	۱۳۱	پہلا طریقہ
۱۸۲	نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد	۱۳۲	غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا کا طریقہ
۱۸۳	نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم	۱۳۳	تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت
۱۸۵	نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم	۱۳۴	چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۰	قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا	۱۳۴	پانچواں طریقہ: غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ
۱۹۱	باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا	۱۳۴	چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۲	تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا	۱۳۴	ساتواں طریقہ: غزوہ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۳	باب 6: مٹھیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا	۱۳۴	باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا
۱۹۵	باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا	۱۵۳	جائز ہے
۲۰۱	باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا	۱۵۳	باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ
۲۰۲	چاشت کی نماز کے احکام	۱۵۳	نماز کسوف کا حکم
۲۰۳	باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت	۱۵۵	پہلا مسئلہ: نماز کسوف کا طریقہ
۲۰۴	باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟	۱۵۶	دوسرا مسئلہ: نماز کسوف کے دوران قرأت کرنا
۲۰۵	باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا	۱۵۸	تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت
۲۰۸	باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا	۱۵۸	چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا
۲۰۹	باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک	۱۵۹	پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم
۲۱۰	باب 1: بلا عنوان		
۲۱۰	نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت		
۲۱۰	باب 1: جنازہ کے آگے چلنا		
۲۱۰	باب 1: جنازہ کے آگے چلنے کا حکم		





۵۱۸	ایذا پہنچانے والے جانوروں کا حکم	۳۶۶	رویت ہلال کی گواہی
۵۲۵	باب ۲: مواقیت کا بیان	۳۸۲	باب ۲: سحری کا وقت
۵۲۶	میقات کے احکام	۳۸۷	باب ۳: چاند دیکھنے کی گواہی
۵۳۳	حج قرآن کا حکم	۳۹۹	باب ۴: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا
۵۳۶	عرفات میں وقوف کا حکم	۴۱۶	باب ۵: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم
۵۷۰	دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم	۴۱۶	روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۸۳	حالت احرام میں نکاح کرنے کا حکم	۴۵۵	باب ۶: اعتکاف کا بیان
	نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت	۴۵۶	اعتکاف کے احکام
۶۰۲	فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت	۴۶۴	باب ۷: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
	<b>خرید و فروخت کے احکام</b>	۴۶۴	روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
۶۳۳	باب ۱: بلا عنوان		باب ۸: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی
۶۳۳	سود کی اقسام اور ان کے احکام	۴۶۷	عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا
۶۴۹	خیار مجلس کا حکم	۴۶۷	باب ۹: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا
	پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین		(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری
۶۶۱	صورتیں	۴۶۷	کر لینے کا حکم)
۶۶۵	مجبول چیز کے سودے کا حکم		<b>جزء ششم</b>
۶۷۴	سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم		<b>حج کا بیان</b>
۶۹۱	سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم	۴۸۴	باب ۱: بلا عنوان
۶۹۷	مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم	۴۸۴	حج کے حکم کی وضاحت
۷۱۱	زمین کو کرائے پر دینے کا حکم	۴۸۷	زاویرہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت
۷۲۵	زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم	۴۹۴	حج کا احرام باندھنے کی شرائط
۷۳۳	کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم	۴۹۶	احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت
۷۳۷	خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم		کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج
۷۴۷	سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم	۵۰۰	کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟
۷۴۹	مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم	۵۰۵	تلبیہ کے حکم کی وضاحت
۷۶۶	کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم	۵۰۹	حج کے دوران فرائض سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟
۷۷۴	گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم	۵۱۳	حالت احرام والا شخص لیا پیٹے؟

## کتاب الجمعة

## جمعہ کا بیان

## ۱- باب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

## باب ۱: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے

1558- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَافِعٍ بْنُ خَالِدٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنْ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے البتہ بیمار شخص، مسافر شخص، عورت (نابالغ) بچے اور غلام کا حکم مختلف ہے (ان پر جمعہ فرض نہیں) تو جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس سے بے نیازی اختیار کرے (یعنی اسے ادا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے نیازی اختیار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائق حمد ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن عبد صمد مہمدی باللہ، ابو عبد اللہ ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۵۱، ۳۵۲)۔

○ ذکرہ مزی فی رواۃ عن سعید بن ابی مریم، ولہ ذکر فی تاریخ اسلام للذہبی فی وفیات ستہ (۲۹۰) ص (۳۳۳)، وقال: روی عنہ ابوقاسم طبرانی، وروی عن سعید بن ابی مریم۔

۱۵۵۸- أخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۴۲۳-۴۲۴) قال: ثنا البغوي ثنا كامل بن طلحة ثنا ابن السريفة به - ومن طريقه ابن عدي أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲/۱۸۶) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة - وفي الشعب (۶/۲۶۹) رقم (۲۰۱۳) - قال: أخبرنا أبو سعد الماليني أن أبا أحمد بن عدي - قد ذكره - وقال ابن عدي: ومعاذ لهذا غير معروف - وابن السريفة بهديث عن أبي الزبير عن جابر نسخة - وهذا أخرجه عن معاذ بن معمر عن أبي الزبير - ومعاذ لا يعرفه إلا من لهذا الحديث - أ - أخرجه البخاري في التاريخ (۲/۲۲۵) والطبراني في المعجم الكبير (۴/۵۱) رقم (۱۴۵۷) والبيهقي في الكبرى (مختصر) (۳/۱۸۴) من رواية ضرار بن عمرو - وعزاد الرينسي في (المجمع) (۲/۱۷۲) للطبراني ثم قال: (وفيه ضرار: روى عن التابعين) وأظه ابن عمرو الملقب: وهو ضعيف - أ - و مثل أبو زرعة الرازي - كما في (العلل) لا بن أبي حاتم (۱/۲۱۲) (۶۱۳) - عن حديث نعيم لهذا فقال: لهذا حديث منكرا - وروى عن مولى لآل الزبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الجمعة واجبة على كل محتلم إلا أربعة: الصبي والعبد والمرأة والمريض) - أخرجه ابن أبي شيبة في (المصنف) (۱/۴۶۶) والبيهقي في (الكبرى) (۲/۱۸۶) من رواية أبي حاتم عن مولى لآل الزبير به -

## جمعہ کے احکام

جمعہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب بدایہ تحریر کرتے ہیں:

جمعہ صرف ”مصر جامع“ میں یا شہر کی عید گاہ میں ادا کیا جاسکتا ہے گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جمعہ تشریق عید الفطر کی نماز عید الاغیٰ کی نماز صرف مصر جامع میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

”مصر جامع“ سے مراد ہر وہ جگہ ہے جس کا امیر ہو اور وہاں قاضی بھی موجود ہو جو احکام کا نفاذ کرے اور حدود کو قائم کرے۔

یہ روایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے تاہم ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے اگر لوگ اپنی بڑی مساجد میں اکٹھے ہو جائیں تو ان کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی۔

پہلے قول کو امام کرخی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور یہ ظاہر ہے جبکہ دوسرے قول کو سلجی نے اختیار کیا ہے جبکہ عید گاہ پر حکم عائد کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ شہر کے آس پاس کی کھلی جگہوں میں کسی بھی جگہ اسے ادا کیا جاسکتا ہے کیونکہ شہر والوں کی ضروریات کے اعتبار سے اس کی بھی وہی حیثیت ہے اسی طرح منیٰ میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے اگر وہاں حجاز کا امیر موجود ہو یا خلیفہ خود سفر کر کے وہاں آیا ہو یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک گاؤں ہے یہی وجہ ہے وہاں عید کی نماز بھی ادا نہیں کی جاسکتی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے حج کے دنوں میں منیٰ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور لوگوں کی سہولت کے لیے یہاں عید کی نماز ادا نہیں کی جاتی۔

مسافر شخص، عورت، بیمار شخص، غلام اور نابینا شخص پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: مسافر کے لیے جمعہ میں شریک ہونا اس کے لیے حرج کا باعث ہوگا یہی حال بیمار اور نابینا شخص اور غلام کا ہے کیونکہ غلام تو اپنے آقا کی خدمت میں مصروف ہوگا اسی طرح عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوگی تو حرج کو دور کرنے کے لیے ان سب کو معذور قرار دیا جائے گا لیکن اگر یہ سب لوگ نماز میں شریک ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اس وقت کے فرض (یعنی ظہر کی نماز کی جگہ) پر ادا کر لینا ان کے لیے جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں اس حرج کو انہوں نے خود برداشت کر لیا ہے تو یہ اس مسافر کی طرح ہو جائیں گے جو روزہ رکھ لیتا ہے۔

مسافر شخص، بیمار اور غلام کے لیے یہ بات جائز ہے وہ جمعہ کی نماز کی امامت کریں۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ ان پر تو جمعہ فرض ہی نہیں ہے تو وہ بچے اور عورت کی طرح ہو جائیں گے جبکہ ہماری دلیل یہ ہے: یہ بات رخصت ہے لہذا جب وہ مسجد میں حاضر ہو جائیں گے تو یہ چیز ان پر فرض ہو جائے گی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اس میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں ہوتی جبکہ خاتون مردوں

کی امامت کر ہی نہیں سکتی۔

اگر مقتدیوں میں صرف یہ لوگ ہوں (یعنی مسافر بیمار شخص یا غلام) تو ان کے ذریعے جمعہ منعقد ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: جب یہ لوگ امامت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اقتداء کرنے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

اگر کوئی شخص جمعے کے دن امام کے جمعے کی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہے حالانکہ اس شخص کو کوئی عذر لاحق نہیں ہوتا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے تاہم اس کی یہ نماز درست ہوگی۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: ان کی یہ نماز اس کے لیے درست نہیں ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک اپنی اصل کے اعتبار سے جمعہ پڑھنا ہی فرض ہے۔

اور ظہر کی نماز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اصل پر قدرت رکھنے کی صورت میں بدل کی طرف جانا درست نہیں ہوگا۔

ہدایہ کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی "البنایہ" میں تحریر کرتے ہیں:

لفظ جمعہ میں "ج" اور "م" پر پیش پڑھی جاتی ہے جبکہ بعض حضرات نے "ج" پر پیش اور "م" پر زبر بھی پڑھی ہے۔

اس لفظ کی جمع "جمعات" اور "جمع" آتی ہے اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دی ہیں اور

یہ ایک شرعی نام ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کے جسمانی وجود (کے اجزائے

ترکیبی) کو جمع کیا گیا تھا اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

اس دن کی فضیلت بہت زیادہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور شاہد اور مشہود کی قسم۔"

یہاں "شاہد" سے مراد "جمعہ کا دن" ہے اور "مشہود" سے مراد "عرفہ کا دن" ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی "سنن کبریٰ" میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

گیا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے زمین پر اتارا گیا اور قیامت بھی جمعے

کے دن ہی قائم ہوگی۔"

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا، روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن چیختا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے: شاید آج قیامت قائم ہو جائے گی صرف جنات اور انسان کو (اس بارے میں احساس نہیں ہوتا)۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اس میں ایک گھڑی ایسی ہے: بندہ مسلم اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا۔“

دعا کی مقبولیت کی اس گھڑی کے بارے میں تیرہ اقوال ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: یہ گھڑی صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔

حسن اور ابو العالیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سورج ڈھلنے کے بعد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ جمعے کی اذان کے وقت ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ اس کے

(خطبے سے) فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس میں نماز کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ (سورج) نکلنے سے لے کر اس وقت

تک ہوتی ہے جب تک وہ ایک ہاتھ تک بلند نہیں ہو جاتا۔

طاؤس اور حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے

درمیانی عرصے میں ہوتی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز قائم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہونے تک باقی رہتی

ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے تین مقامات پر تلاش کرو صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک امام کے (خطبے

سے فارغ ہونے کے بعد منبر سے) نیچے اترنے سے لے کر اس کے تکبیر کہنے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے

تک۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: تمام مسلمانوں کا جمعہ کے واجب ہونے پر اجماع پایا جاتا ہے۔

شیخ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جمعہ پڑھنا فرض کفایہ ہے

لیکن علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غلط ہے۔

امام فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر اس شخص پر فرض ہے جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو۔  
شیخ ابوطیب نے امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات غلط نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ فرض کفایہ ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اجماع اس بارے میں سب سے قوی دلیل ہے۔

شیخ ابن وہب نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے سنت قرار دیا ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: مالکی فقہاء نے اس بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعہ پڑھنا اس شخص پر لازم ہے جو (جمعہ کی) اذان کی آواز سنتا ہے۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا واجب ہے۔“

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ہے یہ بات امام نے بیان کی ہے۔

”الدرایہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنا فرض ہے اور اس بات پر اتفاق ہے اس کا انکار کرنے والے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔

یہ فرض عین ہے البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے اسے فرض کفایہ قرار دیا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔ یہ بات ”الحلیہ“ اور ”شرح الوجیز“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جمعہ کی فرضیت کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو۔“

یہاں ذکر سے مراد خطبہ ہے اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لیے ہے تو جب خطبے کے لیے چل کر جانا فرض ہوگا وہ خطبہ جو نماز کے جواز کے لیے شرط ہے تو اصل نماز کی طرف جانا بدرجہ اولیٰ واجب قرار دیا جائے گا اور اس کا واجب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا ان الفاظ کے ذریعے ”اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو“ یعنی اذان ہو جانے کے بعد خرید و فروخت حرام ہے تو کسی مباح کام کو صرف کسی واجب کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔



جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ حدیث ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:) ”تم لوگ یہ بات جان لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعے کی نماز فرض قرار دی ہے۔“

اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عبداللہ بن محمد عدوی نامی راوی ہے جو منکر الحدیث ہے اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی یہ بات امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ ”المبسوط“ نامی کتاب میں اس روایت کا مضمون زیادہ الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور اسی روایت کے بعض حصے کو ”المہذب“ کے مصنف نے بھی نقل کیا ہے

جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک کے تمام مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے۔

تاہم اہل علم کے درمیان اس وقت کے اصل فرض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی جدید رائے یہ ہے اور امام زفر رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں جمعہ پڑھنا فرض ہے جبکہ ظہر کی نماز کو اس کا بدل قرار دیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں فرض ظہر کی نماز ادا کرنا ہے اور جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اگر وہ جمعے کی نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے ظہر ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز متعین طور پر فرض نہیں ہے تاہم انہوں نے ظہر کی ادائیگی کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا جب کوئی آزاد مقیم شخص ظہر کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا مطلق جائز ہوگا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے یا جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں جاتا تو اس کا ظہر کا فرض باطل نہیں ہوگا جبکہ دیگر مشائخ کے نزدیک ظہر کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا خواہ وہ شخص جمعے کو پالیتا ہے یا جمعے کو نہیں پاتا وہ جمعے کی طرف چل کے جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

جہاں تک معنوی (یعنی قیاس کے ذریعے حکم ثابت کرنے کا) تعلق ہے تو اس کی صورت یہ ہے: ہم نے جمعہ کی ادائیگی کی صورت میں ظہر کی نماز ترک کرنے کا حکم دیا جبکہ ظہر کی نماز فرض ہے تو کسی ایک فرض کو کسی دوسرے ایسے فرض کی وجہ سے ہی چھوڑا جاسکتا ہے جو اس سے زیادہ مؤکد ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے فرض ہونے کے اعتبار سے جمعہ کی نماز ظہر کی نماز سے زیادہ مؤکد ہے۔



## مصر جامع کی وضاحت

صاحب ہدایہ نے جو یہ کہا ہے: ”جامع مصر“ کے علاوہ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

جمعہ کے لازم ہونے کی شرائط بارہ ہیں، چھ کا تعلق نمازی سے ہے، یعنی آزاد ہونا، مرد ہونا، مقیم ہونا، تندرست ہونا، دونوں پاؤں اور بصارت کا سلامت ہونا۔

تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نابینا شخص کو ساتھ لے کر جانے والا کوئی آدمی مل جاتا ہے تو اس پر بھی جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

چھ شرائط کا تعلق نمازی کی ذات کے علاوہ سے ہے، وہ شہر کا جامع ہونا، سلطان کا موجود ہونا، جماعت کا موجود ہونا، خطبہ ہونا، نماز کا وقت ہونا اور اظہار ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی والی شہر کے دروازے تک آ جاتا ہے اور وہاں ہجوم اکٹھا کر لیتا ہے، لیکن لوگوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوتی تو جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

شیخ ترمذی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے نماز کے نادر احکام ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی ذکر کی ہے، اگر امیر اپنے لشکر کو کسی قلعے کے پاس جمع کرتا ہے، لیکن شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور امیر وہاں کے لوگوں کو جمعہ پڑھا دیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، تو مصنف نے پہلی شرط کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: جمعہ صرف جامع شہر میں ادا کیا جاسکتا ہے۔

## حدیث کی تحقیق

صاحب ہدایہ نے جو حدیث نقل کی ہے: مصر جامع کے علاوہ جمعہ تشریق، عید الفطر اور عید الفضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی، اس کے بارے میں حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

امام زیلیعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا غریب ہے، ہمیں یہ روایت موقوف روایت کے طور پر ملی ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اسے امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی ”مصنف“ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جمعہ تشریق، عید الفطر کی نماز، عید الفضحیٰ کی نماز صرف جامع مصر یا بڑے شہر میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ”معرفۃ السنن والآثار“ میں بھی نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حزم نے اپنی کتاب ”المحلی“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام زیلعی رحمہ اللہ یا امام بیہقی رحمہ اللہ تک اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر نہ پہنچنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ یہ مرفوع حدیث ہے ہی نہیں اس کی وجہ یہ ہے: امام خواہر زادہ رحمہ اللہ نے اپنی ”مبسوط“ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ علم حدیث میں حجت ہیں اور اگر ہم اس روایت کا موقوف ہونا تسلیم کر لیں تو بھی یہ مستند طور پر موقوف ہے اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بیان کر دیں۔

مصر جامع کی تعریف کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات نقل کی ہے۔

اس کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: ”مصر جامع“ اس کو کہتے ہیں جس میں دین اور دنیا کے مختلف معاملات سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے لوگ بستے ہوں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ جگہ جہاں ہر امیر اور قاضی موجود ہو جو احکام کو نافذ کر سکیں اور حدود کو قائم کر سکیں تو وہ مصر قرار دیا جائے گا اور وہاں کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سفیان ثوری کہتے ہیں: مصر جامع اسے کہا جائے گا جسے لوگ شہر کہتے ہوں اس وقت جب شہروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جیسے بخارا اور سمرقند ہیں۔

امام کرخی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مصر جامع اس شہر کو کہا جائے گا جہاں حدود قائم کی جا سکیں اور احکام نافذ ہو سکیں۔ زنجیری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد امام عینی رحمہ اللہ نے شہر کی تعریف کے بارے میں مزید مختلف اقوال نقل کیے ہیں:-

1559 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ أَوْ امْرَأَةٍ.

☆ ☆ طارق بن شہاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے صرف چار پر نہیں ہے: غلام شخص (نابالغ) بچہ بیمار اور عورت۔

۱۔ تلخیص البنا یہ شرح الہدایہ از امام حافظ بدرالدین محمود عینی ص 45/2

۱۵۵۹ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۲/۲) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة من طريق محمد بن احمد بن عبدان ثنا ابراهيم بن اسحاق بن ابي العباس ثنا اسحاق بن منصور به - وأخرجه ابو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة باب الجمعة للمملوك والمرأة الحديث (۱۰۶۷): حدثنا عباس بن عبد العظيم حدثني اسحاق بن منصور به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۸/۱) وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في المعرفة (۱۷۱/۲) وخلفه في الكبرى (۱۷۲-۱۷۲/۲) كتاب الجمعة باب من يجب عليه الجمعة وقال (ليس بمحمول) فقد أخرجه غير عباس أيضا عن اسحاق بن عبد الله بن موسى فيه (۵۱) -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنین زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۵-۲۶) و ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۹۸)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منشر بن اجدع، ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۱۵) (ت ۲۳۲)۔

○ قیس بن مسلم مذحجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۶) (۵۶۲۷)۔

1560- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيِّنَاتُهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْأَناسُ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ہم دنیا میں) بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہونے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب دی گئی تو یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم کیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی کی تو اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں، یہودیوں کا دن کل (ہفتے کا دن ہے) اور عیسائیوں کا دن کل کے بعد والا (اتوار کا دن) ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن سلیمان نیری۔ بالنون مصغر۔ ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

۱۵۶۰- أخرجه مسلم (۸۵۶) في الجمعة: باب لعدياة هذه الامة ليوم الجمعة والنسائي (۸۷/۴) في الجمعة: باب ايجاب الجمعة وابن ماجه (۱۰۸۳) في اقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة من طريق ابي حازم عن ابي هريرة- وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن هشام بن منبه عن ابي هريرة مرفوعاً- ومن هذا الوجه أخرجه البخاري (۶۶۳۴) (۷۰۳۶) ومسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۷۴/۲) (۳۱۲) والبغوي (۱۰۴۵) وابن حبان (۳۷۸۴) والبيهقي في سننه (۱۷۱/۴) أول كتاب الجمعة وأخرجه ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة- ومن هذا الوجه أخرجه البخاري (۲۳۸) (۸۷۶) (۲۹۵۶) (۶۸۸۷) (۷۴۹۵) ومسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۴۹/۲) والنسائي (۸۵/۴) (۸۶) وابن خزيمة رقم (۱۷۳۰)- والبغوي في شرح السنة رقم (۲۴۷۱) والبيهقي (۱۷۰/۴) وأخرجه ابو صالح عن ابي هريرة أخرجه مسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۷۴/۲) (۲۵۰/۲) (۲۴۹/۲) وأخرجه طائوس عن ابي هريرة أخرجه البخاري (۸۹۶) (۲۴۸۶) ومسلم (۸۵۵) والنسائي (۸۵/۴) وأحمد (۲۷۴/۲) (۲۴۹/۲) والبيهقي (۱۷۰/۴) كتاب الجمعة وأخرجه عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة أخرجه أحمد (۲۳۶/۲) (۵۱۲) وأخرجه عبد الرحمن بن مولى ام بزن عن ابي هريرة أخرجه أحمد (۲۸۵/۲) (۴۹۱) وأخرجه ابو سلمة عن ابي هريرة أخرجه أحمد (۵۰۲/۲)- وأخرجه سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة أخرجه أحمد (۵۱۷/۲) (۵۱۸)-



إِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ - جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(جس بستی میں) پچاس افراد ہوں ان پر جمعہ لازم ہوگا اس سے کم پر واجب نہیں ہوگا۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر مٹروک ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن ہروی، سمع احمد بن حنبل وطبقته ببغداد۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا۔ وانظر ترجمته في "سير اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۳/۱۳)۔

○ حسین بن اوریس انصاری ہروی، معروف بابن خرم مشہور۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۸۴/۲)۔

○ خالد بن ہياج بن بسطام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۰/۲)۔

○ ہياج بن بسطام ہروی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ان کی حدیث نوٹ کی جائے گی۔ وقال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۰۳/۷)۔

**1563** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنُ عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پچاس افراد پر جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سلیمان بن عیسیٰ بن ہشیم، وقیل: ابن عیسیٰ بن سندی بن سیرین، ابو محمد وراق، معروف بالقاسم، وثقه خطیب فی تاریخہ۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۶۹/۹)۔

○ ابراہیم بن حکم بن ابان عدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۶) (ت ۱۶۸)۔

○ حکم بن ابان عدنی، ابو عیسیٰ۔ عن طاوس وعكرمة۔ وثقه ابن معین ونسائی، وقال احمد عجل: علم حدیث کے ماہرین نے





اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) لَمْ يَقُلْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ حُصَيْنٍ فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ آیا جو اوناج لے کر آیا تھا اور وہ قافلہ کھلے میدان میں ٹھہر گیا، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی طرف چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چالیس افراد رہ گئے جن میں میں بھی شامل تھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں قیام کی حالت میں چھوڑ گئے۔“

صرف علی بن عامر نامی راوی نے اس روایت میں چالیس افراد کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ویصر، ورمی بالتشیع، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹۹) (ت ۴۷۹۲)۔

1566- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ وَقَالَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس دوران قافلہ آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس کے بعد یہ الفاظ ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد عزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبہ، یعرف بابن خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۵۴/۱۰)۔



○ علی بن مسلم بن سعید طوسی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۵) (۳۸۳۳)۔

1567- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصْرُهُ فَإِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ- قَالَ- فَمَكَتْ كَذَلِكَ حِينًا لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ إِلَّا فَعَلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أَرَايْتَ اسْتَغْفَرَكَ لِأَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ قَالَ أَيْ يَنْبَى هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَازِمٍ مَنْ حَرَّةٍ يَنْبَى بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ قَالَ قُلْتُ وَكَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ رَجُلًا.

☆☆ محمد بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کو ساتھ لے کر جایا کرتا تھا جب ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی ایک مرتبہ میں انہیں لے کر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا تو انہوں نے اذان کی آواز سننے کے بعد حضرت ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی اور پھر کچھ دیر اسی حالت میں رہے وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنا کرتے تھے وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے میں نے ان سے دریافت کیا: اے اباجان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! وہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) پہلے فرد ہیں جنہوں نے مدینہ میں بنو بیاضہ کے پتھر یلے میدان کی پست زمین میں جمعہ کے آغاز کیا تھا اس جگہ کا نام ”نقیع الخدومات“ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن عبد اللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح، ابو حامد حضرمی۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

۱۵۶۷- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۱/۱): أخبرنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن السمال بجفرنا ثنا علي بن ابراهيم الواسطي ثنا وهب بن جرير ثنا ابي به- والحديث أخرجه أبو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة باب الجمعة في السفر الحديث (۱۰۶۹)- ومن طريقه البيهقي في سننه (۱۷۷/۲) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وبيت عليهم الجمعة من طريق ابن ابراهيم عن محمد بن اسماعيل به- وبيان عند المصنف بعد الحديث التالي- وبيان ايضا بعد هذا من طريق يونس بن بكير عن ابن ابي عمير به- وأخرجه ايضا ابن ماجه (۲۶۲/۱) كتاب اقامة الصلاة باب في فرض الجمعة الحديث (۱۰۸۲) وابن حبان في صحيحه (۱۷۸/۱۵) رقم (۷۰۱۲) وابن خزيمة رقم (۱۷۲۶) والمروزي في الجمعة (۱) وابن ابي شيبة (۲۸۱/۱)- وقال البيهقي في (السنن): (وأخرجه جرير بن هازم) ومحمد بن سلمة عن ابن ابي عمير قال: حدثني محمد بن ابي امامة كما قال يونس بن بكير- ومحمد بن اسماعيل اذا ذكر سماعه في الرواية وكان الراوي عنه ثقة استقام اللسان والعدا حديث حسن اللسان صحيح- وقد روي فيه حديث آخر لا يخرج بطله)- وقال في (الدلائل): (بمثل الا بخلاف هذا قول ابن شهاب) وكان مصنفنا جمع بينهم بعمدة احمد بن زائدة فاضافه كعب اله- والله اعلم)- وقد ساقه البيهقي في (المعرفة) (۶۲۱) ثم قال عقبه (۶۲۱-۶۲۲):

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام (وفیات-۳۲۱) وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵۸)۔  
 ○ یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم، ابو یوسف بصری، مولی آل ہذیر بن حازم ازدی ولی قضاء و قدم بغداد و  
 حدث بھان کا انتقال 246ھ میں ہوا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و  
 ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲۰۴/۹)، ثقات (۲۸۶/۹)، تاریخ بغداد  
 (۲۷۶-۲۷۵/۱۳)۔

○ محمد بن ابی امامۃ اسعد بن سہل بن حنیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے  
 طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۷) (ت  
 ۵۷۸۵)۔

**1568-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 إِسْحَاقَ بِهَذَا.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد جبار غطار دی، ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔  
 ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳)، وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:  
 ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲۵۲/۱)۔

**1569-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ فِي هَرَمِ النَّبِيِّ مِنْ حَرَّةِ بَنِي  
 بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

بنو بیاضہ کی پھر ملی زمین کے اس پست حصے میں جہاں نباتات اُگتے ہیں اور جس کا نام ”نقیع الخدومات“ ہے۔  
 باقی روایت سابقہ روایت کی مانند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابو جعفر، حدث عن حسن بن عرفة و ابی داود، روی عنہ دارقطنی  
 وغیرہ۔ وثقة خطیب فی تاریخ۔ انظر: تاریخ بغداد (۳/۳۲۶-۳۲۷)۔

۱۵۶۸- أخرجه الطبرانی في الكبير (۲۰۵/۱) رقم (۹۰۰) وفي (۹۱/۱۹) رقم (۱۷۶) و الحاكم في المستدرک (۱۸۷/۲) و من طريقه  
 البيهقي في سننه (۱۷۹-۱۷۶/۲) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة و في الدلائل (۱۶۱/۲) من  
 طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق به۔

## 3- باب الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے

1570- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ  
الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ بَمَدَى الصَّوْتِ . قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو (مؤذن کی) آواز سنتا ہے۔

داؤد نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: وہ شخص (مؤذن) کی آواز سنتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید - ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، خوارزمی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۰۵) (ت ۱۷۹۳)۔

1571- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى  
مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے۔“

۱۵۷۰- عزاء اللہانی فی اللہوا۔ (۵۹/۲) الی الدارقطنی و عنہ ابن الجوزی و ابن اخی مینی فی الفوائد المنتفاة (۲/۹۱/۱) عن محمد بن الفضل بن عطیة عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده - و محمد بن الفضل قال غیر واحد: متروک وقال احمد: حديثه حديث الضلع الكذب ولكن اخرجہ الدارقطنی فی الذي بعده من رواية هشام بن خالد نا الوليد عن زهير بن محمد عن عمرو بن اسناده مرفوعاً - و من طريق الدارقطنی اخرجہ البيهقي (۱۷۲/۲) - وروي عن ابن المسيب انه قال: (تجب الجمعة على من سمع النداء) - اخرجہ الشافعي في (الام) (۱۹۲/۱) باب: من تجب عليه الجمعة بسكته - و من طريقه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۵/۲) و في (المعرفة) (۶۲۸۹) قال الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد همداني عبد الله ابن يزيد عن محمد بن المسيب به - لكن اخرجہ ابن ابي شيبة (۲۲۲/۲) عن ابي خالد اللصير عن عبد الله بن يزيد عن ابن المسيب به: فزالت العلة - و اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۵۶) عن رجل من اسلم عن عثمان بن محمد: انه ارسل الى ابن المسيب يسأله: على من تجب عليه الجمعة؟ قال: على من سمع النداء - و مثل الزهري عن المسافر ينزل بقرية يوم الجمعة فقال: (اذا سمع الاذان فليجسود الجمعة) - اخرجہ عبد الرزاق (۵۲۰۵) عن معمر عن الزهري به -

۱۵۷۱- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة باب وجوب الجمعة على من كان خارج المصلى في موضع يخلقه النداء و قد تقدم في الذي قبله -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن خالد بن زید بن مروان ازرق، ابومروان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔  
یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۱) ص (۱۰۲۱)۔

○ زہیر بن محمد تمیمی، ابومنذر خراسانی، سکن شام ثم حجاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۴۲) ت (۲۰۶۰)۔

**1572 -** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثَقَّةٌ وَهَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الطَّائِفِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو جمعہ کی اذان سنتا ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس بن ذویب ذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حافظ جلیل، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۲)۔

○ محمد بن سعید طاہی، ابوسعید موزن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۴۸) ت (۵۹۵۳)۔

○ ابوسلمہ بن نبیہ - بنون موحدة، مصغر - مدنی، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵۵) ت (۸۲۰۴)۔

۱۵۷۲ - أخرجه أبو داود (۱۰۵۶) كتاب الصلاة: باب من تجب عليه الجمعة، والبیهقي (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة: باب وجوب الجمعة لمن يبلغه النساء، والخطيب في (الموضح) (۱۲/۱) و أبو نعیم في (المعجم) (۱۰۶/۷) و المروزي في (الجمعة) (۸۶) كلهم من رواية قبصة بن عقبة عن سفيان عن محمد بن سعيد عن أبي سلمة بن نبیه عن عبد الله بن هارون عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم به - وقال أبو داود: (روى هذا الحديث جماعة عن سفيان مفسوراً على عبد الله بن عمرو ولم يرفعه) وإنما استند قبصة - قال البیهقي: (وقبصة بن عقبة من الثقات - و محمد بن سعيد لهذا هو الطائفي ثقة - وله نال من حديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده -) -

○ عبد اللہ بن ہارون وابن ابی ہارون، حجازی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۹۸)۔

1573- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ النَّاذِينَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہاں لفظ "ناذین" استعمال ہوا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن حمیم، ابوحسن اللخمی خزاز کوفی۔ عن ہشیم وابن عیینہ۔ وعنہ محاملی ومحمد بن مخلد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: تکموا فیہ بلا حجتہ۔ قال نسائی: لیس بشیء۔ واحسن قول فیہ احمد بن حنبل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳۸۵/۲)۔

#### 4- باب الْجُمُعَةِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ.

باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے

1574- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ . يَعْنِي بِالْقَرْيَةِ الْمَدَائِنَ . لَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد رہ جائیں۔

یہاں پر بستی سے مراد شہر ہے اور یہ بات زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن وہب بن سعید بن عطیہ دمشقی، وقیل بحذف (سعید)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر

۱۵۷۴- أخرجه البيهقي (۱۷۹/۲) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وجبت عليهم الجمعة من طريق المصنف- و الحديث أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۰۶/۲): أخرنا ابن مسلم حدثنا محمد بن مصفى حدثنا بقية حدثنا معاوية بن يحيى ثنا معاوية بن سعيد التميمي عن الحكم بن عبد الله بن سعد عن الزهري عن أم عبد الله الدوسية- ومن طريق ابن عدي أخرجه البيهقي (۱۷۹/۲) وقال: (الحكم بن عبد الله متروك- ومعاوية بن يحيى ضعيف- ولا يصح هذا عن الزهري- وقد روي في هذا الباب حديث في الضميمة له يصح إسناده- وبذكر عن الزهري: أن مصعب بن عمير حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة جمع يومهم ولهم اثنا عشر رجلاً)- و الحديث أخرجه الدارقطني وضمه من طريق الوليد بن محمد عن الزهري به- وسأني في الحديث التالي- ونقل الزيلعي في نصب الراية (۱۹۷/۲) عن عبد الحميد قال في (أحكامه) لا يصح في عدد الجمعة شيء-



عسقلانی ص (۹۰۵) (ت ۶۴۱)۔

○ معاویہ بن یحییٰ طرابلسی، ابو مطیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ قال ابن معین وابو حاتم و غیرہا: طرابلسی اقویٰ من صدقی۔ وکس دارقطنی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۷) (ت ۶۸۲)۔

○ معاویہ بن سعید بن شریح نجفی۔ (اور ایک قول کے مطابق): معاویہ بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۳) (ت ۶۸۰۵)۔

**1575** - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حُنَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرْيَةٍ فِيهَا إِمَامٌ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا أَرْبَعَةٌ. الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْمُؤَقَّرِيُّ مَتْرُوكٌ وَلَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوكٌ.

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر اس بستی والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے جس میں امام موجود ہو اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد موجود ہوں۔

اس روایت میں ایک راوی ولید بن محمد متروک ہے اور یہ روایت زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے اسے نقل کرنے

والے تمام راوی متروک ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی واعظ، ابوطاھر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵۵۹/۶)۔

○ ولید بن محمد مرقری، ابوبشر بلقاوی، مولیٰ بنی امیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۵۰۳) ص (۱۰۴۱)۔

**1576** - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا ثَلَاثَةً رَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ. الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ وَالْحَكَمِ هَذَا مَتْرُوكٌ.

۱۵۷۶- أخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰۶) و من طريقه البيهقي (۲/۱۷۹)۔





الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاتا ہے وہ اس کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حکم بن موسیٰ بن ابی زہیر بغدادی، ابوصالہ قنطری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۶۴) (ت ۱۳۷۰)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۳۴۷)۔

1578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد القدوس بن بکر بن حمیس کوفی، کندیہ ابو جہم۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا باس بحديثه۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۶/۲۹۸)، وثقات (۸/۴۱۹)، و ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۱۵)۔

1579- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَذْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جمعے کی نماز کے دوران جلسے کی

۱۵۷۸- أخرجه أبو يعلى في مسنده (۳۶/۵) رقم (۳۶۲۵) من طريق العجاج به- في إسناده العجاج بن رطاه قال العافظ م: (نخريه) (ت ۱۱۲۷): صوره كثير الخطا والتدليس- وقال السجستاني في مجمع الزوائد (۱۹۵/۲): (فيه العجاج بن رطاه وفيه كلام)-  
۱۵۷۹- في إسناده (ياسين بن معاذ الزيات): قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي وابن الجوزي: مشرور- انظر: ترجمته في الميزان (۷/۱۵۱-۱۵۵)- وانظر: تخريج الحديث قبل السابق-

حالت میں پائے تو چار رکعت ادا کرے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مسقلة، ابوعلی تیمی۔ سمع زبیر بن بکار و احمد بن یحییٰ سوی۔ وعنه ودابی نعیم وطبرانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبحان (۱۶۴/۱)، و ذکرہ ذہبی فی تاریخہ فی وفیات 306 ھ فی (ط): احمد بن ہمد بن مسعدة۔

○ اسید بن عاصم، ابو حسین اصبحانی، حافظ محدث امام، صنف مسنداً، وقال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۱۸/۲)، و طبقات محدثین باصبحان (۳۰۶/۲)، و اخبار اصبحان (۲۷۲/۱)۔

○ کبر بن بکار قیسی، ابو عمرو بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ نسائی اثر او احدث فی اثناء صلاة رواية ابن احر، ولم يذكره مزي۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۴۴)۔

**1580** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَادٍ بْنُ زُغَبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن احمد بن حسن، ابو حسن واعظ، و معروف بالمصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۵/۱۲، ۷۶)، و منتظم (۳۶۵/۶)، و سیر اعلام النبلاء (۳۸۱/۱۵)، و عبر (۲۳۷/۲)۔

○ احمد بن حماد بن مسلم، ابو جعفر مصری لقبہ زغبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 296 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۸) (ت ۲۸)۔

○ یحییٰ بن ایوب غافقی۔ ابو عباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198 ھ میں ہوا۔

۱۵۸۰ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۹۱/۱) من طريق الفضل بن محمد الشمراني ثنا محمد بن ابي مریم به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲۰۲/۲) - و صححه الحاكم على شرط الشيخين - و في اسناده اسامة بن زيد اللخمي قال العافظ في التفریب (ت ۲۱۹) صدوق يسوم -

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۴۹) (ت ۷۵۶)۔

**1581-** حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعے کی نماز کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ابی حزم - قطعی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۰۶) (ت ۶۴۲)۔

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی - ابو عثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ قد روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۹) (ت ۵۷۷)۔

**1582-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زُنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَا أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جلسے کی حالت میں پائے تو پھر چار رکعت ادا کرے۔

۱۵۸۱- فی اسنادہ عمر بن قیس المکی المعروف باب (منقول) نرکہ احمد و النسانی و الدارقطنی - و قال یحیی: لیس بنقہ - و قال البخاری: منکر المریت - و قال احمد ایضاً: احادیثہ بو اطلیل - و ترجمتہ فی المیزان (۲۶۴/۵) - بتحقیقنا -

۱۵۸۲- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۰۴/۲) من طریق الدارقطنی - بہ - و اخرجہ العاکم (۲۹۱/۱) من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن ابی الاخضر - بہ - (و صححه العاکم علی شرط التبیخین) - قال اللبانی فی الدراۃ (۸۵/۲): (و فیہ عنریسم یحیی بن المتوکل الباقلی و هو صدوق بقطعی: کما فی التقریب - و صالح بن ابی الاخضر ضعیف: یعتبر بہ - و مع ذلك فقد صحیح العاکم و وافقه الذہبی) - (۱) - قلت: لیس فیہ عند العاکم یحیی بن المتوکل انما اخرجہ من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن ابی الاخضر - و ایضاً قد تابع مالک صالحاً علیہ - کما نری - و فی متابعتہ قویۃ: فمالک - رحمہ اللہ - امام حافظ نقہ -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن حسین بن زنجی بن ابراہیم، ابو عبد اللہ دباغ، (اور ایک قول کے مطابق) صواف۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۹۷)۔

○ حسین بن ابی زید، ابو علی دباغ، واسم ابی زید منصور، انظر ترجمہ فی تاریخ بغداد (۸/۱۱۰-۱۱۱)، والمنظم (۱۶/۷۷)۔

○ یحییٰ بن متوکل باہلی بصری، ابو بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۸۴)۔

**1583** - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا . أَوْ قَالَ الظُّهْرَ أَوْ قَالَ الْأُولَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور جس کی دو رکعت فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کے چار رکعت ادا کرے (یہ الفاظ ہیں)۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوقاسم کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۱۳) (ت ۷۷۰)۔

**1584** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَارُحُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضِيلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ الرَّكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيُرْكَعْ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ . قَالَ الشَّيْخُ يَاسِينُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۱۵۸۳- أخرجه ابن سعد في الكامل (۷/۱۸۶) من طريقين عن يونس بن مولى عن أبي هريرة به - وقال عنه ابن أبي حاتم إياه كما في العلل (۱/۲۰۲) رقم (۵۸۶) فقال: (ما حديث صحيح عن أبي هريرة) فنبهنا (من إسناده من الصلاة ركعة فقد أدركها) - وهذا حديث لا أصل له - قال ابن حبان في المجروحين (۲/۱۵۲) (كان ممن يروى الموضوعات عن الثقات) وبنفرد بالمقطعات عن الثقات لا يجوز الاحتجاج به بحال - ۵۱-

جب کوئی شخص جمعہ کی دو رکعت پائے تو اس نے جمعے کی نماز کو پالیا جب کوئی شخص ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور اگر کوئی شخص ایک رکعت بھی نہ پائے تو پھر وہ چار رکعت (ظہر) کی نماز ادا کرے۔  
شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا راوی یاسین ضعیف ہے ان دونوں روایات کے الفاظ برابر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن یونس عصار مصری۔ (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۹۹/۴)، توضیح مشتبہ (۲۸۳/۶)، واکمال (۳۸۸/۶)۔ وفی (ط): ہاشم بن یونس قصار۔

○ محمد بن سہل بن فضیل کاتب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۶/۵)۔

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۲۷۲ھ میں ہوا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ النظر: تقریب التہذیب ت (۴۷۶۴)، والنظر: تہذیب الکمال (۹۶۶/۲)۔

○ عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب لیث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۲۲ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۵)، والنظر: تہذیب الکمال (۹۸/۱۵)۔

**1585- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَخْرِ الْبَيْرُودِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ - وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ لُزْهَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ لِرُكُوعٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعًا.**

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن دوسری رکعت کا رکوع پائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لے اور جو شخص دوسری رکعت کا رکوع بھی نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعت ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن احمد بن سلم، ابوحسن مخرمی کاتب، ولی عباس بن محمد ہاشمی، ان کا انتقال ۳۲۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۲/۴)، وفی (ط): احمد بن محمد بن سالم۔

۱۵۸۵- فی اسنادہ سليمان بن ابي داود المعروف باب (بومة) ضعفه ابو حاتم - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال ابن حبان: لا ينعى بهما - النظر: ترجمته في الميزان (۲۹۲/۲) والمجروحون لابن حبان (۳۳۱/۱) - وقال المعالي في التلخيص (۸۵/۲): سليمان متروك -



○ حسین بن بحر بن یزید، ابو عبد اللہ، من نواحي اهواز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جمیل۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۳/۸)۔

○ علی بن بحر بن بری۔ بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ تقریب التہذیب ص (۹۶۰) رقم (۲۷۲۵)۔

**1586** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَإِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْآخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم جمعے کے دن کی دوسری رکعت کو پالو تو اس کے ساتھ ایک اور ادا کرلو اور اگر دوسری رکعت بھی فوت ہو جائے تو پھر ظہر کی چار رکعت ادا کرلو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن احمد بن فروخ، ابو حسین حرانی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یکن قویا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸۲/۱۱-۳۸۳)۔

○ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن ابی داود حرانی، ابو ایوب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ نسائی۔ تقریب التہذیب رقم (۲۵۹۵)۔

**1587** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ . لَمْ يَرَوْهُ هَكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص امام کو جلسے کی حالت میں پائے اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

اس روایت کو نوح بن ابو مریم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ روایت حدیث میں ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۱۵۸۷- فی اسنادہ (نوح بن ابی مریم) - لا ترجمہ فی میزان (۵۶-۵۵/۷) - وقال الحافظ فی التقریب (ت ۷۲۵۹) (بمرف بالجامع الجیمہ المعلوم) لکن کتبہ فی المصنف - وقال ابن المبرک (کان بطبع) - ۵۱ - و المصنف مثل عنہ الدارقطنی فی المجلد (۲۷۵/۷) فقال (ابن ہریرہ) نوح بن ابی مریم عن الزہری عن سعید بن ابی ہریرہ - حدیث بہ عنہ شاذہ بن حکیم و مقاتل بن ابراہیم - و من ذکر فی هذا ابن صبیح فقد وهم - ۵۱ -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بلخی انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ رجال، جوال، انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۷/۱۲-۳۸)، ومنتظم (۲۸۰/۶)، وسیر اعلام النبلاء (۶۹/۱۵-۷۰)، تذکرہ حفاظ (۸۱/۳)۔

○ عبدصمد بن فضل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۵۵/۴)۔

○ شداد بن حکیم بلخی، ابو عثمان۔ روی عن ابن مبارک وعبدوہاب بن مجاہد۔ روی عنہ محمد بن عصمہ بلخی۔ جرح وتعدیل (۳۳۲/۴)۔

1588- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرَهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ. وَقَالَ عَمْرُو وَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ يُونُسَ إِلَّا بِقِيَّةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی نماز یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس شخص نے نماز کو پالیا۔

ابوبکر بن ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے ان الفاظ کو یونس کے حوالے سے بقیہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بھلول قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۸/۲)، تہذیب الکمال (۴۶۵/۲۶)۔

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قرشی، ابو حفص حمصی، مولیٰ بنی امیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۴/۲)، تہذیب الکمال (۱۴۴/۲۲)۔

۱۵۸۸- أخرجه النسائي (۲۷۶/۱) كتاب المواقيت باب من ادرك ركعة من الصلاة- و ابن ماجه (۳۵۶/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فبرما باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة الحديث (۱۱۲۲) من طريق بقیة بن الوليد قال: حدثنا يونس بن يزيد به و قال ابن ابي حاتم عن هذا الحديث اياه في العلل (۲۸۰/۱) فقال: هذا خطأ انما هو الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً- قال العافظ في التلخيص (۸۶/۲): ان سلم من و لم يبق بقیة فقیہ تملیس التسوية: لانه عنمن لنسخه ا- الله- قلت: صرح بالتحديث عند النسائي و بعید جداً ان يكون قد اسقط احداً بين الزهري و سالم- قلت: و الحديث أخرجه النسائي في الكبرى (۱۸۱/۱) كتاب مواقيت الصلاة باب من ادرك ركعة من الصلاة الحديث (۱۵۶۰) من طريق سليمان بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن سالم مرسلاً- و أخرجه ايضاً ابن حبان في السجروحين (۱۰۹/۱) من حديث ابراهيم بن عتيبة الثقفي عن يحيى بن سعيد عن الزهري به- قال العافظ في التلخيص (۸۶/۲): و ابراهيم منكر الحديث جداً و كام ليعتم بدلس عنه اخباراً لا اصل لها- و حبان من طريق يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قريباً-



○ یونس بن یزید بن ابی نجاد، اہلبی۔ ابویزید مولیٰ آل ابی سفیان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہل علم میں سے ہیں۔۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”المقرب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۶/۲)۔

1589 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْقُرَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَرَاءُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن سرح - ابوطاھر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ (۲۳/۱)۔

○ اسحاق بن فرات بن جعد، تحبیبی، ابو نعیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰/۱)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابو سعید بصری براء۔ قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ روی لہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۷/۲)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابوسعید بصری براء۔ قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ روی  
لہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۷)۔

1590 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

١٥٨٩- أخرجه ابن عدي في الكامل (٢/ ٢١١): ثنا محمد بن عمر بن يوسف اللندلي بمصر: محمد بن زهران بن هبيب قال: ثنا أبو

الظاهر بن السرح<sup>١</sup> به - قال العافظ في التلخيص (٨٥/٢): (فيه يحيى بن راشد البراء وهو ضعيف) - (١٥٨٩)

الظاهر بن السرح<sup>١٥٩</sup> - قال العائظ في التلخيص (٨٥/٢): (فيه يحيى بن راشد البراءة وهو ضعيف)  
 ١٥٩ - أخرجه الطبراني في الأوسط (٢١٨٨) من رواية إبراهيم بن سليمان العباسي نا عبد العزيز بن مسلم<sup>١٦٠</sup> - وقال: (لم يرو هذا  
 ١٦٠ - أخرجه الطبراني في الأوسط (٢١٨٨) من رواية إبراهيم بن سليمان العباسي نا عبد العزيز بن مسلم<sup>١٦٠</sup> - وقال: (لم يرو هذا

[illegible][illegible]

أخرجهم غير د عن عبد العزيز: كما عند الدارقطني أيضا - و من ثم و لعم ابن حجر في زعمه بنفرد ابراهيم بن سليمان به عن عبد العزيز  
أخرجهم غير د عن عبد العزيز: كما عند الدارقطني أيضا - و من ثم و لعم ابن حجر الطبراني في زعمه

ولم يتصرف به عبد العزيز عن يحيى بل تابعه ابن نمير عن يحيى كما عند الدارقطني لقنا - ومن ثم وسم ابن نمير صاحب الجوزي في  
 تصرف عبد العزيز به أيضا كما في (تلفيظ الجوزي) (١٢/٢) - والحديث أخرجه عبد الرزاق (٥١٧٠) عن محمد بن عفيف الجوزي عن  
 تصرف عبد العزيز به أيضا كما في (تلفيظ الجوزي) (١٢/٢) - والحديث أخرجه عبد الرزاق (٥١٧٠) عن محمد بن عفيف الجوزي عن

بنفسه عبد العزيز به ايضا كما في (تاريخه العبر) (١٢/٢) - والحيثما اخرجته هذه الرواية -  
مسجد بن جبير عن ابن عمر قال: (اذا ادرك الرجل يوم الجمعة - كعبه صلى اليه - كعب اخرى) - (١) - هكذا موقوفاً - وقد اخرجته ابن ابي شيبة

مسجد بن جبیر عن ابن عمر قال: (إذا أدرت الرجل يوم الجمعة في المسجد فليأخذ من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً عليه (٢٤٨/٢) عن أنس بن مالك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «من أتى المسجد يوم الجمعة فليأخذ من وجه آخر» أخرجه عبد الرزاق (١٥٧٧) (١٥٧٩)

(٥٤٧١ - ٥٤٧٢) من وجود عن ابن عمر مرفوعاً عليه - وله شاهد من قول ابن مسعود مرفوعاً عليه أيضاً: أخرجه أحمد الزرائ (٥٤٧٧) (٥٤٧٨)

و الجبوتي في ( السيرة ) ( ٦١٥١ ) قال الشافعي في ( الام ) ( ٢٠٦/١ ) باب من اراد ركة من الجمعة : ( فليجهد ان يكون ركة من ركعتي )

روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم ( - الله -

ابراہیم حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَلْيُصَفِّ إِلَيْهَا أُخْرَى . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعے کی نماز) میں ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور وہ اس رکعت کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

ابن نمیر نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یعیش بن جہم ابو حسن حدیثی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۳۱۰/۹) و میزان (۲۸۷/۷)۔

○ محمد بن صالح بن عبدالرحمن بغدادی، ابوبکر انماطی صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۰)۔

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن سيار۔ (اور ایک قول کے مطابق) ابن دینار۔ شعیری۔ برقی۔ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۳۱۹)۔

○ عبدعزیز بن مسلم قسمی۔ ابوزید، مروزی ثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، ربما و ہم، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج له بخاری و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ترمذی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

1591- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

۱۵۹۱- عبید اللہ بن تمام: ضعفہ المارقطنی وغیرہ و مع ذلك فقد سبق الحديث عن أبي هريرة من وجود مطلقاً ليس فيه التقييد بالجمعة - وقد خولف عبید اللہ بن تمام في إسناده أيضاً فاضربه نمبة عن سريبل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً لم يذكر فيه الجمعة - و نمبة مقدم على عبید اللہ و رواية نمبة عند ابن خزيمة (۹۸۵) و الطحاوي في (شرح السعدي) (۱۵۰/۱)۔

جب تم میں سے کوئی ایک شخص جمعے کی ایک رکعت کو پالے تو اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سہل، ذکرہ ابن حبان فی ثقات (۱۹۶/۹)

○ عبید اللہ بن تمام، ابو عاص، عن یونس بن عبید، وسلیمان تیمی۔ ضعفہ دارقطنی وابو حاتم، وابوزرعة وغیرہم۔ وھومن اھل واسط۔ روی عنہ معمر بن سہل اھوازی وغیرہ۔ ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵) (ت ۵۳۵۳)۔

## 6- باب فی الرّكعتین إذا جاء الرجل والامام یخطب.

باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا

1592 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْبُكْرَاوِيُّ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي أبا سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ سَلِيكَ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے وہ صاحب نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دو رکعت ادا کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص جمعے کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ دو رکعت ادا کر لے اور انہیں مختصر ادا کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حکیم مقوم۔ ابوسعید بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے

سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲)۔

○ ابو بکر بروای، اسمہ عبدالرحمن بن عثمان۔ روی عن حسین معلم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداؤد وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۰/۱)۔

۱۵۹۲ - اخرجہ ابو داؤد (۱۱۱۷) فی المسألة: باب إذا جاء الرجل والامام یخطب، وھمد (۲۹۷/۲) والطبرانی فی المعجم (۱۶۲/۷) من

روایۃ ابن ابی عروبة عن الولید ابی بشار بہ۔

○ ولید بن مسلم بن شہاب عنری ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له مسلم و ابو داود و نسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۵۰۵)۔

**1593-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيِّ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيُجْلِسْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کر لے اور پھر بیٹھے۔

**1594-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو الْغَزِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَعَبَّاسُ الثُّرَيْمِصِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْكِ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کرے اور انہیں جلدی ادا کرے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن زنجویہ، ابو بکر غزال، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ واخرجه له اصحاب سنن۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمرو غزی ابو عباس۔ روى عن فریابی و اسد بن موسى آدم بن ابی ایاس۔ علم حدیث کے ماہرین نے

۱۵۹۳- أخرجه مسلم (۸۷۵) في الجمعة باب التهمة و الامام يخطب و احمد (۲۱۶/۲-۲۸۹) و لطفاوي في شرح السعدي (۳۶۵/۱) و البيهقي (۱۹۴/۲) و عبد الرزاق (۵۵۱۴) و ابن حبان (۲۵۰۰-۲۵۰۲) و ابن خزيمة (۱۸۲۵) و الطبراني في الكبير (۱۶۱/۷) و البغوي (۳۶۵/۴) و ابو يعلى (۱۲۴/۴) من طرق عن الاعمش به۔

۱۵۹۴- أخرجه احمد في المسند (۲۸۹/۲): حدثنا عبد الرزاق قال: اخبرنا سفيان عن ابي سفيان عن جابر عن السليك الغطفاني به۔ و الحميفي زكرد الرينسي في الجمع (۱۸۷/۲) و قال: أخرجه احمد و الطبراني في الكبير و رجاله الصحيح (۱)۔

انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۱۶۳/۵)۔

○ عباس بن عبد اللہ ترقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہاد ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی، ابو علی بن ابی ربیع جرجانی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۲/۱) رقم (۳۲۵)۔

**1595** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو۔“

راوی کا یہ شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں امام آچکا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

**1596** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرِو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. قُلْتُ لِعَمْرِو أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ

۱۵۹۵- أخرجه البخاري (۹۳۰) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يخطب امره ان يعطى (۹۳۱) (۱۱۷۰) و مسلم (۸۷۵) و ابو داود (۱۱۱۵) و الترمذي (۵۱۰) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و النسائي (۱۰۳/۲) في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء و الإمام يخطب و ابن ماجه (۱۱۱۲) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الإمام يخطب و ابن خزيمة (۱۸۳۲) (۱۸۳۳) (۱۸۳۴) و الشافعي (۱۶۰/۱) المسند و الطيالسي (۱۶۹۵) و الدارمي (۳۶۶/۱) و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۱۷/۱۹۳/۲) و في المعرفة (۶۶۰/۲) و ابن الجارود (۲۹۴) و البغوي (۱۰۸۲) و الطبراني في الكبير (۱۶۳/۱۶۲/۷) و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) من طرق عن عمرو بن دينار به - و أخرجه ابو الزبير عن جابر أيضاً - و من هذا الوجه أخرجه مسلم (۸۷۵) و النسائي في الجمعة (۶۶) و البيهقي (۱۹۶/۲) و الشافعي في المسند (۱۶۰/۱) و السنن (۱۲۲) - و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۶۰/۲) و الطبراني في الكبير (۱۶۳/۷) و ابو يعلى في المسند (۱۶۶/۲) و ابن خزيمة (۱۶۶/۲) و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱) - و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) -

۱۶۰۰- ذكر الدارقطني الخلاف في اسناده و صوب الاسناد فيه و لم يصرح لزيادة: (و اسلك عن الخطبة حتى فرغ من صلاته) في مثله و قد أخرجه في الذي بعده من حديث مضر ابن سليمان عن ابيه مرسل و هو الصواب - و قد مضى تخریج الحديث من طريق ليس فيه لهذا الزيادة من حديث جابر و له شالعه من حديث ابي سعيد الخدري نحوه بولسوا أيضاً: أخرجه ابو داود (۱۶۷۵) في الزكاة: باب الرجل يفرج من ماله و النسائي (۱۰۷-۱۰۶/۲) في الجمعة: باب هل الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته و (۶۲/۵) في الزكاة و الترمذي (۵۱۱) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و البيهقي (۱۸۱/۱) و الطحاوي في المعاني (۳۶۶/۱) و احمد (۲۵۰/۲) و الحميدي (۷۶۱) من طرق عن ابن عجلان حديثي عياض عن ابي سعيد الخدري به - و أخرجه ابو داود (۱۱۱۶) و غيره من حديث ابي هريرة أيضاً بلفظ هذا الزيادة - و لم يرد في شيء من الروايات ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع خطبته حتى فرغ الرجل من صلاته -



قَالَ نَعَمْ

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عمرو سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابو جعفر سرحسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہلہ جماعة عدان سائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۱) (ت ۳۶)۔

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، لقبہ زاج۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶/۱) (ت ۱۲۶)۔

○ نصر بن شمل۔ مازنی۔ ابو حسن نحوی، نزیل مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۱/۲) (ت ۸۷)۔

1597 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابو زکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی و سکن بن نافع۔ روى عنه یحییٰ بن صاعد و محمد بن خالد۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۱۳)۔

○ سعید بن ربیع عامری حرشی۔ ابو زید ہروی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ وہ واقدم شیخ البخاری و فاۃ۔ آخر جہلہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۲۹۵/۱) (ت ۱۵۹)۔

**1598** - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ  
أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے:

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

**1599** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا  
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے  
اسی دوران ایک شخص اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ دو رکعت ادا کر لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال (۴۹۴، ۳۱) فیمن روی عن یحییٰ بن غیلان راہی۔

**1600** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ قَبَائِلِ الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُمْ فَارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ . وَأَمْسَكَ عَنِ  
الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ . أَسْنَدُهُ هَذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسٍ وَوَهْمٌ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعْتَمِرٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے کا ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اٹھو اور دو رکعت ادا کر لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے خطبے کو روک لیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

اس روایت کو اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے تاہم راوی کو اس میں وہم ہوا ہے درست یہ ہے:  
یہ معتمر نامی راوی کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے تاہم امام احمد بن حنبل نے اسے اسی طرح روایت

کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن محمد عبدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ وقال فی علل: بصری، لیس بشیء۔ قال حافظ فی لسان (۱۳۵/۳)۔

1601- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُعْتِمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَصَلَّيْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَصَلِّ . ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتَّى صَلَّى .

☆☆ معتمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم نماز ادا کر لو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز ادا کر لی۔

1602- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَلَا تَعْدُ لِمِثْلِ هَذَا . قَالَ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کر لو اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا (نماز پڑھے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے وہ دو رکعت ادا کی اور پھر بیٹھے۔

1603- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي مُعْشَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ أَمْسَكَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ رَكَعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ . هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ . وَأَبُو مُعْشَرَ اسْمُهُ نَجِيعٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

۱۶۰۱- اسناد صحیح لکن مرسل۔ ابو معتمر: ابو سلیمان النبی من کبار التابعین۔

۱۶۰۲- اخرجه ابن حبان فی صحیحہ (۲۵۰/۶) رقم (۲۵۰۶) قال: اخبرنا احمد ابن محمد ابن الحسن بن الشرفی قال: حدثنا احمد بن المنذر قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم به۔ (و اسناد حسن) فقد صرح ابن اسحاق بالتعمیت عن ابن حبان فقال: حدثني ابان بن صالح۔

۱۶۰۳- اخرجه ابن ابی شیبہ فی المسند (۱/۱۱۷) رقم (۵۱۶۳)؛ حدثنا هشيم قال: اخبرنا ابو معمر عن محمد بن قيس به۔ و ضعفه الهذلي في نصب الراية (۲/۲۰۲)۔

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو جاری رکھا۔

یہ روایت مرسل ہے اور اسے دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا ہے۔  
اس روایت کا راوی ابو معتمر جس کا نام صحیح ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قیس، شیخ لابی معشر، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۸۶)۔

1604 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ. هَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ.

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ نماز پڑھنے کی ہدایت کی تو آپ نے اپنے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ صاحب نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے۔  
یہ روایت بھی مرسل ہے اور ابو معتمر نامی راوی ضعیف ہے اس کا نام صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۲۲)۔

## 7- باب صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ .

باب 7: زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنا

1605 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۰۵ - أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۲۳۶) عن وكيع (به) وأخرجه محمد بن رزاق (۵۲۱۰) عن معمر بن جعفر بن برقان (به مختصراً) - وقال الزيلعي في (نصب الرابة) (۱۹۵/۲-۱۹۶) : (حديث ضعيف) قال النووي في (المغلاصة) (۷۷۲/۲) : (انقلوا على ضعف ابن سبوان) - ۵۱ - وقال ابن حجر في (المفتح) (۲/۲۳۶) : (غير معروف العدالة) - قال ابن عدي: (به المجهول) - وقال البخاري: (له بنابر على حديثه) بل عرضه ما هو اقوى منه (الفتح) - ۵۱ - قلت: (و قال البخاري في (التاريخ الكبير) (۱۱۰/۵) : (محمد بن سبوان المظروفي - فخذ من بني سليم) - ثم رواه بكر بن عبد الله عن حماد بن عيسى عن جعفر بن برقان عن ثابت بن العجاج (به) محمد بن العبد - يروي عن أبي لهو وزيادة و عثمان و سليمان رضي الله عنهم - سمع منه مسجون بن سبوان و موهب بن أبي مرزوق - فهو عن أهل الربيعة له بنابر في حديثه) - ۵۱ -

وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا غَابَ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ .

☆☆ عبد اللہ بن سیدان سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی ہے ان کی نماز اور ان کا خطبہ نصف نہار سے پہلے ہوتے تھے پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کا موقع ملا تو ان کی نماز اور ان کا خطبہ اتنی دیر میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا تھا اب دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان پر اس بارے میں اعتراض ہو یا انکار کیا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن حجاج، کلابی، رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۱۵)۔

○ عبد اللہ بن سیدان مطرودی سلمی۔ امام بخاری فرماتے ہیں: لا یتابع علی حدیث۔ وقال لا لکائی: مجھول، لا حجة فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۱۱۷)۔

1606 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَا نَجِدُ فِينَا نَسْتَظِلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں ملتا تھا جس کے سائے میں ہم آ جائیں۔

1607 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي

۱۶۰۶ - أخرجه البخاري (۴۱۶۸) في السفاري: باب غزوة المدينة و مسلم (۸۶) في الجمعة و النسائي (۱۰۰/۲) في الجمعة و ابن ماجه (۱۱۰۰) في الإقامة و الداراسي (۳۶۲/۱) و الطبراني في الكبير (۶۲۵۷) و ابن خزيمة (۱۸۲۹) و ابن حبان (۱۵۱۱) (۱۵۱۲) و ابن أبي شيبة (۱۰۸/۲) و البيهقي في السنن (۱۹۰/۲) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي: حدثني إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه به - و من هذا الوجه أيضًا أخرجه أبو داود في السنن (۲۸۶/۱) و أبو نعيم في (تسوية ما انشأه البنا من الرواة عن الفضل بن دكين غالباً) (۱۰۶) و البغوي في (شرح السنة) (۲۳۹/۶) و ابن المنذر في الأوسط (۲۶۹/۲) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي به - و له شاهد من حديث جابر مرفوعاً بلفظ: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زالت الشمس صلى الجمعة فترجع وما نجد فينا نستظل به) - أخرجه الطبراني في (الأوسط) (۶۴۴۲) من رواية يحيى بن سليمان المصنبي: حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن سليمان بن بلال إلا يحيى بن سليمان) - أخرجه - قال السجستاني في (المجمع) (۱۸۷/۲): (وفيه يحيى بن سليمان ضعفه ابن خراش وروى عنه ابن صاعد و كان يفتهم امره و ذكره ابن حبان في التقات وقال: يخطئ) - أخرجه - له شاهد من حديث الحسن مرفوعاً عن الزبير بن العوام نحوه - أخرجه أحمد (۱۶۷/۱) و أبو يعلى (۴۱/۲) (۶۸۰) و الداراسي (۳۶۲/۱) و الطيالسي (۱۶۱/۱) و لم يسم الراوي عن الزبير في رواية لأحمد -



حَارِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .  
☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مبشر بن مکر قیسی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۴۳/۸)، تاریخ و معرفۃ (۱۲۴/۲)۔  
○ ازہر بن جمیل بن جناب ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

1608 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ .  
☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

1609 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1610 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدَ .  
☆☆ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے اور پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

1611 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَبْكِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ .  
☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دوپہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دوپہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۰۷ - أخرجه البخاري (۹۲۹) كتاب الجمعة، باب اذا قضيت الصلاة، و مسلم (۸۵۹) كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس، و ابو داود (۱۰۸۶) كتاب الصلاة، باب في وقت الجمعة، و الترمذي (۵۲۶) كتاب الجمعة، باب في الفائلة يوم الجمعة، و ابن ماجه (۱۰۹۹) في الفامة الصلاة، باب ما جاء في وقت الجمعة، و ابن خزيمة (۱۸۶/۲) و البيهقي (۲۶۰/۱) و ابن أبي شيبة (۱۱۱/۱) و محمد بن حبيب (۱۱۲/۱) و الطبراني في الكبير (۱۶۰/۱) و (۱۶۱/۱) و (۱۶۲/۱) من طريق عن أبي حازم عن رسول بن سعد -  
۱۶۱۰ - أخرجه الطبراني في الكبير (۱۶۱/۱) رقم (۵۷۸۷)؛ حدثنا يحيى بن عثمان ثنا محمد بن أبي مريم - بهذا اللفظ -

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔



۱۶۱۲ - أخرجه البخاري (۹۲۸) في الجمعة: باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة: و مسلم (۸۶۱) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة: و أبو داود (۱۰۹۲) في الصلاة: باب الجلوس إذا صعد المنبر: و الترمذي (۵۰۶) في الصلاة: باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين: و النسائي (۱۰۹/۳) في الجمعة: باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس: و ابن ماجه (۱۱۰/۴) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة: و البيهقي في الكبرى (۱۹۷/۳) و البغوي (۲۴۶/۴) و ابن خزيمة (۱۸۲/۳) و الطبراني في الكبير (۳۷۷/۱۲) و المعجم (۲۰۴/۱) و الطيالسي (۲۵۴) و الشافعي في المسند (۶۶) و عبد الرزاق (۱۸۸/۳) و ابن أبي شيبة (۲۴۹/۱) و احمد (۲۵/۴) من حديث ابن عمر: - وقال الترمذي: (حسن صحيح) - قلت: وله شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعاً نحوه - أخرجه مسلم (۸۶۲) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة: و أبو داود (۱۰۹۵) في الصلاة: باب الخطبة قائماً: و النسائي (۱۱۰/۳) في الجمعة: باب السكوت في القعدة بين الخطبتين: و الترمذي (۵۰۷) و ابن ماجه (۱۱۰/۵) و الطيالسي (۷۵۷) و احمد (۹۵/۵) و ابن ماجه (۹۵/۵) و ابن خزيمة (۲۵۰/۳) و ابن حبان (۲۸۰/۱) و عبد الرزاق (۱۸۷/۳) و عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۹۲/۵) الحاكم في المستدرک (۲۸۶/۱) و صححه على شرط مسلم - وقد سبق إخراج مسلم له - و الطبراني في الكبير (۲۴۹/۲) و البغوي (۲۵۱/۴) -



## وتر کے حکم کی وضاحت

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ شیخ ابواسحاق شیرازی تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک وتر کا تعلق ہے تو یہ سنت ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے حضرت ابویوب الانصاری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وتر حق ہیں لیکن یہ واجب نہیں ہیں جو شیخ پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے جو تین ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد تیرہ رکعت ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور ان میں سے ایک وتر کر لیتے۔

اس کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم کامل ہونے کے اعتبار سے کم از کم حق دار تین رکعت ہیں جن میں سے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الاعلیٰ پڑھی جائے گی دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھی جائیں گی تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اسی طرح اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جو شخص وتر کی نماز ادا کرتا ہے اور ایک رکعت سے زیادہ ادا کرتا ہے تو اسکے لیے سنت یہ ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ہے:

”نبی اکرم ﷺ جفت اور طاق نماز کے دوران (سلام پھیر کر) فصل کرتے تھے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے تیسری رکعت میں بھی جہر میں قرأت کی جاتی ہے اگر یہ پہلی دو رکعت کے ساتھ ملی ہوتی تو اس میں جہر قرأت نہ کی جاتی جیسے مغرب کی نماز کی تیسری رکعت میں نہیں کی جاتی ہے۔

یہ بھی جائز ہے ان کو ایک سلام کے ساتھ جمع کر لیا جائے اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

سنت یہ ہے: رمضان کے مہینے کے آخری نصف حصے میں وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے اس کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رمضان کا نصف مہینہ گزر جائے تو تم وتر کی نماز میں سمع اللہ من حمدہ پڑھنے کے بعد کفار پر لعنت کرو اور پھر یہ کہو: اے اللہ! کفار کو برباد کر دے!

شیخ ابو عبد اللہ زبیری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت نے نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں تین رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت علم حدیث کے ماہرین کے مطابق ثابت نہیں ہے وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا موقع وہی ہے جب رکوع سے سر اٹھایا جائے گا ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا موقع رکوع سے پہلے ہے اس کی دلیل حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے تاہم صحیح قول وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے صبح کی نماز میں دعائے قنوت رکوع سے اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے تو وتر کی نماز میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے۔

وتر کی نماز کا وقت یہ ہے: عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے اور وہ وتر نماز ادا کی ہے تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لو۔“

اگر نمازی ایسا شخص ہو کہ جو تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ اس نماز کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نماز کو ادا کرے لیکن اگر کوئی شخص تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اُس کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے: وہ عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اُسے ادا کرے اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم میں سے جس شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کر لے پھر اُس کے بعد سو جائے اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اُٹھ جائے گا تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ امام یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک وتر ادا کرنا سنت ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس کی کم از کم مقدار ایک رکعت ہے اور اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے کمال کی کم از کم مقدار تین رکعت ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا اس سے زیادہ کامل ہے پھر سات رکعت ہے پھر نو رکعت ہے اور پھر گیارہ رکعت ہیں۔ اور مشہور قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد یہی ہے۔

مصنف نے اور اکثر اہل علم نے قطعیت کے ساتھ اس کے مطابق رائے دی ہے۔

تاہم اس میں ایک صورت ہے وہ یہ ہے: اس کی زیادہ سے زیادہ رکعت تیرہ ہونی چاہیے اس بات کو فرغان سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی مذکور ہیں۔

جن حضرات نے گیارہ رکعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ہے راوی نے عشاء کی دو سنتوں کو بھی اس



کے ساتھ شمار کر لیا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور اس کے وتر درست شمار نہیں ہوں گے اور یہ بات جمہور کے نزدیک ہے۔

تاہم اس میں بھی غور و فکر کی گنجائش ہے جس کو امام الحرمین اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو مختلف صورتوں میں ادا کیا ہے جس میں رکعات کی تعداد مختلف ہوا کرتی تھی اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کسی مخصوص عدد میں منحصر نہیں ہے۔

جمہور نے اس بات کا جواب یہ دیا ہے تعداد کا اختلاف اُس حد تک ہے جب یہ تیرہ رکعات سے زیادہ نہ ہوں تیرہ رکعات سے زیادہ ادا کرنا منقول نہیں ہے لہذا یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ ممنوع ہے۔

یہ اختلاف اُسی اختلاف سے مشابہت رکھتا ہے جو قصر نماز ادا کرنے کے جواز کے بارے میں پایا جاتا ہے جب کوئی شخص اٹھارہ دن سے زیادہ قیام کی نیت کر لیتا ہے اور جس طرح نماز خوف میں دو رکعات سے زیادہ ادا کرنے کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص گیارہ رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس کے لیے فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرے اسکی دلیل وہ مستند روایت ہے جس کا میں عنقریب ذکر کروں گا جب میں علماء مذاہب کے فروعی اختلافات کا ذکر کروں گا۔

اگر کوئی شخص ان تمام رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ اکٹھا کر دیتا ہے اور تشہد آخر میں پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ اگر کوئی شخص دو تشہد کے ساتھ اور ایک سلام کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے یعنی وہ آخری رکعت میں اور اس سے پہلی رکعت میں قعدہ پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

شیخ نورانی اور امام الحرمین نے ایک مسئلہ یہ بیان کیا ہے دو تشہد کے ساتھ ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک تشہد پر اکتفاء کرنا شرط ہے۔

اس موقف کے قائلین نے اس بارے میں منقول اُن احادیث کو جن میں دو مرتبہ تشہد پڑھنے کا ذکر ہے اس مفہوم پر محمول کیا ہے آپ ﷺ ہر تشہد میں سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

امام یہ فرماتے ہیں: یہ وجہ قابل قبول نہیں ہے اور اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ شیخ رافع نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں ایک تشہد پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے تاہم یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے یہ دونوں موقف غلط ہیں اور درست بات یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

تاہم بحث یہ ہے: ایک تشہد پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا دو تشہد پڑھنا یا یہ دونوں فضیلت میں ایک جیسی فضیلت رکھتے

ہیں۔

اس بارے میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں، شیخ رویانی نے اس بات کو اختیار کیا ہے، ایک تشہد پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ جب کوئی شخص دو تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرتا ہے جو وہ آخر میں پھیرتا ہے تو اس بارے میں دو صورتیں ہیں، جن کا تذکرہ شیخ رافع نے کیا ہے۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے اس کے وتر درست ہوں گے، یہ بالکل اسی طرح ہے، اگر کوئی شخص مطلق طور پر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور اس میں مختلف تشہد پڑھے اور سلام ایک دفعہ پھیر لے تو صحیح مذہب کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اس بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے جو درست ہے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول طریقہ کار کے برخلاف طریقہ ہے اور امام الحرمین اور دیگر حضرات نے قطعی طور پر یہی فتویٰ دیا ہے۔ امام نووی یہ فرماتے ہیں: وتر کی نماز اور مطلق نوافل کے درمیان فرق یہ ہے: مطلق نوافل میں رکعت کی تعداد میں اور تشہد کی تعداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا جبکہ وتر کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

جب کوئی شخص تین رکعت وتر ادا کرنا چاہتا ہے تو اس میں زیادہ فضیلت والا طریقہ کیا ہوگا اس بارے میں مختلف اقوال

ہیں۔

صحیح قول یہ ہے: اس کے لیے زیادہ فضیلت یہ رکھتا ہے وہ دو مرتبہ سلام پھیرنے کے ساتھ ان کے درمیان فصل کر لے، کیونکہ بکثرت احادیث اس بارے میں منقول ہیں۔ اور اس میں عبادت میں بھی کثرت ہو جاتی ہے، کیونکہ اس صورت میں نیت دوبارہ کی جاتی ہے اور آخر میں دعا اور درود شریف کو دوبارہ پڑھنا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک سلام کے ساتھ انہیں ملا لیتا ہے تو یہ بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابوزید مروزی نے اختلاف سے بچنے کے لیے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں، سلام پھیر کے فصل نہیں کی جاسکتی۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے ملا کے نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاکہ تمام مقتدیوں کے لیے اس کی اقتداء درست ہو جائے۔

چوتھی صورت اس کے برعکس ہے، نہ شیخ رافع نے نقل کیا ہے۔

یہاں یہ سوال ہے: کیا تین رکعت کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا

ہے تو اس بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں جن کو امام الحرمین نے اور دیگر اہل علم نے ذکر کیا ہے صحیح یہ ہے: تین رکعات کو پڑھنا

زیادہ فضیلت رکھتا ہے شیخ قتال نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام الحرمین نے یہ بات بیان کی ہے اس قول کے

قابل نے غلو سے کام لیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گیارہ رکعات ملا کر پڑھنے کے مقابلے میں ایک رکعت الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے تینوں رکعتوں کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پھر اسی طرح یہ اختلاف اس مسئلے میں بھی پایا جاتا ہے کہ فصل (یعنی درمیان میں سلام پھیرنے) اور وصل (یعنی سلام پھیرے بغیر تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کرنے) میں سے فضیلت کسے حاصل ہے؟ تو تین رکعات کو ملا کر پڑھنے میں فضیلت حاصل ہے، لیکن تین رکعات سے زیادہ رکعات کو پڑھنے کے مقابلے میں ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بات امام الحرمین نے ذکر کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے تو وہ اس ایک رکعت کے لیے بھی وتر کی نیت کرے گا اور اگر کوئی شخص زیادہ تعداد میں وتر کی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی وتر کی نماز کی نیت کرے گا۔

جب کوئی شخص سلام پھیر کے دو رکعت کو الگ کرے اور دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو وہ ان دونوں رکعات کے بارے میں وتر کی دو رکعات کی نیت کرے گا یہی قول مختار ہے تاہم اسے اس بات کا حق حاصل ہے وہ اس کے علاوہ بھی نیت کر سکتا ہے جیسا کہ نماز کے طریقے کے آغاز سے متعلق باب میں اس کا بیان نظر چکا ہے۔

وتر کی نماز کا وقت جہاں تک اس کے ابتدائی وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں تین اقوال ہیں: تسبیح اور مشہور قول وہ ہیں جس کے بارے میں مصنف نے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور جمہور نے بھی یہی بات بیان کی ہے عشاء کی نماز کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے خواہ نمازی نے ان فرائض اور وتر کی نماز کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو خواہ اس نے ایک رکعت وتر ادا کیے ہوں یا زیادہ رکعات میں ادا کیے ہوں۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے وتر درست نہیں ہوں گے خواہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کر لیا ہو اور اس نے یہ گمان کیا ہو کہ اس نے عشاء کی نماز ادا کر چکا تھا یا کوئی شخص یہ گمان کرتا ہو کہ ایسا کرنا جائز ہے (سب صورتوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عشاء کی نماز یہ گمان کرتے ہوئے ادا کر لیتا ہے وہ پاک ہے (یا با وضو ہے) پھر وہ بے وضو ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ وضو کر کے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے بعد میں اس کے سامنے یہ بات آتی ہے وہ عشاء کی نماز ادا کرتے وقت بے وضو تھا تو اب اس کے وتر باطل ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے: وتر کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے آدمی کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرے۔ امام الحرمین اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے اور قاضی ابوطیب نے قطعیت کے ساتھ اس بارے میں (فتویٰ دیا ہے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہوگا خواہ اس نے جان

بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک رکعت سے زیادہ وتر ادا کرتا ہے تو اب اس کا وقت عشاء کی ادائیگی سے شروع ہو گا اور اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے یہ بات درست ہے اس نے عشاء کے فرائض پورے کرنے کے بعد کوئی نفل نماز بھی ادا کی ہو لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر نماز ادا کرنے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتا اور ایک رکعت ادا کر لیتا ہے تو اس کا وتر ادا کرتا درست نہیں ہوگا۔

امام الحرمین فرماتے ہیں: یہ رکعت اس کے لیے نفل شمار ہوگی۔

شیخ رافع فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے کوئی نفل نماز بھی ہونی چاہیے لہذا مکمل طور پر اس ایک رکعت کا باطل ہونا اسی اختلاف کے حوالے سے ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے جو شخص زوال سے پہلے ظہر کی نماز شروع کر دیتا ہے (یا اس کی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے)۔

جہاں تک وتر کے آخری وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں صحیح قول وہی ہے جس کے بارے میں مصنف نے صراحت کی ہے اور جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں: یہ صبح صادق ہونے کے ساتھ ہی اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ متولی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت صبح کی نماز کے فرائض ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔

جہاں تک وتر کی نماز کے مستحب وقت کا تعلق ہے تو مصنف نے یہ صراحت کی ہے اور جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں: انسان وتر کی نماز کو رات کے نوافل کے سب سے آخر میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص تہجد نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عشاء کے فرائض اور سنتیں ادا کر لینے کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرے لیکن اگر وہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بات زیادہ ضروری ہے وہ وتر کی نماز کو مؤخر کر دے تاکہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد اسے ادا کرے اس صورت میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد نہیں ادا کرے اس صورت میں وتر کی نماز اس کے رات کے نوافل کا آخری حصہ بن جائے گی۔

امام الحرمین اور امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز کو رات کے ابتدائی حصے میں ہی ادا کر لینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

جیسا کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے یہ اختلاف فقہاء کے درمیان پایا جاتا ہے۔

شیخ رافی یہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے ان دونوں کے قول کو اس شخص پر محمول کیا جائے جو عام طور پر رات کے نوافل ادا نہیں کرتا اور یہ بھی ہو سکتا ہے اسے اس بات پر محمول کیا جائے اس بارے میں رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں معاملہ قریب ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: کیونکہ اس کے بارے میں درست رائے وہی ہے جو تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے اور وہ یہی کہ جو شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے وتر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے اسی طرح جو شخص تہجد کی نماز نہیں ادا کرتا اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا، خواہ وہ خود بیدار ہو یا کوئی دوسرا شخص اُسے بیدار کرے، اس کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے وتر کی نماز کو مؤخر کرے تاکہ رات کے آخری حصے میں اُسے ادا کرنے کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے جب صرف وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔“

امام مسلم نے اس روایت کو نقل کیا ہے، مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ”عائشہ اٹھو! اور وتر ادا کر لو۔“

رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کے مستحب ہونے کی دلیل بہت سی احادیث ہیں، اُن میں سے ایک روایت (صحیح بخاری) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے ابتدائی حصے میں بھی، آخری حصے میں بھی، آپ ﷺ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری کے قریب ہوتا تھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہیں جبکہ صاحبین یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہیں، کیونکہ اس میں وہی احکام پائے جاتے ہیں جو سنتوں میں پائے جاتے ہیں، یعنی اس کے منکر کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان کے لیے اذان نہیں دی جاتی جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے وہ وتر کی نماز ہے تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو۔“

یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو وجوب کے لیے ہوتا ہے یہی وجہ ہے: اس بات پر اتفاق ہے وتر کی قضاء ادا کی جائے گی اس کے منکر کو کافر اس لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی نے اپنی تصنیف ”البنایہ شرح الہدایہ“ میں تحریر کرتے ہیں:

”المحیط“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے امام ابو حنیفہ سے اس بارے میں تین روایات منقول ہیں ایک قول کے مطابق یہ

۱۔ المجموع شرح المہذب از امام عینی بن شرف نووی



واجب ہیں اور یہ اُن کا آخری قول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ درست قول بھی یہی ہے۔ قاضی خان نے بھی یہ بات بیان کی ہے یہی قول زیادہ درست ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: یہ فرض ہے۔ امام زفر رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب العارفہ میں یہ بات بیان کی: شیخ سخون اور شیخ اصغ جو فقہاء مالکیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ حضرات بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں اور اُن کی مراد ان کا فرض ہونا ہے۔

”المغنی“ نامی کتاب میں امام احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر وتر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک بُرا آدمی ہے اور مناسب یہ ہے: ایسے شخص کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔

شیخ ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وتر واجب یعنی فرض ہیں۔

شیخ ابن بطلال نے شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور شیخ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل قرآن پر وتر واجب ہیں البتہ دوسروں پر واجب نہیں ہیں اور وجوب سے اُن کی مراد فرض ہونا ہے شیخ علم الدین نحوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے یہ فرض ہیں۔

امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت یہ منقول ہے یہ سنت مؤکدہ ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور الدرایہ کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے ظاہر روایت میں اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے تاہم حماد بن یزید نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ فرض ہیں اور امام زفر رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

یوسف بن خالد تمیمی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ واجب ہیں بظاہر اُن کا مذہب یہی محسوس ہوتا ہے۔

نوح بن مریم اور ایک اور قول کے مطابق اسد بن عمرو نے یہ روایت نقل کی ہے یہ سنت ہیں امام ابو یوسف امام محمد امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (تخصیص البنا یہ شرح الہدایہ ص 4732)

صاحب ہدایہ نے وتر کے بارے میں صاحبین کا موقف یہ بیان کیا تھا ان دونوں حضرات کے نزدیک وتر سنت ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے: اُس میں وہ احکام پائے جاتے ہیں جو سنت میں پائے جاتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے اس بارے میں کوئی دلیل نقل نہیں کی تاہم ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد اور امام اوزاعی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن معیز سے نقل کیا ہے انہوں نے بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: شام میں ایک صاحب تھے جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ فرماتے تھے: وتر پڑھنا واجب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو میں نے کہا کہ ابو محمد یہ کہتے ہیں وتر پڑھنا واجب ہے تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے پانچ

نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا ان پانچ نمازوں کے علاوہ میرے اوپر کوئی اور نماز پڑھنا بھی لازم ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: نہیں! البتہ اگر تم نفل نماز ادا کر لو (تمہاری مرضی ہے)۔

یہ بات بھی فرضیت اور وجوب کی نفی کرتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں جو تمہارے لیے نفل ہیں وتر فجر کی (سنت) نماز اور چاشت کی نماز۔“

اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تین۔“ الحدیث

ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ الفاظ ہیں:

”تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض قرار دی گئی ہیں اور تم پر فرض قرار نہیں دی گئی ہیں وہ تمہارے لیے سنت ہیں وتر چاشت کی نماز اور قربانی۔“

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز سواری پر ادا کر لیتے تھے اور کسی عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

(علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا جواب یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو پانچ فرض نمازوں کے بارے میں بتایا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وتر کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں جس طرح ظہر کی نماز فرض ہے وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں اور واجب اور فرض کے درمیان فرق واضح ہے اور قطعی ہے اس لیے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی اُن کا یہ کہنا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے تو اس سے مراد یہ ہے: انہوں نے غلطی کی ہے۔

دیہاتی کے بارے میں حدیث کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے وہ وتر کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے“ جو آگے آ رہا ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے یہ فرمان نمازوں کی فرضیت کے حکم کے بعد کا ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”تم یہ فرما دو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے میں اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس میں کھانے والے کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو ماسوائے اسکے جو مردار ہو یا بہا ہو خون ہو یا خنزیر کا گوشت۔“

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد نوکیلے دانتوں والے پرندے اور نوکیلے بچوں والے پرندے کو بھی حرام قرار دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ واقعہ بعد کا ہوگا کیونکہ اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز زکوٰۃ اور روزے کے بارے میں دریافت کیا اور آخر میں کہا کہ میں اللہ کی قسم! اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا ہے۔

اس حدیث میں حج کا تذکرہ نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حج کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہوگا تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے اس کا یہ سوال پانچ نمازوں کے بعد مزید نماز کا حکم ملنے سے پہلے کا ہو لہذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے (یعنی تین چیزیں مجھ پر لازم قرار دی گئی ہیں) تو یہ روایت ضعیف ہے۔ یہ روایت غریب اور منکر ہے اس کی وہ سند جس کے حوالے سے اسے امام حاکم امام احمد بن حنبل امام ابن حبان اور امام کلبی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اس کی دوسری سند میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جس کے بارے میں اختلاف ہے۔ اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اُس میں ابوحیان راوی ہے۔ مصنف یہ کہتے ہیں یہ راوی ضعیف ہے اور تالیس کرتا ہے اس کا نام یحییٰ بن جی ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے اس کے بارے میں علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اُسے امام ابو داؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے اس نے اس نماز کو تمہارے لیے عشاء اوسط سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت تک مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی ”مسند“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی ”معجم“ میں اسے نقل کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرو بن العاص اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے اپنی ”مسند“ میں روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اضافی نماز عطاء کی ہے یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے جو تمہارے“

لے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کی گئی ہے۔

اسی سند کے حوالے سے امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی ”معجم“ میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت منقول ہے اُسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سند میں اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کی سند میں ابو عمرو بن خفاری نامی راوی پایا جاتا ہے امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے بھی ایک روایت منقول ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اُس کے بعد علامہ عینی نے مزید روایات اور اُن پر ہونے والے تبصرے کو بھی نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وتر کی تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے جبکہ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے (کہ وتر کی رکعات تین ہیں)۔

ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جبکہ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک وتر کی نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے ان دونوں حضرات کے خلاف دلیل وہ روایت ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں۔

صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ وتر کی رکعات تین ہیں جس کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: بلکہ دو رکعات پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے لیکن سلام نہیں پھیرا جائے گا پھر تیسری رکعت پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوامامہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم اکثر اہل علم اور ابن مبارک نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

العارفہ نامی کتاب میں دوروں سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر ہے امام مالک رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن بطلال فرماتے ہیں: وتر کی رکعات تین ہیں حضرت حذیفہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے ساتوں فقہاء اور سعید بن مسیب اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور (دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم) کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رمضان میں تین رکعت وتر ادا کیے جائیں گے جبکہ رمضان کے علاوہ ایک رکعت ادا کی جائے

گی۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح وتر کی رکعت ادا نہیں کی جائے گی کہ اُس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو نہ ہی سفر میں نہ ہی حضر میں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور کمال کے اعتبار سے اس کی کم از کم مقدار تین رکعات ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار گیارہ رکعات ہیں اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اُس کے وتر جمہور کے نزدیک درست نہیں ہوں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: جس بات کو میں اختیار کرتا ہوں وہ یہ ہے: وتر کی ایک رکعت کو اس سے پہلے کی نماز کے ذریعے (سلام پھیر کر الگ کیا جائے گا)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تین رکعات ادا کر لیتا ہے اور سلام نہیں پھیرتا تو میرے نزدیک اُس پر کوئی تنگی نہیں تاہم مجھے یہ بات پسند ہے وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر پھر وہ ایسا کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی ٹھیک ہے۔ صاحب ہدایہ نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو پیش کیا تھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتا تھا۔“

اسی روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط کے مطابق مستند ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے امام حاکم رحمہ اللہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔“

اس کے بعد امام عینی رحمہ اللہ نے وتر کی رکعات تین ہونے اور ان کے آخر میں سلام پھیرنے کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے جسے چار ائمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس روایت کو بھی امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے البتہ ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا اسی طرح امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے



آخر میں دعائے قنوت پڑھی تھی اور یہ صورت رکوع کے بعد بھی ہو سکتی ہے بلکہ ہماری دلیل وہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ (امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے:) جو چیز نصف حصے سے زائد ہو اسے آخر قرار دیا جاتا ہے۔

صاحب ہدایہ کی اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ تیسری میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس سے مراد تیسری رکعت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی یہی وقت حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت براء بن عازبؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت انسؓ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ، رضی اللہ عنہم، عبیدہ سلمانیؓ، حمید طویلؓ، ابن ابی لیلیٰؓ، امام مالک رحمہ اللہ، اسحاق بن راہویہ اور عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

شیخ ابن الممذر نے حضرت ابوبکر صدیق اور سعید بن زبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی اسی بات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایوب سختیانی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔

طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے لیکن طاؤس کا یہ قول مردود ہے۔

شوافع میں سے ابن شریح نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ جو کہا ہے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی تو صحیح روایت کے مطابق ان کا مذہب یہی ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شرح الارشاد میں یہ بات تحریر ہے اس بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے کوئی تصریح نہیں کی ہے تاہم ان کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے مناسب یہی ہے اسے رکوع کے بعد پڑھا جائے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے آدمی کو اختیار ہے وہ رکوع سے پہلے پڑھ لے یا بعد میں پڑھ لے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی تائید میں جو روایت نقل کی گئی ہے اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سوید بن غفلہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور یہ سب حضرات ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق شارحین میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

صاحب ہدایہ نے احناف کی تائید میں جو روایت نقل کی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ مینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: اس روایت کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے جن میں حضرت ابی بن کعبؓ شامل ہیں ان کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرتے ہوئے رکوع

سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں جبکہ امام نسائی رحمہ اللہ کے یہ الفاظ ہیں:

”آپ ﷺ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور آپ ﷺ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لیا کرتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے اُن کی روایت کو امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ابان بن ابو عیاش نامی راوی متروک ہے۔

خطیب نے اسی طرح کی روایت کو نقل کیا ہے تاہم وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے اس روایت کو حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ”الحلیہ“ میں تحریر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے تین رکعت وتر ادا کیے آپ ﷺ نے اُن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی مصنف نے کہا ہے یہ روایت غریب ہے۔

☆☆☆☆

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی ”معجم اوسط“ میں نقل کیا ہے

(وہ بیان کرتے ہیں):

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔“

امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم اوسط میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی ہے آپ ﷺ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

اسود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے صرف وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔“

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مصنف میں علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں کہ پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی جبکہ امام شافعی کی رائے اس کے برخلاف

ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: رمضان کے آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: اُس وقت جب آپ ﷺ نے انہیں دعائے قنوت کی تعلیم دی تھی (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

”اسے اپنے وتر میں کسی فصل کے بغیر شامل کرلو“۔

صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اور پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، اس بات کے قائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حسن بصری، ابراہیم نخعی، عبداللہ بن مبارک، اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور ہیں۔

منصور نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، البتہ رمضان کے آخری نصف حصے میں نہیں پڑھی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (وہ فرماتے ہیں:) کسی بھی صورت میں وتر یا صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے: وتر میں رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک بھی پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، تاہم اُن کا مستند طور پر منقول مذہب یہی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا مستحب ہونا رمضان کے آخری نصف حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

الروضہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ایک قول کے مطابق پورے رمضان کے مہینے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، ایک قول کے مطابق پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ تصریح کی ہے: (رمضان کے) آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے (ایک قول کے مطابق) دن کے وقت پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں اس بارے میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق یہ بات جائز ہے آدمی دعائے قنوت پڑھ لے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مستحب ہے، بلکہ اُن کے جمہور اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے استحباب کا حکم رمضان کے آخری حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دعائے قنوت صرف رمضان کے مہینے میں پڑھی جائے گی، بعض حضرات نے یہ کہا ہے رمضان کے ابتدائی نصف حصے میں پڑھی جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اس کا محل صبح کی نماز ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

امام طحاوی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھنے کا قول صرف امام شافعی اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ کا ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں: امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ”مغنی“ میں یہ بات تحریر کی ہے، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما، ابن سیرین، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جو امام شافعی کا قول ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

وتر میں دعائے قنوت کے بارے میں جو روایت ہے، اُسے چار مصنفین نے ابو ثور، حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات تعلیم دیئے تھے، جنہیں میں وتر میں پڑھا کروں، اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں (وہ یہ ہیں):

”اے اللہ! ان لوگوں میں مجھے بھی ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور اُن میں مجھے بھی عافیت نصیب کر، جن کو تو نے عافیت نصیب کی ہے اور اُن میں تو میرا بھی والی بن جا جن کا تو والی بنا ہے اور تو جو مجھے عطاء کرتا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اُس کے شر سے بچالے، بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو حامی و ناصر ہو، اے پروردگار! وہ ذلیل نہیں ہوگا، اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

امام زہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابو ثور حراء سعدی نے نقل کیا ہے، ان صاحب کا نام ربیعہ بن شبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق دعائے قنوت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کو اپنی مسند میں امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے اپنی سنن میں نقل کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی کچھ لفظ اضافی نقل کیے ہیں۔

ایک اور روایت میں بھی الفاظ کا اختلاف ہے اور اُس میں بھی اضافی الفاظ منقول ہیں۔

اس حدیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے یہ دلیل دی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے والے کے لیے یہ مستحب ہے،

اس دعا کو دعائے قنوت میں پڑھے۔

۱۔ تفسیر الہدایہ شرح الہدایہ از حافظ بدرالدین محمود العینی

1614- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي وَحَدَّثَنِي بِهِ أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنَا بِقِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرْتُ بِالْوُتْرِ وَالْأَضْحَى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے وتر کی نماز ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابوقاسم وراق مروزی اصل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

○ حسن بن یوسف بن عبد الرحمن ابوعلی معروف باخی برش۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۵/۷)۔

○ سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابواسحاق وراق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۶/۹)۔

1615- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ- قَالَ سَعِيدٌ- فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَتَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُسْوَةٌ

۱۶۱۴- أخرجه ابن شاذان في الناسخ والنسخ رقم (۱۹۸) ومن طريقه ابن الجوزي في العلل المتألفة (۷۷۱) من طريق مروان بن معاوية عن عبد الله بن محرز -وقال الزيلعي في نصب الرابة (۱۱۵/۱): وفيه عبد الله بن محرز -ولم يوافق- قال ابن حبان: كان يكذب -الله- قال الحافظ في التلخيص (۲۹/۲): من رواية عبد الله بن محرز -ولم يوافق- الله- قلت: وابن محرز: قال فيه ابن حبان في المحرر ومبين (۲۲/۲): يروي عن قتادة الزمري -روى عنه عبد الرزاق والمرايون- وكان من خيار عماد الله- ممن يكذب ولا يعلم -ويقلب الأخبار ولا يفرم- ثم ساق باسناد إلى ابن المبارك قال: لو خبرت بين ان ادخل الجنة وبين ان اتى عبد الله بن محرز لا خبرت ان الشاة اسم ادخل الجنة- فلما رايته كانت بعرة احب اليه -و ساق الى ابن معين قال: (عبد الله بن محرز ليس بشيء) -الله- وراجع ترجمته في (الميزان) للذهبي (۵۰۰/۲) -والحديث أخرجه عبد الرزاق (۴۵۷۲) عن عبد الله بن محرز به-

۱۶۱۵- أخرجه مالك (۱۲۰/۱) في صلاة الليل باب الامر بالوتر -و من طريقه مالك أخرجه البخاري (۹۹۹) في الوتر باب الوتر على الرابة -ومسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين باب جواز صلاة النافلة على الرابة في السفر حيث توجرت -والترمذي (۱۷۲) في الصلاة باب ما جاء في الوتر على الراحلة -وابو داود (۱۲۲۶) في الصلاة باب التطوع على الراحلة والوتر والسائي (۲۲۲) في قيام الليل باب الوتر على الراحلة -وابن ماجه (۱۲۰۰) في إقامة الصلاة باب ما جاء في الوتر على الراحلة -واحمد (۵۷/۲) والدارمي (۲۷۲/۱) والبيهقي (۴۲۹/۱) وابو عوانة (۲۴۲/۲) والبيهقي في الكبرى (۱۵/۲) وابن خزيمة (۱۲۶۸) وابن حبان (۲۴۱۳) وعبد الرزاق (۴۵۱۹) والشافعي في السنن (۷۹) قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (۲۷۲/۵): (فيه اوصاف الدلائل على ان الوتر ليس وبواجب فرضاً ولا يشبه المكتوبات: لان الاجماع منعقد انه لا يجوز لاحد ان يصلي على الدواب شيئاً من فرائض الصلوات الا في شدة الخوف خاصة- وفي غلبة البطر عليه اذا كان الماء فوقه ونعته فانهم اختلفوا في ذلك- وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتنفل على البعير وبوتر عليه- فبان بذلك خروج الوتر عن طريق الوجوب) -الله- وراجع مقية كلام ابن عبد البر في (الاستذكار) -



حَسَنَةً قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اندیشہ ہوا صبح صادق ہونے والی ہے تو میں سواری سے اتر اور وتر کی نماز ادا کر لی پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آکر ملا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کی: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے صبح صادق ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے میں نے سواری سے اتر کر وتر کی نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا کافی نہیں ہے تو میں نے جواب دیا: بالکل ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عمر بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر قرشی عدوی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہل علم میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱)۔

1616 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمَءُ بَرَأْسِهِ إِيمَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر ہی نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے ذریعے اشارہ کر کے (رکوع اور سجدہ) کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶ - أخرجه البخاري (۱۰۰۰) في الوتر: باب الوتر في السفر (۱۰۹۵) في تفسير الصلاة والنسائي (۲۳۲/۲) في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة وابن أبي شيبة (۲۰۲/۲) وأحمد (۱۳/۲) والبيهقي (۶/۲) والطحاوي في شرح المعاني (۱۲۹/۱) من طرق عن نافع بن - وقد روى عن طريق عن ابن عمر غير ما مضى فأخرجه عبد الله بن دينار عن ابن عمر به - أخرجه البخاري (۱۰۹۶) في تفسير الصلاة: باب اللبساء على الدابة و مسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت و النسائي (۲۴۴/۱) في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة وفي القبلة (۶۱/۲) باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة و مالك في الموطأ (۱۵۱/۱) وعنه الشافعي في المسند (۸۰) وأحمد (۶۶/۲) وأخرجه أيضاً أبو عروبة (۲۴۲/۲) وابن حبان (۲۵۱۷) والبيهقي (۱/۲) من طرق عن ابن دينار به - وأخرجه سالم عن أبيه به - علقه البخاري في صحيح (۱۰۹۸) ووصله الدمشقي في (المستخرج) كما في (التلخيص) لابن حجر (۴۲۲/۲) ووصله أيضاً مسلم في المسافرين (۷۰۰) باب جواز صلاة النافلة على الدابة - (۶/۲) النسائي (۲۴۴/۱) في الصلاة و أبو داود في الصلاة (۱۳۲۴) باب التطوع على الراحلة و الوتر و ابن خزيمة (۱۰۹۰) والبيهقي (۶/۲) ۶۸۹ و أبو عروبة (۲۴۲/۲) وابن الجارود في (المنقذ) (۲۷۰) وأحمد (۱۳۸/۲) وابن حبان (۲۴۲) من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه به - وله شاهد من حديث جابر بن عبد الله أخرجه مسلم (۵۵۰) في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة و النسائي (۶/۲) في السجود: باب سجدة في الصلاة و ابن ماجه (۱۰۸) في إقامة الصلاة: باب المصلي يسلم عليه كيف يريد من رواية الثوري عن سمرة بن جندب عن جابر مرفوعاً نحوه - وأخرجه النسائي (۶/۲) من رواية عمرو بن العاص عن أبي الزبير عن جابر نحوه - وأخرجه البخاري (۱۱۸۰) في المطايع: باب غزوة بدر من رواية عثمان بن عبد الله بن مرفعة عن جابر نحوه - وأخرجه محمد بن عبد الرحمن بن عوفان عن جابر أيضاً - أخرجه البخاري في الصلاة (۱۰۰) وفي تفسير الصلاة (۱۰۹۶) (۱۰۹۹) و عبد الرزاق (۱۵۱۶) (۱۵۱۷) -

1617- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی سواری کے اوپر ہی وتر نماز ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ (یعنی نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے)

1618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری کے اوپر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جب انہوں نے وتر ادا کرنے ہوتے تھے تو سواری سے اتر کر وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات اپنی سواری کے اوپر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات (نیچے اتر کر پھر وتر ادا کرتے تھے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابو جعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273 یا 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۷)۔

## 2- باب مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ .

باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

1619- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ .

۱۶۱۸- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۵۱) عن معمر عن أيوب عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر - ع - وهذا مخالف لكل الروايات السابقة عن ابن عمر - ع - ونافع مشدوم في ابن عمر عني سعيد بن جبیر وقد ذكر نافع وغيره ان ابن عمر كان يصلي الوتر على راحلته ويوتر ان النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك - وهذا أولى من قول أيوب عن معمر بن جبیر عن ابن عمر -

۱۶۱۹- أخرجه أبو داود (۱۵۲۱) في الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر - والترمذي (۱۶۵) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينسى عن الوتر أو ينسى أو ابن ماجه (۱۱۸۱) في الصلاة: باب من نام عن وتره أو نسيه - والحاكم (۳۰۲/۱) والبيهقي في الكبرى (۴۸۰/۲) والنسب الصغير (۷۵۸) وأحمد (۲۱/۲) - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) - وصححه العراقي أيضا -

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وتر ادا کیے بغیر سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو وہ اسے صبح کے وقت ادا کرے یا اس وقت ادا کر لے جب اسے یاد آ جائے۔

1620 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرَقَنْدِيُّ نَبِيرُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيلَ لَهُ إِنَّ أَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُؤْتِرْ قَالَ فَلْيُؤْتِرْ إِذَا أَصْبَحَ.

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص صبح کر لیتا ہے اور اس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت ہی وتر ادا کر لے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۲/۵)، کشف حوث (۶۰۵)۔

○ محمد بن اسماعیل جعفری۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۸/۶)۔

1621 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ رَوَاهُ حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ الصَّخَّاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ قَاتَهُ الْوُتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْعَدِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات کے وقت وتر ادا نہ کر پائے وہ اگلے دن ان کی قضاء ادا کر لے۔

۱۶۲۰ - أخرجه الطبرانی في الأوسط (۸۸۱۲) من رواية عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل فليل له: أن أحدنا يهيج ولم يؤتِر: يظلمه النوم! قال: (فليؤتِر إذا أصبح) - قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث موصولا عن زيد بن أسلم) - أخرجه جماعة مفضوفا عن عطاء بن يسار - قال: قلت: الذي في مصنف عبد الرزاق (۱۵۹۲) وكذلك (الاستذكار) لابن عبد البر (۲۸۷/۵) (۶۸۲۹) قول عطاء بن أبي رباح: ومثل عن رجل لم يؤتِر حتى فجر الصبح! فقال: (قد فاتته الوتر فلا يؤتِر) - أخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء، وحكاها ابن عبد البر عن عطاء، بجمود. ولا أساده في أثناء ورود لهذا الباب النسخ في الباب -

۱۶۲۱ - رواد مصنف ونهشل كذب ابن العميرة وشركة غيره - وروى البيهقي نحو هذا الحديث عن ابن عمر من قوله مرفوفا عليه - راجع السنن الكبرى (۱۸۰/۲) والمعرفة (۵۲۱۷) وراجع لهذا الحديث أيضا: (اللائل لابن عدي) (۱۰۲۹/۲) (۲۵۲۱/۷) -

### 3- باب الْوُتْرِ بِخَمْسٍ أَوْ بِثَلَاثٍ أَوْ بِوَاحِدَةٍ أَوْ بِأَكْثَرٍ مِنْ خَمْسٍ.

باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں، وتر تین ہوتے ہیں، وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں

1622- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ. قَوْلُهُ وَاجِبٌ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا أَعْلَمُ تَابَعَ ابْنُ حَسَّانَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وتر حق ہے اور واجب ہے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ تین ادا کر لے جو شخص ایک ادا کرنا چاہے تو وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا لفظ ”واجب“ محفوظ نہیں ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس حوالے سے ابن حسان نامی راوی کی مطابعت کی ہو۔

...—...—...—...

### وتر کی رکعات کی تعداد کی وضاحت

وتر کی رکعات کی تعداد کی تحقیق کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی نے سب سے پہلے ایک روایت نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر رات (کے نوافل کے آخر میں) ایک رکعت ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں پھر امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے انہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور اس کو اصل قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض دیگر افراد نے ان کے برخلاف رائے نقل کی ہے یہ دونوں میں تشکیک ہوتا ہے۔

۱۶۲۳- كذا أخرجه الدارقطني من رواية محمد بن حسان عن سفیان عن الزهري مرفوعاً وأعله باس حسان وأعله ابن الجوزي أيضاً كذا في تلخيص العبير (الجزء ۱/ ۱۶۲) - لكنه يعني: ابن الجوزي - صفته فتعنه ابن حجر - قد رآه ثقة - وعلى كل حال: فقد ورد الحديث عن سفیان عن الزهري به مرفوعاً على أبي أيوب: أخرجه النسائي (۲/ ۲۳۹) والضمحاوي في المعاني (۱/ ۲۹۱) - وناقه على وفقه مسند: عند عبد الرزاق (۱/ ۲۶۳) - وابن اسحاق عند الحاكم (۱/ ۲۰۳) - وأخرجه جماعة عن الزهري بإسناد عن أبي أيوب مرفوعاً - به - فأخرجه أبو الربيع الزهراني نا محمد بن حازم أبو معاوية نا شعيب ابن سواد عن الزهري عن عطاء بن يزيد اللبني عن أبي أيوب رفته - أخرجه الطبراني في (الوسط) (۱/ ۱۹۱) و (الكبير) (۱/ ۱۵۷) (۲/ ۲۹۶) - وقال في (الوسط) (۱/ ۱۵۷) - لم يرو هذا الحديث عن شعيب ابن سواد - معاوية (۱) - وأخرجه بكر بن وائل عن الزهري بإسناد مرفوعاً - أخرجه أبو داود (۱/ ۱۵۲) في الصلاة: باب كم الوتر: والبيهقي في (المعرفة) (۱/ ۵۷۶) - وقال البيهقي في (المعرفة) (۱/ ۵۷۶) - وهذا حديث نا رفته بكر بن وائل وناقه على رفته: الدواعي وهو امام - وسفیان بن حسين ومحمد بن أبي حفصة - وكذلك أخرجه ولس بن خالد عن معمر بن الزهري - وأخرجه جماعة عن الزهري مرفوعاً - فافقوا على أبي أيوب: فيحدث ان يكون بروية من فتياه مرة ومن روايته أخرجه (۱) - وأخرجه الدواعي عن الزهري مرفوعاً واختلف عليه به - كما سيأتي في الذي بعده -

بعض نے یہ کہا ہے وتر کے تین رکعات ہوتی ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا جبکہ بعض نے یہ کہا ہے: وتر کی تین رکعت ہوتی ہیں لیکن دو رکعات پڑھنے کے بعد بھی سلام پھیرا جائے گا اور آخر میں بھی سلام پھیرا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”(نماز کے نوافل) وتر ایک رکعت ہوتی ہے۔“

ہمارے نزدیک یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے موقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے یہ رکعت جفت (دو مزید رکعت) کے ساتھ ہو جو اس سے پہلے ادا کی جا چکی ہوں اور یہ سب مل کر وتر (یعنی طاق) بن جائیں گے تو اس صورت میں وہ ایک رکعت جفت نماز کو طاق کر دے گی۔

اس بات کو ان حضرات نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔ جیسا کہ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائیں جب تمہیں صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت ادا کر لو یہ تمہاری نماز کو طاق کر دے گی۔ امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں۔

سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی جفت اور وتر نماز کے درمیان ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ پہلے وہ جفت اور پھر طاق نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ سب مل کر مجموعی طور پر وتر بن جاتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے وہ سلام پھیرنا ہو جس سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی نماز میں ایک اور دو وتر میں سلام پھیر دیتے تھے۔ اور اس دوران کسی کام کے لیے بھی کہہ دیتے تھے۔

سالم بن عبداللہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں دو رکعت پڑھائیں پھر اس کے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کرو پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر اب اسے ایک بڑا ادا کی تو ان تمام روایات میں اس بات کا ذکر ہے وہ تین رکعت ادا کرتے تھے اور ایک اور دو رکعت۔۔۔ درمیان فصل کرتے تھے لہذا وتر کی نماز کے بارے میں ان سے متفقہ طور پر یہ بات منقول ہے: وہ تین رکعت ہوتی ہیں۔

اس بارے میں ان کے حوالے سے جو ذاتی رائے منقول ہے اس بات کی تائید کرتی ہے ہم اس سے پہلے جو نبی اکرم ﷺ



کا فرمان ذکر کر چکے ہیں وتر کی رکعت ایک ہوتی ہے اس میں اسی تاویل کا احتمال موجود ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔  
جیسا کہ عقبہ بن مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا کہ تم دن کے وتر سے واقف ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مغرب کی نماز ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (یا یہ فرمایا: تم نے اچھی بات بیان کی ہے)۔

**1623-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ .  
☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔“

**1624-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ الْحِمَيْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ خَمْسٌ أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ وَاحِدَةٌ .  
☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر پانچ ہوتے ہیں تین ہوتے ہیں یا ایک ہوتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن حجج، ابو جعفر بن طباع بغدادی، نزیل اذنیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۔ شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر 277/1

۱۶۲۲- أخرجه النسائي (۲۲۸/۴) في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر: وابن ماجه (۱۱۹۰) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع: والدارمي (۳۷۱/۱) والطحاوي (۲۹۱/۱) والحاكم (۲۰۲/۱) وصححه وابن حبان (۲۴۱۰) والطبراني في (الكبير) (۳۹۶۱) من طرق اللفظي به- قال ابن أبي حاتم في (العلل) (۱۷۱/۱-۱۷۲) (۴۹۰): (سالت أبي عن حديث أخرجه المرواني عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الوتر حق) فمن شاء أوتر بثلاث ومن شاء أوتر بخمس) وأخرجه عمر بن عبد الواحد عن اللفظي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا ولم يذكر أبا أيوب- قلت للبيهقي: أيها الصبح: مرسل أم متصل؟ قال: لا لهذا ولا لهذا- فهو من كلام أبي أيوب- قال أبو محمد: أخبرنا العباس بن الوليد بن مزيرع عن اللفظي فقال: عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم- وروى بكر بن وائل والزيدي ومحمد بن أبي حفص وسفيان بن حسين ووليب عن معمر فقالوا: كلسوم- عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم- وأما من وقفه: فابن عيينة ومعمر- من رواية عبد الرزاق- ونعيم بن أبي حمزة- (الله- قلت: وأخرجه ابن ولعب عن يونس عن ابن شهاب عن عطاء عن أبي أيوب مرفوعاً أيضاً أخرجه ابن حبان (۲۴۰۷) (۲۴۱۱)-

”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۲)۔

○ یزید بن یوسف حمیری، ابو یوسف شامی، سکن بغداد، وحدث بھاعن جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۲۶۶/۷)۔

1625- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ أَخْبَرَنِي

صُبَّارَةُ بْنُ أَبِي السَّلَكِ حَدَّثَنَا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ صبح سات رکعت ادا کرے جو چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ دوید بن نافع، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عیسیٰ شامی، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از

حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶/۱)۔

1626- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ شِئْتَ فَأَوْمِءُ إِيْمَاءً.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پانچ رکعت وتر ادا کرو اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اور اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو

اگر تم چاہو تو اشارے کے ساتھ پڑھ لو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو الحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۶۲۵- اضرجه النسائي (۲۲۹/۲) باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر عن عمرو بن عثمان: حدثنا بقیة

حدیثی صبارہ بن ابی السلیل ثنا دوید بن نافع بن مرفوعاً۔

۱۶۲۶- اضرجه احمد (۱۸۸/۵) عن یزید عن سفیان بن حسین بن۔ ذكره البيهقي في المجمع (۲۶۶/۲) قال (۱)۔ جالہ رجال الصحیح (۱)۔ ۵۱۔

ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱)۔

1627- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا بِنَحْوِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ يُؤْمَءَ فَلْيُؤْمَءَ . هَكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا . وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَوَقَفَهُ أَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین رکعت ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کرے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اشارہ کرے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ روایت مستند کے طور پر منقول ہے جبکہ دیگر اسناد کے حوالے سے موقوف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ورد بن عبد اللہ، ابوزکریا تمیمی مخرمی، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۳/۱۳)۔

○ ورد بن عبد اللہ تمیمی، ابو محمد طبری، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۰/۲)۔

○ عدی بن فضل تمیمی، ابو حاتم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔

1629- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ بِهَذَا مَوْقُوفًا وَأَسَنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1630- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطَّبِيبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۸- کننا اضرجه عمدي بن الفضل عن معمر مرفوعاً و سبوح من رواية عبد الرزاق عن معمر موقوفاً - قال ابن حجر في (التلخيص) (۱۶/۲): (وصحح ابو حاتم و الذهلي و المدارقطني في العلل و البيهقي و غير واحد و وقفه و هو الصواب) - ۱۶۲۹- انظر تخریج الحديث الاول في هذا الباب

بُنْ صَالِحِ الْوَحَاطِي أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكُمْ أَوْتَرُ قَالَ بِوَاحِدَةٍ - قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ - قَالَ فِثْلَاثٍ - ثُمَّ قَالَ بِخَمْسٍ ثُمَّ قَالَ بِسَبْعٍ - قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کتنے وتر ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین، پھر انہوں نے فرمایا: پانچ، پھر فرمایا: سات۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کاش! اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ رخصت کو اختیار کر لیا ہوتا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن نجاب، ابو حسن طیبی، نزیل بغداد، قال خطیب بغدادی: ولم اسمع فیہ اخیراً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵/۴)۔ وفی (ط): احمد بن اسحاق بن نجاب، و تصحیح من تبصیر منہ (۱۳۲۹/۴)۔

○ ہوابراہیم بن حسین بن علی ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مامون“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۸/۱-۳۹)، سیر اعلام نبلاء (۱۳/۱۸۳-۱۹۲)۔ وفی (ط): ابراہیم بن حسن مہرانی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی، ابو محمد بصری، یلقب بالطفیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳/۲)۔

○ ابو غالب، صاحب ابی امامہ، بصری، نزل اصحان، قیل: اسمہ حزور، وقیل: سعید بن حزور، وقیل: نافع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۰/۲)۔

1631 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتَرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔

۱۶۲۰ - الحديث ذكره الحافظ في التلخيص (۲۰/۲) ما كتبه عليه و الداعي امامه حديث آخر - أخرجه احمد في المسند (۱۶۹/۵) و الطبراني كذا في التلخيص (۲۰/۲) من حديث ابي غالب عن ابي امامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع حتى اذا بسن و كثر له الوتر بسبع و صلى - كفتين و هو جالس فقرأ ب (اذا نزلت) و (قل يا ايها الكافرون)۔



☆☆ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دو رکعت والی بعد کی رکعت کو وتر بناتے تھے ان دو رکعت میں ”سورۃ الاعلیٰ“ اور سورۃ الکافرون“ پڑھتے تھے جب کہ وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص“ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

سعید بن عفیر: سعید بن کثیر بن عفیر انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۹۵)۔

#### 4- باب لَا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو

1632- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْتِرُوا

۱۶۳۲- أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) و (۵۲۰/۲) و البيهقي (۲۸۰۳۷/۲) و البغوي في (شرح السنة) (۹۷۲) و الطحاوي في المعاني (۲۸۵/۱) و ابن حبان (۲۴۲۲) و قال الحاكم (صحيح على شرط الشيخين) - و أخرجه ابن حجر في (نتائج الأفكار) (۵۱۳/۱) من طريق البيهقي ثم قال ابن حجر: (هذا حديث حسن) أخرجه محمد بن نصر في كتاب قيام الليل عن محمد بن يحيى الذهلي عن سعيد ابن كثير بن عفیر و هو المذكور في روايتنا - فوقع لنا بدلًا عاليًا و رجاله رجال البخاري لكنه لم يخرج ليحيى بن ايوب الا استشهدا - ا - و قال ابن حجر في (التلخيص) (۱۹/۲): (وتفرد به يحيى بن ايوب و فيه مقال و لكنه صدوق - قال المعقيلي في الضعفاء (۲۹۲/۴): اسناده صالح و لكن حديث ابن عباس و ابي بن كعب باسقاط المعوذتين اصح - و قال ابن الجوزي: انكر احمد و يحيى بن معين زياده المعوذتين و روى ابن السكن في صحيحه له شافعا من حديث عبد الله بن جرير بن شمس باسناد غريب) - ا - و أخرجه ابو داود (۴۵۱/۱-۴۵۲) كتاب الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر (۱۸۲۴) و الترمذي (۴۶۲) ابواب الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ به في الوتر و ابن ماجه (۱۱۷۲) في اقامة الصلاة السنة فيها: باب ما جاء فيما يقرأ به في الوتر و البغوي في شرح السنة (۴۹۸/۲) و الحاكم (۵۲۰/۲-۵۲۱) و البيهقي (۲۸۰/۲) و ابن حجر في (النتائج) (۵۱۲/۱) من طريق الامام احمد (۲۲۷/۶) من طريق محمد بن مسلمة الحراني ثنا خليف عن عبد العزيز بن جريج قال: سألت عائشة - رضي الله عنها - : بأي شيء كان يقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر قالت: كان يقرأ في الركعة الاولى: (سبح اسم ربك الاعلى) و في الثانية: (قل يا ايها الكافرون) و في الثالثة: (قل هو الله احد) و (قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس) و قال الترمذي: (حسن غريب) - و قال ابن حجر: (حديث حسن) -

۱۶۳۳- أخرجه الحاكم (۲۰۴/۱) من طريق عبد الله بن سليمان شيخ الدارقطني به - و قال: صحيح على شرطهما و أخرجه البيهقي (۲۶/۲) و في المنعرجة (۵۵۰۹) و ابن حبان (۲۴۲۹) من طريق عن ابن وهب به - و سباني في الذي بعده من وجه آخر عن سليمان بن بلال به - و أخرجه الحاكم (۲۰۴/۱) و البيهقي (۲۲۰۳۶/۲) من رواية الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراك بن مالك عن ابي هريرة مرفوعا نحوه - قال الحافظ في التلخيص (۲۰/۲): (ورجاله كلهم ثقات و لا يضره وقف من وقفه) - ا - قال البيهقي في (المنعرجة) (۵۵۱۱-۵۵۱۲): (و قدنا بخالف قول من جعلها ثلاثا كما المغرب في الظاهر - و المراد من الخبر: الزيادة فيها و ترك الاختصار فيها على التلاوة كما اختاره الشافعي و ذهب في الاختيار الى رواية الزهري - و بالله التوفيق) - ا - قلت: و سباني في الباب الذي بعده - ان شاء الله تعالى - قول من جعلها ثلاثا كما المغرب -



بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ . وَاللَّفْظُ لِمَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .  
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ یا سات رکعت ادا کرو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔

یہ الفاظ موهب بن یزید کے ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1633- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ

رکعت یا سات رکعت ادا کرو اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن مسلمة بن یزید، عن لیث وابن لہیعہ۔ قال ابن یونس: منکر حدیث۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: بیرونی

مناکیر کثیرة عن اهل مدینة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۲)۔

1634- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ .

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ادا کی تو میں

نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے

دیکھا ہے۔

۱۶۳۴- أخرجه الطبراني في الأوسط (۲/۲۰۰) رقم (۲۰۲۸): حدثنا احمد بن زهير قال: نا القاسم بن محمد المروزي به- وهو في صحيح

البحريين رقم (۱۰۹۱)- وأخرجه البزار في مسنده (۱/۲۵۵- كشف) رقم (۷۶۱) من طريق البخاري ثنا عبد الله بن عثمان به- وأخرجه

ذكره السيوطي في مجموع الزوائد (۲/۲۱۲) وقال: (فيه جابر الجعفي: وثقه الثوري وغيره) وضمه اللحية (۱)- أخرجه عبد الرزاق

(۱۶۱۷) (۱۶۱۸) (۱۶۱۹) من وجود عن سعد بن أبي وقاص: أنه كان يوتر بواحدة- وهو عند البيهقي (۲/۲۵۵) وابن نصر في قيام الليل (۱۱۹)

(۱۲۲-۱۱۹)- وذكره مالك من (۱۲۵/۱) عن ابن شهاب ان سعد بن أبي وقاص كان يوتر بعد العشاء بواحدة- وقال مالك: (وليس على هذا

الصلح عندنا) ولكن ادنى الوتر ثلاث- (۱)- وأجمع (الامم) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) في الصلاة: باب في صلاة الليل والنسائي (۲/۲۰) في اللذان

عائشة وابن عباس- فاما حديث عائشة: فأخرجه ابو داود (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) في الصلاة: باب في صلاة الليل والنسائي (۲/۲۰) في اللذان

باب في ابدان المؤمنين اللحية بالصلاة (۲/۲۰) في السور: باب ما جاء في الوتر بركعة- وابن أبي

نبيبة (۲/۲۰) واما حديث ابن عباس: فأخرجه مالك في الموطأ (۱۲۱/۱-۱۲۲) من طريق البخاري (۱۸۴) ووافقه (۱۸۴) في الوتر

باب قراءة القرآن بعد العشاء وغيره- ومسلم في صلاة المسافرين (۱۶۲) باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه- والترمذي في التمام

(۲۶۲) والنسائي (۲/۲۰) في قيام الليل باب ذكر ما يستفتح به القيام- و ابو داود في الصلاة (۱۲۶۷) باب في صلاة الليل- وابن

(۱۲۶۷) في إقامة الصلاة والسنة فيها- باب ما جاء في كم يهلي بالليل-

## 5- باب الْوَتْرِ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں

1635- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوَتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا هَذَا يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْحَوَاجِبِ ضَعِيفٌ. وَلَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

رات کے وتر تین ہیں جس طرح دن کے وتر (یعنی مغرب کی نماز) کی تین رکعت ہیں۔

اس روایت کو نقل کرنے والے راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابوالحوajib کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے صرف اسی نے اس کو اعمش نامی راوی کے حوالے سے منقول کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۲۳۸)۔

○ محمد بن احمد بن حماد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یتکلمون فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: منتظم (۱۶۹/۶)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۳۰۹/۱۴)۔

1636- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ادا کیا کرتے تھے۔

1637- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ لَكَ فِي

۱۶۳۵- أخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهي (۱/ ۴۵۱) رقم (۷۷۴) من طريق المصنف - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲/ ۴۰-۴۱) كتاب الصلاة: باب من أوتر بثلاث موصولات من رواية ابن نمير عن الأعشى به موقوفا مثله - ثم قال: (هذا صحيح من حديث عبد الله بن مسعود من قوله غير مرفوع - وقد رفعه يحيى بن زكريا عن أبي الحوajib الكوفي عن الأعشى وهو ضعيف - وروايته تخالف رواية الجساعة عن الأعشى) - (وله شاهد عن عائشة مرفوعاً: (الوتر ثلاث كثلاث المغرب) - أخرجه الطبراني في (الوسط) (۷۷۰) من رواية أبي بكر البكراني: ثنا اسماعيل بن مسلم عن الحسن بن سعد بن هشام عن عائشة به مرفوعاً - وهو في مجمع البحرين رقم (۱۰۸۹) - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الحسن إلا اسماعيل بن مسلم تفرد به أبو بكر) - (ال) - قال البيهقي في المجمع (۲/ ۲۶۲): (فيه أبو بكر البكراني وفيه كلام كثير) - (ال) -

۱۶۳۶- تقدم في باب صفة الوتر وأنه ليس بفرض -

رَسُولُ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سواری سے اتر کر وتر ادا کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کا اسوہ حسنہ کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے اوپر ہی وتر ادا کیا کرتے تھے۔

### 6- باب فَضِيلَةِ الْوُتْرِ. باب 6: وتر کی فضیلت

1638- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حَذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوُتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

☆☆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے وہ وتر کی نماز ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم، تجیبی، ابوموسیٰ، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲)۔

1639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَبْدُ

۱۶۳۷- تقدم في باب صفة الوتر وأنه ليس بفرض -  
۱۶۳۸- أخرجه أبو داود (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة: باب استحباب الوتر رقم (۱۶۱۸) و الترمذي (۴۵۱) كتاب الوتر: باب فضل الوتر و ابن ماجه (۱۱۶۸) في الإقامة: باب ما جاء في الوتر و الحاكم (۲۰۶/۱) في الوتر: باب الوتر هو و البيهقي (۴۶۹/۲) في الصلاة: باب تأكيد صلاة الوتر من رواية يزيد بن أبي حبيب بإسناده - وقال الترمذي: (غريب لا نعرفه إلا من حديث يزيد بن أبي حبيب) - وقال الحاكم: (صحيح الإسناد و لم يخرجه) - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۰۹/۲): (و أخرجه ابن عدي في الكامل و نقل عن البخاري أنه قال: لا يعرف سماع بعض لمولاه من بعض) - و ذكر الذهبي في (المفني) (۲۵۷/۱) عبد الله بن أبي مرة الزوفي عن خارجة قال: (لم يسمع خبره) - و ذكر السيوطي أن عبد الله الزوفي و من فوقه ليس لهما في السنة إلا هذا الحديث - راجع (تحفة الالهوتي) للبيهقي كغوري (۱۱۰/۲) - و أخرجه النسائي في الكبرى - أيضاً - كما في نصب الراية (۱۰۹/۲) عن قتيبة بن سعيد عن الوليد بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب بإسناده -

۱۶۳۹- أخرجه ابن الجوزي في الملل والنحل (۱/۱۱۸-۱۱۹) رقم (۷۶۸) من طريق الدارقطني: به - و أخرجه الطبراني في الكبير (۲۵۲/۱۱) رقم (۱۱۶۵۲) من طريق مشهور بن أبي مزاحم ثنا عبد الحميد الحماني: به - و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱۱۰/۲) و نقل عنه كلام الدارقطني لهذا و الحديث ذكره - أيضاً - عبد الحق النخيلي في الأحكام الوسطى (۱۱۰/۲) وقال: (والنظر لهذا ضيف عن الجميع) ضيفه البخاري و أحمد بن حنبل و أبو حاتم و أبو زرعة و النسائي و يحيى ابن معين يقولون فيه: لا نحل الرواية عنه و قد ضيفه غير لمولاه - (۱) -

الْحَمِيدُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ يُرَى الْبَشَرُ أَوْ الشُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ الْوُتْرُ - النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خوشی اور سرور کی کیفیت نمایاں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ایک نماز عطاء کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کا راوی ابو عمر نضر خزاز ضعیف ہے۔

1640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَجْدِهِ قَالَ مَكُنَّا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَاةِ الْخُمْسِ وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً - فَأَمَرَنَا بِالْوُتْرِ - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک طویل عرصہ ایسا گزر گیا کہ ہم پانچ نمازوں کے علاوہ مزید کوئی نماز نہیں ادا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطاء کی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس روایت کا راوی (یعنی عبید اللہ) محمد بن عبید اللہ عزمی ضعیف ہے۔

## 7-باب مَا يُقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوُتْرِ وَالْقُنُوتِ فِيهِ .

باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے اس میں دعائے قنوت پڑھنا

1641- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاصِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرِ رُبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عَزْرَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

۱۶۴۰- أخرجه أحمد في (المسند) (۲/۱۸۰-۱۸۸) عن العجاج بن أرطاة و (۲/۲۰۶) عن المنثري بن الصباح كذا لصاحبه عن عمرو بن شعيب به - و العجاج مدلس و المنثري ضعيف و المرزومي مشهور فلا يصح الحديث عن عمرو بن شعيب و الله اعلم - و الحديث ذكره عبد الحميد في (المعجم الوسيط) (۲/۱۶۱) و قال: (وكان عجاج مدلس حديث المرزومي عن عمرو بن شعيب) - الله - و الحديث نواله عن ابن عمرو و غيره - انظر: (نصب الراية) للزيلعي (۲/۱۱۱-۱۱۰) - قال البزار - كما في نصب الراية (۲/۱۱۱) - (و قد روي في هذا المعنى احاديث كثيرة معلولة) - الله -

۱۶۴۱- أخرجه النسائي (۲/۲۳۵) في قيام الليل: باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر أبي ابن كعب في الوتر عن اسحاق بن ابراهيم - حدثنا عيسى بن يونس بن سعيد بن عبيد بن عبيد بن عبد الرحمن بن ابيزى عن ابيه عن ابي بن كعب به - و أخرجه من طريق يحيى بن موسى - أخبرنا عبد العزيز بن خالد - حدثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن عزره عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابيزى عن ابيه عن ابي بن كعب به -



يَقْرَأُ فِيهَا بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - مَرَّتَيْنِ يُسْرُهُمَا وَ الثَّلَاثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمْدُ بِهَا صَوْتَهُ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جن میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے آپ رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے جب آپ سلام پھیر دیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

”پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ یہ الفاظ پست آواز میں پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کھینچ کر ادا کرتے تھے۔

...—...—...—...

### وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ

وتر کی نماز میں قرأت کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زوحلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک وتر کی ہر رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے اور یہ بات مستحب ہے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی جائے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول روایت میں مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھی جائے گی البتہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائے گی ان رکعات کی پہلے الگ سے نیت کی جائے گی اور تیسری رکعت کی وتر کے لیے الگ سے نیت کی جائے گی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا البتہ اگر کوئی شخص کسی ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو جو تین رکعت ہی پڑھاتا ہو تو اب اس صورت میں مقتدی نماز نہیں پڑھے گا البتہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ کسی شخص کا تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک ہی مرتبہ تین رکعت ادا کر لینا مکروہ ہے اسی طرح پہلی دو رکعت ادا کیے بغیر صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا بھی مکروہ ہے خواہ وہ نمازی مسافر ہو یا بیمار شخص ہو۔

شوافع کے نزدیک جو شخص تین رکعت نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرے البتہ جو شخص تین سے زیادہ وتر ادا کرنا چاہتا ہو اس کے لیے بھی یہ مناسب ہے وہ انہی سورتوں کی تلاوت کرے۔

کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔

حنابلہ کے نزدیک تیسری رکعت میں صرف سورۃ الاخلاص پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے



سے مذکورہ روایت کا تقاضا یہی ہے جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکور روایت کا تعلق ہے تو یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ایک راوی یحییٰ بن ایوب کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کے الفاظ میں ”معوذتین“ کے اضافے کو درست قرار نہیں دیا گیا ہے۔

**1642-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ فِطْرِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثٍ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمْدُ بِهَا صَوْتَهُ فِي الْآخِرَةِ وَيَقُولُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے پھر جب آپ سلام پھیرتے تھے تو ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے اور آخری مرتبہ میں آواز کو بلند کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: رب الملائكة والروح .

”فرشتوں اور روح کا پروردگار“۔

**1643-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدَّشْتُكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ . وَرَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَخَدَّه .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

في الفتاوى الاسلاميَّة اذ انزل الوتر وبيد زحيلي المحقق السابغ صلوة الوتر

۱۶۴۲- اخرجه البيهقي في سننه (۲۸/۳) من طريق مسمر عن زبيد به- و اخرجه ايضا في سننه (۲۸/۳) كتاب الصلاة باب ما يقرأ في الوتر بعد الفاتحة من طريق حسين عن زر عن سعيد ابن عبد الرحمن به- و ياتي بعد لهذا مباشرة من طريق اخرى عن زبيد و طلحة عن زر به-

۱۶۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۲۸/۳) كتاب الصلاة باب ما يقرأ في الوتر بعد الفاتحة - من طريق المصنف - و اخرجه ابو داود (۱۴۳۲) في الصلاة باب ما يقرأ في الوتر و ابن ماجه (۱۱۷۱) في الإقامة باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر من رواية عثمان بن ابي شيبه و ابن حبان (۲۴۳۶) باب ذكر اباحة الوتر بثلاث ركعات لمن اراد من رواية ابن معين كلالهما عن ابي حفص الابار عن الاعمش عن زبيد و طلحة عن زر باسناده و اخرجه ابو داود (۱۴۳۲) من رواية محمد بن انس عن الاعمش به- و اخرجه النسائي (۲۴۴/۳) في قيام الليل باب دعاء اخر من القراءة في الوتر من رواية ابي جعفر الرازي عن الاعمش به- و اخرجه النسائي (۲۴۴/۳) من رواية محمد بن الحسين بن ابراهيم بن اسحاق و ابن حبان (۲۴۵۰) من رواية محمد بن عبد الله بن نمير كلالهما عن محمد بن ابي عبيدة عن ابيه عن الاعمش باسناده-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد بن عثمان دمشقی - ابو محمد رازی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

**1644** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغَفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَثُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا نَظَرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وَتَرِهِ فَقَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدِ فَقُلْتُ بَيْتِي مَعَ نِسَائِهِ فَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وَتَرِهِ فَاتَّيَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ قَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَبَانُ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹھہر گیا تاکہ اس بات کا جائزہ لوں کہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی پھر میں نے اپنی والدہ سیدہ ام عبد کو بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں ٹھہریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں دعائے قنوت کیسے پڑھتے ہیں تو میری والدہ نے آکر مجھے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اس روایت کا ایک راوی ابان متروک ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابو علی بغدادی، صاحب شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ یا اس سے ایک سال قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۷۰)۔

**1645** - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّقُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۶۱۱ - الحديث أخرجه ابن عدي في الكامل (۵۸/۲) - بنحيفنا (۱) والعقيلي في الضعفاء الكبير (۲۸/۱) من طريق ابن جهم - ومن حديث الومج - أيضا - أخرجه ابن أبي شيبة والبيهقي (۱۱/۲) - وله طريق آخر ذكره الزيلعي في (تجريب الراية) (۱۱/۲) وعزاه للمطهر السمرادي في (كتاب الصوت) - وذكره من الجوزي في (التحقيق) من جريدة المطهر من رواية منصور بن أبي سريته عن طريق منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله مرفوعاً - أخرجه ابن عمر - أخرجه الطبراني في (الدروس) - وذكر أن عبد الله بن صالح الفراء - أخرجه عن عبد الله - من حمير - كما قال الزيلعي في (تجريب الراية) (۱۱/۲) - وحديث ابن عمر لهذا أخرجه الطبراني في (الدروس) - وقال السجستاني في (مجموع الزوائد) (۱۱/۲) - (في سبيل من العباس بن عبد المطلب) - الدارقطني (في مسنده) - ۱ -

الْوُتْرَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ - قَالَ - فَأَرْسَلْتُ أُمِّي إِلَيْهِ الْقَابِلَةَ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگلے دن میں نے اپنی والدہ کو بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن غنم بن حفص بن غیاث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کذا سماہ ابن ماکولا فی الکمال (۲۸/۷)، ودارقطنی فی (الموتلف ومختلف) (۱۷۶۵/۳)، وحکاہ ابن ناصر دین فی (توضیح مشتبہ) (۱۸۸/۶)۔ وحکی ایضاً عن باوردی انہ سماہ عبید اللہ بن غنم، وزکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۲۲۷/۲۰)۔

1646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سُويْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَقُولُونَ قَسَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي آخِرِ الْوُتْرِ وَكَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت سويد بن غفله رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے یہ صحابہ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1647 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ هُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَسْلِمُ فِي رَكْعَتِي الْوُتْرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں

۱۶۴۶- تفریدہ الدارقطنی من لفظ الوجہ - و عمرو بن شمر منکر الحديث - كما قال البخاري و كذب غيره - قال ابن حبان في المجروحين (۷۵/۲): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات) - والحديث ذكره النووي كافي في نيل الاوطار (۱۴۴/۲) و اعلمه بعمرو بن شمر لفظا - و مع ذلك فحديثه لفظا يخالف الاحاديث السابقة في القنوت قبل الركوع -

۱۶۴۷- أخرجه النسائي (۲۲۵/۲) في قيام الليل باب كيف الوتر بخلافنا! أخبرنا اسماعيل ابن مسعود و حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سعيد عن قتادة باسناده و مثله و أخرجه الحاكم (۲۰۱/۱) من رواية يحيى بن ابي طالب ثنا عبد الوهاب بن عطاء ثنا سعيد و من رواية ابراهيم بن موسى ثنا عيسى بن يونس ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة باسناده بلفظ: (لا يسلم في الركعتين الاوليين من الوتر): كما ذكره الحاكم وقال: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه) - اه - و قتاده مدلس و قد عمن في لفظ الاسناد - و سعيد كان قد غلط باخرجه - و قد روى عبد الرزاق (۱۶۶۷) عن معمر عن قتادة عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ما بقدر يجزون - و روى نحو ذلك عن م سلمة و غيره لها - و عن عطاء عن ابن عباس قال: (الوتر مثل صلاة المغرب الا انه لا يجلس الا في الثالثة) - أخرجه عبد الرزاق (۱۶۷۱) و أخرجه ايضاً (۱۶۷۲) عن عبد الله بن معمر عن قتادة ان ابا موسى الاشعري و ابا هريرة و ابن عمر كانوا يسلمون فيما بين الركعتين و الوتر لكن ابن عمر ضعيف جدا كما سبق -





مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَسِيَّ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ . قَالَ ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

★★ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پڑھی ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس بارے میں سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رکوع کے تھوڑا بعد میں پڑھی ہے۔

1650- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ- رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَازِنٍ- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَنَتَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

★★ ابو عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی اسرائیل ابراہیم کا مگر۔ مروزی ابو یعقوب، نزیل بغداد، انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۷۰/۱)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عامری عامر قریش، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۰۸)۔

○ محمد بن عبد رحیم بن ابی زہیر بغدادی بزار، ابویحییٰ معروف بصاعقة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳۱)۔

1651- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ أَمْلَأَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رُكْعَةً فَقُلْتُ مَا هَذِهِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ.

★★ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے ہوئے

۱۶۵۰- هكذا ساقه الدارقطني وتفرده بروايته وقد اختلفت الرواية في ذلك: فروى عبد الرزاق (۱۹۱۶) عن عبد الله بن مهران عن الزهري قال: (قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابو بكر وعمر و لهم لا يفنون) - ا- وروى عبد الرزاق (۱۹۷۱) عن مبارك عن عاصم بن سليمان عن ابي عثمان السرمدي: ان عمر كان يفتن في الصبح فسمي مائة آية من القرآن - و اخرج ابن نصر في (فيام الليل) ص (۱۳۶) وابن ابي شيبة (۱۳۷/۲) عن فضيل بن عازم عن ابي عثمان - ب- و علي بن زيد عن ابن جهمان - ج- وروى عبد الرزاق (۱۹۸۶) عن معمر عن رجل عن الحسن ان عمر قنت بعد الركوع و ان عثمان قنت قبل الركوع: لان يترك الناس الركعة - ۱- ۱۶۵۱- تقدم تخريجه في باب لا تشبهوا الوتر بصلوة المغرب-



دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ قَالَ يَا أَغْوَرُ أَنْتَ تَعْلَمُنِي دِينِي ☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر ایک رکعت وتر ادا کی تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا: تو حضرت سعد نے فرمایا: اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

1653 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا نَحْوَهُ وَقَالَ أَنْتَ تَعْلَمُنِي صَلَاتِي.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "کیا تم مجھے میری نماز کا طریقہ سکھاؤ گے؟"

1654 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِرُكْعَةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةُ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَانْتَحَيْتُ فَانْتَحَى الْقُرْآنَ فَقَرَأَهُ فِي رُكْعَةٍ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ رُكْعَةً . قَالَ هِيَ وَتَرِي.

☆☆ عبد الرحمن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھے کوئی مقام ابراہیم سے الگ نہ کر سکے گا ایک شخص آیا اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں پیچھے ہٹ گیا انہوں نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور ایک رکعت میں اسے پڑھ لیا میں نے عرض کی:

۱۶۵۵ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۲۵۰) وفي المعرفة (۵۶۶-۵۶۷) - وقال في (المعرفة) (۵۶۸) (وهذا برده قول من صل فعل عثمان لهذا علي الوصف: لأنه لو كان ذلك منه سبواً لنتبه له بقول عبد الرحمن: والله عاد الوتر ثلاثاً ولكن قال (هي وتري) العلموم بيان الوتر بركة غير منكر) - (۱) - وقد أخرجه البيهقي من طريق محمد بن المنكدر بإسناده - وأخرجه من طريق الشافعي: أخرنا عبد المجيد عن ابن جبرج عن يزيد بن فضالة عن السائب بن يزيد عن رجل من آل عبد الرحمن النخعي عن صلاة طلحة: فقال: (إن شئت أخبرناك عن صلاة عثمان) (۱) فذكره بعضنا -

اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی تو انہوں نے جواب دیا: یہ میرے وتر تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب - عکلی ابو حسین خراسانی کو فی حافظ جوال - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۵۰)۔

1656- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ قَالَ أَحْسَنَ إِنَّهُ فَقِيهٌ. ★★ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی وہ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ فقیہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب طوسی ابو ہاشم دلوہی - حافظ - روی عنہ بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و وثقہ۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۴۱)۔

○ محمد بن یزید کلاعی، مولیٰ خولان، ابوسعید او ابو یزید او ابواسحاق واسطی، اصلہ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ثبت عابد، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۴۳)۔

1657- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُؤْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جن دو رکعت کے بعد والی رکعت وتر ہوتی تھی ان میں آپ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور پھر وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور

۱۶۵۶- أخرجه البخاري في فضائل الصحابة (۲۷۶۵) باب: ذكر معاوية رضي الله عنه: حدثنا ابن أبي مريم: حدثنا نافع بن عمر... به و أخرجه البخاري أيضاً (۲۷۶۶) من رواية عثمان بن الأسود عن ابن أبي مليكة: به. لكن بلفظ: (دعه فإنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم) و أخرجه الشافعي: أخبرنا عبد الجبار عن ابن جريج: أخبرني عتبة بن محمد بن العاص: أن كريباً: مولى ابن عباس أخبره أنه رأى معاوية صلى الله عليه وسلم أتى وتر بركعة واحدة لم يزد عليها: فأخبر ابن عباس فقال: (أصحابي أي بني ليس أحد منا أعلم من معاوية: فهي واحدة أو خمس أو سبع الس أكثر من ذلك: الوتر ما شاء) - و من طريقه الشافعي أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۲۶) و في (المعرفة) (۵۶۶) و قال في (المعرفة) (۱) ولا يعمل له أحد أن يعمل قول ابن عباس على التقية منه: فأبى ابن عباس كان أبعد الناس من أن يخاف معاوية في سكونه عن فعل الخطأ فيه: و كان أعلم وأدبر من أن يقول له صحابه في دين الله تعالى ما يعتقد خلافه: و كذلك غيره من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يرتحلون إلى معاوية و يملئون مسامعهم بالمدح المعروف و النسي عن المنكر: فكيف يظن بابن عباس أن يقول له صحابه فيما بينهم: (أصحاب معاوية) في شيء ينكره بقلبه (۱) - وراجع بقية ما ذكره البيهقي في (المعرفة) (۵۶۷-۵۶۸) - ۱۶۵۷- تقدم في باب الوتر بخمس أو بثلاث أو بواحدة -

سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

1658- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ

اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور تیسری میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

1659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

لَهَيْعَةَ عَنْ يُزَيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ  
الْوُثْرِ فَقَالَ أَفْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الشَّتْنِ بِالسَّلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں

دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کے ذریعے فاصلہ کر دیا کرو۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبد اللہ بن محمد بن خرزاذ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے کم سن

راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 281ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب العزب ت

-(1544)

1660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْيَاسِ بْنِ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ فِيهِ الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ  
افْصِلْ بَيْنَ الثَّانِيَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

١٦٥٨- تقدم في باب الزمر خمس أو ثلث أو بواحدة-

١٦٥٨- تقدم في باب الزور خمس أو جللات أو جوات  
١٦٥٩- في أسناده ابن لويحة والكلام فيه مشهور وقد اختلف عليه في هذا الحديث: فأخرجه الدارقطني فحذف من روايته ابن لويحة عن

١٦٥٩- في اسناده ابن لحيه و القدام فيه تسرور و ...  
يزيد عن نافع عن ابن عمر باطل واسطة - واخرجه عنه عن يزيد عن بكير عن نافع به بواسطة (بكبر) - والفراب عن نافع ما اخرجه  
... من هذا الوجه

سألك في الموطن (١٢٥/١) عن نافع ان عهد الله بن عمر كان يسلم بين الركعتين والركعة احدى يامره ببعض حاجته (١) - (٢) - ومن هذا الوجه

أوردته البيهقي (٢٦/٢) - وروى عبد الرزاق (٤٦٧٠) عن ميمر عن قتادة (ان ابن عمر كان يامر بهاجته في ركعتين قبل الوضوء) -

مسير متكلم فيه في البصريين و منهم قتادة لكنه هو من وجه صحيح عن ابن عمر - و حديث الباب ذكره الطحاوي في ( المعاني )

من رواية الوضيين بن عطاء: أخبرني سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر: أنه كان يفصل بين شقة زوجته بنسليمة - وأخبر ابن عمر: أنه فصل بين

النسبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل ذلك - ا - و قوى انما ابن حجر في ( الفتح ) - وورد الطحاوي ايضا من قول ابن حجر - انما

[illegible]

الطبيب في ( التعليل المنفي على الدار فطنى ) لكن فيه فنبهم - وهو ابن بشير - مدلس وقد فطن

”وتر ایک رکعت ہے تم دو اور ایک کے درمیان فصل پیدا کرو۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن یاس بن صدقہ مصری کباش۔ روی عن نعیم بن حماد ونضر بن عبد جبر وائخ بن فرج فقیہ۔ روی عنہ طبرانی۔ ذکرہ ذہبی فی تاریخہ وفيات (۲۸۲)۔

○ نضر بن عبد جبار مرادی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابواسود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۹۳)۔

1661- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَضْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ابْنَ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر نفل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو آپ اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ آپ سواری پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

## 8-باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ .

باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا

1663- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثَقَلُ فَإِذَا أَوْتَرْنَا أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتْ لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر مشکل اور تھکن کا باعث ہوتا ہے جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو وہ اس کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعت اس کے لیے کافی ہوں گی۔







حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ هَذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثَقَلُ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتْ لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ نے فرمایا: سفر پریشانی اور تھکن کا باعث ہوتا ہے تو جب کوئی شخص وتر ادا کر لے تو اس کے بعد دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے لیے یہ دو رکعت کافی ہوں گی۔

## 9-باب صِفَةِ الْقُنُوتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهِ .

باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام

1666- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا بِقِيعَةَ .

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔ ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کے شعبہ کے حوالے سے ابواسحاق سے منقول ہونے کا تذکرہ بقیہ نامی راوی نے کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن عبید بن نمیر مذہبی، ابوحسن حمصی حذاء مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۶۵۳)۔

1667- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۶۶۶- فَكُنَّا أَخْرَجَهُ بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ثَعْبَةَ مَنُفَعًا وَبَقِيعَةُ مَدْلَسٌ وَلَمْ يَصْرَحْ بِالتَّحْدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذِهِ الرَّوَايَةِ عَنْ ثَعْبَةَ وَخَالِفَهُ ابْنُ مَسْرُوقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غَنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي سُرَيْجٍ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ أَبِي نَجِيمٍ وَابْنُ الْوَلِيدِ الطَّبَالَسِيُّ فَرَوَاهُ جَمِيعًا عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ وَتَوَبَّعَ ثَعْبَةَ عَلَى رِوَايَةِ الْجَمَاعَةِ عَنْهُ تَابَعَهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ مَا يَبُوكُ خَطَا بَقِيعَةَ فِي قَوْلِهِ: (عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ)۔

۱۶۶۷- أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ (۶۷۸) بِأَبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ (۱۱۱۱) بِأَبَابِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ (۱۰۱) بِأَبَابِ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالدَّارِمِيُّ (۳۷۵/۱) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۳۸۸/۲) وَابْنُ حِبَّانَ (۱۹۸۰) وَالتَّحَاوِيُّ فِي الْمَعَانِي (۲۴۲/۱) وَابْنُ عَوَانَةَ (۲۸۷/۲) وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۲۶۶) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱۹۸/۲) مِنْ وَجْهِ عَنْ ثَعْبَةَ بِهِ- أَخْرَجَهُ عَنْ ثَعْبَةَ فَكُنَّا: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (غَنْدَرٌ) وَابْنُ مَسْرُوقٍ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ أَبِي نَجِيمٍ وَابْنُ الْوَلِيدِ الطَّبَالَسِيُّ وَابْنُ أَبِي سُرَيْجٍ وَخَالِفُ مَوْضِعِ بَقِيعَةَ فَأَخْرَجَهُ عَنْ ثَعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ- وَغَلَطَ بَقِيعَةُ فِي ذَلِكَ: كَمَا سَبَّحَ فِي الْمَذْنِيِّ قَبْلَهُ- وَأَخْرَجَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُرَةَ بِإِسْنَادِهِ بِتَابِعَةِ ثَعْبَةَ: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ (۶۷۸) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۲۸۷/۲) مِنْ طَرَفِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِهِ- وَلِلْمَدِينَةِ ثَوَائِدُ مِنْ حَدِيثِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كَالثَّالِثِي: حَدِيثُ أَبِي لَمْرَةَ: نَحْوَهُ- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَذَانِ (۷۹۷) وَمُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ (۶۷۶) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ (۱۱۱۱) وَالتَّنَائِي فِي التَّطَبُّعِ (۲۰۲/۲)۔

عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُتُّ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت ادا کیا کرتے تھے۔

1668- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ الْهَيْصَمِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْئَةً.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ حدیث سنائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی تھی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے بعد اپنا سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے (یعنی اس دوران دعائے قنوت پڑھی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن ہیسیم، سکن بغداد۔ روی عنہ حاتم بن لیث جوہری و آخرون۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۸/۱۰۰)، و تاریخ بغداد (۱۳/۳۰۵)، و لسان المیزان (۶/۲۲۳)۔

1669- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن انس، مولیٰ آل عمر، کوفی، سکن دینور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ

۱۶۶۸- أخرجه أبو داود في سننه كتاب الصلاة الحديث (۱۵۱۶) باب القنوت في الصلاة والنسائي (۲۰۰/۲) كتاب النظم باب القنوت في صلاة الصبح - كلاًهما من طريق بشر بن الفضل به - وقد تقدم تخریج حديث ابن سيرين عن انس في باب ما يقرأ في ركعات الوتر والقنوت فيه -

۱۶۶۹- أخرجه الطبراني في (المعجم) (۹۱۵۰) من رواية علي بن بحر بن بري: ثنا محمد بن انس: ثنا مطرف بن طريف عن أبي الجهم عن البراء بن عازب به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن مطرف الا محمد بن انس) - وقال السجستاني في المعجم (۱۵۱/۲) - جباله مؤنثون - الا - لكن قال ابن القيم - رحمه الله - في (زاد المسار) (۲۸۰/۱): (وهذا الحديث رواه ان كان لا تقوم به حجة، فالحديث صحيح من جهة المعنى؛ لان القنوت هو الدعاء، و معلوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل صلاة مكتوبة الا دعا فيها) -

راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۸۷)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابی جہم انصاری، حارثی، ابو جہم جوز جانی مولیٰ براء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

1670- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحِ الشَّيْبَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُبُورٌ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى وَعُبَيْسَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضَعَفَاءُ وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ☆☆ عبد اللہ بن نافع اپنے والد کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن یعلیٰ، عنہ، عبد اللہ بن نافع یہ سب ضعیف ہیں اور اس کے ایک اور راوی نافع کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن صبیح شیبانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۱۱)۔

1671- وَقَالَ هَيَّاجُ عَنْ عُبَيْسَةَ عَنْ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا. حَدَّثَنَا النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ. وَصَفِيَّةٌ لَمْ تُذَكِّرْ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفیہ بنت ابی عبید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

۱۶۷۰- أخرجه الطبراني في (الوسط) (۲۶۳۲)؛ حدثنا أبو مسلم نا إبراهيم بن بشير الرمادي نا محمد بن يعلى - زنجور - نا غنبة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن أبيه عن أم سلمة: أن النبي صلى الله عليه وسلم نرى عن القنوت في صلاة الصبح - وقال الطبراني: (لا يروى لهذا الحديث عن أم سلمة إلا بهذا الإسناد) تفرد به: محمد بن يعلى - (۱) - (۲) - و أعاده الطبراني في الوسط ثانية (۵۹۱۶) بلفظ آخر فقال: حدثنا محمد بن محمد التمار نا إبراهيم بن بشير الرمادي نا محمد بن يعلى - زنجور - بهذا الإسناد - (۱) - (۲) - و الحديث أخرجه ابن (صلاة الصبح) و أعاده الطبراني ما سبق له من كلام حول تفرد محمد بن يعلى - زنجور - بهذا الإسناد - (۱) - (۲) - و الحديث أخرجه ابن شاذان في المنازع و المنسوخ رقم (۲۱۵) و من طريقه ابن الجوزي في الملل (۱/ ۴۴۱) رقم (۷۵۴) - و أخرجه أيضاً العازمي في الاعتبار رقم (۲۱۵) كسهم من طريق زنجور به - وقد ضمه الدارقطني - رحمه الله - لهذا محمد بن يعلى و غنبة و عبد الله بن نافع قال: و لا يصح لنا نافع من أم سلمة - قلت: غنبة رماه ابن معين وغيره بالوضع - و عبد الله بن نافع شديد الضعف - و الظاهر أن لهذا التردد بين الصبح و العتمة من قول لاء الرهملی - و قد اورد الدارقطني بعده من رواية لحيان عن غنبة عن ابن نافع عن أبيه عن صفیة بنت أبي عبید عن النبي صلى الله عليه وسلم و قال: (و صفیة لم تحرك النبي صلى الله عليه وسلم) - (۱) - (۲) - فهو مرسل و مع ذلك فلا زالت العلة قائمة في غنبة و عبد الله بن نافع و قد خالفنا لهذا في الإسناد فروياه على وجه آخر غير الذي سبق و لهذا بغضى بتخليط الرواة في لهذا الإسناد -





دوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن کبار شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۸۵)۔

1674- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1675- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفار) کے لیے دعائے ضرر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا جہاں تک صبح کی نماز کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک اس میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔

1676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے یہ کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

۱۶۷۴- أخرجه أحمد (۲/۱۶۲) وابن أبي نبية (۲/۲۶۲) وعبد الرزاق (۲/۱۱۰) (۴۹۶۶) والطحاوي في المعاني (۱/۲۶۶) والبيهقي في المحرر (۲/۲۰۱) والبخاري (۲/۱۲۲-۱۲۴) والدارمي في (الاعتبار) (۱/۱۷۸) وابن الجوزي في الملل المتنازعة (۱/۴۴۱) من رواية أبي جعفر الرازي به- قال البغوي: (قال الحاكم: إسناده هذا الحديث حسن)- قال أبو عبد الله- يعني: الحاكم-: لهذا الحديث صحيح سند- ثقة رواه- والربيع بن أنس تابعي معروف من أهل البصرة- سمع أنس بن مالك وروى عنه سليمان التيمي- وعبد الله بن المبارك- وغيرهما- وقال أبو محمد بن أبي حاتم: سالت أبي وأبا نذرة عن الربيع بن أنس فقالا: (صوفى ثقة)- قال- وقال الدارمي: (هذا إسناده متصل- ورواه ثقات)- قال- وقال النوراني في (المجموع) (۲/۵۰۶): (حديث صحيح- أخرجه جماعة من الحفاظ وصحوة- ومنه على صحته: أبو عبد الله محمد بن علي البلخي- والحاكم أبو عبد الله في مواضع من كتبه- والبيهقي)- قال- الربيع بن أنس صدوق- لكن قال ابن حبان: (الناس يتقنون من حديثه ما كان من رواية أبي جعفر عنه: لأن في إسناده عنه اضطرابا كثيرا)- قال- وهذا منسوخ- وأبو جعفر الرازي لخص ابن القيم امره بأنه: (صاحب مذاكير: لا يعتج بها تفريجه أحمد من أصل الحديث البتة): كما في (زاد المعاد) (۱/۲۷۶)- وقد اطلعت ابن القيم في الجواب عن معنى هذا الحديث: فراجع كلامه بطوله في (زاد المعاد) (۱/۲۷۵-۲۸۵)-



نماز میں مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1677- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ - قَالَ - وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں رکوع کے بعد مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی ہے وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

1678- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنُتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ قریش بن انس انصاری، (اور ایک قول کے مطابق): اموی، ابوانس بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ تغیر بخارہ قد رست سنین، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۷۸)۔

1679- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنُتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَخْشَبُ وَرَافِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

۱۶۷۷- ذکرہ الدارقطنی فی فی الذی بعدہ من روایہ عمرو بن عبیدہ - عن الحسن - و اعادہ بعد ذلک من روایہ اسماعیل بن مسلم المکی و عمرو بن عبیدہ - کذا فیما عن الحسن - و تابعہ البیہقی فی الکبری (۲/۲۰۲) فی فیذا الوجه الاخر و قال: (انا لا نعلم باسماعیل المکی و لا بعمرو بن عبیدہ) - الہ - فلما صحح ابو حاتم و - کذا فیما احمد - سماع الحسن من انس کما فی (المراسیل) لا بن ابی حاتم (۱۶۱۵) لکن الشان فی اسماعیل و عمرو و قال الاول منہما ترکہ النسانی و قال ابن معین: (لیس بشیء) - و قال ابن المبرق: (لا یکنب حدیثہ) - و الثاني منہما ترکہ النسانی ابضا و قال عبیدہ: (کان یکنب علی الحسن) - و قال ابن معین: (لا یکنب حدیثہ) - و قال ابن حجر فی (التلخیص) (۲۱۵/۱): (عمرو بن عبیدہ: راس القدرہ و لا یقوم بحدیثہ حجة) - الہ -

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے، انہوں نے چوتھے خلیفہ کا بھی ذکر کیا تھا) نے دعائے قنوت پڑھی ہے، یہاں تک کہ میں ان حضرات سے جدا ہو گیا۔

1680- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلَيْدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا۔

1681- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الرَّسَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَنْتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

★★ ابو طفیل، حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت پڑھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صلت بن حجاج اسدی، ابو جعفر کو فی اصم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۰۸)۔

1682- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنِ الْحَسَنِ فَيَمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

★★ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلَيْدِ بْنِ مَزِيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَيَمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

★★ سعید بن عبدالعزیز اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول

۱۶۸۲- فی اسنادہ ابراہیم بن مرزوق، وهو ابن دينار اللاموي، ابو اسحاق البصري، قال المارقطني: ثقة الا انه كان يخطئ، فيقال له: فله يرجع - وعمران القطان: وهو عمران بن داود العمي، ابو الوائيم القطان البصري، لم يرو عنه يحيى القطان، وضعفه النسائي وغيره - وقال المارقطني: كان كبير المخالفة والوهيم - واهل البخاري: صدوق يرسم - ووثقه العجلي، وقال احمد: ارجو ان يكون صالح الحديث - وقال ابن معين ليس بشي - وفي رواية عنه: ليس بالقوي - وقد روى ابن ابي شيبة في المصنف (۲/۲۱۸) من طريق يونس عن الحسن: قلنا: اذا نسي القنوت في الفجر، فعليه سجدتا السهو - وذكره ابن المنذر في اللوامظ (۵/۲۱۸) لهذا عن الحسن -

جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید، عذری بیروٹی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

1684- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِي الْآخِرَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا أَهْلُ الشَّامِ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے یہ رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا کرتے تھے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ طریقہ ہے جسے نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں اور اہل شام نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

1685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْأَزْهَرِ بْنِ شَخَايَا السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّحٍ بْنُ هَلْقَامٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن حلقام۔ عن قیس بن ربیع۔ وعنه ولده محمد بزار۔ قال ذہبی فی میزان (۴۳۳/۶): لا اعرفهما۔ وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۳/۶)۔

1686- خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَرَّةٍ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

۱۶۸۶- أخرجه البيهقي في سننه (۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب في الركعتين بعد الوتر من طريقه يزيد بن عبد ربه ثنا بقیة بن الولید عن عتبة بن ربه۔ وفي إسناده بقیة بن الولید كان بدلس نديس التبرية وهو من أنواع التملیس وقد تقدم ذلك كنجراً۔ و عتبة بن أبي حكيم صدوق بخطي كنجراً: كما قال الحافظ في التلخیص (۱/۲)۔

۱۶۸۵- إسناده ضعيف محمد بن هلقام و أبو ضميفان۔

۱۶۸۶- في إسناده عبد الله بن مسرة: قال الحافظ في التلخیص (۱۵۶/۱): ضعيف۔ و الحديث ذكره ابن القيم في الزا (۲۶۱/۱) ما كتبه عليه۔

الطوسی حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَدْعَةٌ .

☆☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داود طوسی، نزیل بغداد، ابو جعفر عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۶۶)۔

1687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَلَمَةَ فَلَقِيتُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمْرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا هَذَا الْأَمْرُ مَا لِلنَّاسِ فَيَقُولُونَ نَبِيُّ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذًا وَكَذَا فَجَعَلْتُ أَتَلَقَّى ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي بِغَرَاءٍ- يَقُولُ أَحْفَظُهُ- وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهَا الْفَتْحَ وَيَقُولُونَ أَبْصِرُوهُ وَقَوْمُهُ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيُّ صَادِقٍ فَلَمَّا جَاءَنَا وَقَعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَانَا ذَاكَ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ عِنْدَهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَقًّا فَإِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذًا فِي حِينٍ كَذًا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذًا فِي حِينٍ كَذًا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا . فَنَظَرُوا فِي أَهْلِ حِوَانَا ذَاكَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيهَا صِغَرٌ فَإِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ الَّا تَغْطُونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئُكُمْ فَكَسَوْنِي قَمِيصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرَحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ .

ابو قلابہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمرو سے ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی:

ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں پانی موجود تھا اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی ہمارے وہاں سے سوار گزرا کرتے تھے تو ہم ان سے اس بارے میں سوال کرتے تھے اور لوگوں کے رویے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو وہ بتاتے تھے کہ ایک صاحب ہیں

۱۶۸۷- أخرجه البخاري في المغازي (۱۶۲۰) باب رقم (۵۳) عن سليمان بن حرب بن أسناد- وأخرجه أبو داود في الصلاة (۵۸۷-۵۸۵) باب من أصح بالامامة والنسائي (۸۱۸۰/۲) كتاب الامامة- باب امارة الفللم قبل ان يعنلم- وقد تقدم في المواقيت-



جو یہ کہتے ہیں وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ یہ کلام وحی کیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ کلام یاد کرتا رہا اور وہ میرے سینے میں پختہ ہوتا رہا عام عربوں نے اسلام قبول کرنے کو فتح مکہ کے ساتھ معلق کر دیا وہ یہ کہتے تھے کہ ان نبی اور ان کی قوم کا جائزہ لو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آگئے تو یہ سچے نبی ہوں گے جب فتح مکہ کی اطلاع ہمیں ملی تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے اپنے قبیلے کے ساتھ تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقیم رہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس آئے تو ہم ان سے ملنے کے لیے گئے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کی طرف سے آ رہا ہوں انہوں نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: تم نے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن وقت میں نماز ادا کرنی ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن آتا ہو وہ تمہاری امامت کرے جب لوگوں نے ہمارے قبیلے میں تحقیق کی تو کسی بھی شخص کو مجھ سے زیادہ قرآن نہیں آتا تھا تو ان لوگوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا میری عمر اس وقت 6 سال یا 7 سال تھی میری ایک چادر تھی جو چھوٹی تھی میں سجدے میں جاتا تھا تو وہ ہٹ جاتی تھی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: آپ لوگ اپنے قاری کے پیچھے والے حصے کو ڈھانپتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر قبیلے والوں نے مجھے ایک قمیض سلوا کر دی جو بحرین کے کپڑے کی بنی ہوئی تھی اس قمیض کے ملنے پر مجھے جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور بات پر نہیں ہوئی تھی۔

## 10- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاةٍ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ.

باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟  
**1688** - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَطْحَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْ مَا وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَحْفَظَ مِنْ رُكُوعِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَقْبِلًا رِجْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے اگر وہ سجدہ کرنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سجدہ اشارے کے ذریعے کرے اور اس کا سجدہ اس کے رکوع سے زیادہ پست ہو اگر وہ اس کی بھی





## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۰۳۶)۔

1690- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عَثْمَانَ الْغَزَّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ الْمُؤَدَّبُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَطَّامِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَرَعَفَ أَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسَبِّ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ فَيَقْدِمُهُ وَيَذْهَبْ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيُسَبِّحُنِي عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَإِنْ تَكَلَّمْ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کی نکیر پھوٹ پڑے اسے آجائے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور حاضرین میں سے کسی ایسے شخص کا جائزہ لے جو سب سے بہتر ہو اور اسے آگے کر دے پھر وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز وہیں سے پڑھنا شروع کر دے جہاں چھوڑ کر گیا تھا یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کلام نہ کیا گیا ہو اگر درمیان میں کلام کر لیا ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد جعفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو حارث مدنی، نزیل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۲۵)۔

...—...—...—...

نماز کے دوران اگر امام کو حدیث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟

نماز کے دوران اگر امام کو حدیث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟ اس حکم کی وضاحت کرتے

ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۶۸۹- أخرجه عبد الرزاق في باب صلاة المريض (۱۱۳۰) عن أبي بكر بن محمد بن عبد الله بن عمر بن أبيه عن نافع ..... به - و من طريق عبد الرزاق أخرجه الدارقطني لفظاً و من طريق الدارقطني أخرجه البيهقي في السنن (۲۰۸/۲) - وورد هذا المعنى عن ابن عمر من غير وجه: فروى عطاء ان ابن عمر عاد صفوان بن المطلب السلمي فحضرت الصلاة فرآه يصلي على نبي فقال له ان استطعت ان تضح و جوفك على الارض فافعل و الا فامس اجزاء ۱- ۱- أخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۸) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء - و أخرجه الشافعي في التميميم عن ابن عبيدة به كما في (المعرفة) للبيهقي (۱۲۵۰) - و أخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۷) عن ابن جريج عن عطاء نحوه - و أخرجه البيهقي في المعرفة (۱۲۵۱) و الكبرى (۲۰۶/۲) من وجه آخر عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء نحوه -

۱۶۹۰- ذكره الدارقطني لفظاً من رواية عبد الرحمن بن القطامي و ضعفه الدارقطني ابن القطامي في كتاب الرضا عن السنن - و قال الفلاح ما كان كذا - راجع الشافعي (۲۸۱/۲) - لكن للحديث ثور احمد نعمت عند الدارقطني في كتاب الطهارة باب الوضوء من الخلع -

اگر اسے حدیث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ نماز ختم کر کے چلا جائے گا اور اگر وہ امام ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنادے گا (پھر وہ وضو کرے گا اور وہیں سے نماز آگے پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) تاہم فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

نماز پڑھنے کے دوران کسی کو نائب بنانے کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: نائب بنانے کا مفہوم یہ ہے: امام کسی عذر کی وجہ سے اپنی جگہ پر اپنے مقتدیوں میں سے کسی ایسے شخص کو امام بنادے جو امامت کا اہل ہو اور خود امامت کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ دوسرا شخص لوگوں کی نماز کو مکمل کر دے ایسی صورت میں امام دوسرے شخص کے مقتدی کے حکم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام اس مقتدی کا کپڑا پکڑ کر اُسے محراب میں کھڑا کر دے خواہ وہ مقتدی مسبوق ہو تاہم بہتر یہ ہے: مدرک شخص کو (یعنی جو شخص شروع میں ہی نماز میں شریک ہوا تھا) اُسے اپنا نائب بنائے۔

امام تھوڑا سا آگے جھکے اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر یہ تاثر دے کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور اشارے کے ذریعہ اپنا نائب بنا دے وہ اس دوران بات نہیں کرے گا اور انگلی کے ذریعے یہ بات بیان کر دے گا کہ کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں اگر رکوع باقی رہتا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر سجدہ کرنا ہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر قرأت باقی رہتی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارے کے ذریعے بتا دے گا۔

نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جاتا ہے جیسے وہ بے وضو ہو جاتا ہے یا اُس پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے یا وہ واجب کی ادائیگی یعنی سورۃ فاتحہ پڑھنے یا قرأت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس صورت میں کسی کو اپنا نائب بنائے گا۔ کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے احکام اس کے اسباب اور اسکی شرائط کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں جزوی تفصیلات ہیں۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو قے آجائے اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسکے معدے سے پانی نکل آئے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ نماز سے ہٹ جائے وضو کر کے واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے تاہم اس دوران کوئی بات چیت نہ کرے۔“

امام کا سانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں یہ بات تحریر کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے تاہم اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہمیں کہیں نہیں مل سکے اُس کے الفاظ یہ ہیں:

”اگر تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے قے آ جاتی ہے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے گا اور کسی ایسے شخص کو آگے کرے گا جسے ایسا کوئی عذر درپیش نہ ہو وہ شخص وہاں سے ہٹ جائے گا وضو کرے گا اور وہیں سے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے اُس نے چھوڑی تھی لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس نے درمیان میں کوئی

کلام نہ کیا ہو۔

تاہم اس کے مقابلے میں زیادہ مستند وہ روایت ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران پیچھے ہٹ گئے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تھی اور پھر آپ ﷺ نے وہیں سے قرأت کرنا شروع کیا۔ جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ نماز کے دوران اُن کا وضو ٹوٹ گیا تھا اور انہوں نے ایک شخص کو آگے کر دیا تھا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔ لوگوں کے لیے چونکہ یہ بات ضروری ہے وہ امام کے ساتھ اپنی نماز کو مکمل کریں اور امام نے اس بات کا انتظام کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پوری پڑھائے گا لیکن جب وہ خود اس بات سے عاجز آ گیا تو وہ اُس شخص کو آگے کر دے گا اور اس سے مدد لے گا۔ اس ذمہ داری کو نبھائے تاکہ اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی ضرورت پوری ہو جائے اور کسی باہمی اختلاف کی وجہ سے اُن کی نماز میں کوئی خرابی نہ پیش آجائے۔

اسی بنیاد پر ہم کہیں گے کہ اگر امام بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ نماز سے ہٹ جائے گا اور کسی کو اپنا نائب بنا دے گا جو وہیں سے آگے نماز پڑھا دے گا (جہاں سے امام نے نماز کو چھوڑا تھا) البتہ امام خود وضو کر کے آنے کے بعد وہیں سے نماز پڑھنی شروع کرے گا جہاں سے اُس کا وضو ٹوٹا تھا۔

نمازیوں کے لیے یہ بات افضل ہے وضو ٹوٹنے کی صورت میں وہ نئے سرے سے نماز پڑھنا شروع کریں تاکہ جن علل کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اُن کے حوالے سے کسی بھی اختلاف سے بچا جاسکے۔

اگر کوئی نماز آخری قعدے میں تشہد کی مقدار میں بیٹھا نہیں تھا اور اس دوران اُسے جنون لاحق ہو گیا یا اُس نے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیا یا نیند کی وجہ سے یا خیالات کی وجہ سے یاد دیکھنے کی وجہ سے یا شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہو گیا یا اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی یا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اب اس پر لازم ہے وہ از سر نو نماز ادا کرے کیونکہ یہ تمام وہ اسباب ہیں جو بہت کم پیش آتے ہیں اس لیے نص کا حکم ان صورتوں میں شامل نہیں ہوگا ان تمام صورتوں میں نئے سرے سے وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

کسی کو نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: کسی احتیاط کے بغیر انسان کا وضو ٹوٹ جائے یہ وہ بات ہے جو امام کے اختیار میں نہیں ہوتی اور اس کا سبب بھی امام کے اختیار میں نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے: جب اُسے چھینک آئے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا

طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی امام اتنی مقدار میں قرأت کرنے سے عاجز ہو جائے جسے پڑھنا نماز میں فرض ہے بھی یہ حکم ہوگا) اس کی دلیل یہ ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے یہ بات مذکور ہے انہوں نے جب

نبی اکرم ﷺ کی آہٹ سنی تو وہ قرأت نہیں کر سکے اور پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے آگے بڑھ کر اس نماز کو مکمل کروایا اگر کسی امام کو پیشاب یا پاخانہ آتا ہو محسوس ہو رہا ہو تو وہ اب کسی کو اپنا نائب نہ بنائے اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع یا



کرنے سے معذور ہو جاتا ہے تو بھی کسی کو نائب نہ بنائے بلکہ بیٹھ کر نماز مکمل کر دے۔

اگر کوئی شخص خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے قرأت کو بھول گیا ہے تو بھی وہ کسی کو اپنا نائب نہ بنائے کیونکہ قرأت بھولنے کی وجہ سے امام ناخواندہ ہو گیا ہے اور سب لوگوں کی نماز ختم ہو جائے گی۔

اگر امام کے بے وضو ہونے سے پہلے کسی دوسرے شخص کی نجاست یعنی زیادہ مقدار میں پیشاب اُسے لگ گیا یا ایک رکن کی مقدار کے مطابق اس کا ستر بے پردہ ہو گیا تو ان تمام صورتوں میں امام کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے ساتھ متقدموں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

کسی کو نائب بنانے کے درست ہونے کے لیے احناف کے نزدیک تین باتیں شرط ہیں:

پہلی بات یہ ہے: نماز کو جاری رکھنے کے لیے تمام شرائط موجود ہوں، کیونکہ نائب بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے امام اب تک جو نماز ادا کر چکا ہے اُسی نماز کو آگے جاری رکھا جائے اس کے لیے تیرہ شرائط ہیں۔ حدث کسی خارجی سبب کے بغیر واقع ہوا ہو وہ جسم کے اندرونی حصے کی طرف سے واقع ہوا ہو کسی دوسرے شخص کی نجاست ہم پر نہ لگی ہو اُس حدث کی وجہ سے غسل واجب نہ ہوا ہو جیسے کچھ سوچنے سے انزال ہو جاتا ہے حدث کسی ایسی وجہ سے لازم نہ ہوا ہو جو بہت کم پیش آتی ہے جیسے بے ہوش ہو جانا، دیوانگی، قہقہہ لگادینا۔

حدث کی حالت میں امام نے نماز کا کوئی رکن ادا نہ کیا ہو وہ چلا نہ ہو اُس نے دانستہ طور پر کچھ ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہوتا ہے جیسے جان بوجھ کر وضو توڑ دینا اسی طرح اُس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کی ضرورت ہی نہ ہو جیسے پانی قریب تھا اور وہ چل کر اُس کی طرف چلا گیا جیسے کسی عذر کے بغیر کسی ایک رکن کی مقدار میں تاخیر نہ کی ہو نماز شروع کرنے سے پہلے ہی وہ بے وضو نہ ہوا ہو۔

اگر وہ صاحب ترتیب شخص ہے تو اُسے کوئی قضاء نماز یاد نہ آئی ہو کیونکہ اگر وہ صاحب ترتیب ہے تو قضاء نماز ادا کرنے سے پہلے وہ اتنی نماز کو ادا نہیں کر سکتا۔

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو اگر وہ بے وضو ہو گیا تو اُس کے لیے یہ لازم ہے وہ وضو کر کے واپس آ کر امام کے ساتھ ہی نماز ادا کرے گا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس دوران امام نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو گیا ہو اگر وہ شخص بقیہ نماز کسی اور طرف ادا کرتا ہے تو اب اُس کی نماز مکمل نہیں ہوگی البتہ اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا تھا اور (اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا) تو اب وہ جہاں چاہے نماز مکمل کر سکتا ہے۔

اسی طرح امام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنائے جو امامت کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو جیسے کسی بچے کو کسی عورت کو یا کسی ناخواندہ شخص کو اپنا نائب بنادے اگر امام ایسی صورت میں ان میں سے کسی ایک کو اپنا نائب بنادیتا ہے تو ایسی صورت میں امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور باقی سب نمازیوں کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔



## کتاب العیدین

## عیدین کا بیان

## 1- باب بلا عنوان

1691- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ

بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے: آدمی (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر نہ ادا کر دے۔

...—...—...—...

## نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت

نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں۔ علماء کا اس بارے میں اتفاق ہے عیدین کی نماز کے لیے غسل کرنا بہتر ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جائے گی یہی طرز عمل نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ البتہ اس بارے میں حضرت معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اس کے برخلاف طرز عمل اختیار کیا تھا۔ شیخ ابو عمرو نے یہی بات بیان کی ہے۔

اسی طرح علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے سنت یہ ہے: خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے یہ بات بھی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا تاکہ لوگ خطبے سے پہلے منتشر نہ ہو جائیں۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز میں قرأت کی کوئی تعیین نہیں ہے۔

۱۶۹۱- أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۸۱/۱-۱۸۲) رقم (۱۲۹۶)؛ حدثنا الحسين بن جعفر الفخار الكوفي؛ ثنا إسماعيل بن الخليل الخزاعي؛ ثنا علي بن مسهر عن الحجاج بن أرتاة عن عطاء عن ابن عباس قال: (من السنة أن يخرج يوم الفطر حتى يخرج الصدقة و يطعم نولاً قبل أن يخرج) وفي إسناده الحجاج بن أرتاة وهو كنيته الخطا والتدليس كما في التفسير (۱۵۲/۱) - وأخرجه الطبرانی في الأوسط رقم (۱۵۱) من طريق إسماعيل بن علي عن ابن جريج عن عطاء به نحو لفظ الكبير - وأخرجه أيضاً الهزار كما في كشف الاستار (۲۱۲/۱) رقم (۲۵۱)؛ حدثنا إبراهيم بن إسماعيل؛ ثنا محمد بن عبد الوهاب عن أبي شهاب عبد ربه بن نافع - كوفي مشهور - عن الأعشى عن مسلم بن صبيح عن ابن عباس قال: (من السنة أن يطعم قبل أن يخرج ولو بشمرة) - قال البيهقي في جميع الزوائد (۲۰۹/۲)؛ أخرجه الهزار في الطبرانی في الأوسط والكبير - وإسناده الطبرانی حسن؛ وفي إسناده الهزار من له إسناده - ۵۱-

تاہم اکثر فقہاء نے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جائے گی، کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

عیدین کی نماز کے بارے میں علماء نے مختلف مسائل میں اختلاف کیا ہے، یہ تمام مسائل مشہور ہیں اور کسی نہ کسی صحابی کے طرز عمل یا کسی منقول دلیل کی طرف منسوب ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد اٹھتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پہلی رکعت میں آٹھ تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ مزید تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہی جائے گی ان میں نمازی رفع یدین کرے گا۔ پھر اس کے بعد وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا، اس کے بعد وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا اور اس دوران رفع یدین نہیں کرے گا، پھر جب وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگا تو تکبیر کہے گا لیکن رفع یدین نہیں کرے گا، پھر سورۃ فاتحہ پڑھے گا، اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے گا، اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور ان کے ساتھ رفع یدین کرے گا، پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا اور رفع یدین نہیں کرے گا۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی، یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت انس بن مالک اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار مختلف ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے سات مرتبہ تکبیر کہی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اہل مدینہ کا معمول بھی یہی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے، لیکن انہوں نے سات تکبیروں کی تاویل یہ کی ہے: دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہیں تھی۔

اس بات کا بھی احتمال ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے سات تکبیروں کی یہ تاویل کی ہو کہ دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہ ہو اور یہ بھی احتمال موجود ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے سات تکبیروں میں تکبیر تحریمہ کو بھی شامل کر لیا ہو۔

جبکہ دوسری رکعت میں قیام کرنے کی تکبیر کو پانچ سے زیادہ شمار کرنے پر اس بات نے آمادہ کیا ہو کہ اہل مدینہ کا عام معمول یہی ہے، گویا کہ انہوں نے منقول اثر اور عام معمول دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مفہوم کی طرح کی روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز کی طرح چار سے زائد مرتبہ تکبیر نہیں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصری کا گورنر تھا تو اسی طرح تکبیر کہا کرتا تھا۔

ایک گروہ نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور تمام اہل کوفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان پر اعتماد کیا ہے، ان سے یہ بات ثابت ہے، وہ لوگوں کو عیدین کی نمازوں کی تعلیم مذکورہ سنت کے مطابق دیا کرتے تھے۔

تمام فقہاء نے اس بارے میں صحابہ کرام کے اقوال ہی کو مشعل راہ بنایا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے۔

اور یہ بھی ہے، صحابہ کرام کا یہ عمل توفیقی ہے کیونکہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہر تکبیر میں رفع یدین کرنے کے مسئلے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں رفع یدین کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: صرف آغاز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

جبکہ ایک گروہ نے نمازی کو اختیار دیا ہے (وہ دونوں میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے)۔

نماز عید ادا کرنا کس پر واجب ہے؟ اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ مسافر اور مقیم سب پر لازم ہے۔

امام شافعی اور امام حسن بصری رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے، دیہات کے لوگ بھی نماز عید ادا کریں گے اور جو لوگ اجتماع نہیں کرتے، وہ لوگ بھی اس نماز کو ادا کریں گے یہاں تک کہ عورت گھر میں اس نماز کو ادا کرے گی۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں: جمعہ اور عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر لازم ہے جو شہر میں

میں بستے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے: جمعہ اور عیدین اس شہر میں ادا ہوگی جو جامع ہو۔

امام زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: مسافر پر عید الفطر کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے جمعہ پر قیاس کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جن فقہاء نے اسے جمعہ کی نماز پر قیاس کیا ہے ان کا مسلک ان نمازوں کے بارے میں وہی ہے جو جمعے کی نماز کے بارے میں ہے۔

جن فقہاء نے ان نمازوں کو جمعہ کی نماز پر قیاس نہیں کیا انہوں نے کہا ہے اصل یہ ہے: ہر مکلف شخص اس کا مخاطب ہو تا وقتیکہ کسی حکم کے ذریعے سے اس کا استثناء ثابت ہو جائے۔

قاضی ابن رشد کہتے ہیں: عیدین اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت نے عورتوں کا حکم الگ سے بیان کیا ہے اور یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم دیا ہے البتہ جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح نماز کی جگہ کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح نماز جمعہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ اختلاف تین میل کے فاصلے سے لے کر مکمل ایک دن کی مسافت تک کے بارے میں ہے۔ اس بارے میں علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہوتا ہے۔ البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے زوال کے بعد یہ پتہ چلتا ہے آج عید کا دن ہے۔ فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر نماز عید نہ اس دن واجب ہوگی نہ اگلے دن ادا کرنا واجب ہوگا۔ امام مالک امام شافعی اور امام ابو ثور رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسے لوگ اگلے دن نماز عید ادا کرنے کے لیے صبح کے وقت نکلیں گے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر بن الممذریہ کہتے ہیں: ہمارا بھی یہی مسلک ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب اگلے دن صبح ہو تو وہ عید گاہ پہنچ جائیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے مگر اس میں ایک مجہول صحابی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے تاہم اصل یہ ہے: تمام صحابہ کرام کو عادل تسلیم کیا جائے گا۔

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر عید اور جمعہ کے دن ایک ہی دن آجائے ہر تو کیا عید کی نماز جمعہ کی نماز سے بے نیاز کر دے گی؟

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے عید کی نماز جمعے کی نماز سے بے نیاز کر دے گی اور اس دن صرف عصر کی نماز پڑھی جائے

گی۔ عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔  
 دوسرے گروہ کے نزدیک یہ رخصت ان دیہاتیوں کے لیے ہے جو عید اور جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے بطور خاص شہر آتے ہیں جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے عید اور جمعے کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: دیہات سے آنے والے لوگ اگر چاہیں تو جمعے کے انتظار میں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو واپس چلے جائیں۔  
 امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کو موطا میں نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی ایک روایت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں بھی منقول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: جب عید اور جمعے کی نماز اکٹھی ہو جائے تو مکلف شخص دونوں کا مخاطب ہے۔ عید کا مخاطب وہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور جمعے کا مخاطب اس لیے ہے کیونکہ وہ فرض ہے۔ ان میں سے کوئی بھی نماز دوسری کی قائم مقام نہیں بن سکتی ہے۔ اصول یہی ہے سوائے اس کے کہ شریعت سے اس کے برخلاف کوئی بات ثابت ہو جائے اور اس پر عمل کرنا واجب ہو۔

جن فقہاء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کا یہ قول ان کے قیاس پر مبنی نہیں تھا بلکہ یہ ایک توفیقی عمل تھا اور یہ اصول کے دائرے سے مکمل طور پر خارج بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ بات اصول کے دائرے سے خارج ہے آپ ظہر اور اس کے بدل جمعہ کی نماز کو عید کی نماز کی وجہ سے ساقط قرار دے دیں۔ البتہ شریعت سے اگر کوئی ایسی بات ثابت ہو جس پر عمل کرنا واجب ہو (تو ایسی صورت میں حکم مختلف ہوگا)۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے ساتھ ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ چار رکعت نماز پڑھے گا امام احمد بن حنبل اور امام ثوری رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں اور یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے ایسا شخص صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرے گا اور عید کی اضافی تکبیریں بھی نہیں کہے گا۔

تیسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اگر عید کی نماز امام نے عید گاہ میں پڑھائی تھی تو ایسا شخص دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اگر امام نے عید گاہ کی بجائے کہیں اور پڑھائی تھی تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر عید کی نماز قضاء کرنا سزے سے لازم ہی نہیں ہے۔  
 ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء ادا کرے گا اور امام کی طرح ہی پوری اضافی تکبیریں کہے گا اسی طرح بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

امام شافعی اور امام ابو ثور رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔



امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے امام مالک کا قول بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ہے۔ جن فقہاء نے چار رکعت کی ادائیگی کے موقف کو اختیار کیا ہے انہوں نے نماز عید کو نماز جمعہ کے مشابہہ قرار دیا ہے (یعنی جس طرح جمعہ کی قضاء ہو جائے تو چار رکعت ظہر پڑھی جاتی ہیں) لیکن یہ ضعیف تشبیہ ہے۔

جن فقہاء نے امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء پڑھنے کی رائے قائم کی ہے تو اس کی وجہ یہ اصول ہے قضاء کو اسی طرح ادا کیا جاتا ہے جس طرح اصل وقت میں ادا کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے قضاء کو ممنوع قرار دیا ہے ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں جمعے کی نماز کی طرح جماعت اور امام کی موجودگی شرط ہے تو اس میں نہ دو رکعات کی قضاء واجب ہوگی اور نہ ہی چار رکعات کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ یہ کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے۔

یہی دونوں اقوال بحث و مباحثہ کا موضوع رہے ہیں۔

یعنی اس حوالے سے امام شافعی اور امام مالک رحمہ اللہ کی رائے ضعیف ہے کیونکہ جمعے کی نماز تو ظہر کی نماز کا بدل ہے لیکن عید کی نماز کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے پھر قضاء کے معاملے میں انہیں ایک دوسرے پر قیاس کیسے کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے: جس شخص کی جمعے کی نماز قضاء ہو جاتی ہے اس کی ظہر کی نماز قضاء نہیں ہوتی بلکہ ادا ہوتی ہے کیونکہ جب بدل فوت ہو جاتا ہے تو اصل نماز واجب ہو جائے گی۔

نماز عید سے پہلے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں: اس سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کیے جائیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے: عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔

حضرت انس حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: نماز عید کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں لیکن اس سے پہلے ادا نہیں کیے جاسکتے۔ امام ثوری امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء نے اس بارے میں عید گاہ اور مسجد کے درمیان فرق بیان کیا ہے امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔

اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

”آپ عید کے دن نماز ادا کرنے کے لیے نکلے آپ نے دو رکعت نماز عید ادا کی آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص مسجد میں آ جاتا ہے تو اسے دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیے“۔

1692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ

الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تَخْرُجْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (آدی) عید الفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے اور

صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن مروان واسطی، ابو جعفر دیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۶۱۴۱)۔

1693- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ

الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعٍ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى آتَى

الْجَبَانَةَ.

☆☆ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید قربان کے دن دیکھا وہ مسلسل تکبیر پڑھتے رہے

یہاں تک کہ عید گاہ آ گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے چھٹے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸۱)۔

1694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ

أَبِي الْحَجْدِ إِذْ شَرَحَ أَبُو الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رِشْدٍ الْقُرْطُبِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ كِتَابَ الصَّلَاةِ الْبَابَ الثَّامِنَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۶۹۲- أخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۸۲/۲) کتاب صلاة العیدین: باب الاکل يوم الفطر قبل الفضا من طريق زهير: ثنا ابو اسحاق عن

الحارث عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى - و اخرجہ عبد الرزاق فی مصنفه

(۵۷۳۷) من طريق معمر والنوري عن ابي اسحاق عن الحارث او عن سمع عليا عن علي انه كان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و

يكان بامر بذلك - و اخرجہ الطبراني فی الأوسط رقم (۵۸۳۶) من طريق ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال: كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى - وقال البيهقي في مجمع الزوائد (۲۰۲/۲): (أخرجہ الطبراني فی الأوسط) و اخرجہ

سوار بن معمر و هو ضعيف جدا - (۱) - قلت: و في إسناده المار قطنی فها الحارث الاموي و هو ضعيف كما تقدم مرارا -

۱۶۹۳- اوردہ المار قطنی من رواية حنش عن علي - و حنش قال البهاري: يتكلمون في حديثه - و قال النسائي: ليس بالقوي - و طعن ابن

مبان في روايته عن علي خاصة فقال: (كان كثير التوهم في الحديث) بنظره عن علي باتجاه لا تنبه حديث الثقات حتى صار من لا

حس حديث - و قال ابن حزم في (المحلى) (۱) (ما فظ) - و ذكره المفيلي و جماعة في (الضمائم) و هو من رجال (التوسيع) -

ابن عجلان عن نافع عن ابن عمر أنه كان يخرج للعیدین من المسجد فیکبر حتى یأتی المصلی ویکبر حتى یأتی الإمام.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلتے تھے اور عید گاہ آنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہتے تھے اور اس وقت تک تکبیر پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نہیں آ جاتا تھا۔

1695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الْأَضْحَى.

☆☆ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ عید الفطر کے دن عید الاضحیٰ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ (یعنی بلند آواز میں) تکبیر پڑھتے تھے۔

1696- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلِّيَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے ہوئے تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے آتے تھے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس، مخزومی، ابویحییٰ او ابوبکر مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے کیا ربویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۶)۔

○ ثواب بن عتبہ مہری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پختہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۶۵)۔

1698- أخرجه الحاكم (۲۹۸/۱) من طريق يحيى بن سعيد به- وأخرجه الشافعي في الام (۲۹۱/۱) باب التكبير ليلة الفطر- ومن طريق البيهقي في الكبرى (۲۷۹/۲) والمعرفة (۶۸۱۲) من رواية ابراهيم بن محمد عن محمد بن عجلان باسناد- وأخرجه السرخسي في مسنده (۲۷۹/۲) والمعرفة (۶۸۱۲) من رواية الشافعي: أخبرنا ابراهيم بن محمد: أخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به- 1699- أخرجه الحاكم (۲۹۸/۱): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن اسحاق الشافعي به- ومن طريق الحاكم مسنده البيهقي في السنن (۲۷۹/۲) كتاب صلاة العیدین: باب التكبير ليلة الفطر- ويوم الفطر- 1700- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۹۷/۱-۲۹۸): أخبرنا ابو جعفر محمد بن عبد الله البغدادي: ثنا عبد الله بن محمد بن حسين به- ومن طريقه أخرجه البيهقي في سننه (۲۷۹/۲) كتاب صلاة العیدین: باب التكبير ليلة الفطر- ويوم الفطر- وقال الزيلعي في نصب الرتبة (۲۱۰/۲): وضعه ابن القطان في كتابه: فضال: قال ابو هاشم في موسى بن محمد بن عطاء: ابي الطاهر السلفي: كان يعرب ويأني بالباطيل- وقال ابو زرعة: كان يكذب- وقال ابن عدي: منكر الحديث: روى الموقري عن الزهري احاديثه ساكرا و ابو الطاهر و الموقري ضعيفان- انتهى كلامه ا-

1697- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَتَّى يَذْبَحَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک (عید کی نماز ادا کر کے) واپس نہیں آ جاتے تھے پھر آپ قربانی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

عبدالصمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ آپ قربانی کر لیتے تھے۔

1698- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ عید الاضحیٰ کے دن یا عید الفطر کے دن روانہ ہوتے تھے تو عید گاہ پہنچنے تک مسلسل بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے پھر اس کے بعد اس وقت تک تکبیر کرتے رہتے تھے جب تک کہ امام آ نہیں جاتا تھا۔

1699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلَهُنَّ وَتَرًا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق تعداد میں انہیں کھایا کرتے تھے۔

۱۶۹۷- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۴۲) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج. وابن ماجه في الصيام (۱۷۵۶) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج. والبيهقي في (شرح السنة) (۱۱۰۶) وابن خزيمة (۱۱۲۶) وابن هبان (۲۸۱۲) والحاكم (۲۹۵/۱) وأحمد (۲۵۲/۵) والدارمي (۲۷۵/۱) والبيهقي في المعرفة (۶۸۵۶-۶۸۵۸) وفي الكبرى في صلاة العیدین (۲۸۲/۲) باب ترك الاكل يوم النحر حتى يرجع. والطبرانی في المعجم (۸۱۱) من رواية ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بریدة عن أبيه - ج - وقال الترمذي: (صحيح غريب) وقال محمد: لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث - وقد استحب قوم من اهل العلم الا يخرج يوم الفطر حتى يطعم نبيًا - ويستحب له ان يفطر على تمر ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع - ا - وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجه ابن عتبة السمرقاني فليل الحديث) ولم يجمع يجمع بسقط به حديثه - وهذه سنة حمزة من طريق الرواية مستفيضة في بلاد المسلمين - ا - وصححه ابن القطان كما في (نيل الاوطار الشوكاني) (۲۵۵/۲) -

۱۶۹۸- تقدم نحرجه قريباً من غير وجه عن ابن عباس - ومن وجوه اخرى عن ابن عمر ايضاً -

۱۶۹۹- أخرجه البخاري في العیدین (۹۵۲) باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج. وابن ماجه في الصيام (۱۷۵۶) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج. وابن خزيمة (۱۱۲۹) وابن هبان (۲۸۱۵) والحاكم (۲۹۵/۱) وأحمد (۲۹۲/۲) من رواية عبيد الله بن أبي بكر - ج -



راویان حدیث کا تعارف:

○ مرجی بن رجاء - شکری، ابورجاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رہما و ہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۹۳)۔ مرجاء بن رجاء۔

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ مَرَاتٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے۔

1701 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ بِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز میں اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی قرأت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ ق اور سورۃ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۰۱ - أخرجه البخاري في صحيحه رقم (۹۵۲) من رواية سعيد بن سليمان: حدثنا فضيل بن عازقة عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أنس بن مالك: قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم الفطر قبل الخروج: "وإن من صلاة أحب إلي من صلاة الفطر" و (۵۴۳) باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج: و ابن خزيمة (۱۶۲۸) و ابن حبان (۲۸۱۴) و الحاكم (۲۹۶/۱) و الدارمي (۲۷۵/۱) من رواية فضيل: حدثنا ابن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن أنس عن أنس بن مالك: به - و قال الترمذي: (حسن غريب صحيح) و صححه الحاكم - قلت: أخرجه عن فضيل بن عبيد الله بن عتبة بن مسعود و ابن أبي نجيبة و عمرو بن عون و أحمد بن منيع عن فضيل: به - و أخرجه عن فضيل بن عبيد الله بن عتبة بن مسعود و ابن اسحاق: و الذي عند الدارقطني من رواية أبي الربيع الزهراني: ثنا فضيل عن عبيد الله بن أبي أنس عن أنس: به - و جزم أبو مسعود الدمشقي بأنه كان عند فضيل على الوجهين: و نصره البيهقي و ابن حجر: كما في (فتح الباري) (۵۸۸/۱) (۹۵۲) باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج: و هو قول الشيخ أحمد شاکر: كما في تعليقه على الترمذي (۵۴۳) -

۱۷۰۲ - أخرجه مالك في المبيدين (۱۸۰/۱) باب ما جاء في التكبير و القراءة في صلاة العيدين: و من طريق مالك أخرجه الشافعي في الميزان (۲۹۰/۱) في كتاب الصلاة: باب صفة صلاة العيدين: و أحمد في المسند (۲۱۷/۵ - ۲۱۸) و مسلم في المبيدين (۸۹۱) باب ما يقرأ في صلاة العيدين: و أبو داود في الصلاة (۱۱۵۶) باب ما يقرأ في الأضحية و الفطر: و الترمذي في الصلاة (۵۳۶) باب ما جاء في القراءة في المبيدين: و البيهقي في شرح السنة (۱۱۰۷) و ابن حبان (۲۸۲۰) - و أخرجه مكيان بن عبيدة عن سمرة بن سعيد: بهذا الإسناد - و أخرجه النسائي في المبيدين (۱۸۶ - ۱۸۳/۳) و الترمذي في الصلاة (۵۴۵) و ابن ماجه في اللقمة (۱۲۸۲) - قال ابن عبد البر في التمهيد (۲۲۸/۱۶): (و قد زعم بعض أهل العلم بالحديث أن هذا الحديث منقطع: لأن عبد الله لم يلق عمر - و قال غيره: فهو منقطع - و لفاء عبيد الله لأبي واقد الليثي غير مدفوع - و قد سمع عبيد الله من جماعة من الصحابة - و لم يذكر أبو داود في باب ما يقرأ في المبيدين إلا هذا الحديث: و لهذا يدل على أنه عنده منقطع صحيح) - (۱) -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ ضمرہ بن سعید بن ابی حنیہ - انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۰۶)۔

1702- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَيْ عَشَرَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِسْتِفَاحِ بِقُرْأَبِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (الْقُرْبَتِ السَّاعَةِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان میں سورہ ق اور سورہ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

1703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے یہ تکبیریں قرأت کرنے سے پہلے کہتے تھے۔

۱۷۰۲- أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۰) باب التكبير في العیدین و البيهقي في العیدین (۲۸۷/۲) باب التكبير في صلاة العیدین من رواية ابن ولعب عن ابن لويهبة - وأخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین من رواية اسماعيل بن عيسى عن ابن لويهبة عن خالد بن يزيد بن عطاء - قال البيهقي في (المعرفة) (۶۸۶۸): (وأخرجه ابن ولعب و أبو صالح و علي بن منصور عن ابن لويهبة عن خالد بن يزيد عن ابن شهاب - قال محمد بن يحيى الذهلي: المحفوظ عندنا حديث خالد بن يزيد: لأن ابن ولعب قديم السماع من ابن لويهبة و من سمع منه في القديم فهو أولى: لأنه خلط باخرة) - قال الحاكم: (نفرده به عبد الله بن لويهبة و قد استشهد به مسلم في موضعين - وفي الباب عن عائشة و ابن عمر و أبي هريرة و عبد الله بن عمرو رضي الله عنهم - و الطرق اليوم فاسدة - و قد قبل عن ابن لويهبة عن عقيل -) - قلت: اختلف على ابن لويهبة في هذا الاسناد فأخرجه ابن ولعب وغيره عنه على هذا الوجه الذي أخرجه محمد بن يحيى الذهلي - وأخرجه قتبية بن سعيد و عمرو بن خالد عن ابن لويهبة عن عقيل عن الزهري به - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۹) باب التكبير في العیدین و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۸۶۶) باب التكبير في صلاة العیدین من رواية قتبية عن ابن لويهبة به - وأخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین سوي الافتتاح من رواية عمرو بن خالد عن ابن لويهبة به - و هو في سنن البيهقي أيضا (۲۸۶/۲) من رواية ابن لويهبة عن عقيل عن الزهري به - و سواني من هذا الطريق في الحديث التالي - وأخرجه عن الله بن يوسف عن ابن لويهبة: حديثي برید عن أبي حبيب و يونس عن ابن شهاب به - أخرجه الدارقطني قضا و سواني بعد خالد بن روايات - وأخرجه ابن ولعب عن ابن لويهبة عن خالد بن يزيد و عقيل - معا - عن الزهري به - أخرجه ابن ماجه في الائمة (۱۲۸۰) باب كم يكبر الامام في الصلاة العید - وأخرجه يحيى بن اسماعيل: انبأ ابن لويهبة: حدثنا الأخرج عن أبي هريرة نحوه - أخرجه ابن (۲۵۷/۲): حدثنا يحيى بن اسماعيل به - وأخرجه ابن لويهبة مرة فقال عن الاسود عن عروة بن الزبير عن أبي هريرة و عائشة نحوه - أخرجه الطبراني في الكبير (۲۷۸/۳) (۳۲۹۸) - و حكى الدارقطني في (علله) لهذا الاختلاف على ابن لويهبة و اعلمه بالاضطراب و ذكر ذلك كله الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۶/۲) - قلت: و بين الطحاوي في المعاني (۲۹۹/۲) و جوه الاختلاف فيه و قال: (وأما حديث ابن لويهبة فبين الاضطراب) - الله -

۱۷۰۲- أخرجه البيهقي (۲۸۶/۲) و أخرجه نحوه في الذي قبله -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابو بکر صیدلانی، سمع محمد بن ریح بزاز، وعبید بن شریک بزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۲۸)۔

○ عبید بن عبد واحد بن شریک بزار، وقیل: عبید بن خالد بن شریک بزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۳۳/۸)، سیر اعلام النبلاء (۱۳/۳۸۵)۔

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، (اور ایک قول کے مطابق): خزاعی، ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۶۹)۔

1704- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

1705- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن قرین، ابو حسن عثمانی، کوئی اصل۔ سمع محمد بن عبد الملک دیقی و یحییٰ بن ابی طالب، و آخرین۔ روی عنہ ابوبکر ابھری مالکی و ابو عمر بن حیویہ و علی بن عمرو جریری، و ابو حسن دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۶۰)۔

1706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ. ☆☆

۱۷۰۶- أخرجه البخاري في العیدین (۹۶۳) باب الخطبة بعد العید و مسلم في صلاة العیدین (۸۸۸) و الترمذی في الصلاة (۵۲۱) باب ما جاء في صلاة العیدین قبل الخطبة و النیسائی في العیدین (۱۸۲/۲) باب صلاة العیدین قبل الخطبة و ابن ماجه في إقامة (۱۲۷۶) باب ما جاء في صلاة العیدین و البیہقی في (شرح السنة) (۱۱۰۱) و ابن خزيمة (۱۴۴۲) و ابن هبان (۲۸۲۶) و ابن ماجه (۹۲/۲) من رواية عبید اللہ عن نافع بن اسامة۔

وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلاَ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

1707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا يَعْنِي الْعِيدَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس نماز سے پہلے اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی عید کی نماز۔)

1708- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَفَرِّءُ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مُسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتِي الرُّكُوعِ . لَفْظُ أَبِي الطَّاهِرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے جو رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ ہوتی تھی۔ یہ لفظ ابو طاہر نامی راوی کی روایت کے ہیں۔

1709- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَدِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ .

۱۷۰۶- هكذا أخرجه البيهقي من رواية عبد الملك بن عمرو بن أبي سليمان - عن عطاء - و تابعه ابن جرير فقال: أخبرني عطاء به - أخرجه البخاري في العیدین (۹۵۸) باب المشي والركوب الى العيد بغير اذان ولا اقامة - اه - ومن طريق ابن جرير ايضا أخرجه عبد الرزاق في العیدین (۵۶۲۷) باب الاذان لرسول الله - و تابعه من حديث ابن عباس أخرجه عبد الرزاق و البخاري في الموضع المذكورة سابقا: و تابعه من طريق ابن جرير: أخبرني عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير اول ما بوجع: انه لم يكن يؤذن للصلاة يوم الفطر: قلت: تؤذن لرسول الله - و أخرجه عبد الرزاق (۵۶۲۹) عن عمر و عثمان و علي - قلت: و له تابعه من حديث جابر بن سمرة مرفوعا نحوه - أخرجه مسلم في العیدین (۸۸۷) و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۸) و الترمذي في الصلاة (۵۳۲) و الهروي في (شرح السنة) (۱۱۰۰) و ابن حبان في العیدین (۲۸۱۹) و احمد في المسند (۹۸/۵) من رواية مالك عن جابر بن سمرة به -

۱۷۰۹- أخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۷۷) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین: حدثنا ائمتنا: محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن عمار مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم: حدثني ابي عن ابيه عن جده: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في العیدین في الاولى سبعا قبل القراءة و في الآخرة خمسا قبل القراءة) و قال في (الزوائد): (استاده ضيف: لضعف عبد الرحمن بن محمد بن عمار لا يصرف حاله) - اه - و أخرجه الدارمي (۱۵۷/۱) و الحاكم (۶۰۷/۲) و البيهقي (۲۸۸/۲) من رواية عبد الرحمن بن محمد بن عمار - باسناده - و اعلم ان التركيباني في (الجهل النفي) بعبد الرحمن: و قال: (منكر الحديث: و محمد بن عمار مشهور و الحديث مضطرب) - قلت: و قد ورد عن ابن ماجه: (عبد الرحمن بن محمد بن عمار: حدثني ابي عن ابيه عن جده) - و عند الحاكم: (حدثني ابي عن جدي) - و عند البيهقي و كذلك الدارمي: (عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عمار عن ابيه عن جده) - و اختلف الروايات في ذلك: كما نرى - قال الدارمي: (عبد الله بن محمد بن عمار عن آبائه ضيفه ابن معين: قال عثمان بن سمرة: قلت لابي: كيف حال هؤلاء؟ قال: ليسوا بشيء) - اه -

☆☆ عبد اللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ، مؤذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۹۸)۔

1710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں، یعنی عید الضحیٰ کی نماز میں اور عید الفطر کی نماز میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوتی تھیں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوتی تھیں یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوتی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعبہ بن جوان، ابوعلی، (اور ایک قول کے مطابق): محمد بن جوان بن شعبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۲/۵)۔

○ احمد بن ولید بن ابی ولید، ابو بکر علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی، و ذکرہ انہ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۸/۵)۔

1711- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۱۷۱۰- أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب التكبير في العیدین و ابن ماجه الصلاة (۱۲۷۸) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین و الطحاوي في شرح المعاني (۲۹۹/۲) و احمد (۱۸۰/۲) و ابن الجارود (۲۶۲) و البيهقي في العیدین (۲۸۵-۲۸۶) و في السيرة (۶۸۶-۶۸۷) و السنن الصغير له (۲۵۹/۱) من رواية عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي باسناد وغل الرمزي في (العلل الكبير) (ص ۹۲/۹۳) عن البخاري قوله: (وهديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده في هذا الباب فهو صحيح ايضا) و راجع (نصب الراية) (۲۱۷/۲) وقال الطحاوي في (المعاني): (عبد الله بن عبد الرحمن ليس عندهم بالذي يهتج بروايته و عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ليس بسمع) - انه - قلت: و عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي ضعفه جماعة منهم ابن معين: كما قال ابن القطان في (كتابه) على ما ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۷/۲)۔







حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عیدین میں تکبیریں کہی جائیں گی، پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوں گی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوں گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابو معاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۸/۱)۔

1715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوُتْرِ وَيُكَبِّرُ فِي ذُبْرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةً عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفَعَهُ النَّاسُ الْعُظْمَى .

★★ ابو طفیل، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ فرض نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں اور وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ایام تشریق میں عرفہ کے دن کی صبح کی فجر کی نماز کے پہلے سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک جس دن لوگ بڑی تعداد میں روانہ ہوتے ہیں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

محمد بن قاسم بن زکریا محارب بن کوفی سودانی ابو عبداللہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۷۳/۱۵)، ومیزان (۱۴/۳)۔

1716- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي سَيْدُ بْنُ تَقِیْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْكَلَامَ عَلَى الْفَنُوتِ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِيهِ عَلَى عَمْرُو بْنِ شَمِيرٍ وَاسْتَنْطَرِدَ الْمَارْقَطَنِيُّ لَنَا فِي سَرَدِ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ بِذَلِكَ - قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي (التَّلْخِصِ) (۹۲/۲): (وَفِي إِسْنَادِهِ عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ عَنْ جَابِرِ الْجُمُعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْهُ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: لَا يَجْنِ بِهِ - وَهُوَ مِنْ طَرَفِهِ أَخْرَجَهُ مُخْتَلَفٌ أَخْرَجَهَا الْمَارْقَطَنِيُّ مِمَّا رَوَاهَا عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فَبَسَرَا فِي نَبْخِ جَابِرِ الْجُمُعِيِّ - وَأَخْرَجَهُ الْعَاكِمُ مِنْ وَجْهِ آخَرٍ عَنْ فَطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَقَالَ: هُوَ صَحِيحٌ وَصَحَّ مِنْ فَعْلٍ عَمْرُو وَطَلْحَى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْرُودٍ - وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْدٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَبَعِيدٌ عَنْ عُثْمَانَ مَجْرُوحٌ وَأَنْ كَانَ هُوَ الْكُرَيْزِيُّ فَهُوَ ضَعِيفٌ - ۵۱ -

زَيْدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆☆ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرض نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے ختم کرتے تھے (یعنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام، ابوقاسم بغدادی بزاز، روى عنه دارقطنی وابن شاکین وابن جمیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۳۸۷-۳۸۸)۔

1717- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوباتِ.

☆☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک پڑھتے رہتے تھے یہ تکبیر آپ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن سلام- تمیمی کوفی نزيل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، وہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۱)۔

1718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرِ الهمداني حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے اور یہ عمل ایام تشریق کے آخری دن ختم کرتے تھے۔



جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا:

اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص چاہے وہ بیٹھا رہے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے) اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔

امام ابو داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1721- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ أَخْرُهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایام تشریق کی تکبیر قربانی کے دن ظہر کے بعد شروع ہوگی اور ایام تشریق کے آخری دن صبح کی نماز میں اسے آخری مرتبہ پڑھا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن عباس، وقیل: عباس بن محمد بن احمد بن اسرائیل، ابو محمد جوہری، ذکر بغدادی انہ کان من جوالین فی

طلب حدیث، ان کا انتقال 349ھ میں بخارا میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۰/۱/۲)۔

1722- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ

خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي فَرَوَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْخَضَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى

صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُونَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُونَ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَالِيٍّ الْهَبِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَنَدَرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فُلَانٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَبَّرَ بَنَّا عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَكَبَّرَ

فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲۱- فی اسنادہ عبد اللہ بن نافع و ابو ضمیر و قد سقطت ترجمتہ۔

۱۷۲۲- المترجمہ مدارقطنی عن جماعة بامانيد مختلفة - و مدار ذلك كله على محمد بن عمر الوائلي و هو مشرور الحديث و الكلام فوه مشهور - و في رواية أبي سعيد الخدري اسحاق بن أبي فروة و هو مشرور ايضا۔



بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) قربانی کے دن ظہر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز تک تکبیر کہا کرتے تھے یہ لوگ صبح کی نماز میں تکبیر کہتے تھے اور ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

عبداللہ نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو انہوں نے ہمارے سامنے قربانی کے دن ظہر کی نماز سے تکبیر کہنی شروع کی اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز ادا کرنے تک انہوں نے تکبیر کہی (ایام تشریق کے آخری دن) انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیر کہی تھی ظہر کی نماز میں نہیں کہی۔

عبداللہ نامی راوی حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات واپسی کے دن وادی محصب میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور اس کے بعد تکبیر نہیں کہتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایام تشریق میں تمام نمازوں کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے وہ تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

روایات حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی کھمی مدنی، روى عن ابن منكر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۵)۔

2- باب صَلَاةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْكُعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1723- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى قَالَ لَا. قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالَ هَلْ صَلَّى قَالَ نَعَمْ صَلَّى وَكُفَّيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجَدْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم



باہر تشریف لائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے (خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ پھر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے میں نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت ادا کی ہیں آپ ﷺ نے درخت کے تنے کی طرف رخ کیا تھا اور دوسرے ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا۔

.....

### خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی رحمہ اللہ نے ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے بارے میں دو مذاہب ہیں۔  
بعض فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا ناجائز ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے اور آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی تھی لیکن آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی تھی پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: یہ قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی)۔  
دوسرے گروہ کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں متعدد روایات پیش

۱۷۲۲- أخرجه البيهقي في سننه (۲۲۹/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة في الكعبة من طريق الدارقطني: به- و حسن السرجبلي إسناده (الروض اللانف): كما في نصب الرأية (۲۲۹/۲) وقال: (أخرجه الدارقطني في سننه: وهو من فرائده) - الله وفي إسناده محمد بن عمر الرحمن بن أبي ليلى: قال العافظ في التفریب (۱۸۶/۲): (صمدی سی: الحفظ جدا) - قلت: وأوردته الدارقطني عقبه من رواية ابن أبي شريك عن ابن عمر: نحوه - و شاركه في هذا الوجه عبد الرزاق (۹۰۶۵) والنسائي في المناسك (۲۱۷/۵) باب موضع الصلاة في البيت وللحديث طرق أخرى عن ابن عمر مرفوعاً نحوه: كالتالي: فأخرجه سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه: أخرجه البخاري في الحج (۲۸۸) باب اغتسل في البيت: ومسلم في الحج (۱۳۲۹) باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره: والصلاة فيها: والنسائي في الصلاة (۲۶-۲۲/۲) باب الصلاة في الكعبة: والبيهقي (۲۲۷/۲-۲۲۸) وابن حبان (۲۲۰۱) والدارمي (۵۲/۲) والطحاوي في المعاني (۲۸/۱) ۲۹۰- أخرجه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر: أخرجه مالك في الموطأ في الحج (۲۹۸/۱) باب الصلاة في البيت: وعنه الشافعي في الامم (۹۸/۱) باب الصلاة في الكعبة: ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۵۵۹۶) - والحديث أخرجه غير الشافعي: مالك: به- ومن طريق مالك أخرجه البخاري في الصلاة (۵۰۵) باب الصلاة بين السور في غير جماعة: وأبو داود في الحج (۲۰۲۲) باب الصلاة في الكعبة: والنسائي في القبلة (۶۲/۲) والبيهقي في الكبرى (۲۲۷-۲۲۶/۲) والبغوي في شرح السنة (۵۵۷) والطحاوي في المعاني (۲۸۹/۱) - وأخرجه عبد الله بن عمر عن نافع: نحوه - أخرجه ابن ماجه في المناسك (۲۰۶۲) باب دخول الكعبة: وابن حبان في المسند (۵۵۰۲۲/۲) - وأخرجه حسان بن عطية عن نافع: نحوه - أخرجه ابن حبان في المعاني (۲۹۰/۱) - وأخرجه مالك الحنفي سمعت ابن عمر في الصلاة (۲۲۰۲) - وأخرجه الدوزاعي عن نافع: نحوه - أخرجه الطحاوي في المعاني (۲۹۰/۱) - وأخرجه ابن حبان في الصلاة (۲۲۰۲) نحوه - أخرجه الطيالسي (۱۸۶۷) وعبد الرزاق (۹۰۶۶) وابن الجعد في مسنده (۱۵۵۶) ومن طريقه ابن حبان في الصلاة (۲۲۰۲) نحوه - أخرجه ابن حبان في الصلاة (۲۲۰۲) نحوه - أخرجه عبد الرزاق (۲۲۸/۲) والطحاوي في المعاني (۲۹۱/۱) من رواية مالك: به- وأخرجه جبيراً - عبد عبد الرزاق - من رواية شعبه عن مالك: وأخرجه عبد الرزاق - نحوه - من رواية مسمر عن مالك: به- وأخرجه النعمان - مسلم بن أسود بن حنظلة المحاربي - عن ابن عمر: نحوه - أخرجه عبد الرزاق (۹۰۷۱) والطحاوي في المعاني (۲۹۰/۱) حبان في الصلاة (۲۲۰۵) -

ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی تو انہوں نے یہ بات بتائی: سامنے کی طرف۔

کیونکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں لہذا اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

اگر یہاں یہ اعتراض کیا جائے خانہ کعبہ کی تمام عمارت قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کیا جائے گا) اور خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ جو بھی شخص خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوگا۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا شمار ہوگا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے یہ قبلہ ہے تو اس سے مراد یہ ہے: جو شخص باہر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا یا جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہوگا تو اس کا رخ اس کی طرف ہونا چاہیے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے اس عمارت کے اندر نماز ادا کرنا سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت کے اوپر فرض نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح سے کھڑا ہوتا ہے اس کی پشت خانہ کعبہ کے کسی حصے کی طرف نہ ہو یا وہ شخص خانہ کعبہ کے باہر ہو اور سجدہ خانہ کعبہ کے اندر کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی۔

نفل نماز اور نذر کی نماز خانہ کعبہ کے اندر اور خانہ کعبہ کی چھت پر ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے چھت کے کنارے پر سجدہ نہ کیا جائے اگر کنارے پر سجدہ کیا گیا تو وہ نماز بھی نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اپنے شخص کا رخ خانہ کعبہ کی طرف شمار نہیں ہوگا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔ تاہم یہ انتہائی مکروہ ہے مستحب یہ ہے: اگر وقت باقی ہو تو (باہر آ کر) اس نماز کو دہرایا جائے۔ جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اگر وہ غیر مؤکدہ نماز ہے تو اسے

شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1/389



عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ فَصَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ . ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دوستوں کے درمیان دو رکعت ادا کیں پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

اس کے بعد آپ دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی اور باہر تشریف لے آئے (اس مرتبہ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابی حرب، ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۳۱/۲۴۷) فیمن روی عن یحییٰ بن ابی بکیر۔

○ عبد غفار بن قاسم، ابو مریم انصاری، رافضی، لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۷۹)۔

3-باب التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرٍ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا .

باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے

تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

1726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ طُعِنَ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ أَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ قَدًا .

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جا چکا تھا انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین نماز کا وقت ہو گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو نماز ادا نہ کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی حالانکہ اس وقت ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

1727- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

1727- تقدم نخرجه في باب (جواز الصلاة مع خروج الدم السائل من البدن) -



الْحَسَنُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابو عبد الرحمن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲/۲)۔

○ عمر بن احمد بن علی بن عبد الرحمن، ابو حفص، جوہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۸، ۲۲۹/۱۱)۔

1728- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد اللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن لیث بن محمد بن یزید، ابو بکر جوہری، وثقه بغدادی، و ذکر انہ ان کا انتقال 299ھ یا 297ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۶/۳)۔

1729- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی

۱۷۲۷- أخرجه الترمذي في الابحان (۲۶۲۱) باب: ما جاء في ترك الصلاة والنسائي في الصلاة (۲۲۱/۱) باب: الحكم في ترك الصلاة و ابن مساجه في الإقامة (۱۰۷۹) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة و احمد (۲۶۶/۵) و ابن مبان في باب الوعيد على ترك الصلاة (۱۱۵۵) و الحاكم في الابحان (۷۰۶/۱) باب: التشديد في ترك الصلاة و ابن ابی شيبة (۲۶۱/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۲) من طرق عن الحسين بن واقد بنوننا الامام - وقال الترمذي (حسن صحيح غريب) قال الحاكم: (صحيح الامام) بل تعرف له علمه - و أخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من وجه آخر عن عبد الله بن بريرة به -

۱۷۲۸- أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۵/۲) من طريق الصلاة و ثنا خالد بن عبيد به - و في نسخة خالد بن عبيد: وقال ابن مبان في نسخة ابن عدي (۲۷۵/۱): بروي عن انس بن مالك نسخة موضوعة ما لها اصل يعرفها من ليس الحديث صناعته انما موضوعة - و



فرق) نماز ترک کرتا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن علاء بن موسیٰ، ابو عبد اللہ، معروف بالجوز جانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔  
علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:  
تاریخ بغداد (۳۰۹/۴، ۹۱۰)۔

1730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرَكُ  
الصَّلَاةِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کفر (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) شرک اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن سعید بن ہارون، ابوصالح اصفہانی، وثقہ بغدادی و ذکرانہ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۲۸۸)۔

1731- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا وَقَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔“

**1732 -** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

١٧٢٩- أخرجه السارقطني من ثلاث طرق عن صفيان عن أبي الزبير عن جابر- وقد أخرجه أبو داود في السنة (٤٦٧٨) باب: في رد الدرجات- والترمذي في اليمان (٢٦٢٠) وابن ماجه في اللقاة (١٠٧٨) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة- وابن خلد في اليمان (٢١٨) والبيهقي في ترمذ السنة (٢٦٧) وابن أبي شيبة (٢٢/١١) من طرق عن صفيان بن وهب اللخمي- تابعه عليه ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر- به- أخرجه مسلم في اليمان (٨٢) باب: إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة- والدارمي (٢٨٠/١) وابن خلد (٢١٧) والبيهقي في الكبرى (٢٦٦/٢) من رواية أبي عاصم عن ابن جريج- أخرجه أبو الزبير سمعت جابراً- وأخرجه النسائي (٢٢٢/١) من رواية محمد بن ربيعة عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر- به- وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث في الذي قبله- فلا شك- وتابعهما- يفتي: صفيان وابن جريج- على هذا الإسناد أيضاً: موسى بن عقبة عن أبي الزبير عن جابر- به- أخرجه أحمد (٢٨٩/٢) عن جريج عن ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة- به- وأخرجه محمد بن كثير العبدي عن الثوري عن الاعمش عن أبي صفيان عن جابر- به- أخرجه ابن حبان (١١٥٢) وابن خلد (٢١٩)- وأخرجه جابر عن الاعمش- به- بتتابع الثوري على هذا الوجه- أخرجه مسلم (٨٢) والترمذي في اليمان (٢٦١٨) والبيهقي (٢٦٦/٢)- وأورد من طرق عن الاعمش- به- أخرجه أحمد (٢٧٠/٢٠) والترمذي (٢٦١٨) (٢٦١٩) وابن أبي شيبة (٢٦/١١) وابن خلد (٢١٩) والطبراني في الصغير (١٤/٢)- وأخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر- به- أخرجه القضاعي في (النسابة) (٢٦٦) والبيهقي (٢٦٦/٢) والطبراني في الصغير (١٣٤/١) من رواية أبي الربيع الزهراني عن حماد بن زيد- به- وللحديث ثواب في إسنادهما كلام- وقد ذكرهما أبو الطيب آبادي في (التعليق المفتي)-

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُوْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَبِينَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا هُوَ هَذَا . فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَنِي عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي . فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَقْتُلِ الرَّجُلَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا . فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلَ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا ہم نے اس کا نام آپ ﷺ کے سامنے لیا، لیکن آپ ﷺ اسے پہچان نہیں سکے جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا تو آپ ﷺ پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آ گیا ہم نے عرض کی: یہ وہ شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا نبی اکرم ﷺ سے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی جب تم اس محفل کے پاس آ کر ٹھہرے ہو یہ سوچا ہے اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے اس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں! حضرت ابوبکر ﷺ اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا حضرت ابوبکر ﷺ نے یہ سوچا: سبحان اللہ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے پھر حضرت ابوبکر ﷺ باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فرج بن عبد وارث، قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

○ محمد بن زبرقان، ابوہام اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۱)۔

○ ہود بن عطاء، یامی عن انس۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یحتمل بہ منکر روایۃ علی قلتھا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۹۶/۳)، وجرح وتعدیل (۱۱۱/۹)۔

**1733** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي هُوْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

**1734** - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ مَخْضُوبٍ الْيَدَيْنِ وَالرَّجْلَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُحِيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ النَّقِيعُ - وَلَيْسَ بِالنِّقِيعِ - فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ لَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ . وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَتَى بِمُخَنَّبٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع نامی جگہ پر بھیج دیا جائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک بھڑے کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

براویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ربیع، ابو محمد انماطی۔ روی عنہ ابن شاذان ودارقطنی وابن شاہین وابن جمیع، وکان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۷۰/۷)۔

۱۷۳۳- فیکذا اوردہ الدارقطنی لقنا عن موسی بن عبیدة تم اوردہ من رواية زید بن العباب عن موسی قال فیہ: (عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب) ولسم یذکر ابابکر۔ ولعل لهذا اللفظ راہ من موسی بن عبیدة ولعل الریاضی قال اصدہم فی رواية: منکر الجمین۔ وعلی علیہ فی اخری۔ وقال فی تائفة: لا تحمل الروایة عنه و امر الصریح علی حدیثہ۔ وقال ابو ہاشم: منکر الحدیث و کذا قال الساجی و ضمفہ ابن معین و جماعة۔ تنظر: ترجمہ فی (تخریج الترمذی) ص (۷۰۲۸)۔

۱۷۳۶- اخرجه ابو داود فی الدرب (۱۹۲۸) باب فی الحكم فی البغیة عن لادون بن عبد الله و محمد بن العلاء ان ابی اسامة اخبرهم عن مفضل بن یونس عن الوداعی باسناده۔ وقال المنذری: (و فی منہ ثلثة و ابو یسار لهذا لا اعرف اسہ۔ و قد قال ابو ہاشم الرازی لسانہ عنہ: مجهول و لیس كذلك: فانه قد روی عنہ الوداعی و اللیث فکلف یكون مجهولاً!!)۔





أَخَذْتُكُمْ بِهِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُكْفِرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا - أَوْ قَالَ قَاتِلُوا - مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَالرَّابِعَةُ لَا تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا فِي عُمَرَ وَلَا فِي عُثْمَانَ وَلَا فِي عَلِيٍّ إِلَّا خَيْرًا قُولُوا (تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ) لَا يَكُنْ إِسْنَادُهُ مِنْ بَيْنِ عِبَادِي وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضَعْفَاءُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار خصوصیات ہیں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی، لیکن میں نے تمہارے سامنے ان کے بارے میں بیان نہیں کیا، آج میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اہل قبلہ میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قتال کرو اور چوتھی بات یہ ہے: ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور علی کے بارے میں صرف اچھی بات بیان کرو اور یہ کہو: ”یہ امت گزر چکی ہے اس نے جو اچھا عمل کیا اس کا اجر انہیں مل جائے گا اور تم جو اچھائیاں کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔“

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن حجاج خراسانی، روی عن مکرم بن حکیم۔ قال ازدی: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴)۔

○ مکرم بن حکیم شعمی، روی خبر باطلا، قال زدی: لیس حدیثہ بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۰۹/۶)۔

1737 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”ہر وہ شخص جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کر لیا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔“

۱۷۳۷ - أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/ ۴۶۱) رقم (۷۱۲) من طريق الدارقطني: به - وأخرجه أبو نعيم في (تاريخ أصبهان) (۲/ ۳۷۷) من طريق عثمان بن عبد الرحمن باسناده - قال ابن الجوزي (۱/ ۴۶۱): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء، كان يكذب - وقال البخاري والنسائي أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ - وقال ابن الجوزي (۱/ ۴۶۱): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء، كان يكذب - وقال البخاري والنسائي أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عمر محمد بن عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۰/۲)۔

○ خالد بن اسماعیل مخزومی، مدنی، ابو ولید۔ قال دارقطنی: متروک۔ وقال ابن عدی: کان یضع حدیث علی ثقات۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز احتجاج بہ بحال۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۰۶/۲)۔

**1738** - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔

**1739** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطُسُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن عطیہ مروزی، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۰/۲)۔

**1740** - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ

۱۷۳۸- أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۲۱) رقم (۷۱۶) من طريق الدارقطني به- وأخرجه الخطيب في تاريخه (۱۱/۲۹۲) من رواية أبي الوليد المخزومي بإسناده وهو ضعيف نسبه ابن عدی الى الكذب-

۱۷۳۹- أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۲۰) رقم (۷۱۳) من طريق الدارقطني -وفيه (محمد بن الفضل) كذب ابن معين - وأشبهه أحمد - وتركه النسائي - والراجح فيه ما أخرجه عمرو بن سويد عن سالم الأفطس عن محمد بن جهور عن ابن عمر به- أخرجه أبو نعیم في (المعجم) (۱۰/۳۲۰) من رواية نصر بن الحر عن المشتمل بن مله عن سويد به- وأخرجه الدارقطني كما في (تاريخ بغداد) (۱۲/۲۸۶)- و المشتمل: قال ابن معين: ما أرى به بأساً - وقد تفرغ ابن حبان - ضعفه الدارقطني - لكن هذه الطريقة امتثل من الدولى-

۱۷۴۰- أخرجه ابن الجوزي في الواسعيات (۱۰/۱۲۲) عن الدارقطني بهذا الإسناد - وقال أشعث مجروح - وطلبه له بطون على روايته - وقال الدارقطني: مكحول لم يلق أباه - صرفة - ۵۱-

عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پر ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر امیر کے ہمراہ جہاد کرنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار ہو اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا لازم ہے جو فوت ہو جاتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حنان۔ کلبی، حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۵/۲)۔

○ یزید بن یزید بن جابر ازدی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 134ھ میں یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۲/۲)۔

1741- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَنْسَرِيُّ حَدَّثَنَا فَرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَصْلَ الدِّينِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَلَكَ أَجْرُكَ وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ . لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يَثْبُتُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین کی بنیادی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کی جائے گی اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے، تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور اہل قبلہ میں سے ہر مرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاعُ حَدَّثَنَا غَيْثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَالِيلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْفُرُوا أَهْلَ قِبَلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا بِالْكَبَائِرِ

۱۷۴۱- احمد بن الجوزی فی (الواقیات) (۷۱۰) من طریق الدارقطنی: یہ و قال ابن الجوزی: (لقد حدثت له بصری - و العارث قال ابن السمعانی: كان كذاباً - و فرات بن سليمان: قال ابن حبان: منكر الحديث جداً يأتي بما لا شك انه معمول) - قلت: و ابو اسحاق القنسرني: قال الذهبي في (السير) (۴۸۹/۶): معمول: و محمد بن علوان: قال ابو حاتم الرازي - كما في الجرح و التعميل (۴۹۱/۶): (معمول) - و قد و لهم ابن الجوزي في فرات بن سليمان و تبعه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸/۲) فذكر قول ابن حبان في ترجمته - و صوابه (سلمان) بل لا بد - ترجمه ابن أبي حاتم في الجرح (۸۰/۲/۳) و حكى عن أبيه قوله: (لا بأس به - معله الصدوق - صالح الخصيب) - و مقولة ابن حبان انما هي في فرات بن سليمان: كما في المجروحين لابن حبان (۲۰۷/۲): فهذا ما و لهم فيه ابن الجوزي و تبعه الزيلعي -

وَصَلُّوْا مَعَ كُلِّ اِمَامٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَصَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ - اَبُو سَعِيْدٍ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو؛ اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو اور ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔

اس روایت کا راوی ابوسعید مجہول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد بن ماہان دباغ، فارسی اصل، سمع من علی بن عثمان لاحق، عیسیٰ بن ابراہیم برکی، علی بن مدینی، محمد بن عقبہ سدوسی۔ روی عنہ حمزہ بن محمد دھقان، وابوسهل بن زیاد قطان، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۷۳)، ومیزان (۶/۱۲۴)۔

○ عقبہ بن یقظان راسی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابو زحارة بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵/۲)۔

○ ابوسعید شامی، عن مکحول، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۲۸)۔

**1743-** حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ أَهْلِ الْقَبْلَةِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”اہل قبلہ میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔“

**1744-** وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۲- اخرجہ ابن الجوزی فی (الواقعات) (۱/۴۲۲-۴۲۳) من طریق الدارقطني: به۔ وقال ابن الجوزي: (عقبه بن يقظان: قال علي بن الحسين بن الجنيدي: لا يساوي شيئا - وفيه العارث بن نبهان: قال يحيى: ليس بشيء - وقال النسائي: مشرور - وقال ابن هبان: لا يخرجه ابن الجوزي: قال الدارقطني: مجبول) - قال ابن الجوزي: (۱/۴۸۸) كتاب الجنائز: باب في الصلاة على اهل القبلة: به - وقال ابن الجوزي: (۱/۴۹۷) هذا الحديث (۱۰۲۵) من طريق مسلم بن ابراهيم ثنا العارث بن نبهان: به مختصرا - قال ابو صبري في الزوائد (۱/۴۹۷): (هذا الحديث ضعيف: ابو سعيد هذا هو الصواب) - ابنه: محمد بن سعيد - وعقبه بن يقظان: والعارث بن نبهان كلهم ضعفاء -

۱۷۴۳- اخرجہ ابن الجوزي في الملل والنحل (۱/۴۲۲) رقم (۷۱۹) وفي النعمان (۱/۴۷۵) من طريق الدارقطني: به - وخرج ابو داود في الجوامع: باب في الفروع مع ابنه الجوزي: من طريقه البيهقي في الكبرى (۲/۱۲۱) وفي المعرفة (۵۹۱۹) من رواية احمد بن صالح: حدَّثَنَا ابْنُ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ أَهْلِ الْقَبْلَةِ.

ابن الترمذی (۱/۴۱۸-۴۱۹) وأعله ابن الجوزي باله: رجاله بن مكحول و أبي هريرة - وجموع على الاطلاق بذلك: الضعفاء ابن الترمذی: وغيرهما -

وَهُبِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ . مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کر لو ہر نیک اور گناہ گار کی نماز جنازہ ادا کرو ہر نیک اور گناہ گار کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو۔ مکحول نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور اس کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن بکر ابوروق ہزانی، عن فلاں وعدہ۔ قال ذہبی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۷۷)، لسان (۱/۳۶۲)۔

1745- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُخَرِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ الْمَصْفُوفُ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ إِثْمُهُ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ وَالْقِتَالُ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ . عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین چیزیں سنت ہیں: ہر امام کے پیچھے صف بنا کر (باجماعت نماز ادا کرنا) تمہیں تمہاری نماز کا ثواب مل جائے گا اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے ذمے ہوگا اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینا، تمہیں تمہارے بہاد کا ثواب ملے گا اور اس کا شر اس کے ذمے ہوگا اور اہل توحید میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنا اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔ اس روایت کا راوی عمر بن صبح متروک ہے۔

### 5-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَأَقْسَامِهَا .

باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

1746- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ . تَقَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

۱۷۴۵- أخرجه ابن الجوزي في (الواقعات) (۱/۴۱۹-۴۲۰) من طريق المصنف به- وفي المطاوعة عمر بن صبح كنيته اللذري هذا ما ابن حبان بوضع الحديث وتركه الدارقطني وغيره-



◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

Marfat.com



ایک مرتبہ ذی قرد میں۔

نبی اکرم ﷺ نے چوبیس مرتبہ نماز خوف ادا کی ہے اور آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کے طریقے کی تفصیل احادیث میں مذکور ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ”اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے نماز خوف ادا کی جائیگی۔ حضرت علیؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے نماز خوف ادا کی ہے۔

جمہور کے نزدیک اور مشہور قول کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی سفر اور حضر دونوں صورتوں میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے شیخ ابن ماجہون اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف صرف سفر کے دوران ادا کی جاسکتی ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف کا حکم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں جائز تھی، کیونکہ قرآن میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ”جب تم ان میں موجود ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کے ساتھ مختص ہونے کی حکمت یہ ہے: ہر گروہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کر لے۔ اس کی وجہ یہ ہے: صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہ لے۔ بہت حریص تھے۔ اب نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد اس نوعیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے تو ہر گروہ ایک ہی امام کے پیچھے پوری نماز ادا کر سکتا ہے اس لیے نماز خوف ادا کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہوگی جس میں چلنا پھرنا پڑے اور نماز کے دوران آنا جانا پڑے جو اپنی اصل کے اعتبار سے نماز کے حکم کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد ایک امام کے پیچھے نماز خوف ادا نہیں کی گئی بلکہ دو اماموں کے پیچھے ادا کی جاتی رہی ہے ایک امام ایک گروہ کو دو رکعات پڑھا دیا کرتا تھا دوسرا امام دوسرے گروہ کو دو رکعت پڑھا دیا کرتا تھا۔ جو گروہ نماز نہیں پڑھ رہا تھا وہ دشمن کے مقابلے میں نگرانی کرتا تھا اور اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن اس استدلال کو اس بناء پر رد کر دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد صحابہ کرام نے بھی نماز خوف ادا کی ہے اور وہ اس بات سے زیادہ اچھی طرح سے واقف تھے کہ کون سا شرعی حکم ختم ہو گیا ہے اور کون سا ابھی باقی ہے۔ اس حکم کو باقی رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: اسلام یہ چاہتا ہے لوگ ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تاکہ ان کے

بیان باہمی ربط اور تعلق مضبوط ہو مستحکم ہو اور ہمیشہ موجود رہے یہاں تک کہ انتہائی خوف سختی اور بحران کے دوران بھی ان کے بیان اس باہمی تعلق کے اندر کوئی رخسہ واقع نہیں ہونا چاہیے۔

خوف کا اثر نماز کے طریقے پر پڑتا ہے نماز کی رکعات پر نہیں پڑتا ہے اور خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کم نہیں ہوں گی اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

نماز خوف کا سبب اور اس کی شرائط علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے نماز خوف کا بنیادی سبب دشمن کے حملے کا خوف ہے لہذا نماز خوف کے لیے دشمن کی موجودگی شرط ہوگی یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسافر کے لیے سفر کی مشقت (سفر کا) سبب ہوتی ہے اور شرعی سفر کا وجود اس کے لیے شرط ہے۔ اسی طرح خوف سے مراد دشمن کی موجودگی ہوگی اور یہ حقیقی خوف مراد نہیں ہوگا کیونکہ دشمن کی موجودگی کو خوف کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

نماز خوف کا تعلق صرف لڑائی سے نہیں ہے بلکہ ہر طرح کے خوف میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا جیسے سیلاب، آگ، درندے، خوفناک جانور، چور یا سانپ وغیرہ سے بھاگتے ہوئے انسان کو کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو تو ایسی صورت میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا۔

نماز خوف کے لیے درج ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں۔

لڑائی مباح ہونی چاہیے یعنی اس لڑائی کی اجازت ہونی چاہیے خواہ وہ واجب ہو جیسے حربی کفار کے خلاف جنگ کی جارہی ہو یا ایسے باغیوں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جنگ کی جارہی ہو جو خون بہاتے ہوں عزیمتیں لوٹ لیتے ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔“

یا وہ لڑائی جائز ہو مثلاً ان لوگوں کے خلاف ہو جو مسلمانوں کے اموال چھیننا چاہتے ہوں۔

باغیوں کا اور کسی گناہ کا سفر کرتے ہوئے نماز خوف ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نماز خوف رحمت، تخفیف اور رخصت ہے یہ چیز گناہ کی حالت میں دستیاب نہیں ہو سکتی یعنی حرام اور ممنوع لڑائی کے دوران نماز خوف ادا کرنا درست نہیں ہوگا یعنی جو لوگ اہل عدل کے ساتھ لڑائی کر رہے ہوں یا لوگوں سے ان کے اموال چھیننے کے لیے لڑ رہے ہوں انہیں نماز خوف ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر کوئی دشمن یا درندہ موجود ہو یا ڈوب جانے کا اندیشہ ہو یا جل جانے کا اندیشہ ہو تو جس شخص کو دشمن کا یا کسی دوسرے خوف کا اندیشہ ہو تو خواہ وہ جانور کا خوف ہو یا مال ضائع ہو جانے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں جمہور کے نزدیک اور مشہور کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی انسان کے لیے سفر اور حضر کے دوران سمندر پر یا خشکی پر لڑائی میں یا کسی بھی حالت میں جب کہ خوف موجود ہو تو نماز خوف ادا کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانا چاہو۔“

یہ حکم عام ہے اور ہر حالت کے لیے ہے۔

اگر کوئی بڑی جماعت نظر آتی ہے جسے دشمن سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نماز خوف ادا کر لیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ دشمن تھے تو نماز درست ہوگی لیکن اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ دشمن نہیں تھے تو اب نماز خوف درست نہیں ہوگی۔

اگر کسی خوف کے بغیر نماز خوف ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز خوف کے دوران امن کی حالت دستیاب ہو جاتی ہے تو حالت امن کی نماز مکمل کی جائے گی اور اگر امن کی حالت کی نماز کے دوران خوف شدید ہو جاتا ہے تو نماز خوف ادا کی جائے گی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: جب امان سامنے آ جائے تو امن کی حالت والی نماز ادا کی جائے گی۔  
حضر میں نماز خوف مکمل ادا کی جائے گی جبکہ سفر کے دوران چار رکعات والی دو رکعات پڑھی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے: خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کی تعداد متاثر نہیں ہوتی ہے وہ سفر جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہوتا ہے اس میں امام ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ ”مضر“ کے دوران ہر گروہ کو دو دو رکعات پڑھائے گا۔

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا دو نکات پر اتفاق پایا جاتا ہے:  
(۱) اہل ایمان کے لیے یہ بات جائز ہے وہ دو الگ الگ اماموں کی اقتداء میں نماز ادا کرے ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے۔

(۲) اگر خوف زیادہ شدید ہو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہو تو سب لوگ سوار یا پیدل جس حالت میں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں اپنے مورچوں میں ہوں یا خندقوں میں ہوں الگ الگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ رکوع اور سجدے کی جگہ اشارہ کریں گے اور ان کا رخ جس طرف بھی ہوگا خواہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی اور طرف ان کی نماز درست ہوگی۔  
البتہ اگر ان کے لیے یہ بات ممکن ہو تو نماز کے آغاز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریر یہ کہیں ورنہ جس طرف بھی ان کا رخ ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیں کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے جس میں ارکان اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کی شرط باقی نہیں رہتی ہے۔

اگر تمام لشکر ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس طرح سے نماز ادا کرنی چاہیے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے اور احادیث میں اس کے مختلف طریقے منقول ہیں جن میں سے کچھ روایات صحیح مسلم سے منقول ہیں کچھ روایات سنن ابوداؤد میں ہیں کچھ روایات ابن حبان میں ہیں۔

ان میں نو طریقے ہیں ہر دفعہ نبی اکرم ﷺ نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نماز کے لیے زیادہ مناسب تھا اور دشمن پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

ان میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں جمہور نے ان میں سے موزوں اور صحیح طور پر منقول طریقے کو اختیار کیا ہے جبکہ بعض نے ان تمام طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سہل بن عبد اللہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے جو درج ہے:  
پہلا طریقہ

عسکان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز خوف ادا کرنا اگر دشمن قبلہ کی سمت موجود ہو تو شوافع اور حنابلہ نے اس روایت پر

اعتماد کیا ہے لوگ امام کے پیچھے دو یا ایک سے زیادہ صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے اور امام ان سب کو ایک رکعت پڑھائے گا اور جب سجدہ کرے گا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدے میں اچلی جائے گی اور پیچھے والی صف کھڑے ہو کر نگرانی کرتی رہے گی۔ جب وہ لوگ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو پچھلی صف والے سجدہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ دوسری رکعت میں جو صف پہلی رکعت کے سجدے کے دوران نگرانی کرتی رہی تھی امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے گی اور پہلی صف کے نمازی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا تو پہلی صف کے نمازی سجدہ کر کے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے پھر امام ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیر دے گا۔

یہ قصر نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کی حالت میں تھے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے لیے فقہاء کے نزدیک یہ بات شرط ہے مسلمانوں کو پیچھے کی طرف سے حملے کا اندیشہ نہ ہو اور کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اور مسلمانوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکے یعنی ہر گروہ میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو پیچھے کی جانب سے حملے کا اندیشہ ہوتا ہے یا ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یا ان کی تعداد چھ سے کم ہوتی ہے تو پھر وہ کسی دوسرے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

اگر دشمن قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں موجود ہو تو شوافع کے نزدیک مستحسن طریقہ یہ ہے جبکہ مالکیوں کے مشہور مذہب کے مطابق مطلق طور پر نماز خوف ادا کرنے کا یہی طریقہ سب سے بہتر ہے خواہ دشمن قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور طرف ہو۔ وہ طریقہ یہ ہے: امام اپنی فوج کے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ نماز میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے گا۔ امام پہلے گروہ کو اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھائے گا اگر وہ دو رکعت والی نماز تھی تو ایک رکعت اگر تین یا چار رکعات والی نماز تھی تو دو رکعات پڑھائے گا پھر ہر گروہ اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آ کر امام کی اقتداء میں دو رکعات والی نماز میں دوسری اور چار رکعات والی نماز میں دوسری دو اور مغرب کی نماز میں تیسری رکعت ادا کرے گا۔ پھر امام سلام پھیر دے گا پھر یہ گروہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھ کر اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے گا۔

مالکیہ کے نزدیک امام کے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک امام تشہد میں ان کا انتظار کرے گا اور پھر ان کے ساتھ سلام پھیرے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے امام جب دوسری رکعت کے دوران دوسرے گروہ کا انتظار کر رہا ہوگا تو اس دوران سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھے گا۔

اسی طرح تشہد کے دوران ان کے انتظار میں امام دوبارہ تشہد پڑھے گا یا دعا کو لمبا کر دے گا۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان سے پہلے امام سلام نہیں پھیرے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پھر دوسرے گروہ کو آ جانا چاہیے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کی پوری نماز امام کے ساتھ ہوگی اور دونوں گروہوں میں توازن بھی اسی طرح قائم ہو سکتا ہے پہلا گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو جائے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے۔

تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت

احناف نے اس طریقے کو اختیار کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا دوسرا امام کے پیچھے آ جائے گا۔ امام اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جمہور کے نزدیک یہ گروہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلا جائے گا جبکہ احناف کے نزدیک نماز مکمل کیے بغیر یہ دشمن کے مقابلے چلے جائیں گے دوسرا گروہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت اور سجدے میں شریک ہو جائے گا۔ امام اکیلا ہی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور یہ گروہ احناف کے نزدیک سلام پھیرے بغیر چل کر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔ ان کی حیثیت ”مبسوق“ شخص کی مانند ہوگی۔

جمہور کے نزدیک یہ گروہ سورۃ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کے ساتھ اپنی باقی نماز کو مکمل کر کے دشمن کے مقابلے میں جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلا گروہ اپنی جگہ پر آ جائے گا یا جہاں وہ ہیں وہیں پر اپنی نماز مکمل کرے گا تاکہ اسے زیادہ چلنا نہ پڑے لیکن وہ اس رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھیں گے کیونکہ ان کی حیثیت لاحق کی ہے پھر وہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے پھر دوسرا گروہ آئے گا تو وہ سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت پڑھ کر اپنی نماز کو مکمل کر لے گا کیونکہ یہ لوگ شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے اسی لیے ان کا حکم ”مبسوق“ شخص کا ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد اہلب نے اس حوالے سے احناف کے موقف کی تائید کی ہے۔

اگر امام مقیم ہوتا ہے تو وہ چار رکعت والی نماز میں پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا اور پھر دوسرے گروہ کو آخری دو رکعت پڑھائے گا تاکہ دونوں میں یکسانیت ہو جائے۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کو پہلی دو رکعت پڑھائے گا دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا کیونکہ جب برابری کا کوئی طریقہ باقی نہ رہے تو پہلے گروہ کو ترجیح حاصل ہوگی دوسرے گروہ کو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

نجر کی نماز میں امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت پڑھائے گا۔



چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اگر دشمن قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں ہو تو غزوہ ذات الرقاع کی نماز کے بعد شوافع کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد ہوگا اور وہ طریقہ یہ ہوگا کہ امام دونوں مرتبہ ہر گروہ کو الگ الگ پوری نماز پڑھائے اور پھر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ عمدہ ہے اس میں کوئی دقت بھی نہیں ہے کسی گروہ کو امام سے الگ بھی نہیں ہونا پڑے گا نہ اس نماز کا طریقہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

اس میں صرف اس بات کی صورت پائی جاتی ہے امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور اس نفل نماز میں وہ فرض نماز ادا کرنے والوں کی امامت کر رہا ہوگا اور ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے۔  
البتہ حنابلہ اور احناف کے نزدیک نماز خوف میں ایسا کرنا جائز ہے باقی نمازوں میں ایسا کرنا ممنوع ہے (یعنی نفل ادا کرنے والا فرض ادا کرنے والے کی امامت نہیں کر سکتا)۔

پانچواں طریقہ: غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ

اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز میں پوری چار رکعت پڑھائے گا جو امام کے حوالے سے پوری نماز ہوگی جبکہ ہر گروہ قصر نماز کے طور پر دو دو رکعت ادا کر لے گا۔ گویا امام کی چار رکعت پوری ہوں گی اور ہر گروہ نے یعنی مقتدیوں نے دو دو رکعت ادا کی ہوں گی۔

چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت حذیفہؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

تاہم اکثر فقہاء نے اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے منقول یہ روایت ثابت نہیں

کیونکہ خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز کو قصر کے طور پر دو رکعت ادا کرے گا ہر گروہ امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ادا کر لے گا اور دوسری رکعت کو چھوڑ دے گا اسے قضاء نہیں کرے گا۔

ساتواں طریقہ: غزوہ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (طریقہ یہ ہے کہ) امام کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور دوسرا گروہ قبلہ کی طرف پشت کر کے دشمن کے سامنے کھڑا رہے گا دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں گے ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دشمن کے مقابل چلا جائے گا پھر دوسرا گروہ آ کر پہلے ایک رکعت ادا کرے گا امام

دوران کھڑا رہے گا ہر امام ان لوگوں کو دوسری رکعت پڑھائے گا پھر جو گروہ دشمن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ آ جائے گا اور وہ اپنی ایک رکعت کو مکمل کرے گا اسی دوران امام بیٹھا رہے گا پھر وہ سب لوگ امام کے ساتھ سلام پھیریں گے یعنی دونوں گروہ اپنی نماز کا آغاز اور اختتام امام کے ساتھ ہی کریں گے۔

1747- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ أَنَا مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَخَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَخْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر نبی اکرم ﷺ دوسرے رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے جنہوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے پھر دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے۔

1748- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

1749- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زُبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1750- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَزْمٍ السُّطَعِيُّ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ

المصنف الاسلمی وادلت از: ذاکر وہب زحلی صفحہ 577/2

۱۷- المخرجه البخاری فی الخوف (۹۴۴) باب: یخرس بعضهم بعضا فی صلاة الخوف والناس فی صلاة الخوف (۱۶۹/۲-۱۷۰) و  
 ۱۸- مہان (۲۸۸۰) فی صلاة الخوف و البیہقی فی الکبری (۲۵۸/۲) من طریق محمد بن حرب بہذا الاسناد۔  
 ۱۹- المخرجه البیہقی فی الکبری (۲۵۸/۲) من طریق الدارقطنی بہ۔ و المخرجه احمد (۲۶۵/۱) و البیہقی (۲۵۸/۲-۲۵۹) من طریق  
 غویب بن ابراہیم بن سعد حدیثا ابی عن ابن اسحاق حدیثا داود بن الحصین: مرسل عمرو بن عثمان عن عکرمہ عن ابن عباس۔

السُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَلَاةِ الْخُوفِ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعًا جَمِيعًا الصَّفَّانِ كِلَاهُمَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعًا جَمِيعًا وَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف ادا کرنے کا حکم دیا، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، ہم آپ ﷺ کی اقتداء میں دو صفوں میں کھڑے ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں گئے، ہم بھی سب لوگ دونوں صفیں رکوع میں چلے گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے، تو وہ صف سجدے میں چلے گئی، جو نبی اکرم ﷺ کے قریب تھی اور دوسرے لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے، جب نبی اکرم ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو پیچھے والی صف سجدے میں گئی، انہوں نے دو سجدے کیے، پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے، پھر وہ صف پیچھے ہٹ گئی، جو نبی اکرم ﷺ کے پاس تھی اور پیچھے والی صف آگے آ گئی، نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ سب لوگ بھی رکوع میں گئے، نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو نبی اکرم ﷺ کے قریب صف تھی وہ لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے، اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے، پھر جب نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے تو پیچھے والی صف سجدے میں چلی گئی، ان لوگوں نے سجدہ کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا، ابو فضل باہلی..... حدیث عن ابی داود طیالسی، ومول بن اسماعیل، ویحییٰ بن سعید قطان، وحجار بن منہال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ بن نصر بن بحیر قاضی، وقاضی محاملی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۳۵۸)۔

1751 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۵۱ - أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۲۸) و من طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم في صلاة الخوف (۲/۸۲۹) و احمد (۲/۱۸۷) البیہقی (۲/۲۶۰) و أخرجه بنزید بن زریع عن معمر بن اسناد - أخرجه البخاري في البخاري (۱/۱۱۳) باب: غزوة ذات الرقاع و الترمذي في الصلاة (۵۶۱) باب: ما جاء في صلاة الخوف و النسائي في صلاة الخوف (۲/۱۷۱) و ابو داود في الصلاة (۱/۱۶۲) باب: من قال (يا رب) بكل طائفة - كفة - ثم بسلم فيقوم كل صف فبصلون له خمسون و البیہقی (۲/۲۶۰) و البخاري في (شرح السنة) (۱/۱۰۹۲) - و أخرجه عن الداعلي عن معمر بن اسناد - أخرجه ابن خزيمة (۱/۱۲۵) - و أخرجه شعب بن أبي حفصة عن الزهري باسناد - أخرجه البخاري في الصلاة (۲/۹۱۲) و في البخاري (۱/۱۱۳) و الداعلي (۱/۲۵۸-۲۵۷) و النسائي (۲/۱۷۱) و البیہقی (۲/۲۶۰) و الحارثي في البخاري (۱/۳۱۲) - و أخرجه عن الزهري باسناد - أخرجه مسلم (۲/۸۲۹) و الطحاوي في البخاري (۱/۲۱۲) - و أخرجه مالك بن النضر في البخاري (۲/۲۶۲) - و ابن خزيمة (۱/۱۲۵) و البیہقی (۲/۲۶۲) -

الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَخَذِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا لِقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ صَلَّى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً.

تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ وَالتَّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور دوسرے والے لوگ آگے آ گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی اور انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی۔

1752 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ لَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی جنگ کے دوران نماز خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ نبی اکرم ﷺ اور دشمن کے درمیان کھڑا رہا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت بعد میں ادا کر لی۔

1753 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَالُوا قَدْ كَانُوا عَلَى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غُرَّتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ

1752 - أخرجه البيهقي (٢٦٠/٢) والطحاوي في المعاني (٢٦٢/١) من رواية قبصة بن عتبة عن سفیان الثوري به - وتابعه يحيى بن آدم عن الثوري به - أخرجه مسلم في المسافرين (٨٢٩) باب: صلاة الخوف والنسائي في صلاة الخوف (١٧٢/٢) وابن أبي شيبة (٤٦٤/٢) والبيهقي (٢٦١-٢٦٠/٢) وأخرجه ابن ماجه في اللقمة (١٢٥٨) باب: ما جاء في صلاة الخوف وابن حبان في الصلاة (٢٨٨٧) باب: صلاة الخوف من طريق محمد بن الصباح أخبرنا جرير بن عبد الحميد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به

1753 - أخرجه الطحاوي في المعاني (٢٦٨/١) وابن حبان في الصلاة (٢٨٧٥) باب: صلاة الخوف وأحمد (٦٠٥٩/٤) من طريق سفیان به - وانظر الحديث التالي -



أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. قَالَ فَتَزَلْ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّاهَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ - قَالَ - وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ - قَالَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ فِي مُصَافٍ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَؤُلَاءِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ الْآخَرُونَ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ - قَالَ - فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بَعُثْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ.

☆☆ حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس عسکان کے مقام پر موجود تھے۔ مشرکین ہمارے سامنے آئے ان کے امیر خالد بن ولید تھے۔ وہ مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی ان مشرکین نے کہا: یہ اس وقت ایسی حالت میں ہیں اگر ہم ان لوگوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں کی نماز کا وقت ہو گیا ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے تو حضرت جبرائیل ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

”اور جب تم ان کے درمیان موجود ہو تو انہیں نماز پڑھاؤ۔“

جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں قائم کر لیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اٹھا لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ سمیت وہ صف سجدے میں چلی گئی جو آپ کے قریب موجود تھی جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ جب ان پہلی صف والوں نے سجدہ کر لیا اور پھر کھڑے ہوئے تو پیچھے کی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے۔ پھر پیچھے کی صف والے آگے کی صف والوں کی جگہ آگئے اور آگے والے پیچھے والوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ان کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو سب لوگوں نے سر اٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے قریب موجود تھی۔ دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ پھر جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دو مرتبہ نماز پڑھائی۔ ایک مرتبہ عسکان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کے علاقے میں۔

1754 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ وَحْدَانَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ



إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . صَحِيحٌ .  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1755- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ مُحَاصِرًا بَنِي مُحَارِبٍ بَنَخْلٍ ثُمَّ نُودِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ مُقْبِلَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ إِخْوَانِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكَعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَانِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نخل کے مقام پر بنو محارب کا محاصرہ کر لیا۔ پھر لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز ہونے لگی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصے کا رخ دشمن کی طرف تھا یہ لوگ آپس میں بات چیت بھی کر رہے تھے۔ دوسرے گروہ کو نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر لیا۔ وہ لوگ اٹھے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہوئیں اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن منذر بن ثمامہ، ابوبکر سراج اطروش۔ حدث عن ابی ہشام رفاعی، وزیاد بن ایوب، و محمد بن عمرو بن ابی مذعور، و ابی اشعث احمد بن مقدم، و علی بن مسلم طوسی۔ روى عنه قاضی جراحى، و ابو حفص بن شاہین، و یوسف بن عمر قواس، و قد ذکر ابابکر سراج فی جملة شیوخہ ثقات۔ و روى عنه ایضاً ابوقاسم صیدلانی، و عبد اللہ بن صفار۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۷۵۴- أخرجه ابو داود فی الصلوة (۱۲۳۶) بابہ صلاۃ الخوف و العاکم فی السنن (۲۳۷/۱-۲۳۸) و البیہقی فی الکبری (۲۵۶/۲-۲۵۷) و ابن حبان (۲۸۷۶) و البغوی فی (شرح السنۃ) (۱۰۹۶) و الطبری (۱۰۳۳) من طریق جریر بن عبد الحمید باسنادہ۔ و صححه العاکم و البیہقی۔ و قد ورد من طرق اخری عن منصور۔ باسنادہ: فأخرجه شعبۃ عن منصور۔ بہ۔ أخرجه ابن ابی شیبۃ (۴/۶۶۵) و النسائی (۱۷۷-۱۷۶/۲) و احمد (۶۰/۴) و أخرجه عبد العزیز بن عبد الصمد عن منصور۔ بہ۔ أخرجه النسائی (۱۷۷-۱۷۸) و الطبری (۱۰۳۷) و أخرجه و قد جاء عن منصور۔ بہ۔ أخرجه الطیالسی (۱۲۱۷) و البیہقی (۲۵۴-۲۵۵) و أخرجه شیبان النہوی و اسرائیل عن منصور۔ بہ۔ أخرجه الطبری (۱۰۳۴)۔ و جرد ابن حجر اسنادہ فی (الاصابة) (۱۴۲/۴) و نسبه لابی داود و النسائی۔

۱۷۵۵- أخرجه السارقطنی من رواية الحسن عن جابر۔ و قد ورد من طرق عن الحسن: أخرجه ابن خزيمة (۱۳۵۳) و البیہقی (۲۵۹/۲) و ابن ابی شیبۃ (۴/۶۶۵) و السارقطنی لغنا۔ و قد اختلف فیہ علی الحسن فقيل: عنه عن جابر۔ وقيل: عنه عن ابی بکرۃ۔ و سیرد ذلك ان شاء اللہ تعالیٰ۔ و قد ورد لغنا الحديث من غیر و جہ عن جابر۔ فأخرجه ابن ابی شیبۃ (۴/۶۶۵-۶۶۶)؛ حدثنا عفان؛ حدثنا ابان بن یزید؛ حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر۔ بہ۔ و من طریق ابن ابی شیبۃ أخرجه مسلم فی المسافرین (۸۱۳) باب صلاۃ الخوف و ابن حبان فی صلاۃ الخوف (۲۸۸۶)۔ و أخرجه احمد (۳۶۴/۲) و البیہقی (۲۵۹/۲) و البغوی فی (شرح السنۃ) (۱۰۹۵) من وجه آخر عن عفان۔ بہ۔ و أخرجه الطحاوی فی السمانی (۳۱۵/۱) من رواية موسى بن اسماعیل عن ابان۔ بہ۔ و أخرجه مسلم (۸۱۳) و ابن خزيمة (۱۳۵۲) من رواية یحیی بن حسان عن معاوية بن سالم عن یحیی بن ابی کثیر۔ بہ۔ و علقه البخاری فی المغازی (۱۱۳۶) باب: غزوة ذات الرقاع عن ابان به مطلقاً۔ و راجع (تفلیح التعلیق) لابن حجر (۱۲۰/۴-۱۲۱)۔

تاریخ بغداد (۳/۲۶۱)۔

1756- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ التَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةُ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ تَجَاهُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا تَجَاهُ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ حَتَّى اتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ بِهَذَا كَانَ يَأْخُذُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ لِي مَالِكٌ أَحَبُّ إِلَيَّ هَذَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَكُونُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ صَحِيحٌ۔

صالح بن خوات اس صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی۔ (وہ صحابی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک گروہ نے صف قائم کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر وہ لوگ خود کھڑے ہوئے اور انہوں نے بقیہ نماز خود ادا کر لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف بنالی۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رہ جانے والی رکعت انہیں پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۷۵۶- اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱) باب: صلاة الخوف ومن طريقه الشافعي في (الرسالة) ص (۱۸۲) رقم ۱۸۶ و البخاري في (الموطأ) (۱۱۲۹) باب: غزوة ذات الرقاع ومسلم في (المسافرین) (۸۶۲) باب: صلاة الخوف و ابو داود في (الصلوة) (۱۲۴۸) باب: من قال اذا صلى ركعة وثبت قائما اتموا لانفسهم ركعة والنسائي في (صلاة الخوف) (۱۷۱/۲) والطحاوي في (المعاني) (۳۱۲/۱) و (۳۱۲) و البغوي في (شرح السنة) (۱۰۹۶) و الطبري (۱۰۳۱۵) و البيهقي (۲۵۲/۲-۲۵۲) و الدارقطني في (من طريقه عن مالك عن يزيد ابن رومان) باب: اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱-۱۸۱) باب: صلاة الخوف عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن رسول بن ابي حنيفة به- ومن طريقه مالک هكذا اخرجہ ابو داود في (الصلوة) (۱۲۴۹) باب: من قال اذا صلى ركعة وثبت قائما اتموا لانفسهم ركعة و ابن حبان في (صلاة الخوف) (۲۸۸۵) و البيهقي في (الكبرى) (۲۵۶/۲) و الطحاوي في (المعاني) (۳۱۲/۱) و احمد (۱۱۸/۲) و اخرجہ عن يحيى بن سعيد هكذا جماعة بمتابعة مالک- فاخرجہ شعبه عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ احمد (۱۱۸/۲) و ابن حبان (۲۸۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۵۶۲۱)- و اخرجہ مسدد عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ البخاري في (الموطأ) (۱۱۲۱) باب: غزوة ذات الرقاع- و اخرجہ محمد بن بشر عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ الترمذي في (الصلوة) (۵۶۵) باب: ما جاء في صلاة الخوف و ابن ماجه في (الفرق) (۱۲۵۹) و الدارمي (۲۵۸/۱) و ابن خزيمة (۱۲۵۶) و البيهقي في (الكبرى) (۲۵۲/۲) و الطبري (۱۰۳۵۰)- و اخرجہ ابو موسى عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ ابن خزيمة (۱۲۵۶)- و اخرجہ يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد الانصاري به- اخرجہ ابن ابي شيبة (۱۲۶۶/۲) و الطبري (۱۰۳۱۹)- و اخرجہ ابن ابي حاتم عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ البخاري في (الموطأ) (۱۱۲۱)- و اخرجہ عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد اخرجہ الطبري (۱۰۳۱۸)-

ابن وہب کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے پہلے مجھ سے کہا: مجھے یہ روایت سب سے زیادہ پسند ہے۔ لیکن انہوں نے پھر اس موقف سے رجوع کر لیا اور بولے: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کریں۔

**1757-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بَعْضُ أَصْحَابِهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَأَخَّرُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِينَ رَكَعَتَانِ رَكَعَتَانِ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی۔ آپ نے کچھ اصحاب کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ وہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوبکر باہلی بصری، قدم بغداد، وحدث بھاعن عبدوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، وابی ضمرة انس بن عیاض، و محمد بن جعفر غندر، و محمد بن ابی عدی، و غیر ہم، روى عنه عبد اللہ بن احمد بن حنبل، و عبد اللہ بن محمد بغدادی، و یحییٰ بن محمد بن صاعد، و جملة آخرهم قاضی محامی، نقل خطیب توثیقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۲۷)، و ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۳/۱۹-۲۰)۔

○ سعید بن عامر ضعی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ صالح، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ربما وہم۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۵۱)۔

**1758-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ.

۱۷۵۷- أخرجه ابن حبان في صحيحه رقم (۲۸۸۱) و البيهقي (۲۵۹/۲) من طريق سعيد ابن عامر به- و أخرجه ابو داود في صلاة الخوف (۱۲۸) باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين عن عبد الله بن معاذ ثنا ابی ثناء الاشعث به- و أخرجه الدارقطني في الرواية بعد الاتي من رواية عمرو بن خليفة البكراني: حدثنا اشعث به- و أخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من رواية حماد بن سلمة: ثنا قتادة عن الحسن: فجملة عن جابر بدلالة من ابی بكرة- وقد مضى نخرج حديث جابر من غير طريق الحسن عنه- و اما حديثه عن ابی بكرة من رواية الاشعث عنه- و السابق فثنا عند ابی داود- فقد أخرجه أيضاً: النسائي في صلاة الخوف (۱۷۹/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۵۱/۱) و ابن حبان (۲۸۸۱) و البيهقي (۲۶۰/۲) و احمد (۲۹/۵) من رواية الاشعث به- و أخرجه الطحاوي (۲۵۱/۱) و كذا الطيالسي (۸۷۷) من رواية واصل بن عبد الرحمن ابی هرة البصري عن الحسن به بمشابة الاشعث-

۱۷۵۸- أخرجه النسائي (۱۷۸/۲) من طريق عمرو بن عاصم: حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة به- و ابن خزيمة رقم (۱۲۵۲) من طريق يونس عن الحسن به-

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں انہیں دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے افراد کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرا۔

**1759-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبُكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثُ ثَلَاثَ .

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چھ رکعات ہوئیں اور لوگوں نے تین تین رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معمر بن ربیع قیسی بصری بحرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۵۳)۔

○ عمرو بن خلیفہ، اخوہوذة بن خلیفہ۔ یروی عن محمد بن عمرو، وسليمان تيمي۔ روى عنه ابو قلابة رقاشي۔ كنية ابو عثمان، ربما كان في بعض روايته بعض مناكير، واخرجه له ابن خزيمة في صحيحه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۲۹/۷)، ولسان (۴/۲۱۷)۔

**1760-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفِّينَ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً. وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ

۱۷۵۹- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۳۶۸) وخرجه البيهقي في السنن (۲۶۰/۲) كتاب صلاة الخوف باب الامام يصلي بكل طائفة ركعة ويسلم من طريق محمد بن معمر بن ربیع بنه۔

۱۷۶۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۶۶) باب: يصلي بكل طائفة ركعة والطحاوي في شرح المعاني في صلاة الخوف (۲۱۱/۱) و البيهقي في صلاة الخوف (۲۶۱/۲) من طريق خضيف باسناره۔ قال البيهقي: (هذا الحديث مرسل ابو عبيدة لم يمدك اباه۔ وخضيف الجزري ليس بالقوي)۔ الـ و ابو عبيدة لم يسمع من ابيه نبيا قاله ابو حاتم و جماعة كما في (جامع التمهيد) للعلاءي ص (۲۰۵-۲۰۶) (۲۲۶) و كذلك قاله الترمذي كما في سننه (۲۸/۱)۔ وخضيف قال احمد: مضطرب الحديث و ضعفه في سائر الروايات عنه و كذلك ضعفه النسائي وغيره۔ و ضعفه ابن ميمون في رواية و ابن سعد۔ بنظره: (التوضيح) (۱۶۶-۱۶۷/۲)۔ و قال ابن حجر في (التقریب) (۲۲۶/۱): (صدوق سيى، الحفظ خلط بآخره و رمي بالدرجاء)۔ الـ۔



أُولَئِكَ إِلَى مَقَامٍ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلِّمُوا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی۔ لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کھڑی ہوگئی اور دوسری دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے لوگ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ گئے اور پہلے والے لوگوں کی جگہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پہلے والے لوگ اس جگہ واپس آئے انہوں نے ایک رکعت خود ادا کی اور سلام پھیر لیا۔

## 6-باب مَا جَاءَ فِي مَا يَجُوزُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

1761- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يَغْطِي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ دریافت کیا: کیا عورت صرف قمیص اور چادر کے اندر نماز ادا کر سکتی ہے جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کی قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو بھی ڈھانپ لیتی ہو (تو ایسا کرنا جائز ہے)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم ان اسناد کے ہمراہ یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر منقول ہے اس میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۶۱- أخرجه أبو داود في الصلاة (٦٤٠) باب: في كم تصلي المرأة! والحاكم في الصلاة (٢٥٠/١) وصححه والبيهقي في الكبرى (٢٢٢/٢) باب: ما تصلي فيه المرأة من الثياب من حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار باسناده مرفوعاً - وقال أبو داود: (روى هذا الحديث مالك بن انس وبكر بن مضر وحفص بن غياث واسماعيل بن جعفر وابن أبي ذئب وابن اسحاق عن محمد بن زيد عن امه عن ام سلمة لم يذكر احد منهم النبي صلى الله عليه وسلم قصروا به على ام سلمة) - اهـ - وهذه الروايات المتشابهة البسيطة في البوطا (١٤٢/١) باب: الرخصة في صلاة المرأة في السرع والخمار والسنن الكبرى للبيهقي (٢٢٢/١-٢٢٣) - وصحح عبد الله بن ماجة وغيره الموقوف وهو الصواب - وراجع: (تلخيص الجبير) لابن حجر (٢٨٠/١) -



## راویان حدیث کا تعارف:

- مجاہد بن موسیٰ خوارزمی قحلی، ابوعلی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۲۵)۔
- محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۳۱)۔

## 7- باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْئَتِهِمَا .

باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ

1762 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا فَنَادَى فَقَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرَوْهُ إِلَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ النَّدَاءَ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

ابن ابی داؤد نامی راوی کہتے ہیں: یہ سنت ہے اور اسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منورہ منفرد ہیں۔  
زہری کے حوالے سے عبدالرحمن نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے نماز کسوف کے لیے اعلان کیا جائے۔

...—...—...—...

## نماز کسوف کا حکم

نماز کسوف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کسوف (یعنی سورج گرہن کے وقت) نماز ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

اس نماز کے طریقے اس میں قرأت کے طریقے اور نماز کے اوقات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے آیا خطبہ دینا اس کے لیے شرط ہے یا نہیں ہے؟

۱۷۶۲- أخرجه ابن عباس في صلاة الكسوف (۲۸۸۲) عن عمر بن محمد السجستاني، حدثنا عمرو بن عثمان القرشي، حدثنا الوليد بن مسلم، بإسناده - وأخرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۲) باب: الدعاء للصلاة الكسوف، وأبو داود في الصلاة (۱۱۹۰) باب: بخاري فوسل بالصلاة من رواية عمر بن عثمان بإسناده - وأخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۵-۱۰۶۶) باب: الجهر بالفراة في الكسوف، ومسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف، والنسائي في الكسوف (۱۲۲/۲) والبيهقي في (شرح السنة) (۱۱۶۶) من رواية الوليد بن مسلم، بإسناده -

یہ بھی اختلاف ہے چاند گرہن کا وہی حکم ہے جو سورج گرہن کا ہے؟  
اس بارے میں پانچ اصولی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: نماز کسوف کا طریقہ

امام مالک، امام شافعی، جمہور اہل حجاز اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں نماز عیدین اور نماز جمعہ کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض روایات قیاس کے خلاف ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قیام کیا اور طویل قیام کیا، پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع — تم تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے سر مبارک اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو اس کے بعد آپ نے سلام پھیر دیا، اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے بھی یہی طریقہ ثابت ہے، ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔ شیخ ابو عمرو فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات اس بارے میں منقول مستند ترین روایات ہیں۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور منقول ہونے کے حوالے سے انہیں دیگر روایات پر ترجیح دی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کسوف میں ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

حضرت ابوبکرہ، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین کی طرح نماز کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں۔

شیخ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: یہ تمام روایات مشہور اور مستند ہیں اور ان میں سب سے بہترین وہ روایت ہے جسے شیخ ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی، بالکل اسی طرح جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھائیں، آپ نے ہر رکعت میں رکوع اور سجدہ کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے، یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

جن فقہاء نے احادیث کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اور قیاس کے حوالے سے یعنی دیگر تمام نمازوں کے طریقے — ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے ان روایات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: نماز کسوف میں دو رکعات ہوں گی۔

علامہ ابن رشد کہتے ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: خلاصہ کلام یہ ہے: ہر فریق اپنے اسلاف کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہے اس لیے بعض اہل علم نے اسے اختیار دینے پر محمول کیا ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: یہی بہتر بھی ہے کیونکہ نسخ کے مقابلے میں جمع اور تطبیق زیادہ بہتر ہے۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: نماز کسوف کی دو رکعات کے دوران دس مرتبہ رکوع کرنے، آٹھ مرتبہ رکوع کرنے، چھ مرتبہ رکوع کرنے اور چار مرتبہ رکوع کرنے کی روایات بھی منقول ہیں، لیکن یہ تمام روایات ضعیف طریقے پر منقول ہیں۔

شیخ ابوبکر بن الممذر کہتے ہیں: اسحاق بن راہویہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے وہ سب ایک دوسرے کے قریب ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ اس میں اصل قابل اعتبار چیز سورج گرہن کا ختم ہونا ہے۔

رکوع میں اضافہ اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ جس گرہن کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی وہ گرہن ختم کتنی دیر میں

ہوا تھا؟

شیخ علاء بن زیاد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب نمازی سر اٹھائے اور آفتاب کی

طرف دیکھے تو اگر وہ روشن ہو چکا ہو تو سجدے میں چلا جائے اور پھر دوسری رکعت ادا کرے، لیکن اگر پہلے رکوع کے دوران

سورج روشن نہ ہو تو وہ دوسرا رکوع کرے گا، پھر وہ سورج کا جائزہ لے گا، تو اگر وہ روشن ہو گیا ہو تو سجدے میں چلا جائے گا اور

دوسری رکعت کا اضافہ کرے گا۔ لیکن اگر سورج روشن نہیں ہوا ہے تو وہ تیسری مرتبہ رکوع کرے گا۔ اسی طرح پہلی رکعت میں

رکوع کی تعداد بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

اسحاق بن راہویہ نے یہ بات کہی ہے ہر رکعت میں چار سے زیادہ مرتبہ رکوع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ

رکوع کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر بن الممذر کہتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے نماز کسوف میں اختیار ثابت ہے اس میں

نمازی کو اختیار ہے وہ چاہے تو ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرے اور چاہے تو تین مرتبہ رکوع کر لے یا چار مرتبہ کر لے۔ لیکن

موقف درست نہیں ہے کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ گرہن کے موقع پر نماز پڑھائی تھی۔

شیخ ابن رشد کہتے ہیں: جس حدیث کا تذکرہ انہوں نے کیا ہے اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ

علامہ ابن عبد البر نے یہ کیسے کہہ دیا ہے یہ ضعیف حوالے سے منقول ہے۔

دو رکعات میں دس مرتبہ رکوع کرنے کی روایت کو صرف امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

دوسرا مسئلہ: نماز کسوف کے دوران قرأت کرنا

اس بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز

کسوف کے دوران پست آواز میں قرأت کی جائے گی جبکہ امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ

کہتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس میں پست آواز میں قرأت کی تھی کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ کی قرأت جتنا طویل قیام کیا۔

یہی مفہوم آپ سے منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لیکن میں نے آپ کی زبانی کسی ایک حرف کی تلاوت بھی نہیں سنی۔

اسی طرح ابن اسحق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا: آپ ﷺ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی ہوگی۔

جن فقہاء نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے: وہ یہ کہتے ہیں: نماز کسوف میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اور کیونکہ ان احادیث میں صراحت موجود ہے: اس لیے امام مالک اور امام شافعی رحمہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی تلاوت کرنا مستحب ہے: تیسری رکعت میں سورہ بقرہ کی ڈیڑھ سو آیات جتنی تلاوت مستحب ہے اور چوتھی رکعت میں سورہ بقرہ کی پچاس آیات جتنی تلاوت مستحب ہے۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کی قرأت کرنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

ان حضرات نے اپنے مسلک کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

دن کی نماز گونگی ہوتی ہے (یعنی اس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے)۔

جبکہ اس کے برخلاف روایات بھی منقول ہیں: ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں ایک رکعت میں سورہ نجم کی تلاوت کی تھی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے: وہ قرأت بلند آواز میں تھی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحق رحمہما نے اس مسئلے کی تائید میں سفیان کے حوالے سے منقول وہ روایت بھی دلیل کے طور پر پیش کی ہے: جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: سفیان بن حسن نامی راوی قوی نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: امام زہری رحمہ اللہ سے ان کی متابعت عبدالرحمن بن سلیمان نے کی ہے اور یہ سب زہری کی احادیث نہیں ہیں۔ پھر اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ابن اسحاق نے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس کے خلاف ہے۔

ان فقہاء نے اپنے مسلک کی تائید میں قیاس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات سنت ہے دن کی باجماعت نماز ہے اس لیے اس کی اصل عیدین اور استسقاء کی نمازیں ہوں گی۔ امام طبری رحمہ اللہ نے ان سب سے برعکس رائے اختیار کی ہے وہ جمع اور تطبیق کی راہ ہے۔ ہم یہ کہہ چکے ہیں اگر ممکن ہو تو ترجیح کے مقابلے میں زیادہ افضل طریقہ یہ ہے: جمع اور تطبیق کی کوشش کی جائے۔ میرے علم کے مطابق علم اصول کے ماہرین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

### تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف کسی بھی وقت میں ادا کی جاسکتی ہے خواہ اس وقت میں عام نماز ادا کرنا ممنوع ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: ممنوع اوقات میں نماز کسوف ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں ابن وہب نے یہ روایت نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف صرف اس وقت میں ادا کی جاسکتی ہے جس میں کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جبکہ ابن قاسم نے یہ روایت نقل کی ہے امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: سنت یہ ہے: چاشت سے لے کر زوال کے درمیانی وقت میں اس نماز کو ادا کیا جائے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کی جنس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ممنوع اوقات میں نہیں پڑھی جاتی۔

ان فقہاء نے یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے یہ اوقات نماز کی تمام اقسام کے ساتھ مخصوص ہیں انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف اور دیگر کسی بھی نماز کو ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جبکہ جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے یہ اوقات نوافل کے ساتھ مخصوص ہیں تو انہوں نے نماز کسوف کو سنت قرار دیا ہے لہذا انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف کی ادائیگی کو جائز قرار دیا ہے۔ شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کی کوئی دلیل میری سمجھ میں تو نہیں آتی۔

ماسوائے اس کے کہ آپ نماز کسوف کو نماز عید کے مشابہہ قرار دیں۔

### چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے نماز کسوف ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا شرط ہے یا نہیں؟

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: خطبہ دینا شرط ہے۔



امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما علیہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں کوئی خطبہ نہیں ہے۔  
اس اختلاف کا بنیادی سبب اس علت کے سلسلے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں سلام پھیر لینے کے بعد خطبہ دیا تھا جس کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے وہ روایت کرتی ہیں:  
جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ خطبہ اس لیے دیا تھا نماز عیدین اور نماز استسقاء کی طرح نماز کسوف میں خطبہ دینا سنت قرار دیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس وقت خطبہ اس لیے دیا تھا کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: سورج گرہن کی طرح چاند گرہن میں بھی باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری رحمہما علیہما اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما علیہما اس بات کے قائل ہیں: چاند گرہن کی صورت میں باجماعت نماز ادا نہیں کی جائے گی، البتہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا کر لیں گے۔

اس اختلاف کا سبب درج ذیل حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز ادا کرو یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے اور صدقہ و خیرات کرو۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما علیہما نے نقل کیا ہے۔

جن فقہاء نے اس نماز سے ایک ہی مفہوم مراد لیا ہے یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق آپ ﷺ نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی انہوں نے چاند گرہن کے موقع پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ جبکہ جن فقہاء نے اس سے

مختلف معنی مراد لیا ہے کیونکہ چاند گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنا منقول نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس سے وہ کمترین چیز مراد لی جائے جس پر شریعت کی روشنی میں لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ انفرادی طور پر نفل نماز ادا کرنا ہے۔

گویا یہ فقہاء یہ سمجھتے ہیں اصل یہ ہے: شریعت میں لفظ صلوٰۃ کو اس کے قلیل ترین مفہوم پر محمول کیا جائے جس پر اس لفظ کا اطلاق کیا جاسکے ماسوائے اس صورت کے کہ جب اس کے برخلاف کوئی دلیل موجود ہو۔

جب سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل نے اس کے خلاف دلیل فراہم کر دی تو چاند گرہن کی نماز کا حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کو اس مجمل کی توضیح قرار دیتے ہیں جو نماز کے حکم میں موجود ہے اس لیے اس پر عمل کرنا ان کے نزدیک واجب ہے۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے چاند گرہن کے موقع پر دو رکعت باجماعت ادا کی تھیں اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک زلزلہ آندھی اور طوفان وغیرہ کے آنے کے موقع پر یا کوئی بھی نشانی ظاہر ہونے کے موقع پر نماز پڑھنا مستحب ہے انہوں نے اس سلسلے میں سورج اور چاند گرہن کے اوقات میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی علت پر قیاس کیا ہے یعنی علت یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے تو ان حضرات کے نزدیک قیاس کی سب سے قوی جنس یہ ہے کیونکہ اس میں علت کا قیاس ہے جس پر نص موجود ہے۔

البتہ امام مالک، امام شافعی رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: جب زلزلہ آئے تو اس وقت نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے ورنہ کوئی حرج نہیں

ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ زلزلہ آنے پر بھی سورج گرہن کی طرح نماز ادا کی تھی۔

1763- قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ وَتَابِعُهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُو قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلہ وسلم) ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الصلوٰۃ الباب السادس فی صلوٰۃ الکسوف

۱۷۶۲- أخرجه مسلم (۶۲۰/۲) کتاب الکسوف باب صلاة الکسوف الحديث (۹۰۱/۵) والنسائي (۱۳۲/۲) کتاب الکسوف باب نوع آخر منه عن عائشة من طريق الوليد بن مسلم عن اللوزاعي به- و الحديث أخرجه البخاري في صحيحه (۲۵۲/۲) کتاب الکسوف باب الجهر بالصلاة في الکسوف الحديث (۱۰۶۶) من طريق الوليد بن مسلم قال: قال اللوزاعي وغيره..... فذكره- قال الحافظ أبو جعفر مسلم عن محمد بن مهران عن الوليد بن مسلم: حدثنا اللوزاعي وغيره..... فذكره-

وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَذْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی، لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی، نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی، پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرأت کرنا شروع کی، لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا، پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور آپ نے ان دو رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا، آپ ﷺ کی نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلمہ بن ابی فاطمہ مرادی جملی، ابو حارث مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵۸)۔

1785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى فِي كُلِّ

۱۷۸۵ - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف والنسائي في الكسوف (۱۲۰/۲) باب: نوع آخر منه عن عائشة و أبو داود في الصلاة (۱۱۸۰) باب من قال: أربع ركعات من رواية محمد بن سلمة المرادي عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) من رواية هريرة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۲) باب: إذا انفلتت الصلاة في الصلاة من رواية محمد بن مقاتل عن عبد الله - وهو ابن المبارك - عن يونس بإسناده - وأخرجه ابن حبان (۲۸۸۱) من رواية حبان بن موسى: أخبرنا عبد الله - وهو ابن المبارك أيضًا - أخبرنا يونس بإسناده - وأخرجه البخاري في التفسير (۴۶۲۶) من رواية حبان بن البراء عن يونس بإسناده -

۱۷۸۶ - أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۶) باب: خطبة الإمام في الكسوف و أبو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: أربع ركعات كذا قبلها من أحمد بن محمد بن صالح بإسناده - وهو من رواية الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري بإسناده نحوه - وأخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) والنسائي في الكسوف (۱۲۹/۲) وابن حبان في الكسوف (۲۸۸۱) والطبراني في الكبير (۱۰۶۶۵) - وأخرجه محمد بن الوليد الزهري عن الزهري نحوه - أخرجه مسلم (۹۰۲) في الكسوف -

رُكْعَةٍ رَّكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی ہے۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے جیسے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ نے ہر ایک رکعت میں

دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1766 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي

الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً يَجْهَرُ

بِهَا يَغْنَى فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةُ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْجَهْرَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (سورج گرہن کی نماز میں) طویل قرأت کی تھی

آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں ایسا کیا

تھا۔

ابن ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کرنے کو نقل کرنے میں اہل مدینہ مفرد ہیں۔

1767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّيْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو

إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِي رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يقرأ فِي كُلِّ

رُكْعَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز میں چار

رکعت میں آٹھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور آپ ﷺ نے ہر ایک رکعت میں قرأت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن محمد عابد، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابواسامعیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار

1766 - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۸۸) باب القراءة في صلاة الكسوف قال: حدثنا العباس بن الوليد - فذكره - وأخرجه

الزهرري هكذا جماعة: فأخرجه عنه عبد الرحمن بن نسر، وتقدم نخرج حديثه هنا وهو أهل حديث ذكره الدارقطني في الكسوف -

أخرجه عقيل بن خالد عن الزهرري به - أخرجه أحمد (۶۵/۶) - وأخرجه سفيان بن حسين عن الزهرري به - أخرجه الترمذي في الصلاة

(۵۶۳) باب: ما جاء في صلاة القراءة في الكسوف -

1767 - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۸) باب: ذكر من قال: إنه رُكْعَتَانِ رُكْعَتَانِ في أربع سجعات والتسائي في الكسوف (۱۲۸/۳) (۱۲۹/۳)

باب: كيف صلاة الكسوف! وأبو داود في الصلاة (۱۱۸۲) باب: من قال: أربع ركعات في البخاري في (شرح السنة) (۱۱۴۱) وأحمد

(۲۳۵/۱) (۲۳۶/۱) والدارمي (۲۵۹/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۰۱۹) من طرق عن سفيان الثوري عن حبيب بن سفيان - وقال ابن حبان في

(صحيحه) (۹۸/۷): ليس بصحيح! لأن حبيباً لم يسمع من طاووس هذا الخبر! - وقال البيهقي في الكبرى (۴۲۷/۴)، (وحيب) وأحمد

كان من الثقات فذكر كان يدرس ولم أجده ذكر سماعه في هذا الحديث عن طاووس ويحتمل أن يكون صله عن غير منوف به عن

طاووس - وقد روى سليمان اللاحول عن طاووس عن ابن عباس: أنه صلى ثمان رُكْعَاتٍ في أربع سجعات: فعادته في الرفع والسجود

حبيباً - وفيه علة أخرى: وهي السند فذكر روى غير واحد عن ابن عباس: (أنها أربع ركعات وأربع سجعات) - أ -



دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۳۷)۔

**1768** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفْصٍ خَالَ النَّفِيلِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَغَيْنَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِالْعَنَكُوتِ أَوْ الرُّومِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (يس)۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں (دو رکعت میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورہ یسین کی تلاوت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ سمع علی بن جعد جوہری، وعلی بن یحییٰ بن بری، و محمد بن سلام جعفی، واسحاق بن موسیٰ انصاری، و آخرین۔ وروی عنہ عبد اللہ بن محمد بغوی، و یحییٰ بن محمد بن ضاعد، و قاضی محاطی وغیرہم۔ وکان مذکوراً بالعلم وفضل، موصوفاً بالصلاح وزهد، من اهل بیت کلہم علماء ومحدثون، ونقل خطیب اند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۴-۱۸۳)۔

**1769** - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يُونُسَ أَبُو يُونُسَ الرَّامُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آتَانِ . الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند یہ دونوں نشانیاں ہیں۔

۱۷۷۸- تقدم تخرج حديث عائشة من وجوده عن الزهري - و تقدم الدارقطني برواية اسحاق ابن راشد عنه - و سعيد بن حفص خال النفيلي: قال ابن القطان: لا اعرف حاله: كما في نصب الراية (۲/۲۳۱)۔  
۱۷۷۹- سبق قريباً قول الدارقطني: (الحسن لم يسمع من ابي بكره) لكن نفعه العائني في ذلك في كتابه (جامع التمهيد) ص (۱۹۶) و بين ان البخاري روى للحسن عن ابي بكره غير ما حديث وقد اورد الدارقطني الحديث ايضا وفي الذي يورد من وجهين عن الحسن - و تقدم من وجوده عن الحسن كالتالي: فاخرجه يونس بن عبيد عن الحسن - به - اورد الدارقطني في الرواية الآتية - و شاركه فيه النسائي في الكسوف (۱۲۶/۳-۱۲۷) باب: الامر بالصلاة عن الكسوف حتى تجلي و ابن حبان في الكسوف (۲۸۲۲) (۲۸۲۵) - و من هذا الوجه أيضاً: اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۰) باب: الصلاة في كسوف الشمس و (۱۰۶۸) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) كل ذلك في الكسوف - وفي اللباس (۵۷۸۵) باب: من جر ازاره - و ابن خزيمة (۱۲۷۶) - و اخرجه مبارك بن فضالة عن الحسن - به - اخرجه ابن حبان (۲۸۲۶) - و اخرجه اتفق عن الحسن - به - اخرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۲) (۱۵۶) و الحاكم في المستدرک (۲۲۶/۱-۲۲۵) و حسن اسارده الامام الذهبي - و صححه ابن حبان (۲۸۲۷)۔



اس روایت میں یہ بھی ہے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ (جھک جاتی ہے) تو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک گرہن ہو جائے تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو۔

1770- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْبَنَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ . تَابَعَهُ نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ .  
 ☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے۔  
 یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محبوب، بنانی۔ بضم موحدة ونه نون۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۴)۔

○ محمد بن دینار ازدی، ثم طاحی۔ ابو بکر بن ابی فرات بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۰)۔

1771- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ لِمَهْدِينَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مِنْذُ خَلَقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكِيفُ الْقَمَرِ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكِيفُ الشَّمْسِ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مِنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ .

☆☆ محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقریؒ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرہویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا۔ آسمان و زمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عبد مطلب ہاشمی نوفلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۵/۲)۔

○ عبید بن یعیش، محالی، ابو محمد، کوئی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۲۸ھ یا اس کے بعد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۳۶/۱)۔

۱۷۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔



۱۷۷۲- أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۲) باب: الصلاة في الكسوف وفي بدء الخلق (۲۲۰۱) باب: صفة الشمس والقمر و مسلم في الكسوف (۹۱۸) باب: ذكر النماء بالصلاة الكسوف الصلاة جامعة و النسائي في الكسوف (۱۲۵/۲-۱۲۶) باب: الأمر بالصلاة عند كسوف الشمس و أحمد (۱۰۹/۲) و ابن حبان (۲۸۲۸) و الطبراني في الكبير (۱۲۰۹۵) من طريق عن ابن وهب بإسناد - وله شاهد من حديث أبي مسعود الأنصاري - أخرجه الترمذي في مسنده (۸۸۲) عن مكيان عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود الأنصاري نحوه - وله شاهد آخر عن المغيرة بن ثعبان نحوه - أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۰) و في اللارب (۶۱۹۹) و مسلم في الكسوف (۹۱۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و الطبراني في الكبير (۱۰۱۶) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) من طريق عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن ثعبان نحوه -

## کتاب الاستسقاء

## نماز استسقاء

## ۱-باب

## بلا عنوان

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضُ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَأْنِ هَذِهِ النَّمْلَةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک نبی لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے نکلے وہاں ایک چیونٹی بھی تھی جس نے اپنے پاؤں (یعنی ہاتھ) آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے تو اس نبی نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ، کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن عبید بن عبد اللہ بن حساب، ابوحسن بزاز، نقل بغدادی قول ابی حسین بن لہتمیم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امینا، حافظ عارفا۔ ان کا انتقال ۳۳۰ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۴/۱۲)۔

○ عبد عزیز بن ابی سلمۃ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر ابو عبد الرحمن، مدنی، نزہل بغداد، لا باس بہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۹/۱)۔

۱۷۷۴- اخرجہ الحاكم (۲۴۵/۱-۲۴۶): حدَّثَنَا أَبُو الْعَمَسِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفِيفَةَ التَّحِيَّانِي بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَاصِمِ عَنْ إِسْحَاقَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ - وَقَالَ: (صَحِيحُ الْأَسْنَادِ وَلَمْ يَخْرُجْ) - (وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَجْعَلَا) - وَقَالَ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْأَسْنَادِ (۱۳۷/۲): (وَالْمُسَالِبُ فِي مَسَلَسَاتِ الْجَوَالَةِ) - (لَكِنَّ الْحَدِيثَ أَخْرَجَهُ الطَّهَافِيُّ فِي مُسْكَلِ الدَّنَاءِ (۲۷۲/۱) قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رُوْحٍ عَنْ عَفِيفَةَ ابْنِ أَبِي شَوَّابٍ - وَخَرَجَهُ الْمُطَّلِبِيُّ فِي التَّاسِخِ (۶۰/۱۲) وَهُوَ ضَعِيفُ الْأَسْنَادِ أَيْضًا - وَخَرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (۱۹۲۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ دَاوُدَ خَرَجَ لَهُ وَاصْحَابُهُ يَسْتَسْقُونَ فَرَأَى نَمْلَةً تَخْرُجُ مِنَ الْخَرْدِ -

## نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے بارش نازل ہونے کے لیے دعائے مانگنے کے لیے شہر سے باہر نکلنا اس کے لیے دعائے مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خشیت اور آہ و زاری کا اظہار کرنا ایک ایسی سنت ہے جو نبی اکرم ﷺ نے قائم کی ہے البتہ بارش طلب کرنے کے لیے نماز ادا کرنے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء ادا کرنا سنت ہے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک استسقاء کی سنت میں نماز پڑھنا شامل نہیں ہے اختلاف کا سبب یہ ہے: بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے حصول کے لیے دعائے مانگی تھی۔ اور نماز ادا کی تھی جبکہ بعض روایات میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نماز استسقاء کی دلیل میں مشہور ترین روایت وہ ہے جس کو عباد بن تمیم نے اپنے چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں قرأت کی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے۔

بعض وہ روایات جن میں بارش طلب کرنے اور دعائے مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کا ذکر نہیں ہے ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی تباہ ہو گئے ہیں راستے ختم ہو گئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

اس سلسلے کی دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے آپ نے بارش کے لیے دعا کی جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو چادر کو پلٹا دیا۔ اس میں بھی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جن حضرات نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے انہوں نے اس کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی نقل کیا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے نکلے تھے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔

جمہور کے حق میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے اس میں راوی نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا اسی لیے یہ ان لوگوں کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی جو نماز کا تذکرہ کرتے ہیں۔

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے: نماز استسقاء کی صحت کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کیونکہ یہ بھی ثابت ہے نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے منبر پر ہی دعا کی تھی۔

لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں ہے نماز استسقاء ادا کرنا سرے سے سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

جن حضرات نے نماز استسقاء کو سنت قرار دیا ہے ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے اس میں خطبہ دینا بھی سنت میں شامل ہے کیونکہ اس بارے میں منقول احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے۔

شیخ ابن المذہب یہ کہتے ہیں: یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی تھی اور اس میں خطبہ دیا تھا۔ علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ خطبہ نماز سے پہلے ہو گا یا نماز کے بعد ہو گا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس بارے میں مذکور احادیث میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے عیدین کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے نماز استسقاء میں بھی خطبہ نماز کے بعد دیا جائے گا۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ لیث بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہو گا۔

شیخ ابن المذہب رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی اور نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد یہ کہتے ہیں: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مختلف حوالوں سے نقل کی ہے ہمارے علم کے مطابق جن راویوں نے نماز استسقاء میں خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے ان سب نے نماز سے پہلے خطبے کا تذکرہ کیا ہے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی۔

علماء کے درمیان اختلاف اس بارے میں پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کی طرح اس میں بار بار تکبیر ہی جائے گی یا نہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح تکبیر کہی جائے گی۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں عیدین کی نماز کی طرح اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کو عیدین کی نماز پر قیاس کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں دو رکعات اسی طرح پڑھائیں جس طرح آپ ہمیں عیدین کی نماز پڑھاتے تھے۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں یہ بات بھی سنت ہے امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دو

مانگے اپنی چادر کو پلٹ دے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرے جیسا کہ احادیث میں یہ بات مذکور ہے۔



البتہ اس کی کیفیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس فعل کو کس وقت سرانجام دیا جائے گا۔

اس کی کیفیت کے بارے میں جمہور کا یہ اتفاق ہے چادر کے دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ والے حصے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا۔ بائیں ہاتھ والے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب تو یہی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ نے اپنی چادر کو پٹا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے دائیں طرف کے حصے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا یا اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف کر دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور دائیں طرف والے حصے کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ صراحت ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ ﷺ نے اس وقت ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی آپ نے اس کے نیچے کے حصے کو اوپر کر دیا جب وہ کپڑا بھاری محسوس ہوا تو آپ نے اسے اپنے کندھے پر ہی پلٹ دیا۔

چادر پلٹنے کا یہ عمل کس وقت سرانجام دیا جائے گا؟

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام چادر کو پلٹ دے گا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ اپنی چادر کو اس وقت پلٹ دے گا جب خطبے کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب امام قیام کی حالت میں ہو اور اس وقت اپنی چادر کو پلٹ دے تو مقتدی بھی بیٹھے اپنی چادر کو پلٹ دے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔“

البتہ امام محمد بن حسن شیبانی، امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں کی رائے اس سے مختلف ہے ان حضرات کے نزدیک مقتدی اپنی چادریں نہیں اٹائیں گے کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہی ہے جو نماز عیدین کے نکلنے کا وقت ہے۔

صرف شیخ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے اس وقت نکلے جب سورج کی شعاعیں نمودار ہو چکی تھیں۔

1774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَوْلَ رِذَاءٍ هُ لِيَتَحَوَّلَ

الْقَحْطُ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

بارش کی دعا مانگتے ہوئے اپنی چادر کو الٹا دیا تاکہ قطر سالی ختم ہو جائے۔

1775- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ) خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِذَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ جَعَلَ الْيَمِينُ

عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالُ عَلَى الْيَمِينِ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ نماز استسقاء

۱۔ بدلیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاغسی کتاب الصلوة الباب السابع فی صلوة الاستسقاء

۱۷۷۴- أخرجه البيهقي في سننه (۲/۲۵۱) كتاب صلاة الاستسقاء باب ما قيل من المعنى في تحويل الرداء من طريق الدارقطني

مرسلًا - وأخرجه الحاكم (۲/۲۲۶): أخبرنا أبو عبد الله العافظ ثنا أبو جعفر عبد الله بن اسماعيل بن إبراهيم بن منصور - الصلاة

محمد بن يوسف بن عيسى الطباع حدثني إسماعيل بن عيسى ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر ..... فذكر

موصولًا - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲/۲۵۱) - وقد صححه الحاكم في المستدرک ووافقه الذهبي -

۱۷۷۵- أخرجه مالك في الاستسقاء (۱/۱۹۰) باب: العمل في الاستسقاء - وأخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۰۵) باب: الاستسقاء - وأخرج

صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء (۱/۱۹۲) باب: تحويل الرداء في الاستسقاء - وأخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۶) باب: صلاة الاستسقاء - وكثيرين (۱/۱۹۷)

الاستسقاء في المصلى - ومسلم في الاستسقاء (۸۹۴) والنسائي في الاستسقاء (۱۵۷/۲) وابن ماجه في الإقامة (۱۲۶۷) باب: ما جاء

صلاة الاستسقاء - وابن خزيمة (۱۴۰۶) (۱۴۱۴) والطحاوي في المعاني (۱/۲۲۴) - وأحمد في المسند (۴/۴۱۰۲۹) من طريق عن

الله بن أبي بكر - بإسناد - وأخرجه ابن أبي ذئب عن الزهري عن عباد بن نجيم - بإسناد - أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۶) وابن عباد

أبو داود في الصلاة (۱۱۶۲) باب: جباغ أبواب صلاة الاستسقاء - وأخرجه ابن أبي ذئب عن الزهري عن عباد - بإسناد - أخرجه مسلم في الاستسقاء (۱۰۲۶) وابن عباد

الاستسقاء (۲۸۶۵) (۲۸۶۵) من طريق عن ابن أبي ذئب - به - وأخرجه جماعة عن الزهري عن عباد - بإسناد - أخرجه مسلم في الاستسقاء (۱۰۲۶) وابن عباد

الزهري - أخرجه عبد الرزاق (۱۸۸۹) - ومن طريق الترمذي (۵۵۶) في الاستسقاء - وقال الترمذي: (حسن صحيح) - وأخرجه أبو

(۱۱۶۱) وأحمد (۴/۲۹) وابن خزيمة (۱۴۱۰) - وأخرجه الزبيدي عن الزهري - به - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۶۲) - وأخرجه

عن الزهري - به - أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۶) والنسائي (۱۵۸/۲) والدارمي (۱/۳۶۱) والطحاوي في المعاني (۱/۲۲۴) - وأحمد (۴/۲۹) وابن خزيمة (۱۴۱۰) - وأخرجه يونس عن الزهري - به - أخرجه مسلم في الاستسقاء (۱۰۲۶) وابن عباد

خزيمة (۱۴۱۰) وأحمد (۴/۲۹) - وأخرجه عمرو بن عباد بن يحيى عن عباد - أخرجه البخاري في الدعوات (۲۴۴۳) باب: الدعاء مستقبل القبلة

سباني نظريه ان ثناء الله قريبًا - وأخرجه عمرو بن عباد بن يحيى عن عباد - أخرجه البخاري في الدعوات (۲۴۴۳) باب: الدعاء مستقبل القبلة

أخرجه عباد بن خزيمة عن عباد - به - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۶۲) وابن خزيمة (۱۴۱۰) وابن عباد (۲۸۶۷) والطحاوي في

(۲۲۴/۱) وأحمد (۴/۲۹) -

ادا کریں (دعا مانگتے ہوئے) آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور دو رکعت (نماز استسقاء) ادا کی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: چادر کو الٹا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابوبکر انماطی، ذکر بغدادی انہ من شیوخ دارقطنی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۴۰۸)۔

**1776-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ سُنَّةُ الْإِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَلَبَ رِذَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلَى يَمِينِهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَثَرَتْ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَقَرَأَ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ ۔

☆ ☆ طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کا سنت طریقہ دریافت کر سکوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لیے) سنت یہ ہے: عید گاہ میں نماز استسقاء ادا کی جائے البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا بھی دیا تھا، آپ ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا تھا، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تھی، آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہی تھی اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی، آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

**1777-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَقْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِذَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

☆ ☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے، آپ نے وہاں لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔ آپ نے بارش کے نزول کی دعا کی۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

۱۷۷۶- أخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۲۳۶) وصححه من رواية سهل بن بكر بن به - و تعقبه الذهبي في (التهذيب) بخوله: (ضعف عبد العزيز) - و أخرجه البيهقي في المستدرك (۲/۲۸۸) من طريق الحاكم - وقال: (محمد بن عبد العزيز لهذا غير قوي) - و محمد بن عبد العزيز ضعفه أبو حاتم الرازي و تركه النسائي - و قال البخاري: منكر الحديث -

1778- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ فَدَعَا اللَّهُ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ فَسَقُوا.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے آپ عید گاہ تشریف لائے وہاں آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنی چادر کو اٹا دیا تو لوگوں کو سیراب کر دیا گیا (یعنی بارش نازل ہو گئی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حانی، ابواسحاق نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

1779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدِ وَالِاسْتِسْقَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین اور استسقاء کی نماز میں بلند آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔

1780- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِيَخْطُبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لائے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جب آپ دعا مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر اٹا دیا۔

1781- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَخَرَجَ لِيَخْطُبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ.

1779- في إسناده عبد الله بن نافع وهو ضعيف تقدمت ترجمته لكن اجتمعوا على ان القراءة في الاستسقاء جهرًا كما ذكر ابن منجد (بجاءه المنجد) (۵۷۵/۲)۔

1780- المخرجه البطولي في الاستسقاء (۱۰۲۸) و مسلم (۸۹۵) والنسائي (۱۶۲/۲) بابها كم صلاة الاستسقاء و ابن ماجه في الصلاة (۱۳۶۷) و ابن خزيمة (۱۵۰۷) و الطحاوي في المعاني (۳۳۲/۱-۳۳۳) و المعجم (۳۶۰/۱) من طريق أبي بكر بن محمد بن منصور۔







○ اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن کنانہ عامری، (اور ایک قول کے مطابق) ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۶۹)۔

**1783** - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ - وَقَالَ هَارُونُ وَيُوسُفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يُسْأَلَ عَنِ خَرَجِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَشِعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَبِّعًا مُتَرَبِّعًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں۔ ہارون اور یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تا کہ میں ان سے بارش کی دعا کے سلسلے میں پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں دریافت کر سکوں، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے کیوں نہیں دریافت کیا؟ (پھر انہوں نے بتایا:) نبی اکرم ﷺ خشوع و خضوع کے عالم میں گریہ وزاری کی کیفیت میں (عید گاہ) تشریف لے گئے تھے اور آپ ﷺ نے دو رکعت اس طرح ادا کی تھی جس طرح آپ عید کی نماز میں ادا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

**1784** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

۱۷۸۲- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۵۹) باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء والنسائي في الاستسقاء (۱۶۲/۲) باب: كيف صلاة الاستسقاء! وأحمد (۲۳۰/۱) وابن خزيمة (۱۵۰/۵) وابن حبان (۲۸۶۲) وابن ماجه في الإقامة (۱۲۶۶) والحاكم في الاستسقاء (۳۳۶/۱) والبيهقي في الاستسقاء (۲۶۱/۲) من طريق وكيع بإسناده وقال الترمذي: (حسن صحيح) - وأخرجه عبد الرحمن بن مغيان به - أخرجه النسائي (۱۵۶/۳) وابن خزيمة (۱۵۰/۸) - وأخرجه أبو نعيم عن مغيان به - أخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۸۸) - ۱۷۸۵- أخرجه المدارقطنی من طريق عن معبد عن قتادة عن انس فأنشأه من طريق يزيد ابن زريع ورعي بن معبد الفطاني وخالد بن الحارث وابي اسامة كلهم عن معبد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس - وروايتهم كالتالي: رواية يزيد عن معبد بن ابي عروبة: أخرجه البخاري في المناسقب (۲۵۶۵) باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم - وأبو داود في الصلاة (۱۱۷۰) باب: رفع اليدين في الاستسقاء - ورواية خالد بن الحارث وابي اسامة تفرد بها المدارقطنی - ورواية يحيى بن معبد عن معبد بن ابي عروبة: أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۶) باب: رفع الامام يده في الاستسقاء - ومسلم في الاستسقاء (۸۹۵) باب: رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء - والنسائي في الاستسقاء (۱۵۸/۲) باب: كيف يرفع - والبيهقي في (شرح السنة) (۱۱۶۲) - وناجيم ابن ابي عمير عن معبد به - أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۶) - ومسلم في الاستسقاء (۸۹۵) - وأخرجه عبد الله بن علي عن معبد به - وأخرجه محمد بن جعفر عن معبد به - أخرجه أحمد (۲۸۲/۲) - وأخرجه حمدة عن معبد به - أخرجه الدارمي (۳۶۱/۱) - وقد ورد الحديث من طريق ثابت عن انس نحوه - أخرجه مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) والنسائي في قيام الليل (۲۶۹/۲) باب: ترك رفع اليدين في الدعاء في الوضوء وابن خزيمة في صحيحه (۱۵۱۲) والبيهقي في شرح السنة (۱۱۶۶) وكذلك أبو داود في الاستسقاء (۱۱۷۱) -

قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا کے دوران ہاتھ اٹھائے ہیں آپ ﷺ نے اس دوران اتنے ہاتھ بلند کیے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگتے ہوئے کبھی ہاتھ بلند نہیں کیے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا تھا آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔





اسی طرح (دوسری دلیل یہ ہے) کہ لوگ میت کے لیے سفارشی ہوتے ہیں اور رواج یہی ہے سفارشی آگے چلتا ہے اس شخص سے جس کی اس نے سفارش کرنی ہوتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے (جس میں یہ بات مذکور ہے):

”نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کرتے ہوئے جنازے کے پیچھے چلے تھے۔“

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جنازے کے پیچھے چلا کرتے تھے ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات تو جنازے کے آگے جایا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے وہ دونوں یہ بات جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے لیے سہولت پیدا کر دیں۔

اس کا مضموم یہ ہے: لوگ جنازے کے آگے چلنے سے احتراز کر لگے تھے تو اگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے پیچھے چلتے تو راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنازے میں شریک ہونے والوں کو دشواری پیش آتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے کو جنازے کے آگے چلنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نوافل پر حاصل ہوتی ہے۔

برخی کہتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے میں وعظ و نصیحت کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ جب انسان جنازے کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی پھر حالت کے بارے میں بھی جائزہ لیتا ہے وہ اس صورت حال سے نصیحت حاصل کرتا ہے اس طرح بعض اوقات جنازے کو اٹھانے میں اس کے تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے تو جب لوگ جنازے کے پیچھے چل رہے ہوں گے تو ضرورت کے وقت یہ تعاون کر سکیں گے اس لیے یہی افضل ہے۔

1786 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 2- باب الْمُسْلِمِ لَيْسَ بِنَجَسٍ.

باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا

1787 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَجَلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمَلَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَنْجَسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو

اللموط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 88/2

کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

### 3- باب مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّكْبِيرُ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار تکبیروں کا کہا جانا

1788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ مَرْوَانَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبِيلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُيِّمَ قَبْرُهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ. وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضُ هَذَا الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھی تھی حضرت جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کو اسی دن نماز پڑھائی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کو ”مسجد خیف“ میں دفن کیا گیا ان کا رخ قبلہ کی طرف کیا گیا تھا اور ان کے لیے لحد بنائی تھی اور ان کی قبر پر چونا لگا دیا گیا تھا۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن مالک متروک ہے دیگر راویوں نے اس روایت کے بعض حصے کو عروہ کے کلام کے طور پر

نقل کیا ہے۔

۱۷۸۷- أخرجه الحاكم (۲۸۶/۱) آخر كتاب الجنائز من رواية خالد بن مخلد: ثنا سليمان ابن بلال عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً بنحوه - وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري - ولم يخرجاه - وفيه رفق بالحديث مختلف فيه على محمد بن عمرو بن اسحاق: (منفصل مثلاً فليمنس) - الله - ونعقبه الذهبي بقوله: (بل نعمل بهما: فيستحب الفصل) - الله - وأخرجه الحاكم أيضاً (۲۸۵/۱) من رواية ابي بكر وعثمان ابني ابي ثيبة عن صفيان: (بإسناده مرفوعاً - وعلقه البخاري في الجنائز (۱۵۰/۲) باب: (غسل الميت ووضوؤه بالماء والسدر) مرفوعاً على ابن عباس فقال: (وقال ابن عباس: رضي الله عنهما: المسلم لا ينحس حياً ولا ميتاً) - قال ابن حجر في الفتح (۱۵۲/۲): (وصله سعيد بن منصور: حدثنا صفيان عن عمرو ابن دينار عن عطاء عن ابن عباس: رضي الله عنهما - قال: (لا تنحسوا موتاكم: فان المؤمن ليس ينحس حياً ولا ميتاً) - إسناده صحيح - وقد روي مرفوعاً: أخرجه الدارقطني من رواية عبد الرحمن بن يحيى المخرومي عن صفيان - وكذلك أخرجه الحاكم من طريق ابي بكر وعثمان ابني ابي ثيبة عن صفيان - والذي في مصنف ابن ابي شيبة عن صفيان موقوف: كما أخرجه سعيد بن منصور - وروي الحاكم نحوه مرفوعاً أيضاً من طريق عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما - الله - قلت: والآخر عن ابن عباس موقوف عند ابن ابي ثيبة (۹۲/۱) وعبد الرزاق (۱۵۰/۲) في الجنائز باب من غسل ميتاً اغتسل او نوضا - وله شواهد موقوفة عند صفيان عن عائشة وابن مسعود وابن عمر وغيرهم - وذكر له البخاري شافعي عن سعد بن ابي وقاص من قوله لقول - وذكر له البخاري شافعي مرفوعاً: (المومن لا ينحس) - وقد روي هذا الحديث عن ابن ابي عمير - رضي الله عنه - مرفوعاً - أخرجه البخاري في الفصل (۲۸۲) باب: عرق الجنب وان المسلم لا ينحس - و (۲۸۵) باب: الجنائز - صريفة - رضي الله عنه - مرفوعاً - أخرجه البخاري في الفصل (۲۷۱) باب: الدليل على ان المسلم لا ينحس - و ابو داود في الطهارة (۱۲۶) ابخرج وبشني في الموقوع وغيره - وسلم في الميعض (۲۷۱) باب: الدليل على ان المسلم لا ينحس - و ابو داود في الطهارة (۱۲۶) الترمذي (۱۲۱) باب ما جاء في مصافحة الجنب والنسائي (۱۵۰/۱) في الطهارة - و ابن ماجه في الطهارة (۵۲۱) باب: مصافحة الجنب - ابن ابي ثيبة (۱۷۲/۱) و ابو عوانة (۲۷۵/۱) و ابن الجارود (۹۶) - وله شاهد من حديث حذيفة مرفوعاً بنحوه - أخرجه مسلم (۲۷۲) ابو داود (۲۴۰) و النسائي (۱۵۰/۱) و ابن ماجه (۵۲۵) و احمد (۲۸۶/۵) و ابو عوانة (۲۷۵/۱) و ابن ابي ثيبة (۱۷۲/۱) - ۱۷۸۸ - هكذا اوردہ الدارقطني من رواية لهذا المتروك - وأخرجه الحاكم (۲۸۶/۱) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً - وفي نسخة الطرقات بن السائب الجزري - قال الحاكم عقبه: (لمست من يخطئ عليه ان الطرقات بن السائب ليس من شرط هذا الكتاب) و انما أخرجه شافعيًا - الله - وقال الذهبي في (التلخيص): (فرات ضعيف) - الله -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سلیمان، ابوحسن علاف معروف ب (ابن قافا): قال خطیب بغدادی: و ما علمت من حاله اخیراً۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳/۵)۔

1789- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ لِحَدَّادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: نَا الْمَلَائِكَةُ صَلَّتْ عَلَى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَقَالُوا هَذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے ان پر چار تکبیریں پڑھی تھی انہوں نے یہ کہا تھا: اے اولادِ آدم! تمہارا (نماز جنازہ ادا کرنے کا) یہ طریقہ ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صباح، بغدادی، سمسار، اصلہ من نھاوند، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از ناظرین حجر عسقلانی (۱۱۰/۲)۔

1790- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ ضَعْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِهَذَا مَوْقُوفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ رحمۃ بن مصعب واسطی۔ قال ابن معین: یس بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۲/۳)، و الاضعفاء والمتر وکین (لابن جوزی (۲۸۳/۱)۔

1791- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ

17۹۰- أخرجه الدارقطني لغنا من طريق عثمان بن سعد و يونس عن الحسن و أخرجه البيهقي (۳۶/۱) من طريق أبي عبيدة عن عثمان بن سعد به و أخرجه الحاكم (۳۶۱/۱) من رواية يونس عن الحسن باسناده - وقال: (صحيح الإسناد و لم يخرجناه و هو من النوع الذي لا يوجد للتابعي الا الراوي الواحد فان عتي بن ضمرة السلمي ليس له راو غير الحسن - و عتي ان الضيحين علله بطله اخرى هو انه روى عن الحسن عن ابي مودن ذكر عتي - ا - ثم ساقه الحاكم (۳۶۵/۱) من رواية يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الربيع عن الحسن عن ابي بن كعب به دون ذكر عتي - ثم قال: (لنا لا يعلل حديث يونس بن عبيد: فانه اعرف بهديث الحسن من اهل المدينة و - و الله اعلم) - ا -

17۹۱- اعله ابو الطيب آبادي في (التعليق المنفي) برحمۃ بن مصعب و ذكر قول ابن معين فيه: (ليس بشيء) - وفاته ان يعله بداد بن معمر و هو مشرور الحديث بل رمي بالوضع لكن ورد الحديث من وجه آخره عن يونس: فخرجه الحاكم (۳۶۱/۱) من رواية عابيل عن يونس عن الحسن عن عتي عن ابي به مرفوعاً: كما سبق في الذي قبله -

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن روح مدنی۔ قال ابن حجر فی لسان المیزان (۳۴۰/۳): من ثقات، ولقبہ عبدوس۔ و ذکر مزی فی رواۃ عن

شبابہ بن سوار، قال: وعبد اللہ بن روح مدائنی۔

○ خارجہ بن مصعب بن خارجہ، ابوجاج، سرخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ وکان

یدلس عن کذا بین، (اور ایک قول کے مطابق): ان ابن معین کذبہ۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا

انتقال 168ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

1792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ

بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ كَذَا قَالَ كَبُرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ أَبُو

بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعًا وَكَبُرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا وَكَبُرَ صُهَيْبٌ

عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبُرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا. مُحَمَّدُ بْنُ

الْوَلِيدِ هَذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت ابوبکر

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت مصعب رضی اللہ

عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین

نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

4- باب التَّسْلِيمِ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَالتَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ.

باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے

1793- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْقَنْزِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتْلُو فِي الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَرْدٍ الْبَغْدَادِيُّ

۱۷۹۲- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۵/۱) باب التكبير على الجنائز أربعا من رواية أبي الوليد محمد بن أحمد بن برد البغدادي

تسليما للجنين من جميل ما سنده وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه في المجلد من فضل الزهد والعلم ابعث له بجمع

الاد ان التبعين لم يخرجاه في المجلد من فضل الزهد والعلم ابعث له بجمع

وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے اس میں چار تکبیریں پڑھی اور ایک سلام پھیرا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عنبسہ کوئی نخعی، اسمہ عمرو بن مروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حجر تمیزاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷)۔

○ مروان نخعی۔ قال ابن ابی حاتم فی جرح وتعدیل (۲۷۲/۸): روی عن علی۔ رضی اللہ عنہ۔ روی عنہ عمران، سمعت ابی یقول ذلک ویقول: مجہول۔ وانظر ترجمہ فی لسان (۲۲/۶)، ومغنی فی ضعفاء (۲/۶۵۲)۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

## نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

نماز (جنازہ کا طریقہ یہ ہے): آدمی پہلے ایک مرتبہ تکبیر کہے پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر ایک تکبیر کہے اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر ایک تکبیر کہے اور اسکے بعد اپنے لیے میت کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا

۱۷۹۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۶۴۲) وابن أبي نية في المصنف (۱۸۸/۴) عن حفص بن غياث بإسناده- وأخرجه عبد الرزاق (۲/۶۱۵۷) عن حماد قال: بلغني عن أبي هريرة: أنه سلم على جنازة حتى سمع من يليه- وقاله ابن جرير عن أبي هريرة- الله- فكلنا من فعل أبي هريرة موقوفاً غير مرفوع- وأخرجه مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة في قصة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي قال: (وكبر أربع تكبيرات) ولم يذكر التسليم- فكلنا أخرجه مالك في الجنائز (۱/۲۳۶) باب: التكبير على الجنائز ومن طريقه الشافعي ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۷۵۷۷) ومن طريق مالك- أيضاً- أخرجه البخاري في الجنائز (۱۲۵۵) باب: الرجل ينمي على أهل البيت بنفسه- وباب: التكبير على الجنائز أربعاً (۱۳۳۳) ومسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز- وأحمد (۲/۶۲۸-۶۲۹) وأبو داود في الجنائز (۲۲۰۴) باب: في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك- والشافعي في الجنائز (۷۲/۴) باب: عدد التكبير على الجنائز- والبخاري في (شرح السنة) (۱۴۸۹) وابن حبان في الجنائز (۲۰۶۸)- وأخرجه عبيد الله بن عمر عن الزهري بإسناده- أخرجه أحمد (۲/۲۸۹) وابن حبان في الجنائز (۲۱۰۰)- وأخرجه مسلم عن الزهري بإسناده- أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۱۸) باب: الصفوف على الجنائز- والترمذي في الجنائز (۱۰۲۲) باب: ما جاء في التكبير على الجنائز- وابن ماجه في الجنائز (۱۵۳۴) باب: في الصلاة على النجاشي- وابن أبي شيبة (۲/۳۶۲-۳۶۳)- وأخرجه صالح عن الزهري به- أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱)- وأخرجه عقيل عن الزهري به- أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۸) وفي مناقب الانصار (۲۸۸۱) باب: موت النجاشي- ومسلم في الجنائز (۹۵۱)- وأخرجه زمة بن صالح عن الزهري به- أخرجه الطيالسي (۲/۲۲۰) وأحمد (۲/۴۷۹)- وأخرجه ابن عبيدة فقال: عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة به- أخرجه أحمد (۲/۲۴۱) والبخاري في (شرح السنة)- وجمع بين الروایتين عن الزهري جملعة- وأخرجه محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن سعيد و أبي سلمة عن أبي هريرة به- أخرجه أحمد (۲/۵۲۹)- وتابعه مسلم عن الزهري عن حماد به- أخرجه عبد الرزاق (۲/۶۲۹) ومن طريقه أحمد (۲/۲۸۰)- وتابعه عقيل عن الزهري عن حماد به- أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۷) باب: صلاة العبيد مع الناس على الجنائز- ومسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز- وتابعه صالح عن الزهري عن حماد به- أخرجه البخاري في مناقب الانصار (۲۸۸۰) ومسلم في الجنائز (۹۵۱) والبيهقي في الكبرى (۱۹/۴)- وتابعه يونس عن الزهري عن حماد به- أخرجه ابن حبان في الجنائز (۲۱۰۱)-

کرے، پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

ابتدائی دور میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف تھا، صحابہ کرام سے تین سے لے کر سات تک تکبیروں کی روایات منقول ہیں، تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن مل گئی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا، آپ لوگوں کو ساتھ لے کر

عید گاہ تشریف لائے، آپ نے ان کی صفیں قائم کروائیں اور نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہی وجہ ہے، جمہور فقہاء نے اس روایت پر عمل کیا ہے۔

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے غریب عورت کی نماز جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے شیخ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں

چار تکبیریں کہا کرتے تھے، ایک مرتبہ نماز جنازہ میں انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی، جب ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی (پانچ مرتبہ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

شیخ ابویضثمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں کبھی چار، کبھی پانچ، کبھی

کبھی سات اور کبھی آٹھ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں

نبی اکرم ﷺ نے اس نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی، پھر اسکے بعد آپ ﷺ اپنے وصال ظاہری تک چار تکبیریں ہی کہتے

رہے۔

اس روایت میں جمہور فقہاء کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنے پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے، جبکہ باقی تکبیروں کے بارے میں

اختلاف ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے، تمام تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک باقی

مختصر القدوری، از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان، حروت، لبنان، ص ۱۱۱

تکبیروں میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے اور اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

جن فقہاء نے اس روایت کے ظاہر کو ترجیح دی اور جو لوگ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم بیان کیا اور جو فقہاء ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے دوسری تکبیرات کو پہلی تکبیر کے مشابہہ قرار دیا ہے کیونکہ قیام اور استواء کے حوالے سے تمام تکبیریں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا یا دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں ایک مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے مزنی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عام نماز میں سلام پھیرنے کے بارے میں ان حضرات کا اختلاف ہے اور نماز جنازہ کو فرض نمازوں پر قیاس کرنا ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں ایک ہی سلام پھیرا جاتا ہے اور انہوں نے نماز جنازہ کو بھی فرض نمازوں پر قیاس کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: نماز جنازہ میں بھی ایک ہی سلام پھیرا جائے گا۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں دو سلام پھیرے جاتے ہیں ان کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی عام نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

اگر نماز میں سلام پھیرنے کو سنت قرار دیا جائے تو نماز جنازہ میں بھی سلام پھیرنا سنت ہوگا اور اگر وہاں اسے فرض سمجھا جائے تو یہاں بھی فرض شمار ہوگا۔ اسی طرح مالکی مسلک میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے سلام پھیرتے ہوئے پست آواز میں سلام پھیرا جائے گا یا بلند آواز میں سلام پھیرا جائے گا۔

1794 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْفَرَّاثُ بْنُ سَلْمَانَ الْجَزَرِيُّ - كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ - عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

بلال بن الجعد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی



مِهْرَان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا إِنَّمَا هُوَ فَرَاتُ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی فرات بن سائب یہ متروک الحدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمیس بن بکر بن حمیس۔ قال صالح بن محمد جزرة علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۴۶۲)۔

1795- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی میں نے اس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سنت یہ ہے۔

.....

۱۷۹۵- أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۲۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز. و ابن ماجه في الجنائز (۳۱۹۸) باب: ما يقرأ على الجنائز. و الترمذي في الجنائز (۱۰۲۷) باب: ما جاء في القراءة على الجنائز بفاتحة الكتاب. و ابن الجارود في (المنتقى) (۵۲۵) و الحاكم (۲۸۶/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۸/۴) من طريق طيفان بامساده. و تابعه شعبه عن سعد بن ابراهيم به. أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۲۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و النسائي في الجنائز (۷۵/۴) باب: الدعاء و الطلوع في (المنتقى) (۲۷۱/۱) و الحاكم (۲۸۸/۱) البيهقي (۲۹/۴) و صاحب مسند ابراهيم بن سعد عن ابيه سعد بن ابراهيم به. أخرجه النسائي في الدعاء (۲۷۰/۱) باب: الدعاء على الجنائز و التكميل في مسند (۵۷۹) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و أخرجه ايضا النسائي في الجنائز (۷۵۰۷۴/۴) باب: الدعاء و الطلوع في (شرح السنة) (۱۸۹۴) و ابن حبان في الجنائز (۲۰۷۱) (۲۰۷۲) و البيهقي في الكبرى (۲۸۸/۴) ابن الجارود في الجنائز (۵۲۷) و أخرجه النسائي في المسند (۵۸۰) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و هو عند الحاكم المسند (۲۵۸/۱) و السنن الكبرى للبيهقي (۳۹/۴) من طريق ابن عبيدة عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابي سعيد البجلي عن سمع بن عباس به. و أخرجه زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس بنحوه. أخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۳۶)۔

## نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں کوئی بھی قرأت نہیں ہوگی، یہ صرف ایک دعا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے ہمارے ملک میں کہیں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔

یہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء بیان کی جائے گی، پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔ تیسری تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے بخشش کی دعا کی جائے گی اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی، پھر اسی طرح تمام تکبیروں میں کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب عام معمول کا ایک منقول روایت سے مختلف ہونا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے نماز جنازہ پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوگا یا نہیں ہوگا؟

عام معمول کی حکایت امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے علاقے کے بارے میں بیان کی ہے جبکہ حدیث سے مراد وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں یہ بات پتہ ہوئی چاہیے کہ یہ ایک سنت ہے۔

جن فقہاء نے اس حدیث کو عام معمول پر ترجیح دی ہے ان کے نزدیک لفظ صلوٰۃ کا اطلاق نماز جنازہ پر بھی ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

ان حضرات نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے موقف کے حق میں ان روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز جنازہ کی مختلف دعائیں منقول ہیں ان میں سے کسی بھی روایت میں تلاوت کا ذکر نہیں ہے۔

اس بنیاد پر وہ روایات حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف تصور کی جائیں گی۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی توضیح کی ہے:

”سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔“

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوامامہ جو اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں اور ان کے والد غزوہ بدر میں شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نماز جنازہ میں یہ بات سنت ہے امام تکبیر کہے پھر اس کے بعد پست آواز میں سورۃ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیریں کہنے کے بعد صرف دعا کرے۔ اس روایت کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو محمد سوید فہری کو سنایا تو وہ بولے: میں نے ضحاک بن قیس کو حبیب بن مسلمہ کے حوالے سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔

1796- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَغْتَسِلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میت کو غسل دیتے ہیں تو ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا ہے اور کوئی غسل نہیں کرتا (یعنی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم نہیں ہے)۔

1797- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

☆☆ ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن نعمان۔ قال دارقطنی: ليس بقوي، كذا نقله ذهبي في ميزان (۳۶۶/۱)، وانظر: لسان (۶۱۲/۱)، ومغنی

۱۔ بدلیۃ الجعبد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

۱۷۹۶- صحیح ابن حجر اسنادہ فی التلخیص (۲۲۹/۱)۔ وقد اخرجہ الخطیب البغدادي فی (تاریخ بغداد) (۶۲۶/۵) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۰۶/۱) من طریق المخرومي به۔ و له تواتر عن ابن عمر عند ابن أبي شيبة (۲۶۷/۲-۲۶۸) و عبد الرزاق (۶۰۷/۲-۶۰۸) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۰۶/۱-۲۰۷) بالفاظ مختلفة۔

۱۷۹۷- هكذا اوردہ الدارقطني لنا موقوفاً من رواية ايوب بن النعمان وقد رفعه ابن ابي ليلى و ايوب بن سعيد بن حمزة و المرفع عن حمزة به مرفوعاً۔ و بيانى عند الدارقطني رواية ايوب بن سعيد بن حمزة و المرفع عن حمزة و بيانى تخريج رواية ابن ابي ليلى ان في النهـ وقد اكرهه ابو القاسم البغوي في (المعربات) (۲۲۵) من رواية ثعبة عن الحكم عن حمزة بن ارقم من فعله موقوفاً۔ و اما رواية ابن ابي ليلى عن زيد بن ارقم بالرفع فزوالها مسلم في الجنائز (۹۵۷) باب الصلاة على القبر و ابو داود في الجنائز (۳۹۷) باب التكبير على الجنائز و الترمذي (۱۰۴۲) و النسائي في الجنائز (۷۲/۶) باب: عدد التكبير على الجنائز و ابن ماجه في الجنائز (۱۵۰۵) باب: ما في قبورهم من ماء و احمد في المسند (۲۶۷/۶-۲۷۲-۳۶۸) و الطحاوي في المعاني (۱۹۲/۱) و ابن ابي شيبة (۲۰۲/۲-۲۰۳) و البیہقی فی الکبریٰ (۳۶/۶) و ابن حبان في الجنائز (۲۰۶۹) من طريق ثعبة عن عمرو بن مرة سمعت ابن ابي ليلى ينادي: يا مناد۔

ضعفاء (۹۸/۱)، وجرح وتعدیل (۲۶۰/۲)۔

**1798** - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدْعَهَا لِأَحَدٍ.

حدیث 1844: ایوب بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی تو آپ ﷺ نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں اس لیے ہم کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کریں گے۔

**1799** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن سلع، ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۹/۱)۔

**1800** - حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْمُرْقَعِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ أَدْعَهَا لِأَحَدٍ بَعْدَهُ.

☆☆ مرقع نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی انہوں نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی آپ ﷺ نے بھی پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی اس لیے میں آپ ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کروں گا۔

**1801** - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَخْمَرُ عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ عَنْ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيلِي أَبُو

۱۷۹۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲۷/۴) كتاب الجنائز باب من ذهب في زيادة التكبير على الأربع إلى نخصبص العبد الفضل بها من طريق المصنف به وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱/۴۹۷): حدثنا فهد قال: ثنا محمد بن سعيد قال: أنا حفص بن غياث به - وفيه عهد السلطان بن سلح: قال العافظ في (التفريب) (۱/۴۹۱): صدوق، لكن نقل عن ابن حبان أنه ذكره في التفات وقال: (بخطي) - بنظر: التوسيع (۳۹۶/۶)۔

۱۸۰۱- تفرد عيسى مولى حذيفة ضعفه المدارقطنی۔



القاسم - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے آقا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) جو ایک نیک آدمی ہیں ان کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ مجھے کوئی وہم لاحق نہیں ہوا بلکہ میں نے اسی طرح تکبیر ادا کی ہے جیسے میرے خلیل حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تکبیر کہی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن زیاد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۰/۱)۔

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن حارث جابر، (اور ایک قول کے مطابق): مجمر - تمیمی، بکری، ابو حارث کوفی، یہ لیکن الحدیث ہیں، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وروایت عن مقدم مرسلہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1802 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ صَلَّى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ تَكْبِيرَتَهُ الْأُولَى قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى أَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيرَهُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةً تَشْهَدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ .

☆☆ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اس کے بعد انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ ان کی آواز ان کے پیچھے موجود لوگوں تک آئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ایک تکبیر باقی رہ گئی تو انہوں نے نماز کے تشہد کے الفاظ پڑھے پھر انہوں نے تکبیر کہی اور نماز کو ختم کر دیا۔

1803 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ

۱۸۰۲ - أخرجه الشافعي في الام (۲۷۰/۱) باب الصلاة على الجنائز عن مطرف بن مازن عن مصر عن الزهري: أخبرنا أبو امامة بن سفيان انه أخبره رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم به - و مطرف الكلام فيه مشهور - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۲۶۰/۱) و هو في الكبرى للبيهقي ايضا (۲۹/۱) - و أخرجه البيهقي في المعرفة (۷۶۰/۵) من رواية عبید بن سباق عن أبي امامة عن الزهري به - و أخرجه الشافعي في الام (۲۷۱/۱) و من طريق البيهقي في المعرفة (۷۶۰/۸) عن بعض اصحاب الشافعي عن البيهقي عن الزهري به مختصرا - و أخرجه سفيان ابن عيينه عن الزهري عن أبي امامة عن أبيه - و أخرجه اللواتي عن الزهري عن أبي امامة ببعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - ذكر ذلك البيهقي في المعرفة (۲۹۵/۵) (۷۵۷/۹) (۷۵۸/۹) و اجمع السنن الكبرى البيهقي (۲۵/۱) -



رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَيْعِ وَأَنَا أَجِدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَارِثَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا وَارِثَاهُ - ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي فَكَفَّنْتُكَ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ . قَالَتْ كَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتُ فِيهِ بَعْضَ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بقیع (کے میدان میں کسی شخص کے جنازے میں شریک ہو کر واپس آئے) مجھے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا میں یہ کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر! (اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہو گا: ہائے! میں مر گئی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہائے میرا سر! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاتی ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا کیونکہ میں تمہیں کفن دوں گا تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا تمہیں دفن کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! جب آپ ایسا کر لیں گے تو واپس میرے گھر میں آئیں گے اور یہاں اپنی ایک نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس تکلیف کا آغاز ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد ملک بن واقد حرانی، ابویحییٰ اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تکلم فیہ بلا حجتہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰/۱)۔

1804 - حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ فِيهِ فَهَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں تمہیں غسل دوں گا اور تمہیں کفن دوں گا۔“

1805 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْأَدِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهِذَا وَقَالَ فِيهِ فَهَسَلْتُكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں تمہیں غسل دوں گا۔“

۱۸۰۴ - المخرجه احمد (۲۲۸/۶) و عنه ابن ماجه في الجنائز (۱۶۶۵) باب: ما جاء في غسل الرجل امراته و غسل المرأة زوجها عن محمد بن مسلمة به - و من هذا الوجه المخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۸۲/۱) و ابن حبان في كتاب التلخيص (۶۵۸۶) باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم - و البيهقي في الكبرى (۲۹۶/۲) من طريق عن محمد بن مسلمة به - و قد انسخه البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷-۱۶۹) من رواية يونس عنه بالسماع عن يعقوب - قال ابو صيرفي (الزوائد) رجاله ثقات و المخرجه البخاري من وجه آخر مختصراً - المخرجه البخاري في المرض (۵۶۶۶) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني و جمع - و كتابه البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷) كذا نصاً من طريق يحيى بن سعيد - سمعت القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: و ارأيت من الحديث مختصراً دون ذكر الصداق و ليس فيه قوله: (ثم بدأ في وجعه الذي توفى فيه صلى الله عليه وسلم) -

## قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اگر پہلی نماز جنازہ باجماعت ادا کی گئی ہو تو احناف اور مالکیوں کے نزدیک دوبارہ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر پہلی مرتبہ باجماعت ادا نہ کی گئی ہو تو دفن کرنے سے پہلے دوبارہ باجماعت نماز جنازہ ادا کرنا مستحب ہوگا۔ شوافع اور حنابلہ نے اس بات کی اجازت دی ہے جو لوگ پہلی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہوں وہ دوبارہ نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں خواہ میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

بلکہ شوافع کے نزدیک ایسا کرنا سنت ہے اور کئی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے یہ متفق علیہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جو تازہ بنی تھی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں اور نبی اکرم ﷺ نے (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔

اگر کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو اس کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا اتفاق پایا جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری خاتون کی قبر پر اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔ یہاں یہ بات مناسب محسوس ہوتی ہے اس بارے میں فقہاء کی عبارات کو نقل کر دیا جائے تاکہ دفن کے بعد نماز جنازہ کے جواز کے بارے میں ان کی بیان کردہ قیود کا علم ہو سکے۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو نماز جنازہ ادا کیے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو استحسان کا تقاضا یہ ہے: اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جائے جب تک اس بات کا غالب گمان ہو کہ اس کی لاش پھول کر پھٹ نہیں گئی ہوگی۔ لاش کے خراب ہونے کا تعلق جگہ کے ساتھ میت کی حالت کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو اگر ابھی دفن سے فارغ نہیں ہوئے تو میت کو نکال کر اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔ اور اگر دفن کر چکے ہوں تو جب تک لاش خراب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو قبر پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ قبر

پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

اگر کسی شخص کو غسل دیئے بغیر یا قبلہ کی طرف اس کا منہ کیے بغیر کسی دوسری سمت میں رخ کر کے دفن کر دیا گیا ہو تو اب اگر قبر کھودنے کی وجہ سے لاش کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قبر کو کھود کر میت کو نکال کر اسے غسل دے کر اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے دفن کیا جائے گا کیونکہ یہ کام واجب ہے۔ اگر واجب کا ادا کرنا ممکن ہو تو اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو قبر کو نہیں کھودا جائے گا کیونکہ اب واجب کی ادائیگی مشکل ہو چکی ہے اور جب وہ مشکل ہو جائے تو واجب ساقط ہے۔

جاتا ہے۔ جیسے زندہ شخص کا وضو کرنا یا نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو لیکن ابھی اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو اس کی میت کو نکال کر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔  
حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کی بجائے کسی اور سمت میں دفن کیا گیا ہو یا نماز جنازہ ادا کیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا ہو تو اب قبر کو کھود کر اسے قبلہ کی طرف دفن کیا جائے گا تاکہ واجب ادا ہو جائے اور اگر نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی تو نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی کیونکہ نماز کی شرط موجود ہے اگر کفن نہیں پہنایا گیا تھا تو اسے کفن نہیں پہنایا جائے گا۔  
نماز کے بارے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں صحابی انتقال کر گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ پھر نبی اکرم ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

اگر دفن ہوئے ایک مہینے سے زائد عرصہ گزر چکا ہو تو اب نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔  
کیونکہ سعید بن مسیب نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ انتقال کر گئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس وقت اس خاتون کے انتقال کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بارے میں ہمیں جو مدت معلوم ہوئی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی یہ اتنی مدت ہے غالباً اتنے وقت کے دوران میت خراب نہیں ہوتی اس لیے اس مدت تک نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے جیسا کہ تیس دن گزرنے سے پہلے یا پھر یہ ہے غالب گمان یہ ہو کہ لاش خراب نہیں ہوئی ہوگی۔

## 5- باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَرَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ التَّكْبِيرِ.

باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا، تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1806- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ نَصْرِ الْقَارِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

اللعث الأسلمی وادنی از ذاکر وہب زحلی

۸۸- أخرجه الترمذي في الجنائز (۱،۷۷) باب: ما جاء في رفع اليمين على الجنائز، واليسرى في الجنائز (۲۸/۱) باب: وضع اليمنى على اليسرى من رواية يحيى بن يعلى عن أبي فروة بن يزيد بن سنان عن زيد بن أبي أنيسة عن الزقري عن سعيد بن سعيد عن المسيب عن أبي هريرة مرفوعاً به- وقال الترمذي: (غريب) لا نعرفه إلا من هذا الوجه- (۱)- وقال البيهقي: (تفرد به يزيد بن سنان)- (۲)- وبه إسناده من القطان وقد ضعفه أحمد وجماعة- قال الترمذي: (واختلف أهل العلم في هذا: فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن يرفع الرجل يمينه في كل تكبيرة على الجنائز- وهو قول ابن المبارك والسافعي وأحمد وإسحاق- وقال بعض أهل العلم: لا يرفع يمينه إلا في أول مرة- وهو قول الثوري وأهل الكوفة- وذكر عن ابن المبارك أنه قال: في الصلاة على الجنائز-: (لا تقبض يمينه على شماله)- ورأى بعض أهل العلم: أن يقبض يمينه على شماله: كما يفعل في الصلاة- وقال أبو عيسى: (يقبض أحب إلي)- فقلت: ولم يرد ذكر زيد بن أبي أنيسة في هذا الإسناد، وأخرجه الدارقطني عقبه من هذا الوجه وفيه ذكر زيد بن أبي أنيسة، ولعل هذا اضطراب من أبي فروة بن يزيد بن سنان: فقد لحقه الظن في حفظه-

أَسْلَمِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حماد بن کسب - حضرمی، ابوعلی بغدادی، یلقب سجادة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

1807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ ﷺ پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

1808- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَهْلَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھاتے کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن جریر بن جہلہ بن ابی رواد، ابو عباس، وقیل: ابو حسن، عسکی، بصری، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ

۱۸۸۷- المخرجه البيهقي في السنن (۲۸/۱) - من طريق محمد بن سليمان الواسطي به - وانظر الحديث السابق -

۱۸۸۸- المخرجه المصلي في الضعفاء الكبير (۱۱۹/۲) في ترجمة (الفضل بن السكك) قال: حدثنا عباس بن موسى الضعفي: حدثنا عبید اللہ بن جریر بن جہلہ -

فذكر الحديث - وعنه الزهري في نصب الراية (۲۸۵/۲) للدارقطني قال: (وكانت عليه لكن اعلمه القسطلاني في كتابه

بالفضل بن السكك) وقال: انه مجهول - انتهى - ولم أجده في ضعفاء ابن حبان - اه - ثم قال: (حديث آخر بطريق ما تقدم

الدارقطني في علمه عن عمر بن شبة، حدثنا يزيد بن هارون، انما يحيى بن حماد عن نافع عن ابن عمر ان النبي - عليه السلام - كان

صلى الجنائز - رفع يديه في كل تكبيرة - واذا انصرف سلم - انتهى - قال الدارقطني: فكنا رفعه عمر بن شبة - وخالفه جماعة فرفعه

يزيد بن هارون موقوفاً - وهو الصحيح - انتهى - ولم يرو البخاري في كتابه المصنف في رفع اليدين نجاً في هذا الباب - اه -

موقوفاً على ابن عمر - وصحبتا موقوفاً على عمر بن العزيز رضي الله عنهما - والله اعلم - اه -



ہیں "واسط" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۵/۱۰)۔

1809- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَنَحْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً

كَاتَبَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

★★ عمرو بیان کرتے ہیں: ایک عیسائی عورت کا انتقال ہو گیا جس کے پیٹ میں ایک مسلمان (کا) بچہ تھا تو حضرت

عمرؓ نے یہ حکم دیا کہ اس عورت کو اس بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

1810- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا

عَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ صَلَّى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ وَهَيْتَ أَمْ  
هَذَا قَالَ بَلْ عَمْدًا إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيهَا.

★★ ابوسلمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقمؓ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے

پنج مرتبہ تکبیر کہی جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے کہا: آپ نے غلطی سے ایسا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا ہے؟ تو  
ہوں نے بتایا: جان بوجھ کر کیا ہے کیونکہ نبی اکرمؐ اسی طرح اسے ادا کیا کرتے تھے۔

1811- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو

مُعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ  
سَمَاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ تُؤَفِّقُ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُحْضَرَهَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَبْ ذَابِتَكَ وَسِرْ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا . هَذَا لَا  
بُتُّ وَأَبُو مُعْشَرٍ ضَعِيفٌ .

★★ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ثابتؓ نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر

ہوئے انہوں نے بتایا: ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں  
شریک ہوں تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو اگر تم اس کے آگے چل  
ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

۱۸- أخرجه عبد الرزاق ( ۶۵۸۵ ) عن ابن جرير : أخبرني عمرو بن دينار أن شيخا من أهل الشام أخبره عن عمر بن الخطاب - وأخرجه  
ابن أبي شيبة عبد الرزاق ( ۶۵۸۵ ) عن ابن جرير : أخبرني عمرو بن دينار أن شيخا من أهل الشام أخبره عن عمر بن الخطاب - وأخرجه ابن  
أبي شيبة ( ۱۵۶/۱ ) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار - وأخرج عبد الرزاق ( ۶۵۸۲ ) ( ۶۵۸۱ ) عن الزهري وعطاء - من قولهما - : انشروا  
مقابر في مقابر أهل دينها - وأخرجه عبد الرزاق ( ۶۵۸۶ ) وابن أبي شيبة ( ۱۵۶/۱ ) عن ابن جرير عن سليمان بن موسى : أن وثابة بن  
المنذر دفن امرأة من النصارى ماتت وهي حبلى من مسلم في مقبرة ليست بمقبرة النصارى ولا مقبرة المسلمين - بين ذلك - قال  
سليمان : وبليسا أهل دينها - انشروا -

۱۸- تقدم و أبو سليمان جوفه المارقطني -

۱۸- تفرد به المارقطني - وضعف أبا معشر - وهو مخالف لما ثبت عن ابن عمر - وتقدم نفعه مطولا - : ( أن النبي صلى الله عليه  
وسلم و ابن بكر و عمر كانوا يمشون أمام الجنائز ) - انفقوا من أمة الجاهلية في جوار النبي أمام الجنائز : مما يدل على  
ضعف رواية أبي معشر هذه - و أبو سليمان نقل فيه صاحب التعليل الملقب ( ۷۵/۱ ) عن المارقطني انه قال : مجهول -





انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس خاتون کی نماز جنازہ اس طرح پڑھاؤں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

**1814-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَالِمٍ بْنُ وَرْدَانَ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ. **★★** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے صرف نماز استسقاء میں ایسا کیا کرتے تھے آپ اس میں دونوں ہاتھ اتنے بلند کر لیا کرتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن حاتم بن وردان بصری ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۹/۱)۔

**1815-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ وَإِنْ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجْسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ.

**★★** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم اپنے ہاتھ دھو لیا کرو۔

## 7-باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا

**1816-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَحُ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِفْرَاسٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ حَدِيثًا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَثَّرَ

۱۸۱۶- المخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲۰۶/۱) في الطهارة باب: الغسل من غسل الميت من طريق أبي شعبة عن خالد بن مخلد بن أسماء - قال البيهقي: (هذا ضعيف والعمل فيه على أبي شعبة: كما اظن - وروى بعضه من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً) - ثم اورد من معاليه ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً ثم قال: (وهكذا روي من وجه آخر غريب عن ابن عيينة والمروفي موقوف) - (وهذا مرفوعاً والله يصح رحمه) -

أَرْبَعًا . قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس صاحب قبر کو کچھ عرصہ پہلے دفن کیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک قابل اعتماد شخصیت نے سنائی ہے جو اس موقع پر موجود تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ مَبْنُودٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ وَأَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَكَاتِبُهُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ كُلُّهُمْ قَالَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو الگ تھلک تھی آپ ﷺ نے اس کی (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اور ان سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1818 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً .

۱۸۱۶ - أخرجه مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ ) باب: الصلاة على القبر - و أبو داود في الجنائز ( ۲۱۹۶ ) باب: التكبير على الجنائز - و البيهقي

( ۱۵۰/۱ ) من طريق عبد الله بن السريس بإسناده - و أخرجه بغيره عن سليمان الشيباني عن الشعبي - به - أخرجه مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ )

باب: الصلاة على القبر - و أخرجه أبو معاوية عن سليمان الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز ( ۱۲۶۷ ) باب: اللذان بالجنائز - و ابن

ماجه في الصلاة ( ۱۵۲۰ ) باب: ما جاء في الصلاة على القبر - و أخرجه زائدة عن سليمان الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز ( ۱۲۶۶ )

باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز - و أخرجه هشيم عن سليمان الشيباني - به - أخرجه مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ ) و أخرجه

الواحد بن زياد عن الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز ( ۲۱۹۶ ) باب: صلوات الصبيان مع الرجال في الجنائز - و مسلم في الجنائز

( ۹۵۶ ) باب: الصلاة على القبر - و أخرجه أبو حنبل عن الشعبي بجنابة الشيباني - أخرجه مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ ) باب: الصلاة على

القبر - و اختلف على ثمانية في إسناده لهذا الحديث: فأخرجه محمد بن جعفر غنم - و أبو الوليد الطيالسي - و مسلم بن إبراهيم - و حجاج

بن منصور - و سليمان بن حرب - و معاذ - كلهم عن ثمانية عن سليمان الشيباني عن الشعبي بإسناده - أخرجه البخاري في اللذان ( ۸۵۷ )

باب: وضوء الصبيان - و في الجنائز ( ۱۲۶۹ ) باب: الصلوات على الجنائز - و فيها أيضا ( ۱۲۲۲ ) باب: منة الصلاة على الجنائز - و باب:

الصلاة على القبر بعد ما دفن ( ۱۲۲۶ ) و مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ ) و النسائي في الجنائز ( ۸۵۰/۱ ) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان

في الجنائز ( ۲۰۸۸ ) و البيهقي في الجنائز ( ۱۵۰/۱ ) و خالفهم و كتب بن جرير فأخرجه عن ثمانية عن أسامه بن أبي خالد عن الشعبي

- به - أخرجه مسلم في الجنائز ( ۹۵۶ ) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان في الجنائز ( ۲۰۹۰ ) و البيهقي ( ۱۵۰/۱ ) - و بداية الجماعة

بالصواب - و قد أشهد المدارقطنی عقب الرواية الآتية - ان شاء الله - الى بعض روايات هذا الحديث -

۱۸۱۸ - نفس الكلام على ذلك في تخریج مرويات التكبير على الجنائز -

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ ﷺ نے اس میں چار مرتبہ تکبیر کی اور ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

1819- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنْظِفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا قَابَسَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأُخْبِرَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَانْطَلِقُوا وَانْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مُمْتَلِئَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ظُلْمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاحِي عَلَيْهَا . فَاتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهِ . وَهَذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا اور اسے رات میں دفن کر دیا گیا جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قبر کی طرف چلو! پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ اس شخص کی قبر پر تشریف لے گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل (یعنی مردوں) کے لیے تاریکی سے عریض رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لیے روشن کر دیتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ اس شخص کی قبر پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ روایت کے یہ الفاظ علی بن مسلم نامی راوی کے ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن رستم مزی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عامر خزازی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کثیر خطا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۰/۱)۔

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۸۱۹- أخرجه البيهقي في الجنائز (۱۶/۴) من رواية خالد بن خديش عن حماد بن زيد عن ثابت عن أنس مرفوعاً- ثم قال: (وقد أخرجه ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة- وهو محفوظ من الوجهين جميعاً)- ثم أورد (۱۷/۴) من رواية سليمان بن حرب: ثنا حماد عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة نحوه- وعزاه للبخاري- ثم أورد من طريق مسدد عن حماد بن زيد وعزاه لمسلم- وقد أخرجه البخاري في الصلاة (۴۵۸) (۱۶۰) وفي الجنائز (۱۳۳۷) ومسلم في الجنائز (۹۵۶) من حديث أبي هريرة- وقد استشهد البيهقي- رحمه الله- في بيان طرق هذه الزيادة وأعلوها بالرجال: فراجع كلامه في السنن الكبرى (۱۷/۴)۔

۱۸۲۰- أخرجه أحمد في المسند (۱۳۰/۲) ومن طريقه ابن ماجه في سننه (۱۵۳۶) كتاب الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر- و البيهقي في سننه (۱۷/۴) كتاب الجنائز: باب الصلاة على القبر بعد ما دفن الميت عن غنم: محمد بن جعفر- عن شعبة به- وأخرجه مسلم في صحيحه كتاب الجنائز (۹۵۵) باب الصلاة على القبر من طريق إبراهيم بن محمد بن محمد بن عمر: حدثنا غنم به مختصراً بلفظ: (إن النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر)- وانظر: الحديث السابق۔



مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ. هَذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِيٍّ وَقَالَ زُهَيْرٌ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ قَدْ دُفِنَتْ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف

لائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر (اس کی نماز جنازہ) ادا کی تھی اس خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد (آپ ﷺ نے نماز جنازہ ادا کی تھی)۔

1821- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَمَّاسٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرًا حَدِيثًا فَقَالَ أَلَا أَذْنُمُونِي بِهَذَا قَالُوا كُنْتَ نَائِمًا فَكَّرْنَا أَنْ نُرْفِظَكَ فَقَامَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. وَزَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نئی بنی ہوئی قبر دیکھی تو دریافت کیا: تم نے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے دائیں طرف کر لیا۔  
بعض راویوں نے اس میں کچھ اضافی الفاظ اور مفہوم نقل کیا ہے تاہم اس کا مطلب ایک ہی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن عبداللہ بن عمر ابو حسن جواری، قدم بغداد وحدث بھاعن یزید بن ہارون، والی احمد زہری، وموی بن اسماعیل حملی۔ روی عنہ محمد بن محمد باغندی، وقاضی محاطی وغیرہما۔ وثقہ خطیب بغدادی۔ وانظر ترجمہ فی تاریخ (۳۱۳/۱۱)، واسباب (۱۰۲/۲)۔ ووفی (ط): علی بن احمد جوابی۔

○ محمد بن عبد ملک بن مروان واسطی، ابو جعفر دیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "المعریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

۱۸۲۱- نظم ترجمہ بمعنیہ فی ہذا الباب



1822- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالتَّاقِضِيُّ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى مَيْتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے انتقال کے تین دن کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

1823- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُذَكَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ شَهْرٍ تَفَرَّدَ بِهِ بِبَشَرِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص (دفن ہو جانے کے) ایک ماہ کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

ابو عاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں بشر بن آدم نامی راوی منفرد ہیں۔

1824- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُبْنَى بِقَتْلَى أُحَدِ ثَسْعَةً وَحُمَزَةٌ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلَّى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يَدْفِنُونَ الثَّسْعَةَ وَيَدْعُونَ حُمَزَةً وَيُجَاءُ بِثَسْعَةٍ وَحُمَزَةٌ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ الثَّسْعَةَ وَيَدْعُونَ حُمَزَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

★★ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد میں شریک ہونے والے نو افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی نماز جنازہ ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا پھر نو حرید افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی بھی نماز جنازہ ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا (یعنی نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بار بار ادا کی)۔

1825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ وَابْنِ لَهْمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

۱۸۲۲- المرحوم البيهقي في سننه (۱/۲) كتاب الجنائز: باب الصلاة على القبر بعدما يدفن الميت من طريق المدقظي: به- و انظر المحمديت المتعديين-  
المصنف المتعدي في هذا الباب-

۱۸۲۳- المرحوم البيهقي في سننه (۱/۲) كتاب الجنائز: باب الصلاة على القبر من طريق المدقظي: به- و انظر المحمديت المتعديين-

۱۸۲۴- المرحوم البيهقي في المراسيل رقم (۱۲۷) و (۱۲۸) و ابن أبي شيبة (۲/۲) و الطحاوي في شرح المعاني (۵/۱) من طريقه عن حماد بن عمار عن ابن عمر في الطهقات (۱۱/۲) عن وكيع و الفضل بن دكين عن شريك عن حماد بن عمار عن أبي مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى اربعة عشرة عشرة يصلي على حمزة مع كل عشرة-

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى قَتْلَى أُحَدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد میں شہید ہونے والوں کی نماز جنازہ پڑھ کر آٹھ سال بعد ادا کی تھی۔

1826-

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَاتَاهُمْ مَا يَشْغُلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْغُلُهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو چونکہ انہیں ایک ایسی صورت حال لاحق ہو گئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

1827-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَنْدَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ لَاطِمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَأَسْمَاءُ فَغَسَلَاهَا.

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسماء (بنت عمیس) غسل دیں گے تو ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

1828-

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ وَصَلَّى

۱۸۲۵- اخرجہ البخاری فی البخاری (۱۰۴۶) باب: غزوہ اُحد و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۶) باب: البیت یصلی علی قبرہ بعد حین طرس ابن المبارک عن حبوة بن نسیج عن یزید بن یزید - و اخرجہ البیہقی (۲۸۲۲) من طریق ابن المبارک عن ابن لویجة عن یزید بن یزید - و اخرجہ ابن وحب عن ابن لویجة - و اخرجہ الطحاوی فی المعانی (۵۰۶/۱) فی الجنائز - و اخرجہ عبد اللہ بن الحکم و سعید بن ابی حمزة عن ابن لویجة - و اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (ج: ۱۷) رقم (۷۶۸) - و اخرجہ البیہقی عن یزید بن یزید - و اخرجہ البخاری فی الجنائز (۱۲۶۱) باب: الصلاة علی النسوة و مسلم فی الفضائل (۲۲۹۶) باب: اثبات موضع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و صفاته و النسائی (۱۲۶۱) باب: الصلاة علی النسوة و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۶) باب: البیت یصلی علی قبرہ بعد حین - و اخرجہ الترمذی فی الجنائز (۹۹۸) باب: ما جاء فی الطعام یضیع للاقبل البیت و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۶) باب: صلاة الاقل البیت و ابن ماجہ فی الجنائز (۱۶۱۰) باب: ما جاء فی الطعام یضیع الی اقل البیت و البیہقی فی الجنائز (۱۵۵۲) باب: الاقل البیت - من رواية سفیان - و قال الترمذی: (حسن صحيح) - و قال البیہقی: (حديث حسن) و جعفر لسانا: هو جعفر بن محمد بن مارة البغزومي و هو ثقة روى عنه ابن جریر - و اخرجہ الترمذی (۲۹۷/۲) و المعرف (۲۰۷۶) من طریق محمد بن موسى بن مارة - و اخرجہ الترمذی (۲۹۷/۲) اخرجہ البیہقی فی الجنائز من الکبری (۲۹۷/۲) و المعرف (۲۰۷۶) من طریق محمد بن مارة - عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جعفر بن طرس البیہقی عن ابراهیم بن محمد عن حمزة - یعنی: ابن ماجة - عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جعفر بن طرس عن حمزة - و اخرجہ البیہقی فی المعرف (۲۰۷۶) بنحوه من رواية المدائنی عن یزید بن الیواد عن محمد بن ابراهیم النخعی اسماء بنت حمزة مختصراً -

۱۸۲۸- اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جریر - یعنی: ابن ماجة - عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جعفر بن طرس عن حمزة - و اخرجہ البیہقی فی المعرف (۲۰۷۶) بنحوه من رواية المدائنی عن یزید بن الیواد عن محمد بن ابراهیم النخعی اسماء بنت حمزة مختصراً -

۱۸۲۸- اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جریر - یعنی: ابن ماجة - عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جعفر بن طرس عن حمزة - و اخرجہ البیہقی فی المعرف (۲۰۷۶) بنحوه من رواية المدائنی عن یزید بن الیواد عن محمد بن ابراهیم النخعی اسماء بنت حمزة مختصراً -

صَفًا وَاحِدًا۔ قَالَ۔ وَوَضَعَ جَنَازَةً أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ عُمَرَ وَالْإِمَامُ يَوْمَيْدُ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَيْدُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا السُّنَّةُ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سات افراد کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھائی، جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تو آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور خواتین کو قبلے والی سمت میں رکھا، آپ نے ان سب کے لیے ایک ہی صف بنادی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحب زادے کی میت رکھی گئی۔

ان صاحب زادے کا نام زید بن عمر تھا۔

ان دنوں حضرت سعید بن العاص گورزرتھے اور حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔

میں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ سنت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صغار، ابوبکر بغدادی، من مرد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”اثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۹/۱)۔

## 8-باب صَلَاةِ الضُّحَى فِي جَمَاعَةٍ.

باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا

1829- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي بَيْتِهِ سَاعَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا.

★★ حضرت عثبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نوافل ادا کیے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی نماز ادا کی۔

...—...—...—...

۱۸۲۹- أخرجه البخاري في التوحيد (۱۱۸۶) باب صلاة النوافل في جماعة من حديث عثبان بن مالك الانصاري - رضي الله عنه - مطبوع.

## چاشت کی نماز کے احکام

چاشت کی نماز کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلہ تحریر کرتے ہیں:

چاشت کی نماز مستحب ہے یعنی مؤکد نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی:

”ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔“

چاشت کی نماز میں زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں جیسا کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مکمل ادا کیے تھے۔

چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے اور اس کی تپش تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنی کے بچے کو گرمی محسوس ہونے لگے۔“

بعض حنابلہ کے نزدیک چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باقاعدگی سے ادا نہیں کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح ایک دلیل یہ بھی ہے باقاعدگی سے پڑھنے کی صورت میں یہ عمل فرض نماز کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا۔ جبکہ بعض دیگر حنابلہ نے یہ رائے بیان کی ہے: نماز چاشت کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اصحاب کو اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص چاشت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سندھ کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

دیے بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند کرتا ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے (جیسا کہ یہ بات حدیث سے بھی ثابت ہے)۔



9-باب جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ  
مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ.

باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے

اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت

1830- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ  
بَسَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فَإِذَا  
فَتَحَ ابْنَانِ الْبَابَ فَتَحَ لَهُ مَا كَانَ فِي قِبَلَتِهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے، اگر اس دوران کوئی شخص دروازے پر دیتا تو اگر دروازہ آپ کے سامنے کی طرف یا آپ ﷺ کے دائیں طرف یا بائیں طرف ہوتا تو آپ ﷺ دروازہ کھول دیتے تھے، البتہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے (اس طرف منہ موڑ کر) دروازہ نہیں کھولتے تھے۔

1831 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمَدَنِيِّ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ  
فَلَمَّا نَفَسَتْ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ فِي الْقُبْلَةِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، دوران میں آتی اور دروازہ کھولنے کے لیے کہتی تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے آتے اور میرے لیے دروازہ کھول دیتے، پھر ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے۔

ستیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

1832 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمِي وَشاذَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حجاج حَدَّثَنَا حمادُ عَنْ زُرَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَعْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يُصَلِّي سِوَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ إِلَى مَقَامِهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازہ کھولنے کے لیے کہتی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر سے باہر ادا کر رہے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف بائیں طرف سے آ کر دروازہ کھول دیتے اور پھر واپس اپنی جگہ پر

محمد بن حميد الرازي: حقه جماعة، لكن لم يد العديث من وجه آخر عن عروة به - راجع ما بعده -  
 المخرجه ابو داود في الصلاة (٩٢٢) باب: العمل في الصلاة، والترمذي في الصلاة (٦٤١) باب: ما يجوز من النسيء والسهل في  
 صلاة التطوع والنسائي في المسور (١١/٢) باب: النسيء امام القبلة خطأ يسيرة من طريق برد بن سنان باسناده - وهو ع - ابي داود  
 ومثلي من رواية بشر بن الفضل عن برد به - والمخرجه النسائي من طريق حاتم بن مردان عن برد به - والمخرجه اللوام احمد في  
 (١١/٩) من رواية بشر بن الفضل به -





عَنْ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا مَا أَطَقْنَا. قَالَ كَانَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدَرِ مَغْرِبِهَا  
 ثَلَاثَةَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلَعِهَا قَدَرِ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعَ  
 رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو  
 میں نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم طاقت نہیں رکھتے (لیکن آپ ہمیں اس بارے میں  
 بتائیں)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا  
 تا عصر کے وقت غروب ہونے کی جگہ سے دور ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک  
 کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا جتنا غروب ہونے کے مقام سے دور ہوتا (یعنی زوال کا وقت ہو جاتا)۔ اس  
 تا نبی اکرم ﷺ زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے ظہر کے بعد آپ دو رکعت سنت ادا کرتے اور  
 اس سے پہلے چار رکعت ادا کرتے۔

**دوایان حدیث کا تعارف:**

○ عیسیٰ بن یوسف بن عیسیٰ، ابویحییٰ بن طباع۔ حدیث عن حلبس بن محمد کلینی وقیل: کلابی، وابن فدیك وخلق۔ ان کا سال 244ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۶۲، ۱۶۳)۔

10-باب الرَّجُلُ يُغْمَى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لَا

**باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو**

تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟

1835- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
سُلَيْمٍ عَنْ يُزَيْدَ مَوْلَى عَمَارٍ أَنَّ عَمَارَ بْنَ يَاسِرٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا فَاقَ  
بِالْلَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہو گئی جو عصر مغرب اور عشاء کے وقت تک برقرار رہی نصف رات کے وقت جب اُن کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

المهرج البوسقي في المعرفة ( ٥٥٠ ) من طريق الدارقطني به - ونقل عن الشافعي انه قال : ( وليس لهذا بتأنيث عن عمارة ) - قال  
بوسقي : ( وانما قال الشافعي في حديث عمارة : ( انه ليس بتأنيث ) : لانه راويه يزيد مولى عمارة وهو مجهول - والراوي عنه اسماعيل بن  
عبد الرحمن السدي وكان يحيى بن معين يستضعفه - ولم يحتج به البخاري - وكان يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي لا يريان به  
- ( ٥٥٠ ) -

بے ہوش شخص کے لیے نماز کا حکم

جو شخص بے ہوش رہا ہو اسکے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ان احکام میں یہ بات بھی شامل ہے جس شخص پر بے ہوشی طاری ہوئی ہو اس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہوگا۔ اس پر کسی بھی واجب چیز کی قضاء ساقط نہیں ہوگی ایسی واجب چیز جس کی قضاء لازم ہوتی ہے اس شخص پر جو سویا ہوا ہو چہ اور روزہ ہیں۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما فرماتے ہیں: بے ہوش شخص پر نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی صرف اس نماز کی قضاء لازم ہے جس نماز کے وقت کے دوران اس شخص کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے کیا وہ شخص نماز کو ترک کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی باسوائے اس شخص کے جس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اس نماز کے وقت کے دوران اسے افاقہ ہو جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کر لے گا۔“

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر پانچ نمازوں کے وقت تک اس پر بے ہوشی طاری رہتی ہے تو وہ ان کی قضاء کر لیکن اگر اس سے زیادہ وقت ہو جاتا ہے تو اب ان تمام نمازوں کی قضاء کا فرض اس سے ساقط ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اب یہ صورت حال تکرار میں داخل ہو جائے گی تو یہ قضاء کو ساقط کر دے گی اور اس کی مثال جنون کی طرح ہو جائے گی۔ ہماری دلیل وہ روایت ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی جو کچھ دنوں تک برقرار رہی انہوں نے اس دوران نماز نہیں کی۔ پھر جب وہ تین دن کے بعد ٹھیک ہوئے تو دریافت کیا کہ کیا میں نے نماز ادا کی تھی؟ تو انہیں بتایا گیا کہ آپ نے دن سے نماز ادا نہیں کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے وضو کے لیے پانی دو! پھر انہوں نے وضو کیا اور پھر اس رات میں وہ تمام نماز ادا کیں۔

اسی طرح ابو بکلو نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جس پر بے ہوشی طاری ہو اور وہ نماز ترک کر دے یا جس کی نماز ترک ہو جاتی ہے تو ایسا شخص ہر نماز کے ساتھ اس نماز کی مانند نماز ادا کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حوشب نے یہ بات بیان کی ہے وہ ان تمام نمازوں کو ادا کرے گا۔ شیخ اثرم نے ان دونوں روایات کو اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

یہ صحابہ کرام کا طرز عمل ہے اور یہ ان کا قول ہے اور اس کے برخلاف کسی کا قول منقول نہیں ہے تو یہ ان کا اجماع تھا۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے ایسی بے ہوشی کی وجہ سے روزے کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍ مُعَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْرَاقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَمَتْرُكُ الصَّلَاةِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَفْتِ صَلَاةٍ فَيَفِيقُ وَهُوَ فِي وَفْتِهَا فَيُصَلِّيَهَا . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ قَالَتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر مدہوشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی، قضاء اس وقت لازم ہوگی جب کسی شخص کو کسی نماز کے وقت کے دوران اس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اسی وقت کے دوران اسے ہوش آ جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کرے گا۔ اس روایت کے دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم سند میں کچھ فرق ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حسین ازدی، ابو حریز - بصری، قاضی بختان - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری تعلیقاً والاریائی - تقریب التہذیب (۴۰۹/۱)، وانظر: تہذیب الکمال (۳۲۰/۱۲)۔

○ اسماعیل بن داود بن عبد اللہ بن مخراق، و بعضہم ینسبہ یجدہ، فیقول: اسماعیل بن مخراق - روی عن مالک بن انس - حمام بن سعد روی عن اسماعیل بن ابی اویس و بکر بن خلف و غیرہما - امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یسرق حدیث - انظر: جرح و تعدیل (۱۶۷/۲)، و میزان (۳۸۳/۱) ترجمہ (۱۲۷۸)۔

۱۸۳۹- اخرجہ ابن الجوزی فی (المعلل المتخالف) (۳۷۶/۱-۳۷۵) (۶۲۰) و فی التعلیق (۱۱۲/۱) من طریق الدارقطني - ہ - و قال ابن الجوزی فی المعلل: (هذا حديث لا يصح: قال احمد: لا ينبغي ان يروى عن الحكم شي - و قال يحيى: ليس بشيء - و قال ابو حنيفة: كذا حديثه) - اخرجہ البیہقی فی الصلاة (۲۸۸/۱) بابہ البیہقی علیہ یغیب بعد زعماب الوقتین من طریق الحافظ ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن الدغولي عن خارجة بامساره - و اوردہ البیہقی عقبہ من رواية ابن عدي بامساره - الله انه قال فيه: (عن محمد بن عطاء عن الحكم عن شافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ذلك) - اقول البیہقی: (و كذلك اخرجہ احمد بن خالد عن خارجة عن الحكم عن مالك بن بلال عن ابی حنيفة) و هو عبد الله بن حسين بن عطاء بن يسار ذكره البیہقی فی التلخیص و قال: فيه نظر - و الحسن بن عبد الله الدیلمی ذكره کان ابن الجوزی یوضعه و نسوي احمد بن حنبل عن حمزة - الله - و رواه ابی حبان فی المجموع (۲۸۸/۱) بالوضع فقال: (احاديث الحاكم بن عبد الله كلها موضوعه) - الله -



1837- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ. وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ وہ ایک دن اور ایک رات بے ہوش

رہے تو انہوں نے اس دوران کی نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو دن سے زیادہ عرصے تک بے

ہوش رہے تو انہوں نے (اس دوران گزر جانے والی) نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

1838- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فَلَمْ يَقْضِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ تین دن اور تین راتوں تک بے ہوش رہے تو آپ نے

اس دوران (قضاء ہو جانے والی نمازوں) کی قضاء نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن حسن حربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حجتہ۔ سمع حمودۃ وغیرہ۔ وعنه ابو بکر شافعی

قطعی وغیرہما۔ وثقه ابراہیم حربی ودارقطنی، وقال ابن منادی: كتب ناس عنه، ثم كرهوه؛ لالحالات بين سطور في مراسيل ظاهر

صحة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۳۳۰، ۳۳۱)۔

## 11- باب الْإِئْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدُ.

باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا

1839- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي غُنْفَةً خَلْفَ ظَهْرِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ

مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ مُتَّصِلًا وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ.

۱۸۳۷- احمد دارقطنی من طرق عديدة وبالفاظ وراجع له: موطا مالك برواية يحيى (۱۳/۱) (۲۶) بابها جامع الوفيات و الموطا بنحو

ابن مسعود الزهري (۱۳/۱) (۲۸) و الاستاذ كمال الدجاني (۱/۲۸۷) و مصنف عبد الرزاق (۲/۵۷۹) و السنن الكبرى للبيهقي (۱/۲۸۷)۔

۱۸۳۹- المخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۷) بابها ما ذكر في الالتفات في الصلاة و ابو داود - كما في التحفة (۵/۱۱۷) - و النسائي

السنن (۹/۲) بابها الرخصة في الالتفات في الصلاة يميناً و شمالاً و احمد في المسند (۱/۲۷۵) (۱/۲۶۶) و الحاكم (۱/۲۳۶) - ۲۳۷

طريقه الفضل باسناده مرسل - و خالفه و كعب افاخرجه عن عبد الله بن عبد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة عن النبي صلى

عليه وسلم مرسل - و راجع ما بعده - و له صحيح الحاكم لهذا الحديث على شرط الشيخين و والله اعلم.



★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں طرف دیکھ لیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر اپنی پشت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

اس روایت کو متصل روایت کے طور پر نقل کرنے میں فضل بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہیں۔  
دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سعید بن ابی ہند فزاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۲) (ت ۳۳۷۸)۔

○ یعقوب بن عتبہ بن مغیرہ بن اخضر ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۱۰۸۹) (ت ۷۸۷۹)۔

.....

### نماز میں التفات کا حکم

اکافی کے مصنف امام حاکم رحمہ اللہ شہید تحریر کرتے ہیں:

اور وہ (نمازی) نماز کے دوران التفات نہیں کرے گا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

اگر نمازی کو یہ پتہ چل جائے وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے تو وہ (ادھر ادھر) التفات نہ کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت بھی ہے جب نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران التفات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے شیطان کسی شخص کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

مکروہ التفات کی حد یہ ہے: انسان اپنی گردن اور چہرے کو اس طرح سے موڑے کہ اس کا چہرہ کعبہ کی سمت کی طرف نہ

رہے جہاں تک صرف نظر کو دائیں بائیں کر کے گردن موڑے بغیر دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات مکروہ نہیں ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی آنکھیں گھما کر اپنے اصحاب کو ملاحظہ کر لیا کرتے تھے۔

1848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هَنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْحَظُ فِي

الْأُصْحَابِ أَبُو بَكْرٍ سَمِيلُ بْنُ أَحْمَدَ سُرْحَسِيُّ مَطْبُوعٌ دَارُ الْكِتَابِ الْعِلْمِيَّةِ بِيْرُوتَ 114/1

الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ.

☆☆ عبد اللہ بن سعید اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی گردن موڑے بغیر نماز کے دوران ادھر ادھر ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔

## 12-باب الإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا

1841- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تَفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعَذِّبْهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آ جائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

...—...—...—...

## نماز میں اشارہ کرنے کا حکم

نماز کے دوران اشارہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

(نماز کے دوران) آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعے اشارہ کرنا مکروہ ہے البتہ اگر انتہائی ضروری ہو تو حکم مختلف ہوگا جیسا سلام کا جواب دینا وغیرہ ایسی صورت میں اشارہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں شوافع اور حنابلہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: (نماز کے دوران) اشارہ کرنا مطلق طور پر حرام ہے خواہ سلام کا جواب دینے کے لیے ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو تو اسے اشارے کے ذریعے روکا جاسکتا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

ہے۔

۱۸۴۰- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۸) باب: ما ذكر في الالتفات في الصلاة. وصححه في المسند (۲۷۵/۱) و أبو داود: كما في التلخيص (۱۱۷/۵) و البيهقي (۱۲/۲) من رواية وكيع بإسناده - وقال أبو داود: (وهذا أصح) - لا - وقد استظهر الشيخ أحمد ناکر في الكلام على هذا الحديث في شرحه لسنن الترمذي وصححه أحمد (۲۸۸۵-۲۸۸۶) -

۱۸۴۱- أخرجه أبو داود في الصلاة (۹۸۸) باب: الإشارة في الصلاة. قال: حدثنا عبد الله بن محمد... فذكره - وأخرجه الطحاوي في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) باب: الإشارة في الصلاة - وقال أبو داود: (هذا الحديث وهم) - لا - وقد اعلمه الدارقطني أيضًا في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) باب: الإشارة في الصلاة - وقد ورد بإسناده صحيحه عند البخاري في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) باب: الإشارة في الصلاة (۵۵۲/۱) - غير أنهما - لكن من غير طريق أبي غطفان - وصحبت النسي من الإشارة رده الطحاوي من حيث مناهي انتظار في ذلك في (المعاني) الموضع السابق -



## يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر لیا کرتے تھے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسعود بن یوسف نیشابوری، ابو جعفر بن عجمی، نزیل طرسوس ومصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۵) (ت ۶۳۲۸)۔

1844- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

## 13- باب مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک سجدہ پالے اس نے نماز کو پالیا

1845- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۸۴۲- أخرجه عبد الرزاق في الصلاة (۲۳۷۶) باب: الإشارة في الصلاة. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في المسند (۱۲۸/۲) أبو داود في الصلاة (۹۴۲) باب: الإشارة في الصلاة. وابن خزيمة في الصلاة (۱۸۸۵) والبیہقی في الصلاة (۲۶۲/۲) باب: الإشارة في صلاة: يريد بها أفهاماً.

۱۸۴۴- أخرجه البيهقي في الصلاة (۲۶۲/۲) باب: الإشارة في صلاة: يريد بها أفهاماً. من طريق عبد الرزاق به هو أخرجه الطحاوي في المعاني (۱۵۱-۱۵۲/۱) باب: الإشارة في الصلاة من وجوه أخرى عن نافع عن ابن عمر به. قال الطحاوي: (ففي هذه الآثار قد دل على أن الإشارة لا تقطع الصلاة وقد جاءت مجيئاً متواتراً غير مجيء الحديث الذي خالفوا فوهي أولى منه. وليست الآثار في النظر من الكلام في شيء. لأن الإشارة إنما هي حركة عضو وقد رأينا حركة يمين اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة فكذلك حركة اليد) - أ - والمحدث أخرجه أحمد في المسند (۱۲/۶) وأبو داود في كتاب الصلاة (۹۲۷) باب: رد السلام في الصلاة.

الترمذي في أبواب الصلاة (۲۶۸) باب ما جاء في الإشارة في الصلاة - من طريق قتاد بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قال: قلت لعمر

كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يزيه عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلاة؟ قال: (كان يشير بيده) - أ - وحدثني

الترمذي - وقال الترمذي: حسن صحيح - وأخرجه المصنف رقم (۱۱۸) وأحمد (۱۱۰/۲) والنسائي (۶۵/۲) وابن ماجه رقم (۱۱۸۷) وابن

خزيمة في صحيحه (۸۸۸) من طريق سليمان بن عبيدة قال: حدثنا يزيد بن أسلم عن عبد الله بن عمر قال: (أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

مسجد قباء يصلي فيه فجاءت رجال من الأنصار يسلمون عليه - فسالت صويها - و كان معه - كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد عليهم؟ قال: (كان يشير بيده) - أ -

۱۸۴۵- أخرجه أحمد في مسنده (۲۹۹/۲) من طريق زائدة قال: حدثنا عبد الله بن زكريا أبو الزناد - فذكره - وأخرجه الترمذي

(۲۷۲/۱) وابن خزيمة رقم (۹۸۵) وابن جرير في صحيحه رقم (۱۱۸۸) من طريق عن أبي هريرة به - وأخرجه يزيد بن

عن أبي صالح و بسير بن بهيد و الأعمش - ثلاث تنوع - عن أبي هريرة به - أخرجه ابن ماجه في الصلاة (۶۹۹) باب: وقت الصلاة

المسند و الطبراني و أبو حنيفة في صحيحه (۲۵۸/۱) و الطيالسي (۲۲۸) و البيهقي في الصلاة (۲۷۸/۱) - وأخرجه سويل بن أبي

عن أبيه عن أبي هريرة مفسراً أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۹۸۵) و الطحاوي في المعاني (۱۵۰/۱) - وله طرق أخرى مفسراً

نخرج لهذا الكتاب -

بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَذْرَكَهَا أَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا ایک سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا یا سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کا) سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔

...—...—...

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: یہ بات جان لیں کہ جب پوری نماز کو اس کے اس وقت میں ادا کیا جائے جو وقت اس نماز کے لیے مخصوص ہے تو پھر اس نماز کو ”ادا“ سمجھا جائے گا۔

اگر کسی ایسے خلل کی وجہ سے جس سے نماز ٹوٹ گئی ہو اسی وقت میں نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے گا تو اسے ”اعادہ“ کہا جاتا ہے اور اگر وقت کے گزر جانے کے بعد نماز کو ادا کیا جائے تو وہ ”قضاء“ شمار ہوتی ہے کسی بھی واجب کو اس کے مخصوص وقت کے بعد ادا کرنے کو قضاء کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی نمازی نماز کے کچھ حصے کو اس کے مخصوص وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کی وہ نماز ادا شمار ہوگی؟ فقہاء کی اس بارے میں دو آراء ہیں۔

پہلی رائے احناف کی ہے اور حنابلہ کی بھی رائے یہی ہے جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی ہے۔ پہلی رائے جو احناف اور حنابلہ کی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول دو روایات میں سے مستند روایت کے مطابق ہے وہ یہ ہے: اگر کوئی نمازی نماز کے لیے مختص وقت میں اتنا وقت پالیتا ہے وہ اس میں تکبیر تحریمہ کہہ لے تو اس کی وہ ساری نماز ادا شمار ہوگی۔ قضاء شمار نہیں ہوگی خواہ اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس نماز کو مؤخر کیا ہو جیسے حیض والی عورت اس وقت میں پاک ہوئی ہو یا دیوانہ شخص اسے افاقہ ہو گیا ہو یا کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کیا گیا ہو۔

اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے یا سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے وہ اس نماز کو پالیتا ہے۔“

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ اپنی نماز کو مکمل کرے۔“

اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے مسافر شخص مقيم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا ہے یا کوئی شخص بعد میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو باقی نماز اس نماز کے تابع ہوگی جو وقت میں ادا کی گئی ہے۔



جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی صحیح تر روایت کے مطابق رائے ہے۔

اگر ایک رکعت دونوں سجدوں سمیت وقت کے اندر ادا کر لی جائے تو ساری نماز وقت کے اندر شمار ہوگی اور اگر سے کم نماز وقت کے اندر ادا کی گئی تو ساری نماز قضاء شمار ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے: صحیحین میں یہ روایت منقول ہے: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے اس نماز کو پالیا“، یعنی اس کی وہ نماز ادا شمار کی جائے گی۔

اس کا مفہوم یہ ہے: جس شخص کو پوری ایک رکعت (نماز کے مخصوص وقت کے دوران) نہ ملی ہو اس کی نماز کو ادا نہیں کیا جائے گا۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے: ایک رکعت نماز کے اکثر افعال پر مشتمل ہوتی ہے اور بعد کے افعال عام طور پر پہلی رکعت کا اعادہ ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہوتے ہیں۔

بظاہر یہی رائے درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ سجدے سے مراد رکعت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں:

14-باب تَكَرَّارِ الْمَسَاجِدِ.

باب 14: کئی مسجدیں بنانا

1846 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَةَ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ أَهْلُهَا تَأْذِينَ بِلَالٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَصَلُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْلُوطٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَمَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي عُمَرَ وَمَسْجِدُ بَنِي سَلَمَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي رَاحٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَمَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ وَمَسْجِدُ بَنِي غِفَارٍ وَمَسْجِدُ بَنِي أَسْلَمَ وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَيَشْكُ فِي التَّاسِعِ.

☆ ☆ بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد مبارکہ کے ساتھ نو مسجدیں تھیں۔

۱. الفقه الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وحید زبیدی

١٨٤٦- ورد من غير وجه ان بعض الصحابة اخذ سجدا في بيته لا قريبا من دابته وذلك في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
التصديق بنسخ فلم نره الا في هذا الامر الضعيف الذي شاع له زمانه وفسط راجع ابن النجاشي.

## 15- باب الإعادة على من يصلي إلى رجل ينظر إليه مستقبله.

باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں

دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے

1847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنْفِيَّةِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ. ☆☆ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

...—...—...—...

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت  
کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ تاہم اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: انسان کا نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے (یعنی دوسرے شخص کو سترے کے طور پر آگے کرنا مکروہ ہے)۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون نہیں ملتا تھا تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں ان کی طرف اپنی پیٹھ کر لوں۔

امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ اشعوب نے امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کوئی شخص کسی دوسرے کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے لیکن کسی دوسرے شخص کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

۱۸۴۷- أخرجه أبو داود في المراسيل ص ( ۸۶ ) باب: ما جاء في الستر في الصلاة عن محمد بن كثير باسناد: و من طريق أبي داود بإسناد المصنف هنا - و محمد بن الحنفية لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم - و عبد الأعلى: هو ابن عامر صدوق لكنه يروى: كما قال المصنف في التفرغ ( ۱/ ۶۶۵ ) -

ابراہیم نخعی اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے جب کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے انسان کسی نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہاں یہ شرط عائد نہیں کی ہے سترہ بننے والا شخص بیٹھا ہوا ہو اور نہ ہی انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے دوسرے شخص کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

فقہائے احناف سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اگر کچھ لوگ بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے (جبکہ ان کی پیٹھ کی طرف رخ کیا گیا ہو)۔

ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے کوئی شخص کسی نمازی کے لیے سترہ نہیں بن سکتا ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے جو یہاں حدیث نقل کی ہے) اس باب کی یہ حدیث ان فقہاء کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی انسان نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک خاتون تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں موجود تھیں تو کسی مرد کی طرف بدرجہ اولیٰ رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

جن فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے جب کوئی مرد کسی نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا ہو گا تو اس بات کا اندیشہ موجود ہو گا کہ انسان کی توجہ نماز کے دوران اسی شخص کی طرف مڑ کر رہے گی۔ یہی وجہ ہے جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افراد کا رخ اس نمازی کی طرف ہو گا۔ تاہم یہ امید ہے گنجائش موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بات چیت کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## 16- بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ

باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا

1848- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُسَمِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ مِنَ الْآلِمَةِ طَرَادِينَ. زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَتَادَةُ لَا

۱۔ شرح ابن بطلان ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطلان "شرح صحیح بخاری"

۱۸۱۸- أخرجه المصنف من طريق أبي داود وهو عند أبي داود في المراسيل ص (۸۷) باب ما جاء في تخفيف الصلاة-

أَعْلَمُ الطَّرَادِينَ إِلَّا الَّذِينَ يُطَوَّلُونَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْرُدُوهُمْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عباس جشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بعض امام بھگانے والے دتے ہیں۔

اس روایت کے راوی قتادہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہاں بھگانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت کے دوران طویل قرات کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں۔

○ ویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبد اللہ جشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۸۹) (ت ۳۲۱۲)، و تھذیب (۲۶۳/۱۲)۔

1849 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي السُّودَاءِ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِسِتِينَ آيَةً فَسَمِعَ رُتَّ صَبِيٍّ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ آيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ.

☆☆ ابن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی آپ ﷺ نے ۳۰ میں سات آیات تلاوت میں پھر آپ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ رکوع میں چلے گئے پھر اس کے بعد آپ (دوسری رکعت) (کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی اور رکوع میں چلے گئے۔

○ ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد اللہ بن سابط، و صحیح، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد الرحمن بن عبد الرحمن، جمعی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ یوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”تقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۷۹) (ت ۳۸۹۲)۔

1850 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ الْقَصِيرَةِ.

۱- ما قاله المصنف من طريق أبي داود وهو عند أبي داود في الترمذي ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة۔  
۲- أخرجه مسلم في صحيحه كتاب الصلاة: (۱۶۰/۱۹۱) باب: أمر الله بتخفيف الصلاة في تمام و ابن خزيمة في صحيحه (۵۰/۳) ص (۱۶۹) من طريق جعفر بن سليمان الضبلي به و قد ورد الحديث بلفظه: (أني لا أدخل في الصلاة ما لم أسمع بكاء الصبي) فأنجز في الصلاة: ما أعلم من تدة وجد أمه من بكائه) - أخرجه يزيد بن زريع عن معمر بن أبي حمزة عن قتادة عن أنس به - أخرجه البخاري في اللذان (۷۰۹) (۷۱۰) باب: من أخف الصلاة عند بكاء الصبي و مسلم في الصلاة (۱۶۰) باب: أمر الله بتخفيف الصلاة في تمام و ابن ماجه في القام (۹۸۹) باب: الإمام يخفف الصلاة إذا حدت امر - و أخرجه حبيب عن ابن ماجه الترمذي في الصلاة (۲۷۱) باب: ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أني لا سمع بكاء الصبي في الصلاة: أخف)۔







بْنُ أَيُّمَنَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِيهِ أَيُّمَنَ عَنْ تَبِيعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ كَانَ أَجْرُهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

☆☆ حضرت کعب بن جریج بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے ان میں قرأت کرے ان میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو اس شخص کو اس نماز کا اسی طرح اجر ملے گا جس طرح شب قدر میں ان رکعت کو ادا کرنے کا اجر ملتا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الواحد بن ایمن مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوقاسم مکی، لا باس بہ، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۳۰) (ت ۴۲۹۶)۔

○ تبیع بن عامر حمیری ابن ماریہ کعب، یکنی ابا عبیدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ عالم بالکتب قدیمہ، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخضرم۔ انظر: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۰۲)۔

1854- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن کا کوئی بھی حصہ تلاوت نہ کریں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان۔ روی حاکم عن دارقطنی، قال: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا۔

اللی کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۳/۱)۔

1855- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

۱۸۵۵- أخرجه أبو سعيد في العملية (۲۲/۴) و ابن عمير في الكامل (۲۱۷۲/۶) من طريق محمد بن الفضل به - قال ابن عمير: (ولما لا ينفك الله عن محمد بن الفضل عن أبيه عن طاووس) - قلت: و محمد بن الفضل: كذب ابن معين وغيره - ينظر: تهذيب الكمال (۲۸۰/۲۶) - و ابن عمير في الضعيف و ابن عمير في الضعيف - ينظر: الجرح والتعديل (۶۶/۷) و السيران (۲۵۴/۲) - و أخرجه الدارقطني (۱۲۱/۱) باب النسب في الحديث و الحائض عن قراءة القرآن من طريق يحيى ابن أبي أنيسة عن أبي الزبير عن جابر من قوله - و أخرجه الدارقطني في صحيحه عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله من قوله في الحائض و النفساء و ليس بقوي - و أخرجه ابن عمير عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله - أخرجه ابن الضمير في اللطيف (۹۷/۲) (۶۲۱) و سبق الكلام في ابن السويرة أيضا - و أخرجه ابن عمير عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله في (النسب) (۱۹۵/۱) و أخرجه ابن عمير في التلخيص (۱۲۸/۱) سرفوعا - و أخرجه ابن عمير عن جابر بن عبد الله عن - رضى الله عنه - سبق تخرجه عند الدارقطني -

۱۸۵۵- تجميع تخرجه قريبا في باب الصلاة على القبر -



بْنُ يَزِيدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔  
میرے نزدیک اس روایت کا راوی عمر بن یزید مدائن کا قاضی ہے۔

## 17- باب نہی رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ.

باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں  
1858- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ رَحْمَتُهُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ زِيَادِ الْبُكَائِيِّ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيمَا أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس سے نیچے زمین پر موجود ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ واسطی، لقبہ: زحمویہ۔ وثقہ اسلم فی تاریخ واسط۔ قال اسلم: وان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۶۴/۲)۔

1859- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنِ الْقَاسِمِ السَّامِيِّ - مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤْيٍ - عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ - وَكَانَ بَذْرِيًّا - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ سَلَاتُكُمْ فَلْيُؤْمِكُمْ خِيَارُكُمْ فَإِنَّهُمْ وَلَدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ - إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ - وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ.

۱۸۵۹- أخرجه أبو داود في الصلاة (۵۹۷) باب: الإمام يقوم مكاناً لرفع من مكان القوم من طريق يعلى ثنا الأعمش بإسناده - وفيه علة - وهو كذلك عند ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۲۲) - وأخرجه أبو داود (۵۹۸) بنحوه من حديث حذيفة بن اليمان وفيه قصة لعت حذيفة مع عمار -

۱۸۶۰- أخرجه الحاكم (۲۲۲/۲) في الفضائل من يحيى بن يعلى به - وأخرجه الطبراني من وجوه من حديث يحيى بن يعلى به: كما في بحسب السراية للسيوطي (۲۶/۲) وقال السيوطي في المجمع (۶۷/۲): (أخرجه الطبراني في الكبير وفيه يحيى بن يعلى الأسلمي وهو ضعيف) - وقد مضى ثابته لهذا الحديث من رواية ابن عمر وهو الحديث قبل السابق -

☆ ☆ حضرت ابو مرید غنوی رضی اللہ عنہ جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے تو تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔  
اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے اس روایت کا راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

...—...—...—...

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم  
امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:  
اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اگر امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے امام اپنے پیچھے موجود مقتدیوں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا اور سجدہ زمین پر کرے گا۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا تا کہ تم لوگ میری پیروی کرو اور میرے نماز کے طریقے سے واقفیت حاصل کر لو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو نماز جمعہ سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔  
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ ایسی صورت میں نماز ادا ہو جائے گی۔



## کتاب الزکوٰۃ

### زکوٰۃ کا بیان

#### 1-باب بلا عنوان

1860- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْوَامٍ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي مَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ . وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَامِمًا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا قَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ ایک نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو وہ اپنی جان اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی کی ادائیگی سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔

ادبیان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن سہل بن ابراہیم اعرج بغدادی، اصلہ من خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۸۰- أخرجه المروزي في مسند أبي بكر (١٤٠٧٧) من وجوه عن عمرو بن عاصم به- و أخرجه النسائي في تحريم الدم (٧٧-٧٦/٧) و أبو يعلى في مسنده (٦٨) من رواية عمرو بن عاصم به- و في إسناده عمران القطان: وهو عمران بن داود القطان البصري لم يرو عنه يحيى بن سعيد: وليس هو بشيء: فكذا قال ابن معين: فيمن نقله عنه المروزي- و قال ابن معين: ليس بالقوي: و قال أيضاً: ضعيف: و قال رقة كان يروي راي الخوارزمي و لم يكن داعية- و ضعفه النسائي: و ابن عدي و غيرهما- و من ثم قال ابن حجر في (التفريب): (صدوق) (مسند حمدي برأي الخوارزمي)- و- ينظر: تاريخ المروزي عن ابن معين (٤٣٧/٢) و رواية ابن مهران عنه (رقم ١٥٦) و تهذيب الكمال (٣٢٩-٣٣٠)- و قد خولف عمران في روايته لهذا الحديث عن معمر: أشار إلى ذلك الترمذي عقب حديث رقم (٢٦١٠)- وقد ورد من جهة آخر عن انس رضي الله عنه لم يذكر إبان بكر: فأخرجه حبيب عن انس ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أمرت أن تنقل .....) الحديث: بنحوه من مسند انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا واسطة- أخرجه البخاري في الصلاة (٢٩٢) باب: فضل استقبال القبلة: و أبو داود في الجهاد (٣٦١) باب: علام يقاتل المشركون! و الترمذي في الديمان (٢٦٠٨) باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (أمرت بقتالهم حتى يقولوا: لا إله إلا الله و يقيموا الصلاة) و النسائي في تحريم الدم (٧٦/٧)- و راجع الطحاوي لابن أبي حاتم (١٥٩/٢) (١٩٧٠) و مجمع الزوائد (٣٠/١)-





ہاں قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کے جان و مال میرے لئے قابل احترام ہو جائیں گے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل بن یزداذ، البونصر مروزی، سکن بغداد وحدث بھا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کما جاء فی تاریخ بغداد، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳۲/۵)۔  
○ کثیر بن عبید تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، رضيع عائشة، نزل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۹) (ت ۵۶۵۴)۔

1863- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ مجھ پر میری لائی ہوئی (تعلیمات) پر ایمان لائیں جب وہ میری لائی ہوئی تعلیمات کا اقرار کر لیں گے تو اپنی جان اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

## 2- باب وَجِبُ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ.

باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

1864- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْهِبِ شَيْخَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا زَكَاةَ فِي مَالِ امْرِئٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۱۸۶۴- أخرجه مسلم في الدينان (۵۲/۱) باب: الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله محمد رسول الله، والبيهقي في الكبرى (۲۸/۲) وابن مندة في الدينان (۱۰۲) من رواية العلاء بن عبد الرحمن به۔

۱۸۶۵- أخرجه ابن الجوزي في التمهيد (۲۸/۲) من طريق الدارقطني به۔ وأخرجه البيهقي في سننه (۱۰۱/۴) كتاب الزكاة باب: لا بعد للمسلم بما استغناؤه من غير تاجرها۔ من طريق ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفاً۔ وعن علي بن النعمان قال: رواه عن أبيه عن إسماعيل بن عياض عن عبيد الله بن عمر مرفوعاً وليس بصحيح (۱)۔ ثم ذكر طريقه زيد بن أسلم الثانية بعد الأولى، والثلث ضعيفة: إسماعيل بن عياض ضعيف في روايته عن غير الثماميين۔ وانظر: نهج الراية (۲۲۹/۲)۔

اللہ موقوفاً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کے مال میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔  
دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عبد ملک بن عمران یزنی۔ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۲۲) (ت ۷۳۵۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن مہران مدنی، مولیٰ بنی نوفل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۶) (ت ۷۶۸۸)۔

1865- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مال مستفید میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۸۶۵- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۴/۶) كتاب الزكاة: باب لا بعد عليهم بما استفادوه من غير نجاحها..... وابن الجوزي في التحقيق (۲۸/۲) كلاًهما من طريق الدارقطني به- أخرجه الترمذي في الزكاة (۲۵/۲-۲۶) باب: ما جاء لا زكاة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول (۶۳۱) وأخرجه البيهقي في الكبرى في كتاب الزكاة (۱۰۴/۶) باب: لا بعد عليهم بما استفادوه من غير نجاحها حتى يحول عليه الحول. وفي البغوي في شرح السنة رقم (۱۵۷۰) من حديث عبد الرحمن بن زيد بن أسلم به- ثم أخرجه الترمذي عقبه (۶۳۲) من حديث أبيوب عن نافع عن ابن عمر قال: من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه- وقال الترمذي: (وهذا أصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن أسلم- وروى أبووب وعبید اللہ بن عمر وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم ضعيف في الحديث- ضعفه أحمد بن حنبل وعلي بن الحسين بن الميموني وغيرهما من أهل الحديث- وهو كثير الغلط- وقد روي عن أحمد بن محمد بن أبي حنيفة عن علي بن الحسين بن الميموني وغيرهما من أهل الحديث- وقال الدارقطني في (الملل)- كما في (تكملة) (۲۲۹/۲-۲۳۰)؛ (حديث نافع عن ابن عمر عن) وأختلف عليه فيه: فأخرجه إسماعيل بن عباس عنه عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- وأخرجه سويد بن عبد العزيز عن عبيد الله مرفوعاً والصحيح عن عبيد الله موقوفاً؛ كذا قاله عنه معمر و ابن سيرين ومحمد بن بشر نجاع بن الوليد وغيرهم- وأخرجه أبووب عن نافع عن ابن عمر موقوفاً؛ وكذلك قاله يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- وأخرجه إسماعيل بن إبراهيم الحنظلي عن مالك عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً ولم يرفعه عن مالك غيره- والصحيح عن مالك موقوفاً- انتهى (۱- ۲- ۳-)

**1866-** حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْمَالِ كَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . قَالَ نَصْرٌ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ . وَقَالَ الْبَاقُونَ لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک زم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔  
یہاں پر بعض الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری نزیل بغداد، کاتب واقدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ انظر: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲)۔

**1867-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث حافظ ابو جعفر محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابی حنین حنینی کو فی صاحب (المسند) - سمع عبید اللہ بن موسیٰ، و ابان نعیم، نعیمی، و ابان غسان نحدی و مسدؤا، و حدث (بالموطا) عن قعنبی۔ حدث عنه ابن مخلد، و ابو عبد اللہ محاملی و غیرہما۔ وثقه دارقطنی۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ انظر: ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۲۴۳/۱۳) و تاریخ بغداد (۲۲۶-۲۲۵/۲)، و منتظم (۱۰۹/۵)۔

**1868-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلِ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ سَيَّاحٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۱۸۱- أخرجه ابن ماجه في الزكاة (۵۷۱/۱) باب: من استغفار مالا (۱۷۹۲) و البيهقي في الزكاة (۹۵/۱) باب: لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول و ابو عبيد في الاموال (ص ۵۰۵) كتاب الصدقة و احكامها باب: فروض زكاة الذهب و الورق و ما فيهما من النسنس - لم يسم من حديث حارثة - و هو ابن ابي الرحال - باسناده - قال الزيلعي في نصب الراية (۲۲۰/۲): (و حارثة لهذا ضعيف قال ابن ابان رحمه الله - في (كتاب الضعفاء): (كان من كثر و له و فعلى خطره تركه احمد و يحيى) - ا -







1872- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالًا لَّمْ يَحِلَّ فِيْهِ الزَّكَاةُ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی مال حاصل کرتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی (یعنی اس وقت تک فرض نہیں ہوتی) جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

### 3- باب وُجُوْبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثَّمَارِ وَالْحُبُوْبِ.

باب 3: سونے چاندی جانور پھلوں اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت

1873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاْقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِيْنَ دِيْنَارًا نِصْفَ دِيْنَارٍ وَمِنْ اَلْاَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا.

★★ عبداللہ بن واقد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

...—...—...—...

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے ان میں سے بعض کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ بعض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے ان میں معدنیات میں سے سونا اور چاندی ہیں جنہیں زیور کے طور پر استعمال نہ کیا جا رہا ہو حیوانات میں سے تین اصناف ہیں: اونٹ، گائے اور بکری۔

فلے میں سے دو اقسام ہیں: گیہوں اور جو جبکہ پھلوں میں سے بھی دو اقسام ہیں: کجور اور مٹھی، تیل کے بارے میں ایک شاذ

۱۸۷۲- تقدم تخریجه قریباً فی المحدث (۱۸۶۸)۔

۱۸۷۳- تخریجه ابن ماجه فی الزکاة (۵۷۱/۱) باب: زکاة الورق و الذهب (۱۷۹۱) من طریق عبید اللہ بن موسیٰ بن - وقال ابو صیری فی الترمذی (امداد المحدث ضعیف: لضعف ابراهیم بن اسماعیل) - ۱۸۷۴-

اختلافی رائے ہے۔

سونے کے زیورات کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حجاز کے فقہاء امام مالک رحمہ اللہ، امام لیث بن سعد رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: ان زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ ذاتی استعمال اور زیب و زینت کے لیے ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک ان زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے گھر کے عام ساز و سامان کے مشابہہ قرار دیا جائے گا یا سونے اور چاندی کے سکوں کے مترادف قرار دیا جائے گا جن سے لین دین کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے گھر کے ساز و سامان کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال ہوتا ہے ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اور جن حضرات نے زیورات کو سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد لین دین ہوتا ہے انہوں نے زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ یہ ہے: اس بارے میں جو روایات منقول ہیں ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔“

عمر و بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کا ایک کنگن موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس لڑکی نے نفی میں جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے وہ کنگن اٹار مایا انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

یہ دونوں روایات ضعیف ہیں خاص طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ضعیف ہے۔

اس لیے ان حضرات کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہوگا کہ ذاتی استعمال کیا جانے والا زیور یا تو سونے اور چاندی کے سکوں کی مانند ہوگا جن کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ دین دین کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا پھر اسے گھر کے ساز و سامان کی مانند سمجھا جائے گا جس کا بنیادی مقصد سونے اور چاندی کے سکوں کے برعکس ہوتا ہے (یعنی وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں)۔

لین دین کے مطلب یہ ہے: قیمت کے عوض میں سودا کیا جائے۔

کرائے پر دینے کے لیے جو زیورات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ سے مختلف اقوال منقول ہیں کبھی انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے پہننے والے زیورات کے مشابہہ قرار دیا ہے اور کبھی انہوں نے تجارتی لین دین کے

لیے بنائے گئے سونے کے اور چاندی کے سکوں کی مانند قرار دیا ہے۔

جن جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض جانوروں کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض کی صنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس جانور کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ گھوڑا ہے، جمہور اس بات کے قائل ہیں: گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ گھوڑا چرنے والا ہو اور اس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ نہ ہو یا مادہ ہو۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: ایک لفظ کے مقابلے میں قیاس آ رہا ہے اور ایک لفظ کے مقابلے میں دوسرا لفظ آ رہا ہے۔

جس لفظ کے ذریعے یہ بات لازم ہوتی ہے گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہے، وہ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔“

اس کے مقابلے میں مفہوم مخالف کا قیاس یہ ہے: جو گھوڑا چرنے کے لیے ہو جس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو اسے اونٹ اور بکری کے مشابہہ قرار دیا جائے گا۔

روایت کے اس لفظ کے مقابلے میں جو دوسرا لفظ سامنے آتا ہے وہ حدیث ہے: جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا ہے کسی شخص کے پاس گھوڑا موجود ہو اور وہ اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد زکوٰۃ ہے اور یہ بیان اس گھوڑے کے بارے میں ہے جو چرنے والا ہوتا ہے (یعنی جسے افزائش نسل اور خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔ شیخ ابن رشد کہتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے: اس لفظ کو عام سمجھنے کی بجائے اسے مجمل سمجھا جائے تاکہ زکوٰۃ کے حکم کے بارے میں اس سے استدلال کیا جا سکے۔

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی رائے امام ابوحنیفہ سے مختلف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے وہ گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ لوگوں کی طرف سے اختیاری ادائیگی تھی۔

جانوروں کی صنف کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے چرنے والے اور نہ چرنے والے (یعنی ذاتی استعمال کے اور قابل فروخت جانوروں) کے بارے میں ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک ان تینوں اصناف میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی خواہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں یا خرید و فروخت کے لیے ہوں۔

امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تمام اصناف میں سے وہ جانور جو چرنے والے نہیں ہیں (یعنی جنہیں خرید و فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا ہے) ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: مطلق کے مقابلے میں مقید سامنے آ رہا ہے اور قیاس لفظ کے مفہوم کے مخالف آ رہا ہے۔

مطلق مفہوم نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جبکہ مقید الفاظ اس حدیث میں ہیں:

”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جن فقہاء نے مطلق کو مقید پر غالب قرار دیا ہے انہوں نے اس بارے میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں طرح کے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے مقید کو غالب تصور کیا ہے انہوں نے صرف چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے خطاب کی دلیل عموم کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت کے یہ الفاظ ”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔“ یہ دلیل خطاب کا تقاضا کرتے ہیں یعنی جو جانور چرنے والے نہیں ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

جبکہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے۔“ اس کے عموم کا تقاضا ہے: اس میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں کا حکم برابر ہونا چاہیے۔

لیکن عموم چونکہ دلیل خطاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور مقید کو مطلق پر غالب کرنا، مطلق کو مقید پر غالب ماننے سے زیادہ مشہور ہے۔

شیخ ابن حزم اس بات کے قائل ہیں: مطلق مقید کا فیصلہ کرتا ہے تو بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ چرنے والی ہوں یا چرنے والی نہ ہوں۔

اسی طرح کا اختلاف اونٹ کے بارے میں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہوتا۔“

کیونکہ گائے کے بارے میں اس طرح کی کوئی روایت منقول نہیں ہے اس لیے اس میں اجماع پر عمل کرنا لازم ہوگا یعنی

گائے چرنے والی ہے ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو اس حوالے سے گائے اور دیگر دو طرح کے جانوروں کے درمیان فرق کرنا تیسرا قول ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ: ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اس کے عموم کا مخالف قیاس یہ ہے: جو جانور چرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے بنیادی مقصد ان کی افزائش ہوتی ہے اور یہ چیز گائے میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے اور زکوٰۃ تو مال کا اضافی حصہ ہوتا ہے اور یہ اضافی حصہ چرنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اسی لیے اس میں ایک سال گزرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

جن حضرات نے اس قیاس کے ذریعے اس عموم کی تخصیص کی ہے انہوں نے نہ چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور جنہوں نے اس کی تخصیص نہیں کی ہے انہوں نے عموم کو زیادہ مستند سمجھا ہے اور انہوں نے دونوں اقسام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

جن حیوانات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا تھا ان کی نوعیت یہ تھی۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے حیوانات سے خارج ہونے والی کسی بھی چیز کے بارے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی صرف شہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: شہد میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس بارے میں منقول روایات کے مستند ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

” (شہد کے) دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

1874- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُهَا فَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةُ الدَّرَاهِمِ فَإِذَا زَادَتْ فَتَكُنْ نَحْوَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: 190 درہم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو وہ کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) جب وہ پورے 200 ہو جائیں گے تو ان میں سے 5 درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

1875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

بلالہ الجعفی از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الزکوٰۃ

۱۸۷۶- المخرجه الماکسم فی المستدرک (۱/۱۰۰) من طرقہ ابی عوانہ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی - رضی اللہ عنہ - عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (لیس فی تسعین و مائۃ نھیۃ فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراهم) - ۱۸ - و الحدیث ذکرہ المنفی الموسی فی الكنز رقم (۱۵۸۶۹) - و للحارث و عاصم بن ضمرہ حدیث آخر عن علی - انظرہ فی الحدیث الثانی -

۱۸۷۷- المخرجه ابو دود فی الزکاة (۲/۲۲۰) باب: فی زکاة السانۃ (۱۵۷۲) و (۱۵۷۳) و عبد الرزاق فی الزکاة (۴/۲۳۳) باب: الخیل (۲۸۷۹) من مدایہ ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ و الحارث اللاعور عن علی - ۱۸ -



الْمُنْدِرِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسُهُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر چالیس درہموں میں سے دو سو حصے کا چوتھائی حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) وصول کرو 200 سے کم (درہموں میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ جب وہ 200 جائیں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے تو ادائیگی اسی حساب سے لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن جابر بن ساریما حنفی۔ قال یحییٰ: قال یحییٰ: لیس بشیء، وقال ابن مدینی: یضع حدیث۔ وقال ابو زرعة: واه۔ وقال فلاس: صالح۔ وقال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۲)۔

1876 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالْتَمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ سَقِي وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ أَقِ وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمُسَ ذَوْدٍ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ آئمہ

۱۸۷۶ - أخرجه ابن خزيمة (۲۳: ۱) وابن حبان (۲۳۷۶) كلاهما من رواية روح بن عطاء - وأخرجه الشافعي في الزكاة من اللام (۱/۲) باب الزكاة  
البيهي إذا بلغته الإبل كان فيها صدقة - من طريقه البيهقي في الزكاة من المعرفة (۱۳/۶-۱۴) (۷۸۸) قال الشافعي: أخرنا سليمان بن عمرو بن يحيى المازني بإسناده - وأخرجه من طريقه سليمان بن عيسى - عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۳) - وأحمد في المسند (۷۲۵) - وأحمد في المسند (۶/۲) - وأحمد في الزكاة (۶۷۶/۲) - والنسائي في الزكاة (۱۷/۵) باب: زكاة الإبل - وابن خزيمة في الزكاة (۲۳۶۲) (۲۳۸) البيهقي في الكبرى (۱۳۲/۱) - وأخرجه جماعة عن عمرو بن يحيى المازني -

طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

**1877-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ ذَوْدٌ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

**1878-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِبَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ ذَوْدٌ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

**1879-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلِّ مِنْ خُمُسٍ ذَوْدٌ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ

۱۸۷۷- أخرجه مالك في الموطأ في الزكاة (۲۴۵-۲۴۶/۱) باب: ما تجب فيه الزكاة، ومن طريق مالك أخرجه النسائي في الزكاة (۲۳۱/۱) (۲۳۲) الباب الثاني: فيما يجب أخذه من رب المال من الزكاة وما لا ينبغي أن يؤخذ، والبخاري في الزكاة (۲۸۰/۲) (۱۶۴۷) باب: زكاة المورق، وأبو داود في الزكاة (۲۰۸/۲) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸) والطحاوي في المعاني في الزكاة (۲۵/۲) - وأخرجه شعبه عن حماد بن يحيى المازني - به - أخرجه أحمد في المسند (۷۹-۸۵-۸۶/۲) وابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۳) -

۱۸۷۸- أخرجه مسلم في صحيحه (۶۷۵/۲) كتاب الزكاة الحديث (۹۸۰) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۹۹) والبيهقي في سننه (۱۲۰/۱) كتاب الزكاة: باب: النصاب في زكاة الثمار من طريق ابن وهب قال: أخبرني عياض - به - وأخرجه أيضا ابن ماجه رقم (۱۷۹۶) وابن خزيمة رقم (۲۲۰۵-۲۲۰۶) وأحمد (۲۹۶/۲) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله نحوه -

۱۸۷۹- أخرجه دارقطنی من هذا الوجه، لكن ذكر الزيلعي في نصب الرأية (۳۶۹/۲) من طريق عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس فيما دون مائتي درهم شيء، ولا فيما دون عشرين مثقالاً من الذهب شيء، وفي المائتين خمسة مثاقيل، وفي عشرين مثقالاً ذهباً نهب مثقالاً) - وعزاه إلى أبي أحمد بن زنجويه في (كتاب الأموال): حدثنا أبو نعيم النخعي: ثنا حماد بن عمار عن عمرو بن شعيب - به - وقد أخرجه مالك بن عبد الله بن عمر عن أبيه مرفوعاً بنحوه مختصراً على الجزء الأخير منه: (فيما نبت السماء...) إلى آخره - أخرجه البخاري في الزكاة (۲۴۷/۲) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء، وبالماء الجاري (۱۶۸۲) وأبو داود في الزكاة (۲۵۲/۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶) والترمذي في الزكاة (۷۵/۲) باب: ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالأنهار وغيرهما (۲۲۵) والنسائي في الزكاة (۸۱/۵) باب: ما يوجب العشر، وما يوجب نصف العشر، وابن ماجه في الزكاة (۵۸۱/۱) باب: صدقة الزرع والفضل (۱۸۱۷) -

مِائَتِي دِرْهَمٍ شَيْءٌ وَلَا فِيْ اَقْلَ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَيْءٌ وَالْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَمَا سُقِيَ سَبْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں (زکوٰۃ کی) ادائیگی لازم نہیں ہوتی، چالیس سے کم بکریوں میں لازم نہیں ہوتی، تیس سے کم گائے میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی، بیس مثقال سے کم سونے میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی، دو سو درہم سے کم (چاندی) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، پانچ سق سے کم (اناج میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ عشر کھجور، انگور، گندم جو میں سے وصول کیا جائے گا جس کو قدرتی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس کو ڈول کے ذریعے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کے نصف حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

#### 4- باب لَيْسَ فِي الْكُسْرِ شَيْءٌ.

باب 4: (سونے یا چاندی کے) ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

1880- حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْإِصْطَخَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجُرَّاحِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ حِينَ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنَ الْكُسْرِ شَيْئًا إِذَا كَانَتِ الْوَرَقُ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ الدَّرَاهِمِ وَلَا تَأْخُذْ مِمَّا زَادَ شَيْئًا حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهَا دِرْهَمًا. الْمِنْهَالُ بْنُ الْجُرَّاحِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَهُوَ أَبُو الْعَطُوفِ وَاسْمُ الْجُرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ وَكَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ يَقْلِبُ أَسْنَهُ إِذَا رَوَى عَنْهُ وَعِبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ.

★★ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (سونا یا چاندی کے کسی) ٹکڑے میں سے کچھ بھی وصول نہ کریں جب چاندی دو سو درہم جتنی ہو جائے تو اس میں سے پانچ درہم وصول کر لینا اس سے زیادہ میں اس وقت تک کچھ مزید وصولی نہ کرنا جب تک وہ چالیس درہم نہ ہو جائے جب وہ چالیس درہم ہو جائے تو پھر اس میں سے ایک درہم وصول کرنا (یعنی ہر چالیس کے حساب سے ایک وصول کرنا)۔

اس روایت کا ایک راوی منہال بن جراح متروک الحدیث ہے اس کی کنیت ابو عطفوف ہے جبکہ اس کا نام جراح بن منہال ہے ابن اسحاق نامی راوی نے اس کے نام کو الٹ نقل کر دیا ہے اس روایت کے دوسرے راوی عبادہ بن نسی نے حضرت معاذ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۱۸۸۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲۵/۶) كتاب الزكاة باب ذكر الضرع الذي روي في و قص الورق من طريق يونس بن بكير عن  
اسحاق بن عمار روى عنه قول الدارقطني المذكور هنا ثم قال: (مثل هذا الوجه قلنا به) ولم نخالفه؛ الا ان اسناده ضعيف جدا-  
اهلم- (۱) والحدیث ضعیف الدارقطني هنا بالنسبة الى و بعدم سماع عبادہ من معاذ بن عطاء حدیث آخر فی مقادیر الزكاة أخرجه  
داود رقم (۱۵۷۷-۱۵۷۸-۲۰۳۹) و الترمذي رقم (۶۲۲) و النسائي (۲۶۰۵/۵) و ابن ماجه رقم (۱۸۰۲) و ابن خزيمة (۲۲۶۸) و الترمذي  
(۱۲۱/۶) من طريق مسروق عن معاذ به- و أخرجه ابو داود رقم (۲۰۲۸-۱۵۷۶) و النسائي (۲۶/۵) من طريق ابي وائل عن معاذ-

1881- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قِيلَ لَهُ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ أَرْبَعِينَ مِئْسَةً قِيلَ لَهُ أُمِرْتَ فِي الْأَوْقَاصِ بِشَيْءٍ قَالَ لَا وَسَأَسْأَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَا وَهُوَ مَا بَيْنَ السَّنَيْنِ - يَعْنِي لَا تَأْخُذْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع/تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مئسہ وصول کروں۔

ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اوقاص کے بارے میں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جو دو برسوں کے درمیان میں ہو اور الفاظ سے مراد یہ ہے: اس میں سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی۔

## 5-باب مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْحَبِّ

باب 5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

1882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَطَافٍ حَدَّثَنَا الْعُرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ وَالْذَّرِّ وَالْفُصُوصِ وَالْخَرَزِ وَعَنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ الْبَقْلِ وَالْفَيْثَاءِ وَالْخَبَارِ فَقَالَ لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ وَلَيْسَ فِي الْبُقُولِ زَكَاةٌ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَّمْرِ وَالزَّيْتِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو سے جواہر موتیوں، قیمتی پتھروں، چھوٹے موتیوں (یا حبشی موتیوں) کے بارے میں اور زمین میں اگنے والے نباتات جیسے جواہرات موتی، نگینہ ریشم، زمین میں سے اگنے والی سبزی، ترکاری، ککڑی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی پتھر میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

۱۸۸۱- بسن تخریج حدیث ابن عباس فی بعت معاذ الی الیمن من غیر هذا الوجه بلفظ آخر - وقد مرده الدارقطنی بسوا السجانی هذا من الترمذی الحسن بن عمارۃ و هو مشرک -

۱۸۸۲- أخرجه ابن ماجه فی الزکاة (۵۸۰/۱) باب: ما تجب فیہ الزکاة من الاموال (۱۸۱۵) من رواية محمد بن عبيد الله - و هو العزمي - بإسناد ضعيف: لأن محمد بن عبيد الله هو العزمي: قال الامام احمد: ترك الناس حديثه - وقال المالك: مشرک الحديث بل هو خلاف صحيح نسبة النفل فيه - وقال الساجي: اجمع الفل النقل على ترك حديثه - وعنده من اكبر - (۱) - وقال الزيلعي في نصب الرابة (۲/۲۸۹): (۱) و هو مشرک - (۲) - (۳) -



اور سبزیوں میں بھی زکوۃ لازم نہیں ہوتی، نبی اکرم ﷺ نے صرف گندم جو، کھجور اور انگور میں (عشر کی) ادائیگی فرض کی ہے۔

1883- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيَّ حَدَّثَهُمْ فِي

سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَدَقَةٌ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكُرْمِ وَلَا فِي  
النَّخْلِ إِلَّا مَا بَلَغَ خُمُسَهُ أَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما یہ دونوں بیان کرتے ہیں: زراعت، کھجور اور کھجور کے

درخت میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضعی، ابوسلیمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو  
”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

## 6- باب لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

باب 6: سبزیوں میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ دَرَسْتَوَيْهِ النَّخَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الصَّفَرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَا  
صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ. قَالَ الصَّفَرُ الْجَبْهَةُ  
النَّخْلُ وَالْبَعَالُ وَالْعَيْدُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

۱۸۸۲- أخرجه البيهقي (۱۲۸/۴) كتاب الزكاة، باب جماع أبواب صدقة الزرع، و أبو نعیم فی الحلیة (۲۵۲/۲) من طريق داود بن عبد  
الغني، به - قال أبو نعیم: (غريب من حديث عمرو لم يجمعوا له محمد بن مسلم) - اه - وقد تقدم حديث جابر في باب وجوب  
الزكاة و الورق و حديث أبي سعيد - أيضاً - في نفس الباب -

۱۸۸۱- أخرجه ابن الجوزي في (العلل المتنازعة) (۷/۲) من طريق الدارقطني، به - وذكره ابن حبان في (المجروحين) (۲۷۱/۱) في شرح  
(المصنف) من حديث السلولي، و قال: (ليس هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم، وإنما يعرف هذا باسناد منقطع، فقلبه هذا التعليل  
على أبي رجاء عن ابن عباس عن علي عليه السلام) - اه - و المصنف بن حبيب، لم يصرح بن حبيب - وقد علقه البيهقي في

(۱۲۰/۴) بسلسلة التبريد، فقال داود بن علي - رضي الله عنه - مرفوعاً إلى النبي صلى الله عليه وسلم - قال العاصم في التلخيص  
(۱۶۵/۲) (فيه الضعف بن حبيب) و لم يثبت هذا - اه - وأخرجه قيس بن الربيع عن أبي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال  
لذكره مرفوعاً عليه - أخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۸) و ابن أبي شيبة (۱۹/۴) و البيهقي (۱۲۹/۴) - و أخرجه معمر عن أبي اسحاق عن

عن علي، مثله - أخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۹) -



اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، ”عرایا“ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، عواطل میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پیشانی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔  
 صقر بن حبیب نامی راوی بیان کرتے ہیں: پیشانی سے مراد گھوڑا، نچر اور غلام ہے۔

کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم

کھیت (یعنی سبزیوں) کی پیداوار اور پھلوں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

زکوٰۃ کی فرضیت کی جو عام دلیل کتاب و سنت کے حوالے سے پہلے ذکر کی گئی ہے اس کے علاوہ بطور خاص اس مسئلے میں ایک اور دلیل بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اور جب تم اس کی فصل کاٹنے لگو تو اس کا حق ادا کرو۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

”جو چیز آسمان (یعنی بارش، یعنی قدرتی ذرائع) سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس چیز کو ذول یا رہٹ (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

اس حدیث میں اس حکم کی تفصیل ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت میں اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔

اس کی تمام شرائط وہی ہیں جو زکوٰۃ کے وجوب کی عام شرائط ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ مزید شرائط بھی موجود ہیں جس کی تفصیل فقہاء کے اختلاف کے مطابق ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(اس کے بعد جزیری نے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے) احناف یہ کہتے ہیں: زکوٰۃ کی عام شرط یہ ہے: وہ عاقل اور بالغ نفس پر لازم ہوتی ہے بچے اور مجنون شخص کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، لیکن کھیت اور پھلوں کی زکوٰۃ میں یہ شرط عمل نہیں ہوگی، یہی وجہ ہے جو زمین کسی بچے یا مجنون کی ملکیت ہو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔

ان دونوں اشیاء میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید شرط یہ ہے: وہ زمین عشری ہونی چاہیے، یعنی جس پر عشر کو عائد کیا جاسکے اس لیے خراج والی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے ایک اور شرط یہ ہے: زمین سے جو پیداوار حاصل ہو رہی ہے اسے پیداواری اعتبار سے زراعت کہا جاسکتا ہو، اس لیے لکڑی، گھاس، بانس، نرسل اور کھجور کے درخت وغیرہ پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اس نوعیت کی اشیاء کے لیے زمین میں نمو کا مفہوم نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ چیز کم ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر ان چیزوں کو کاٹ کر ان سے نفع کمایا جائے تو پھر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے وہ رقم زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل کرتی ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے زمین پر فی الواقع زراعت کی گئی ہے جبکہ خراج کا حکم اس سے

مختلف ہے کیونکہ خراج کی ادائیگی اسی وقت لازم ہو جاتی ہے جب وہ زمین پیداوار کے قابل ہو خواہ عملی طور پر اس پر پیداوار نہ کی گئی ہو۔

اس طرح یہ بات بھی ضروری ہے اس زمین کا مالک زراعت کرنے کے قابل ہونا چاہیے لہذا اگر کوئی شخص زمین پر زراعت کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن عملی طور پر زراعت نہیں کرتا تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جبکہ خراج ہر صورت میں لازم ہوگا اس کی وجہ یہ ہے اس زمین میں نمو یعنی افزائش کی صلاحیت موجود ہے مختصر یہ کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نشوونما کا عمل جاری ہو جبکہ خراج کے واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نمو کی صلاحیت موجود ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار اور پھلوں پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے: جب اس زمین کو بارش یا نالیوں (یعنی قدرتی ذرائع کے ذریعے) سیراب کیا جائے۔ بیج سے مراد وہ پانی ہے جسے نالی کے ذریعے کھیت تک پہنچایا جائے (تو ان صورتوں میں عشر یعنی دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

لیکن اگر زمین کو رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے تو اس صورت میں عشر کے نصف (یعنی بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی یہ زکوٰۃ ہر قسم کی پیداوار پر لازم ہوگی جیسے گندم جو اور باجرہ جوار دیگر تمام اقسام کے دانے سبزیاں خوشبودار پھل گلاب گنا خربوزہ کھیرا ککری بینگن زعفران کھجور انگور وغیرہ خواہ وہ پھل دیر پا ہوں یا دیر پا نہ ہوں وہ تھوڑے ہوں یا زیاد ہوں ان کے لیے نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی سال گزرن شرط ہے۔

پٹ سن اس کے بیج اخروٹ بادام زیرہ دھنیے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح ان پھلوں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جنگلات میں سے یعنی کسی کی ملکیت والے حصے کے علاوہ کلی سے چنے جاتے ہیں۔ جیسے پہاڑی علاقوں کے درخت وغیرہ۔

ایسے دانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جنہیں زراعت کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا جیسے خربوزہ اور مہندی وغیرہ کے بیج، میتھی اور بینگن کے بیج۔

زمین سے اگنے والے درختوں جیسے کھجور کا درخت اور دیگر درختوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ اسی طرح ان اشیاء پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو درخت سے پھوٹ کر نکلتی ہیں جیسے گوند اور تارکول۔ کھیتی باڑی کے حوالے سے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کی ادائیگی کاشت کار کے ذمے ہوتی ہے لہذا جو بھی پیداوار اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ان اخراجات کو پیداوار میں سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی تیار شدہ کھیت کو اس کے کھل سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی خریدار پر واجب ہوگی لیکن اگر دانے کے پک جانے کے بعد فروخت کیا گیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فروخت کرنے والے کے ذمے ہوگی۔

پھل دار درخت کی زکوٰۃ اس وقت لازم ہوگی جب اس میں پھل لگ چکا ہو اور اس پھل کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

رہے، یعنی ان پھلوں کی صورت حال ایسی ہو چکی ہو کہ انہیں استعمال کیا جاسکے پھر اس پیداوار پر جو ادائیگی واجب ہوگی اس کو اس وقت ادا کیا جائے گا جب پھلوں کو اتارا جائے گا۔

جبکہ غلے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت وہ ہے جب اسے تولا اور صاف کر لیا جائے۔  
اگر زمین کے مالک کے کسی اپنے عمل کے بغیر (یعنی قدرتی طور پر) پیداوار ضائع ہو جاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ساقط ہو جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب اسے توڑنا انتہائی ضروری ہو۔

1885- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُذَارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضَرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زمین سے جو سبزیاں اُگتی ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خدّاش، ابوبکر بن دار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۲)۔

1886- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَالِمٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا وَمِنْ كُلِّ مِائَتِي دِرْهَمٍ خُمُسَةَ دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ دُرْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي الْخَضِرَاءِ صَدَقَةٌ.

عَلَى اللَّهِ عَلَى الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعِ: شَيْخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزِيرِيِّ كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ زَكَاةِ الزَّرْعِ وَالْأَشْرَارِ 984/1

۱۸۸۵- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۳۶/۲) من طريق المارقطني - وغزاه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸۸/۲) للمارقطني ومعه: ثم نقله طبع في صحيح ابن موسى كما ذكر ما في الإسناد من الاختلاف - وخلاصة القول في صحيح ابن موسى أنه منسوخ: كما في التفرغ (۳۶/۱)۔

۱۸۸۶- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۳۶/۲) من طريق المصنف به - ومعه ابن أبي يحيى منسوخ: كما تقدم مراراً - وأخرجه الترمذي في الزكاة (۲۰/۲) باب: ما جاء في زكاة الخضروات (۶۲۸) من رواية الحسن بن عمار عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن أبي بصير عن طلحة عن معاذ بن عمرو - قال الترمذي: (إسناده هذا الحديث ليس بصحيح - وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم) - وإنما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم - والعمل على هذا عند أهل العلم: أن ليس في الخضروات صدقة - قال الترمذي: والحسن: هو ابن عمارة - وهو ضعيف عند أهل الحديث: ضعفه ثعلبة وغيره - وتركه ابن المبارك -





☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہنریوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کا راوی مروان بخاری ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن محمد بخاری۔ ضعف دارقطنی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: فی ثقات (۱۷۹/۹): مستقیم حدیث۔ وانظر: ترجمہ فی میزان (۲۰۰/۶)، ولسان المیزان (۲۱/۶)۔

1890- قراء علی علی بن اسحاق المادرائی بالبصرة وانا اسمع حدثکم الحارث بن محمد حدثنا عبد العزيز بن ابان عن محمد بن عبيد الله عن الحكم عن موسى بن طلحة عن عمر بن الخطاب قال انما سن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) الزكاة في هذه الاربعة الحنطة والشعير والزبيب والتمر.

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے: گندم، جو، کشمش اور کھجور۔

1891- حدثنا علی بن عبد الله بن مبشر حدثنا أحمد بن سنان حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان عن عمرو بن عثمان عن موسى بن طلحة قال عندنا كتاب معاذ عن النبي (صلى الله عليه وسلم) انه انما اخذ الصدقة من الحنطة والشعير والزبيب والتمر.

☆☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات تحریر ہے آپ ﷺ نے گندم، جو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔

1892- حدثنا علی بن أحمد بن الأزرق بمصر حدثنا محمد بن محمد بن النفاح الباهلي حدثنا يحيى بن المغيرة حدثنا ابن نافع حدثني اسحاق بن يحيى بن طلحة عن عمه موسى بن طلحة عن معاذ بن جبل ان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) قال فيما سقت السماء والبعل والسيل العشر وفيما سقي بالنضح نصف العشر. يكون ذلك في التمر والحنطة والجوب فاما القثاء والبطيخ والرمان والقصب

۱۸۹۱- أخرجه أحمد في المسند (۲۲۸/۵) و البيهقي في سننه (۱۲۸/۴-۱۲۹) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الادميون - كذا لما من طريق عبد الرحمن بن مريدي به - وأخرجه الحاكم (۱۰۱/۱) وقال: موسى تابعي كبير لا ينكر له لفي معاذ - و نحوه العافظ في التلخيص (۲۲۱/۲) بقوله: (قلت: قد منع ذلك ابو زرعة) وقال ابن عبد البر: لم يلق معاذ ولا ادركه - (۱) - (۲) - وانظر: الحديث الثالث في هذا الباب -

۱۸۹۲- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲۹/۴) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الادميون من طريق الدارقطني به - وقد وقع في اسناد عبد الباقطي (محمد بن محمد بن النفاح) بدل من (محمد بن أحمد) - والله اعلم بالصواب - وقد أخرجه الحاكم في المسند (۱۰۱/۱) ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۲۹/۴) من طريق ابن نافع حدثني اسحاق به - لكن في اسناد اسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله وهو ضعيف: كما في التلخيص (۲۹۰-عوامة) - وقال العافظ في التلخيص (۱۶۵/۲-عاشي): (وفيه ضعف وانقطاع) - (۱) - (۲) - وانظر الحديث السابق -



وَالْخَضْرُ فَعَفُوْا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ موسیٰ بن طلحہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو آسمان بعل (پانی کے قریب کھجور کا درخت لگانا تاکہ وہ درخت خود ہی زیر زمین پانی سے سیراب ہو جائے) اور بہتے ہوئے پانی (یعنی نہر وغیرہ) کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں عشر کی ادائیگی لازم قرار دی جائے گی اور جس زمین کو پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

کھجور گندم دانوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی البتہ کٹڑی تربوز سیب قصب اور دیگر سبزیوں میں یہ معاف ہے۔

اکرم ﷺ نے اسے معاف قرار دیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث ثبت مجوز احمد قدوة، ابوحسن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن نفاخ بن بدر باعلیٰ بغدادی۔ ان کا انتقال 314ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب حدیث متقلاً من دنیا۔ وانظر ترجمہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۲۹۵/۱۳)، وتاریخ بغداد (۲۱۳/۳)۔ وفی (ط): محمد بن احمد بن نفاخ۔

1893- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1894- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمَّارٍ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1895- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْحَالِظِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1896- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

۱۸۹۵- أخرجه ابن الجوزي في التمعين (۲۷/۲) وفيه نص من حماد قال الحافظ في الترمذي (۷۱۰۹- حواشی) (ضموف الفراء)

۱۸۹۶- حميف مريل وفي ذكر السارقطني في الملل: هذا الاختلاف على موسى بن طلحة و صحیح هذا الوجه المريل - راجع نصب

(۲۸۸/۲- ۲۸۹) وفي صوب الترمذي ايضاً هذا المريل -

هشام الدستوائی عن عطاء بن السائب عن موسى بن طلحة عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) نهى أن يؤخذ من الخضراوات صدقة.

☆☆ موسی بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے سبزیوں میں سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔

1897- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1898- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ أَمْرَ دِينِهِمْ لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّرْبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ ابو بردہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو یمن بھیجا تو ان دونوں نے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دی (اور یہ فرمایا: تم لوگ صرف ان چار چیزوں میں سے زکوٰۃ وصول کرنا ہو، گندم، کھجور،

1899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بَنَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ سَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ خُمُسَهُ أَوْ سَاقٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا وَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفِضَّةِ حَتَّى يَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ أَوَقٍ وَالْوُقْيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی کھیت (زرعی پیداوار) میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے گی تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

داویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عباس احمد بن حسین بن عباد بزاز، ولقبہ بنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم برازی، ودارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۹۳-۹۵)۔

۸۹۸- أخرجه الحاكم (۱/۱۰۱) من طريق محمد بن غالب ثنا أبو حذيفة به - وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي -  
۸۹۹- أخرجه الحاكم في الزكاة (۱/۱۰۱) وعنه البيهقي في المعرفة في الزكاة (۶/۱۱۵) باب: ما يؤخذ من الاشجار - (۸۱۹۰)

1900- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَمْعَانَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَأْخُذْ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ حَصَادُهَا خُمُسَهُ أَوْ سَقِي.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھیت (یعنی زرعی پیداوار) میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے جب تک اس کی پیداوار پانچ وسق نہ ہو جائے۔

1901- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ أَرْقَانِكُمْ وَخَيْلِكُمْ وَلَكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ أَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے تمہیں تمہارے (غلاموں، کنیزوں) اور گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ تم اپنی چاندی، زرعی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ لے کر آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سید بن عیسیٰ کوئی۔ قال ازدی: لیس بذاک۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۳۵۲/۳)، لسان المیزان (۱۵۲/۳)۔

1902- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُيَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ

الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمُسِهِ أَوْ سَاقِ زَكَاةٍ وَالْوَسْقُ سِتُونَ مَخْتُومًا .

۱۹۰۰- فی اسنادہ عبد اللہ بن سمان: و لہو عبد اللہ بن زیاد بن سلیمان بن سمان المخزومی: ابو عبد الرحمن المدنی: مولی ام سلمہ۔ سئل مالک عنہ! فقال: کذاب۔ وقال لقمام ابن عروہ: حدثت عنی باہادیت: و اللہ ما حدثتہ بہا: و لہو کذب علی۔ و قال احمد: من روى الحديث۔ و قال ابن معين: ليس بنصف۔ وقال مرة: ليس بشيء. و كذبه في رواية عنه۔ و ضعفه ابن المديني و الفلاس جدا۔ وقال احمد بن صالح: كان يغير الاسماء بقول: حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن۔ قال احمد: و لہو کذب۔ و قال ابن ولعب: قلت لابن سمان: ابن لقيطه عبد الله بن عبد الرحمن الذي رويته عنه! قال: بالبحر۔ و كذبه ابو داود وغيره و تردد الكلام فيه البخاري و آخرون: و من ثم امتنع ابو زرعة من قراءته حديثه۔ و ركره يعقوب في باب من يرغب عن الرواية عنهم۔ بنظر: شذويب الشذويب (۲۹۰/۵) (۱۲۹)۔

۱۹۰۱- الحارث لہو اللعور۔ و قد سبق الكلام فيه في باب وجوب زكاة النصب و الورق: كما سبقت الترجمة لابي عبد اللہ۔

۱۹۰۲- اخرجہ النسائي في الزكاة (۱۱/۵) باب: القصد الذي نجب فيه الصدقة و ابو داود في الزكاة (۹۶/۲) باب: ما نجب فيه الزكاة۔

(۱۵۵۹) و ابن ماجه في الزكاة (۵۸۶/۱) باب: الوسق ستون صاعاً (۱۸۲۲) و احمد (۹۷/۵۹/۲) و ابن خزيمة رقم (۱۲۳۰) من رواية احمد۔

الادوي: بہ۔ اخرجہ عن ادريس لکذا محمد بن عبد الطنافسي عن ابي داود و ابن ماجه و الدارقطني قنا۔ و ناجه و کعب عن النساني في

احمد (۹۷/۲)۔ و تابعهما يعلی بن عبد عبد الدارقطني قنا و احمد (۵۹/۲) و تابعهما القاسم بن معن عن عبد الدارقطني في الرواية

الاذنية: کسریم روود عن ادريس اللودي باسناده۔ و قال ابو داود عقبه: (ابو البخاري لم يسمع من ابي سعيد)۔ الہ۔ و قال ابو حاتم

الرازي: (ابو البخاري الطائي لم يسمع من ادريس اللودي)۔ الہ۔ بنظر: المراسل لابن ابي حاتم ص (۶۶-۶۸) (رقم ۱۱۵-۱۲۱)۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ایک وسق ساٹھ مختوم کے برابر ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ادیس بن یزید بن عبد الرحمن اودی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰/۱)۔

○ ابوحسن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم مروزی، خاتمة اصحاب علی بن حجر۔ حدیث عن علی بن حجر و علی بن خشرم و ریح بن سلیمان و غیرہم۔ روی عنہ طاہر بن محمد بن سہلو، و ابو محمد بن حسن بن احمد مٹلدی، و محمد بن حسن علوی و غیرہم۔ ترجمتہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۰/۱۳)، و قال ذہبی: لم اظفر له بوفاة۔

1903- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيِّ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ. وَالْأَوْسُقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

1904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أَتَى مُعَاذٌ فِي وَقْصِ الْبَقْرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرَنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيهَا بِشَيْءٍ. قَالَ وَهِيَ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گائے کا بچہ لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی تعداد 30 سے کم تھی۔

1905- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الْمُسْعُودِيُّ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۹۰۵- البسم بن اسماعيل البغدادي عن سفيان بن عيينة: ضعفه الدارقطني - بنظر: لسان الميزان (۱۶/۲۹۸) و طاؤس لم يسمع معاذ بن جبل - وانظر الترمذي (۹/۵) - ۱۹۰۵ - أخرجه مالك في الزكاة من الموطأ (۱/۲۵۹) باب: ما جاء في صدقة البقر - و من طريقه الشافعي في الزكاة من الامم (۹/۲) باب: صدقة البقر - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في الزكاة من السنن الكبرى (۶/۹۸) - قال ابن عبد البر في الاستذكار (۹/۱۵۷): (ظاهر هذا الحديث الوقوف على معاذ بن جبل من قوله: ان في قوله: (انه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم) عن الثلاثين و الأربعين من البقر شيئا) - دليلنا و اضحا على انه قد سمع منه - عليه السلام - في الثلاثين و في الأربعين ما عمل به في ذلك - مع ان مثله لا يكون رأيا - انما هو توقيف ممن امر باخذ الزكاة من الذين يظربهم و تركبهم برأى صلى الله عليه وسلم - و لا خلاف بين العلماء ان السنة في زكاة البقر ما في حديث معاذ لهذا و انه النصاب المجتمع عليه فيه - و حديث طاؤس لهذا عندهم عن معاذ غير متصل - و الحديث عن معاذ ثابت متصل من رواية معمر و الثوري عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن معاذ بعض حديث مالك (انتبهى - وراجع الاستذكار ايضا (۹/۱۵۸) - فما بعد) - و قد تقدم في باب: ليس في الكسر شيء -



مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً فَقَالُوا فَالْأَوْقَاصُ قَالَ مَا أَمَرَنِي فِيهَا بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ عَنِ الْأَوْقَاصِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ - قَالَ الْمَسْعُودِيُّ وَالْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتُونَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ فَإِذَا كَانَتْ سَبْعُونَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانُونَ فَفِيهَا مُسِنَّتانِ فَإِذَا كَانَتْ تِسْعُونَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَايِعٍ قَالَ بَقِيَّةُ قَالَ الْمَسْعُودِيُّ الْأَوْقَاصُ هِيَ بِالسِّتِينَ الْأَوْقَاصُ فَلَا تَجْعَلُهَا بِصَادٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبع یا ایک تبعہ ایک جذع یا ایک جذعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں لوگوں نے دریافت کیا: گائے کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر لوں گا پھر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ سے گائے کے پھڑے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

مسعودی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اوقاس (سے مراد یہ ہے:) جب ان کی تعداد تیس سے کم ہو جب گائے کی تعداد چالیس سے ساٹھ تک ہو تو اس میں دو تبعہ کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ ستر ہو جائیں گی تو ایک مسنہ کی ادائیگی اور ایک تبع کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اسی ہو جائیں گی تو اس میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ نوے ہو جائیں گی تو تین تبع کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مسعودی فرماتے ہیں: لفظ اوقاس ”س“ کے ساتھ لکھا جاتا ہے تم اسے ”ص“ کے ساتھ نہ لکھو۔

1906 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ -

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اناج (

۱۹۰۶ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۱/۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۹) وابن ماجه في الزكاة (۵۸۰/۱) باب: ما نجب فيه الزكاة من الدواب (۱۸۱۸) من رواية ابن وهب عن سليمان بن - وأخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرک (۲۸۸/۱) عن رواية ابن وهب - ثم في (صحيح علي شرط الشيخين) ان صح سماع عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل فانه لا انفك - ثم في (صحيح ابن حجر) (۱۸۰/۲) (لم يصح) لانه ولد بعد موته او في سنة موته او بعد موته سنة - وقال البزار: لا نعلم ان عطاء بن معاذ - ۵۱ -



زکوٰۃ میں) اناج وصول کرنا، بکریوں کی زکوٰۃ میں بکری وصول کرنا، اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ وصول کرنا اور گائے کی زکوٰۃ میں گائے وصول کرنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدعزیز بن وزیر، ابوعلی جذامی، ویرف بالجروی، من اهل مصر، قدم بغداد وحدث بها۔ قال بغدادی: وكان جروی من اهل دین وفضل، مذکور بالورع و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ موصوفاً بالعبادة۔ ونقل بغدادی توثیق ابی حاتم لہ، وذكره قول دارقطنی فیہ: لم ير مثله فعلاً وزهداً۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۳۹/۱۳)۔

1907- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَرَاثِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَأَهْلِ الْيَمَنِ انْتُونِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَيْسَ أَخَذَ مِنْكُمْ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِّلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ عَمْرٍو انْتُونِي بِعَرَضٍ ثِيَابٍ . هَذَا مُرْسَلٌ . طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے یہ کہا تھا: تم میرے پاس خمیس یا لمیس لے کر آؤ، میں تم سے زکوٰۃ وصول کروں گا، یہ تمہارے لیے آسان بھی ہوگا اور مدینہ منورہ میں رہنے والے مہاجرین کے لیے بھی زیادہ بہتر ہے۔

عرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تم میرے پاس چوڑے کپڑے لے کر آؤ۔“

یہ روایت مرسل ہے کیونکہ طاؤس نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1908- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِدِّي بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ تَكُنِ الْمَقَاتِي فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمَرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِي الْمَقَاتِي شَيْءٌ وَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقَاتَا تُخْرِجُ عَشْرَةَ آلَافٍ فَلَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مقاتل ان چیزوں میں نہیں تھے جنہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گندم، جو، کھجوروں اور کشمش میں زکوٰۃ وصول کی تھی، مقاتل میں کوئی چیز وصول نہیں کی تھی، ہمارے پاس مقاتل (زرعی زمین) تھی جس سے دس ہزار کی پیداوار ہوتی تھی، لیکن اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) لازم نہیں ہوئی۔

۱۹۰۷- أخرجه يحيى بن آدم في الخراج رقم (۵۲۶) من طريق سفيان بن عيينة عن ابراهيم بن به - و من طريق يحيى بن ابراهيم البصري في الحسن (۱۱۲/۶) - وأخرجه يحيى رقم (۵۲۵) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن به - و من طريقه أيضاً أخرجه البصري (۱۱۲/۶) - قال الشافعي: (و طريقه عالم بامر معاذ و ان كان لم يلقه و قال عبد الحق في احكامه: و طاووس لم يلق معاذاً) - ا - راجع: نصب الراية (۲/۲۶۷) - و قال ابن السميني: (لم يسمع طاووس من معاذ شيئاً) - ا - و قال ابو هانم الرازي: (طاووس عن معاذ مرسل) - ينظر: المراسيل لابن ابي هانم ص (۸۹) (رقم ۱۵۱) -

۱۹۰۸- عمدي بن الفضل: قال ابن سمين - في رواية - و النسائي و غيرهما: ليس بثقة و تركه الرازيان و الدارقطني و غيرهما و ضعفه فيهم - و ابطال ابن حبان الاحتجاج به - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۶۹/۷ - ۱۷۰) -

1909 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ جَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ بِخَيْرٍ ثُمَّ قَامَ إِلَى سَارِيَةِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ احْتَوَشَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا. قَالَهَا بِالزَّاي.

☆☆ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہوں پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے لوگ بھی اٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہیں گھیر لیا میں بھی انہیں گھیرنے والوں میں شامل تھا لوگوں نے کہا: اے ابوذر! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور کتان (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ لفظ ”ز“ کے ساتھ ذکر کیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابی انس قرشی، عامری، مدنی، نزل اسکندریہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۲/۲)۔

1910 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا وَمَنْ دَفَعَ دَنَابِرًا أَوْ دَرَاهِمَ أَوْ تَبْرًا أَوْ فِضَّةً لَا يَعْذُهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يَنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ كَنَزٍ يُكْوَى بِهِ فِي الْقِيَامَةِ. كَتَبَهُ مِنَ الْأَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَرِّ مُقَيَّدٌ.

☆☆ مالک بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۹۰۹ - فی اسناد موسی بن عبیدہ الربیعی: و هو ضعیف: سبقت الترجمة له - و راجع ما بعد - قال العافظ فی التلخیص (۲۱۵/۲): ان غیر صحیح: مدارہ علی موسی بن عبیدہ الربیعی و له عنده طریقہ ثالث من رواية ابن جریر عن عمران بن ابی انس عن مالک بن انس ابی ذر و هو مطلق: لادن ابن جریر أخرجه عن عمران انه بلغه عنه (۱) - انه - وقد تابعه سعيد بن سلمة بن ابی العاصم: ثنا عمران بن انس - أخرجه الحاكم فی المستدرک (۲۸۸/۱) و صححه علی شرط الشيخین و وافقه الذهبي - وله متابعة اخرى و هي التي أخرجه العافظ و سناني عند الدارقطني بعد الحديث التالي -

ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور بز (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جو شخص دینار و درہم سونے کا ٹکڑا چاندی اکٹھی کرے گا جسے اس نے فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں رکھا یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نہیں رکھا تو یہ خزانہ شمار ہوگا جس کے ذریعے قیامت کے دن اسے داغ لگایا جائے گا۔

### ویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سلمہ بن ابی حسام، عدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمرو مدنی، وھو ابو عمرو سدوسی ذی روی عنہ مذہبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یمن طہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۹۷)۔

1911۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَرْوَسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا فِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا.

☆☆ مالک بن انس حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور بھیڑوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

### ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن معاویہ بن موسیٰ تمیمی ابو جعفر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا۔ وانظر: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۶۵)۔

1912۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ بَقَرَةٍ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْسَةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ ایت کی کہ وہ ہر تیس سے ایک تیس یا ایک تیس وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مینہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر ”معاویر“ وصول کریں۔

المعجم احمد (۱۷۹/۵) و المعاکم فی الزکوٰۃ (۱/۲۸۸) و كذلك الترمذی فی (العلل الكبير) (۱۷۱) من رواية محمد بن بكر بن اسناده -  
الترمذی عن البخاری قوله: (ابن جریر لم یسمع من عمران بن ابی أنس یقول: حدثت عن عمران بن ابی أنس) - (۱) - وراجع  
المعجم قبل السابق -

1913-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَقَالَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَالِمٌ. وَقَالَ مَعْمَرٌ حَالِمَةٌ.

☆ ☆

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

1914-

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرَ.

☆ ☆

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبيع یا ایک تبیعہ اور ہر چالیس میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر "معاظر" وصول کریں۔

## 7-باب لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

باب 7: گھریلو استعمال کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1915-

حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْمُؤَدَّبُ الْقُرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِيُّ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ. كَذَا قَالَ غَالِبُ الْقَطَّانِ وَهُوَ عِنْدِي غَالِبُ بْنُ عُبَيْدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆ ☆

عمر بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھریلو استعمال کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1916-

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَقْمًا (۱۵۷۷) وَرَقْمًا (۲۰۴۹) وَالنَّسَائِيُّ (۳۶/۵) وَابْنُ خُرَيْبَةَ رَقْمًا (۲۳۶۸) مِنْ طَرِيقِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

وَأَنْظَرَ الْمَسَابِقَ -

۱۹۱۵- أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ (۲۰۴۵/۶) فِي نَرْجِيَّةٍ: غَالِبُ الْقَطَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ: بِهِ - وَ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ عَدِيٍّ فِي الْبَيْهَقِيِّ فِي الزَّكَاةِ مِنَ الْكَبِيرِ (۱۶۶/۶) بَابُ مَا يَسْقُطُ مِنَ الْبَقَرِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَاهِلِيُّ: أَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنِ عَدِيٍّ: أَنَّ

ابن الحسن الصوفی: بہ - قال ابن عدی (و غالب: الضمف علی احادیثہ جوں) - ۵۱ -

۱۹۱۶- أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۰۹۷۴) وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ (۱۲۹۲/۲) فِي نَرْجِيَّةٍ: سَوَادُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّدَمِيُّ: كَلَّمَاهَا عَنْ

الوَاسِطِيِّ: بِهِ - وَ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: (وَلَسَوَاهُ غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْحَدِيثِ) وَ عَامَةً مَا يَرْوَاهُ لَيْسَتْ مَحْذُورَةٌ - وَ هُوَ ضَعِيفٌ كَمَا ذَكَرُوهُ

وَقَالَ السُّوَيْمِيُّ فِي الْمَجْمُعِ (۷۵/۲): (وَفِيهِ لَيْسَتْ بِمُسْتَحَبَّةٍ وَ هِيَ نَفْعٌ) وَ لَكِنَّهُ مَدْلُوسٌ وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَ أَهْلُهُ سَوَادُ بْنُ

وَنُفْلُ تَطْمِئِنُّهُ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَ النَّسَائِيِّ وَ ابْنِ مَعِينٍ وَ الْفُقُهَاءُ وَ قَالَ: عَامَةً مَا يَرْوَاهُ غَيْرُ مَحْذُورٍ - ۵۱ - وَ لَهُ طَرِيقٌ آخَرٌ عَنْ ابْنِ

نَعْدَمٍ فِي أَمَلِ بَابِ الْبَقَرِ فِي الْخُصَرَوَاتِ صَدَقَةٌ -



أَبُو سَيْطٍ حَدَّثَنَا سَوَّارٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَكِنْ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ أَوْ مُسِنَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تاہم ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور چالیس گائے میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

1917- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ. وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ لَيْسَ عَلَى الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1918- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1919- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقْرِ الَّتِي يُحْرَتُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس گائے کو کھیتی باڑی میں استعمال کیا جاتا ہو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

(۱۱۷) - أخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱۱۶/۴) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية من رواية عثمان بن أحمد - بإسناده - وقال: (رفعه أبو سعيد شجاع بن الوليد عن زهير من غير شك - وأخرجه النخعي عن زهير بالنسك فقال: قال زهير: أصب عن النبي صلى الله عليه وسلم - وأخرجه غيره عن أبي إسحاق موقوفاً) - ثم ورد من طريق أبي عمرو بن السالك عن محمد بن عبيد الله بن أبي داود عن أبي عبد الله عن علي بن صالح ثنا أبو إسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً عليه من قوله: لم يرفع - وأنبأ ذلك برواية أبي بكر بن عمار عن أبي إسحاق به موقوفاً أيضاً - قلت: وقد أخرجه ابن أبي شيبة عن أبي بكر بن عياش به موقوفاً في المصنف (۱۳۰/۲) كتاب الزكاة باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - وبإسناده - أيضاً - رواية محمد بن التوري عن أبي إسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۹/۴) باب: ما لا يؤخذ من الصدقة - وروى من وجه آخر عن علي موقوفاً لكنه لم يرفع - راجع انصب الرأية للزيطي (۲۵۶/۲-۲۵۷) -

أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۳۰/۲) باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - والبيهقي في الكبرى في الزكاة (۱۱۶/۴) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية عن أبي بكر بن عياش به -

(۱۱۷) - أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۱۶/۴-۱۱۷) من طريق السارقطني بإسناده - ثم قال: (هكذا موقوفاً وهو إسناده صحيح وهو قول محمد بن سعيد بن جبيرة وعمر بن عبد العزيز وأبو القاسم النخعي - وقال الحسن البصري ليس في البقر العوامل صدقة إذا كانت في الحرة) - ثم قال: (وهو عند عبد الرزاق في (۱۱۶/۴) من رواية زياد بن محمد عن أبي الزبير عن جابر موقوفاً) - ثم قال: (وفي إسناده ضعف والصحيح) - ثم قال: (وهو عند عبد الرزاق (۱۱۹/۴) من وجه آخر عن أبي الزبير عن جابر موقوفاً كما ذكر البيهقي -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین ابو جعفر مصری، قال ابن عدی کذبوه، وهو صاحب حدیث کثیر، انکرت علیه اشیا رواه، وهو ممن یکتب حدیث مع ضعفه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کامل (۱۹۸/۱)، والمیزان (۲۷۸/۱)، واللمع (۳۶۳-۳۶۴/۱)۔

## 8- باب تَفْسِيرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

باب 8: دو چیزوں کو ملانے کی وضاحت، دو ملی ہوئی چیزوں پر زکوٰۃ لازم ہونے کا حکم

1920- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ ذَا يَوْمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَالْخَلِيطَانِ اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالْبَرَاءِ وَالْفَحْلِ.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں اس کے بعد انہوں نے کوئی کلام ذکر کیا پھر انہوں نے یہ بھی بتایا: ایک دن انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (زکوٰۃ کی وصولی یا زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور دو حصے دار وہ لوگ ہوں گے جو حوض چرواہے اور (جفتی کے لیے دینے والے جانور کے بارے میں حصے دار ہوں گے۔

1921- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْمُثِيرَةِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مثيرہ (یعنی وہ گائے چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہے) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1922- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ النَّفْرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ أَرْبَعُونَ شَاةً فَقَالَ عَلَيْهِمْ شَاةٌ. قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ وَلَا شَاةً. قَالَ عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

۱۹۲۰- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۲۹/۲) من طريق المصنف به - و أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۱) كتاب الزكاة باب الخلطاء من طريق أبي الاسود ثنا ابن لهيعة به - و ابن لهيعة ضعيف وقد تقدم الكلام عليه كثيرا - ۱۹۲۱- أخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱۱۶/۱) وقال عقبه: (وفي إسناده ضعف و الصحيح موقوف) - اه - وقد أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۹/۱) باب: ما لا يوضع من الصدقة عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر موقوفا عليه لم يرفعه ولم يذكر فيه (زياد بن سعد)

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک دوسرے کے حصے دار ہوں، ان کی چالیس بکریاں ہوں تو ان سب پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، میں نے دریافت کیا: اگر ان میں سے ایک شخص کی ۳۹ بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کی ایک بکری ہو؟ تو انہوں نے یہی فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

1923- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْأَلُهُ عَنْهَا فَمَا تَتَعَتَّعَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى آتَى عَلَى أَرْبَعِينَ شَأْنًا بَيْنَ نَفْسَيْنِ فَقَالَ فِيهَا شَأْنٌ عَلَيْهِمَا .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں مختلف مسائل تحریر تھے، اس نے ان سے اس صحیفے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ان مسائل میں کوئی غلطی نہیں نکالی البتہ جب یہ مسئلہ آیا کہ چالیس بکریاں دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوں تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ہلال عدوی، ابونصر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عالم، توقف فیہ ابن یمرین، لدخولہ فی عمل سلطان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۷۲)۔

1924- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْقَوَامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ آتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ - قَالَ - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا أَخُذَ مِنْ رَاضِعٍ لَبَنٍ شَيْئًا قَالَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ . وَآتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ . فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا میں اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے اس بات کا پابند کیا گیا ہے میں دودھ پلانے والا کوئی جانور وصول نہ کروں اور (زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہوئے) الگ الگ سال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اس کے پاس ایک شخص اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور

۹۹۳۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) كتاب الزكاة: باب صدقة الغلظة. من طريق الدارقطني: به-

۹۹۳۱- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۴) من طريق المعجم بن مشهال عن حماد: به-

۹۹۳۲- أخرجه النسائي في سننه (۲۹/۵۱) كتاب الزكاة: باب الجمع بين المتفرق وبين المجمع. وأحمد في مسنده (۲۵/۴) من طريق هلال بن خباب: به- وأخرجه أبو داود في كتاب الزكاة (۱۵۷۹) باب في زكاة البسائية. والطبراني في الكبير (۹۱/۷) رقم (۶۶۷۲) من طريق أبي عروبة عن هلال بن خباب عن ميسرة أبي صالح عن سويد بن غفلة قال: (مرت) أو أخبرني من سار مع مصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم) - وللحديث طريق آخر عن أبي ليلى اللندي عن سويد: سيأتي بعد الحديث التالي مباشرة-

بولاً: تم اسے وصول کر لو اس نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

1925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمِيدٍ الْجَلَابُ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

هَلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَيْسَرَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ آتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ آيَشٍ فِي كِتَابِكَ فَقَالَ أَنْ لَا أَفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا أَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاءً كَوْمَاءَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک ہمارے پاس آیا میں اس کے پاس بیٹھ گیا میں نے اس سے دریافت کیا: تمہاری تحریر میں کیا لکھا ہے؟ اس نے بتایا: اکٹھے مال الگ الگ نہ کروں اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ایک شخص اس کے پاس اونچی کوہان والی اونٹنی کر آیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ادريس ابو حميد جلاب - حدث عن هشيم بن بشير - روى عنه قاضي محالي - ذكره خطيب قلم يذكريه جرحه

تعدلاً - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸-۳۹)۔

1926- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ بَنِي غَفَلَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَقَرَأْتُ فِي كِتَابِهِ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسَنَاءَ مُلَمَلَمَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ عَذْرَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَخَذْتُ هَذِهِ مِنْ مَالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ سَمِعَ شَرِيكَاً بَعْدُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرْتُهُ لَوْ كَيْفَ فَقَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عُمَانَ .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے ایک شخص آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی تحریر میں یہ بات پڑھی کہ الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال الگ الگ نہ کیا جائے (ادائیگی یا وصولی) سے بچنے کے لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد اس کے پاس شخص بڑی اونٹنی لے کر آیا جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھی تو اس نے اونٹنی کو قبول کر لے سے انکار کر دیا۔

وہ بولا: اگر میں نے ایک مسلمان کے مال میں سے اسے وصول کر لیا تو پھر میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کیا

۱۹۲۶- أخرجه أبو داود كتاب الزكاة (۱۰۵/۲) باب التخليط في منع الزكاة الحديث (۱۵۸۰) و ابن ماجه في سننه (۵۷۶/۱) كتاب باب ما يلاحظ المصنف من الدليل الحديث (۱۸۰) و الطبراني في المعجم (۱۰۸/۷) رقم (۶۶۷۶) من طريقه شريك عن عثمان بن عفان - و شريك ضعيف -

کروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ اختلاف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن مغیرہ ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالمغیرہ کوفی اعشی، وهو عثمان بن ابی زرعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳/۲)۔

## 9- باب مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب 9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کنز نہیں کہا جائے گا

1927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصْبِصَةِ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ الْحَمَصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَمَصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ أَكْنَزُ هُوَ فَقَالَ إِذَا آدَيْتَ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ہار پہنا ہوا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کنز کہا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر لی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔

1928- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَسَادٍ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۱۹۲۷- أخرجه الحاكم في الزكاة (۳۹۰/۱) باب: التغليب في دفع الزكاة عن أبي العباس محمد بن يعقوب ثنا عنبسة بن أحمد بن الفرج ثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار ثنا محمد ابن سراج به وقال: (صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه) - ۱۹- وأخرجه البيهقي في الزكاة (۸۳/۴) باب: تفسير الكنز الذي ورد الوعيد فيه عن الحاكم به - قلت: وأخرجه ابو داود في الزكاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو وزكاة المولى (۱۵۶۴) عن محمد بن عيسى ثنا عطاء - يعني: ابن بشير - عن ثابت بن عجلان عن عطاء - به - وأعله البيهقي بتفرد ثابت بن عجلان - وراجع نصب الراية (۳۷۱/۲-۳۷۲) -

۱۹۲۸- أخرجه ابو داود في الزكاة (۹۸-۹۷/۲) باب: الكنز ما هو وزكاة المولى (۱۵۶۵) عن محمد بن الربيع الرازي ثنا عمرو بن الربيع بن طارق ثنا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن أبي جعفر ان محمد بن عمرو بن عطاء أخبره عن عبد الله بن شداد به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۳۸۹/۱) و البيهقي في الزكاة (۱۳۹/۴) من هذا الوجه - وفول الدارقطني لقنا: (محمد بن عطاء: مجبول) و لعمري كناه على ذلك البيهقي وابن القطان وغيرهما - راجع: نصب الراية للزيلعي (۳۷۱/۲) -











پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مقاتل، ابوبکر رازی، قدم بغداد وحدث بها عن ابیہ و حسین بن عیسیٰ بن میسرۃ، و احمد بن بکر بن سیف۔  
روی عنہ عبد باقی بن قانع، و ابوقاسم طبرانی، و حسین بن مہدی مروزی۔ ذکرہ خطیب فلم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۸/۵)۔

1934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ حُلِيِّ لَهَا قَالَ إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ . قَالَتْ إِنَّ فِي حَجَرِي نِسَى أَخٍ لِي أَفَاضَعُهُ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ . مَوْقُوفٌ .

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے زیورات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دو سو (درہم جتنے قیمتی) ہوں تو اُن میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس خاتون نے کہا میرے بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں کیا میں اسے ان پر خرچ کر دوں؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں! یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

## 10- باب لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَعْتِقَ .

باب 10: مکاتب غلام جب تک آزاد نہ ہو جائے اس کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی  
1935- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَعْتِقَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکاتب غلام کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک وہ آزاد نہ ہو جائے۔

۱۹۳۵- لخصنا اخرجہ الفریابی عن الثوری و تابعہ عبد الرزاق عن الثوری به۔ مصنف عبد الرزاق فی الزکاة (۸۲/۴) (۷۰۵۶) باب: النبر و المصلی و اخرجہ البیہقی فی سننہ (۱۲۹/۴) من طریق عبد اللہ بن الولید عن سفیان به۔ و اتحد الی المرفوع و رجع لهذا الموقوف۔ و اخرجہ مصر عن حصار عن ابر القیم عن ابن مسعود بنحوه۔ اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۷۰۵۵)۔  
۱۹۳۶- عبد اللہ بن بزیع الانصاری عن روح بن القاسم: قال السارقطنی: لیس بمتروک۔ و قال ابن عمیر: لیس بحجة و لم یفاضی نضر۔ فاما اجماعہ لیس بحفظه و منا کبر عبد اللہ: حدیث یحییٰ بن غیلان قال: حدیثنا عبد اللہ بن بزیع عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ۔ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ( لیس فی مال المکاتب زکاة حتی یعتق ) اخرجہ الدارقطنی فی السنن۔  
فما المصیبت الموقف: فقد اخرجہ عبد الرزاق و لم یؤد و اجل من ابن بزیع موقوفاً اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جریج: اخرجنا ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول: ( لا صدقة فی مال العبد ولا المکاتب حتی یعتق )۔ و مصنف عبد الرزاق فی الزکاة (۷۸/۴) باب: صدقة العبد و المکاتب (۷۰۵۸)۔ و تابعہ محمد بن بکر عن ابن جریج به موقوفاً۔ اخرجہ ابن ابی شیبہ فی الزکاة (۲۰/۴)۔

1936- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْهِمَا أَسُورَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْسَرُكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِأَسُورَةٍ مِنْ نَارٍ . قَالَا لَا . قَالَ فَأَذِيَا حَقَّ هَذَا . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَيْهِمَا سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَ أَيْضًا فَأَذِيَا حَقَّ هَذَا عَلَيْهِمَا . يَعْنِي الزَّكَاةَ . حُجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے سونے کنگن پہنے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زکوٰۃ تھی۔ اس روایت کا راوی حجاج بن حجاج بن ارطاة ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

1937- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لَامْرَأَتِي خُلِيًّا مِنْ عَشْرِينَ مِثْقَالًا . قَالَ فَأَذِ زَكَاتَهُ نِصْفَ مِثْقَالٍ . يَحْيَى بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ وَهَذَا وَهُمْ وَالصَّوَّافُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میری بیوی کے مِثقال مثقال کے زیورات ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی نصف مثقال زکوٰۃ ادا کرو۔ اس روایت کا ایک راوی یحییٰ بن ابوانیسہ متروک ہے اور یہ روایت وہم ہے درست یہ ہے: یہ روایت مرسل ہے اور موقوف ہے۔

ہے۔

۱۹۳۶- أخرجه ابن أبي نبيبة في الزكاة (۵۲/۲) باب: في العلي عن حجاج به- وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۵/۱) باب: التبرع العلي عن المنسي بن الصباح عن عمرو بن شعيب: بإسناد- وأخرجه الترمذي في الزكاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو أو ذكاه العلي من حديث ابن لويجة (۶۳۷) وأبو داود في الزكاة (۹۷/۲) باب: الكنز ما هو أو ذكاه العلي (۱۵۶۲) من حديث حسين بن عمرو المعلم- ثم النسائي في الزكاة (۲۸/۵) باب: زكاة العلي من حديث حسين بن علي كلاله- حسين بن علي لويجة- عن عمرو بن شعيب به- وقال الترمذي: (و هذا حديث قد أخرجه المنسي بن الصباح عن عمرو بن شعيب: نحو هذا- والمنسي بن الصباح و ابن لويجة بضمطان في الحديث- ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء) - (۱) -

۱۹۳۷- أخرجه الدارقطني بجهي بن أبي أنيسة وصوب المرسل الموقوف و جهي لم يثبت عنه عبد الرحمن ولا الفطان و كثره المروءة زبد و تركه الإمام أحمد و غيره- وقال ابن معين: ليس بشيء- و ضمه بضم بن سفيان و الرازيان و البخاري و غيره ضم- بنظره شذيب الكمال (۲۲۲/۲۱) - (۲۲۰) -



1938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ أَرَكِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَمْ قَالَ خُمْسَةُ دَرَاهِمٍ قَالَتْ أُعْطِيهَا فَلَانَا ابْنُ أَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حَبْرٍهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ هُنَّ.

★★ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے ایک ہار کے بارے میں دریافت کیا جو بیس مثقال کا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کتنی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ درہم اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں یہ فلاں شخص کو ادا کروں اس خاتون نے اپنے بھتیجے کے بارے میں دریافت کیا جو یتیم تھا اور اس خاتون کے زیر پرورش تھا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتی ہو۔

1939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ لَامْرَأَةٍ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٌّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ أُعْطِيَ زَكَاتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ أُعْطِيَ ابْنُ أَخِي يَتِيمًا قَالَ نَعَمْ.

★★ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے زیورات تھے اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اپنے یتیم بھتیجے کو یہ دے دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1940- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ.

★★ علی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید اللہ بن ابی رجاہ ثغری، یکنی اباجعفر نجار طرسوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸)۔

○ علی بن سلیم، ابوسلم حرائی۔ سمع انس۔ روی عنہ مسعر بن کدام، واسرائیل، وشریک وابوعوانہ۔ ذکرہ بخاری، وابن ابی حاتم، فلم یذکرافیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ کبیر (۶/۲۷۷)، وجرح و تعدیلات

۹۹۲- روی نحوه عن ابن مسعود عبد الرضا في مصنفه في الزكاة (۸۳/۴) باب: التبر و العلي (۷۰۵)۔

۹۹۳- أخرجه عبد الرضا في الزكاة (۸۳/۴) باب: التبر و العلي (۷۰۶)۔

۹۹۴- أخرجه البيهقي في الكبيري (۱۳۸/۴) كتاب الزكاة باب من قال: لا زكاة في العلي من طريقه الدارقطني به۔



(۱۸۸/۲)

1941- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ تُصَدِّقُ أَلْفَ دِينَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذَلِكَ حُلِيًّا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يَرَى فِيهِ صَدَقَةً.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک خاتون کو ایک ہزار درہم دے گئے اس خاتون نے اس کے زیورات بنالے جو چار سو دینار کے بنے، لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تھی۔

1942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیورات پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْلِي بَنَاتِهِ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُخْرِجُ زَكَاةَهُ.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے چار سو دینار کے زیورات بنوائے۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

1944- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُحْلِي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَا تُزَكِّيهِنَّ خَوَاتِمَ خَمْسِينَ أَلْفًا.

☆ ☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے سونے کی زیورات بنوائے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ان زیورات کی قیمت پچاس ہزار کے قریب تھی۔

## 11- باب وَجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ.

باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

1945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۱۹۴۱- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۴) باب: التبرع والعلي (۷۰۶۷) - من طريق عبد الله بن -

۱۹۴۲- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۴) باب: التبرع والعلي (۷۰۶۷) -

۱۹۴۳- أخرجه البيهقي في سننه (۱۳۸/۴) كتاب الزكاة: باب من قال: لا زكاة في العلي - من طريق أبي العباس المصم: ثنا يحيى بن

طالب - و أخرجه البيهقي من طريق مالك بن انس واسامة بن زيد ورويس بن يزيد وغير واحد ان نافعا حدثهم عن عبد الله بن

انه قال: (ليس في العلي زكاة) - وأخرجه من طريق مالك عن نافع بن عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما - كان يحلي بناته و

الذهب فلا يخرج منه الزكاة -

۱۹۴۴- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۵۵/۲) باب: من قال: ليس في العلي زكاة: حدثنا وكيع -

عَفِيرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ لَهُ  
وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ.

☆☆ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے  
ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست  
بنے جس یتیم کا مال موجود ہو تو وہ اس یتیم کے لیے اس مال کی تجارت کرے اس مال کو ایسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکوٰۃ ختم کر  
دے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب ازدی مصری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ  
ابن حجر عسقلانی (۱۲۸۶)۔

1946- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
مُسَدَّلٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ) احْفَظُوا الْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ لَا تَأْكُلْهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات، ارشاد فرمائی  
ہے: یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا، انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن اسحاق عطار کوفی۔ ضعف یحییٰ، امام بخاری فرماتے ہیں: عندہ منا کیر وقال ازدی: متروک الحدیث، امام  
دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی  
(۳/۲۱۸)، جرح والتعديل (۵/۴۰۱)، ولسان (۳/۱۳۸)۔

1947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ النَّظَّانُ حَدَّثَنَا  
أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۹۴۵- أخرجه الترمذي في الزكاة (۳۲/۲) باب: ما جاء في زكاة مال اليتيم من حديث الوليد بن مسلم عن المثني بن الصباح باسناده -  
وقال: (وإنما روي هذا الحديث من هذا الوجه) وفي إسناده مقال: لأن المثني بن الصباح بضعف في الحديث - وروي بعضهم بهذا  
الحديث عن عمرو بن شعيب أن عمر بن الخطاب - فذكر هذا الحديث - قال الترمذي: (وعمر بن شعيب، هو ابن محمد بن عبد الله  
بن عمرو بن العاص - وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو - وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب وقال: هو عندنا  
بالقوة ومن ضعفه فأنما ضعفه من قبل أنه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو - وأما أكثر أهل الحديث فيعتجون بحديث عمرو بن  
شعيب فيثبتونه منسوخ: أحمد وإسحاق وغيرهما) - اهـ - والحديث أخرجه البيهقي (۱۰۷/۱) من طريق المثني بن الصباح به -

۱۹۴۶- منسوخ: هو ابن علي الترمذي ضعفه أحمد وابن معين في بعض الروايات عنه و ضعفه أيضاً النسائي و أبو زرعة وغيرهما - وقال ابن  
مeyer في رواية: (ليس به باس) يكتب حديثه - اهـ - بنظر: تهذيب الكمال (۲۸/۶۸۲-۶۹۸)۔

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد اللہ بن یزید بن ازوق رقی مالکی قطان جصاص، ابو علی۔ سمع هشام بن عمار، وبراہیم بن هشام غسانی وولید بن عتبہ، واسحاق بن موسیٰ خطمی، ومخلد بن مالک، وطبقہم۔ حدث عنہ جعفر خلدی، وحافظ ابو علی نسیابوری، وابوبکر بن سنی، وابو حاتم بستی، وابو احمد بن عدی، وخلق۔ وثقہ دارقطنی، وقال ذہبی: حافظ مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ رجال مصنف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۸۶/۱۳)۔

1948- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلْهَا الصَّدَقَةُ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال خیال رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

1949- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلْتِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ أَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوهَا مَعَ الزَّكَاةِ فَوَجَدُوهَا تَامَةً فَاتَّوَا عَلِيًّا فَقَالَ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ لَا أَرْكِيهِ .

☆☆ ابن ابورافع بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اموال انہیں واپس کیے تو ان لوگوں نے ان میں کچھ کمی پائی پھر جب انہوں نے زکوٰۃ کے ساتھ اس کا حساب کیا تو انہیں کمی پایا۔ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

1950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلْتِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ أَقْطَعَ أَبَا رَافِعٍ أَرْضًا فَلَمَّا

۱۹۴۷- رواد بن الجراح تركه الدارقطني و ضعفه غيره - بنظر: شبيب الكمال (۲۲۷/۹-۲۲۰) - و شيخه محمد بن عبيد الله: هو المراد من ضعفه شبيبته -

۱۹۴۸- اشار النرمذی الی تعدد الروایة فیما سبق نقله عنه قریباً - و اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۱) باب: من تجب عليه الصدقة -

۱۹۴۹- اشار النرمذی الی تعدد الروایة فیما سبق نقله عنه قریباً - و اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۱) باب: من تجب عليه الصدقة -

بَاتَ أَبُو رَافِعٍ بِاعِهَا عُمَرُ بِشَمَانَيْنِ أَلْفًا فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُزَكِّيْهَا فَلَمَّا نَضَّهَا وَلَدُ أَبِي رَافِعٍ عَذُّوا مَالَهُمْ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاتُّوا عَلِيًّا فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَحْسَبْتُمْ زَكَاتَهَا قَالُوا لَا قَالَ أَحْسَبُوا زَكَاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً فَقَالَ عَلِيٌّ أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ لَا أُوَدِّي زَكَاتَهُ.

☆ ☆ بات ابو رافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین کیر کے طور پر عطاء کی جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ۸۰ ہزار کے عوض میں فروخت کر دیا اور وہ مال حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ اولاد نے اس مال کو اپنے قبضے میں لیا تو انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے انہوں نے جواب دیا: ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

## 12-باب اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ .

باب 12: یتیم کے مال میں سے وصی کا قرض کے طور پر کچھ لینا

1951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَثْقَانَ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ زَكَاتٌ يَتِيمٍ إِذَا وَلِيَهُ.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال موجود تھا وہ اس میں سے قرض کے طور پر کچھ لے لیتے تھے بعض اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے اور جب وہ یتیم کے مال کے سرپرست بنتے تھے تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

1952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةَ.

☆ ☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے اموال کو خیال

۱- أخرجه البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤-١٠٨) باب: من تجب عليه الصدقة من طريق المار فطنى به - وقال البيهقي: (وأخرجه هسن بن محمد بن عبد الحميد عن ائمتنا وقال: عن ابن أبي رافع - وهو الصواب) - ١٠ -

۲- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٧١/٤) باب: صدقة مال اليتيم واللائس فيه واعطاء زكاته (٦٩٩٢) و باب ليقب بيمينه - مال (١٧٠١) و ابن أبي شيبة (٢٥/٤) في الزكاة: كذا لصا من حديث نافع عن ابن عمر بنحوه -

۳- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٦٩/٤) باب: صدقة مال اليتيم واللائس فيه واعطاء زكاته (٦٩٨٩) (٦٩٩٠) (٦٩٩١) و ابن أبي شيبة في الزكاة (٢٥/٤) و البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤) باب: من تجب عليه الصدقة من وجود عن عمر بنحوه - وقد تقدم في الباب من طريق ابن المسيب عن عمر -



رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سعید بصری، ابوریح سمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۷)۔

1853- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَيِّجُ مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً.

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے وہ اس میں سے فرضی طور پر کچھ لیتے تھے اور اسے مضاربت کر طور پر آگے دے دیتے تھے۔

1854- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْأَصْبَحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ أَرْضًا فَعَجَزَ فَمَاتَ فَبَاعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِائَتِي أَلْفٍ وَثَمَانِيَةِ أَلْفٍ دِينَارٍ وَأَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ لَكَانَ يُزَيِّجُهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتَّى أَذْرَكَ بَنُوهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاتَّوَعُوا فَقَالُوا إِنَّا وَجَدْنَاهُ نَاقِصًا فَقَالَ أَحْسَبُهُمْ زَكَاةً قَالُوا لَا قَالَ أَحْسَبُوا زَكَاةً. فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً.

★★ مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین عطاء کی وہ اس کا خیال نہیں رکھ سکے ان کا انتقال ہو گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو لاکھ ساتی ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس رقم کا نگران مقرر کیا، علی رضی اللہ عنہ ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے یہاں تک کہ جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بچے بڑے ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان کے سپرد کر دیا ان لوگوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے کم پایا پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اپنا مال کم لگا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی زکوٰۃ کا حساب لگاؤ جب انہوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مرقی قرمیسینی، محدث صادق صالح جوال رحال۔ سع کدی، و بشر بن عبد الرحمن نسائی، و عبد الرحمن بن قاسم و طہقہم۔ حدیث عند دار قطنی، و حسن بن حسن بن منذر، و ابو حسن بن حمادی، و آخروا

۱۸۵۴- الدررہ عبد الرزاق فی الزکاة (۷۰/۶) (۶۹۹۸) (۶۹۹۹) و ابن ابی شیبہ فی الزکاة (۲۵/۶) عن ابن عمر بن عمر۔  
۱۸۵۵- مجاہد بن عبد الرحمن بن قاسم و طہقہم۔ و رافعہ ابو حاتم الرازی و ذکرہ ابن مہبان فی الثقات و قال: یخطئ۔ و قال ابن  
مہبان: یخطئ۔ و قال: الثقات ابن مہبان (۶۹۹/۷) نسو جب الکمال (۲۲۸/۲۷-۲۲۹) تخریج الشوریب (۶۵۲۶)۔



لیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ صالحاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ  
راد (۱۶/۱۲-۱۳/۱۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۲-۱۳/۱۶)۔

○ منیر بن علاء۔ روی عن اشعث۔ وعنہ سلمۃ بن فضل۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی  
۶۸۰/۲، ومیزان (۵۲۸/۶)، ولسان (۱۳۸/۶)۔

1955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ  
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْبِقْظَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي دَافِعٍ - قَالَ - فَلَمَّا  
لَعَنَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَقَالُوا إِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَرَوْنَ أَنَّهُ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ  
أَزْكِيهِ.

★★ عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد کے مال کی زکوٰۃ ادا کی  
ی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان لوگوں کے سپرد کیا تو ان لوگوں نے اس مال کو کم پایا، ان لوگوں  
نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی مال ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا  
میں کروں گا۔

اوایان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عمیر، (اور ایک قول کے مطابق): ابن قیس، وصواب ان قیسا جد ابیہ، وهو عثمان بن ابی حمید ایضاً، جبلی  
وہ قطان کوفی اُمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ واختلط، وکان یدلس ویغلو فی تشیع، یہ راویوں کے  
بچے طبع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۳۹)۔

1956- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
هَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ. ابْنُ لَهْيَعَةَ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نابالغ کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، اس وقت زکوٰۃ لازم ہوتی ہے  
جب اس پر نماز پڑھنا بھی لازم ہو جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے)۔  
اس روایت کے راوی ابن لہیعہ کو مستند قرار نہیں دیا گیا۔

1957- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۹۵۶- أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۸/۱) باب: من تجب عليه الصدقة من طريقه الدارقطني: به۔ و ابو البقظان هو عثمان بن عمير  
الجبلي قال ابن معين: ليس حديثه بشيء، وفي رواية عنه: ليس بذلك۔ وضعفه محمد بن عبد الله بن مبر، و ابو حاتم البرازي، و الدارقطني  
في العلل وقال مرة: متروك، وضعفه غيرهم، ولم يحدث عنه عبد الرحمن بن يحيى۔ ينظر: تهذيب الكمال (۱۶۹/۱۹-۱۷۲)۔  
۱۹۵۷- اعلمه الدارقطني باب: لسوية وقد بلغت ثمانية۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ ابْنَتُهَا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِي يَدِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا . قَالَتْ لَا . قَالَ فَيَسْرُوكَ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ . قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنی صاحبزادی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم بات پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے ان دونوں کو اتار دیا اور عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہیں۔

### 13- باب زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ.

#### باب 14: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

1958- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ قُوْهِمٍ بِالْمَفْتَحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ

يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٌ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتٍ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثَ شِيَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خُمْسٍ وَعِشْرِينَ خُمْسُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

۱۹۵۷- بسند تخریجہ: و ذکر متابعتہ من روایہ حسین فی باب: لبس فی مال المکاتب زکاة حتی یغنی۔

۱۹۵۸- اعلمہ الدارقطنی بسلیمان بن ارقم و حکم علیہ بالترک ووافقہ علی ترکہ ابو حاتم الرازی و الترمذی و النسائی و عبد الرحمن

بن یوسف بن خراش و ابو احمد الحاکم و غیرہم: و من ثم قال البخاری: ترکوه۔ وقال الجوزجانی: ساقط۔ وقال احمد: لا یسرى عند

نیثا۔ و لا یروی عنه الحديث۔ وقال ابن معین: لبس بنی۔ ينظر: تهذيب الكمال (۲۵۱/۱۱-۲۵۵)۔ وقد توبع ابن ارقم علي رفعه للحديث

عن الزهري: تابعه: سفيان بن حسين عن الزهري- اخرجه الترمذي في الزكاة (۱۷/۲) باب: ما جاء في زكاة الابل و الغنم (۲۲۱) و

داود في الزكاة (۹۹/۲-۱۰۰) باب: في زكاة السائمة (۱۵۶۸) (۱۵۶۹)۔ و ابن خزيمة رقم (۲۲۶۷)۔ وقال الترمذي: (وقد روى يونس

بن يزيد و غير واحد عن الزهري عن سالم بهذا الحديث و لم يرفعه۔ و انما رفعه سفيان بن حسين)۔ و قلت: و سفيان بن حسين

الحديث في الزهري: فلا يفرغ بهذه السائمة قال يعقوب بن شيبة: (وفي حديثه ضعفه: ما روى عن الزهري)۔ و قال ابن معين: (تلف

غير الزهري لا يدرى) و حديثه عن الزهري ليس بذلك انما سمع منه بالموسم) و قاله: (تلف) و هو ضعيف الحديث عن الزهري

و قال النسائي: (ليس به بأس الا في الزهري)۔ و قال ابن عدي: (هو في غير الزهري صالح الحديث) و في الزهري يروي انباء خالف

الناس)۔ و قال: ينظر: تهذيب الكمال (۱۲۹/۱۱-۱۳۲)۔ و تابعها علي رواية الرفع عن الزهري ايضاً: سليمان بن كبر- اخرجه ابن ماجه

الزكاة (۵۷۳/۱) باب: صدقة الابل (۱۷۹۸)۔ قلت: و لا يفرغ بهذه السائمة ايضاً: فابن كبر كان يصحب سفيان بن حسين و ضعفه

معين مطلقاً۔ و قال النسائي: (ليس به بأس الا في الزهري: فانه يخطئ عليه)۔ و ضعف روايته عن الزهري كل من محمد بن يحيى و

سفيان و غيرهما: و منهم قال ابن حجر: (لا بأس به في غير الزهري)۔ و قال: ينظر: تهذيب الكمال (۵۶/۱۲-۵۸)۔ قلت: و رواية يونس

ابن اشبه الترمذي قبل رواها ابو داود في الزكاة (۱۰۱/۲-۱۰۰) باب: في زكاة السائمة (۱۵۷۰)۔ عن يونس عن ابن شهاب: قال: هذه

كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة و هو عند آل عمر بن الخطاب۔ قال ابن شهاب: اقرانها سالم بن عبد

بن عمر فو عشرين علي و جسرنا۔ فذكر الحديث بشامه و سفيان بعد حديثين۔

خَمْسٍ وَارْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بَنَاتٌ لَبُونٌ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عَشْرِينَ مِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ . كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، بیس میں چار کی ادائیگی لازم ہوگی، پچیس میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی، اگر وہ نہ ملے تو ایک ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی جو نہ ہو ۳۳ اونٹوں تک یہی حکم ہوگا اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ۴۵ تک ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ساٹھ تک یہی حکم چلے گا، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ۷۵ تک یہی حکم ہے، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ علم ۷۵ تک ہے، اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ حکم ۱۲۰ اونٹوں تک ہے، اگر ان سے بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سلمان بن ارقم نامی راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے اور متروک ہے۔

بیان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن قوسی۔ ذکر حموی فی معجم بلدان ان دارقطنی سمع منہ بالفتح، قریۃ بین بصرۃ و واسط، وہی من اعمال رقة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم بلدان (۱۹۰/۵)۔

1959 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ فِي الْخَرِيزِ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَاعِيلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ لَدُنِّي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ هَذَا الْكِتَابَ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَلَّهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَلَّ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ

۱۱- الفريضة ابن ماجه في الزكاة (۱۸۰۰) باب: اذا اخذ المصدق من اموال من و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۱) (۲۲۷۹) (۲۲۸۱) ۱۲- ابن ماجة في الزكاة (۲۲۶۱) من حديث محمد بن عبد الله الانصاري به و من هذا الوجه ايضا رواد: البخاري في الزكاة ۱۳- باب: العرفان في الزكاة و في باب: لا يجمع بين متفرق و لا يفرق بين مجتمع (۱۶۵۰) و باب: ما كان من خيل و بقر: فانهم يشاركون في الفريضة بالسوية (۱۶۵۱) و سوانح ائمة من صحيحه و شاركه فيها ايضا البيهقي في الزكاة (۸۵/۱) و الطحاوري في المعاني (۲۲۷)۔

الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ  
مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ إِلَى  
سِتِّينَ فَفِيهَا حَقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا  
وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حَقَّتَانِ طُرُوقَتَانِ  
الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ  
الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا  
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ تيسَّرَ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ  
حَقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ  
الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ  
صَدَقَتُهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ  
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا  
عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ  
لَبُونٌ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهَيْهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ  
ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا  
بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا  
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا  
ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هِرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَرْ  
وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خِلَافٍ  
فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ  
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
رَبُّهَا. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسَرِّ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتَخْلَفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ  
إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ نَقَشُ خَاتَمِ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ سَطَرٌ وَرَسُولٌ سَطَرٌ وَاللَّهُ سَطَرٌ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ  
الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت انس



لکھ کر دینا کہ بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی:

یہ زکوٰۃ کے بارے میں حکم نامہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا تھا جس مسلمان سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کی ادائیگی کر دے جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ ادائیگی نہ کرے ۲۴ تک یا اس سے کم میں بکریوں کی ادائیگی کی جائے گی جن میں سے ہر پانچ کے عوض میں ایک بکری دی جائے گی جب وہ پچیس ہوں تو ۳۳ تک میں ایک بنت مخاض مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی جب وہ ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک ہوں تو ان میں ایک بنت لبون مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی کی جائے گی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۶۱-۷۵ تک ہو تو ان میں جذعہ کی ادائیگی ہوگی جب ان کی تعداد ۷۶-۹۰ تک ہو تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی ہو جب ان کی تعداد ۹۱-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر اس سے مختلف ہو جس کی ادائیگی زکوٰۃ میں لازم ہوتی ہے تو جس شخص نے جذعہ زکوٰۃ میں ادا کرنا ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے حقہ وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں گی اگر وہ آسانی سے دے سکتا ہے یا ہر بیس درہم لیے جائیں گے جس شخص نے حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس حقہ نہیں تھا بلکہ اس کے پاس جذعہ تھا اس سے جذعہ وصول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا جس شخص نے زکوٰۃ میں حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس صرف بنت لبون موجود ہو تو اس سے بنت لبون وصول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا یا بیس درہم دے گا جس شخص نے بنت لبون زکوٰۃ میں ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہیں تھی بلکہ اس کے پاس حقہ موجود تھا تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہیں ہو اور اس کے پاس بنت مخاض موجود ہو تو اس سے بنت مخاض قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ اسے بیس درہم دیئے جائیں گے یا دو بکریاں ادا کی جائیں گی جس شخص نے بنت مخاض ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اسے اس سے لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا اگر اس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی (البتہ اگر ان کا مالک چاہے کہ ادائیگی کر سکتا ہے) جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اس طرح بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: جب ان کی تعداد ۴۰-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۰۰ تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جب تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۳۰۰ تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

زکوٰۃ میں ٹوٹے ہوئے سینگ والی کانی، لنگڑی بکری قبول نہیں کی جائے گی (البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو



ایسے کسی جانور کو قبول کر وصول کر سکتا ہے) اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا جو چیز دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابر کی بنیاد پر وصول کی جائے گی۔ اگر کسی شخص کی بکریاں ۴۰ سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں ”عشر“ کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے مال میں صرف ۱۹۰ (درہم) ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر انہیں اس وقت لکھ کر دی تھی جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:)

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت (کا حکم نامہ) ہے۔

فضل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی اور اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربان کی یہ الفاظ کندہ تھے: لفظ محمد ایک سطر میں، لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نامہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

1960 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْنَا هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطَهَا عَلَى وَجْهِهَا وَمَنْ سَأَلَهَا عَلَى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطَاهَا فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فَلْيَغْتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ جَذَعَةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَفِيهَا تَقَبُّلٌ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهُ شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتْ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ

۱۹۶۰ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۵۶۷) باب في زكاة السائمة والنسائي في الزكاة (۱۸/۵-۲۲) باب زكاة الدابة وفي باب زكاة الغنم (۲۷/۵۱) وفي البيهقي في الزكاة (۸۶/۱) وفي مسند أبي الحسن (۱۱/۱-۱۲) من حديث حماد بن سلمة به۔

مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حَقَّهُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةٌ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حَقُّهَا فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةٌ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنٌ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَاحِدَةً فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعَشْرِينَ وَمِائَةً إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمَصْدِقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَّةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

مسلمانوں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں یہ حکم نامہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے اہل ایمان میں سے جس شخص سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کے مطابق ادائیگی کر دے اور جس سے اس کے علاوہ کوئی مطالبہ کیا جائے وہ دوسری کوئی ادائیگی نہ کرے ہر چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہوگی ۲۵-۳۵ تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض موجود نہ ہو تو ابن لبون کی ادائیگی ہوگی جو مذکر ہو پھر ۳۶-۴۵ تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۶۱-۷۵ تک میں جذہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۲۱ سے آگے یہ حکم ہوگا کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی اور پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر میں فرق آجائے تو جس شخص کے ذمے جذعہ کی ادائیگی بطور زکوٰۃ لازم ہوگی تو اگر اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ محض اس کے ساتھ دو بکریاں ادا کرے گا اگر یہ ادا کرنا اس کے لیے ممکن ہو یا پھر بیس درہم ادا کرے گا اگر اس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازمی تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا جس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم

ادا کرے گا، جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا۔

اگر زکوٰۃ میں بنت لبون کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس شخص کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا، جس شخص نے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا۔

جس شخص کے ذمے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون ہو جو مذکور ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی، جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو صدقہ کے طور پر) کوئی ادائیگی کر سکتا ہے، جب پانچ اونٹ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ۴۰-۱۲۰ تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، ۱۲۱-۲۰۰ بکریوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، ۲۰۰-۳۰۰ تک میں (اس سے زیادہ میں) ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں کوئی سینگ ٹوٹی ہوئی، کافی یا لنگڑی بکری ادا نہیں کی جائے گی، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا، جو چیز دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی، اگر بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو اس سے کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس مال میں صرف ۱۹۰ درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو صدقہ کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس روایت کی سند مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1961- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَلِ فِيهِ نُسْخَةٌ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّتِي كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ هُوَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأْتُهَا مَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي التَّسَخَّرَ عَنْهُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ أَمَرَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَمَرَ

۱۹۶۱- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۰۰/۲-۱۰۱) بابها في زكاة السائمة (۱۵۷۰) من حديث ابن المبارك به - وراجع نخرج الحديث الحديث في هذا الباب -



الْوَلِيدُ عُمَالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُونَ بِذَلِكَ بَعْدَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا هِشَامُ ابْنُ هَانِئٍ فَنَسَخَهَا إِلَى كُلِّ عَامِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيهَا وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا وَهَذَا كِتَابُ تَفْسِيرِهَا لَا يُؤْخَذُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عَشْرًا فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ أَفْرَضْتُ فَكَانَ فِيهَا فَرِيضَةٌ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ سِتِّينَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعِينَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتٍ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتٍ لَبُونٍ أَوْ السِّنِينَ وَجَدْتُ فِيهَا أَخَذْتُ عَلَى عِدَّةٍ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ عَلَى ذَلِكَ يُؤْخَذُ عَلَى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ شَاةً وَمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثِمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ شَاةً فَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسِمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسِمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سِتْمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ سِتْمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سَبْعِمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعِمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانِمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعِمِائَةَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِمِائَةَ شَاةً فَفِيهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَلْفَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَلْفَ شَاةً فَفِيهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةً شَاةً شَاةً.

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے خط کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کیا تھا

اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس موجود ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبد اللہ بن عمر نے یہ مجھے پڑھ کر سنایا اور میں نے اسے اسی طرح محفوظ کر لیا یہ وہی نسخہ ہے جس کی ایک نقل عمر بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ سے لی تھی جب انہیں مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔

عمر بن عبد العزیز نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہی لکھ کر ولید بن عبد الملک کے پاس بھیج دیا تھا ولید نے بھی اپنے اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اس کے بعد خلفاء اس کے مطابق حکم دیتے رہتے ہیں پھر ہشام بن ہانی کے حکم کے تحت اس کی نقل ہر مسلمان اہلکار تک پہنچا دی گئی اس نے اس پر موجود احکام پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

یہ تحریر اس کی وضاحت کرتی ہے:

”اونٹ میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب ان کی تعداد پانچ ہو جائے جب وہ پانچ ہو جائیں گے تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں جب وہ دس ہو جائیں گے تو ان پر دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ پندرہ ہو جائیں گے تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد بیس ہو جائے اور جب وہ بیس ہو جائیں گے تو ان پر چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ ۲۵ ہو جائیں جب وہ ۲۵ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اگر بنت مخاض نہ مل سکے تو مذکور ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۳۵ ہو جائے۔

جب ان کی تعداد ۳۶-۴۵ تک ہو تو ان کے اندر ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۴۶-۶۰ تک ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے ۶۱-۷۵ تک میں اسے ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے۔

۱۲۱-۱۲۹ تک میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۰-۱۳۵ تک میں ایک حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۶-۱۴۹ تک میں دو حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۵۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۵۱-۱۶۹ تک میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۷۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۷۱-۱۸۹ تک میں چار بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے گی ۱۹۰-۱۹۹ تک میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ دونوں سے جو بھی ہو جو بھی تمہیں ملے گا تم اسے وصول کر لو گے اس گنتی کے مطابق جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔

اس کے بعد اونٹوں کی تمام قسموں میں اس کے مطابق وصولی کی جائے گی جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔



بکریوں میں زکوٰۃ اس وقت وصول نہیں کی جائے گی جب تک ان کی تعداد ۴۰ نہ ہو جائے جب ان کی تعداد ۴۰ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۱۲۰ بکریاں ہونے تک ہے جب ان کی تعداد ۱۲۱ ہو جائے گی تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۲۰۰ کی تعداد ہے جب ان کی تعداد ۲۰۱ ہو جائے گی تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۳۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے گی تو ۴۰۰ تک میں صرف تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب ان کی تعداد ۴۰۰ ہو جائے گی تو اس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم پانچ سو کی تعداد تک ہے جب ان کی تعداد ۵۰۰ تک ہوگی تو ان میں ایک مزید بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۶۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۶۰۰ تک ہو جائے گی تو ان میں ۶ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے جب ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے تو ان میں ۷ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے گی تو ۸ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی تو ان میں ۹ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہو جائے جب ۱۰۰۰ بکریاں ہو جائیں گی تو ان میں دس بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی پھر اس کے بعد جو بھی تعداد زیادہ ہوگی ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی (بطور زکوٰۃ) لازم ہوگی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضحیٰ - ابو عبد الرحمن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۴۱) (ت ۳۶۰۲)۔

1962 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّدَقَاتِ فَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عُمَالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عُمَالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيهِمَا فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التَّسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ لَبُون حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِمَا لَا يَبْلُغُ الْعِشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْعِشْرَ .

۱۹۶۲- لهذا الحديث وجادة وقد ورد حديث عمرو بن حزم موصولاً مطولاً وأعله الحفاظ؛ راجع: نصب الرابة للزيلعي

(۲۷۹/۲) - (۲۷۹/۲)

☆☆ محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے مدینہ منورہ پیغام بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھنے والا زکوٰۃ کے بارے میں کوئی حکم نامہ تلاش کریں تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس وہ حکم نامہ مل گیا نبی اکرم ﷺ نے جو مکتوب حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا جو زکوٰۃ کے بارے میں تھا اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب مل گیا جو انہوں نے زکوٰۃ کے بارے میں اپنے اہل کاروں کو لکھا تھا اور یہ اس کے مطابق تھا جو نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں تحریر ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کاروں کو زکوٰۃ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ ان دونوں مکتوبات کی روشنی میں وصول کریں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ان دونوں میں یہی بات تحریر تھی کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو بیس تک ہے اگر وہ ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو اسیس تک ہے جب اونٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی تو اگلے دس ہونے تک کو ادائیگی لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اگلا دس کا ہدف پورا ہو جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن ابی حبیب جرمی، بصری انماطی، اسم ابیہ یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۱۸) (ت ۱۰۹۴)۔

## 14- باب لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے

1963- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرِفُ بَوْلِيدٍ مِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَرَّحَنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنْ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَى أَعْفَاهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ فَهَيَّاهُ

۱۹۶۳- أخرجه النسائي في الزكاة (۹۸/۵) باب: من استغنى - وأخرجه احمد (۹۷/۲) و ابو داود (۱۱۶/۲) كتاب الزكاة: باب من يعطي الصدقة! و عبد الغني الحديث (۱۶۳۶) و ابن خزيمة - رقم (۲۴۴۷) و البيهقي (۱۷۷/۶) كتاب الزكاة: ج۱ ابواب صدقة التطوع و التصريف على الصدقة من طريق ابن أبي الرجال به - و أخرجه مالك في الموطأ (۹۹۷/۲) عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن أبي هريرة بنحوه - و من طريق مالك: أخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۹) و مسلم في الزكاة (۱۰۵۲) - و أخرجه محمد بن سعد بن أبي حمزة بنحوه - أخرجه ابن حبان (۳۳۹۹) - و أخرجه ابو نعيم عن أبي سعيد بنحوه - أخرجه الطبراني (۲۱۶۱) و احمد (۲/۲) - و أخرجه عطاء بن يسار عن أبي سعيد بنحوه - أخرجه احمد (۱۷/۱۲/۲) - و أخرجه ابو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سعيد بنحوه - أخرجه الطبراني (۲۳۱۱)

أَوْقِيَّةٌ فَقَدْ أَلْحَفَ . فَقُلْتُ نَافَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا آپ نے میری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جو شخص بے نیاز رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص پاک دامن رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامن نصیب کرتا ہے جو شخص کفایت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کفایت نصیب کرتا ہے جو شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) کی قیمت موجود ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے سوچا کہ میری اونٹنی یا قوتہ تو ایک اوقیہ سے مہنگی ہے تو میں واپس آ گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا۔

1964- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

1965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ح وَ- النَّاسُ الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجْشِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِوَاسِطِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قتان۔ حدث عن عمر بن حبيب قاضي، والسكن بن نافع۔ روى عنه يحيى بن صاعد، ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۳)۔

1966- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ وَابْنُ بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

۱۹۶۵- أخرجه النسائي في الزكاة (۹۹/۵) باب: إذا لم يكن له درهم و كان له عدلها و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۳۹) باب: من مال عن ظمير غني و البيهقي (۱۶/۷) من حديث أبي بكر بن عياش عن أبي حصين عن سالم بن أبي الجعد به۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1967- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لِلَّهِ مِرَّةٌ قَوِيَّةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں ایک لفظ کا فرق ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ریحان بن یزید عامری بدوی۔ روی عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث: (لا تحل صدقة لغنی)۔ روی عن سعد بن

ابراہیم۔ قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی: مقبول۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۳۱) (۱۹۸۷)۔

1968- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَاظِعِ

نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَصْلُحْ لِي غَنِيٍّ وَلَا لِصَاحِبِ سَوِيٍّ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ (کامال) آیا لوگ آپ کی خدمت

حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لینا کسی خوشحال شخص کے لیے کسی صاحب حیثیت شخص کے لیے اور کام کاج کی تو رکھنے والے شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

1969- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نُمَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَاجَةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَاهُمَا جُلُودًا

۱۹۶۷- أخرجه الترمذي في الزكاة (۱۶۲/۲) باب: ما جاء من لا تعمل له الصدقة (۶۵۲) عن أبي بكر محمد بن بشر: حدثنا أبو

الطيالسي... به- وقال: (حديث حسن- وقد روى ثعبة عن سعد بن إبراهيم هذا الحديث- ولم يرفعه)- اله- وأخرجه أبو داود في الزكاة

(۱۶۲/۲) باب: من يعطى من الصدقة وهذا الفتنى (۱۶۲۶) عن عباد بن موسى اللخاري الغنوي ثنا إبراهيم بن يحيى: ابن سعد قال: (أخبرني

أبي... به- وقال: (أخرجه سفيان عن سعد بن إبراهيم: كمال قال إبراهيم بن سعد قال: (لذي مرة قوي) واللاه... به- وقال: (أخرجه

الدهري عن النبي صلى الله عليه وسلم: بعضهما: (لذي مرة قوي) وبعضهما: (لذي مرة قوي) وقال عطاء بن زهير: أنه لقي عبد الله

عمر بن الخطاب قال: (إن الصدقة لا تحمل لقوي) ولله لذي مرة قوي)- اله- ورواية ثعبة الشامي عن أبي بصير: (لذي مرة قوي) وقال

۱۹۶۸- الوائغ بن نافع هو الغنوي قال ابن معين: ليس بثقة- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: منكر الحديث- وقال

ليس بثقة- وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ- وقال أبو داود: ليس بثقة- وذكره المولدي والمقبلي والساجي وابن

وابن السكس وجماعة في الضعفاء- وقال أبو حاتم: لا يعتمد على روايته لأنه منكر الحديث- وضعفه غيرهم- وقال الحاكم: (۱۶۲/۲) باب: ما جاء من لا تعمل له الصدقة (۶۵۲) عن أبي بكر محمد بن بشر: حدثنا أبو

الطيالسي... به- وقال: (حديث حسن- وقد روى ثعبة عن سعد بن إبراهيم هذا الحديث- ولم يرفعه)- اله- وأخرجه أبو داود في الزكاة

(۱۶۲/۲) باب: من يعطى من الصدقة وهذا الفتنى (۱۶۲۶) عن عباد بن موسى اللخاري الغنوي ثنا إبراهيم بن يحيى: ابن سعد قال: (أخبرني

أبي... به- وقال: (أخرجه سفيان عن سعد بن إبراهيم: كمال قال إبراهيم بن سعد قال: (لذي مرة قوي) واللاه... به- وقال: (أخرجه

الدهري عن النبي صلى الله عليه وسلم: بعضهما: (لذي مرة قوي) وبعضهما: (لذي مرة قوي) وقال عطاء بن زهير: أنه لقي عبد الله



قَالَ إِنَّ شَيْئًا أُعْطِيَتْكُمْ مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِي غَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ .

☆☆ عبید اللہ بن عدی بیان کرتے ہیں: دو صاحبان نے مجھے یہ بات بتائی 'دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تہہ و دواع پر حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جو زکوٰۃ کا مال موجود تھا اس میں سے کچھ آپ ﷺ سے مانگا، نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر ان دونوں کا جائزہ لیا، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقت ور اور توانا ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو اس میں سے دے دیتا ہوں، ویسے کسی خوشحال شخص اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے شخص کے لیے اسے ناجائز نہیں ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ - کوئی، سم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۰) (ت: ۵۲۱)۔

## 15- باب بَيَان مَنْ يَجُوزُ لَهُ اخْذُ الصَّدَقَةِ .

باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

1970- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزَائِرِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعِينُهُ فِي حِمَالَةٍ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدَنَا فَإِنَّمَا أَنْ تَحْمِلَهَا وَإِنَّمَا أَنْ نُعِينَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حِمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَالَ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ أَذْهَبَتْ مَالَهُ فَسَالَ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ أَوْ مِنْ ذَوِي الصَّلَاحِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتُ نَافِلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا يَا قَبِيصَةَ .

☆☆ حضرت قبیسہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے حمالہ کے لیے مدد مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا ہم تمہیں حمالہ کے لیے کچھ دے دیں گے یا ویسے تمہاری مدد کر دیں گے، یہ بات یاد رکھنا کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے، صرف تین لوگوں کے لیے جو دوسروں سے کچھ مانگ سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے کچھ لوگوں کو ادائیگی کرنی ہو اور پھر وہ کسی سے مانگے، جب وہ اس ادائیگی کو کر دے تو پھر کچھ نہ لے، ایک وہ شخص جس (کی پیداوار کو) کوئی آفت لاحق ہو جائے اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے، وہ شخص مانگ سکتا

۱۹۷۰- اخرجہ احمد (۶۰/۵) و النسائي في الزكاة (۸۹/۸۸) و ابن خزيمة (۲۲۵۹) من طريق ابوبه- اخرجہ مسلم في الزكاة (۲/۷۲۲) باب: من نحل له المسألة؛ (۶۰/۵) و ابو داؤد في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: مانجوز فيه المسألة و النسائي في الزكاة (۸۹/۸۸) باب: الصدقة لمن تحمل بحملة من حديث حماد بن زيد عن قمارق بن رثاب به- و اخرجہ عبد الرزاق في مصنفه رقم (۲۰۰۸) و من طريقه اخرجہ الطبراني في الكبير (۳۷۰/۱۸) رقم (۹۶۶) عن معمر عن قمارق بن رثاب به- و سباني في المعجم في طريقه سباني-



ہے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان ہو جائے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس کے بعد وہ شخص رُک جائے اور ایک وہ شخص جسے کوئی شدید ضرورت لاحق ہو یہاں تک کہ تین سمجھ دار (یہاں تک کہ بارے میں راوی کو شک ہے) افراد جو اس کی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ یہ گواہی دیں کہ اب اس شخص کے لیے مانگنا جائز ہو چکا ہے (تو صرف یہی لوگ مانگ سکتے ہیں) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہوگا اسے لینے والا شخص حرام کے طور پر اسے کھائے اور اے قبیلہ!

### راویان حدیث کا تعارف:

○ کنانہ بن نعیم عدوی، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہلہ مسلم و ابوداؤد و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲)۔

...—...—...—...

### زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

ان میں سے ایک فقیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا تھوڑا مال ہو جو نصاب کی مقدار سے کم ہو یا اگر نصاب کے برابر ہو تو اس میں اضافہ نہ ہوتا ہو یا وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔

اگر کوئی شخص مختلف قسم کے نصابوں کا مالک ہوتا ہے لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا تو اگر وہ اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے تو وہ شخص فقیر کے حکم میں ہوگا یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

جاہل و غریب آدمی کے مقابلے میں عالم غریب آدمی کو صدقہ دینا فضیلت رکھتا ہے یہ بات زاہدی میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک مسکین ہے مسکین سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو وہ اپنی خوراک کے لیے اور جسم کو ڈھانپنے کے لیے لوگوں سے مانگنے کا محتاج ہو اس کے لیے سوال کرنا (یعنی مانگنا) جائز ہو اس سے پہلے جس فقیر کا مال نہ ہو اس کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ فقیر کے لیے کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے کسی بھی شخص کے لیے دوسرے سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے جو اپنا بدن خود ڈھانپ سکتا ہو (یعنی اس کے پاس لباس موجود ہو) اور وہ ایک دن کی خوراک کا مالک ہو یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک (زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری) اہل کار ہے جسے حاکم وقت نے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو یہ بات الکافی میں تحریر ہے۔

حاکم وقت اسے اتنا معاوضہ دے گا جو اس کے ساتھیوں کے (اس کام کے لیے) آنے اور جانے کی ہر میانی خرچ ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس ادائیگی کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کا مال بیع جانا چاہیے۔ اگر خرچ اتنا

کہ زکوٰۃ کی وصولی کا تمام مال اسی میں ادا کیا جا رہا ہو تو پھر وہ نصف سے زیادہ ادا نیگی نہیں کرے گا یہ بات البحر الرائق نامی باب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص خود جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ حاکم وقت کو ادا کر دیتا ہے تو اب اس میں سے سرکاری اہل کار کو کچھ بھی نہیں ملے۔ یہ بات ”ینایج“ نامی کتاب میں تحریر ہے اور یہی بات ”محیط سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر وہ سرکاری اہل کار ہاشمی ہو تو نبی اکرم ﷺ سے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے شبہ سے بچنے کے لیے لوگوں کے میل (نی زکوٰۃ میں سے) کچھ لینا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اگر وہ اہل کار خود خوشحال ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو) تو اس کے لیے معاوضے کے طور پر (اس زکوٰۃ میں سے) لی کرنا جائز ہوگا۔ یہ بات ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی ہاشمی شخص یہ خدمت سرانجام دیتا ہے اور اسے کسی دوسرے مال میں سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر اس اہل کار کے پاس سے زکوٰۃ کا مال ضائع ہو جاتا ہے مہلاک ہو جاتا ہے تو اب اس اہل کار کا اپنا حق بھی ساقط ہو جائے گا البتہ جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تھی ان کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا یہ بات ”سراج الوہاج“ نامی کتاب میں ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر زکوٰۃ وصول کرنے سے پہلے اپنے کام کا معاوضہ لے لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے تاہم وہ فضیلت اسی میں ہے وہ پیشگی وصولی نہ کرے۔ یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک غلام ہیں یعنی مکاتب غلام یعنی ان کی آزادی کے لیے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا یہ بات ”سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی مکاتب غلام خوشحال ہوتا ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اگرچہ اس کے خوشحال ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ الخلاصہ کتاب میں اور محیط سرخسی نامی کتاب میں اس طرح تحریر ہے۔

کسی ہاشمی کے مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ملکیت کے اعتبار سے آقا کے لیے بھی ثابت ہوتی ہے تو ایسا حقیقت کے حکم میں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مقروض شخص ہے یعنی جس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور وہ اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا مال نہ ہو یا پھر لوگوں کے پاس اس کا مال ہو لیکن وہ اس مال کو وصول نہ کر سکتا ہو یہ بات ”التبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

کسی فقیر کو دینے کے مقابلے میں مقروض شخص کو زکوٰۃ دینا اولیٰ ہے یہ بات ”مضمرات“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جو اپنی غربت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی غربت کی وجہ سے حج کرنے نہیں جاسکتے۔ تاہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول درست ہے۔ یہ بات مضمرات نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مسافر ہے، یعنی وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہو، یہ بات ”البدائع“ میں تحریر ہے۔ ایسے مسافر کی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصول کرنا جائز ہے لیکن اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

اس شخص کا بھی یہی حکم ہوگا جو اپنے شہر میں ہو، لیکن اپنے مال سے الگ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اعتبار ضرورت کا کیا جائے گا، اگر ایسے شخص کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اس مال میں سے کچھ اس کے پاس بچ جاتا ہے تو جب وہ اپنے مال کو حاصل کر لے گا اس وقت اس کے لیے اس مقدار کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غریب شخص جب خوشحال ہو جاتا ہے تو اب اس پر اس رقم کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتا (جو اس نے زکوٰۃ کے طور پر وصول کی تھی) یہ ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

مسافر کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے کسی سے قرض لے۔ یہ بات ظہیر یہ میں تحریر ہے۔

یہ زکوٰۃ کے مختلف مصرف ہیں، زکوٰۃ دینے والے شخص کو اس بات کا اختیار ہے وہ ان میں سے ہر ایک قسم کے فرد کو تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیدے یا کسی ایک ہی قسم کے آدمی کو ساری زکوٰۃ دیدے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کو اس بات کا بھی اختیار ہے وہ ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ ادا کر دے۔ یہ بات ”فتح القدیر“ میں تحریر ہے۔

ہے۔

زکوٰۃ دینے والا شخص جو ادائیگی کرتا ہے اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کی مقدار کے برابر نہیں ہے تو پھر وہ رقم ایک ہی شخص کو دے

زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بات ”زاہدی“ میں تحریر ہے۔

کسی شخص کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کے طور پر دینا مکروہ ہے تاہم اگر کوئی شخص دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

گا۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب وہ فقیر مقروض نہ ہو۔ اگر وہ مقروض ہوتا ہے پھر اس کو اتنی رقم دی جائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے یا دو سو درہم سے کم باقی رہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا، اگر اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو

اسی حساب سے ادائیگی کرنا جائز ہوگا کہ اگر وہ تمام اہل و عیال پر تقسیم کرتا ہے تو ہر ایک کو دو سو درہم سے کم وصولی ہو، یہ بات ”فتاویٰ قاضی خان“ میں تحریر ہے۔

اور اس کی اتنی مقدار دینا مستحب ہے اس دن میں اس شخص کو کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ یہ بات ”تبیین“

کتاب میں تحریر ہے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے زکوٰۃ ذمی (یعنی غیر مسلم) کو نہیں دی جاسکتی البتہ نفلی طور پر صدقہ دینا جائز ہے اس بات

بھی اتفاق ہے۔

صدقہ فطر نذر کی رقم یا کفارے کی رقم (غیر مسلم کو) دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور

محمد ﷺ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے تاہم وہ رقم کسی مسلمان فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بات ”شرح طحاوی“ میں تحریر ہے۔ دارالحرب سے تعلق رکھنے والا جو شخص امان لے کر اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جاتا ہے ایسے شخص کو زکوٰۃ یا کوئی بھی لازمی صدقہ (یعنی صدقہ فطر، کفارے کی رقم یا نذر کی رقم) دینا جائز نہیں ہے اس بات پر اتفاق ہے البتہ نقلی طور پر دیا جانے والا صدقہ دینا جائز ہے یہ بات ”سراج الوہاج“ میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا، پل بنانا، پینے کے لیے کوئی انتظام کر دینا، راستہ درست کروا دینا، نہر کھود دینا، حج یا جہاد کے لیے کوئی چیز دے دینا، یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں کسی شخص کو مالک نہیں بنایا جاتا، یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم میں سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کر دینا بھی جائز نہیں ہے یہ بات ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غلام کو اس نیت سے خریدنا کہ بعد میں آزاد کر دے گا، یہ بھی درست نہیں ہے۔ اپنی اصل میں سے کسی ایک کو یعنی ماں، باپ یا دادا، دادی یا نانا، نانی یا اس کے اوپر کے جو رشتے دار ہیں یا اپنی کسی فرع کو یعنی بیٹا، بیٹی یا ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”الکافی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔ جس بیٹے کے نسب کا انسان نے انکار کر دیا تھا یا جو بیٹا زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا، اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”تمرتاشی“ میں تحریر ہے۔

اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عام راجح یہی ہے، خواتین اس منافع میں شریک ہوتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے بھی یہ بات جائز نہیں ہے، وہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ کی رقم دے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

اسی طرح اپنے غلام یا اپنے مکاتب غلام یا مدبر غلام یا اپنی ام ولد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اپنے ایسے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جس کے کچھ حصے کو آزاد کر دیا ہو، یعنی وہ غلام جس کا انسان پہلے مالک تھا، پھر اس نے اس غلام میں سے ایک حصے کو آزاد نہیں کیا اور اس کے لیے غلام کو یہ اختیار دیا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اس حصے کی قیمت ادا کر دے۔

1971- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ نُوَدِّيْهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعْمِ الصَّدَقَةِ أَوْ إِذَا جَاءَتْ نَعْمُ الصَّدَقَةِ . ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا لِلْكَالَةِ رَجُلٍ تَحْمَلُ بِحِمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى

الفتاویٰ ہندیہ المعروف بہ فتاویٰ مالکیری زکوٰۃ کا بیان زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۱۹۷۱- أخرجه الحميدي في مسنده (۸۹): حدثنا سفيان عن هارون بن رثاب عن كنانة بن نعيم عن قبيصة بن المخارق قال تحملت بحمالة النبي (صلى الله عليه وسلم) أسأله فيها فقال نوذيها عنك ونخرجها من نعم الصدقة أو إذا جاءت نعم الصدقة . ثم قال يا قبيصة إن المسألة حُرِّمَتْ إِلَّا لِلْكَالَةِ رَجُلٍ تَحْمَلُ بِحِمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى



شَهِدَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً حَتَّى تَكَلَّمَ - ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجَبِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ أَصَابَهُ فَقْرٌ وَحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمَسِّكُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهِيَ سُحْتٌ .

☆☆ حضرت قبصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی کرنا تھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صدقے کے اونٹ آئیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبصہ! مانگنا حرام ہے صرف تین لوگ مانگ سکتے ہیں ایک وہ شخص جس نے کوئی ادائیگی کرنی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ادائیگی کو ادا کر دے اور پھر اس کے بعد رک جائے ایک وہ شخص جسے شدید ضرورت اور فاقہ لاحق ہو جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد اس بات کی گواہی دیں (یہاں پر راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے: یہ بات بیان کریں کہ اسے ایسا فاقہ اور ضرورت لاحق ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے پھر اس کے بعد رک جائے اس کے علاوہ مانگ کر جو بھی لیا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

1972 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخَمْسَةِ الْعَامِلِ عَلَيْهَا وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْعَارِمِ أَوْ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ مُسْكِينٍ تُصَدِّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لِغَنِيِّ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے صرف پانچ آدمیوں کا حکم مختلف ہے ایک وہ شخص جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہو ایک اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہونے والا نمازی ایک وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو ایک وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اسے خریدا ایک وہ مسکین جسے صدقہ کیا گیا اور پھر وہ کسی خوشحال کو ہدیے کے طور پر دیدے۔

۱۹۷۲ - أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۰۹/۴) باب: كم الكسرة و لمن الزكاة (۷۱۵۱) عن معمر عن زيد بن اسلم به - ثم أخرجه (۷۱۵۲) عن الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ..... مثله - وأخرجه ابو داود في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: من يجوز له اخذ الصدقة وهو غني (۱۶۲۵) عن عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن مالك (۱۶۲۶) معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري - ثم قال: (وأخرجه ابن عوينة عن زيد - كما قال مالك) وأخرجه الثوري عن زيد قال: حدثنا الثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم (أ - الله - والعمر بن الخطاب) أخرجه ابن ماجه (۱۸۸۱) وأحمد (۵۶/۲) ابن خزيمة (۲۳۷۸) من طريق عبد الرزاق به - ثم أخرجه ابو داود (۱۶۲۷) من وجه آخر عن عطية عن ابي سعيد به مرفوعاً موصولاً عن عطية هو المرفوع تقدم بهان ضعفه -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک، ابو عباس مارستانی ضریر۔ حدیث عن رزق اللہ بن موسیٰ واسحاق بن بھلول۔ روی عنہ: دارقطنی وابن شاہین و یوسف بن عمر قواس۔ قال ابن قانع: تکلم فیہ۔ تاریخ بغداد (۳۸۲/۹)۔

1973- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 16- باب الْغِنَى الَّذِي يُحَرِّمُ السُّؤَالَ.

باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے

1974- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنَى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ. عَمَرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص خوشحال ہونے کا باوجود کچھ مانگا ہے وہ اس عمل کے ذریعے جہنم کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔

عمر بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

...—...—...—...

## غنی کے حکم کی وضاحت

غنی کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کنز الدقائق کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے:

۱۹۷۸- اخرجہ ابن الجوزی فی العلل (۵۰۲/۲) من طریق الدارقطنی: بہ۔ و اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند (۱۴۷/۱) و البیہقی فی السنن (۲۵/۷) و ابن عدی فی الكامل (۲۲۰/۶) بتحقیقنا) فی ترجمۃ عمرو بن خالد و العقبلی فی الضعفاء (۲۲۶/۱) فی ترجمۃ الحسن بن ذکوان و الطبرانی فی الأوسط (۱۳۲/۷) رقم (۷۰۷۸) و فی (۱۳۸/۸) رقم (۸۲۰۵) کلیم من طریق عبد الصمد بن عبد الوارث عن لیبہ عن الحسن بن ذکوان عن حبیب بن ابی ثابت: بہ۔ و لم يذكر عبد الصمد عمراً بن خالد) فی الاستاد: لکن اخرجہ الدارقطنی لغنا من طریق ابی معمر عن عبد الوارث..... فذكر (عمراً) فیہ و لم يصرح بالصواب: لأن الحسن بن ذکوان لم يسمع من حبیب بن ابی ثابت شيئاً۔ قال ابن ابی حاتم فی المراسیل (۱۷) عن ابن مبین: (الحسن بن ذکوان لم يسمع من حبیب بن ابی ثابت شيئاً) إنما سمع من عمرو بن خالد عنه و عمرو بن خالد لا يسمو حدينه شيئاً إنما لم يرد (كذاب)۔ قال ابن عدی فی الكامل: (لغنا الحديث يرويه الحسن بن ذکوان عن عمرو بن خالد و عمرو مترك الحديث اسقطه الحسن بن ذکوان من الاستاد: لضعفه)۔ قال ابن عدی: و الحسن بن ذکوان: قال العافظ فی التفریب (۱۳۶۰-عروامة) (صمدی بخطی: رمي بالفساد و كان يدرس)۔ قال النبیج احمد شاعر فی تعليقه علی المسند (۲۰۶/۲): (استاد ضعیف جداً لا نقطاعه: فان الحسن بن ذکوان لم يسمع من حبیب بن ابی ثابت)۔ قال ابن عدی: و قد علل البیہقی الحديث فی مجمع الزوائد (۹۷/۳) بعمرو بن خالد۔

”ایسے کسی غنی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جو نصاب کا مالک ہو۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے تبیین الحقائق کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے کسی خوشحال شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ مصنف نے لفظ نصاب کی ملکیت استعمال

کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: غنی کے تین مرتبے ہیں۔

پہلا مرتبہ یہ ہے جس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے جس کے ساتھ صدقہ فطر کی ادائیگی اور قربانی کرنا لازم ہوتا ہے اور وہ مرتبہ یہ ہے: انسان اپنی بنیادی

ضروریات کے بعد اضافی طور پر نصاب کی مقدار کا مالک ہو اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ زکوٰۃ کے وصول نہ کرنے کا تعلق اسی

کے ساتھ ہے۔

تیسری صورت یہ ہے: جس خوشحالی کی وجہ سے مانگنا حرام ہو جاتا ہے تو عام علماء کے نزدیک وہ ایسی کیفیت ہے انسان

اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لباس کے ساتھ ایک دن کی غذا کا مالک ہو۔

اسی طرح وہ غریب شخص جو طاقتور ہے اور کما سکتا ہے اس کے لیے بھی مانگنا حرام ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ نے یہ بات بیان کی ہے زکوٰۃ ایسے خوشحال شخص کو دی جاسکتی ہے جو جنگ میں شریک ہونے

کے لیے جارہا ہو اس وقت جب اسے سرکاری طور پر اس کام کی تنخواہ نہ ملتی ہو اور اس نے مال غنیمت میں سے کچھ وصول بھی نہ کیا

ہو۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”صرف پانچ قسم کے غنی کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حلال ہے: اللہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہونے والا زکوٰۃ

وصول کرنے کا عامل جس نے قرض ادا کرنا ہو وہ شخص جو اپنے مال میں سے صدقہ خریدے اور وہ شخص جس کا کوئی

پڑوسی ہو وہ اسے صدقہ کر دے اور پھر وہ غریب شخص اسے کسی غنی کو تحفے کے طور پر دیدے۔“

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے غنی کو فقراء اور مساکین کے ساتھ حصے دار قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے:

”اور اللہ کی راہ میں۔“

تو کیونکہ ان دونوں کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ان دونوں کے

علاوہ ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت معاذ بنی سنان کے حوالے سے نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم قرار دی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور

ان کے غریب لوگوں کو واپس کر دی جائے گی۔“ متفق علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: ”زکوٰۃ لینا کسی غنی شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ نے جو روایت نقل کی ہے وہ مستند نہیں ہے۔ اگر اسے مستند تسلیم کر لیا جائے تو وہ اس صورت میں ہوگی کہ جب وہ شخص جسمانی قوت کے اعتبار سے غنی ہو یا ہم یہ کہیں گے کہ وہ شخص غنی اس وقت تک ہوگا جب تک وہ مقیم ہوگا۔ پھر جب وہ جنگ میں شریک ہونے کے لیے نکلا تو اب اسے اسلحہ وغیرہ کے حوالے سے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی تو اب اس کے پاس جو مال ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں ہوگا اس کے لیے ایسی صورت میں زکوۃ وصول کرنا جائز قرار دیا جائے گا۔

1975- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ نُوشٌ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغَنَى قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔ ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

دوایان حدیث کا تعارف:

○ ہوا ابو فضل محمد بن ابراہیم نبیرہ؛ بنون مفتوحہ ثم موحدة مكسورة ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: توضیح مشتبہ (۳۲۵/۱)۔

1976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِيِّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا زَوْفِيخُ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خُمُسُونَ دِرْهَمًا. أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

ابوشیبہ نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن اسحاق ہے اور یہ ضعیف ہے اسی طرح بکر بن خنیس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

تصحیح الحقائق شرح کنز الدقائق ص 485/3

۱۹۷۷- ضعفه المارقطنی بابین اسلم، لكن ورد من وجوه اخرى عن ابن مسعود يأتي ذكرها۔

۱۹۷۸- اعلمه المارقطنی بعبء الرحمن بن اسحاق و بكر بن خنيس، لكن ورد من غير طريقتهما: كما يأتي في الذي بعده۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہیشم بن مہلب، ابواسحاق بلدی۔ سکن بغداد وحدث بھاعن علی بن عیاش وابی یمان حمصیین۔ قال ذمیری ثقہ دارقطنی وخطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۰۱) (ت ۲۳۲) تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

○ ابوشعبہ عبدالرحمن بن اسحاق بن حارث واسطی، (اور ایک قول کے مطابق): کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد و ترمذی، ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۲)۔

1977- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَهُ الْقِيَامَةُ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ وَخُدُوشٌ . فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا غِنَاهُ قَالَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتَهَا ذَهَبًا .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ موجود ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاہے درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حمزہ بن صالح ابو بکر انطاکی، نزیل بغداد یلقب ابا ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۃ، ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۹۴)۔

1978- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ زَكْرِيَّا ح أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

١٩٧٧- هكذا أخرجه إسرائيل عن أبي اسحاق عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن أبيه عن ابن مسعود - وراجع تعقيب المدارق  
ذلك في الرواية الثانية -

ذلك في الرواية الثانية -  
 ١٩٧٨ - أخرجه أحمد (٤٤١/٣٨٨) و أبو داود في الزكاة (٢٧٨/٢٧٧) باب: من يعطي من الصدقة أو عهد الفنى (١٦٢٦) و الترمذي  
 الزكاة (٨١٠/٢) باب: من نحل له الزكاة (٦٤٥) و النسائي في الزكاة (٩٧/٥) باب: عهد الفنى و ابن ماجه في الزكاة (٥٨٩/١) باب:  
 سال عن فسخ غنى (١٨٤٠) و الدارمي في الزكاة (٢٨٦/١) باب: من نحل له الصدقة أو كلهم من حديث مغيان الثوري عن حكيم بن  
 به - قال الترمذي: (حديث حسن) و قد تكلمت متعة في حكيم بن جبير من اجل هذا الحديث - و قال النسائي: ( لا نعلم احدا قال في  
 الحديث: ( عن زبيد ) غير يحيى بن آدم و لا نعرف لهذا الحديث الا من حديث حكيم بن جبير و حكيم ضعيف - و مثل شعبة عن  
 بن جبير فقال: اخاف النار - و قد كان روى عنه قديما - ) -

قُرَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا . قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ  
هَمْ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں  
'پچاس درہم' کے الفاظ ہیں۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: پہلی روایت میں راوی کو وہم ہوا ہے انہوں نے اسے ابوالحق کے حوالے سے نقل کر دیا ہے  
یہ صاحب حکیم بن جبیر ہیں اور یہ ضعیف ہیں شعبہ او دیگر محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔

1979- قُرَاءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي  
سَرَّائِيلَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَالَ وَلَهُ غَنَى جَاءَ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ أَوْ  
خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ . قِيلَ وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ  
مُتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ خوشحال ہو تو  
جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی  
گئی: یا رسول اللہ! اس کی خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا (موجود ہونا)۔  
حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

1980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ  
الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللَّهِ قَالَا لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ  
قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .

☆☆ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں:  
جو شخص کے پاس پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو اس کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۷۹- أخرجه الترمذي في الزكاة (٦٥٠) والدارمي في الزكاة أيضا (٢٨٦/١) من حديث شريك به - وقد اعلمه الدارقطني بحكيم بن جبير  
ومطى كلام شعبة فيه - وقد قال احمد: ضعيف الحديث مضطرب - وقال ابن معين: ليس بشيء - وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف  
الحديث - وتركه الدارقطني وغيره - وكذبه السدي - ينظر: تهذيب الكمال (١٦٥/٧-١٦٨) -

۱۹۸۰- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (١٨٠/٢) باب: من قال: لا تحل له الصدقة اذا ملك خمسين درهما عن عبد الرحيم بن سليمان عن  
الحجاج به - وعدد نمر لهما عن ابراهيم النخعي والضمك بن مزاحم - أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (١١٠/٤-١١١) باب: كم الكنز! و  
في الزكاة رقم (٧١٥٧-٧١٥٩) وابن أبي شيبة في الموضع السابق -

## 17- باب تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ .

باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا

1981- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنَى

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكَ

تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو بتایا

ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جمیل کا قصور یہ ہے: وہ غریب تھا، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے اسے غنی کر دیا، خالد کا جہاں تک تعلق ہے تو تم لوگوں نے

کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے تمام زرہیں اور اپنا تمام تر ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہوا ہے

تک جناب عباس کا تعلق ہے تو یہ ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید ادائیگی میں انہیں بھی کر دوں گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابو محمد کوئی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۵۳) (ت ۴۳۳۵)۔

1982- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنَدَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَخَالِدُ

الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيهِ عَلَى وَمِثْلَهَا مَعَهَا. ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتُ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّو أَبِيهِ أَوْ صِنُّو الْآبِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے یہ حرکت اس لیے کی ہے پہلے وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز و سامان پہلے ہی اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہوئے ہیں جہاں تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں ان کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور اس کے ساتھ مزید اتنی ہی ادائیگی ہوگی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابو فضل صندی، سمع ابراہیم بن مجشّر کاتب وحسن بن محمد زعفرانی، وعنه عبد عزیز بن جعفر خرقی و یوسف بن عمر قواس۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۲۱۱/۷)۔

1983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَبَّاسًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْعَجَلُ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ مخصوص وقت گزرنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی۔

1984- حَدَّثَنَا ابْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا بِهَذَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ.

خَالَفَهُ إِسْرَائِيلُ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

۱۹۸۳- أخرجه أبو داود في الزكاة (۲۲/۲) باب: في تعجيل الصدقة (۱۶۲۴) و الترمذي في الزكاة (۲۹/۲) باب: ما جاء في تعجيل الزكاة (۲۷۸) و ابن ماجه في الزكاة (۵۷۲/۱) باب: تعجيل الزكاة قبل محلها (۱۷۹۵) و الدارمي في الزكاة (۲۸۵/۱) باب: تعجيل الزكاة و الحاكم في المستدرک في معرفة الصحابة (۲۳۲/۲) في مناقب العباس و ابن خزيمة رقم (۲۳۳۱) و البيهقي في الزكاة (۱۱۱/۶) باب: تعجيل الصدقة، كلهم من حديث اسماعيل بن زكريا به - وقال أبو داود: (روى هذا الحديث فضيل بن منصور عن ناذان عن الحكم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم - و حديث فضيل بن منصور - و حديث اسماعيل بن زكريا عن العجاج عن أبي اسحق عن حديث اسرايل عن العجاج -) - ۱ - وقال الترمذي: (حديث اسماعيل بن زكريا عن العجاج عن أبي اسحق عن حديث اسرايل عن العجاج -) - ۱ -



**1985-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْرِ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حجر عدوی، قال ابن حجر: قيل: حجة بن عدي، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقال فی ترجمۃ حجة: بوزن علیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۵۵)۔

**1986-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ جَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ إِنَّا كُنَّا اخْتَجْنَا إِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ. اخْتَلَفُوا عَلَى الْحَكَمِ فِي إِسْنَادِهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، ہمیں اس وقت کچھ مال کی ضرورت تھی تو ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال کی زکوٰۃ دو سال پہلے ہی وصول کر لی تھی۔

اس روایت کی سند میں حکم نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے، صحیح یہ ہے: یہ روایت حسن بن مسلم نامی راوی سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

**1987-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَائِلَةَ الْأَضْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًّا - قَالَ - فَاتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ فَأَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ فَخَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ أَسْلَفَنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ.

۱۹۸۵- اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۲/۲۹۹) باب: ما جاء فی تعجيل الصدقة (۶۷۹) و البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من طریق اسرائیل بہ۔

۱۹۸۶- اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من حديث الحسن بن عمارہ بہ۔

۱۹۸۷- اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من حديث محمد بن عبيد الله بہ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بجاوا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سال اور آئندہ سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ہمیں دے دی تھی۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن عبد سلام بن حبیب تیمی، ابو منذر اصمہانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد فقیہ، راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد والنسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۴/۲)۔

1988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ - وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ - عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ عَلَى صَدَقَةٍ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُ مَنَعَنِي صَدَقَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عُمَرُ مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِي عَامٍ . كَذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِنَّمَا إِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بجاوا وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا اور بتایا: انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھے ادا نہیں کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی (ایک ساتھ ادا کر دی تھی۔

راوی نے دوسرے راوی کا نام عبید اللہ بن عمر نقل کیا ہے، لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت محمد بن عبید اللہ سے منقول ہے، لی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1989- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَكْبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُرَيْكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا لِمَكَانَ بَيْتِهِ وَبَيِّنَ الْعَبَّاسَ شَيْءًا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ إِنَّ

ابن السار قطنی عقبہ ان المراد: محمد بن عبید اللہ: وهو المرزومی المبروك - تقدمت ترجمته غير مرة -

۱۹۸۹- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۷۸۶۲) وهو في مجمع البحرين رقم (۱۳۷۲) من طريق إسماعيل اللذري عن إسماعيل المكي عن سليمان الأحول عن أبي رافع - وقال السهيمي في مجمع الزوائد (۸۲/۳): أخرجه الطبرانی في الأوسط - وفيه إسماعيل المكي - وفيه كلام كثير وقد وثق - ۱- ۵-

الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ .

☆ ☆ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ دوران ان کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ تکرار ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آدمی چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، حضرت عباس نے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہمیں پہلے ہی دے دی تھی۔

1990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقْطِ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو۔ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ایسا کرو چونکہ یہ بھوکے کے لئے بھی اسی طرح رکاوٹ بنتی ہے جس طرح سیراب شخص کے لئے۔

○ شیبان بن فروخ ابی شیبہ جبلی۔ بمحکمۃ و موحدۃ مفتوحۃ۔ ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ و ان پر یہ الزام ہے ”قدریہ“ عقائد کے مالک۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اضطربنا منہ یہ اخیراً۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ روی لہ مسلم و ابو داؤد و غیرہ۔

1991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمٍ

١٩٩٠- أبو امية بن بعللى لهو اسماعيل: قال النسائي والدارقطني وابن معين في رواية: - مشرؤك الحديث - وقال البخاري: سكتوا  
ضعفه أبو حاتم وأبو زرعة والساجي وغيرهم - وذكره له ابن عدي حديثه لهذا في ترجمته في (الكامل) من طريق بشر بن معاذ  
ختم ترجمته بقوله: (ولهو في جملة الضعفاء) وهو ممن يكتب حديثه - (١) - ينظر: الكامل لابن عدي (٣١١/١) لسان البزاة (٥/١)  
أخرجه البزاة - كما في كشف الاستار (٩٢٧) من حديث محمد بن زياد عن أبي قسيرة به مختصراً - وقال: (قد روى عن أبي قسيرة  
غير هذا الوجه) وهذا الإسناد عن أبي قسيرة أحسن إسناد يروى في ذلك وأصحها يروى عن عائشة وعدي وأنس وأبي ربيعة  
عباس وجسر بن عبد الله - (٢) - وقال الرجيسي في المجموع (١٥٦/٢): (وأخرجه البزاة) ليس فيه تحسين للحديث - قلت: واللفظ  
حاتم: يكتب حديثه ولله بهنج به - وحسن البزاة حديثه - (٣) - ولفظ البزاة السابق ليس فيه تحسين للحديث - قلت: واللفظ  
بشامة أخرجه البزاة من حديث أبي بكر مرفوعاً - كما في كشف الاستار (٩٢٢) عن محمد بن اسماعيل عن يزيد بن العباب عن أبي  
عن شرجيل بن سعد عن جابر عن أبي بكر به مرفوعاً - وقال: (لله نعلم أحداً حدث به عن زيد الله محمد بن اسماعيل) ولم يتابع  
لله يروى عن أبي بكر الله بهذا الإسناد وهذه - (٤) - قال الرجيسي (١٥٥/٢): (وفيه محمد بن اسماعيل الواسطي) وهو ضعيف جداً  
وفي الباب عن عدي بن حاتم عند البخاري في الزكاة (١٤١٣) باب: الصدقة قبل الرد - ومسلم في الزكاة (١٥١٦) باب: الميت على  
ولو بنسب نكرة - ولكنه مختصر على الجزء الأول فقط في التصدير بنسب نكرة - ومثله حديث النعمان بن بشير وعائشة وأما

البنزار - كما في كشف الاستار - كتاب الزكاة (٤٤٢-٤٤٣) باب: العت على الصدقة (٩١٤) (٩١٥) (٩١٦) (٩١٧) (٩١٨) (٩١٩) (٩٢٠) (٩٢١) (٩٢٢) (٩٢٣) (٩٢٤) (٩٢٥) (٩٢٦) (٩٢٧) (٩٢٨) (٩٢٩) (٩٣٠) (٩٣١) (٩٣٢) (٩٣٣) (٩٣٤) (٩٣٥) (٩٣٦) (٩٣٧) (٩٣٨) (٩٣٩) (٩٤٠) (٩٤١) (٩٤٢) (٩٤٣) (٩٤٤) (٩٤٥) (٩٤٦) (٩٤٧) (٩٤٨) (٩٤٩) (٩٥٠) (٩٥١) (٩٥٢) (٩٥٣) (٩٥٤) (٩٥٥) (٩٥٦) (٩٥٧) (٩٥٨) (٩٥٩) (٩٦٠) (٩٦١) (٩٦٢) (٩٦٣) (٩٦٤) (٩٦٥) (٩٦٦) (٩٦٧) (٩٦٨) (٩٦٩) (٩٧٠) (٩٧١) (٩٧٢) (٩٧٣) (٩٧٤) (٩٧٥) (٩٧٦) (٩٧٧) (٩٧٨) (٩٧٩) (٩٨٠) (٩٨١) (٩٨٢) (٩٨٣) (٩٨٤) (٩٨٥) (٩٨٦) (٩٨٧) (٩٨٨) (٩٨٩) (٩٩٠) (٩٩١) (٩٩٢) (٩٩٣) (٩٩٤) (٩٩٥) (٩٩٦) (٩٩٧) (٩٩٨) (٩٩٩) (١٠٠٠) (١٠٠١) (١٠٠٢) (١٠٠٣) (١٠٠٤) (١٠٠٥) (١٠٠٦) (١٠٠٧) (١٠٠٨) (١٠٠٩) (١٠١٠) (١٠١١) (١٠١٢) (١٠١٣) (١٠١٤) (١٠١٥) (١٠١٦) (١٠١٧) (١٠١٨) (١٠١٩) (١٠٢٠) (١٠٢١) (١٠٢٢) (١٠٢٣) (١٠٢٤) (١٠٢٥) (١٠٢٦) (١٠٢٧) (١٠٢٨) (١٠٢٩) (١٠٣٠) (١٠٣١) (١٠٣٢) (١٠٣٣) (١٠٣٤) (١٠٣٥) (١٠٣٦) (١٠٣٧) (١٠٣٨) (١٠٣٩) (١٠٤٠) (١٠٤١) (١٠٤٢) (١٠٤٣) (١٠٤٤) (١٠٤٥) (١٠٤٦) (١٠٤٧) (١٠٤٨) (١٠٤٩) (١٠٥٠) (١٠٥١) (١٠٥٢) (١٠٥٣) (١٠٥٤) (١٠٥٥) (١٠٥٦) (١٠٥٧) (١٠٥٨) (١٠٥٩) (١٠٦٠) (١٠٦١) (١٠٦٢) (١٠٦٣) (١٠٦٤) (١٠٦٥) (١٠٦٦) (١٠٦٧) (١٠٦٨) (١٠٦٩) (١٠٧٠) (١٠٧١) (١٠٧٢) (١٠٧٣) (١٠٧٤) (١٠٧٥) (١٠٧٦) (١٠٧٧) (١٠٧٨) (١٠٧٩) (١٠٨٠) (١٠٨١) (١٠٨٢) (١٠٨٣) (١٠٨٤) (١٠٨٥) (١٠٨٦) (١٠٨٧) (١٠٨٨) (١٠٨٩) (١٠٩٠) (١٠٩١) (١٠٩٢) (١٠٩٣) (١٠٩٤) (١٠٩٥) (١٠٩٦) (١٠٩٧) (١٠٩٨) (١٠٩٩) (١١٠٠) (١١٠١) (١١٠٢) (١١٠٣) (١١٠٤) (١١٠٥) (١١٠٦) (١١٠٧) (١١٠٨) (١١٠٩) (١١١٠) (١١١١) (١١١٢) (١١١٣) (١١١٤) (١١١٥) (١١١٦) (١١١٧) (١١١٨) (١١١٩) (١١٢٠) (١١٢١) (١١٢٢) (١١٢٣) (١١٢٤) (١١٢٥) (١١٢٦) (١١٢٧) (١١٢٨) (١١٢٩) (١١٣٠) (١١٣١) (١١٣٢) (١١٣٣) (١١٣٤) (١١٣٥) (١١٣٦) (١١٣٧) (١١٣٨) (١١٣٩) (١١٤٠) (١١٤١) (١١٤٢) (١١٤٣) (١١٤٤) (١١٤٥) (١١٤٦) (١١٤٧) (١١٤٨) (١١٤٩) (١١٥٠) (١١٥١) (١١٥٢) (١١٥٣) (١١٥٤) (١١٥٥) (١١٥٦) (١١٥٧) (١١٥٨) (١١٥٩) (١١٦٠) (١١٦١) (١١٦٢) (١١٦٣) (١١٦٤) (١١٦٥) (١١٦٦) (١١٦٧) (١١٦٨) (١١٦٩) (١١٧٠) (١١٧١) (١١٧٢) (١١٧٣) (١١٧٤) (١١٧٥) (١١٧٦) (١١٧٧) (١١٧٨) (١١٧٩) (١١٨٠) (١١٨١) (١١٨٢) (١١٨٣) (١١٨٤) (١١٨٥) (١١٨٦) (١١٨٧) (١١٨٨) (١١٨٩) (١١٩٠) (١١٩١) (١١٩٢) (١١٩٣) (١١٩٤) (١١٩٥) (١١٩٦) (١١٩٧) (١١٩٨) (١١٩٩) (١٢٠٠) (١٢٠١) (١٢٠٢) (١٢٠٣) (١٢٠٤) (١٢٠٥) (١٢٠٦) (١٢٠٧) (١٢٠٨) (١٢٠٩) (١٢١٠) (١٢١١) (١٢١٢) (١٢١٣) (١٢١٤) (١٢١٥) (١٢١٦) (١٢١٧) (١٢١٨) (١٢١٩) (١٢٢٠) (١٢٢١) (١٢٢٢) (١٢٢٣) (١٢٢٤) (١٢٢٥) (١٢٢٦) (١٢٢٧) (١٢٢٨) (١٢٢٩) (١٢٣٠) (١٢٣١) (١٢٣٢) (١٢٣٣) (١٢٣٤) (١٢٣٥) (١٢٣٦) (١٢٣٧) (١٢٣٨) (١٢٣٩) (١٢٤٠) (١٢٤١) (١٢٤٢) (١٢٤٣) (١٢٤٤) (١٢٤٥) (١٢٤٦) (١٢٤٧) (١٢٤٨) (١٢٤٩) (١٢٥٠) (١٢٥١) (١٢٥٢) (١٢٥٣) (١٢٥٤) (١٢٥٥) (١٢٥٦) (١٢٥٧) (١٢٥٨) (١٢٥٩) (١٢٦٠) (١٢٦١) (١٢٦٢) (١٢٦٣) (١٢٦٤) (١٢٦٥) (١٢٦٦) (١٢٦٧) (١٢٦٨) (١٢٦٩) (١٢٧٠) (١٢٧١) (١٢٧٢) (١٢٧٣) (١٢٧٤) (١٢٧٥) (١٢٧٦) (١٢٧٧) (١٢٧٨) (١٢٧٩) (١٢٨٠) (١٢٨١) (١٢٨٢) (١٢٨٣) (١٢٨٤) (١٢٨٥) (١٢٨٦) (١٢٨٧) (١٢٨٨) (١٢٨٩) (١٢٩٠) (١٢٩١) (١٢٩٢) (١٢٩٣) (١٢٩٤) (١٢٩٥) (١٢٩٦) (١٢٩٧) (١٢٩٨) (١٢٩٩) (١٣٠٠) (١٣٠١) (١٣٠٢) (١٣٠٣) (١٣٠٤) (١٣٠٥) (١٣٠٦) (١٣٠٧) (١٣٠٨) (١٣٠٩) (١٣١٠) (١٣١١) (١٣١٢) (١٣١٣) (١٣١٤) (١٣١٥) (١٣١٦) (١٣١٧) (١٣١٨) (١٣١٩) (١٣٢٠) (١٣٢١) (١٣٢٢) (١٣٢٣) (١٣٢٤) (١٣٢٥) (١٣٢٦) (١٣٢٧) (١٣٢٨) (١٣٢٩) (١٣٣٠) (١٣٣١) (١٣٣٢) (١٣٣٣) (١٣٣٤) (١٣٣٥) (١٣٣٦) (

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ) إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”نیکی صرف یہ نہیں ہے تم اپنے چہروں کو پھیر دو۔“ یہ آیت آخر تک ہے۔

1992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ أَبُو نَصْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأُدْمَ وَالْجَعَابَ فَمَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي أَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ فَقُلْتُ يَا عَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأُدْمِ قَالَ قَوْمُهُ ثُمَّ أَخْرَجَ صَدَقَتَهُ. ☆☆ ابو عمرو بن حماس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سالن اور ترکش فروخت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ سالن میں ہے تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی قیمت کا اندازہ لگاؤ پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

## 18- باب زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا

1994- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْرَازِيُّ فِيْمَا كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِسْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

۱۹۹۴- اشہد ابن عبدی السی لہذا الروایۃ وقد اجتمع محمد بن الطفیل و بشر بن الولید علی نسخة شیخ شریک فی اضافہ فقال: (عن ابی حمزہ) بخلاف ما قاله منصور عن شریک وقد صوب الترمذی انه من قول الشعبي - وراجع ما قبلہ -

۱۹۹۵- ابو عمرو بن حماس لم يعرف له اسم - وقال الذهبي: (مجهول) - وقال ابن حجر: (مقبول) - بنظر: (الميزان) (۱/۴) الترجمة ۱۸۵۶ و ترمذیہ الکمال (۱۱۹/۳۴) - وقال الدارقطني في ترجمة ابنه (شاد بن ابی عمرو بن حماس) (۱) لا يعرف لیکن یروی عنہ

۱۹۹۶- اضربه البیهقي في الكبرى في الزكاة (۱۱۹/۴) باب: مضرای فی الخیل صدقة - والخطیب فی تاریخہ (۳۹۸/۶) جو من طریقہ ابن حجر بن عساکر (۱۹۶/۲) والطبرانی فی الاوسط رقم (۷۶۶۵) کلیم من طریق اسماعیل بن یحیی - به - قال الریضی فی مجمع الزوائد (۷۲/۲) (فی الیث بن حماد و غورک و کلالما ضعیف) - وغورک مترجم فی اللسان (۱۲۱/۴) ولهم یزد فی ترجمہ علی ما لنا - کہا

م یزد فی ترجمہ لیس بن حماد (۱۹۲/۴) علی قوله: (ضعفه الدارقطني) - الہ -



غُورِكَ بْنِ الْحَصْرِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ. تَفَرَّدَ بِهِ غُورُكَ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمَنْ دُونَهُ ضَعَفَاءُ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گھوڑے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار ادا کیا جائے گا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غورک نامی راوی منفرد ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ غورک بن حصرم۔ قال ابن ناصر دین فی مشتبہ: (الحصرمی۔ بمحملات مع کسر اولہ، وسکون ثانیہ، وکسر راء ومیم) و ذکرہ ذہبی فی میزان و مغنی فی ضعفاء و کذا ابن حجر فی لسان، و ذکرہ فیہ قول دارقطنی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ جدا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۴۰۷/۵)، مغنی (۵۰۷/۲) و لسان (۴۹۶/۴) و توضیح مشتبہ (۲۵۱/۳)۔

...—...—...—...

### سامان تجارت کی زکوٰۃ کا حکم

سامان تجارت سے مراد وہ چیز ہے جو چاندی یا سونا نہ ہو خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پاؤنڈ یا ریال یا سکے کی شکل میں نہ ہو جیسے خواتین کا زیور۔

تین امام اس بات پر متفق ہیں: سونے اور چاندی کو مطلق طور پر سامان تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا، فقہائے مالکی نے اس حوالے سے اختلافی رائے دی ہے جب وہ سکے کی شکل میں نہ ہو وہ یہ کہتے ہیں: اگر سونے اور چاندی کا سکہ نہ ہو تو اسے مال تجارت میں شمار کیا جائے گا، اسے نقدی میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے اس پر لباس اور لوہے (کی تجارت کی طرح) تجارت کے مال کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

تو جو شخص اس کی تجارت کرتا ہوگا اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی زکوٰۃ دسویں حصے کا چوتھائی (یعنی چالیسواں حصہ) یعنی اڑھائی فیصد ادا کرے۔

اس کی شرائط اور طریقہ کار کی تفصیل ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔  
شوافع یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں: پہلی شرط یہ ہے: وہ مال کسی چیز کے عوض میں یعنی خریدنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو لہذا اگر کوئی شخص تجارت کا مال خریدتا ہے تو خواہ اس نے وہ نقد لیا ہو یا ادھار لیا ہو وہ سودا دست بدست ہوا ہو یا میعاد ہو اس مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا۔  
لیکن اگر وہ مال کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ ہوا ہو جیسے کسی شخص کو وراثت میں مال تجارت مل گیا ہو تو اب اس مال

زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک اسے تجارت کی غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلس عقد میں ہی کر لی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی گئی تھی تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ہر تبادلے کے وقت الگ سے نیت کرنا شرط ہوگا، جب پورا رأس المال ادا کر دیا جائے تو سامان تجارت کو لیتے وقت نیت کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس مال کو پہلے ہی تجارت کا مال قرار دیا جا چکا ہے اور وہی کافی ہے۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: اس مال کو روک لینے کا ارادہ ہوتا کہ اسے اپنے کام میں استعمال کیا جاسکے اس کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہوگا تو سال کی مدت منقطع ہو جائے گی، اگر بعد میں تجارت کا ارادہ بن جاتا ہے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی نئے سرے سے تجارت کی نیت کرنی ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی بات یہ شرط ہے مال کا مالک بن جانے کے بعد اس پر ایک سال گزر جانا چاہیے اگر ایک سال نہیں گزرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی تاہم اگر مال کی قیمت یعنی وہ قیمت جس سے اس مال کو خریدا گیا ہے رائج الوقت نقدی کی شکل میں ہو اور اس کی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو اور پھر بعد میں وہ شخص دوسرے مال کا بھی مالک بن جائے اور ان دونوں اموال کو ملا کر نصاب پورا ہو رہا ہو تو اب ان دونوں صورتوں میں مال تجارت اور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جبکہ اصل مال یعنی اس نقدی پر ایک سال گزر چکا ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: اس سال کے دوران وہ تمام مال تجارت ایسی نقدی کی شکل میں منتقل نہ کیا گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے جیسا کہ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کے طریقے میں اس کا بیان آئے گا۔ اسی طرح اس کی مقدار نصاب سے کم بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آ جاتا ہے اور اس کی مقدار نصاب سے کم ہو جاتی ہے تو اب سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔

اب اگر وہ شخص اسی نقدی کے ذریعے پھر دوبارہ تجارت کا مال خریدتا ہے تو اس خریدنے کے وقت سے نئے سال کا آغاز ہوگا اور سابقہ وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

لیکن اگر یہ صورت حال ہو کہ مال تجارت میں سے کچھ تو نقدی کی شکل میں آ گیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہ گیا ہو یا سارے کا سارا مال نصاب کے برابر قیمت کی شکل میں نقد یا مال کے بدلے میں فروخت کر دیا گیا ہو یا نقدی کے عوض میں فروخت کر دیا گیا ہو لیکن سال کے آخر تک اس کی قیمت نہ لگائی گئی ہو جیسا کہ آگے اس کا ذکر کیا جائے گا تو اس صورت میں مال کا اعتبار ختم نہیں ہوگا۔

اس کے لیے چھٹی شرط یہ ہے: مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے: زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے سال کے آخری حصے کا اعتبار کیا جاتا ہے پورے سال یا سال کے دونوں کناروں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اگر تجارت کا مال اس قسم کا ہو کہ اس کی زکوٰۃ ویسے ہی لازم ہو رہی ہو جیسے سائہ جانور ہیں یا پھلوں کی زکوٰۃ ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب زکوٰۃ کے مال کے اعتبار سے اور قیمت کے اعتبار سے پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کی زکوٰۃ جانوروں یا پھلوں کی زکوٰۃ کے اصول کے مطابق نکالی جائے گی قیمت کے اعتبار سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر صورت حال ایسی ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے حوالے سے نصاب پورا ہو رہا ہو یعنی تجارت کے مال کی قیمت کے اعتبار سے یا مویشیوں اور پھلوں کی مقدار کے اعتبار سے تو اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کو اتنی ہی مرتبہ ادا کیا جائے گا جتنی مرتبہ اس پر سال گزر جاتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے ہر سال نصاب مکمل ہونا چاہیے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو مال خریدا گیا تھا اسے سونے یا چاندی کی چیز کے عوض میں خریدا گیا تھا اس کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگایا جائے گا۔ اگر اسے نقدی کے عوض میں نہیں خریدا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو۔ اور جب سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا تو اس وقت دو عادل ماہر لوگ

اس کی قیمت لگائیں گے جو قیمت کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ اب جو قیمت لگائی جائے گی اس کے چالیسویں حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

ایک شرط یہ ہے: اس کی قیمت سونے یا چاندی کے حساب سے نصاب کو پورا کر رہی ہو اور یہ اختیار ہے سونے یا چاندی کے سکوں میں سے جس بھی سکے سے چاہے قیمت لگائی جائے۔

اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب سے نصاب پورا نہ ہو رہا ہو اور دوسری قسم کے سکے کے حساب سے پورا ہو رہا ہو تو خاص طور پر اسی سکے کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی جس سے نصاب پورا ہو رہا ہو۔ اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے۔

اگر اس مال کو کسی ایسی غیر آباد جگہ پر بھیجا جاتا ہے (جہاں پر قیمت رائج ہونے کا امکان نہیں ہوتا) تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے اعتبار سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے گا۔

قیمت کا اندازہ لگاتے وقت ایک مال کی مالیت کو دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے گا اگرچہ ان کی اقسام مختلف ہوں۔

اس کے لیے ایک بات یہ بھی شرط ہے اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کا حساب رکھا جائے گا لہذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا تھا اور درمیان میں وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو گیا لیکن سال کے اختتام تک وہ دوبارہ نصاب کے برابر ہو گیا تو اب اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن اگر سال کے آغاز میں یا سال کے اختتام پر مال کی مالیت نصاب سے کم رہی تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جیسا کہ زکوٰۃ کی شرائط میں یہ بات

کر کی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس اضافے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اس کے لیے ایک یہ شرط بھی ہے اس مال سے تجارت کی نیت کی گئی ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کام کا آغاز بھی کیا ہو۔ اس لیے اگر کسی جانور کو ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو اور پھر یہ ارادہ کر لیا گیا ہو کہ اس کی تجارت کی جائے تو ان تجارت شمار نہیں ہوگا جب تک عملی طور پر اسے فروخت نہیں کیا جاتا یا کرائے پر دینے کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کوئی مال تجارت عطیے کے طور پر ملتا ہے یا کوئی شخص اس کے حق میں اس مال تجارت کی وصیت کرتا ہے یا عطیے اور وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی جاتی ہے تو اب یہ نیت تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک عملی اس مال کے ذریعے کاروبار کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کوئی شخص کسی تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی دوسرے تجارتی مال کے ساتھ تبادلے کے طور پر لین دین کر لیتا ہے تو اب انحصار اصل مال تجارت پر ہوگا۔ اس تبادلے پر نیت منحصر نہیں ہوگی اس لیے تبادلے کی صورت میں ملنے والا مال بھی مال نہ ہی سمجھا جائے گا اور اس بارے میں بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی وہ کافی شمار ہوگی۔ تاہم اگر تبادلے کے وقت تجارت نہ ہوگی تو اب وہ مال تجارت شمار نہیں ہوگا۔

اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے اس مال میں وہ صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ اس میں تجارت کی نیت کرنا درست ہو۔ لیے اگر کوئی شخص کوئی عشری زمین خرید لیتا ہے یا اس میں کاشت کرتا ہے یا کسی ایسی زمین میں تیار شدہ کھیت کو یا اس کی کو خرید لیتا ہے تو اب اس زمین سے جو پیداوار ہوگی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

لیکن اگر کوئی شخص عشری زمین میں زراعت نہیں کرتا تو اب اس زمین کی قیمت پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ خراج والی کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ اس پر خراج لازم ہوتا ہے خواہ اس میں زراعت نہ بھی کی گئی ہو۔

اگر کسی شخص کے پاس سامان تجارت کے طور پر جانور موجود ہوں اور ابھی سال نہ گزرا ہو اس سے پہلے ہی وہ شخص ان سے تجارت کا ارادہ ترک کر دے اور ان جانوروں کو دودھ حاصل کرنے کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے استعمال کرے یا اسی طرح کے کسی اور کام کے لیے استعمال کرے جس کا ذکر ہم سائنہ جانوروں کی زکوٰۃ کے باب میں ذکر کر چکے ہیں میں جنگل میں جانے کے لیے چھوڑ دے تو اب مال تجارت کے اعتبار سے سال کا حساب ختم ہو جائے گا اور سال کا حساب وقت سے شروع ہوگا جب سے اس نے ان جانوروں کو سائنہ بنایا ہے پھر جب سال پورا ہو جائے گا تو اب ان کی زکوٰۃ جانوروں کی تعداد پر نکالی جائے گی۔ قیمت کے حوالے سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر سونے اور چاندی کی تجارت ہو رہی ہو تو اس کی زکوٰۃ نقدی کی زکوٰۃ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔ ان کی زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے تجارت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس تجارت کا مال کئی سال تک پڑا ہے پھر اسکے بعد وہ اسے فروخت کر دیتا ہے تو اب اس پر ہر ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی صرف ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی۔



فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں مطلق طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، خواہ سوداگر ذخیرہ اندوزی کرے والا ہو یا عام تجارت کرنے والا ہو۔

اس کی پوری تفصیل قرض کے مال کی زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ذکر کی جا چکی ہے۔

سامان تجارت کی زکوٰۃ کے حوالے سے پانچ شرائط ہیں اور اس کی ادائیگی کا مخصوص طریقہ ہے۔

اس کے لیے پہلی چیز یہ شرط ہے، سامان تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہونا چاہیے جن کی زکوٰۃ میں اس چیز کو بعینہ ہی ادا

جاتا ہو جیسے کپڑا یا کتابوں کی تجارت ہے۔

اگر اس چیز کو بعینہ زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہو جیسے سونا اور چاندی کے زیور ہیں یا اونٹ، گائے، بھیڑ، بکریاں ہیں تو ان کی

اسی طریقے کے مطابق واجب ہوگی جو جانوروں اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے بارے میں ذکر کیا جا چکا ہے، لیکن اس

لیے یہ بات شرط ہے، ان کی تعداد نصاب کی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔

اگر وہ نصاب مکمل نہ ہو رہا ہو تو ان کی زکوٰۃ دوسرے سامان تجارت کی طرح قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی لیکن

کے لیے بھی یہ بات شرط ہے، اس مال کو رائج الوقت طریقے کے مطابق تبادلے کے طور پر حاصل کیا گیا ہو، جیسے خرید کر یا

کے طور پر حاصل کیا گیا ہو، وہ ایسا مال نہیں ہونا چاہیے جو وراثت میں یا خلع لینے کے نتیجے میں یا ہبہ کرنے کی صورت میں یا

کرنے کی صورت میں حاصل ہوا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے مال کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اس مال کے ذریعے تجارت

ارادہ کر لیتا ہے اور اسے فروخت کر لیتا ہے تو اب اس کے نتیجے میں جو قیمت حاصل ہوئی، اگلے برس کا حساب اسی دن

لگایا جائے گا، جب اس نے اس قیمت کو وصول کیا تھا، اس مال کے مال ہونے کے دن سے اس کا حساب نہیں لگایا جائے گا،

اگر اس مال کو فروخت نہ کیا گیا ہو تو اب اس کی مالیت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر

ایسا مال ہو جو عام تجارت میں استعمال ہوتا ہو۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: مال تجارت کو خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو، خواہ یہ شخص تجارت کا ارادہ ہو،

کے ذریعے مال حاصل کرنا یا خود نفع اٹھانا بھی پیش نظر ہو۔ جیسے کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی مکان خرید کر اسے کرائے

دیتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے، اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے گا اور جب اس میں منافع محسوس ہوگا، تو اسے فروخت کر دے

ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، جس کا طریقہ مال کی زکوٰۃ کے بیان میں آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کوئی مال خریدتا ہے اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے یا اسے کام میں لانے کے لیے

نیت کرتا ہے یا کوئی بھی نیت نہیں کرتا تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے: اس مال تجارت کو نقد ادائیگی کر کے یا کسی مالی معاوضے کے عوض میں حاصل کیا گیا

اس مال کے عوض میں کوئی ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کی صورت میں ملا ہو، تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم

البتہ اگر اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: وہ مال ذخیرہ شدہ ہونا چاہیے اور اسے سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو یا وہ عام لین دین والا مال ہو اور اس میں سے کسی بھی مقدار میں خواہ وہ مقدار ایک درہم ہو یا کی قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہو۔

اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا تھا یا عام لین دین کے مال کو سونے یا چاندی کی کسی بھی رقم کے عوض میں فروخت نہیں کیا گیا تھا تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ذخیرہ کرنے والے شخص کے پاس اتنا ہو کہ جو وراثت میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کے نصاب کو مکمل کر رہا ہو تو سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح اگر کان سے نکلنے والے مال کے ذریعے نصاب پورا ہو رہا ہو تو سال نہ بھی گزرا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

مال تجارت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جتنا بھی اس نے سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کیا ہے اسے اپنے پاس موجود مال کے ساتھ ملا کر ایک سال کی زکوٰۃ نکالے گا (لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ وہ نصاب کی مقدار کے برابر ہو)۔

اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اس کے پاس رہا ہو۔

ان قرضوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو مال تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہوں۔

البتہ جب وہ قرض وصول ہو جاتا ہے تو اب اس پر ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر تجارت کا تمام مال ذخیرے والا نہیں ہے تو پورے مال کی قیمت کو ہر سال لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی خواہ کساد بازاری وجہ سے کئی سال تک وہ مال پڑا رہے اور اس مال کی جو قیمت ہے اسے اپنے پاس موجود نقدی کے ساتھ ملا کر ان کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اسی طرح جو قرض وصول کرنے میں ہیں اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے یا وہ قرض جنہیں تازہ وصول کیا ہے ان دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقرضوں سے متوقع ہوگی تو وہ سب اس گنتی میں شمار ہو جائیں گے اور انہیں دوسری نقدی کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا جو انسان کے پاس موجود ہے۔

اگر قرض مال تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا نقدی کی شکل میں طویل المیعاد قرض ہے اور اس کے وصول ہونے کا توقع ہے تو اس مال کی مالیت کا اندازہ لگا کر جو قیمت بنتی ہے اسے سابقہ مال میں شامل کر لیا جائے گا اور پھر اس سب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ جس مال کو طویل المیعاد قرض کے طور پر دیا گیا ہو اس کی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو رقم واجب الطلب ہوگی اسے موجودہ مال کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا پھر جتنے مال کی وہ قیمت بنتی ہے اس مال کی قیمت کو موجودہ سونے اور چاندی کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔

جیسے کسی شخص نے دس پاؤنڈ وصول کرنے ہیں تو اب اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ اتنی رقم میں کتنا کپڑا خریدا جائے ہے اگر یہ پتہ چلتا ہے اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جاسکتا ہے تو اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہ پانچ تھان موجودہ نقد کے اعتبار سے کتنی قیمت میں فروخت ہوں گے۔

اگر ان کی قیمت آٹھ پاؤنڈ لگتی ہے تو یہ آٹھ پاؤنڈ ان دس پاؤنڈوں کے برابر تصور کیے جائیں گے جو طویل المیعاد قرض کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ اب ان آٹھ پاؤنڈوں کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامان تجارت کی قیمت میں شامل کر لیا جائے گا اگر وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کی قیمت کو پہنچ جاتے ہیں تو زکوٰۃ نکالی جائے گی ورنہ نہیں نکالی جائے گی۔

اگر وہ قرض ایسا ہو جس کی وصولیابی کی توقع نہ ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ رقم وصول ہو جاتی ہے تو وصول ہوجانے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل یہی حکم ادھار مال کے قرض کا ہے۔ اس کی زکوٰۃ وصول ہوجانے کے بعد صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی۔

جو مال تجارت ذخیرہ اندوزی والا نہ ہو اس میں سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس کی قیمت مالک ہوتا ہے جس سے اس نے مال تجارت خریدا تھا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس کی زکوٰۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو۔

اگر اس رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو چکی ہو تو اب اس کے مال کا آغاز اس وقت سے ہوگا جب وہ اس اصل کا مالک تھا یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ نکال لی گئی۔ اس صورت میں جبکہ وہ نصاب سے کم ہو جیسا کہ یہ بات پہلے بیان جا چکی ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب تجارت کے چلنے میں دیر ہوئی ہو۔

جہاں تک ذخیرہ شدہ مال کا تعلق ہے تو اس کے سال کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت ہوگا جب اس نے اصل قبضہ کیا ہو یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس شرط پر کہ جب اسے ادا کیا جا چکا ہو یہ بات یاد رکھیں کہ مال عام حالات میں چل رہا ہو اس میں اس چیز کی قیمت نہیں ہوتی جس میں تجارت کا مال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی پیشہ ورانہ مال کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اگر کوئی تاجر کچھ مال کو ذخیرے کی شکل میں رکھتا ہے اور کچھ مال کو تجارت کی شکل میں رکھتا ہے تو اس کی زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی احکام ہیں جن کا خلاصہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

اگر چالو مال اور ذخیرہ شدہ مال دونوں برابر ہوتے ہیں تو پہلی قسم کے مال کی زکوٰۃ چالو مال کے قاعدے کے اعتبار سے کی جائے گی یعنی ہر سال اس کی مالیت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کو ذخیرہ شدہ مال کی زکوٰۃ کے اصول مطابق نکالا جائے گا یعنی اس مال کی جس قدر بھی قیمت وصول ہوتی ہے صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں ہوگا کہ جب چالو مال کم ہو اور ذخیرہ شدہ مال زیادہ ہو تو دونوں کے لیے وہی حکم ہوگا جو پہلے ذکر کیا ہے۔ یعنی چالو مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کے لیے اس کے فروخت ہونے کی قیمت کے وصول ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر چالو مال زیادہ ہوتا ہے اور اس کے زیادہ ہونے کی وجہ سے

سارے مال کو چالو قرار دے کر سارے مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ مال کی مالیت قائم کرنے کے لیے ایک ہی شخص کافی ہے اس کے لیے متعدد افراد کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ شہادت سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حکم ہے جس کے لیے حاکم کا متعدد ہونا شرط نہیں ہے۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے: کسی شخص کو مال پر اس کے عمل کے ذریعے یعنی خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو اگر کسی ذاتی عمل کے نتیجے میں وہ مال حاصل نہیں ہوا جیسے وراثت میں مل گیا ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: مال کا مالک ہونے کے وقت اس نے تجارت کی نیت کی ہو یعنی اس مال کے ذریعے کمائی کرنا مقصود ہونا چاہیے اور یہ بات ضروری ہے اس کی نیت پورے سال تک برقرار رہے اگر کوئی شخص کسی مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدتا ہے اور پھر اس کے بعد اس مال کے ذریعے تجارت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اب اس مال کو تجارت کا مال قرار نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اگر وہ مال زیور ہو جسے ذاتی طور پر پہننے کے ارادے سے خریدا گیا ہو اور پھر بعد میں پہننے کی بجائے اس سے تجارت کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو اب اس ارادے کے ساتھ ہی وہ تجارت کا مال تصور کیا جائے گا۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تجارت کے مال کی مالیت سال گزرنے کے بعد لگائی جائے گی اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے حساب سے لگاتے وقت دونوں میں سے اس کو ترجیح دی جائے گی جس صورت میں غریب کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہو۔

اس کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہے وہ قیمت شہر میں موجود رائج رقم کے مطابق لگائی جائے۔

مال کی قیمت کو سونے اور چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچ جانا چاہیے یا دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور مال کی قیمت لگاتے وقت اس بات کا بھی خیال نہ رکھا جائے کہ کس قسم کی نقدی سے اور کتنی مقدار کے عوض میں اس مال کو خریدا گیا تھا، یعنی اگر مال کی قیمت لگانے کے وقت وہ قیمت خرید سے کم ہو رہا ہو یا زیادہ ہو رہا ہو تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑے گا اس وقت جب سال گزرنے کے بعد اس کی مالیت معلوم کی جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص سائمہ جانوروں کی تجارت کرتا ہے اور وہ جانوروں کے حساب سے نصاب کا مالک بن جاتا ہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جاتا ہے تو یہاں سوم اور تجارت کی نیت دونوں باتیں پائی جا رہی ہیں اس پر مال تجارت کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سائمہ جانور کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نصف سال تک تجارتی سائمہ جانوروں کا مالک رہتا ہے پھر تجارت کا ارادہ ترک کر دیتا ہے تو اب جانوروں کے طور پر ان کی ادائیگی کا وقت اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ ارادہ ترک کیا گیا تھا۔ لہذا ان جانوروں کی زکوٰۃ تجارت ترک کرنے کی نیت کے بعد پورا ایک سال گزرنے کے بعد سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے طور پر دی جائے گی۔

اگر کوئی شخص تجارتی غرض سے زمین خرید کر اس پر زراعت کر لیتا ہے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچ جاتی ہے یا تجارت



کے لیے خریدی ہوئی زمین پر تجارتی بیج بودیتا ہے تو ان سب کی قیمت کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ کو ادا کیا جائے گا اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیمت نصاب کے برابر ہوئی چاہیے۔

1995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ اتُّوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قِيلِي وَلَا أَفَعَلَهُ حَتَّى اسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا حَسَنٌ. وَسَكَتَ عَلَيَّ فَقَالَ أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا حَسَنِ فَقَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً رَابِعَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ. قَالَ فَآخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُمْ جَرِيئِينَ مِنْ بَرٍّ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُ عَشْرَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْبَرَادِيزِ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جَزِيَّةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَانَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا. قَالَ الشَّيْخُ الْمُقْرِفُ مِنَ الْخَيْلِ دُونَ الْجَوَادِ.

☆☆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ زمین اور کچھ غلام ملے ہیں، ہم چاہتے ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو عمل نہیں کیا میں بھی وہ اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اس بارے میں مشورہ نہ لوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا تو ان سب نے اسے ٹھیک قرار دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کیوں نہیں کر رہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: ان حضرات نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا ٹیکس نہ ہو جو آپ کے بعد بھی انہیں ادا کرنا پڑے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کی طرف سے 10 درہم وصول کیے اور انہیں گندم کے دو جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ گھوڑے کی طرف سے 10 درہم وصول کیے۔ اور اسے 8 جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ عام گھوڑے کی طرف سے 8 درہم وصول کیے اور اسے 8 جریب 8 جریب ماہانہ خوراک کی ادائیگی لازم قرار دی۔ خچر کی طرف سے 5 درہم وصول کیے اور اسے 5 جریب 8 جریب ماہانہ خوراک کے طور پر دینا لازم قرار دیا۔

ابو اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حجاج کے زمانے میں ہم سے یہ وصول کر لی جاتی تھی مگر ہمارے حصے کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ شیخ (امام دارقطنی) فرماتے ہیں: ”مقرف“ وہ گھوڑا ہوتا ہے جو تیز رفتار گھوڑے سے کم رفتار ہی چلتا ہے۔

۱- اللہ علیہ السلام ابی الاربعہ از شیخ عبد الرحمن الجزیری کتاب الزکوٰۃ باب زکاة عروض التجارة 975/1

۱۹۹۵- اخرجہ احمد (۱۶/۱) عن ابن مسعود عن سفیان عن ابی اسحاق بہ- و اخرجہ ابن خزيمة (۲۹۰) و الحاكم (۱/۱۰۰) و البیہقی (۱۸۸/۴) عن طریق محمد بن المنشی عن ابن مسعود حدیثا سفیان عن ابی اسحاق بہ- و اخرجہ زہیر عن ابی اسحاق بہ ايضا- اخرجہ

احمد (۲۱۸)- و اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۶۸۸۷) عن معمر عن ابی اسحق بہ دون ذکر حارثہ بن مضرب-

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معلى بن حسن بن طالب بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ شونیزی، سمع محمد بن عبد اللہ مخزومی، روى عنه ابو بقیص بن زیات۔ قال ابو قاسم ابلدونی: لا باس به۔ وقال احمد بن شاذان: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۱۰/۳)۔

○ حارث بن مضرب۔ بشد یدراء مکسورة قبلها معجمة۔ عبدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غلط من نقل عن ابن مدینی انه ترکہ۔ اخرجه له بخاری فی ادب مفرد واصحاب سنن۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۰۷۰)۔

**1996-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا خَيْرًا وَرَقِيقًا نَحِبُ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطَهُورٌ فَقَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً.

☆☆ حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال حاصل ہوئے ہیں جو گھوڑے ہیں اور غلام ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے بھی ہم سے زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو کام نہیں کیا میں وہ کروں گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے یہ مشورہ لیا ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جز یہ قرار نہ دیا جائے جو آپ کے بعد بھی ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

**1997-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَفْوُكُمْ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمَائَتَيْنِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے اور دوسو (درہم) سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

**1998-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۹۹۶- أخرجه أحمد (۱/۱۶) وابن خزيمة (۲۲۹۰) والماکم (۱/۶۰۰) والبیہقی (۱۱۸/۴) من حدیث ابن مسعود: به۔ وابو اسماعیل کان قد اختلط لكن مبیان سمع منه قبل اختلاطه۔ تنظر ترجمة أبي اسحاق من تهذيب الكمال (۲۴/۱۱۳-۱۱۴)۔  
۱۹۹۷- سبق تخریجه مع الکلام علی اسناده۔

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

1999- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِي أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غلام میں کوئی صدقہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عراق بن مالک غفاری، کنانی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہد خلافت میں ہوا۔ اخرج له جماعة ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۵۸۱)۔

2000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ لَا صَدَقَةٌ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا زَكَاةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کے گھوڑے اور اس کے غلام میں کسی قسم کے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بن سعد، ابو جعفر مصری، روى عن ابن ابی مریم۔ قال ابن ابی حاتم: سمعت منه بمصر، لم يحدث عنه لما تكلموا فيه۔ وقال ابن عدی: له مناكير ويكتب حديثه، وهو كثير حديث عن حفاظ بحديث مصر۔ جرح وتعدیل (۷۵/۲)، وكامل لابن عدی (۱۹۸/۱)۔

۱۹۹۸- اخرجہ البیہقی فی السنن (۱۱۷/۱) کتاب الزکاة من طریق المصنف به۔ و اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۶۶۶/۲) ط: الطحان (۱۹۹۸) حدیث یزید بن مویس الرملی۔ باسناده۔ وقال: (لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر الا ابن ابی زائدة) نفرد به یزید بن مویس من طریق عراق بن مالک فی الذي يليه۔

۱۹۹۹- اخرجہ مسلم فی الزکاة (۶۷۶/۲) باب: لا زکاة علی المسلم فی عبده و فرسه (۹۸۲) و احمد (۱۶۰/۲) و ابن خزيمة (۲۲۸۹) البیہقی (۱۶۰/۱) من طریق عبد الله بن وهب به۔ و انظر الحديث التالي۔

۲۰۰۰- اخرجہ البیہقی فی سننه (۱۶۰/۱) کتاب الزکاة: باب اخراج زکاة الفطر عن نفسه و غيره من طریق المصنف به۔ و اخرجہ خزيمة فی صحيحه (۲۲۸۸) عن معمر بن سويل بن عسکر: حدثنا ابن ابی مریم باسناده۔ و انظر التالي۔

2001- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى لَمَرٍ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي وَلَدَتِهِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص کے گھوڑے اور اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2002- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ دَاوُدَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَرَّوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سَعْدٍ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ إِلَى بَنِيهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُنَا بِرَفِيقِ الرَّجُلِ أَوْ الْمَرْأَةِ الَّذِينَ هُمْ تِلَادٌ لَهُ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيدُ بَيْعَهُمْ فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ مِنَ الرَّفِيقِ الَّذِي يُعَدُّ لِلْبَيْعِ.

☆ ☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ (تحریر کیا):

”اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے یہ سمرہ بن جندب کی جانب سے ان کے بیٹوں کے لیے ہے تم سب کو سلام ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے غلاموں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا وہ غلام جو آدمی کے کام کاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں آدمی نے انہیں فروخت نہیں کرنا ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا ہم ان میں سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ

۲۰۰۱- أخرجه احمد (۲۷۹/۲) و ابو داود في الزكاة (۲۵۱/۲) باب: صدقة الرقيق (۱۵۹۵) والنسائي في الزكاة (۳۵/۵) باب: زكاة الخيل من حديث مكحول - و أخرجه سليمان بن يسار عن عراك بن مالك - و أخرجه مالك في الموطأ (۲۷۷/۱) و عبد الرزاق (۶۸۷۸) و احمد (۲۴۲/۲) و ابن ابي شيبة في الزكاة (۱۵۱/۲) و البخاري في الزكاة (۱۲۶۴) باب: ليس على المسلم في فرسه صدقة و مسلم في الزكاة (۹۸۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه و ابو داود في الزكاة (۱۵۹۵) باب: صدقة الرقيق و الترمذي في الزكاة (۶۲۸) باب: ما جاء ليس في الخيل و الرقيق صدقة و النسائي في الزكاة (۳۵/۵) باب: زكاة الخيل و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۱۲) باب: صدقة الخيل و الرقيق - و أخرجه هينم بن عراك عن ابيه - و أخرجه البخاري في الزكاة (۱۲۶۳) و مسلم في الزكاة (۹۸۲) و الطحاوي في المعاني (۲۹/۲) و البيهقي في الزكاة (۱۱۷/۴) باب: لا صدقة في الخيل.

۲۰۰۲- أخرجه ابو داود في سننه (۹۵/۲) كتاب الزكاة باب المروضة اذا كانت للتجارة: قل فيها من زكاة الحديث (۱۵۶۲): حدثنا محمد بن داود بن سفيان قال: حدثنا يحيى بن هسان قال: حدثنا سليمان بن موسى ابو داود قال: حدثنا جعفر بن سعد - قل الذهبي في (الميزان) (۱۰۷/۱) (۱۵۰۴): (جعفر بن سعد بن سمره عن ابيه و عنه سليمان بن موسى وغيره - له حديث في الزكاة عن ابن عم له - ردد ابن هزم فقال: لها مجرولان - قلت: ابن عمه لهو خبيب بن سليمان بن سمره يعبر حاله عن ابيه - قال ابن القطان: ما من لولد من يعرف حاله و قد جرد المحدثون فيهم جرد لهم - و هو اسناد بروي به جملة احاديث قد ذكر البزار منها نحو المائة - و قال عبد الصم الذري: خبيب ضعيف و ليس جعفر من يعتمد عليه - قال الذهبي: (و بكل حال لها اسناد مظلم لا ينرضى بحكمه) - (۱) -



جس غلام کو فروخت کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ ہم ادا کریں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن حسن بن داود بن محمد بن عبید اللہ، ابوقاسم قزاز، سمع ابا مسلم کجی، روى عنه دارقطنی و ابو حفص بن شاذان قال خطیب: سالت برقانی عن حبیب قزاز؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ مستوراً۔ بغداد (۲۵۳/۸)۔

○ مروان بن جعفر بن سعد بن سمرۃ، روى صحیفۃ سمرۃ و روى عن ابی بکر بن عیاش، روى عنه ابو حاتم و ابو زرعة، امام ابو فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ صالح حدیث۔ جرح و تعدیل (۲۷۶/۸) و ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۹۶/۶)۔

○ محمد بن ابراہیم بن خبیب، قال ابن ابی حاتم: روى عن جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جندب، روى عنه مروان بن جعفر سعد بن سمرۃ رسالۃ سمرۃ، سمعت ابی یقول ذلک۔ جرح و تعدیل (۱۸۶/۷) و انظر تاریخ کبیر للبخاری (۲۶/۱)۔

○ جعفر بن سعد بن سمرۃ، عن ابیہ، و عنہ سلیمان بن موسیٰ وغیرہ، قال حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی: یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۹۳۹)۔

○ خبیب - ابن سلیمان بن سمرۃ بن جندب ابوسلیمان کوفی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذہبی: ”تجھل حالہ عن ابیہ۔“ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۱۰) ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۵/۲)۔

○ سلیمان بن سمرۃ بن جندب فزاری، قال فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ابو داود۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۵۸۳)۔

## 19- باب فی قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ وَخَرُصِ الثَّمَارِ

باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا

2003- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ النَّقَّاشِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْحَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ الْمُفْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۰۰۳- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۲۶۱) عن أحمد بن محمد بن الحسين بن سليمان الجعفي باسناد - وقال: (لم يرو هذا الحديث منصور بن المفضل إلا صالح بن موسى) - وقال السجستاني في (مجمع الزوائد) (۷۰/۲): (أخرجه الطبرانی في الأوسط وفيه صالح بن موسى الطلمی و هو ضعيف) - كذا في المجمع و الصواب (صالح بن موسى) - قلت: وقد اعاد الطبرانی في الأوسط (۵۱۹) محمد بن قيس المصنف عن عبد الله بن عمر بن ابيان عن صالح بن موسى الطلمی به - و اعاد قوله السابق هنا أيضا -

صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا. فَذَلِكَ ثَمَانُونَ وَارْبَعُمِائَةً وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالزَّيْبُ وَالْتَّمْرُ إِذَا بَلَغَ خُمْسَةَ أَوْسُقٍ الْوُسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ صَاعٍ بِهَذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوسَى الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے مہر کے بارے میں یہ سنت مقرر کی تھی کہ وہ بارہ اوقیہ ہونا چاہیے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو یہ کل چار سو اسی درہم ہو جائیں گے اور اللہ کے نبی نے یہ حد بھی مقرر کی ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا اور وضو دو رطل پانی کے ذریعہ ہوگا ایک صاع میں آٹھ رطل آتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت بھی قائم کی ہے زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے یعنی گندم جو، کشمش، کھجور جب یہ پانچ وسق ہو جائیں ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہوں گے جو اس صاع کے حساب سے ہوں گے جو سنت سے متعلق ہیں۔

اس روایت کو منصور کے حوالے سے صرف صالح بن موسیٰ نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے۔

2004- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُندَارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوُسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَيْسَ فِيمَا أَنْبَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت مقرر کی ہے پانچ وسق سے کم اناج پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہو جائیں گے جو گندم جو، کھجور انگور کے ہوں گے زمین سے جو سبزیاں پیدا ہوتی ہیں ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خداش ابوبکر بندار، سمع احمد بن علی بر بھاری، محمد بن اسحاق انصاری، علی بن احمد بن نصر، وغیرہم۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے

۲۰۰۵- وقد تفرّد به صالح. كما ذكر الطبراني في الأوسط. وسبق ذكر كلامه في الرواية السابقة. وصالح: (هو ابن موسى بن اسماعيل بن طلحة بن عبيد الله الطلحي الكوفي). قال ابن معين: (ليس بثقة) وقال في موضع آخر: (لا يكتب حديثه) وفي ثالث: (ليس بشيء). وقال ابن أبي حاتم: (منكر الحديث جدا). كثير المناكير عن الثقات (وقال: (ليس بعجني حديثه). - (الله - ينظر: تاريخ الدوري (٢/٢٦٦) - وقال البغاري: (منكر الحديث عن سريال بن ابني صالح). - (الله - وتركه النسائي وغيره. ولم يرعه احمد. وضعفه غير واحد. وقال ابن هبان: (بروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الثقات حتى يشهد المستمع لها انها مموّلة او مفلوّية - لا يجوز الاحتجاج به). - (الله - ينظر في ترجمته: السجروحين لـ ابن هبان (١/٣٦٩) و تهذيب الكمال (٩٥/٩٨) و تهذيب الترمذي (٤٠٤/٤) و ديوان الضعفاء (١٩٢٥) و تهذيب الترمذي (٣٦٢/١) -

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

2005- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الشَّيرَازِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ دَوْدٌ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْسَاقٌ صَدَقَةٌ. وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ اوقیہ سے (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک وق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید، ابواسود انصاری خطمی، حدث عن بشر بن قاف، ومحمد بن سعد عوفی، وجعفر بن محمد بن ابی عبد اللہ شیرازی، وغیرہم۔ روی عنہ ابو حسن جراحی، وابو حسن دارقطنی وغیرہما۔ ق

2006- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَافِعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا كَانَ بَدَأُ أَوْ سَيَّلَا أَوْ عَثَرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشْرَةٍ وَاحِدٌ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو (زمین) بعل، عسری ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ (ترجمہ کرنا ہے)

عمری ہو اس میں دسویں سے سی ادائیگی لازم ہے۔ (ترمذی رحمہ اللہ)

۲۰۰۵- اخرجه مالك في الموطأ في الزكاة (۱/ ۲۴۱-۲۴۵) باب: ما تجب فيه الزكاة عن عمرو بن يحيى بن عمارة المازني عن ابيه به-  
 طريق مالك اخرجه الشافعي في الزكاة كما في ترتيب المسند (۱/ ۲۳۱-۲۳۲) باب: فيما يجب اخذه من رب المال من الزكاة وما لا ي  
 ان يوهن البخاري في الزكاة (۳/ ۳۱۰) باب: زكاة الوري (۱۱۶۷) و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۰۸) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸) و  
 خزيمية (۲۲۶۳) (۲۲۹۸) و الطحاوي في المعاني (۲/ ۲۵) و اخرجه شعبه عن عمرو بن يحيى به- اخرجه احمد (۳/ ۱۱۲-۱۵-۷۹) و  
 مسيبان عن عمرو بن يحيى به- اخرجه الشافعي في الزكاة (۱/ ۲۳۱-۲۳۲) و عبد الرزاق (۲/ ۷۲۵۲) و احمد (۳/ ۶) و مسلم في  
 (۲/ ۶۷۶) حديث: (۹۷۹) و الترمذي في الزكاة (۵/ ۱۷) باب: زكاة الابل و البقر في الزكاة (۱/ ۱۲۱) باب: النصاب في زكاة التمل  
 اخرجه محمد بن يحيى بن حبان عن يحيى بن عمارة به- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۲/ ۷۲۵۲) و مسلم في اول الزكاة (۱/ ۹۷۹) و  
 في الزكاة (۵/ ۲۷) باب: زكاة الابل و احمد في مسنده (۹۷۹)-

٢٠٠٦- أخرجه ابن حبان في الزكاة (٨١/٨) باب: ذكر الخبر المدهض قول من زعم أن لهذا الخبر نفعاً به يونس عن الزهري (٢٢٨٦) في الزكاة (٢٧/٥) باب: زكاة الربل و أحمد في مسنده (٩٧٩)-  
 حديث إبراهيم بن المنذر الحزامي: حدثنا عبد الله بن نافع به- وفي إسناده: عاصم بن عمر و أبو عاصم بن عمر بن حفص بن عمر بن الخطاب العمري البصري ضعفه أحمد و ابن معين- في رواية أبو حاتم و غيرهم- و قال ابن معين في رواية: ليس بثقة و تركه النسائي في رواية و قال في أخرى: ليس بثقة- و قال البخاري وغيره: منكر الحديث- ينظر في ترجمته: الجرحون و ابن الجوزي (١٢٧/٢) و تهذيب الكمال للزمري (٥١٧/١٢ ٥١٩)-

**2007-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ وَمَا كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆ ☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آسمان (یعنی بارش) نہر اور چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں اور جو زمین عثری (یعنی قدرتی طریقے سے سیراب ہوتی ہو) اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے عشر (یعنی پیداوار کے دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے اور جسے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر (یعنی بیسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے۔

**2008-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ وَفِي مَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆ ☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بعل (پانی کے قریب موجود درخت کے ذریعے سیراب ہونے) آسمان نہر چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی (زمین کی پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے اور جسے مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

**2009-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ الْبَعْلُ الَّذِي بَلَغَتْ أُصُولُهُ لَمَاءً .

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ربیع یہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے روایت میں استعمال ہونے والا لفظ ”البعل“ سے مراد یہ ہے: جس کی جڑیں پانی تک پہنچتی ہوں۔

**2010-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

۲۰۰۷- أخرجه البخاري في الزكاة (۲/۲۶۷) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء وبالماء (۱۶۸۴) وأبو داود في الزكاة (۲/۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶) والترمذي في الزكاة (۲/۷۵) باب: ما جاء في في الصدقة فيما يسقى بالانسيار وغيرهما (۱۶۳۵) والنسائي في الزكاة (۵/۱۱) باب: ما يوجب العشر وما يوجب نصف العشر وابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۱) باب: صدقة الزرع والسماء (۱۸۱۷) والطحاوي في الزكاة (۲/۲۶) باب: زكاة ما يخرج من الارض والبسقي في الزكاة (۱۳۰/۴) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض كل رسم من طريق ابن وهب به۔

۲۰۰۸- أخرجه الطحاوي في الزكاة (۲/۲۶) باب: زكاة ما يخرج من الارض من طريق ابن لربيعة عن يزيد بن ابي حبيب به۔ وابن لربيعة تقدم بيان ضعفه لكن سبق في الرواية السابقة من وجه آخر في الصحيح۔

۲۰۰۹- أخرجه البيهقي في (المعرفة) في الزكاة (۲/۲۸۶) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض (۲۲۲۸/ط: الكتب المملية) من طريق الملقطسي به وقال البيهقي لضعف: (وفيما بلغني عن الزعفراني عن الشافعي انه قال: البعل: العثري۔ والنضح: الدلو تسقى به اللبل والمحال۔ وقال غير الشافعي في العثري: انه الذي يسقى بماء السماء۔ وقال بعضهم في البعل مثله۔ وقال آخرون مثل ما أخرجه الربيع في رواية الربيع انه بما روي في حديث ابن عمر: فانه فصل بينهما)۔ الـ۔ ولما في الامم (۱۴۷/۲)۔

۲۰۱۰- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۳۵-۱۳۶/۴) باب: ما تسقى السماء (۷۲۳۵) ومن طريقه أخرجه الدارقطني (لما۔ و الرشاء: الحبل وهو الدلو ونحوها: فكنا في (الوسط) (رشاء)۔



☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس زمین کو بارش نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں عشر کی ادائیگی لازمی ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سے (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2011- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَعَاوِرَ وَهَمْدَانَ إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الْعَقَارِ عَشْرُ مَائَةِ الْعَيْنِ وَسَقَتِ السَّمَاءُ وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعَشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا آپ ﷺ نے حارث عبد کلال اور یمن میں رہنے والے ان کے دیگر ساتھیوں کو یہ خط میں لکھا تھا جن کا تعلق معافر اور ہمدان سے تھا: اہل زمین (پیداوار) کی زکوٰۃ لازم ہوگی جو چشمے کے ذریعے اور آسمانی پانی کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں سے دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور ڈول (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب ہونے والی زمین (کی پیداوار میں سے) بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2012- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعَشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعَشْرِ.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور زمین کو سانیہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2013- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

۲۰۱۱- أخرجه ابن أبي نبيبة في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: ما قالوا فيم يسقى بها وبالروالي عن محمد بن بكر به- وأخرجه البيهقي في الزكاة (۱۳۰/۴) من وجه آخر عن محمد بن بكر به- وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۳۵/۴-۱۳۶) باب: ما نسقى السماء (۷۲۹) جرج به-

۲۰۱۲- أخرجه مسلم في الزكاة (۶۷۵/۲) باب: ما فيه العشر أو نصف العشر (۹۸۱) والنسائي في الزكاة (۵/۱۱۴) باب: ما فيه العشر أو ما يوجب نصف العشر أو البيهقي في الزكاة (۱۳۰/۴) باب: قد صدقة فيها أخرجت الأرض من طريق ابن وهب به-

۲۰۱۳- أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۳۶/۴) باب: ما يحرم على صاحب المال من أن يمطي الصدقة من ثمر ماله من حديث علي بن العزيز ثنا محمد بن سليمان به- وقال: (وكذلك أخرجه محمد بن أبي حفصة عن الزهري)- قلت: رواية محمد بن أبي حفصة عن الزهري

به- أخرجه ابن أبي نبيبة في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: من كره أن ينهدم الرجل بشر ماله عن أبي أمامة عن محمد بن أبي حفصة به- وأخرجه ابن أبي نبيبة في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: من كره أن ينهدم الرجل بشر ماله عن أبي أمامة عن محمد بن أبي حفصة به-

أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۶۰۷) وابن خزيمة في صحيحه (۲۲۱۲) كذا نصا عن محمد بن يحيى عن محمد بن سليمان به- وأخرجه الطبراني في الكبير (۵۵۶۷) (۹۲/۶) من حديث سعيد بن سليمان و جعفر بن محمد بن جعفر المدائني كذا نصا عن عباد بن العوام

أَعْوَامَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هَذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشَّيْصَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ جَاءَ بِهِذَا - وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ فَتَزَلَّتْ تَكْمُمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْ أَنَّ الْحَبِيقَ تَوَخَّذَ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ - وَقَالَ يُوسُفُ إِلَّا نَسْبُوهُ .

★★ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں حکم دیا تو ایک مکی کھجوریں لے آیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جو شخص جو بھی چیز لے کر آتا تھا وہ چیز اسی شخص کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے زکوٰۃ میں جعروں اور لون الحسب کو وصول کیا جائے۔ امام زہری بیان کرتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی دو مخصوص قسم کی کھجوریں ہیں۔ روایت میں یوسف نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2014 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ نَادَهُ مِثْلَهُ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ حَنِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُورِ وَالْحَبِيقِ . قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَكَمَّمُونَ شَرَّ ثَمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَتُحْمَلُ عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ (وَلَا يَتَكَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ) . وَقَالَ يُوسُفُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ مَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ . وَصَلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ .

★★ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں (زکوٰۃ کے طور پر لے کرنے) سے منع کیا ہے: جعروں اور لون الحسب۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض لوگ جان بوجھ کر اپنے خراب پھل لے کر زکوٰۃ میں ادا کرتے تھے تو انہیں اس دو طرح کی

المخرج البیهقی فی الزکوٰۃ (۱/۱۳۶): باب ما یحرّم علی صاحب المال من ان یعطی الصدقة من شر ماله والطبرانی فی الکبیر ۱۵۵ من حدیث ابی الولید الطیالسی بہ - وقال البیهقی: (اسندہ ابو الولید و ارسلہ مسلم بن ابراہیم و محمد بن کثیر عن سلیمان کثیر) - ۱۵۵ -

کھجوروں کی ادائیگی سے منع کیا گیا، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:  
”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو“۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، بعض نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2016- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتِمُّونَ شَرَّ ثَمَارِهِمْ فَيَخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُولَا عَنْ أَبِيهِ. أَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض لوگ اپنے پھلوں میں سے خراب پھل زکوٰۃ میں ادا کر دیتے تھے تو اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں زکوٰۃ کے طور پر لینے یا ادا کرنے سے منع کر دیا، پھر اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر برقی بغدادی حنفی عابد، سمع ابا نعیم، وقعنبنی، ومحمد بن کثیر، وعدة۔ وحدث عنه ابو محمد بن صالح ابن مخلد، واسماعيل صفار وجماعة غیرہم۔ قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مثلاً حجة، یذکر بالصحة وعبادة۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ تاریخ بغداد (۶۱/۵) وسیر اعلام النبلاء (۳۰۷/۱۳)۔

○ عبد جلیل بن حمید کھسی، ابومالک مصری، لا باس بہ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۷۰ھ)۔

2017- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْخَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ حَنِيفٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) قَالَ هُوَ الْجَعْرُورُ وَلَوْ أَنَّ ابْنَ حَنَفِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَهُمَا فِي الصَّدَقَةِ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۲۰۱۶- هكذا قال مسلم و ابن کثیر عن سليمان و سبق مسنداً من رواية ابو الوليد الطيالسي عن سليمان به۔

۲۰۱۷- أخرجه النسائي في الزكاة (۵/۱۲) باب قوله عز وجل: (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) والطبراني في المعجم (۸) ابن جرير الطبري في تفسيره (۵/۵۶۱) رقم (۶۱۲۲) من حديث ابن وهب به۔

”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد جہر و راولون بن حبیب ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ میں انہیں وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

**2018-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرُصَ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ زَبِيَّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

خَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَادَ فِي الْإِسْنَادِ الْمُسَوَّرَ بْنِ مَخْرَمَةَ .  
☆☆ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا میں ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اندازہ لگاؤں کہ ان کے درختوں پر کتنا پھل لگا ہوا ہے پھر ان کی زکوٰۃ انگوروں کی شکل میں ادا کر دی جائے گی بس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2019-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ .  
قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرُصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيَّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا

۲۰۱۸- لَمْ يَكُنْ أَهْرَجَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَتَفَهُ بِمَقُوبِ بْنِ نَبِيَّةٍ وَابْنِ سَعْدٍ - وَذَكَرَهُ ابْنُ هِبَانَ فِي النَّفَاتِ لَكِنْ جَرَّطَهُ ابْنُ مَعِينٍ - وَقَالَ أَبُو هَانِمٍ: نَبِيحٌ مُضْطَرِبٌ الْحَدِيثِ - وَقَالَ الْإِسْنَادِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِي عَشْرَةً - يَنْظُرُ: تَرْجِيْبُ التَّوَضُّعِ (۲۴۰/۶) - قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي (التَّلْخِصِ) (۱۸۷/۲): (وَمَدَّاهُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ) - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - وَقَالَ ابْنُ الْمُنْذَرِ: انْفِطَاعُهُ ظَاهِرٌ: لِأَنَّهُ مَوْلِدُ سَعِيدٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ - وَمَاتَ عَتَابُ يَوْمَ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ سَبْعَةَ أَلْفٍ ذَلِكَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ - وَقَالَ ابْنُ السَّكَنِ: لَمْ يَرَوْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِ غَيْرِ هَذَا - (۱) - وَثَنَانِي بِقِيَّةِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْحَدِيثِ فِي الرِّوَايَاتِ اللَّاتِيَةِ عَقِبَ هَذِهِ الرِّوَايَةِ -

۲۰۱۹- لَمْ يَكُنْ أَهْرَجَهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ: كَذَا قَالَ الْوَاقِدِيُّ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَبِيبِ عَنْهُ وَوَرَفَهُ عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ جَمَاعَةٌ مَسْرُومٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ وَهِيَ الرِّوَايَةُ السَّابِقَةُ وَمُسْرُومٌ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَهِيَ الرِّوَايَةُ اللَّاتِيَةُ عَقِبَ هَذِهِ - وَتَابِعَ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَامِيُّ وَثَنَانِي رِوَايَتَهُ لَهْذِهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ - لَكِنْ أَهْرَجَهُ سِوَاؤُهُ - وَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ: (الْمُسَوَّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ) وَتَفَرَّدَ بِهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَالْوَاقِدِيُّ مَشْرُوكٌ عَلَى كُلِّ هَالٍ كَمَا سَبَقَ - وَلَا تَصِحُّ لَهْذِهِ الزِّيَادَةُ: لِأَنَّ مَوْجِدَ مُسْرَمًا: ضَعْفُهُ الْوَاقِدِيُّ وَتَفَرَّدَ بِهَا لَعَنَ سَائِرَ رِوَايَةِ الْحَدِيثِ وَتَفَرَّدَ بِهَا لَعَنَ لَهْذِهِ الرِّوَايَةَ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِإِسْنَادِهِ دُونَ ذِكْرِ الْمُسَوَّرِ أَفِي إِسْنَادِهِ وَقَدْ صَوَّبَ أَبُو هَانِمٍ وَأَبُو زُرْعَةَ الْأَسْمَالِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا بَيَّانِي -



تھا، ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے جس طرح کھجور کے درختوں (پر لگے ہوئے پھل) کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر ان سے انگور کی زکوٰۃ لی جائے جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

2020

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ وَأَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ ح.

وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ فَنُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيًّا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَارِ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عتاب بن اُسید سے منقول ہے۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور ان کی زکوٰۃ کومٹھی کی شکل میں وصول کر لیا گیا جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2021

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيًّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ

۲۰۲۰۔ اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۲) والنسائي في الزكاة (۱۱۰/۵) باب: شراء الصدقة و ابن خزيمة في الزكاة (۱۱۱/۶) باب: السنة في خرص العنب: لتؤخذ زكاته زبيبا: كما تؤخذ زكاة النخل تمرا: و البيهقي في الزكاة (۱۲۲/۶) كالمسوم و رواية عبد الرحمن بن اسحاق به - قال ابو زرعة: (ولله اعلم اصحاب تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية) - ۱۱ - و بياني نهى كلامه

۲۰۲۱۔ اخرجه الطبراني في (الموسم) (۹۰۸۲۷/۹۰۸۲۷) ط: الحرمين) عن ثبته مقدم: باسناده - و قال: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا محمد بن صالح التمار) - ۱۱ - و اخرجه الحاكم في المستدرک (۵۹۵/۲) في معرفة الصحابة: في ذكر عتاب بن اسيد الدمشقي من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم ثنا خالد بن نزار الدبلي: به - و لم يتكلم عليه الحاكم و لم يرد في (تلميح) (الذهبي للمستدرک) و اخرجه السافعي في الامم (۳۱/۲) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب: عن عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار به - و طريق السافعي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۱۱۱/۶) باب: السنة في خرص العنب: لتؤخذ زكاته ..... (۲۳۶۶) و البيهقي في الكرم (۱۲۲/۶) و في السمرقة (۱۰۸/۶ - ۱۰۹) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب - و اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۱) و الترمذي في الزكاة (۲۷/۲) باب ما جاء في الخرص (۶۶۱) و ابن عاصم في الزكاة (۱۸۱۹) باب: في خرص النخل و العنب: طريق عبد الله بن نافع به - و قال الترمذي: (حديث حسن غريب - و قد روى ابن رجب هذا الحديث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة و قالت محمدا عن هذا الحديث) فقال: حديث ابن جريج غير محفوظ - و حديث ابن المسيب عن عتاب بن اسيد ثبت و اصل - ۱۱ -

مَرًّا تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ حضرت عتاب بن أسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کھجور کے درخت (پر لگی ہوئی کھجوروں) کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر اس کی زکوٰۃ کشمش (یا مٹھی) کی شکل میں ادا کر دی جائے گی جس طرح کھجور کے درخت کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔ ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن نزار غسانی، اہلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہلہ ابوداؤد و نسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۹۲)۔

**2022-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ حضرت عتاب بن أسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

**2023-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ قَالَا

۴۱۲- أخرجه الشافعي في الام (۲/۳۱) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل والعنب: به- ومن طريق الشافعي أخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۱/۱۸) باب: السنة في خرص العنب: لتؤخذ زكاته ..... (۲۳۱۶) والبیهقي في الكبرى (۴/۱۲۲) وفي (المعرفة) (۶/۱۰۸-۱۰۹) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل والعنب: قال الشافعي: (واحد) امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بخرص النخل والعنب: لشينين: احداهما: ان ليس له فله منع الصدقة منه: والخرص ما يكون لتسعة اعشاره: وعشره لا لفل السرحان- وكثير من منفعة الفله به انما تكون اذا كان رطباً وحباً: لانه اغلى ثمناً منه: ثمراً او زبيباً: فلو منعوه ثمراً او زبيباً: ليؤخذ عشره: اخر بهرم: ولو ترك خرصه ضيع حق الفل السرحان فيه: فله يؤخذ ولا يحصى: فخرص- والله اعلم- وخلي بينهم وبينه: للمرفق بهرم: والاحنياط لا لفل السرحان)- ال-

۴۱۳- هكذا أخرجه الدارقطني هنا من رواية الزبير بن بكار عن عبد الله بن نافع: وسبق من غير وجه عن عبد الله: كما سبق ذكر رواياته عن الزهري ايضاً- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۲۱۳) (۶۱۷): (سالت ابي و ابا زرعة عن حديث أخرجه عبد الله بن نافع الصائغ عن محمد بن صالح التمار عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يخرص العنب كما يخرص التمر! فقال: لهذا خطأ أخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن سعيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد- والخرصه يونس بن يزيد فقال: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد: ولم يذكر سعيد بن المسيب- قال ابو نعيم: الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم: ..... ولا اعلم احداً تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية- قال ابي: الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم: عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: كان يخرص العنب كما يخرص التمر: كذا أخرجه بعض اصحاب الزهري)- ال- قلت: أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/۱۲۲) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب مرسل في قصة الخرص لفل خبير: لكن أخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۱۲۲) من طريق حجاج عن ابن جريج قال: اخبرني عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة: به- و الظاهر ان المال عن سعيد هو الصحيح- كما قال ابو حاتم- فقد أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/۱۲۵) باب: الخرص (۷۲۰۸)

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يُخْرِصُ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ. ☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو ان لوگوں کے پاس بھیجتے تھے جو ان کی انگوروں اور پھلوں کی پیداوار کا اندازہ لگاتا تھا (اور اسی حساب سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی)۔

2024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّفْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرِصَ الْعَنْبُ زَبِيًّا كَمَا يُخْرِصُ التَّمْرُ.

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبدالرحمن مسیبی، من ولد مسیب بن عابد مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۶۰)۔

2025- قُرِءَ عَلَى ابْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ آفَاءَ اللَّهِ خَيْرٌ عَلَى رَسُولِهِ فَأَقْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيََاءَ اللَّهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عَشْرِينَ أَلْفًا وَسَقِي مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلِي. قَالُوا بِهِذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَدْ أَخَذْنَاهَا. قَالُوا فَاخْرُجُوا عَنَّا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو مالِ فئی کے طور پر عطاء کیا تو ان کے رسول نے ان (یہودیوں) کو وہیں رہنے دیا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہاں کی پیداوار ان یہودیوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان (برابر کی بنیاد پر تقسیم ہوگی) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے وہاں کی پیداوار کا اعلان کیا۔

۲۰۲۴- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۲/۲-۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱۶۰۴) عن محمد بن اسحاق السبيعي به-

۲۰۲۵- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۲/۴) كتاب الزكاة: باب خرص التمر ..... أخبرنا أبو بكر بن الصلت: أنا أبو محمد بن عبد

الله صبري: أنا أبو يعلى: أنا أبو خيثمة ..... فذكر الحديث موخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۲۱۷/۱) في الزكاة من حديث

إبراهيم بن طهمان به- وأخرجه ابن أبي شيبة (۱۹/۶) في الزكاة عن محمد بن بكر: وعبد الرزاق في الزكاة (۱۲۶/۴) باب: العنب

(۷۲۰۵) كلاًهما - محمد بن بكر وعبد الرزاق - عن ابن جريج: أخبرني أبو الزهر ..... بشعوره مضمناً-

ایا اور پھر فرمایا: اے یہودیو! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو، تم نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو قتل کیا، تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی، لیکن تمہارے بارے میں میری ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرے گی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں، میں نے یہ اندازہ لگایا ہے، یہ کھجور کی پیداوار بیس ہزار وسق ہے، اگر تم چاہو تو اس سب سے تمہیں مل جائے گا اور اگر تم نہیں مانتے تو میں اتنا وصول کروں گا، تو انہوں نے کہا: اسی (انصاف اور عدل پروری) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں، ہم اس حساب سے وصولی کر لیتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اتنی پیداوار مجھے نکال کر دو (یعنی ادائیگی کر دو)۔

**2026-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيئًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ .

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا سب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

### اوایان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صقر بن نصر بن موسیٰ ابو عباس سکری، سمع ابراہیم بن منذر حزامی، روى عنه جعفر خلدى و ابو حفص زیات۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ و امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۹/۲۸۲)۔

**2027-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْرٍ - قَالَتْ - وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَهُودِ فَيَخْرُصُ لِنُخْلٍ حِينَ تَطْيَبُ أَوَّلُ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهَا بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهَا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ وَأَنَّمَا كَانَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْخَرْصِ لِكُنْ تَحْصِي الزَّكَاةَ قَبْلَ أَنْ

۲۰۲۶- أخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرم العنب (۱۶۰۶) عن محمد بن اسحاق المسيبي به۔  
۲۰۲۷- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۹/۴) باب: متى يخرص ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: متى يخرص التمر (۱۶۰۶) عن يحيى بن معين ثنا هجاج عن ابن جريج قال: اخبرني عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة به- قال ابن جريج في (التلخيص) (۱۸۲/۲): (ولنا به جملة الوسطة) وقد أخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهري ولم يذكر واسطة ولم يدر من قال: وذكر الدارقطني الاختلاف فيه قال فلأخرجه صالح بن أبي الزاهر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة و أرسله معمر و مالك و عقيل لم يذكر و ابا هريرة- و أخرجه ابو داود في طريقه ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرًا يقول: خرصها ابن رواحة اربعين الف و سق- (۱)- قلت: و أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۳/۴) باب: الخرم (۱۶۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب ..... فذكره مطولاً من مراسيل ابن شهاب الزهري-





لازم کر دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تمہارے چچا زاد کا یہ کہنا ہے تم نے اندازہ لگانے میں اس پر زیادہ ادائیگی لازم کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے اتنی کھجوریں زیادہ چھوڑی ہیں یہ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکے اور مسکینوں کو بھی کھلا سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے چچا زاد نے تمہیں زیادہ چھوٹ دی ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شہیب، ابوسعید ربیع، قال ذہبی: اخباری علامۃ، لکنہ واہ۔ قال ابواحمد حاکم: ذاہب حدیث یروی عن اصحاب مالک۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یقلب اخبار و یسرقہا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۱۸/۴) و مغنی (۳۴۲/۱)۔

## 20- باب الْحَتِّ عَلَىٰ اخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا.

باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ

2030- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَيْسَ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتُ الْمَسْأَلَةَ أَعْتَقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرِّقْبَةُ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْسَ وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُفَرِّدَ بِعِتْقِهَا وَفُكَّ الرِّقْبَةُ أَنْ تُعَيِّنَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی کریں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کلام مختصر کرو تو مانگنے سے گریز کرو غلام کو آزاد کرو گردن کو چھڑا دو (غلام یا کنیز کو آزاد کر دو) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اسے آزاد کر دو اور گردن کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے: تم اس کی قیمت کی ادائیگی میں اس کی مدد کرو زیادہ دودھ دینے والی (اونٹنی یا بکری کو) کسی معاوضے کے بغیر دے دو اور زیادتی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ تعلق برقرار رکھو اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کہو۔

۲۰۳۰- أخرجه أحمد في مسنده (۲۹۹/۴) والطحاوي في (المسند) (۷۲۹) والحاكم في المستدرک (۲۱۷/۲) والبيهقي في الكبرى (۲۷۲/۱۰) من حديث عيسى بن عبد الرحمن به- وقال البيهقي في (مجمع الروايات) (۲۴۰/۴) بعد عزود لأحمد: (ورجاله ثقات)۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عوہجہ ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قتل بالزاویۃ مع ابن اشعث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۹۹۷)۔

2031- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَهُ عَنْ

هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَوْ قَالَ جَاءَ نَبِيُّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

☆☆ ابوالاحمد زبیری کہتے ہیں: سفیان ثوری تشریف لائے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔ سفیان ثوری میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

2032- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ

عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِذَا وَزَادَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بھوکے کو کھانا کھلاؤ پیاسے کو پانی نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو۔

2033- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا

الْقَاضِي أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغَوِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُحْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيٍّ عَنْ

أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ

اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَأَيَّ

دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ . وَقَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: کہ

۲۰۳۲- ولقد زيارتكم المذكورة وردت - ايضاً في رواية ابي احمد الزبيري و يحيى بن آدم كذا نصها عن عيسى بن عبد الرحمن بهاء الله عند احمد في (المسند) (۲۹۹/۴) -

۲۰۳۳- اخرج البخاري في الزكاة (۲۶۱/۲) باب: وجوب الزكاة (۱۳۹۵) و مسلم في الايمان (۵۰/۱) باب: الدعاء الى الشهادة و اخرج في شرائع الاسلام (۱۹) و ابو داود في الزكاة (۱۰۷/۲) باب في زكاة السائمة (۱۵۸۶) و الترمذي في الزكاة (۶۹/۲) باب: ما جاء في كراهية اخذ خيل المال في الصدقة (۶۲۱) و النسائي في الزكاة (۵/۲) باب: وجوب الزكاة و ابن ماجه في الزكاة (۵۶۸/۱) باب فرض الزكاة (۱۷۸۲) كسوم من هديت زكريا بن اسحاق به -

ان لوگوں کے پاس جا رہے جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو لوگوں کے اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے (اور اللہ تعالیٰ کے درمیان) کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن صفی، (اور ایک قول کے مطابق) یحییٰ بن محمد، (اور ایک قول کے مطابق): یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۳۹)۔

**2034-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَيْفِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تَوْخِذٌ مِنْ غَنِيَّتِهِمْ فَتَرُدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِذَلِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں جب وہ اس بات کو جان لیں گے تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں اور تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کی زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو تم ان سے وصول کر لینا اور لوگوں کے (خاص طور پر) اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا۔

**2035-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ بُشَيْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ

۲۰۳۴- أخرجه البخاري في الزكاة (١٤٥٨) باب: لا تخذ كرائم أموال الناس في الصدقة و مسلم في الزكاة (١٩) باب: الدعاء إلى التوحيد و تراجم الإسلام و الطبراني في الكبير (١٢٢٠٧) من طريق إسماعيل بن أمية ..... به -

۲۰۳۵- أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٣٧٩) قال: حدثنا محمد بن بشر قال: حدثنا عمر بن علي بن عطاء بن مضمرة المصمري: به -

أخرجه الترمذي في سننه (٤٠/٢) كتاب الزكاة باب ما جاء أن الصدقة تؤخذ من الأغنياء فتد في الفقراء (٦٤٩) وابن خزيمة في صحيحه رقم (٢٣٦٢) من طريق حفص بن غياث عن أنث عن عون بن أبي جهمفة ..... به - وقال الترمذي: (حديث حسن) - (١) - ومدر

هذا الحديث على أنث بن سوار قال العافظ في التفسير (٥٢٨): (ضعيف) - والحديث أورده الفسافي في تخرجه الأحاديث الضعيف

من من دارقطنی رقم (٤٨٣) وقال: (أنث لهذا ليس بالقوي) - (١) -



سَوَّارٌ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاعِيًا فَآخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَقَسَمَهَا فِي فَقْرَانَا وَأَمَرَ لِي بِقُلُوصٍ.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص بھیجا اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور پھر ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کی اس نے مجھے ایک قلووس دیے کی ہدایت کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدوس بن بشر بن شعیب، ابو محمد۔ رازی اصل، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ من اهل ری، حدث ببغداد قبل ستین، یعتبر بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۱۶)۔

2036- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِينَا سَاعِيًا فَآخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَرَدَّهَا فِي فَقْرَانَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا لَا مَالَ لِي فَأَعْطَانِي قُلُوصًا.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا اہل کار ہماری طرف بھیجا اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے غریب لوگوں کو دے دی میں اس وقت یتیم (یا نابالغ) لڑکا تھا میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک قلووس دی۔

2037- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ إِلَّا لِدَى قَرَابَةٍ مَوْقُوفَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل نہیں کیا جائے گا البتہ قرابہ رشتہ داروں کو دینے کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2038- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِنِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمِي جَيْشًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَإِنَّا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ.

۲۰۳۶- فی اسنادہ ابو خالد الاسمر: قال العاصم: قال التفریب (۲۵۶۲): (صمدی بظنی) لکن تاجہ عمر بن علی بن عطاء و حفص بن غوث لکن فی الاسناد انعت بن سوار و هو ضعیف۔  
۲۰۳۷- المرحه البیهقی فی السنن الکبری (۱۰/۷) کتاب الصدقات: باب من قال: لا یخرج صدقة قوم منسجم ..... من طریقہ الدارقطنی قال البیهقی: (موقوف و فی اسنادہ ضعیف) - ۱۵- و الاثر امده الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعاف) رقم (۱۸۸) و قال: (بطل) مصعب من رول و الحدیث موقوف - ۱۵-

وَكُنْتُ إِلَى قَوْمِي فَجَاءَ إِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَخَا صَدَاءِ الْمُطَاعِ فِي قَوْمِهِ قَالَ قُلْتُ بَلْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ. قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ فِي الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى جَزَاهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتَكَ.

☆☆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت میری قوم کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے والے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے لشکر کو روک لیں میں آپ ﷺ کو ضمانت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں گے اور فرماں برداری بھی کریں گے میں اپنی قوم کو خط لکھتا ہوں وہ لوگ اسلام قبول کرتے ہوئے اور فرماں برداری کرتے ہوئے آجائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! جس کی قوم اس کی بات مانتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر احسان کیا ہے انہیں ہدایت نصیب کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے زکوٰۃ کی رقم مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے بارے میں کسی بھی نبی یا کسی بھی دوسرے شخص کے فیصلے سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ شخص اس زکوٰۃ کو آٹھ اجزاء میں تقسیم نہ کر دے اگر تم ان اجزاء کے اہل ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن حارث صدائی۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۳)۔

2039- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِبٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اتُّوا عُمَرَ فَقَالُوا إِنَّا أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخِيَلًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهِ زَكَاةٌ وَطَهْرٌ. فَقَالَ

۲۰۲۸- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۲۰/۲-۱۲۱) باب: من يملأ من الصدقة! وهذا الفنى الحديث (۱۶۳۰) والبيهقي في سننه (۱۷۶/۴) من حديث عبد الرحمن بن زياد..... به- وعبد الرحمن بن زياد: هو ابن أنعم الإفريقي ترك يحيى وعبد الرحمن التميمي عنه: وضعفه الشام بن زياد: هو ابن أنعم الإفريقي ترك يحيى وعبد الرحمن التميمي عنه: وضعفه الشام بن عمرو وأحمد وابن معين وأبو حاتم وأبو زرعة وغيرهم وقال ابن عدي: عامة حديثه لا يتابع عليه. ووقفه أحمد بن صالح - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۷۲/۶-۱۷۶)- ۲۰۲۹- أخرجه أحمد في مسنده (۱۶/۱) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب - قال ابن كثير في (مسنن الفراء) (۲۶۸/۱): (فهذا إسناد جيد قوي) - أ- وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۲۵/۴) باب: الغبل (۶۸۸۷) عن معمر عن أبي إسحاق قال: أتى أهل الشام عمر..... فذكره بنحوه ولم يذكر في إسناده: حارثة بن مضرب - وقد أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۸/۴) من طريق ابن مهدي به كما ساقه الإمام أحمد رحمه الله-

مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ فَاَفْعَلُهُ . قَالَ اِسْحَاقُ مَا فَعَلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَاَفْعَلُهُ . فَاَسْتَشَارَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَنْ اسْتَشَارَ عَلَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ . قَالَ اِسْحَاقُ اِنْ لَمْ يَكُنْ مُرْتَبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا .

☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے زکوٰۃ کریں تاکہ یہ پاک ہو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں آقاؤں نے جو کیا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔ اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں مجھ سے پہلے نے جو کیا ہے میں بھی ویسا ہی کروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا جن لوگوں سے مشورہ کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ نہ بنایا جائے جو آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔ اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اسے اس ترتیب کے ساتھ نہ رکھا جائے کہ آپ کے بعد والا بھی وصول کرے (تو یہ ٹھیک ہے)۔ (راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار کی ادائیگی لازمی قرار دی۔

...—...—...—...

### جزیہ کے احکام

جزیہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: عرب میں بنے والے مشرکین سے صرف اسلام یا تلوار (یعنی جنگ) قبول جائیں گے۔ عرب میں بنے والے اہل کتاب اور عجم میں بنے والے تمام کفار سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے جیسا کہ شیخ ابن القاسم نے اس کو ذکر کیا ہے ان سب لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا ہوازن قبیلے کے لوگوں کو قیدی بنایا گیا تھا لیکن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جزیہ صرف اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا خواہ وہ عرب ہوں یا عجمی ہوں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ بنو عامر بن

کے حلیف بھی تھے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا وہ وہاں سے جزیہ

آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء بن حضرمی کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں وہ لوگ بکثرت شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے سامنے آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ بات سن لی ہے ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے دنیا کو تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا جس طرح یہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ جس طرح وہ لوگ راغب ہو گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ سب لوگ مجوسی تھے (یعنی بحرین کے رہنے والے لوگ مجوسی تھے) اس کی دلیل یہ ہے: قیس بن مسلم نے حسن بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھا، آپ ﷺ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ان کی اس بات کو قبول کیا گیا تھا جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا ان (مجوسیوں) کے ذبیحے کو نہیں کھایا جاسکتا اور ان کی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنر) عدی بن رطات کو خط لکھا: اما بعد! تم حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کرو کہ ہم سے پہلے کے ائمہ نے ان مجوسیوں کے بارے میں کیا فتویٰ دیا ہے جو اس طرح کی عورتوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں جو مجوسیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا تو انہوں نے اس بارے میں حسن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا تھا اور انہیں اپنی مجوسیت پر برقرار رہنے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت علماء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت یوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں ہے میں مجوسیوں کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کروں؟ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے آپ ﷺ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ اپنی کتاب کا سارو یہ اختیار کرو۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ”ہجر“ کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوڈان کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر



قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجوسی لوگوں سے اسے وصول کیا تھا۔

جہاں تک سفیان ثوری کے اس قول کا تعلق ہے، عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا (تو یہ بات غلط ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مطلق کو قیدی بنایا تھا اور انہیں غلام بنالیا تھا، ان میں سیدہ جویریہ بنت حارثؓ بھی تھیں۔ اور شبیب بن فزارہ بھی یہ ایک سریہ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔  
امام شافعی رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، عربوں سے جز یہ وصول نہیں کیا جائے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) امام ابو یوسف کے حوالے سے یہ بات صرف امام شافعی رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔

### جزیہ کی مقدار

ہمارے اصحاب اور حضرت حسن بن حبی نے یہ بات بیان کی ہے (اس کی مقدار) بارہ (دینار یا درہم) چوبیس یا اڑتالیس (درہم یا دینار) ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کے ہاں سونے کا سکہ چلتا ہو، ان سے چار دینار لیے جائیں گے جن کے چاندی کا سکہ چلتا ہو، ان سے چالیس درہم لیے جائیں گے۔ اس بارے میں خوشحال شخص اور غریب برابر ہیں۔ کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوشحال شخص اور غریب شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔  
امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی، میں ہر بالغ شخص سے ایک دینار وصول کروں یا اس کے کستوری وصول کر لوں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عمرؓ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے، انہوں نے عثمان بن حنیفؓ کو بھیجا تو انہوں نے سوڈان کے رہنے والے لوگوں پر جز یہ مقرر کیا، جو (خوشحال شخص پر) اڑتالیس درہم (درمیانے درجے کے پر) چوبیس درہم اور (غریب لوگوں پر) بارہ درہم تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمرؓ نے جن لوگوں کا سونے کے سکوں کا لین دین ان پر چار دینار کی ادائیگی اور جو لوگ چاندی کا لین دین کرتے ہوں ان پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی، اس کے ساتھ مسلمانوں کو خوراک فراہم کرنی تھی اور تین دن تک ان کی مہمان نوازی بھی کرنی تھی۔

یہاں یہ احتمال ہو سکتا ہے، یہ مہمان نوازی اور خوراک کی فراہمی اڑتالیس درہم پورے کرنے کے لیے ہو۔  
امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے یہ بات بیان کی ہے، جز یہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے لیکن

یہ رائے اجماع کے خلاف ہے۔ کون لوگ جز یہ کے پابند ہیں؟

۱۔ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اہل ذمہ پر جزیہ کی ادائیگی لازم قرار دینے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

(۱) عقل اور بلوغت کے اعتبار سے اہل ہونا، لہذا یہ بچوں اور پاگل لوگوں پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ لوگ قتال کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

(۲) مذکر ہونا، تو یہ خواتین پر لازم نہیں ہوگا کیونکہ خواتین بھی قتال کی اہل نہیں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جزیہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے دن پر (ایمان نہیں رکھتے)۔“

تو جنگ میں حصہ لینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قتال کو یعنی جنگ دونوں طرف سے پائی جا رہی ہو۔

(۳) صحت اور مال پر قدرت رکھنا، لہذا یہ ایسے بیمار شخص پر لازم نہیں ہوگا جو ایک سال سے بیمار ہو یا سال کے اکثر حصے میں بیمار رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے: اکثر پر کل کا حکم عائد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ ایسے کسی غریب شخص پر بھی لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔

(۴) ان تمام چیزوں سے محفوظ ہونا جو آدمی کو بیکار کر دیتی ہیں جیسے کوئی ایسی بیمار جو بے کار کر دے، نابینا ہونا، عمر رسیدہ ہونا وغیرہ۔

(۵) آزاد ہونا، لہذا غلام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے جزیہ کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا، آزاد ہونا اور مذکر ہونا شرط ہے، لہذا کسی ’تون‘ بچے، مجنون، لٹھے، نابینے، مقروض اور عمر رسیدہ شخص پر یہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ دشمن کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے لیے کے طور پر واجب ہوا ہے اور یہ سب لوگ اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ایسے غریب شخص پر بھی جزیہ لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو یعنی کچھ کما نہ سکتا ہو، کیونکہ یہ بات اس کی قت سے باہر ہے۔ اسی طرح یہ ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔

جزیہ میں اصل یہ ہے: قتل کو ساقط کیا جائے۔ غرباء کی تمام اقسام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

شوافع اور حنابلہ نے تیسری اور چوتھی شرط کے بارے میں مختلف رائے دی ہے، ان کے نزدیک عذر کی وجہ سے جزیہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

2040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَسَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَرَقِيقٍ

فَلَقَهُ الْإِسْلَامِيُّ وَأَدَانَهُ أَزْدٌ أَكْثَرُ وَهَبَهُ زُحَلِي

فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خُذْ صَدَقَتَهَا. فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ قِيلِي حَتَّى أَسْأَلَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی زکوٰۃ وصول کر لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم کے مطابق مجھ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا، میں اس بارے میں دریافت کروں گا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2041 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ - يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں کوئی حکم ذکر نہیں کیا وہ عافیت ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس کی عافیت کو قبول کرو اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے (یا بھولتا نہیں ہے)۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔“



٢٠١- أخرجه الحاكم في المستدرک (٢٧٥/٢) عن حمزة بن محمد بن حازم الططاري: ثنا أبو نعيم بإسناد - ومن طريقه  
أخرجه البيهقي في سننه (١٢/١٠) - وانظر: تفسير ابن كثير (٢٤٥/٥) و التذكرة المنيرة للسيوطي (٢٧٩/٤) -

# کتاب زکوۃ الفطر

## صدقہ فطر کے احکام

### باب ۱- باب

#### باب ۱: بلا عنوان

2042- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقٍ حَدَّثَنَا رَوَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِمَسَاكِينٍ مَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . لَيْسَ بِهِمْ مَجْرُوحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر روزہ دار کے لیے لغو اور رفث سے پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے اور غریب آدمی کو کھانے کے طور پر مل جاتا ہے جو شخص اسے نماز سے لے ادا کر دے گا تو یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو یہ عام صدقہ ہے۔ اس روایت کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

#### ویان حدیث کا تعارف:

- فی (ط): عتیق غسی، وهو ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ مولیٰ بنی عباس من اهل کوفۃ، ولی قضاء واسط، کان علم حدیث کے میں نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۱۱) و انساب (۴/۱۴۰)۔
- سیار بن عبدالرحمن صدفی، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۱)۔

.....

۱- بضر جہ ابو داود فی الزکاة (۱۱۱/۲) باب زکاة الفطر (۱۶۰۹) و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۵/۱) باب: صدقۃ الفطر (۱۸۲۷) و العاکم فی الزکاة (۱۶۰۹/۱) و البیہقی فی الکبریٰ (۱۶۲/۱) و فی (المعرفة) فی الزکاة (۱۸۸/۶ - ۱۸۹) باب: من یلزمہ زکاة الفطر (۸۴۳۸ - ۸۴۳۹) و حمیت مروان بن محمد الدمشقی ..... بہ - وقال العاکم: علی شرط البخاری و لم یضربہ - و قال النبی فی (الامام) : (لم یضربہ) سطلی اللہ بی یزید و لا لسیار ثبثا - بنظر: نصب الرایۃ (۱۱۱/۲)۔



## صدقہ فطر کے احکام

صدقہ فطر کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

ہر صاحب استطاعت آزاد مسلمان پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم اس سال دیا تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے اور یہ زکوٰۃ کے لازم ہونے سے پہلے کی بات ہے اس وقت جب نبی اکرم ﷺ عید الفطر سے پہلے خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کی ہدایت کی تھی۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد بن ثعلبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

اس کے مسائل اور اس کی مقدار کی تفصیل مختلف مسالک کے حوالے سے حاشیے میں درج ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر واجب ہے فرض نہیں ہے اس کے واجب ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں: مسلمان

ہونا، آزاد ہونا اور بنیادی ضروریات کے بعد نصاب کی مقدار کے مطابق اضافی مال کا مالک ہونا۔

صدقہ فطر کے لیے نصاب کی افزائش یا مخصوص عرصے تک اس کا باقی رہنا شرط نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی شخص جو صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد نصاب کا مالک رہتا ہے لیکن اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا وہ مال اس کے پاس باقی نہیں رہتا تو اب اسکے ذمے صدقہ فطر ساقط نہیں ہوگا اسکے برخلاف زکوٰۃ کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے لیے مخصوص عرصے تک باقی رہنا شرط ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہوتا اس لیے نابالغ بچے اور فاقر العقل شخص کے مال میں سے بھی صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ولی نے اس صدقے کو ادا نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا اور ان کے بالغ ہو جانے

جنون سے افاقہ پا جانے کے بعد فقیروں کو صدقہ فطر دینا واجب ہوگا۔

صدقہ فطر عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد

درست ہے کیونکہ اسے پوری عمر میں ادا کیا جاسکتا ہے لہذا صدقہ فطر کو کسی وقت بھی ادا کیا جائے تو وہ ادا ہو جائے گا اسے فطر

نہیں کیا جائے گا۔

یہی حکم تمام ایسے واجبات کا ہے جن میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے تاہم مستحب یہ ہے: عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ

ادا کر دیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس دن (یعنی عید کے دن) انہیں (یعنی غریب لوگوں کو) مانگنے سے بے نیاز کر دو۔“

صدقہ فطر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے زیر کفالت بچوں کی طرف سے اپنے خادم کی طرف سے اپنے ایسے بڑے

طرف سے جو مجنون ہو واجب ہے۔

اگر لڑکا عاقل ہو تو اس کی طرف سے ادائیگی باپ پر لازم نہیں ہوگی خواہ وہ لڑکا محتاج ہی کیوں نہ ہو البتہ باپ نفل کے طور پر یہ ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر پر یہ بات لازم نہیں ہے وہ اپنی بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے البتہ اگر وہ ثواب کے حصول کی نیت سے ایسا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ایسا کرے۔

صدقہ فطر میں چار چیزیں ادا کی جاسکتی ہیں: گندم جو، کھجور اور مشک۔

**2043-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مسلمان پر لازم ہے جو کھجور کا جو یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

**2044-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو خواہ وہ آزاد ہو یا غلام نابالغ ہو یا بالغ، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

**2045-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ زَنْجَوِيهِ سَوَاءً . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ وَالْمُعَلَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقِدٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَرَوَى عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ كَذَلِكَ .

☆ الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمن الجزیری

۲۰۴۴- اوردہ الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۱۱/۲) عن الدارقطنی وحمده وقال: (قال الشيخ في الامام: وفي اسناد بعض من يحتاج الى معرفة حاله - انصوب - وقضه اللفاظ تمنع تاويل الفرض المذكور في الصحيح بالفرض التفسيرية والله اعلم) - ا -

۲۰۴۵- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنوع (۳/۳۱۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۲) من الثوري به -

۲۰۴۵- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنوع (۳/۳۱۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۲) من الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر به - وله طريقه عن نافع ياتي تخريجها عقب لقصد الرواية ان شاء الله تعالى -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں لفظ ”مسلمانوں“ کا اضافہ ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ شیخ عالم مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ابویعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن علی صنعانی دبری، راویہ عبد رزاق، یہ 195ھ میں پیدا ہوئے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مارایت فیہ خلافا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۴۱۶/۱۳)۔

**2046-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو عورت ہو نابالغ ہو یا بالغ ہو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع رمضان کے بعد صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

**2047-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع دینا لازم قرار دیا ہے جو صدقہ فطر کے طور پر ہر غلام یا آزاد مذکر اور مؤنث ہر نابالغ اور بالغ مسلمان کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے لوگوں کے نماز عید پڑھنے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

**2048-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ

۲۰۴۶- أخرجه أحمد (۱۵۷/۲) ومسلم في الزكاة (۶۷۷/۲) باب: الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة (۹۸۶) وابن خزيمة في صحيحه (۲۴۲۱) والبيهقي في الكبرى (۱۶۲/۴) من حديث ابن أبي فديك - به - وأخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۹) باب: الصدقة قبل العيد - مسلم في الصحيح - وضع السابق - وأبو داود في الزكاة (۲۶۱/۲) (۲۶۵) باب: كم يورى في صدقة الفطر (۱۶۱۱) والنسائي في الزكاة (۵/۵) باب: الوقت الذي ينسحب ان يورى فيه صدقة الفطر - الترمذي في الزكاة (۶۱/۲) باب: ما جاء في تقديمها قبل الصلاة (۶۷۷) حديث الضحاك بن عثمان - به -

۲۰۴۷- أخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۲) باب: فرض صدقة الفطر - وأبو داود في الزكاة (۱۱۵-۱۱۶/۲) باب: كم يورى في صدقة الفطر (۱۶۱۲) والنسائي في الزكاة (۵/۵) من حديث يحيى بن السكن - به -

۲۰۴۸- أخرجه ابن حبان في الزكاة (۹۷-۹۶/۸) باب: صدقة الفطر (۲۲۰۶) من حديث شريح بن بنديب

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا آدَاةُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر مسلمان خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام کی طرف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَاءَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرٍ بِنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر فرض ہے جو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2050- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2051- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر آزاد یا ندام مذکر یا مؤنث مسلمان پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع بطور صدقہ فطر لازمی قرار دیا ہے۔

2052- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۰۵۱- أخرجه الحاكم وصححه لكنه سقط من المستدرک وعدد في تلخيصه للذهبي (۱/۴۱۰)۔

۲۰۵۰- أخرجه احمد في مسنده (۲/۶۳۵۵۵۰۶۲) من طريق عن عبيد الله بن عمر عن نافع به۔

۲۰۴۹- اشهد ابو داود الى رواية عبد الله بن عمر عن نافع هذه في الزكاة (۲/۱۱۵) باب: كم مودى في صدقة الفطر! عقب رقم (۱۶۱۲)۔ و

أخرجه الحاكم في الزكاة (۱/۴۱۰) من حديث سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبد الله ابن عمر عن نافع به۔

۲۰۵۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۱۶۱) من هذا الوجه قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۴۱۳): (ولم يرسل) فان عبد الله بن موسى:

هو جعفر الصادق بن محمد بن علي ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم۔ و جعفر لم يترك الصحابة وقد أخرجه له

الشيخان۔ وقال ابن حبان في الثقات: يهتج بهديثه۔ مالم يكن من رواية اولاد عنه فان في حديث ولده منا كثير كثير ذ۔ الـ



إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْأَنْثَى مِمَّنْ تُمَوَّنُونَ .

☆☆ امام علی رضا رضی اللہ عنہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے آباء و اجداد (یعنی امام زین العابدین امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے) یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے اور مذکر و مؤنث پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازمی قرار دی ہے۔ جو آپ کے زیر کفالت ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہاشمی، یلقب رضا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 20 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۸۳۸)۔

2053- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَبَيْضُ بْنُ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تُمَوَّنُونَ . رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

قاسم نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے یہ راوی قوی نہیں ہے اور درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

2054- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا مِّنْهُمْ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطَى صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ كَبِيرٍ وَصَغِيرِهِمْ عَمَّنْ يَعُولُ وَعَنْ رَّقِيقِهِ وَعَنْ رَّقِيقِ نِسَائِهِ .

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے جن میں چھوٹے بڑے سب شامل تھے وہ سب لوگ جو ان کے زیر کفالت تھے اپنے غلاموں اپنی بیویوں کے غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۰۵۴- لفظنا اوردہ الدار قطنی لفظنا بهذا اللفظ من حديث الضحاک و صوب و قفه و من طريق اخرجه البيهقي في السنن (۲/۱۶) ومضى من هذا الوجه فربما بلفظ آخر و ياتي عقبه موقوفاً على ابن عمر بنحو ما هنا-

**2055-** حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فَجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا ہر مسلمان پر ہر مذکر و مؤنث آزاد و غلام چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مد ہوں گے اور اس کے علاوہ دیگر تمام قسم کے اناج کا ایک صاع ہوگا۔

**2056-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِثْلُهُ وَزَادَ فِيهِ حَاضِرٌ أَوْ بَادٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے مکہ کے نشیب میں بلند آواز میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا صدقہ فطر (کی ادائیگی لازم ہے)۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہر شہری اور دیہاتی پر لازم ہے۔

**2057-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِخًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا: ہر مسلمان پر (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

**2058-** حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ أَنَّبَانِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَانِحًا صَاحَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ.

۲۰۵۵- أخرجه الترمذي في الزكاة (۶۰/۲) باب: ما جاء في صدقة الفطر (۶۷۴) عن عتبة بن مكرم البصري: حدثنا سالم بن نوح - به - و قال الترمذي: (حديث حسن غريب) - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۲۰/۲): (واعلم ابن الجوزي في التحقيق: بسالم بن نوح قال ابن معين: ليس بنسبه) - وتحققه صاحب التنقيح فقال: (هو صدوق) - روى له مسلم في صحيحه - وقال أبو زرعة: صدوق ثقة - وثقه ابن حبان - وقال النسائي: ليس بالقوي - وقال الدارقطني: فيه شيء - وقال ابن عدي: عنده غرائب و افراد - وأما حديثه مقارنة مختلفة - (۱۵) -

۲۰۵۶- أخرجه عبد الرزاق في الميعدين (۳۲۱/۲) باب: وجوب زكاة الفطر (۵۸۰۰) وهو مفضل: كما قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۱/۲) -

۲۰۵۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) من طريق عبد الوهاب بن عطاء - ولم يسره لفظه - وعبد الوهاب بن عطاء - قال البخاري: ليس بالقوي عندنا - وتكره فيه غيره - ومناه جماعة - وثقه الدارقطني - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۵۰/۶-۱۵۲) -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقہ فطر حق ہے اور ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث آزاد غلام شہری دیہاتی مسلمان پر اسے ادا کرنا لازم ہے جو گندم کے دو منہ ہوں گے اور جو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2059- حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ السَّعْدِيُّ - وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَزَادَ إِلَّا إِنْ الْوَلَدَ لِلْفَرَاشِ وَلِلْعَاهِلِ الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا: وہ وادی مکہ کے ایک نشیب میں یہ اعلان کریں۔

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد درج ہیں: یاد رکھنا اولاد صاحب فراش کی ہوتی ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔  
راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عباد سعدی، مجھول، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ وقال ابو داود: لا اعرفه، وحدثه منكر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۲۷ھ)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۹۳/۷) و لسان (۳۳۵-۳۳۲/۶)۔

2060- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ مُدَلِّينَ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ الْحَرِّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

۲۰۵۸- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) قال الزيلعي في نصب الرابة (۴/۱۲۰): (قال ابن الجوزي: و علي بن صالح ضعفه) - صاحب التنقيح: لهذا خطأ منه ولا نعلم هذا ضعفه لكنه غير مشهور الحال - قال ابن أبي حاتم: علي بن صالح روى عن ابن جريج - عنه معتمر بن سليمان: سألت أبي عنه! فقال: مجبول لا اعرفه - وذكر غير أبي حاتم انه مكّي معروف وهو احد العباد و كنيته: الحسين - وروى عن عمرو بن دينار و عبد الله بن خنيس و يحيى بن جرجة و اللوزاعي و عبد الله بن عمر و جباعه - وروى عنه معتمر بن سليمان و معتمر بن سليمان و مكيان الثوري - وروى له الترمذي في جامعه و ذكره ابن حبان في كتاب الثقات و قال: يعرف - وروى عنه ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده مرفوعاً ثم قال: قال الترمذي: سألت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث! فقال: ابن جريج لم يسمع من عمرو بن شعيب - انتهى كلامه -

۲۰۵۹- أخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرک (۱۱۰/۱) و عنه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) من طريق داود بن شعيب - به - و الحاكم: (صحیح الإسناد و لم يخرجاه بهذه اللفاظ) - اه - و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: بل خبر منكر جداً - قال العقيلي: يحيى بن عباد عن ابن جريج حديثه يدل على الكذب - وقال الدارقطني ضعيف) - اه - وقال البيهقي: (نحوه به يحيى بن عباد عن ابن جريج) - اه - أخرجه غيره عن ابن جريج عن عطاء من قوله في المدين - اه - قال ابن الجوزي في التمهيد - كما في نصب الرابة (۱۹۹/۲) - (وقد ذكره الذهبي في يحيى لهذا و ضعفه و كذلك ضعفه الدارقطني قال اللوزعي: منكر الحديث جداً عن ابن جريج - انتهى) - ۲۰۶۰- انار البيهقي الى هذه الرواية في كلامه السابق على الرواية الماضية و كانه مال الى ترجيح هذه الرواية - راجع: ما قبله -

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: گندم کے دو من ہوں گے اور کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا اس بارے میں آزاد اور غلام شخص کا حکم برابر ہے۔

2061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَطَّارَانِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ تَرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَتَّبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی دائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي التَّلْحِ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا بُدُّ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَدَيْنٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ نَاضِرٍ وَبَادٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحُرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہر شہری اور دیہاتی چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام شخص کو کھجور کا ایک صاع جو کا ایک صاع یا گندم کے دو من بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2063- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَدَانٍ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحُرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کے دو من ہوں گے اور یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

2064- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ

۲۰۶۱- عزاء الزبيني (۱۲۵/۲) للدارقطني تم قال: (وكثير لمزمج على تضعيفه ولم يوافق الترمذي على تضعيف حديثه في موضع تضعيفه في آخره - قال احمد: ليس بشي - وقال الشافعي - رحمه الله -: فهو ركن من اركان الكذب - وقال ابن معين: ليس حديثه بشي - نقل النسائي والدارقطني: متروك) - ۵۱-

۲۰۶۲- أخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۲/۲) من طريق الدارقطني به - والواقدي ضعيف بوقت ترجمته -

۲۰۶۳- أخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۲/۲) بإسناده المصنف به - وداود بن الزبير قال: تركه ابو ذرعة او غيره - وقال ابن معين: ليس بشي - وضعفه جماعة - وبقية: سبق الكلام حوله -



فَضَالَةٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مذکر مؤنث آزاد و غلام پر رمضان کا صدقہ لازم قرار دیا ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا اناج کا ایک صاع ہو گا۔

2065 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُلُوسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَضَّ عَلَى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ يَكْفُرُ بِنِ الْآسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر شخص کو رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا جو کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا ایک صاع ہو گا۔

اس روایت کا ایک راوی بکر بن اسود قوی نہیں ہے۔

2066 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ مَنْ أَدَّى بُرًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى شَعِيرًا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى زَبِيًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سُلْتًا قَبْلَ مِنْهُ - قَالُوا وَآخِسْبُهُ قَالَ وَمَنْ أَدَّى دَقِيقًا قَبْلَ مِنْهُ - وَمَنْ أَدَّى سَوِيقًا قَبْلَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے ہم ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) اناج کا ایک صاع ادا کریں جو شخص گندم ادا کرے گا تو وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص جو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص گندم ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گا اور جو شخص ستو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے۔

2067 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۶۸ - اعلم ابن الجوزي في التقييد ببارك بن فضالة ونقل تصنيفه عن احمد و ابن معين و النسائي و تقيده صاحب التنقيح بان

واحد من اللثة حسن امره و ذكر ما يوجب ذلك عن عفان بن مسلم و القطان و ابى زرعة الرازي - راجع (نصب الراية) (۱/۲۶۸) -

۲۰۶۹ - اخرج العاكف في الزكاة من المستدرک (۱/۱۰۸) من حديث بكر بن الاسود به - و صححه العاكف -

۲۰۷۰ - اخرج النسائي في الزكاة (۵/۵۱) باب: مكيلة زكاة الفطر عن علي بن ميمون عن مغلدة عن قتاد بن ديار - و ذكره ابن ابى

في عملة (۱/۲۱۶) (۲۲۷) من حديث نصر بن علي عن عبد الله بن علي عن قتاد بن ديار - و قال اياه عنه فقال ابو داود: (حديث منكرو) -

الزكاة (۲/۱۲۵) عن صاحب التنقيح قوله: (رجال ثقاة غير ان فيه انقطاعا قال احمد و ابن المني و ابن معين البيهقي: صحيح)

سير بن لم يسمع من ابن عباس نبيا - (۱) -

لَحْنَبِي عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى عَبْدٍ وَحُرٍّ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث غلام و آزاد پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا کشتش کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔

2068 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ كَذًا أَوْ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع، گندم کا ایک صاع، صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا مقرر کیا ہے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ ہر آزاد و غلام مذکر و مؤنث مسلمان پر لازم ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمن جمحی، من ولد عامر بن حذیم ابو عبد اللہ مدنی، قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۳۶۳)۔

2069 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُرخَيْلِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

۲۰۶۷- سبوح لسانا الحديث قريباً و سبوح بيان ضعف كثير بن عبد الله - و اسماء المنيني ايضاً تكلم فيه البخاري و النسائي و اللذري و ابن معين: كما ذكر الزيلعي (۴/۴۲۶)۔

۲۰۶۸- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۴۱۰) و البيهقي في الكبرى (۴/۱۶۶) من حديث الجهمي: به - و ضعفه الحاكم - و قال البيهقي: (هكذا قال سعيد بن عبد الرحمن الجهمي - و ذكر البر فيه ليس بمفروض) - قال الحاكم: (و أشهر منه حديث أبي معشر عن نافع الذي علمونا فيه لكنني تركته: لأنه ليس من شرط هذا الكتاب - انصري) - و لهذا الذي اثار اليه الحاكم أخرجه في (علوم الحديث) - كما في نصب الرأية (۲/۴۲۵) - من حديث أبي معشر عن نافع ..... به - و أبو معشر: نجيب السند كان يحمي له يحدث عنه و يفتنه و كان ابن مسوي به حديث عنه - و قال احمد: حديثه مضطرب لا يقيم الدلائل و لكن اكتب حديثه: اعترض به - و ضعفه ابن معين و أبو داود و غيرهما - و قال البخاري: منكر الحديث - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۰/۴۱۹-۴۲۲)۔

۲۰۶۹- محمد بن جرير الصنعاني: ضعفه الدارقطني و ذكره ابن حبان في (الثقات) و قال: مستقيم الحديث - (لسان الميزان) (۵/۱۹۹)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں حضرت عمرو بن حزم کو حکم دیا تھا وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع وصول کریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مکی بن عبدان بن محمد بن بکر بن مسلم بن راشد ابو حاتم تميمی لنيسابوري، سمع احمد بن حفص بن عبيد الله، وعبد الله بن هاشم طوسي وغيرهما، وروى عنه كافة اهل بلده، وقدم بغداد وحدث بها، وثقه خطيب في تاريخه، ولد سنة اثنتين واربعمين ومائتين، وتوفي سنة خمس وعشرين وثلثمائة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۱۱۹، ۱۲۰)۔

2070 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعَ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ يَصْفَ صَاعَ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم زیادہ ہو گئی تو انہوں نے گندم کا نصف صاع ان تمام چیزوں کی جگہ مقرر کر دیا۔

2071 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ حِزَامٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ - وَذَكَرُوا عَنْهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ فَقَالَ - لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مُدَّيْنٍ مِنْ قَمَحٍ قَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةٌ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ فطر ادا کروں گا جو میں زمانہ نبی اکرم ﷺ میں ادا کیا کرتا تھا وہ کھجور کا یا کھجور کا ایک صاع گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے شخص نے ان سے کہا: یا گندم

۲۰۷۰ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: كم يورى في صدقة الفطر! (۱۶۱۶) عن الرشيد بن خالد الجوزي عن حسين بن علي الجملي عن زائدة - به - وأخرجه الدمشقي في الزكاة (۵۶/۵) باب: السلت عن موسى بن عبد الرحمن عن حسين عن زائدة - به -

أعله ابن الجوزي في التحفيل باب: أبي رواد وقد سبقت ترجمته - ۲۰۷۱ - أخرجه البخاري في الزكاة (۲۷۵/۲) باب: الصدقة قبل العيد (۱۵۱۰) ومسلم في الزكاة (۲/۶۷۸) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير (۹۸۵) وأبو داود في الزكاة (۱۱۵/۲-۱۱۶) باب: كم يورى في صدقة الفطر! (۱۶۱۶) والترمذي في الزكاة (۵۶/۲) باب: ما جاء في صدقة الفطر (۶۶۸) والشمسي في الزكاة (۵۱/۵) باب: التمر في زكاة الفطر وأبو حنبل في الزكاة (۵۸۵/۱) باب: صاع الفطر من طرق عن عياض بن عبد الله بن أبي سريح - به -

یا آئے) کے دؤمند ہوں گے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں سے قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی اس پہ عمل کروں گا۔

اوایان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام اسدی حزامی - (اور ایک قول کے مطابق): عبید اللہ بن عبد اللہ مقبول یہ اوایوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۴۳)۔

**2072 -** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَرُودِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ قَالَا: فَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ - الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ لَجَزِيرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى سِنْبَرٍ مُوَلَّى اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّتَيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هُوَ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّتَيْنِ.

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے جو اناج کا ایک صاع ہوتا تھا یا کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا یا جو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پیاز کا ایک صاع ہوتا تھا، ہم اسی طرح دانگی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے شام سے ہمارے پاس تشریف لائے وہ اس وقت خلیفہ وقت تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا انہوں نے صدقہ فطر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: اس میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دؤمند کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت لوگوں نے سب سے پہلے دؤمند کا ذکر کیا۔

**2073 -** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اناج کا ایک صاع۔

**2074 -** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ

۲۰۷۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۱- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۱- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۱۰۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم)

۲۰۷۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۷۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۱- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۸۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۱- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۲- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۳- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۴- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۵- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۶- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۷- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۸- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۰۹۹- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم) ۲۱۰۰- فہرست مضامین (جلد سوم، جزء پنجم)



عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ مَا أَخْرَجْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ  
أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ مَعَنَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِي هَذَا  
الدَّقِيقِ. فَقَالَ بَلَى هُوَ فِيهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آٹے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیپر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَشْرَسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَزْهَرِ  
«لَوْ اسْطَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُمْ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ صَاعٌ مِنْ أَقِطٍ صَاعٌ مِنْ دَقِيقٍ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں انہیں یہ فرمایا تھا: یہ کشمش کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا آٹے کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن اشرس، کان حافظ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ بغداد (۲/۳۲۷)۔

2076 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صُهَبَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ . قَالَ وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْبُرِّ وَالْتَّمَرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ.

☆ ☆ مالک بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطریہ اناج کا ایک صاع ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، مٹھی اور پنیر ہوتا تھا۔

2077- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ يَأْسَنَادِهِ نَحْوُهُ.

٢٠٧١- أخرجه النسائي في الزكاة (٥٢/٥) باب: الرقيق، من طريق سليمان بن عيسى بن خالد عن أبيه - وأخرجه أبو داود في الزكاة (١١٦/٢) باب كم يورث

٢٠٧١- أصدره النجاشي في الزيادة (٥١/٥) باب: السجود من سرسج السجود - وأخرجه أبو يعلى  
صدقة الفطرا (١٦١٨) - ومن طريقه البيهقي في الكبرى (١٧٢/١) عن مسدد عن يحيى القطان عن ابن عجلان به - وأخرجه أبو يعلى

مسندہ (۱۲۲۷) عن ابی ہبیبہ عن یحییٰ بن سمید القطان عن ابن عباسؓ -

۲۰۷۵- اور وہ الدار فطنی لہنا من وجہ آخر عن ابن عبینہؓ بہ۔  
 ۲۰۷۶- ذکرہ الذیل (۱۲۶/۲) عن الدار فطنی وحدہ وقال: (عمر بن عمر بن خطاب) قال احمد: ليس بشيء. وقال ابن معين: لا بأس به فلهذا

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2078- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ذَكَرَ ثَعْلَبَةُ بْنُ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَذُوا صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم پر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

2079- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجُ الْأَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَذُوا عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعًا مِنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيُرْزُقُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ . قَالَ يَزِيدُ فَذَكَرْتُهُ لِحَجْرِيِّ بْنِ حَازِمٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّعْمَانِ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر انسان کی طرف سے گندم کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث خوشحال اور غریب کی طرف سے (صدقہ فطر) ادا کرو جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا (یعنی اس کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اسے ادا کر دے گا۔

۲۰۷۸- أخرجه أبو داود في الزكاة (۲۷۱/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) عن مسدد و سليمان بن داود العتكي قال: ثنا حماد بن زيد به - وأخرجه أحمد (۵۳۲/۵) عن عفان عن حماد بن زيد به - قلت: وأخرجه عبد الرزاق في المصنفين (۳۸۸/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابن جرير عن ابن شهاب عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (۵۳۲/۵) وأبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) وقال الزيلعي في نصب الراية (۴/۲۰۷): (وهذا سند صحيح قوي) - إله - وقد أخرجه الزهري عن ثعلبة بن عبد الله - أو قال عبد الله بن ثعلبة - ابن صغير عن أبيه مرفوعاً - أخرجه عنه هكذا بكر بن وائل - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) والحاكم في المستدرک (۲/۲۷۹) - وأخرجه يحيى بن جريرة عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صغير عن النبي صلى الله عليه وسلم - وستأتي رواية ابن جريرة لهذه لقنا - وابن جريرة ليس بالقوي: قاله الدارقطني - قال الحكم (۳/۲۷۹): (وقد أخرجه أكثر أصحاب الزهري عنه عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لم يذكروا إياه) - إله - قال الدارقطني في (العلل) - كما في نصب الراية (۴/۲۰۷-۴۰۸) - (لهذا حديث مختلف في إسناده ومتنه: أما سنده فأخرجه الزهري وأختلف عليه فيه: فأخرجه النعمان بن راشد عنه عن ثعلبة بن أبي صغير عن أبيه - وأخرجه بكر بن وائل عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صغير - وقيل: عن ابن عيينة عن الزهري عن ابن أبي صغير عن أبي هريرة - وقيل: عن سليمان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة - وقيل: عن عقيل و يونس عن الزهري عن سعيد مرسلاً - وأخرجه معمر عن الزهري عن الأعمش عن أبي هريرة رضي الله عنه - وأما اختلاف متنه: ففي حديث سليمان بن حسين عن الزهري: (صاع من) وفي حديث الباقين: (نصف صاع من قمح) - قال: وأصحهما عن الزهري عن سعيد بن المسيب مرسلاً - انتهى كلامه -) - وصحح أحمد - رحمه الله - إسناده عن الزهري مرسلاً: كما في نصب الراية (۴/۲۰۹) - وراجع نصب الراية أيضاً (۴/۴۰۸-۴۱۰) -

۲۰۷۹- راجع لهذه الرواية وما بعدها الكلام على الرواية السابقة -

2080-

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
حَرْبٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آدُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ - أَوْ قَالَ بُرٍّ - عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَيَزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيُرِذُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ.

☆☆

☆ ثعلبہ بن ابوصعیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم کا ایک صاع ادا کرو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام خوشحال اور غریب طرف سے ادا کرو جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا (یعنی ان کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے تو اس نے جو ادائیگی کی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا کر دے گا۔

2081-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللَّهُ.

☆☆

☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دے گا۔“

2082-

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آدُوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى غَنِيَّتُكُمْ فَيَزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيُرِذُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ.

☆☆

☆ زہری ابن ابوصعیر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرو ہر شخص کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مذکر ہو یا مؤنث جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ عطا کر دے گا جو انہوں نے ادا کیا ہے۔

2083-

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ يَخْبِي عَنْ بَكْرِ الْكُوفِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆

☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۰۸۲- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) حدثنا مسدد -

۲۰۸۲- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) عن علي بن الحسن المدائني عن عبد الله -

حدثنا عن حماد -

**2084-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ الْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

☆ ☆ زہریؒ عبد اللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا یہ ہر ایک شخص کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ (راوی کو یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے)

**2085-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً أَنَّهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ - ثُمَّ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ زُهْرِيِّ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: صدقہ فطر ادا کرنا ہر خوشحال اور غریب پر لازم ہے۔  
راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہریؒ کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔

**2086-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَنبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرَجَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ أَوْ اثْنَيْنِ فَقَالَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِدَّانٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ سَنَانٍ أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہؒ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر میں گندم کے دو مند ہر شخص کی طرف سے ادا کیے جائیں گے یا اس کے علاوہ اناج کی کسی قسم کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن جرّجہ - لا یعرف، حدث عن زهري بحديث معروف قال ابن عدي: ارجو انه لا باس به - قلت: ما حدث عنه غير ابن جرّج - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۱۶۶)۔

۲۸۱- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) من حديث لقمان به -  
۲۸۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۱۱/۲) رقم (۵۷۶۱) عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال: (زكاة الفطر على كل حر وعبد ذكر وانثى صغير وكبير غني وفقير - صاع من تمر أو نصف صاع من قمح) - قال معمر: وبلغني ان الزهري كان يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في السنن (۱/۱۶۴) -  
۲۸۳- ذكره الزيلعي (۱/۶۷۲) وقال: (ويحيى بن جرّجہ روى عنه ابن جرّج - وقزعة ابن مويده قال ابن أبي حاتم: سالت أبي عنه! فقال: لا شيء - وقال الدارقطني: ليس بالقوي) - اهـ -



2087-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُولُ هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ سُلَيْمٍ أَوْ زَبِيبٍ.

☆ ☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا انہوں نے فرمایا: یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا یا ماشی کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی، ابو عیسٰ - مصر - مسعودی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔  
”اتقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۶۴)۔

2088-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حَرْ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ . كَذَا حَدَّثَنَا مَرْفُوعًا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ فرمایا ہے یہ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2089-

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ بِهَذَا مَوْقُوفًا قَالَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہ درست ہے۔

2090-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

۲۰۸۷ - سلفہ الدارقطنی لہنا من وجہین موقوفاً و سلفہ من وجہ آخر مرفوعاً - قال الزیلعی (۲/۴۹۲): (والحارث مرفوعاً قال الدارقطنی الصمیم موقوفاً) ثم اخرجہ عن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود عن ابی اسحاق بہ موقوفاً - و قال فی کتاب (العلل): لہذا حدیث برویہ اسماء و اختلف علیہ: فاخرجہ ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی و قال فیہ: (نصف صاع من بر) ثم اختلف فاخرجہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن غیلان البزاز عن ابی بکر بن عیاش و لخص فی رفقہ و غیرہ برویہ موقوفاً و اخرجہ ابو عبد اللہ عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی و قال فیہ: (صاعاً من حنطة) و رفقہ ابی اسحاق و الصمیم موقوف - انتہی ۲۰۸۸ - راجع ما قبلہ - و الظاهر من كلام الزیلعی ان لہذا الروایة مقدمة علی التي قبلها فی ترتیب سوان الروایات عند الدارقطنی لہو الولی بسوان الدارقطنی للروایات - ۲۰۸۹ - صوب الدارقطنی و فقہ لہنا و كذلك فی العلل كما سبق نقلہ -

عَفِيرٌ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَدَقَةِ الْفِطْرِ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَقِطٌ وَعِنْدَهُ لَبَنٌ لَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ .

☆☆ عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
اس میں گندم کے دو صاع ہوں گے یا جو کا ایک صاع ہو گا یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع ہو گا، جس شخص کے پاس پنیر موجود نہ ہو بلکہ دودھ ہو تو وہ دودھ کے صاع دیدے گا۔

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ . قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر پر لازم ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا نصف صاع ہو گا۔  
راوی بیان کرتے ہیں: زہری نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2092- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَكْرِيَّا الصَّرِيْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ سُلْتٍ . لَمْ يَرْفَعُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهَذِهِ الْأَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس یہ موجود ہو وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا آٹے کا ایک صاع یا مٹھی کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کرے۔  
یہ الفاظ سلمان بن ارقم نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۰۹۰- قال الزيلعي (۴/۴۲۲): (أعله ابن الجوزي بالفضل بن مختار: قال أبو حاتم: يحدّث بالباطيل وهو مجسول) - اہ -

۲۰۹۱- أخرجه عبد الرزاق في المعبدین (۳/۳۱۱) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۱) -

ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في مسنده (۲/۲۷۷) والبيهقي في الكبرى (۱/۱۶۶) -

۲۰۹۲- أخرجه ابن الجوزي في التقييد (۲/۵۳) من طريق المصنف به - و سليمان بن ارقم متروك تقدمت ترجمته مرارا -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابوحسن صوفی و معروف بالبغوی، روی عنہ دارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۹/۴)۔

**2093-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو۔ (یہاں یہ روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

**2094-** حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَامِ الطَّوِيلِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. سَلَامُ الطَّوِيلِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث یہودی اور عیسائی (غلام) آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا راوی سلام طویل متروک الحدیث ہے۔

**2095-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ

۲۰۹۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲/۳۱۸) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن أبي جريح به- ومن طريقه عبد الرزاق أخرجه أحمد في مسنده (۵/۱۲۲) و أبو داود في الزكاة (۲/۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) وقال الزيلعي في نصب الرابة (۲/۱۰۷): (واللهذا سند صحيح قوي) - ا-

۲۰۹۴- قال الزيلعي (۲/۱۱۲): (ومن طريقه الدارقطني أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات) وقال: زيادة اليهودي والنصراني فيه موضوعة انفرد بها سلام الطويل و كانه تصديقا و اخلط فيه القول عن النسائي و ابن معين و ابن هبان - وقال في (التحقيق): قال ابن معين: لا يكتفب حديثه و ضعفه ابن معين جدا - و قال النسائي: متروك الحديث - و قال ابن هبان: يروى عن الثقات الموضوعات كانه التمسيد لهما - انشؤ - قلت: و روى عبد الرزاق في المصنف (۲/۲۲۶) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱۲) عن رجل من اسلم عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال: يخرج الرجل زكاة الفطر عن مكانه و عن كل مملوك له و ان كان يهوديا او نصرانيا - و في اسناده ضعفه و اسوام -

وَعَبْدٌ صَغِيرٌ وَكَبِيرٌ ذَكَرَ وَأَنْتَى كَافِرٌ وَمُسْلِمٌ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مَكَاتِبِهِ مِنْ غُلَامَانِ هُوَ الْوَقَاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کافر اور مسلمان کی طرف سے صدقہ ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دو مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی عثمان یہ وقاصی ہے اور یہ متروک ہے۔

2096- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الشُّورِيُّ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا.

★★ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔  
2097- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هَلِيلَجَ لَا جَزَاكَ.  
★★ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اگر تم صدقہ فطر میں ایلج <sup>ہللیج</sup> (یہ ہندوستان کا مخصوص درخت ہے) ادا کرو تو یہ بھی جائز ہو گا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یزاد بن عبدالرحمن بن محمد بن یزاد، ابو محمد کاتب، مروزی اصل، سمع ابا سعید اشج و محمد بن ثنی عنزی۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۳۵۵، ۳۵۶)۔

2098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَعْطَيْتُ مَدَّةَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ هَذَا هُوَ

۲۰۹۸- اعلمه الدارقطني بالوقاصي قلت: و الحديث أخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۴) باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين و مسلم في الزكاة (۹۸۴) باب: زكاة الفطر على المسلمين في التمر و التمر و التمر و غيرهما من طرق عن ابن عمر - رضي الله عنهما - ليس فيه ذكر الكافر مما يدل على نكاحها - و اما أخرج ابن عمر للزكاة عن مكاتبه فروي عنه من غير وجه انه لم يكن يخرج عنهم الزكاة ! فقال نافع: كان لابن عمر مكاتبان و كان لا يودي عنهما زكاة الفطر - أخرجه عبد الرزاق في الميعدين (۲/۲۲۲) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۵) عن معمر عن ايوب عن نافع - به - و أخرجه عبد الرزاق (۵۸۶) عن عبد الله بن عمر عن نافع - مثله - و أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸/۴) عن صفص عن الضمك عن نافع - به - و عن موسى بن عقبة عن نافع - به - و عن طريق موسى - ايضاً - أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۶۱/۴) -

۲۰۹۹- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۲۲۴/۲) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱) عن ثور بن يزيد - به - و أخرجه وكيع عن ثور - به - أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸/۴) - و أخرجه ابن جريج عن عطاء بن وهب - أخرجه عبد الرزاق (۵۸۱۴) -

۲۰۹۷- هذا إسناده صحيح إلى أبي حنيفة -

۲۰۹۸- إسناده صحيح موقوف -



قَالَ نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهَذَا الَّذِي يُتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قُلْتُ بِهَذَا تُعْطَى زَكَاةُ الْعُسُورِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ . قُلْتُ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ بِمُدِّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لِيُعْطَ بِهَذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدَ بَعْدَ مَا شَاءَ .

☆ ☆ بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کا منہ (مخصوص پیمانہ) عطاء کریں، امام مالک نے وہ منگوایا، ایک غلام وہ لے کر آیا اور وہ اس نے انہیں دے دیا، میں نے امام مالک کو وہ دکھایا اور پوچھا: یہ وہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ نبی اکرم ﷺ کا منہ ہے، پھر انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کا وہ مخصوص پیمانہ نہیں ہے جو آپ ﷺ خود استعمال کرتے تھے، بلکہ یہ اس کی پیمائش کے مطابق پیمانہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ اپنی زکوٰۃ، صدقات، کفارہ جات وغیرہ اسی کے ذریعے ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اسی کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں، میں نے کہا: ایک شخص صدقہ فطر دینا چاہتا ہے یا قسم کا کفارہ منہ کے حساب سے دینا چاہتا ہے (جو اس سے بڑا ہوتا ہے تو کیا وہ ادا ہو جائے گا)؟ انہوں نے کہا: نہیں! اسے چاہیے کہ وہ اس منہ کے حساب سے ادائیگی کرے، پھر اس کے بعد جتنا مزید چاہے وہ دیدے۔

2099 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْقَرُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ خُمُسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ اللَّهُ حَزْرَتُهُ. قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ خَالَفْتَ شَيْخَ الْقَوْمِ. قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَضَى غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ مَا أَجْرَاهُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ يَا فَلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ وَيَا فَلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ وَيَا فَلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ قَالَ إِسْحَاقُ فَاجْتَمَعَتْ أَصْعُ فَقَالَ مَالِكٌ مَا تَحْفَظُونَ فِي هَذِهِ فَقَالَ هَذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا آدَتْ بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) - قَالَ مَالِكٌ أَنَا حَزْرَتُ هَلْ

ابن عن أمية أنها أدت بهذا الصاع إلى رسول الله -  
 ٢٠٩٩- ذكره المزيدي (٤٢٨/٢) ثم قال: (قال صاحب التنقيح: إن شاذه مظلم، وبعض رجاله غير مشهورين، والمشهور ما أخرجه  
 البيهقي عن الحسين بن الوليد القرشي، وهو ثقة، قال: قدم علينا أبو يوسف - رحمه الله - من الحج، فقال: اني أريد أن أفتح عليكم باب  
 من العلم الصني، ففحصت عنه، فقدرت المربة، فسالت عن الصاع، فقالوا: لماعنا هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم - قلت: لو  
 ما حجتكم في ذلك؟ فقالوا: نأبئك بالحجة، فلما أصبحت اناني نحو من خمسين شيخاً من أبناء المهاجرين والأنصار، مع كل واحد  
 منهم الصاع تحت رداءه، كل رجل منهم يخبر عن أبيه وامل بيته: ان هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فنظرت فإذا هو  
 قال: فعبيرته، فإذا هو خمسة أرطال وثلث، بنقصان بسج، فرايت امرأ قويا، فتركت قول أبي حنيفة - رضي الله عنه - في الصاع، وأضفت  
 بقول الممل المربية: هذا هو المشهور من قول أبي يوسف - رحمه الله - وقد روي ان مالكاً ناظره، واستدل عليه بالصبان التي جاء بها  
 أولئك الرافضة، فرجع أبو يوسف إلى قوله - الله -

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلَاثًا. قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحَدُكَ بِأَعَجَبَ مِنْ هَذَا عَنْهُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَقَالَ هَذِهِ أَعَجَبٌ مِنَ الْأُولَى يُخْطِئُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ مِنَ الْعَطِيَّةِ لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ هَكَذَا أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بَيْلَدِنَا .

☆ ☆ اسحاق بن سلمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! نبی اکرم ﷺ کے مخصوص صاع کا وزن کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عراقی رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ میں نے اسے ناپا ہے میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے اپنے زمانے کے بزرگ کے خلاف فتویٰ دیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابو حنیفہ! کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں: یہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک غصے میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ انہیں خراب کرے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے پھر انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب سے کہا: اے فلاں! تم اپنے جد امجد کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنے چچا کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنی دادی کا صاع لے کر آؤ۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہاں مختلف صاع اکٹھے ہو گئے امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اسے کس حساب سے محفوظ رکھتے ہو (یعنی اس کی نسبت کیا ہے)؟ تو ان صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

دوسرے صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

تیسرے نے کہا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس کو مایا تو یہ پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو ان کے (یعنی امام ابو حنیفہ کے) حوالے سے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر میں نصف صاع ادائیگی کی جائے گی اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک نے بتایا: یہ پہلے سے بھی زیادہ حیران کن بات ہے انہوں نے اسے مایا میں غلطی کی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے نہیں! ہر انسان کی طرف سے مکمل صاع ادا کیا جائے گا ہم نے اپنے شہر (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

2100- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

۲۱۰۰- أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَعْبُورِ (۳/۳۱۵) بِابْنِ زَكَةِ الْفِطْرِ (۵۷۷۲) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِ وَمِنْ طَرِيقِهِ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ هُنَا- قُلْتُ: صَدَقَةُ نَحْوَهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ مَرْفُوعًا- أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَوْسُطِ (۷/۷۶۶ ط: المصنف) مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ صَادٍ عَنْ غُورِكَ بْنِ الْمَصْرَمِيِّ: أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا- نَحْوَهُ- قَالَ الرَّبِيعِيُّ فِي (المجمع) (۸۱/۲): (وَقَبْلَهُ اللَّيْثُ بْنُ صَادٍ وَلَمْ يَوْضِعْ)۔



يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے گورنر تھے تو انہوں نے رمضان کے آخر میں یہ فرمایا: اپنے روزوں کی زکوۃ (صدقہ فطر) ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہاں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے افراد کون ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں! اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں! کیونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ یہ وہ ادائیگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام پر لازم قرار دی ہے جو جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پھر گندم کا نصف صاع ہوگا۔

2106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ أَذْوَ زَكَاةَ صَوْمِكُمْ. قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمُوا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى.

قَالَ الْحَسَنُ وَقَالَ عَلِيُّ إِنَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطر ادا کرو)۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیں! چونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر لازم قرار دی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطا کر دے تو تم گندم کا ایک صاع ادا کرو۔

2107 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُكْدِرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ

۲۱۰۶ - أخرجه النسائي في الزكاة (۵/۵) باب: مكيلة زكاة الفطر عن محمد بن المنثري به - ثم قال: (خالفه هشام) فقال: عن محمد بن سيرين (۱) - ثم أخرجه عن علي بن مسعود عن مغيرة عن هشام عن ابن عباس به - ثم أخرجه عن قتيبة عن هشام عن يوسف عن أبي رجاء سمعت ابن عباس به - وقال: (فما اتبعنا الثلاثة) - (۲) - وأخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲ - ۱۱۸) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۲) عن ابن المنثري عن سويل بن يوسف عن حميد: أخبرنا الحسن قال: خطب ابن عباس ..... فذكره -

۲۱۰۷ - أخرجه النسائي في العميق (۱۹۱/۲) باب: هت الامام على الصدقة في الخطبة وفي الزكاة (۵/۵) باب: المنطة عن علي بن حجر عن يزيد بن عمار به -



وَأَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُؤَدِّي قَبْلَ ذَلِكَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا لوگوں کے نماز عید ادا کرنے

جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن داود بن محمد بن منکدر، ابو محمد مدنی، منکدری، لا باس بہ، تکلموا فی سماعہ من معتمر، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۲۳۷) (ت ۱۲۳۹)۔

2108- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ أَغْنُوهُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ . وَقَالَ يُونُسُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج کے دن تم ان (غریب لوگوں) کو خوشحال کر دو۔ یوسف نامی راوی نے لفظ زکوۃ کی بجائے لفظ صدقہ نقل کیا ہے۔

2109- حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے آدمی نماز کے لیے جانے سے پہلے

صدقہ فطر ادا کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن مکرم بن حسان ابوعلی بزار، سمع شہابۃ بن سوار و روح بن عبادۃ و ہاشم بن قاسم و غیرہم، وروی عنہ قاضی محامی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ

نداد (۲۳۲/۷)۔

○ فیض بن وثیق بن یوسف بن عبد اللہ بن عثمان بن ابی عاص، ثقفی بصری قدم بغداد وحدث بها، قال ابن معین: کذاب خبیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۸/۱۲)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۲/۵)۔

○ محمد بن ثابت عصری۔ قال ابو زرعة: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۸۶/۶)۔

2110- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ فَذَرْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِمَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2111- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا نَعَجَاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی نماز عید ادا کرنے کے لیے اس وقت تک نہ جائے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

2112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحِ الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ بات سنت ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے کیا جائے، وضو رطلین و الصاع ثمانیۃ اَرتال۔ لم یروہ عن مَنْصُورٍ غَیرُ صَالِحِ الطَّلْحِیِّ وَهُوَ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ۔

رطل پانی کے ذریعے کیا جائے ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

منصور نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف صالح نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف ہے۔

2113- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مَصْنُوعِهِ (۲۵/۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ بِهِ - وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْعِيدِينَ (۲۲۸/۲) بَابُ مَنْ تَلَقَّى الزَّكَاةَ (۵۸۲۶) عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: (أَنْ اسْتَطَعْتُمْ فَالْقَوَازِ كَانَتْكُمْ أَمَامَ الصَّلَاةِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهَا) (۱) يَتَنَبَّهُ: صَلَاةُ الْفِطْرِ -

۱- اعلیٰ المار قطنی بصالح بن موسی الطلمی وقد سقت ترجمته -

۲- تقدم وقد ضمه البیرونی راجع نصب الراية (۴۳۰/۲) -

عَنْ أَبِي عَاصِمٍ مَوْلَى بْنِ نَضْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ جُوَيْنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرُطَلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَعْلَانِ أَرْطَالٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے آپ ﷺ ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

2114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِمُدِّ رُطَلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِصَاعِ ثَعْلَانِ أَرْطَالٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مد یعنی دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

## 2- باب فِي أَوَامِرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب 2: نبی اکرم ﷺ کے احکامات

2115- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنَّ أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ لَا تَعْجَبْ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بِرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ رَأَيْتَنِي فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ . قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا اس کا نام مغیث تھا وہ منظر بھی میری نگاہ میں ہے وہ شخص اس عورت کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث

2114- ضعفه البیہقی: كما في نصب الرأية (٤٢٠/٢) وقد سبقه-

2115- أخرجه الدارمي (١٦٩/٢) وابن حبان (٤٢٧٢) من حديث خالد بن عبد الله بن - و أخرجه البخاري في الطلاق (٥٢٨٢) في شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة والنسائي في آداب الفضاة (٢٤٦-٢٤٥/٨) باب: شفاعة العاكم للمخضرم قبل الحكم و ابن ماجه في الطلاق (٢٠٧٥) باب: خيار الامة اذا اغتضت من حديث عبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء - و أخرجه ابن سلع عن خالد الحذاء - و أخرجه ابو داود في الطلاق (٢٢٣٦) باب: في الملوكة نضوه و هي تحت امره أو عبده-

کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا: تمہیں اس کے ساتھ شادی برقرار رکھنی چاہیے کیونکہ یہ تمہارے بچوں کا پ ہے اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس عورت نے عرض کی: پھر مجھے اس کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ادریس بن عبد رحیم مبارکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جامع فی جرح و تعدیل (۱/۶۱)۔

### 3- باب فی جزية المجوس وما روى في احكامهم.

باب 2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جو روایات منقول ہیں

2116- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَارٍ سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ اقْتُلَ كُلِّ سَاحِرٍ وَفَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنْ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ وَجَعَلْنَا نَفَرًا بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمَتِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا وَدَعَا الْمَجُوسَ فَعَرَضَ كَيْفَ عَلَى فِخْذِهِ فَأَلْقَوْا وَفَرَّ بَغْلٌ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرَقٍ - يَعْنِي فِصَّةً - وَآكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ آخِذًا بِحِزْبِيَّةٍ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ .

★★ مجالد بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا جو حضرت اخنف بن قیس کے چچا ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا یہ ان کے انتقال سے ایک سال پہلے کی بات ہے (اس میں یہ تحریر تھا:)

تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں سے جس شخص نے اپنی سگی رشتے دار عورت کے ساتھ شادی کی ہو ان کے درمیان

بھائی کروادو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے تین جادوگروں کو قتل کروادیا، ہم نے ہر آدمی کی ایسی بیوی سے علیحدگی کروادی جس کے ساتھ

۲۱۱۶- أخرجه النسائي في (الرسالة) (فقرة رقم / ۱۱۸۲): أخبرنا مكيان... به - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۳/۱۲) كتاب الجزية: باب: أخذ الجزية من المجوس (۱۸۴۸۹) وفي الكبرى (۱۳۶/۸) - وقال الشافعي في (الخرم) (۱۷۴/۵): عصبته... من أجل ما ثبت لانه امره عمر و كان رجلاً في زمانه كاتبا لعماله و قد روي من حديث العباد بن ربيعة عن عطاء بن السائب عن... (۱۸۰/۱۰) باب: قتل الساحر (۱۸۷۴۶) عن معمر بن عبيدة عن عمرو بن دينار - و أخرجه أحمد (۱۹۱/۱) و البخاري في الجزية (۲۵۷/۶) باب: الجزية و المواردة مع أهل الذمة و الحرب (۲۱۵۶) و أبو داود في المماردة (۱۲۵/۱) باب: في أخذ الجزية من المجوس (۲۰۴۲) و الترمذي في السير (۲۵/۶) باب: ما جاء في أخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۷) عن...



نکاح کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے پھر انہوں نے بہت سا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کی دعوت کی انہوں نے اپنی تلوار اپنے زانوں کے اوپر رکھی ان لوگوں نے ایک خچر کے وزن جتنا یا دو خچر کے وزن جتنی چاندی وہاں رکھ دیا اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2117- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدِ- كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ- قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَازِرَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْ مَجُوسٍ أَهْلَ هَجَرَ الْجَزْيَةَ فَخَذَ مِنْ مَجُوسٍ مِنْ قِبَلِكَ الْجَزْيَةَ. حَجَّاجٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

☆ ☆ ابو معاویہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا اس لیے تم بھی اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ اس روایت کا راوی حجاج مستند نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ خضر بن محمد بن شجاع جزری، ابومروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حاکم ابن حجر عسقلانی ص ۲۹۷ (ت ۱۷۳۰)۔

2118- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرِو عَنْ بَجَالَةَ قَالَ لَمْ يَأْخُذْ عُمَرُ الْجَزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْهُمْ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ خَرَجَا فَقُلْتُ مَاذَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَكُمْ فَقَالَا الْإِسْلَامُ أَوْ الْقَتْلُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَرَكَوا قَوْلِي.

2117- الترمذی فی السیر (۱۲۴/۴) باب: ما جاء فی اخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۶) عن احمد بن منيع عن ابي معاوية عن العجاج بن اوطاة عن عمرو بن- وقال الترمذی: حديث حسن - قلت: و ابن اوطاة مدلس وقد غفقه ولم يصرح بالسماح- 2118- الترمذی ابو داود فی الخراج (۱۶۵/۲-۱۶۶) باب: فی اخذ الجزية من المجوس (۲۰۱۴) عن محمد بن مسكين البهاسی ثنا يحيى مسان ثنا فضيل بن- و من طريقه البيهقي في سننه (۱۹۰/۹) كتاب الجزية باب المجوس قال كتاب و الجزية تؤخذ منهم - و قتيبة عمرو ذكره ابن هبان في الثقات و جريده ابن الفطان - ينظر: الثقات لابن هبان (۲۶۸/۷) تهذيب الترمذی (۲۷۸/۸)۔

☆☆ بحالہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہ دونوں باہر نکل آئے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ دیا ہے؟ تو ان دونوں نے بتایا: (یہ فیصلہ دیا ہے) یا ہم اسلام قبول کر لیں یا قتل ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان کو اختیار کر لیا اور میری روایت کو ترک کر دیا۔

2119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا نَعْمَرُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالََةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ.

☆☆ بحالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرنا چاہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہجر“ سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ الْوَاسِطِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَأْخُذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى ( قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ )

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو مجوسیوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ان سے اسے وصول نہ کرتا۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اس آیت کے حکم سے وصول نہ کرتا):

”اور تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں۔“

یہ آیت کے آخر تک ہے:

”یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں جبکہ وہ بے عزت ہوں۔“

۲۱۱۹- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه ( ۱۷۹/۱۰ - ۱۸۱ ) باب: قتل الساهر ( ۱۸۷۱۵ - ۱۸۷۱۶ - ۱۸۷۱۸ ) -

۲۱۲۰- ذكره السيوطي في المد المنصور ( ۱۱۲/۳ ) في تفسير سورة التوبة و عزاد لابن المنذر -

## کتاب الصیام

## روزے کا بیان

## ۱-باب

## بلا عنوان

2121- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنِّي ذَايَتُهُ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ تَفَرَّدَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ چاند دیکھنے کے لیے نکلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بتایا: میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ابن وہب سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت کو مروان بن محمد نے نقل کیا ہے جو منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

.....

## رویت ہلال کی گواہی

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: رمضان کے پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں ایک عادل شخص کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ آسمان میں کوئی عتس موجود ہو لیکن اگر آسمان میں کوئی عتس موجود نہ ہو تو صرف عمومی گواہی قبول کی جاسکتی گی (یعنی جو زیادہ افراد نے دی ہو) البتہ شوال کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور ذوالحجہ کے چاند کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے گواہ کہ ان جیسے گواہوں کی گواہی حقوق میں قبول کی جاسکتی ہو اگر آسمان میں کوئی عتس

۲۱۲۱- أخرجه البيهقي في المصنف (۲۵۵/۶) كتاب الصيام 'باب: الشهادة على رؤية الهلال' (۸۶۱۳) من طريق المصنف الدارقطني... به- وأخرجه الدارمي في سننه (۱/۲) في الصوم 'باب: الشهادة على رؤية الهلال' عن مروان بن محمد 'به- و من طريق الدارمي أخرجه أبو داود في الصوم (۲۰۲/۲) 'باب: في شهادة الواحد على رؤية الهلال' رمضان (۲۲۶۲) و ابن حبان في صحيحه (۲۳۱/۸) في الصوم (۲۵۵۷) و البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴) - ولم ينضرب به مروان بن محمد عن ابن وهب كما ذكر الدارقطني 'بل تابعه هشام بن سعيد اللبيلي عن ابن وهب' به- أخرجه الحاكم في الصوم (۱/۱) 'باب: قبول شهادة الواحد على رؤية الهلال' رمضان البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴) - وقال الحاكم (صحيح على شرط مسلم) -

ل وغیرہ) موجود ہو۔

امام مالک سفیان ثوری امام اوزاعی لیث حسن بن حی عبید اللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہم (یہ سب حضرات) فرماتے ہیں: ان کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور شوال کے بارے میں دو عادل لوگوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مزی بن عبد اللہ نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اگر رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ایک عادل شخص گواہی دے دیتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اسے قبول کر لوں گا کیونکہ اس بارے میں ایک اثر بھی منقول ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے قیاس یہ کہتا ہے اس بارے میں دو گواہوں کی گواہی قبول کی جائے اس لیے میں عید الفطر کے بارے میں دو عادل گواہوں کو اپنی قبول کروں گا۔

2122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَنُ السَّمَرَقَنْدِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهِذَا.   
 ☆☆ یہی روایت ایک اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2123 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ كِدَامٍ وَأَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَمْرٍو فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى وَابْنِهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هَلَالَ رَمَضَانَ فَسَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ فَأَمَرَاهُ أَنْ يُجِيزَهُ وَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ رَمَضَانَ. قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْإِفْطَارِ إِلَّا بِشَهَادَةِ ابْنِ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ طاووس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا وہاں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہم بھی موجود تھے ایک شخص وہاں کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی (یعنی رمضان کا چاند دیکھنے تو گورنر نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں دریافت تو ان دونوں نے کہا کہ اس کی گواہی کو برقرار رکھا جائے پھر ان دونوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

ان دونوں حضرات نے یہ بات بھی بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے چاند کے بارے میں دو آدمیوں کی گواہی قبول کیا کرتے تھے۔

فراخلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

المرجہ ابو داود فی منہ فی الصوم (۳۰۲/۲) باب: فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ لیلۃ رمضان (۲۳۴۲)۔

المرجہ الطبرانی فی الأوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابی خنیسۃ قال: نا یحیی بن عیاش... بہ - وقال: (لم یروہ عن مسمر)   
 (المرجہ صاحب (التنقیح) - کما فی نصب الرایۃ (۴۴۱/۲)



اس روایت کو نقل کرنے میں ابوالسّمعیل حفص نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر ابلی، قال ابن عدی: احادیثہ کھا اما منکرۃ متن او سند؛ وهوی ضعف اقرب۔ و امام ابو حاتم فرماتے ہیں: کان شیخاً کذاباً۔ وقد وهم ابن حبان فجعل ابلی هو حطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ دین ذہبی (۳۲۳/۲)۔

2124- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَحَقَّظُ مِنْ هَلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَقَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جتنا اہتمام کرتے تھے پھر آپ صوم کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اگر بادل چھائے ہوئے ہوتے تو آپ تیس دن کی گنتی پوری کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

2125- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ سُلَيْمٌ عَنْ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَانِي بِشَاةٍ مَضْلِيَّةٍ فَكُلُوا. فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے لیے بکری کا بھنا ہوا گوشہ

۲۱۲۴- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۰۷/۲) باب: إذا غمي الشهر (۲۲۲۵) عن أحمد ابن حنبل عن ابن مسعود... به- وهو في الإمام أحمد - رحمه الله - (۱۶۹/۶) - وأخرجه الحاكم (۱۶۲/۱) والبیہقی فی الکبری (۲۰۶/۴) وابن حبان فی صحیحہ (۲۱۱۴) طریق ابن مسعود به- وأخرجه ابن مسعود عن معاوية بن صالح به- أخرجه ابن الجارود (۳۷۷) - وقال الحاكم: (صحيح عليه الشيخين) ووافقه الذهبي -

۲۱۲۵- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۱۰/۲) باب: كراهية صوم يوم الثلث (۲۲۲۴) والترمذي في الصوم (۷۰/۴) باب: ما كراهية صوم يوم الثلث (۶۸۶) والنسائي في الصوم (۱۵۲/۴) باب: صيام يوم الثلث وابن ماجه في الصيام (۵۲۷/۱) باب: ما كراهية صوم يوم الثلث (۱۶۶۵) من طريق أبي سعيد اللخمي به- وأخرجه ابن أبي شيبة عن أبي خالد الأحمر به- ومن هذا الوجه الحاكم (۱۶۲/۱) والبیہقی فی الکبری (۲۰۸/۴) - وأخرجه البخاري في الصوم (۱۶۲/۴) - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) العمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من الساجدين به يقول: بقيان التورين ابن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق: كرهوا أن يصوم الرجل اليوم الذي يسلط فيه - وروى أكثرهم: أن صام من شهر رمضان أن يغضي يوماً مكانه - (الغاية) فمراه للبخاري ومسلم ومسلم لم يروه والبخاري إنما ذكره تعليقاً بخلافه في ذلك - ولهم القاضي نسس الدين في (الغاية) فمراه للبخاري ومسلم ومسلم لم يروه والبخاري إنما ذكره تعليقاً أنه قلده ابن الجوزي في ذلك - (الغاية) -

گیا اور انہوں نے کھانے کے لیے کہا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے (جس دن رمضان کے روزے کا شک ہو) تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔  
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۰۶) (ت ۲۵۶۲)۔

2126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ الْوَائِلِيُّ غَيْرُهُ أَثَبَتْ مِنْهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: (وہ دن جس کے بارے میں شک ہو) عید الفطر کا دن، عید الاضحیٰ، تشریق کے ایام۔  
اس حدیث کے راویوں میں واقدی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن خالد بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قال یعقوب بن شیبہ: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱۱/۳)، ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۹۰)۔

2127- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَارَى النَّاسُ فِي

۲۱۲۶- قال البيهقي في المصنف (۲۳۹/۶) (۸۵۹۲): (واخرجه الواقدي باسناد له عن سعيد المقبري عن ابي هريرة مرفوعاً والواقدي ضعيف) - (وورد الحديث من وجه آخر: فخرجه البيهقي في المصنف (۲۳۹/۶) في الصيام: باب: الصوم لروية السواد (۸۵۹۲-۸۵۹۰) من حديث ابي عباد: عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة به - ومن لهذا الوجه اخرجه البزار (۱/۴۹۸-كشف) رقم (۱۰۶۶) - ثم قال البيهقي: (ولهذا ما ينفرد به ابو عباد وهو غير محتج به) - (قلت: عبد الله بن سعيد المقبري: تركه الدارقطني وغيره وكذبه يحيى القطان وقال ابن معين: ليس بشيء - ينظر: تهذيب التهذيب (۲۳۸/۵) - وعزاد الزيلعي في نصب الرابة (۲/۴۴۲-۴۴۳) للبزار من لهذا الوجه - قال السجستاني في (مجمع الزوائد) (۱۰۳/۲): (اخرجه البزار وفيه: عبد الله بن سعيد المقبري: وهو ضعيف) - (۱) -

۲۱۲۷- اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق حازم بن ابراهيم به: كم في نصب الرابة (۴۴۲) -

هَلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَوْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ غَدًا فَجَاءَ أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبَلَالٍ فَنَادَى فِي النَّاسِ صُومُوا ثُمَّ قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَلَا تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا. تَابَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ وَزَائِدَةُ وَالثَّوْرِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى عَنْهُ وَقِيلَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. وَأَرْسَلَهُ إِسْرَائِيلُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا، بعض نے کہا: آج نظر آ جائے گا، بعض نے کہا: کل نظر آ جائے گا، ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دیں کہ وہ روزہ رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھنا ختم کر دو۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو، روزے رکھنا شروع کرو اور اس سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سلم بن قتیبة شعیری، ابوقتیبة خراسانی، نزیل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۴۸۴)۔

2128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بَلَالُ نَادِ فِيهِمْ

۲۱۲۸- أخرجه الترمذي في الصوم (۷۶/۲) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن الصباح عن محمد بن الوليد بن أبي ثور - به - و أبو داود رقم (۲۴۶۰): حدثنا محمد بن بكر بن الريان حدثنا الوليد - به - و قال الترمذي: (حديث ابن عباس فيه اختلاف - وروي بفيان الثوري وغيره عن سماعة عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و أكثر اصحاب سماعة رويوا عن سماعة عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و العمل على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم - قالوا: تغيب شهادة رجل و أهم في الصيام - و به يقول ابن المبارك و الشافعي و أحمد و أهل الكوفة - قال اسماعيل: لا يصحام الا شهادة رجلين - و لم يختلف أهل العلم في الا فطار انه لا يغيب فيه الا شهادة رجلين) - ال - و الحديث أخرجه البيهقي في شرح السنة (۱۷۴۶) من طريق الوليد أيضًا -

النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2129- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُوْرَيْنَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا. الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس حدیث کا مفہوم (پہلے والی روایت کے) مفہوم کے قریب ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حسین بن سورین ابو حفص قطان، من اهل دير عاقول، روى عنه دارقطنی وغيره۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۲۲۷)۔

2130- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَوَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2131- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

۲۱۲۹- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۷۵۵-۷۵۶) باب: في شهادة الواحد على روية لعلل - رمضان (۲۲۴۰) و الترمذي في الصوم (۲/۹۹) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۲/۶۹۱) و النسائي في الصيام (۱۲۲/۴) باب: قبول شهادة الرجل الواحد على لعلل - رمضان و ابن الجوزي في المنتقى (۲۸۰) و أبو يعلى رقم (۲۵۲۹) و ابن حبان (۲۴۴۶) و الحاكم (۱/۴۲۴) و الطحاوي في المشكل (۴۸۲-۴۸۳) و البيهقي (۲۱۱/۴) و ابن خزيمة (۱۹۲۴) من حديث الحسين بن علي الجعفي - به - و اما طريق أبي اسامة عن زائدة فسيأتي في الحديث التالي - و قال أبو داود: (أخرجه جماعة عن سمالك عن عكرمة مرسلاً) - اه - و انظر الحديث السابق أيضاً - ۲۱۳۰- أخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/۵۲۹) باب: ما جاء في الشهادة على روية لعلل (۱۶۵۲) و ابن خزيمة (۱۹۲۲) من حديث أبي اسامة - به -



مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . فَنَادَى أَنْ صُومُوا .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اللہ نے عرض کی: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلا اللہ کے نام پر شہادت دی کہ میں نے سچ کہا ہے۔

2132- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعِيشِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ. فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ. فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ صُومُوا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند والی رات میں ایک شخص آیا، اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے چاند دیکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا: تم لوگ روزہ رکھو۔

اس روایت کو شعبہ نامی راوی نے ثوری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن زبیر، عیشی - صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دو حد ابن حبان، بینہ و بین محمد بن بکار بن ریان ہاشمی، ان کا انتقال 237ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۴۷)۔

2133- وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا

٢١٣- أخرجه النسائي في الصيام (١٣١/٤ - ١٣٢) باب: (قبول شهادة الرجل الواحد على لعل شهر رمضان) وذكر الاختلاف فيه عن  
سفيان في حديث سماك (عن محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا الفضل بن موسى - به - ثم أورده من طريق أبي داود عن سفيان  
عن سماك عن عكرمة مرسله - ومن طريق عبد الله - وهو ابن المبارك - عن سفيان عن سماك عن عكرمة مرسله - وقال: (وهذا الحديث  
بالصواب لأن سماكاً كان يلفظ فيتلقن) وابن المبارك أثبت في سفيان من الفضل - وقوله لهذا لم يرد في المطبوع من سننه وإنما  
نقلته من الترغيب في نصب الراية (٤٤٣/٢ - ٤٤٤) وقال الترغيب عقبه: (قال الحافظ محمد بن عبد الواحد: رواية زائدة وهازم  
أبراهيم البجلي ما بقوي رواية الفضل الشيباني) وقد رايت ابن المبارك يروي كثيراً من حديث صحيح فبوقفه - انتهى - قلت: -  
المرسل في هذا الحديث جماعة ذكر منهم لنا: أبو داود والترمذي والنسائي والدارقطني - والحديث أخرجه الحاكم (١/٢٤٤)

٢١٣٢ - أخرجه الحاكم في المستدرک فی الصوم (١/١٦٦) قال: حدثنا عبد الهادي بن قانع - به -

عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر کریں۔

2134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَصُومُوا وَأَنْ لَا يَقُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْخَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا . لَمْ يَقُلْ فِيهِ وَيَقُومُوا غَيْرُ حَمَّادٍ .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو رمضان کے چاند کے بارے میں شک ہوا انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اگلے دن روزہ نہیں رکھیں گے اور اس رات تراویح نہیں پڑھیں گے ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھریلی زمین کی طرف سے آیا اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس دن تراویح بھی پڑھیں (اور اگلے دن روزہ بھی رکھیں)۔

صرف حماد نامی راوی نے تراویح ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2135- قُرَيْءٌ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقْلَمُوا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا

۲۱۳۵- لکھنا اور دہ دارقطنی من طریقہ شعبہ عن الثوری: بہ مرسلہ - وقد أخرجه جماعة عن الثوری مرسلًا كما سبق - و تابعه عبد الرزاق عن الثوری: بہ: كما في مصنف عبد الرزاق (۷۴۶۱) - وقد أخرجه جماعة عن سماع به مرسلًا بتتابع الثوری كما سبق - و منہج لیسما: اسرائیل عند ابن ابی شیبہ و حماد: كما سباني -

۲۱۳۵- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۱۲) باب: في شهادة الواحد على روية لعلل رمضان (۲۳۶۱): حدثني موسى بن اسماعيل ..... به - و أخرجه الحاكم (۱/۴۲۶) من حديث عثمان بن سعيد الدارمي عن موسى بن اسماعيل ..... به - وقال الحاكم: (قد احتج البخاري باحاديث عكرمة و احتج مسلم باحاديثه سالك بن حرب و حماد بن سلمة و لفظنا الحديث صحيح و لم يخرجاه) - ا -

لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطُرُوا . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) البتہ (اگر کسی شخص کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور وہ دن ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے) تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے رکھنے ختم کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی گنتی کر لو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**2136** - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَأَبْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَعْجَلُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ - مِثْلَهُ - فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطُرُوا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی (احتیاط کے طور پر روزے رکھنے شروع نہ کرو) پھر تیس کی گنتی پوری کرو اور روزے رکھنے ختم کرو۔

**2137** - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهَذَا ثُمَّ افْطُرُوا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے (پھر روزے رکھنا ختم کرو)۔

**2138** - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . هَذِهِ آسَانِيَّتُهُ صَحَاحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ تمام آسانید مستند ہیں۔

**2139** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

۲۱۳۵ - أخرجه الترمذي في الصوم (۶۸/۲) باب: ما جاء: لا تقدموا الشهر بصوم (۶۸۱) من حديث عبدة بن سليمان و أحمد في مسند (۱۲۸/۲) عن يحيى بن سعيد و ابن حبان في صحيحه (۲۱۵۹) من حديث يزيد بن قارون جيبا - عبدة و يحيى و يزيد - عن محمد بن عمرو - و أخرجه البخاري في الصوم (۱۵۲/۱) باب: لا تقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۹۱۱) و مسلم في الصوم (۱۶۲/۲) باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۰۸۲) من حديث يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة - و قال الترمذي: (حديث صحيح) صحيح و العمل على هذا عند أهل العلم - كقولنا ان يتمهل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان المعنى رمضان - و ان كان رجل بصوم صوما فوافق صيامه ذلك فلا بأس به عند قسم - و قد حكى ابن حجر اكثر من قول في حكمة الشيخ من تقدم رمضان بصوم يوم او يومين و اختار ان الحكم على بالرواية فمن تقدمه بيوم او يومين فقد حامل الظن في ذلك الحكم - قال ابن حجر: (و هذا هو المقيد) و راجع فتح الباري (۱۵۲/۱) -

۲۱۳۶ - أخرجه الدارقطني هنا من رواية أبي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو و أخرجه اسباط بن محمد عن محمد بن عمرو - و رواية أسامة بن زيد عن محمد بن عمرو و قال: (هذه آسانيد صحاح) - و قد مضى ذكر وجوه أخرى لهذا الحديث عن محمد بن عمرو في الذي قبله -

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

جب پہلی کا چاند دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

2140- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَافْطَرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ صُومُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطَرُوا إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ أَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ أَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

☆☆ حضرت ربیع بنی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے (پہلی کے چاند کو دیکھ کر) روزے رکھو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کرو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اگر (رمضان کے آخری دن) بادل چھائے ہوں تو رمضان کے تیس دن پورے کرو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو (یعنی انیس دن گزرنے کے بعد ہی چاند دیکھ لو)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(ایک اور روایت کے مطابق حضرت ربیع نے اسے ایک صحابی سے نقل کیا ہے:) مہینہ (شروع ہونے سے پہلے ہی

۲۱۳۹- أخرجه عبد الرزاق في الصيام (۱۵۶/۴) باب: الصيام (۷۴۰۵) واهمد في المسند (۲۸۱/۲) - وأخرجه مسلم في الصوم (۷۶۲/۲) باب: وجوب صوم رمضان: لروية الهلال الحديث (۱۰۸۱) والنسائي في الصيام (۱۳۳/۴-۱۳۴) باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث وابن ماجه في الصوم (۱۶۵۵) باب: ما جاء في (صوم الروي) ..... من حديث ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة -

۲۱۴۰- أخرجه النسائي في الصوم (۱۳۶/۴) باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربيع فيه: عن محمد بن حاتم عن هبان عن عبد الله عن المعاج ابن اوطاة كتير التذليل وقد عمن- وقد أخرجه جرير بن عبد الحميد عن منصور عن ربيع بن حراش عن حذيفة بن اليمان مرفوعاً- أخرجه ابو داود (۲۹۸/۲) كتاب الصوم: باب اذا اغمى السور الحديث (۲۳۲۶) والنسائي (۱۲۵/۴) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۱۱) والبيهقي في سننه (۲۰۸/۴) كتاب الصيام: باب النسوي عن استقبال سور رمضان من طريق جرير -



روزے رکھنے شروع نہ کرو) جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے اس سے پہلے (تم تمیں کی گنتی پوری نہیں کر لیتے) روزے رکھنے شروع کرو اور (تمیں کی گنتی نہ پوری کر لو تو روزے رکھنے بند نہ کرو)۔

2141- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ . هُوَ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأَقْدُرُوا لَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک ختم نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمیں دن روزے رکھو۔

یہ روایت موطا میں نافع کے حوالے سے ابن دینار کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کی گنتی پوری کرو۔

2142- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ . زَادَ ابْنُ مُرْثِدٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا مَضَى شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَبْتَغِي مَنْ يَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى فَذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا وَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ لَا يَفْطِرُ إِلَّا مَعَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(مہینہ) بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ تم اس وقت تک روزہ رکھنا نہ شروع کرو جب تک اسے

(رمضان کے چاند کو) دیکھ نہیں لیتے اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو جب تک اسے (شوال کے) چاند

کو نہیں دیکھ لیتے اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کر لو“۔

(ابن مرشد نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے نافع بیان کرتے ہیں:) جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو

۲۱۴۱- أخرجه مالك في الموطأ في أول الصيام (۲۸۶/۱) ومن طريقه: الشافعي في مسنده (۲۷۲/۱) و البخاري في الصوم (۱۱۹/۴) - باب

قول النبي صلى الله عليه وسلم: (إذا رأيتم الهلال فصرموا) (۱۹۰/۶) و مسلم في الصيام (۷۵۹/۲) باب: وجوب شهر رمضان لرؤية

الهلال (۱۰۸۰) و البيهقي في الكبرى (۲۰۱/۶) و في المعرفة (۲۳۲/۶) في الصوم: باب: الصوم لرؤية الهلال (۸۵۶۰) -

۲۱۴۲- أخرجه مسلم في الصوم (۷۵۹/۲) باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال (۱۰۸۰) من حديث ابن عتبة عن أيوب: به - وأخرجه

ابن داود في الصوم (۲۰۶/۲) باب: التسمر يكون نسماً وعشرين (۲۳۲۰) و احمد (۵/۲) و الدارمي رقم (۱۶۹۷) طهاسني (۱) و ابن خزيمة

(۱۹۱۸) من حديث حماد عن أيوب: به - وأخرجه مسلم في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال الحديث (۱۰۸۰/۵) و

النسائي (۱۲۲/۲) و احمد في المسند (۱۲/۲) و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۲) من طريقه حماد عن الله عن نافع: به -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کہتے جو چاند نظر آنے کا جائزہ لے اگر نظر آ جاتا تو ٹھیک اگر نظر نہ آتا تو اس دوران چاند کو دیکھنے میں کوئی بادل یا غبار حائل نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور اگر (چاند نظر نہ آتا تو) اور سے دیکھنے میں غبار یا بادل حائل ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنے ختم کرتے تھے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مرشد، ابوقاسم بزاز۔ روی عن عباس بن یزید بحرانی، وحسن بن عرفہ عبدی۔ روی عنہ علی بن محمد بن زید، ابوحسن دارقطنی، ویوسف بن عمر قواس، وغیرہم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۷)۔

2143 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ نَعْتَمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ اَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ ربیع بن حراش، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! (رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) اس وقت تک جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا دنوں کی تعداد پوری کر لو) اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تعداد پوری نہیں کر لیتے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2144 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْاَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ تَصُومُوا وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ اَوْ تَتِمُّوا اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . وَهَذَا مِثْلُهُ .

☆☆ ربیع بن حراش، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب

۱- تخریجہ بہ المصنف بسنن الا سنن، وهو اسناد حسن، فان عبیدة بن حمید التیمی صدوق رجھا اخطا، كما قال الحافظ فی التقریب (۱) و بیانی من طریق سفیان عن منصور فی التیمی بمده۔

۲- تخریجہ احید (۳۶۴/۷) والنسائی (۱۳۵/۷) کتاب الصوم، باب ذکر الاختلاف علی منصور فی حدیث ربیع من طریق سفیان وهو عند عبد الرزاق فی المصنف (۱۶۴/۷) رقم (۷۳۳۷) من طریق التوری ایضاً۔

تک چاند نہ دیکھ لو یا تمہیں کی تعداد مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اس وقت تک روزے رکھنے ختم نہ کرو۔  
جب تک (شوال کا چاند) نہ دیکھ لو یا تمہیں کی تعداد مکمل نہ کر لو۔

2145- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

يَا سِنَادِي نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، جو اس کی مانند ہے۔

2146- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُولُ أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوقِ فَشَكَّكْنَا فِي  
الْهِلَالِ فَبَعَثْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ أَمَلَهُ  
لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ . صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ . وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ  
عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ . وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرُ آدَمَ وَهُوَ ثَقَّةٌ .

☆ ☆ ابو خثیری بیان کرتے ہیں: ہمیں ذاتِ شقوق کے مقام پر عید کا چاند نظر آیا، ہمیں اس بارے میں شک ہوا، کہ پہلی کا چاند ہے یا دوسری یا تیسری تاریخ کا ہے، تو ہم نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو چاند دیکھنے کے ساتھ متعلق کیا ہے، اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو شعبان مہینے کی تمیں کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ دیگر راویوں نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل ہے۔ صرف آدم نامی راوی نے اس حدیث میں ”شعبان کی تعداد“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اور یہ راوی ثقہ ہے۔

2147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَبَى عَلَيْكُمْ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ . يَعْنِي عُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ . صَحِيحٌ شُعْبَةَ كَذَا رَوَاهُ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ آدَمَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ فِيهِ فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ وَلَمْ يَعْنِي .

**يعني:**

٢١٤٦- أخرجه مسلم في صحيحه (١٦٥/٢) كتاب الصيام باب بيان أنه لا اعتبار بكبير الساعات وصغره ..... الحديث (١٠٨٨/٢٨) وابن خزيمة (٣٢٧/١) وابن خزيمة رقم (١٩١٥) من طريق ثعبة عن عمرو بن مرة به - وأخرجه مسلم رقم (١٠٨٨/٢٧) وابن خزيمة (١٩٠٩) من طريق حسين بن عمرو بن مرة به - وقد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس وسجاني في باب الشوادة على رواية السليل من طريق حسين بن عمرو بن مرة به - و قد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس وسجاني في باب الشوادة على رواية السليل من طريق حسين بن عمرو بن مرة به - و قد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس وسجاني في باب الشوادة على رواية السليل من طريق حسين بن عمرو بن مرة به -

٢١٤٧- أخرجه البخاري في الصوم (١٤٣/٤) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم : ( إذا رأيتم الساعات فاصوموا ) (١٩٠٩) (١٩٠٩) (١٩٠٩)

أرم ..... به - وأخرجه مسلم في الصوم (٧٦٢/٢) باب: وجوب الصوم رمضان؛ لرواية السليل (١٠٨١) والنسائي في الصوم (١٢٢/٤) (١٢٢/٤)

أكمل شعبان ثلاثين إذا كان غيمًا والطبراسي (٢٤٨١) وأحمد في (مسند) (٤٥٦' ٤٥٦/٢) من وجه آخر عن ثعبة به - وأخرجه مسلم

الموضع السابق من حديث الربيع بن مسلم عن محمد بن زياد به - وله طرق أخرى متواترة إن شاء الله تعالى -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کرو۔“

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یعنی شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو آدم کے حوالے سے شعبہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تم شعبان کے مہینے کی تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔“

اس روایت میں لفظ ”یعنی“ نقل نہیں کیا گیا ہے۔

2148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بُرْمَاوِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُصُّوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَخْلُطُوا بَرَمَضَانَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَصُومُوا رُؤْيَاهُ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَاهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْمَى عَلَيْكُمْ الْعِدَّةُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے لیے شعبان کی پہلی کے چاند کا حساب رکھو اور شعبان کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ البتہ اگر کسی شخص کے دوسرے دن کے معمول کے مطابق اس دن روزہ ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا) پہلی کے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تعداد پوری کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔

2149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا لُؤَيُّ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ اللَّهُ الْآهْلَةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا

۲۱۴۸- أخرجه البيهقي في سننه (۲۰۶/۴) كتاب الصيام: باب الصوم لرؤية الهلال من طريق الدارقطني: به- وأخرجه الترمذي في سننه (۶۲/۲) كتاب الصوم: باب ما جاء في إحصاء فلال شعبان لرمضان الحديث (۶۸۷): حدثنا مسلم بن الحجاج: حدثنا يحيى بن يحيى: ذكره وأخرجه الحاكم (۱/۴۲۵): حدثنا أبو بكر بن اسماء الفقيه: أنبا اسماعيل بن قتيبة: ثنا يحيى بن يحيى: به- وضمه على شرط مسلم وقد سبق في أخرجه من وجوه عن محمد بن عمرو: به- لكن بلفظ آخر ولا يحفظ لهذا اللفظ- ذكره ابن أبي حاتم في المجلد (۳۶/۱) (۶۷۰) من حديث أبي معاوية: به- وماله به عنه! فقال أبو حاتم الرازي: (هذا خطأ) أنبا لقوم محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته: أخطأ أبو معاوية في هذا الحديث (-) ال- وانظر: العلل (۱/۲۴۵) رقم (۷۸)-

۲۱۴۹- أخرجه الطبراني في الكبير (۲۹۷/۸) رقم (۲۸۳۷) من طريق محمد بن سليمان لوين: ويحيى بن اسماء قال: حدثنا محمد بن جابر: به- وأخرجه ابن عدي (۱۵۰/۶) من طريق لوين: به- وأخرجه أحمد في مسنده (۲۲/۴) من طريقين عن محمد بن جابر: به- وأخرجه ابن عدي أيضا (۱۵۰/۶) من طريق يحيى بن يحيى: ثنا محمد بن جابر: به- وأعله البيهقي في المجمع (۱۴۵/۲) بمحمد بن جابر: به- الحديث ضعفه السيوطي في البدع المنشورة (۳۶۸/۱) أيضا- (محمد بن جابر لقوم السجستاني العنقي: قال البخاري: ليس بالقوي يتكلمون به- مكي من أكبر: وقال أبو داود: ليس بشيء- و ذكره ابن مزي بن آخره: وضعفه أحمد والنسائي وغيرهما-



وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ سَمِعْتُ هَذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ الْآخَرَيْنِ. مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ”اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے لیے دنوں کا حساب رکھنے کے لیے رکھا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے بند کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو۔“

محمد بن جابر راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی ہے اس کے علاوہ مزید دو روایات سنی ہیں۔ محمد بن جابر نامی راوی مستند نہیں ہیں یہ ضعیف ہیں۔

2150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ افْطَرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا. وَخَسَرَ ابْنَهُمَا فِي الثَّالِثَةِ. الْوَاقِدِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے لیے شعبان کی تعداد کا خیال رکھو رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے بند کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں دن کی تعداد پوری کر لو اور پھر روزے رکھنے بند کرو کیونکہ مہینہ بعض اوقات اتنا اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کو اندر کی طرف کر لیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حنظلہ بن علی بن اسقع اسلمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۶/۱)۔

2151 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ

۲۱۵۰ - تفریدہ دارقطنی و الواقدي مشرک الحدیث کما بیہت الترجمة - وقد ورد نحو هذا اللفظ من حدیث ابی ہریرۃ و لا یجوز فیہ علی ما یسوق فریباً۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنَى مَنَحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ مَنَحَرٌ.

رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لیے تم روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کر لو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک اسے نہ دیکھ لو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو تمہاری عید الفطر اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الفطر کریں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الاضحیٰ کریں گے۔ عرفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے، منی سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کی ہر گلی قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

حماد بن زید نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2152- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ اسی روایت کی متابعت بھی موجود ہے۔

2153- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُومُوا لِرُؤُوسِهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ . رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۲۱۵۱- أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۵۱/۴ - ۲۵۲ ) كتاب الصيام: باب القوم يخطئون في روية السبلال من طريق الدارقطني: به - واما طريق مسد عن ايوب فاخرجه ابو داود في سننه رقم ( ۲۲۲۴ ) كتاب الصوم: باب اذا خطا القوم السبلال - و من طريق ابي داود اخرجه الدارقطني - و سياتي في الحديث التالي - والحديث اختلف فيه على ايوب - كما قال الدارقطني في العلل ( ۶۲/۱۰ ) - : ( فاخرجه داود في التيسر فان وعبيد الله بن عمرو الرقي و مسد بن زيد عن ايوب مرفوعاً ووقفه ابن علية و النقفى عن ايوب عن ابي نصر - ) - و قد اختلف فيه على ابن المنكدر: فرفعه روح بن القاسم و معمر: كما سياتي بعد الحديث التالي - و اختلف على ايوب فيه على النضر الذي نقلته عن العلل - و اخرجه ايضا ابن علية عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا و لم يذكر ابا نصر -

۲۱۵۲- اخرجه ابو داود في سننه في الصوم ( ۲۰۷/۲ ) : باب: اذا خطا القوم السبلال ( ۲۲۲۴ ) : ثنا محمد بن عبيد: به - و من طريقه اخرجه الدارقطني لنا - و انظر الحديث السابق -

۲۱۵۳- أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۵۲/۴ ) كتاب الصيام: باب القوم يخطئون في روية السبلال من طريق الدارقطني: به - و اخرجه عبد الرزاق في المصنف ( ۱۵۶/۴ ) رقم ( ۷۲۰۴ ) عن معمر عن ابن المنكدر: به -

”چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔“

پھر انہوں نے اس کے حسب سابق حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا: ”مہینہ بعض اوقات اتنیس دن کا ہوتا ہے۔“

اس روایت کے راوی روح بن قاسم ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ازہر بن جمیل بن جناہ ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

2154- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے روزے اسی دن ہوں گے جب سب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہاری عید اسی دن ہوگی جب سب لوگ عید کریں گے۔

2155- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ. الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: روزہ اسی دن ہوگا جب تم سب روزہ رکھو گے اور عید الفطر اسی دن ہوگی جب تم سب عید الفطر کرو گے اور بڑی عید اسی دن ہوگی جب تم سب لوگ عید قربان کرو گے۔ اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

## 2- باب فِي وَقْتِ السَّحَرِ

### باب 2: سحری کا وقت

2156- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

۲۱۵۶- فی اشارہ محمد بن عمر الواقدي مشرک! کما نفیہم۔ و اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۵۲/۶) کتاب الصیام: باب الصوم یخطنہ رویۃ السیاحل من طریق ابی سعید مولی بنی قاضم ثنا عبد اللہ بن جعفر الخزومی عن عثمان الاخنس عن المقبري عن ابی ہریرہ سیانی من لفظ الطبرانی فی الحدیث التالی۔

بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) اذا سمع احدكم النداء والثناء على يده فلا يضعه حتى يقضى حاجته منه. قال ابو داود اسنده روح بن عبادة كما قال عبد الاعلى. ☆☆ حضرت ابو هريره رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس وقت نہ رکھے جب تک اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔

امام ابو داود بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند کو روح بن عبادة نامی راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے عبد الاعلى نے بیان کیا ہے۔

2157- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ أَبُو الْفَضْلِ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ فِي السَّمَاءِ فَلَا يَمْنَعَنَّ السَّحُورَ وَلَا تَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ وَإِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حُرِّمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ عبد الرحمن بن عائش جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے یہ آدمی کی سحری میں رکاوٹ نہیں ہوتی اس وقت میں نماز (فجر) ادا کرنا جائز نہیں لیکن جب یہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جائے تو اس وقت (سحری کا) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ صبح کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یہ روایت مستند ہے۔

2158- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدِينٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هُمَا فَجْرَانِ فَأَمَّا الَّذِي كَانَهُ ذَنْبُ السَّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا إِلَّا يَحْرُمُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي عَارِضَ الْأُفُقِ فَفِيهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَيَحْرُمُ الطَّعَامُ. هَذَا مُرْسَلٌ.

۲۱۵۸- اخرجه ابو داود (۲۱۴/۲) کتاب الصوم باب: فی الرجل یسمع النداء والثناء علی یدہ الحدیث (۲۳۵۰): حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ... به۔ ومن طریق ابی داود اخرجه الدارقطني لفنا۔ و اخرجه الحاكم في المستدرک (۲۰۴/۱) و البيهقي (۲۱۸/۴) من طريق عن حماد عن محمد بن عمرو به۔ و اخرجه احمد في المسند (۵۱۰/۲) و البيهقي (۲۱۸/۴) و الحاكم (۲۰۴/۱) من طريق حماد بن سلمة عن محمد بن ابی حماد عن ابی هريرة وزاد فيه: (وكان المودنون يودنون اذا بزغ الفجر)۔ و صحیح الحاكم الطريق الاول علی شرط مسلم۔ قال ابن ابی حاتم حماد عن الروایتين لهما! فقال ابوہ: (لهذان الحديثان ليسا بصحيحين: اما حديث حماد فمن ابی هريرة يرفعه وعمره ثقة والحديث الآخر ليس بصحيح)۔ و انه۔ وانظر علل ابن ابی حاتم (۱۲۳/۱-۱۲۴) رقم (۲۴۰) (۲۵۶/۱-۲۵۷) (۷۵۹)۔ الحدیث فی اسنادہ الولید بن مسلم و قو نقة لكنه بدل و يسوي اللسانيد۔ و عبد الرحمن بن عائش: قال ابو حاتم: اخطا من انه صحبة۔ انظر: جامع التمهيد للملائي (ص ۲۲۳) و قال العافظ في التفسير (ت ۲۹۳۶): يقال: له صحبة۔ و قال ابو حاتم: من قال في حديثه: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وقد اخطا)۔ انه۔

۲۱۵۹- اخرجه الحاكم في الصلاة (۱۹۱/۱) من حديث يزيد بن عمار عن ابن ابی ذنب به۔ و صحیح اسنادہ۔



☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک جو بھیڑیے کی دُم کی طرح کی ہوتی ہے وہ کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی تاہم جو چوڑائی سمت میں پھیلتی ہے اس میں نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور سحری کا (کھانا) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔  
یہ روایت مرسل ہے۔

2159- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُخَرِّزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ . لَمْ يَرَهُ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ الْفَرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَيْضًا .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (سحری کا کھانا) کھانا حلال ہوتا ہے ایک فجر وہ ہے جس میں (سحری) کا کھانا کھانا جائز نہیں ہوتا اس میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔  
اس روایت کو زبیری نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

فریابی اور دیگر محدثین نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔  
جبکہ ابن جریج کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2160- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَا مَنصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَاَنْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ . قَالَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ قَدْ ارْتَفَعَ فِي السَّمَاءِ أَبْيَضٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَاَنْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ أَحْمَرٌ فَقَالَ هِيَ الْآنَ فَأَبْلَغْنِي سَحُورِي .

☆☆ سالم بن ابو عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھا ایک رات انہوں نے مجھے

۲۱۵۹- اخرجہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن مزینۃ النیسابوری فی صحیحہ فی الصلوة (۱/۱۸۴-۱۸۵) باب: ذکر بیان الفجر الذی صلاۃ الصبح بعد طلوعہ (۲۵۶) عن محمد بن علی بن مخیرز الکوفی ..... بہ - و قال ابن خزیمة: (لم يرفعه في الدنيا غيره ابو الزبير) - ا - و من طريق ابن خزيمة: اخرجہ الحاكم فی الصلوة (۱/۱۹۱) و فی الصوم (۱/۱۴۵) و البيهقي فی الصوم (۱/۱۶۱) قال الحاكم فی الموضوع الاول: (صحيح على شرط الشيخين في عمدة الرواة) و لم يخرجاه و امراني قد رايتہ من حديث عبد الوليد عن الثوري مرفوعاً - و الله اعلم - ا - و صححه في الموضوع الثاني ايضاً و زاد في اضافہ و صححه بكونه: (خير غريب البيهقي) ا - ائمه ابو احمد الزبيري و اخرجہ غيره عن الثوري مرفوعاً على ابن عباس - ا - ا - ائمه حسن ابو حفص اللبابة: (هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس اللبابة) صدوق كما قال الحافظ في التفسير (ت ۱۹۷۱) - ۲۱۶۰

کہ پھر فرمایا: اتنی دیر نماز ادا کی پھر فرمایا: صبح صادق ہو گئی ہے؟ سالم بیان کرتے ہیں: میں باہر آیا اور واپس آ کر بتایا: آسمان میں کھنکھاہٹ کی طرف جارہی ہے (لسبائی کی سمت میں ہے) تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی دیر نوافل ادا کیے پھر فرمایا: جاؤ جا کر دیکھو کیا صبح صادق ہو گئی ہے؟ میں پھر آیا اور آ کر جواب دیا کہ آسمان میں چوڑائی کی سمت میں سرخی پھیل گئی ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہو گیا ہے میرا سحری کا کھانا لے آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سالم بن عبید الجعفی، من اهل صفة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۰/۱)۔

2161- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَقُلْتُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ وَاحْمَرَّ فَقَالَ ائْتِ الْآنَ بِشَرَابِي قَالَ وَقَالَ يَوْمًا آخَرَ قُمْ عَلَى الْبَابِ بَنِي وَبَيْنَ الْفَجْرِ - وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے یہ کہا: چوڑائی کی سمت میں روشنی ہے اور وہ سرخ ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے لیے پینے کا سامان لے آؤ۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دروازے پر کھڑے رہو (میرے اور فجر کے درمیان) اور جب (فجر ہو جائے) تو مجھے بتا دینا۔ یہ روایت مستند ہے۔

2162- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَأَخُوهُ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ الشَّحِيمِيُّ قَالَ أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا رَفَعْتُ يَدَيَّ مِنَ السَّحُورِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضَ الْإِدَامِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُمَارَةَ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ فَيْءٌ لَأَدْخَلْتُكَ إِلَى طَعَامٍ عِنْدِي وَشَرَابٍ. قَالَ عِنْدَكَ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ثَرِيدًا وَلَحْمًا وَنَبِيذًا فَأَكَلَ وَشَرِبَ وَأَكْرَهَنِي فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَإِنِّي لَوَجِلُّ مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَغُرَّنْكُمْ السَّاطِعُ الْمُضْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَغْرَضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَأَشَارَ بِكَفِّهِ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِي.

۲۱۶۲- أخرجه الترمذي في الصوم (۸۵/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۷۰۵) عن إسناده حديثنا ملأزم بن عمرو - به - وقال الترمذي: حديث طلق بن علي حديث حسن غير صحيح من إسناده الوجه: العمل على هذا عند أهل العلم: أنه لا يحرم على الصائم اللذات والنسب حتى يكون الفجر الأحمر المشرق - به - يقول عامة أهل العلم - الله - وأخرجه أبو داود في الصوم (۳۶۴/۲) باب: وقت السحور (۲۴۲۸) عن محمد بن عيسى: ثنا ملأزم بن عمرو - به - وقال أبو داود: (هذا ما ندرجه أهل الإمامة - الله - وأخرجه ابن خزيمة في الصوم (۱۹۳۰) حديثنا أحمد بن المقام: ثنا ملأزم بن عمرو - به - أخرجه أحمد (۳۲/۴) من طريق محمد بن جابر عن عبد الله بن النعمان - به -

☆☆ عبد اللہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رات کے آخری حصہ میں حضرت قیس بن طلحہؓ میرے پاس آئے اس وقت صبح کے خوف کی وجہ سے سحری کھانا بند کیا جا چکا تھا انہوں نے مجھ سے سالن مانگا میں نے کہا: اے چچا جان! اگر رات کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو میں آپ کو کھانے اور پینے کا سامان دیتا ہوں انہوں نے فرمایا تمہارے پاس ہے؟ پھر وہ اندر تشریف لے آئے تو میں نے سامنے (ثرید) ”گوشت اور نبیذ“ دیئے انہوں نے انہیں کھانے لیا اور پی بھی لیا اور مجھے بھی مجبور کیا تو میں نے بھی کھا اور پی لیا اور مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ تھا پھر حضرت طلحہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ (سحری میں) کھاتے پیتے رہو اور لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں تمہارے سامنے نہیں پھیل جاتی۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔  
اس کے راوی قیس بن طلحہ مستند نہیں ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو صحیحی یامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین و ابوزرعة و نسائی، و ابوحاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و وثقه احمد، و روی عنہ ولده صالح، قال: حاله مقارب۔ ڈھمی: لا جمل هذه لفظة اور دتہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۱۲/۶، ۵۱۳)۔

2163- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفْقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ . إسناده صحيح .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے وقت یہ بات بیان کی: بلال کی اذان تمہیں سحری کرنے نہ روکے اور (اس طرح لمبائی کی سمت میں) افق میں پھیلنے والی روشنی بھی تمہیں نہ روکے جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جاتی (تم سحری کھا سکتے ہو)۔

یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۳- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۶۲) باب: وقت الصوم (۲۲۶۶) عن مسدد بن عمار - و من طريقه أخرجه الدارقطني قنا - و أخرجه مسلم (۷/۷۶۹) كتاب الصيام: باب بيان ان الصوم يحصل بطلوع الفجر و ان له الاكل و غيره الحديث (۱۰/۹۹) (۱۲/۵) و ابن خزيمة (۱۹۲۹) من طريقه عن عبد الله بن سوادة - و أخرجه الترمذي في الصوم (۸۶/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (عن إسناده و يوسف ابن عيسى قالوا: حدثنا و كعب عن أبي لؤلؤ عن سوادة بن حنظلة القشيري عن سمره بن جندب - و قال: (عن حسن) - و أخرجه مسلم (۷۷۰/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان الصوم يحصل بطلوع الفجر الحديث (۱۰/۹۹/۵۵) و النسائي (۱۸۸/۵) - من طريقه عن ثعبة عن سوادة بن حنظلة -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سواد بن حنظلہ قشیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۹۶)۔

2164- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغُرَّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعُمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بلال کی اذان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور یہ سفیدی بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات صبح کے وقت لمبائی میں پھینے والی روشنی کے متعلق فرمائی اور فرمایا: جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیل جاتی تم (سحری) کھا سکتے ہو۔

## 3- باب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ.

باب 3: چاند دیکھنے کی گواہی

2165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَشَدَّ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَأَى الْهِلَالَ لَيْلَوْمَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَهْدَ الْيَنَّا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نَنْسُكَ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا . قَالَ فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيتُ بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ . هَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو یہ قسم دی اور دریافت کی کہ ”فلاں پہلی“ کا چاند دیکھا تھا پھر اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ہدایت کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کریں) اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کون شخص تھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں اس کے بعد میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: وہ صاحب حارث بن حاطب تھے جو حضرت محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس کی سند متصل ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۵- أخرجه أحمد (۱۲۰/۲) ومسلم في صحيحه رقم (۱۰۹۶/۴) وابن خزيمة رقم (۱۹۲۹) والحاكم (۴۲۵/۱) من طريق إسماعيل بن علية -

۲۱۶۵- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۱۱/۲) باب: شهادة رجلين على رؤية الهلال نوال (۲۲۲۸) عن محمد بن عبد الرحيم: أبي يحيى البزار: ثنا سعيد بن سليمان - - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي (۲۴۷/۴) -



راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسہل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۵۵)۔

2166- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ عَهْدَ الْبِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا. فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ. وَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَشَارَ إِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَبِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مَّهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

☆ ☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی:

ہم (چاند دیکھ کر قربانی کریں) یعنی عید الاضحیٰ منائیں اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قربانی کر لیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: وہ گورز کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حارث بن حاطب تھے جو محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس گورنر نے یہ بات بھی کہی کہ تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے (احکامات) میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، پھر اس گورنر نے وہاں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے (یعنی ہم دو گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر چاند نظر آ جانے کا فیصلہ کر دیں)۔

ابو بکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالہیثم حربی سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بیان کیا:

٢١٦٦- مفسر في الذي قبله من هذا الوجه ورجاله كلهم ثقات - محمد بن عمار، هو الكلبي - أبو سؤل الواسطي، وثقه أبو

هاتم و النسائي ابو داود و المجلي و الطبري و طعن احمد في رواياته عن محمد بن ابي هريرة و ليس لهذا منها -

سعید بن سلیمان نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے اسکے بعد ابراہیم نے یہ بات بیان کی: وہ صاحب حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن ضیب بن وہب بن حذیفہ بن جمہ تھے جنہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

**2167-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّا صَحَبْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَانْتَهَمَ حَدَّثُونَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا ثَلَاثِينَ فَإِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا وَأَنْسَكُوا۔

☆☆ عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے ہم نے ان سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو اگر دو عادل لوگ گواہی دیں تو (ان کی گواہی کی بنیاد پر) روزے رکھنے شروع کرو عید النطر کرو یا قربانی کرو (یعنی عید الاضحیٰ مناؤ)۔

**2168-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَجَاءَ أَغْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوا هَذَا صَحِيحٌ۔

☆☆ ربیع ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور یہ رمضان کا تیسواں دن تھا دودھ پاتی آئے اور ان دونوں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر منائیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔

**2169-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عُمَرَ أَجَارَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَا الْهَلَالِ فِي فِطْرِ أَوْ أَضْحَى . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى . وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُدْرِكْ

۲۱۶۷- أخرجه أحمد في مسنده (۲۳۱/۴)؛ حدثنا يحيى بن زكريا قال: أخبرنا معاج: به۔

۲۱۶۸- أخرجه النسائي (۱۳۲/۴) كتاب الصيام باب قبول شهادة الرجل الواحد على لابل شهر رمضان: أخبرني إبراهيم بن يعقوب قال: حدثنا سعيد بن جبب - أبو عثمان - وكان شيخاً صالحاً بطرسوس - قال: أنبأ ابن زائدة عن حسين - به - و انظر الحديث الاول في هذا الباب۔

۲۱۶۹- تقدم في هذا كتاب الصوم۔

عُمَرَ . وَخَالَفَهُ أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بَنٍ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَفْطُرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ . حَدَّثَ بِهِ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْهُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابویلی بیان کرتے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

عبد الاعلیٰ نامی راوی نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن عبد الاعلیٰ نامی راوی ضعیف ہے اسی طرح ابن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابو وائل، شقیق بن سلمہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں (کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے)۔“

اس روایت کو اعمش نے اور ان کے حوالے سے منصور نے روایت کیا ہے۔

2170- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقَيْنِ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ نَهَارًا فَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ . وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ . هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ تَابَعَ الْأَعْمَشُ مَنْصُورٌ كَتَبْنَاهُ بَعْدَ هَذَا .

☆☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، ہم اس وقت خانقین میں موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں یہ فرمایا تھا: چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو عید الفطر اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں۔

اس روایت کو شعبہ نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب تم دن کے ابتدائی حصے میں پہلی کا چاند دیکھ لو تو عید اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا۔

۲۱۶۹- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۴۹/۴) کتاب الصیام: باب من لم یقبل علی رویۃ لیلہ رمضان اللہ تبارک و تعالیٰ عن عدلین من طریقہ الدارقطنی: بہ۔ و اخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۱۶۶/۴-۱۶۷) باب: کم یجوز من الصوم علی رویۃ السیوطی (۷۳۱۲) عن الثوری عن عبد اللہ علی: بہ۔ و اخرجہ البیہقی فی الکبریٰ (۲۴۸/۴) من طریقہ ورفاء بن عمر عن عبد اللہ علی: بہ۔ و اوردہ ابن ہزم فی (المحلی) (۲۲۸/۶) من طریقہ ابن عبد اللہ علی عن ابیہ: بہ۔ قال السیوطی فی (المجمع) (۱۶۶/۴): ورفیہ: عبد اللہ علی التلمیذی: قال النسائی: لیس بالقوی و یکتب مدینہ و ضعفہ اللثامہ (۱)۔ ابن ابی لیلیٰ لم یسمع من عمر و لا یصح حدیثہ۔ و قولہ: (کنا مع عمر - رضی اللہ عنہ - نراء ی السیوطی)۔ یظن المراد لابن ابی ہانم - رحمہما اللہ - من (۱۰۸-۱۰۹) (رقم ۲۰۸)۔

۲۱۷۰- تابع ابی معاویۃ علیہ شعبۃ فاخرجہ عن الأعش - اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۴۸/۴) کتاب الصیام: باب من لم یقبل علی رویۃ لیلہ الفطر اللہ تبارک و تعالیٰ عن عدلین من طریقہ صفی بن عمر ثناء شعبۃ عن الأعش: بہ۔ و سوانی بعد لفظ من طریقہ النضر بن شبل و روى قال: نامة: بہ۔

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2171- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو أُمَيَّةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ خَتَّابٍ أَنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ.

☆☆ ابوالائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس (خاتین کے مقام پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات اس چاند کو دیکھ چکے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم، مصیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۹۲۲)۔

○ حجاج بن محمد لمیسی اعور، ابو محمد، ترمذی اصل، نزہل بغداد ثم مصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ لکنہ اختلاف فی آخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موتہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں بغداد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۳۴)۔

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابو جعفر سرحسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۹)۔

2172- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَاتَاهُ رَاكِبٌ فَرَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْهَيْلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِأَبِي نُعَيْمٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ قَالَ لَا أَذْرِي. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۷۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۴۱۳) من طريق الدارقطني به- وفيد تابع الداعش عليه منصور- فأخرجه عن أبي وائل كما بياني بعد حديث-

۲۱۷۲- أخرجه البيهقي في السنن (۴/۲۴۹) كتاب الصيام باب من لم يقبل على روية لعلال الفطر الا شاهدين عدلين من طريق يزيد- البيا اسرائيل بن جونس به- وانظر الحديث الخامس في الباب-



عَلَيَّ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ فَلَمْ يُثَبِّتْ ذَلِكَ . عَبْدُ الْأَعْلَى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ النَّظَلِيُّ  
غَيْرُهُ أَثَبَّتْ مِنْهُ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ أَصَحُّ إِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ .

☆☆ ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ کے پاس ایک سوار آیا اور  
نے بتایا: اس نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ عید الفطر کریں۔  
محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا  
کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث  
کا سماع کیا ہے تو انہوں نے اسے درست قرار نہیں دیا۔  
عبدالاعلیٰ نامی راوی عبدالاعلیٰ بن ثعلبی ہیں جو مستند نہیں ہیں۔

ابو وائل کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے جسے اعمش اور منصور نے ابو وائل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2173- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِنِينَ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَغْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَلَمَّا  
رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ لَاوَلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً . قَالَ لَنَا  
بَكْرٌ إِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيبٌ وَخَالَفَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .

☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو ہم اس وقت خائنین کے مقام پر  
تھے (اس میں یہ تحریر تھا: ) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک  
عید نہ کرو جب تک دو عادل آدمی اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں۔  
ابو بکر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤمل نامی راوی کو یہ روایت یاد تھی تو یہ روایت غریب ہے کیونکہ امام عبدالرحمن بن  
مہدی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

2174- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِنِينَ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْثَرُ مِنْ بَعْضٍ فَلَمَّا  
رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تُمْسُوا إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً .

☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا ہم لوگ اس وقت خائنین میں موجود  
(اس میں یہ تحریر تھا: ) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو شام ہونے تک افطار نہ

2173- أخرجه البيهقي في سننه ( 212/6 ) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق المدائني به - و مؤمل بن اسماعيل صحابي  
سفيان - كما في الترمذي ( 290/4 ) لكن تابعه ابن مسعودي فأخرجه عن سفيان عن منصور نحو رواية مؤمل - و سفيان بهد لفظه -  
2174- أخرجه البيهقي في سننه ( 212/6 - 213 ) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق النسائي عن سليمان بن عبد الرحمن بن مسعودي به - و قد تابعه عبد الرحمن بن مسعودي عليه محمد بن يوسف - كما سفيان به -

کرو جب تک دو مسلمان اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں (تو تم روزہ توڑ کر عید الفطر مناؤ)۔  
**2175** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ  
 مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2176** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا  
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ  
 اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَقَدِمَ أَغْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاللَّهِ لَا هَآءَا  
 الْهِلَالُ أَمْسَ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا . زَادَ خَلْفٌ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى  
 مُصَلَّاهُمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ .

☆ ☆ ربیع بن حراش ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کے  
 درمیان اختلاف ہو گیا، دودھ پاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی  
 کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی (وہ روزہ توڑ دیں اور عید الفطر  
 منائیں)۔

خلف نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی) لوگ عید گاہ کی طرف (عید کی  
 نماز کے لیے) آئیں۔

یہ سند حسن ہے اور ثابت ہے۔

**2177** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِفُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَتِهِ قَالُوا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَغْدُوا مِنَ الْغَدِ إِلَى عِيدِهِمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ  
 وَهَذَا بَعْدَهُ أَيْضًا .

☆ ☆ ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ  
 گواہی دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے حکم دیا (وہ روزہ توڑ دیں اور اگلے دن صبح  
 عید کی نماز کے لیے جائیں)۔

یہ روایت حسن ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی حسن ہے۔

FWV - أخرجه عبد الرزاق في الصوم (١٦٥/٤) باب: أصبح الناس صياماً وقد رُئي الهلال (٧٢٢٩) عن أنس بن مالك قال: قال النبي  
 صلى الله عليه وسلم: من أبا عمير بن أنس حديثه - أخرجه البيهقي في الصوم من الكبرى (٢٥٠٠٢٤٩/٤) من رواية أبي  
 جهملة بن نبيه عن أبي بشر به -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم صالح کبیر، ابو جعفر بغدادی، نزیل مکہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۶۸)۔

○ ابو عمیر بن انس بن مالک انصاری، وقیل: اسمہ عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیل: کان اکبر ولد انس بن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۴۴)۔

2178- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرٍ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمُومَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَجَاءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

☆☆ ابوبشر بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمیر بن انس کو اپنے بعض چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابونضر اپنے انصاری چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ سوار وہاں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی وہ (روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عید گاہ کی طرف) عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

2179- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالٍ رَمَضَانَ فَصَامَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَقَالَ أَصُومُ يَوْمَ مِنْ شَعْبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ لَمْ يَرِ الْعَامَّةُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَأَى رَجُلٌ عَدْلٌ رَأَيْتُ أَنْ أَقْبِلَهُ لِلْأَثَرِ وَالْإِحْتِيَاظِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدَ لَا يَجُوزُ عَلَى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ قَالَا الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لَا أَقْبِلُ عَلَيْهِ إِلَّا شَاهِدَيْنِ وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى كُلِّ مُغْتَبٍ.

☆☆ فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے رمضان کا روزہ دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

۲۱۷۹- اضرجه الشافعي في الام (۹۶/۲) في اول كتاب الصيام الصغير و من طريقه اضرجه البيهقي في (المعرفة) كتاب الصيام (۲۱۷/۶) باب الشهادة في رمضان (۸۶/۶)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اور فرمایا: میں شعبان کے دن میں روزہ رکھ لوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے میں رمضان کے دن میں روزہ نہ رکھوں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا ہو اور ایک عادل شخص اُسے دیکھ لے تو میں اس بات کو جمع دوں گا کہ میں اس کی گواہی قبول کر لوں کیونکہ اثر سے بھی یہ بات منقول ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔ لیکن اس کے بعد امام شافعی نے یہ فتویٰ دیا: رمضان کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔

امام شافعی اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بارے میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی قبول کروں گا رقیاس یہی ہے ہر غائب چیز کے بارے میں گواہی کا یہی حکم ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی مدنی، یلقب: دیباج، وھو اخو عبد اللہ بن حسن بن حسن لامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۷)۔

2180- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِ ذَلِكَ۔

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص شوال کا چاند دیکھ لے وہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس بات کو مخفی رکھے (لیکن اس اکیلے کی گواہی پر دوسرے لوگ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے والے نہیں ہوں گے)۔

2181- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي بَرَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ أَنَّهُ يَصُومُ لَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلَا يُفْطِرْ لَأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلَى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا مِنْهُمْ ثُمَّ يَقُولُ أُولَئِكَ إِذَا فَطَرُوا عَلَيْهِمْ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ۔

☆☆ امام مالک بیان کرتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اب اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے یہ دن رمضان کا حصہ ہے جو شخص اکیلا شوال کا چاند دیکھ لے وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ لوگ اس بارے میں اس پر الزام لگائیں گے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا کیونکہ اس میں سے بعض لوگ وہ بھی کہتے ہیں جو مامون نہیں ہوتے۔

۲۱۸۰- أخرجه الشافعي في اللام (۹۶/۲) في أول كتاب الصيام الصغير۔

۲۱۸۱- أخرجه مالك في الموطأ (۲۶۰/۱) في الصيام باب: ما جاء في رؤية الهلال للصوم و الفطر في رمضان۔



پھر وہ یہ بات اس وقت بیان کرے جب چاند لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور وہ یہ کہیں: ہم نے چاند دیکھ لیا ہے۔  
**2182** - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْكِنْدِيُّ الصِّيرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ - وَهُوَ الدَّالَانِيُّ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَكَلْنَا هَلَالَ ذِي الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا الْمُقَلُّ يَقُولُ لِلْيَلْتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ لثَلَاثٍ - قَالَ - فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِيَ عَبَّاسٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَقَدَّ لِي مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا أَهَلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَدَّهُ إِلَى رُؤْيَيْهِ. هَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ.

☆ ☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے ذوالحجہ کا چاند دیکھا تو وہ ہمیں بڑا لگا جس شخص نے اس کو کم قرار دیا تھا تو اس نے دوسری رات کا چاند کہا اور جو زیادہ بیان کر رہا تھا اس نے اسے تیسری رات کا چاند کہا جب ہم مکہ آئے اور ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے جب ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے ہمارے سامنے جو گنتی اس حساب تھی (جس میں ہم نے چاند دیکھا تھا) میں نے ان سے کہا: ہم نے تو چاند کو بڑا دیکھا تھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے چاند کے دیکھے جانے کے ساتھ (مہینے کے آغاز کو) مشروط کیا ہے۔  
 یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف حضری کو فی صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ راوی کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸)۔

**2183** - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةٍ رَأَيْنَا الْهَلَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلْيَلْتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِلْيَلْتَيْنِ وَبَعْضُهُمْ لثَلَاثٍ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ هُوَ لِلْيَلَّةِ الَّتِي رَأَيْتُمُوهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَدَّهُ إِلَى الرُّؤْيَةِ. وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆ ☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب ہم نے بطن نخلہ میں پڑاؤ کیا تو ہم نے چاند دیکھ لیا، بعض نے کہا: یہ دوسری کا چاند ہے اور بعض نے کہا: یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی، ہم نے انہیں بتایا: ہم نے چاند دیکھا تھا، بعض نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: تیسری

۲۱۸۲ - أخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان انه لا اعتبار بكمهر الهلال و صفه (۱۰۸۸) عن أبي بكر بن أبي شيبة: حدثنا

فضيل بن

ت کا چاند ہے انہوں نے کہا: تم نے کس رات میں اسے دیکھا تھا تو ہم نے کہا: فلاں رات کو تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی رات کا جس رات میں تم نے دیکھا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حکم کو دیکھنے کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

2184- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا هَلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّ لَكُمْ لِرُؤْيِيهِ فَإِنْ مِى عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆☆☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا، ہم ذات عرق میں موجود تھے ہم نے ایک شخص کو رت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دریافت کرنے کے لیے بھیجا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نادر فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے تمہارے سامنے پھیلا دیتا ہے اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم - تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت مستند ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَاعِدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدِمَتْ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَى رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَبَعَثْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَقُلْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ أَوَّلَ نَصُومٍ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيِيهِ مُعَاوِيَةُ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا وہ فرماتے ہیں: میں شام آیا، سیدہ ام الفضل کا کام پورا کیا، اسی دوران رمضان کا چاند نظر آ گیا، میں شام میں ہی موجود

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۶/۲) باب: بيان انه لا اعتبار بكبر الساعات و صفره (۱۰۸۸) وابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: دليل على ان الساعات يكون لليلة التي يرى صفر او كبر ما لم ينقض ثلاثون يوماً للتسوية ثم لا يرى الساعات لغيره او سحاب الخلافها - مسلم و ابن خزيمة - عن بشار محمد بن بشار ..... به - والخرجه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة و ابن المنذر كلاًهما عن محمد بن جعفر به -

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان ان نكس بلد مرقسوم و انصوم اذا رآوا الساعات ببلد لا يثبت حكمه لما بعد منصوم و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: الدليل على ان الواجب على الفل كل بلدة صيام رمضان: لروايتهم لرواية غيرهم كذا لما عن علي بن حجر السلمي عن اسماعيل بن جعفر به - والخرجه مسلم عن يحيى بن يحيى و يحيى بن ايوب و قتيبة كلهم عن محمد بن جعفر به -

تھا، میں نے جمعے کی رات میں چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا، حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے چیت کی، پھر جب میں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے پوچھا: تم نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ تو میں نے جواب دیا: میں نے اُسے جمعہ کی رات میں دیکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا، میں نے روزہ بھی رکھا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھیں گے، یہاں تک کہ تمیں کی تعداد پوری ہو، لیس یا شوال کا چاند دیکھ لیں تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حرمۃ قرشی مدنی، مولیٰ ابن حویطب، وقد ینسب یہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۴۳)۔

2186- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الْقَوَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَصْبَحْنَا صَبَاحَ ثَلَاثِينَ فَجَاءَ أَغْرَابِيَّانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَا بِالْفِطْرِ وَأَفْطَرُوا.

☆☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (رمضان کے مہینے میں) تیسویں دن کی صبح کی بات دود بیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چائے پیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ ختم کریں اور عید الفطر منائیں)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن بشار رمازی، ابواسحاق بصری، حافظ لہ اوہام، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۶)۔

۲۱۸۶- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۹۷/۱): حدثنا جعفر بن محمد بن نعيم الخليلي: ثنا علي بن عبد العزيز: ثنا الحسن بن الطائفي: ثنا سفيان: به - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲۱۸/۱) كتاب الصوم: باب من لم يقبل على روية سفيان: لا نأخذ به - وقال الحاكم: لهذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وقد اختلفوا في إسناده: كما تقدم ذلك.

## 4- باب تبیت النية من الليل وغيره

باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا

2187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . تَقَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔“

مفضل سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبد اللہ بن عباد نامی راوی منفرد ہیں تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2188- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُؤْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ .

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ . وَقَالَ أَيُّضًا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ لَهْيَعَةَ وَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا۔“

۲۸۷- أخرجه البيهقي في الكبرى ( ۲۰۲/۱ ) في الصيام باب: الدخول في الصوم بالنية من هذا الوجه - قال الحافظ في ( التلخيص ) ( ۱۸۹/۲ ) : ( وفيه عبد الله بن عباد وهو مجهول وقد ذكره ابن حبان في المجروحين ( ۱۶۷/۲ ) وقال : ( شيخ سكن مصر يغلب الاخبار روى عن الفضالة عن يحيى بن أيوب عن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي - عليه الصلاة والسلام - وقال : ( من لم يبيت النية قبل طلوع الفجر فلا صيام له ) وهذا مقلوب : إنما هو عند يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة صحیح من غير هذا الوجه فيما يشبه هذا - روى عنه روح بن الفرخ أبو الزنبايع نسخة ( موضوعة ) - ( ۱۷۰۰ ) عن أبي بكر بن أبي نبيبة - به -

۲۸۸- وأخرجه الطبراني في الأوسط ( ۹۰۹۴ ) من حديث معمر بن عيسى ثنا اسحاق بن حازم - به - ولفظه : ( لم يورضه ) - وقال : ( لم يرو هذا الحديث عن اسحاق بن حازم إلا معمر - وهذا الحديث اللبث بن سعد عن يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ولم يقل : ( يورضه ) قال : ( يفرضه ) - ( ۱۷۰۰ ) وقال ابن أبي حاتم في العلل ( ۲۲۵/۱ ) ( ۶۵۱ ) : ( سألت أبي عن حديث أخرجه معمر بن القزاز عن اسحاق بن حازم عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - قلت لأبي : أيهما أصح ؟ قال : لا أدري لهذا الحديث ما سمع من سالم أو سمع من الزهري عن سالم - وقد روى الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن حفصة قولها غير مرفوع - وهذا عند أبيه - والله أعلم - ( ۱۷۰۰ )



ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:  
 ”جو شخص رات میں ہی اسے لازم نہیں کر لیتا۔“  
 یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2189- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . رَفَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرَّفَعَاءِ . وَاخْتَلَفَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي إِسْنَادِهِ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا وَتَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ وَكَذَلِكَ قَالَ بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ وَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَاخْتَلَفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِي إِسْنَادِهِ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَيْضًا عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَحَفْصَةَ قَالَا ذَلِكَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص صبح صادق سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا۔“

اس روایت کو بعض راویوں نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2189- أخرجه أبو داود في الصوم (٢٤١/٢) باب: النية في الصيام (٢٤٥٤) عن أحمد بن صالح عن عبد الله بن وهب: به - وأخرجه الترمذي في الصوم (١٠٨/٢) باب: ما جاء في صيام لمن لم يهزم من الليل (٧٢٠) عن إسماعيل بن منصور: أخرنا ابن أبي مريم: أخرجه يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر: به - وأخرجه النسائي في الصوم (١٩٧/١) باب: ذكر اختلاف الناقلين لأخبار حفصة عن حديث الليث بن سعد عن يحيى بن أيوب: به - ومن حديث أنس بن مالك عن يحيى بن أيوب: وذكر آخر أن عبد الله بن أبي بكر بن معمر بن عمرو بن هزيم حدثنا عن ابن شهاب عن سالم: به - وقال الترمذي: (حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعاً إلا من هذا الوجه - وقد روي عن شافع عن ابن عمر قوله: وهو أصح - وهكذا أيضاً روي هذا الحديث عن الزهري موقوفاً ولا نعلم أحد رفعه إلا يحيى بن أيوب - وإنما معنى هذا عند أهل العلم: لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان أو في قضاء رمضان أو في صيام نذر - إذا لم ينو من الليل لم يجزه - وأما صيام التطوع: فمباح له أن ينويه بعد ما أصبح - وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق) - قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص المبير) (٣٦١/٢): (اختلفوا في رفعه وقفه: فقال ابن أبي حاتم عن أبيه: لا امرئ أبصر أصح في رواية يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم: ورواية إسماعيل بن هازم عن عبد الله بن أبي بكر عن سالم بطور من ساطة الزهري: لكن الوقف أشبه - وقال أبو داود: لا يصح رفعه - وقال الترمذي: الموقوف أصح - ونقل في (العلل) عن البخاري أنه قال: خطأ - وهو حديث فيه اضطراب - والصحيح عن ابن عمر موقوف - وقال النسائي: الصواب عن موقوف - ولم يصح رفعه - وقال أحمد: ما له عندي ذلك إلا بشار - وقال الحاكم في (المستدرک) (١) صحيح على شرط الشيخين - وقال في (المستدرک) (٢) صحيح على شرط البخاري - وقال البيهقي: رواه ثقات إلا أنه روي موقوفاً - وقال الخطابي: أسنده عبد الله بن أبي بكر وزيادة الثقة مقبولة - وقال ابن حزم: لا اختلاف فيه بزياد الخبر قوله - اه -

بعض نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض راویوں نے اسے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

زہری سے نقل کرنے کے بارے میں اس روایت کے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

2190- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں

ہے۔

2191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ

جَمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ فَلَا يَصُمْ.

☆☆ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص رات کو ہی روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے تو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کو صبح ہو جائے اور اس شخص نے ارادہ نہ

کیا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمونہ بنت سعد، اوسعید، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ لھا حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

”الترغیب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳/۲، ۶۱۵)، اصابہ (۳۲۳/۸) وما بعدھا۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُولُ أَصْبَحَ

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا صُبْحَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا فَرَأَى هَلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتَّى أَمْسَى.

۱۹۹- أخرجه النسائي في الصيام (۱۹۷/۱) باب: ذكر اختلاف النافلين لغير حفصة في ذلك عن إسماعيل بن إبراهيم عن سفيان به۔

۲۰۰- أخرجه ابن أبي عمير عن حرب عن سفيان به۔ وقال عقبه: (ارسله مالك بن انس)۔ ثم أورد من حديث ابن القاسم: حدثني مالك عن ابن شهاب

عن عائشة وحفصة مثله۔ قال البيهقي في (المعرفة) (۲۲۸/۶) (۸۵۶۰): (ارسله مالك عن ابن شهاب عن حفصة) وأخرجه الليث عن عقيل عن

الزهري عن سالم عن عبد الله وحفصة قال ذلك وأخرجه معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة۔ وقيل: عن معمر عن الزهري عن

سيرة بن عبد الله عن أبيه عن حفصة۔ وقيل غير ذلك)۔ (۱)۔ وراجع بقية طرق الحديث الموضع السابق عند النسائي۔

۲۰۱- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۶۶/۲) من طريق الدارقطني به۔ والواقدي منسوخ: كما سبق۔

۲۰۲- فيه الواقدي أيضًا۔ وأما ابن عمر أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۱) باب: أصبح الناس صياماً وقد رثي الربيع (۱۷۴۰) عن

ابن جريح قال: أخبرني موسى عن نافع قال: رثي لعلال شوال من الشواهد فلم يفطر عبد الله حتى أمسى، وخرج إلى المصلى من الفد۔

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى هِلَالَ شَوَالٍ نَهَارًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ هِلَالَ شَوَالٍ إِذَا رُئِيَ بَاكِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنْ رُئِيَ هِلَالَ شَوَالٍ بَعْدَ أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ إِلَى الْعَصْرِ أَوْ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ تیسویں تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں صبح کی آپ نے دن میں ہی شوال کا چاند دیکھ لیا تو آپ نے شام میں افطاری نہیں کی۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے دن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اُس وقت تک افطاری کرنا حلال نہیں ہے جب تک تم پہلی کا چاند اس وقت تک نہیں دیکھ لیتے جب اسے دیکھا جاتا ہے (یعنی رات کے وقت)۔

معاذ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں دریافت کیا جب اسے صبح کے وقت دیکھ لیا جائے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر شوال کا چاند صبح صادق ہو جانے کے بعد عصر تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مغرب تک) طلوع ہو جائے تو اس رات کا چاند شمار ہوگا جو آگے آئے گی۔

امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

2193- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَهِيَ

جَدَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَيْهَا فَاتَى بِإِنَاءٍ فَشَرِبَتْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ

النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ أَمِيرٌ - أَوْ أَمِينٌ - نَفْسِهِ فَإِنْ شَبَّتِ فُصُومِي وَإِنْ شَبَّتِ

فَافْطِرِي .

۲۱۹۳- أخرجه أحمد (۳۶۱/۶) والنسائي في الكبرى (۲۶۹/۲) كتاب الصيام: باب الرخصة للصائم المتطوع ان يفطر وذكر اختلاف

الناقلين لحديث أم هانئ - الحديث (۳۲۰۲/۲) من طريق شعبة عن جعدة عن أم هانئ - وقال النسائي: (لم يسمعه جعدة من أم هانئ)

فقد قال شعبة: وكان سماعك بقول: حدثنا ابننا أم هانئ - فروثه أنا عن الفضل بن الربيع - وبياننا لهذا عند الدارقطني - وأخرجه الطيالسي (۱۸۸)

عن شعبة - نحوه - ومن طريق الطيالسي أخرجه الترمذي في الصوم (۱۰۹/۲) باب: ما جاء في افطار الصائم المتطوع (۷۳۲) والبيهقي في السمعرة (۲۲۸/۶) في الصوم: باب: صيام التطوع والخروج منه (۸۹۲۰) وأحمد في مسنده (۲۶۱/۶) - وقال الترمذي: (حديث صحيح)

هانئ في إسناده مقال والعمل عليه عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: أن الصائم المتطوع إذا أفطر فلا قضاء عليه - إلا أن يصب ان بنفسه - وهو قول مطاوع الثوري وأحمد وإسحاق والشافعي - (۵) - قال الزيلعي في نصب الرضا (۱۶۹/۲): (في مسنده اختلاف) وفي لفظه اختلاف - (۵) - قال الفهري في السجدة (۲۶۵/۵): (وفي إسناده اضطراب إلا أن سند أبي

سالم من ذلك - والحديث صحيح: كما في الحاكم والذهبي - (۵) - قلت: وإسناده أبي داود الذي أشار إليه الفهري: هو حديث عثمان بن محمد بن أمية - شعبة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن العمار عن أم هانئ - به - ومن طريق أبي داود

أخرجه البيهقي في مسنده (۲۷۷/۱) كتاب الصيام: باب صيام التطوع والخروج منه قبل نيامة -

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے لیے ایک برتن بڑھایا گیا، تو آپ نے اس میں سے پیا، پھر وہ برتن میری طرف بڑھا دیا، میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی ذات کا امین ہوتا ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو، اگر چاہو تو یہ کھاپی لو۔

2194- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً . فَقَالَ لَهَا أَكُنْتَ تَقْضِينَ عَنْكَ شَيْئًا قَالَتْ لَا . قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ . اخْتَلَفَ عَنْ سِمَاكِ فِيهِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكُ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لایا گیا، آپ نے اسے پیا، پھر میری طرف بڑھا دیا، پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کوئی قضاء روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

سماک نامی راوی سے نقل کرنے میں اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

2195- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوُّعُ أَمِينٌ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ لَا حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا وَحَدَّثَنِي بِهِذَا الْحَدِيثِ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشروب لایا گیا، آپ نے اسے نوش فرمایا اور مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کے بارے میں (امین) ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ کہے:) ابھر ہوتا ہے (یعنی اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) یعنی اگر چاہے تو روزہ برقرار رکھے اور اگر چاہے تو توڑے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت سیدہ ام ہانی سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! یہ روایت ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔

2194- أخرجه الترمذي في الكبرى (٢٥٠/٢) كتاب الصيام، باب ذكر حديث سيماك الحديث (٢٢٠٤) - و البيهقي في سننه (٢٧٦/٤) كتاب الصيام، باب صبر المتطوع والخروج منه قبل تمامه من طريق أبي عوانة عن سيماك - به -  
2195- أخرجه الطيالسي (١٦١٨) عن شعبه - به - و من طريق الطيالسي أخرجه الترمذي و غيره: كما سبق في الرواية قبل الماضية -



شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے جعدہ کے صاحبزادوں میں سے زیادہ فضیلت والے شخص سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

2196- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ سِمَاكُ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أُمِّ هَانِيٍّ فَرَوَيْتُهُ أَنَا عَنْ أَفْضَلِهِمَا وَصَلَّ إِسْنَادُهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: سماک یہ فرمایا کرتے تھے کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے یہ حدیث سنائی ہے اور میں نے اس حدیث کو ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت والے صاحب سے نقل کیا ہے۔

امام ابو داؤد نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَرِبَ شَرَابًا فَأَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ قَالَتْ اسْتَغْفِرُ لِي إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً مِثْلَ قَوْلِ أَبِي عَوَانَةَ قَوْلُهُ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ وَهُمْ مِنَ الْوَلِيدِ وَهِيَ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور اپنا بچا ہوا مشروب سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کو عطاء کیا تو سیدہ ام ہانی نے بھی اُسے پی لیا پھر انہوں نے عرض کی: میرے لیے دعائے مغفرت کریں کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابو عوانہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ایسے الفاظ ہیں:

”راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے یہ ولید نامی راوی کا وہم ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔“

2198- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا صَائِمَةٌ فَسَأَلَنِي فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُورَكَ قَالَ إِنْ كَانَ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ.

2197- أخرجه النسائي في الكبرى (۲۲۰۷) كتاب الصيام باب ذكر حديث سمالك عن طريق إسباط عن سمالك عن رجل عن يحيى به- فراه فيه: (عن رجل) بين سمالك ويحيى- وقد روى في الوليد- كما ذكر الدارقطني هنا- فان إسباطاً ضالفاً؛ فأخرجه عن سمالك عن رجل عن يحيى- كما أخرجه النسائي- وفي إسناده مجسول-

2198- أخرجه أحمد (۲۴۲/۶) من طريق سوز والد الدارمي (۱۷۴۲) من طريق أبي النعمان كذا في- سوز و أبو النعمان- قالوا: حدثنا عبد بن سلمة به- وأخرجه أحمد (۱۶۲/۶)؛ حدثنا يزيد؛ حدثنا حماد بن سلمة به- وفيه (هارون) ابن بنت أم هاني؛ أو ابن أم هاني- وفي تقدم من رواية أبي عوانة عن سمالك- وذكره البيهقي في المعرفة (۲۲۹/۶) في الصيام باب: صيام التطوع والخروج منه (۱۸۹۲) من طريق أبي داود الطيالسي؛ حدثنا حماد بن سلمة به-

وَرَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ .

☆☆ ہارون اپنی دادی (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشروب کا بچا ہوا میری طرف بڑھایا تو میں نے اسے پی لیا پھر میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کو واپس کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ رمضان کی قضاء کا روزہ تھا تو تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو اس کی قضاء کر لینا اگر چاہو تو قضاء نہ کرنا۔

اس روایت کو حاتم بن ابوصغیرہ نے سماک کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون، من ولد ام ہانی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۰۰)۔

2199- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْخَقَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ - يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ - حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے وہ چاہے تو روزہ برقرار رکھے اگر چاہے تو توڑ دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حجاج، اہتمی، منقری، خاقانی، ابویوب بصری، واسم ابیہ عبداللہ، یہ لین الحدیث ہیں، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۵۷۷)۔

2200- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ - أَوْ أَمِيرٌ - نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . اخْتَلَفَ عَلَى سِمَاكِ فِيهِ وَإِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكُ مِنْ ابْنِ أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ

۲۱۹۹- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۲۹) من حديث بندار ثنا يحيى بن أبي حجاج الخاقاني - به - وأخرجه النسائي في الكبرى (۲/۲۵۱) كتاب الصيام: باب ذكر حديث سمالك الحديث (۲۳۰۸-۲۳۰۹) والبيهقي في سننه (۱/۲۷۶) وأحمد في المسند (۶/۱۲۴) من طريق أبي يونس القشيري: هانم بن أبي صغيرة - به - قال النسائي: (أبو صالح لهذا يختلفون في اسمه: فقبل: أنه باذان - وقيل: باذام - وهو ضعيف الحديث - قال: وهو أبو صالح صاحب الكلبى - وقد روي عنه أنه قال في مرضه: كل شيء - حدثكم به فروى كذب - قال: وقال مزيان عن محمد بن قيس عن حبيب بن أبي ثابت: كنا نسمي أبا صالح: دوزن - وهو بالفارسية: كذاب - إلا أن يحيى بن سعيد لم يتركه - وقد حدث عن إسماعيل بن أبي خالد عنه -

۲۲۰۰- أخرجه الحاكم في الصوام (۱/۱۲۹) باب: صوم التطوع من حديث بكار بن قتيبة القاضي: ثنا صفوان بن عيسى القاضي - به -

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے بارے میں امین (راوی کو شک ہے) امیر (یعنی وہ اپنی مرضی کا مالک ہو) ہے) چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو توڑ دے۔

اس بارے میں سماک سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

سماک نے اس حدیث کو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے سے سنا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو

الرُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِإِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَأْسًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

2202- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيدُ

الصَّوْمَ فَيَقُولُ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَتَاكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ فَنَقُولُ أَوْ لَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا فَيَقُولُ بَلَى وَلَكِنْ لَا بَأْسَ أَفْطَرَمَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا أَوْ قَضَاءً رَمَضَانَ. مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ الْعَرُزَمِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے کوئی (کھانے کی

چیز) تمہارے پاس آئی؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ عرض کرتے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی

نیت نہیں کی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ہاں! لیکن اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں روزہ توڑ دوں جبکہ وہ نذر کا نہ ہو

رمضان کا نہ ہو۔

محمد بن عبید اللہ نامی راوی عزری ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

2203- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ

۲۲۰۱- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۴-۲۷۲) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيت (۷۷۷) عن ابن جريج: به- و أخرجه

النسائي: أخرنا عبد المجيد عن ابن جريج: به- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۷/۴) و المعرفة (۲۶۰/۶) في الصوم: باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۷)-

۲۲۰۲- أخرجه ابن خزيمة (۲۱۴۱) و ابن حبان (۳۶۲۹) من حديث روح بن عباد: به- و أخرجه مسلم في الصوم (۸۰۹/۲) باب: صوم

صوم النافلة بنية النذر قبل الزوال (۱۱۵۴) و ابو داود في الصوم (۲۴۲/۲) باب: في الرخصة في ذلك (۲۵۵) و الترمذي في الصوم

(۱۱۸/۲) باب: صيام المنطوع بغير تبييت (۷۲۳) و النسائي في الصوم (۱۹۵-۱۹۶/۴) باب: النية في الصوم و البيهقي في الصوم

(۲۷۵-۲۷۶/۴) باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل نومه و عبد الرزاق في الصوم (۲۷۷/۴) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيت

(۷۷۹۲) و أحمد في مسنده (۲۰۷/۶) من وجوه من طلحة بن يحيى: به-

لِلّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ الطَّعَامِ قُلْتُ لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ.

☆☆ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند کرتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ کے پاس وہ والا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، تہمی، مدنی، نزیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۵۳)۔

2204 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَطْحَاءَ وَآخَرُونَ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنَسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّبِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِذَا أَصُومَ . وَدَخَلَ عَلَى يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ . قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِذَا أَطْعَمَ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں کھا لیتا ہوں اگرچہ میں نے روزے کی نیت کی تھی۔

اس روایت کی سند حسن صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن حسن بن عنسہ وراق نیشلی، ابو عبد اللہ بصری، نزیل (سامرا)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۰۱)۔

2205 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ  
- أخرجه البيهقي في الكبرى في الصوم (۲۰۲/۴) من رواية عكرمة عن عائشة به - وقال: (وهذا إسناد صحيح) - ۱۰ -



عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفْطِرْ مَتَى شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو تو وہ جب چاہے اُسے توڑ دے۔

ہے۔

2206- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا

الْعُمَيْسِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ ابْنِ

الدَّرْدَاءِ- قَالَ- فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةٌ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ

اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفْطِرَنَّهُ قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ مَعَهُ

ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَائْتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَقَالَ

كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ قَالَ قُمْ الْآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّأَا ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِرَسُولِ

رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالَّذِي أَمَرَهُ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا

الدَّرْدَاءُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ لَفَظَ أَبِي طَالِبٍ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان

فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا (منہ بولا بھائی) بنا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان

حضرت ابودرداء سے ملنے کے لیے آئے تو سیدہ ام درداء کو خراب حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: آپ کے بھائی رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں دن کے وقت روزہ رکھتے ہیں انہیں دنیا کی اور بیوی کی کوئی ضرورت

نہیں ہے پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور ان سے

آگے کھانا رکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ بھی کھائیے انہوں نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ روزہ توڑ دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا

میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھا لیا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت اُن کے ہاں گئے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارا

۲۲۰۵- أخرجه ابن أبي شيبة عن أبي الأحوص عن سماك بن- وأخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۴) باب: افطار التطوع (۲۷۷-۲۷۸)

۲۲۰۶- أخرجه البخاري في الصوم (۱۹۶۸) باب: من أقسم على أخيه ليفطر في التطوع ولم ير عليه قضاء إذا كان أوفى له وفي

كتاب البر والادب (۲۲۰) من طريق جعفر بن عون-

کہ وہ نوافل ادا کرنے شروع کریں تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا اور ان سے کہا کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے آپ نفلی روزہ رکھیں بھی اور کسی دن چھوڑ بھی دیں (نفلی نماز) ادا بھی کریں اور سو بھی جایا کریں اپنی اہلیہ کے پاس بھی جایا کریں ہر حق دار کو اس کا حق دیا کریں۔ جب صبح کا وقت قریب آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھیں اگر آپ (نوافل ادا کرنا چاہیں) یہ دونوں حضرات اٹھے انہوں نے نوافل ادا کیے پھر (فجر کی نماز) ادا کرنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو درداء! تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے آپ نے وہ ہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت سلمان نے ارشاد فرمائی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابو طالب نامی راوی کے ہیں۔

**2207-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْتِينَا فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ . فَإِنْ قُلْنَا نَعَمْ تَغْدَى وَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . وَإِنَّهُ أَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ وَإِنَّا قَدْ خَبَأْنَاهُ لَكَ . قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَأَكَلْ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ وہ کھا لیتے اور اگر ہم عرض کرتے: جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمیں تحفہ کے طور پر (حیس) بھیجا گیا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں تحفے کے طور پر حیس دیا گیا ہے جو میں نے آپ کے لیے سنبھال کے رکھا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی لیکن پھر آپ نے اُسے کھا بھی لیا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**2208-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۰۷- مفسر تخریجہ قبل اربع روایات۔ وروایۃ الثوری لہذہ عند ابی داود والترمذی والنسائی فی المواضع السابق ذکرہا۔  
۲۲۰۸- اخرجہ النسائی فی الکبریٰ- کہا فی تہذیب الراۃ (۱۶۸/۲)-: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ -بہ- وَاخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ -بہ- وَمِنْ طَرِيقٍ الشَّافِعِيُّ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ (۲۲۵/۶) فِي الصِّيَامِ: بَابُ: صِيَامِ النُّطُوعِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ قَبْلَ تَمَامِهِ (۹۰۶) (۸۹۰۷) وَفِي الْكُبْرَى (۲۷۶/۴) (۲۷۵)- وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي (الْمَعْرِفَةِ): (قَالَ الْمَرْزُوقِيُّ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَةً مَجَالِسَهُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ: (صَاوِمٌ يَوْمًا مَكَانَهُ): ثُمَّ عَرَضْتُهُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ: بِسَنَةِ فَاجَابَ فِيهِ: (صَاوِمٌ يَوْمًا مَكَانَهُ)- قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: (لَهُذَا هُمُوتَ قَدْ اَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ دُونَ هَذِهِ اللَّفْظَةِ- وَاَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى دُونَ هَذِهِ اللَّفْظَةِ: مَنْسُومٌ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَتَبَعُهُ بَنُ الْعَبَّاسِ وَعِنْدَ الْوَاحِدِ بَنُ زِيَادٍ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَبَعْثُ بْنُ سَعِيدٍ الْفُطَّانُ وَبَعْثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ)- وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْكُبْرَى: (وَمَوَازِيَهُ- بِمَنْسِي: ابْنُ عُيَيْنَةَ- عَامَةً دَاهِرَهُ لِهَذَا الْحَدِيثِ: لَا يَذْكُرُ فِيهِ هَذَا اللَّفْظَ مَعَ رَوَايَةِ الْجَمَاعَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى لَا يَذْكُرُهُ مَنْسُومٌ اَمَامَهُ: مَنْسُومٌ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَتَبَعُهُ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَغَيْرُهُمْ- نَدَلَ عَلَى خَطِّ هَذِهِ اللَّفْظَةِ- وَاللَّهِ اعْلَمُ- وَفَرَوِي مِنْ وَجْهِ آخَرٍ عَنْ عَائِشَةَ لَبَسَ فِيهِ هَذِهِ اللَّفْظَةُ)- (۱۰۱)-

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ . وَأَهْدِي لِي حَيْسٌ . فَقَالَ إِنِّي أَكِلٌ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . لَمْ يَرَوْهُ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْبَاهِلِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَى قَوْلِهِ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . وَلَعَلَّهُ شَبَّهَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكثَرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کہا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے پھر آپ کی خدمت میں حیس لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں سے کھالتا ہوں اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ میں اس روایت کو صرف باہلی نے نقل کیا ہے کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے یعنی ان الفاظ کی:

”اس کی جگہ پھر روزہ رکھ لوں گا۔“

شاید یہ بات اُن کے لیے مشتبہ ہو گئی ہو باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے ان الفاظ کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

2209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے کوئی چیز منگواتے اور آپ کو اس دن کوئی چیز نہ ملتی تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔ اس روایت کے راوی عبد اللہ معروف نہیں ہیں۔

2210 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمٌ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطَرُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب کی دعوت کی تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو تم

۲۲۰۹ - أخرجه النسائي في الصوم ( ۱ / ۱۹۲ - ۱۹۵ ) باب: النية في الصيام و الاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه و ابن ماجه في الصوم ( ۱ / ۵۱۲ ) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل ( ۱ / ۱۷۰ ) و ابو يعلى في مسنده ( ۱ / ۱۷۱ ) من رواية مجاهد عن عائشة به -  
۲۲۱۰ - أخرجه الطيالسي في ( مسنده ) كما في نصب الرابة للزيلعي ( ۲ / ۱۶۵ ) - حدثنا محمد بن ابي حنبل عن ابراهيم بن عبيد الله بن رفاعه الزعفراني عن ابي سعيد الخدري به - و هو مرسل -

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے، تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے تم روزہ توڑ دو اور پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۶)۔

2211- حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ . الْفَزَارِيُّ هَذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، اللہ نے اُسے کھلایا ہوگا اور پلایا ہوگا۔“

اس روایت کے راوی فزاری محمد بن عبید اللہ عزمی ہیں۔

2212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلْفٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِرْسَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَعَامًا فَذَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا أُتِيَ بِالطَّعَامِ تَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَكَ . قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ كُلُّ وَصْمٍ يَوْمًا مَكَانَهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کھانا تیار کیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی دعوت کی، کھانا لایا گیا، تو ان لوگوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور

۲۲۱۱- محمد بن عبید اللہ العزمی متروک الحدیث - کما سبق مراراً۔

۲۲۱۲- أخرجه ابن الجوزي في المحقق (۱۰۲/۲) من طريق الدارقطني به - وذكره الزيلعي في نصب الرابة (۶۵۰/۲) عن الدارقطني وجهه وقد وقع في نصب الرابة: (عمرو بن حليف) بدلاً من (عمرو بن خلف) -



اب تم کہہ رہے ہو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تم اسے کھاؤ اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

**2213-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَلِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے اس شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**2214-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرِ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن مرزوق نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

**2215-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَآوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى

الرَّهَآوِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

ابن سیرین عن ابی ہریرۃ - و سہانی من طریق خلاص و ابن سیرین فی آخر الباب -

۲۲۱۴ - اخرجہ احمد فی مسندہ (۱۲۵/۲)؛ حدیثنا اسماعیل بن ابراہیم - و لم یسن علیہ - و مسلم فی صحیحہ (۱۱۵۵)؛ حدیثنا محمد بن عمار - اخرجہ البخاری فی صحیحہ (۶۵۸/۴ - ۶۵۹)؛ کتاب الصوم باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيًا

۲۲۱۵ - اخرجہ الطبرانی فی المعجم: (۱) و ابن خزيمة رقم (۱۹۸۹) و البیہقی (۲۲۹/۴) من طرق عن محمد بن عمار - و ابی ہریرۃ - و سہانی من طریق خلاص و ابن سیرین فی آخر الباب -

۲۲۱۶ - اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابی خزيمة نا محمد بن مرزوق - و قال الطبرانی: (لم يسنه)

الحديث عن محمد بن عمرو اللانصاري تفرد به: محمد بن مرزوق - (۱) و قال البيهقي في المعجم: (اخرجہ الطبرانی فی الأوسط)

و فيه محمد بن عمرو و لم يسن الحديث - (۱) و اخرجہ ابن خزيمة فی صحیحہ (۱۹۹۰) و عنه ابن حبان فی صحیحہ (۲۵۲۱)

ابراہیم و محمد ابی محمد بن مرزوق بالباقين قالوا: حدیثنا محمد بن عبد الله الانصاري - و لکننا عند ابن خزيمة و

حبان عن ابراہیم بن محمد بن مرزوق و حدیث - و اخرجہ العاکم (۱۲۰/۱) و عنه البیہقی (۲۲۹/۴) من حدیث ابی حاتم محمد بن

عن محمد بن عبد الله الانصاري - و قال العاکم: (صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه بسند السباغة) - (۱) و

لِلَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَنَعَمُهُ وَسَقَاهُ .

قَالَ وَآخِرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . عَمَّارٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم میں سے جب کوئی (رمضان کے مہینے میں) بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اس روایت کے راوی عمار ضعیف ہیں۔

2216- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هُوَذَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَيْمُضَ فِي صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ أَبُو جَزَى ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو برقرار رکھے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس روایت کے راوی نصر بن طریف ابو جزی ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن ابی ہوذہ، سئل ابو زرعة عنه فقال لا باس به: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۴/۱۴۸)۔

○ نصر بن طریف، ابو جزی، قصاب۔ قال ابن مبارک: کان قد ریا، ولم یکن بثبت۔ وقال نسائی وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۱/۷)۔

2217- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ

اسنادہ ضعیف: فیہ عمار بن مطر: وهو ضعیف: كما ذكر المصنف - و مبارك بن فضالة صدوق: لكنه بدلس و يسوي: كما في التخریج (۲۲۸/۲) - و اما رواية ابی رافع: فاخرجهما احمد (۲/۶۸۹) عن محمد بن جعفر: حدَّثنا سعيد عن قتادة ... به - و سباني من طريق ... بن طريف عن قتادة به - و نصر ضعیف: كما قال الدارقطني رحمه الله -

۱- فی اسنادہ یاسین بن معاذ الکوفی و عبد الله بن سعید: و لهما ضعيفان: كما ذكر الدارقطني رحمه الله - و قد تابع یاسین عليه مندل ... و ضعیف ایضاً: كما في التخریج (۲۷۵/۲) -

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا يَاسِينَ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَذَكَرَهُ أَوْ غَيْرَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ . يَاسِينَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس راوی نے یا اس کے علاوہ دیگر راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔“

یہی نامی راوی ضعیف ہیں اور عبد اللہ بن سعید نامی راوی بھی اسی کی مانند (ضعیف) ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن ابی حکیم عدنی، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۷۵۳)۔

2218- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ ذَكْوَيْهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . مَنْدَلٌ وَعَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے اس شخص پر اپنا روزہ مکمل کرنا چاہیے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کے راوی مندل اور عبد اللہ بن سعید دونوں ضعیف ہیں۔

2219- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَنَا ابْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ نَسِيَ صِيَامَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ أَصَابَ طَعَامًا لَهُ

۲۲۱۹- اشارہ ضعیف: الحکم بن عبد اللہ الدبلی ضعیف! کیا ذکرہ المصنف-

لَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَيْمَ صِيَامِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ .  
 قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَلِكَ . وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ ولید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رمضان کے پہلے دن روزے میں بھول کر کچھ کھالیا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور تم پر قضاء لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی حکم بن عبد اللہ یہ ابن سعد ایلی کے پوتے ہیں اور ضعیف ہیں۔

2220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَأَكَلَ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْمَ صَوْمِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ روزہ ختم نہ کرے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطاء کیا ہے۔

2221- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بھول کر کچھ کھالیا ہو اور وہ روزہ دار ہو یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

2222- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۱- أخرجه أحمد (۴/۴۸۹) عن سعيد عن قتادة -

۲- أخرجه أبو يعلى (۶/۲۸) من حديث حجاج بن أرطاة عن قتادة به - و ضعفه الدارقطني عقب الرواية الآتية -

۳- أخرجه أحمد (۲/۲۹۵) و البخاري في اللسان و النور (۶۶۶۹) باب: إذا نسي ناسياً في اللسان و الترمذي في الصوم (۱۰۰/۲) و ابن ماجه في الصائم (۵۲۵/۱) باب ما جاء فيمن افطر ناسياً (۱۶۷۲) و البيهقي في الصوم (۲۲۹/۵) من حديث عوف الدارابي عن خالد بن سبیر به - وأخرجه ابن الجارود في (المنقذ) (۲۸۹) من طريق عوف خلاص - وحده - به - وقد تقدم قريباً من طريق ابن سيرين عن أبي هريرة -





ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے امن ہو وہ (عورت کو) دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر وہ اس کا بوسہ لے اور انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ حسن بن حی، امام ثوری اور امام شافعی رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: میں روزہ دار کے لیے اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ وہ بوسہ لے اگر وہ رمضان کے مہینہ میں لیتا ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے تو اب اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے، لیکن اگر وہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کی ف دیکھتا ہے اور مسلسل دیکھتا رہتا ہے اور پھر اسے انزال ہو جاتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

شیخ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر اس دن کی قضاء لازم ہوگی۔

**2224-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَبَكْرُ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَ فِي رَمَضَانَ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَلَمْ يَقُلْ يَقْبَلُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ ابو عاصم بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

**2225-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْلَكُكُمْ لَارِبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیا کرتے تھے جبکہ آپ رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے اوپر قابو رکھتے تھے۔

**2226-** حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

تفاوت العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۱۱۱۱- أخرجه مسلم في صحيحه (۷۷۸/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم يترك شروته: الحديث (۱۱۰۶/۷۱) و احمد في المسند (۲۵۶/۶) و البيهقي في سننه (۲۲۲/۴) من طريق أبي بكر النضر بن علي عن زياد بن علقمة: به - و

في الحديث السابق - ۱۱۱۲- أخرجه مسلم في الصوم (۷۷۷/۲) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من ترك شروته (۱۱۰۶/۶۷) و النسائي في الكبرى (۲۵۰/۲) كتاب الصيام: باب ذكر الاختلاف على ابراهيم النخعي فيه: الحديث (۲۰۸۵) و احمد في المسند (۲۰۱۱۷۴) و البيهقي في سننه (۲۲۲/۴) كتاب الصيام: باب: اباحة القبلة من طريق ابراهيم عن علقمة -

يُسَوِّدُ لَه هَدِيَّتٌ عَمْرٍ مَرْفُوعاً عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي الصَّوْمِ (۲۲۲/۲) باب: القبلة للصائم (۲۲۸۵) و البيهقي في المعرفة (۲۸۹-۲۹۰) في الصوم: باب: القبلة للصائم و فيه ان عمر فعل ذلك يوماً فاستمظم ذلك فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا نبي الله لو تفضفت وانت صائم! فقال عمر: فقلت: لا بأس بذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (فيه!) - وقد ورد عن عمر في ذلك: فراجع عند عبد الرزاق (۸۴۰/۶) باب القبلة للصائم -

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ سَمِعَ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَرْخَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعَجَبْتَنِي فَأَصَبْتُ مِنْهَا فَقَوْمُ الْقَوْمِ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ وَعَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ قَالَ أَتَيْتُ حَافِيًا وَيَوْمَ مَكَانَ يَوْمٍ قَالَ أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتِيًا.

☆☆ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: میں نے آج جو حرکت کی ہے اس کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صبح میں نے روزہ رکھا تھا پھر میرے پاس سے کینز گزری مجھے وہ اچھی لگی تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی لوگوں کو ان کی یہ حرکت بہت غلط محسوس ہوئی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک حلال کام کا ارتکاب کیا ہے اور اس دن کے بدلے میں دوسرے دن روزہ رکھ لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

2227 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الدَّرْدَاءَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ فَلَقِيتُ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضَوْءُهُ. قَالَ الشَّيْخُ قِيلَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ وَقِيلَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تے آگئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات دمشق کی جامع مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں بتایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تے آگئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ لیا تھا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

اس روایت کے ایک راوی کا نام ایک قول کے مطابق معدان بن ابوطالب ہے اور ایک قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

۲۲۲۷ - أخرجه أبو داود (۲۲۸۱) والترمذي (۸۷) والدارقطني (۲۴۶/۱) وأحمد في مسنده (۲۷۷/۱۹۵/۵) (۱۱۹/۶) والحاكم (۱/۱) البيهقي (۱۱۱/۱) (۲۲۰/۱) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۵۶) وابن الجوزي في المنتقى (۸) من طريق عبد الوارث عن أبي السليم به - قال الترمذي (أمر أصح شيء في هذا الباب) - لا - وللشيخ أحمد شاكر بحث نفوس على هذا الحديث في شرح الحديث فليراجع - والحديث أخرجه الطبراني في المعجم (۲۷۰۲) من طريق الحسين به -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ معدان بن ابی طلحہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن طلحہ، یحمری۔ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۸۳۵)۔

2228- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فَفَاءً فَأَفْطَرَ فُسَيْلٌ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي قُتِلْتُ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ کو قے آ گئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قے کر لی تھی۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرزوق یحییٰ - (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، اسمہ حبیب بن شہید علی اشہر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۱۸)۔

2229- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ مَا كُرِهَتْ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرَ هَذَا ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ أَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے میں روزہ دار شخص کے لیے سچنے لگوانے کو مکروہ نہیں

۲۲۲۸- أخرجه ابن ماجه في الصوم (۵۳۵/۱) باب: ما جاء في الصائم بقي (۱۶۷۵) من حديث ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب به - وفي الزوائد: (في اسناده محمد بن اسحاق وهو مدلس وقد روى بالسنه وابو مرزوق لا يعرف) - ولم يسمع من فضالة: ففي الحديث ضعف وانقطاع - ا -

۲۲۲۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲۶۸/۴) كتاب الصيام: باب ما يستعمل به على نسخ الحديث والهازمي في الاستيعاب ص (۲۵۶) من طريق ابن الجوزي في العلل (۵۶۱/۲) من طريق ابن شاذان عن ابي القاسم البغوي به - و ضعفه ابن الجوزي نقالا (فيه خالد بن مخلد: قال احمد: له احاديث متاكير) - ا - قال الزيلعي في نصب الراية (۵۸۰/۱): (قال صاحب التنقيح: هذا حديث منكر لا يصح الاحتجاج به: لانه شاذ لا ينادى بالمشن وكيف يكون لهذا الحديث صحيحا سالما من التزوير والعلل) - وبخبره من اصحاب الكتب السنة ولا يروى في المصنفات المشهورة ولا في السنن المأثورة ولا في المسانيد المعروفة ولم يروها عن ابي حنبل ولا عن ابي حنبل ولا يعرف احد اخرجه في الدنيا الا الدارقطني: أخرجه عن البغوي عن عثمان بن ابي شيبة: ثنا خالد بن مخلد به - وكل من أخرجه بعد الدارقطني: انما أخرجه من طريقه ولو كان معروفا لخرجه الناس في (كنز العمال) وخصوصا الاسماء (كنز العمال) -



سمجھتا تھا ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ پچھنے لگوا رہے تھے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے پچھنے لگوانے کی رخصت عطا کر دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

**2230-** حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى يَنَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ عَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس حدیث کے راوی عبدالعزیز ضعیف ہیں۔

**2231-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رُخِصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل لیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

۲۲۳۰- فی اسنادہ عبد العزیز بن ابان: قال احمد لما حدث بهديث البراقبت تركه - وقال يحيى: كذاب خبيث: حديث با حاتم موضوع - وقال ابو هاشم: لا يكتب حديثه - وقال البخاري: تركوه - وانظر الميزان ( ۲۵۷/۱ ) - ۲۲۳۱- اخرجہ البيهقي في سننه ( ۲۶۸/۱ ) كتاب الصيام: باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه - من طريقه الدارقطني: به - والترمذي في الملل رقم ( ۲۱۵ ) والبخاري في الكشف ( ۱۷۷/۱ ) رقم ( ۱۰۱۲ ) من طريقه اسحاق عن الثوري: به - وقال البزار: لا نعلم رفعه الا اسحاق عن الثوري - وخرج ابن خزيمة رقم ( ۱۹۶۸ ) والحاكم في المستدرج رقم ( ۲۵۵ ) من طريقه حميد عن ابي المتوكل: وخرج ابن خزيمة رقم ( ۱۹۶۹ ) من طريقه سفيان عن حميد عن ابي المتوكل: به موقوفاً - وكذا اخرج موقوفاً صناد بن سلمة عن حميد اخرج البزار في المسند رقم ( ۱۰۱۲ - كشف ) - قال الترمذي: وحميد عن ابي المتوكل عن ابي حميد موقوفاً اصح: فكذا اخرج قتادة عن واحد عن ابي المتوكل عن ابي حميد قوله (۱) - وقال ابن ابي هاشم: (۲) مالت ابي عن حميد اخرج منسجمن بن سليمان عن حميد الطويل عن ابي المتوكل عن ابي حميد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرخص في الحجامة والمباشرة للصائم فقال: قلنا خطا انما هو عن حميد قوله اخرج قتادة وجماعة من الحفاظ عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي حميد قوله قلنا: ان اسحاق الاخرى اخرج عن الثوري حميد عن ابي المتوكل عن ابي حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم اقاله: ولهم اسحاق في الحديث - قلت قد تابعه معمر اقاله: فيه ايضاً معمر (۱) - انظر: حلل الحديث لابن ابي هاشم ( ۲۲۲/۱ ) رقم ( ۶۷۶ ) -

2232- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو چھپنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

2233- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزِّيَّاتِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَجَلِيِّ عَنْ ابْنِ لَانَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ - هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ - وَاخْتَلَفَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ ایوب بن محمد عجل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن چھپنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کے یسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد عوفی۔ قال احمد فیہ: جھمی۔ قال: ولم یکن هذا ایضاً ممن یتاھل ان یتکب عنہ، و لا کان موضعاً لذاک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۲۳/۳)، تاریخ بغداد (۱۲۶/۹)۔

2234- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ عَمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

۲۲۳۲- أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۶۶/۱ ) كتاب الصيام: باب الصائم يمتنع من بطل صومه - وقد تقدم نخرجه في الذي قبله -  
 ۲۲۳۳- في إسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال الذهبي في الميزان ( ۵۱/۷ ) : ( كان من كبار فقهاء المدينة ومفتبرها وأصله بعامي يكنى: أبا خلف - قال ابن معين: ليس حديثه بشيء - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال النسائي وابن الجوزي: منكر الحديث - وقال ابن هبان: بروي الموضوعات ) - (۱) - وابن أنس بن مالك - أيضاً - مجرول - وأخرجه المعافى بن عمران عن ياسين عن الربيع بن أنس عن أبيه - وأصيب الاضطراب فيه من ياسين فان المعافى بن عمران ثقة -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن جویریہ بن داود موصلی، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۵۲)۔

**2235-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ أَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنِ الْمُعَاذِيِّ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن چھپنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

**2236-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَاسِينَ أَبُو خَلْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

**2237-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ وَأَبُو عُبَيْدٍ بْنُ الْمُحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحَجَّامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَغَيْرُ مُعْتَمِرٍ بِرَوِيهِ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے اور پیچھے لگوانے کی رخصت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور معتمر کے علاوہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**2238-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

۲۲۳۸- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۱۸۰۶) من رواية عبد الله بن الصباح بن حمزة النعماني نا يحيى بن ثابت الجزري عن هشام بن سعد وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن زيد بن أسلم به وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن هشام بن سعد إلا يحيى بن ثابت الجزري تفرد به: عبد الله بن الصباح) - ۱۸۰ - وعلفه ابن عبد البر بصيغة الضم من حديث زيد بن أسلم به كما في السنن كذا له ابن عبد البر (۱۲۷/۱۰) (۱۲۳۶) - قال (وفد روي عن ...) - وقد أخرجه الترمذي في المعجم (۹۷/۲) باب ما جاء في الصائم بضرعه الفی (۷۹)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَةٌ لَا يَفْطُرُونَ الصَّائِمَ الْقَيِّءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْإِحْتِلَامُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتی ہیں: قے آنا، پھپھنے لگوانا اور احتلام ہونا۔

2239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سِرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الصَّنِيْعِيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَجُلٍ قَبْلَ امْرَأَتِهِ وَهُمَا صَائِمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْطَرَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت ميمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا یا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

2240- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَامِلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ يَأْسَنَادِهِ مِثْلَهُ . لَا يَثْبُتُ هَذَا . وَأَبُو زَيْدٍ الصَّنِيْعِيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ . ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ ثابت نہیں ہے۔ اس روایت کا راوی ابو یزید ضعیف معروف نہیں ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن حسن بن جابر، ابوالعباس، برہاری، روى عنه عبد صمد بن علی طستى، واسماعيل طهسى، وعبد باقى بن قانع، وغيرهم۔ وثقه بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۴/۲)۔

○ عتبہ بن سکن حمصی، عن اوزاعی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم علماء وائتر وکین (۱۶۶/۲) ومغنی (۴۲۲/۲)۔

○ محمد بن مبارک صوری، نزیل دمشق، قلانی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۰۲)۔

2241- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحَمَصِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ وَهَبِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ سَمِعْنَا ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ إِذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَقَاءَ لِقَاءَ بَوْضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرِيضَةُ الْبَوْضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوْ جَدْتَهُ فِي

لَا يَثْبُتُ لَهَذَا - وَأَبُو زَيْدٍ الضَّعِيفُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ: قَالَه الدارقطني عقب الرواية الآتية -



الْقُرْآنَ . قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ هَذَا مَكَانُ افْطَارِي أَمْسِ .  
بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا یہ رمضان کے روزوں کی بات نہیں ہے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی جو آپ کے لیے تکلیف دہ ہوئی تو آپ کو قے آگئی پھر آپ نے قے کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قے کرنے کے بعد وضو کرنا فحش ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اسے قرآن میں پالیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرمایا۔ ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرما دیا: ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سکین متروک الحدیث ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سلکن موقوف الحدیث ہے۔

2242 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شَقِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّهُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ كُتُبُ ثِقَاتٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص جان بوجھ کر قتل کر لے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور جس شخص کو قتل آجائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2243- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بِهَذَا.  
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَدٍ

٢٢٤٢ - أخرجه أبو داود في الصوم (٧٧٦/٢) باب: الصائمت يستقي. عامدا (٢٢٨٠) و الترمذي في الصوم (٩٨/٢) باب: ما جاء فيمن  
عامدا (٧١٦) و ابن ماجه في الصوم (٥٢٦/١) باب: ما جاء في الصائمت بقي. (١٦٧٦) و احمد (٤٩٨/٢) و الدارمي في الصوم (١٤/٢)  
الرخصة فيه. و الطحاوي في السعائي في الصيام (٩٧/٢) باب: الصائمت بقي. و الحاكم (٤٢٧/١) و البيهقي (٢١٩/٤) و ابن  
(٢٢٦/٢) (١٩٠٦) و ابن حبان (٢٥١٩) من رواية عيسى بن يونس به. و قال الترمذي: (حديث أبي هريرة حديث حسن غريب لا  
من حديث لقنم عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم) لا من حديث عيسى بن يونس. و قال محمد  
محفوظا - قال أبو عيسى: و قد روي لهذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم. و لا يصح إسناده  
و قال الترمذي - أيضا: (و العمل عند أهل العلم على حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: ان الصائمت اذا نذرت  
قضاء عليه. و اذا استغاثت عامدا فليقض. و به يقول مكيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق) - لا - و صححه الحاكم و ابن خزيمة  
حبان. و أخرجه ابن ماجه في الصيام (٥٢٦/١) باب: ما جاء في الصائمت بقي. (١٦٧٦) و ابن خزيمة (٢٢٦/٢) (١٩٦١) و الحاكم (٢٦/١)  
البيهقي (٢١٩/٤) من طريق حفص بن غياث عن لقنم بن حبان ..... به. و لهذا متابعة لعيسى بن يونس -  
٢٢٤٣ - أخرجه ابن أبي شيبة (٢٨/٢) و أبو يعلى (٤٨٢/١) (٦٦٠٤) عن عبد الله بن سعيد به. و عبد الله بن سعيد المقرئ  
الحديث. و انظر الحديث السابق -

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَيْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ فَإِذَا تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب روزہ دار کو منہ بھر کر قے آجائے تو اس پر روزہ توڑنا لازم نہیں ہوگا اور پھر اس پر قضاء بھی لازم نہیں ہوگی اگر وہ جان بوجھ کر قے کر دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔“

اس روایت کا راوی یحییٰ بن سعید مستند نہیں ہے۔

**2244-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دَلْوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْتَمَ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَقْضِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو منہ بھر کر قے آئے وہ اپنا روزہ پورا کرے اس پر قضاء لازم ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کر قے کر دے وہ قضاء کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو بکر نحاس معروف بوکیل ابی صخرۃ، رقی اصیل۔ ولد سنۃ سبع و ثلاثین و مائتین ذکر بغدادی انہ

قد ثقتہ ابو فتح قواس۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۹/۳، ۲۳۰)۔

**2245-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُهَنَّادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ أَفْطَرَ عَلَى تَمْرَاتٍ أَوْ رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو چند کھجوریں یا چند

چھوٹے کھالیا کرتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

**2246-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . هَذَا

۲۲۴۵- أخرجه الترمذي (۷۹/۲) باب: ما يستحب عليه الإفطار (۶۹۶): حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق - به - و أحمد

(۱۶۶/۲) عن عبد الرزاق - به - قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفطر في الشتاء

على تمرات وفي الصيف على الماء) - اه - وانظر الحديث التالي -

۲۲۴۶- أخرجه الدارقطني من طريق أبي داود وهو في سننه في الصوم (۲۱۶/۲) باب: ما يفطر عليه (۲۲۵۶) -

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں کھا کر افطار کیا کرتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو آپ چھوہارے کھا لیتے اگر وہ بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَتَبَّتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆☆ مروان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لی ہوئی تھی اور ایک مٹھی سے زیادہ جو حصہ تھا اسے کاٹ رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”پیارا ختم ہوگئی رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں حسین بن واقد نامی راوی منفرد ہیں اور اس کی سند حسن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن سالم مقفع - مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۳)۔

2248- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُومْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے عطاء کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا تو ہماری طرف سے اسے

قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

۲۲۴۷- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۱۶) باب: القول عند الإفطار (۲۲۵۷) عن عبد الله بن محمد بن يحيى أبي محمد ثنا علي بن

الحسين - به - وأخرجه الحاكم في الصوم (۱/۱۲۲) من رواية إبراهيم بن عبد الله بن علي بن الحسين - به - ومن طريق الحاكم

أخرجه البيهقي (۱/۲۲۹) - وأخرجه أيضا ابن السني (۱/۱۲۲) من رواية إبراهيم بن عبد الله بن علي بن الحسين - به -

۲۲۴۸- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۱۵) للنفسي والرافعي والبيهقي و ضعف إسناده وله شاهد عن انس عند الطبراني أيضا - قال ابن

حجر: (وإسناده ضعيف) فيه داود بن الزبير قال: وهو - به - رواه - به -

## بیان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ہمارے علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ روایا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۲۱۳، ۲۱۵)۔

○ ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ وثقہ احمد، ویحییٰ بن معین، واما ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز ان یتکب بہ، وھو ذی ینقال لہ: ابن ابی وکیع، حدث عنہ ثوری، ان کا انتقال ۱۴۲ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷/۶۲)۔

○ عنترۃ، ابو وکیع کوفی، روی عن عثمان وعلی و ابن عباس، روی عنہ ابن ہارون، وابو سنان شیبانی۔ قال ابو زرۃ لما سئل عن رۃ والد ہارون: کوفی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۷/۳۵)۔

**2249** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ .  
وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ هَذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . زَادَ سَابُورِيُّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ .

☆☆ عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے ان دونوں نے فرمایا ہے: ان ایام کے روزے کے بارے میں رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا

دارقطنی ہو۔

غیشاپوری نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:  
”تشریق کے ایام“۔

**2250** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ نَحْوَهُ . هَذَا

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**2251** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يَقُولُ .

☆ ☆ أخرجه البخاري في الصوم ( ۲۸۱/۴ ) باب: صيام أيام التشريق ( ۱۹۹۷-۱۹۹۸ ) عن محمد بن بشر عن غنم عن شعبة - به - ومن أخرجه البيهقي في ( المعرفة ) ( ۳۶۶/۶ ) في الصوم: باب: الأيام التي نسوي عن صومها ( ۹۰۲۴-۹۰۲۵ ) - هذا قول يحيى بن سلام في روايته ( رخص ) بالبناء للمعلوم - وأخرجه الحفاظ من أصحاب شعبة بضم أوله ( يرضى ) على البناء - ويحيى ضعيف والدرج الرواية بالضم كما مره ابن حجر في ( الفتح ) ( ۷۶۹/۴ ) - والعريث أخرجه الطحاوي في نسخ ( ۲۶۲/۴ ) عن محمد بن عبد الحكم - به -



☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے والے کے لیے اجازت  
کہ اگر اس کے پاس قربانی کے لیے جانور نہ ہو تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن سلام مستند نہیں ہیں۔

2252- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عِيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَكُنْ  
الْهَدْيَ رِاسَدًا صَحِيحًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت صرف حج تمتع کرنے والے  
لیے ہے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2253- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
يُرَخَّصُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِأَحَدٍ فِي صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ أَوْ مُحْصَرٍ أَخْبَرَنَا  
إِسْنَادُهُ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ أَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی شخص کو تشریق کے ایام میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی ماسوائے اس شخص کے جو حج تمتع کرے (اور اس کے ساتھ  
کا جانور نہ ہو) اور وہ شخص جو محصور ہو جائے۔

عبدالغفار نامی راوی نے اس روایت کی سند میں غلطی کی ہے۔

یہ صاحب ابومریم الکوفی ہیں اور ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یحییٰ اسدی، ابوسلیم، کوفی، نزیل رقتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مقرر، یہ  
کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القرآن  
حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۴۳۴)۔

2254- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الضَّحَّالِ

2252- أَضْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي تَرْجُمَةِ الْمُعَانِي (۲/۲۶۲) مِنْ طَرِيقِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى بِهِ - وَأَضْرَجَهُ - ابْنُ أَبِي عُرْوَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ -

2253- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ فِي إِسْنَادِهِ كَمَا ذَكَرَ الدَّارِقُطْنِيُّ وَضَعْفُهُ الصُّوَابُ: (عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَمَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ) كَمَا سَبَقَ لَنَا

عَمَدُ بْنُ سَنَجَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ يَكُنْ صَامَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَيَّامَ مِنِّي . يَحْيَى بْنُ أَبِي أَنَسَةَ ضَعِيفٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ قربانی سے تین دن پہلے روزے رکھے اور جو شخص ان تین دنوں میں روزہ نہیں رکھا پایا وہ ایام تشریق (یعنی منی کے ایام میں) روزہ رکھ لے۔  
اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابوانیسہ ضعیف ہیں۔

### اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنجرجانی، صاحب (المسند) توفی بمصر سنہ ثمان وخمسین ومانین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میراعلام النبلاء (۱۲/۳۸۶)۔

2255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيْنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوفُ فِي مِنَى أَنْ لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .  
☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منی میں چکر لگانے کے لیے بھیجا (کہ وہ اعلان کریں): تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو! کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

### اویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابو عبداللہ، جلاب، سکن (سرمن رای) وحدث بھاعن جماعة، قال خطیب: معروف حدیث۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۲۰۱)۔

2256- حَدَّثَنَا حَبَشُونُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۲۵۵- اعلیٰ السارقطنی بیہمی بن ابی انیسۃ وقد سجد من وجہ آخر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ بلفظ آخر سجد قریباً۔  
۲۲۵۶- لکننا ذکرہ صالح ابن ابی الاخضر وهو ضعیف و سیانی من وجہ آخر عن ابن حذافۃ وورد عن ابی ہریرۃ مرفوعاً من وجہہ بلفظ آخر فی النسوی عن صوم ایام التشریق وروایۃ صالح - التی معنا - رواھا احمد (۲/۵۱۲-۵۲۵) و الطبری فی تفسیرہ (۳۹۱۲) و الطحاوی فی المعانی (۲/۲۶۶) من طریق روی بن عبادۃ بہ۔

منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبشون بن موسیٰ بن ایوب، ابونصر خلال، کان یسکن بصرۃ وثقہ خطیب، ان کا انتقال 331ھ میں ہوا۔ ان کے حوالے حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۲۸۹، ۲۹۰)۔

**2251-** حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُرَازِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَهْطٍ أَنْ يَطُوفُوا فِي مَنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيَنَادُوا: إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا صَوْمَ فِيهِنَّ إِلَّا صَوْمًا فِي هَذِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمیت چند افراد کو یہ ہدایت کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگاتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ماسوائے اس روزے کے جو قربانی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر ابوعلی موصلی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعۃ، وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷، ۸۸)۔

**2258-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْخَرَّائِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي الْأَشْرَافِ: إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ عَيْدٍ وَأَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا يَصُومُ فِيهَا إِلَّا مُحْصَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَذَا وَمَنْ يَصُومُ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلَا يَسْمُهُنَّ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ إِلَّا مُحْصَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ.

۲۲۵۶- کنذا قال ابراهيم بن حبيب عن صالح في هذا الرواية فقال: (عن سعيد و أبي سلمة) - و مضى قبله عن (سعيد) و حده راجع ما قبله  
۲۲۵۷- هكذا أخرجه الدارقطني و أخرجه أحمد (۲/۵۰، ۵۱) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۵۶) في المسائل: باب: المتمتع الذي لا يحد  
لعمري و لا يصوم في العشر من رواية سليمان بن يسار عن عبد الله بن حذافة و أخرجه مالك في المعجم (۱/۳۶۶) باب: ما جاء في قيام منى عن الزهري: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عبد الله بن حذافة) الحديث - و قال ابن أبي رواد الخرائي عن الزهري  
عن مسعود بن الحكم الزرقى عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن حذافة) الحديث - و أخرجه الواقدي عن ربيعة بن عثمان عن محمد بن النضر سمع مسعود بن الحكم الزرقى يقول: سمعتني عبد الله بن حذافة السهمي قال: (بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم) الحديث -

☆☆ مسعود بن حکم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں اعلان کریں: خبردار! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے اور ذکا کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ شخص جس نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔

اس روایت کے راوی سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں اس روایت کو زبیدی نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے مسعود بن حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ماسوائے محصر اور حج تمتع کرنے والے کے۔

**2259** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمُصَرِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رَحِلَتْ دَابَّتُهُ وَلَبَسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا سورج غروب ہونے کے قریب تھا انہوں نے کھانا منگوایا اور کھالیا پھر سوار ہوئے میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

**2260** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِي أَبُو مُوسَى أَلَمْ أَتَبَا أَنْكَ إِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَإِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا فَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرَجَ مُفْطِرًا وَإِذَا دَخَلْتَ فَأَدْخَلَ مُفْطِرًا .

☆☆ عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے جب تم (سفر پر روانہ ہوتے ہوئے) نکلتے ہو تو روزہ رکھ کر نکلتے ہو تو جب شہر میں داخل ہوتے ہو تو روزے کی حالت میں ہوتے ہو جب (تم سفر کے لیے) نکلا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں نکلا کرو اور جب تم (سفر سے واپسی پر شہر میں) داخل ہوا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں داخل ہوا کرو۔

۲۲۵۹- أخرجه الترمذي في الصوم (۱۶۴/۲) باب: من أكل ثم خرج يريد سفرًا (۸۰۰) عن محمد بن إسماعيل حدثنا سعيد بن أبي مريم  
۲۲۶۰- أخرجه البيهقي (۲۶۷/۶) من طريق أحمد بن محمد بن عبدوس عن عثمان بن سعيد به- وأخرجه الترمذي أيضًا (۷۹۹) عن قتيبة عن  
عبد الله بن جعفر عن زيد بن أسلم عن محمد بن كعب ..... به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن) ومحمد بن جعفر: هو ابن أبي كثير  
هو ميسرة ثقة وهو أخو إسماعيل بن جعفر- وعبد الله بن جعفر: هو ابن نجيع والد علي بن عبد الله المديني- وكان يحيى بن معين  
يفضله- وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا الحديث- وقال: للمسافر أن يفطر في بيته قبل أن يخرج- وليس له أن يفطر الصلاة حتى  
يخرج من جدار المدينة أو القرية- وهو قول إسماعيل بن إبراهيم الحنظلي (۱)- اه-  
۲۲۶۱- أخرجه البيهقي في سننه (۲۶۷/۶) من طريق شعبة به-



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عامر، انصاری، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۰۹۲)۔

2261- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو الْغَزَّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصُمْتُ وَقَصَرْتُ وَأَتَمَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي أَفْطَرْتُ وَصُمْتُ وَقَصَرْتُ وَأَتَمَمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا، آپ نے قصر نماز ادا کی، میں نے مکمل نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ علاء بن زہیر بن عبد اللہ ازدی، ابو زہیر کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۲۷۲)۔

2262- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللَّهُ مَعَهُ فَقَصَرَ وَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَى مَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَصَرْتَ وَأَتَمَمْتُ وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ. وَمَا غَابَهُ عَلَيَّ. قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدْ أَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَهُوَ مَعَ أَبِيهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا، میں آپ کے ساتھ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا، آپ نے قصر نماز ادا کی، میں نے مکمل نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

۲۳۶۱- أخرجه النسائي في الصلاة (۱۲/۲) باب: المقام الذي يقصر بصلته الصلاة عن أحمد بن يحيى الصوفي: حدثنا أبو نعيم: حدثنا الحسن بن زهير اللادي: حدثنا عبد الرحمن بن الأسود عن عائشة: به- قال المزني في التحفة (۱۷۶/۱) (۱۶۲۹۸): (تابعه القاسم بن الحكم المربي عن العلاء بن زهير- قال البيهقي: وهذا إسناده صحيح موصول: فان عبد الرحمن أدرك عائشة- وأخرجه محمد بن يونس الفرخابي عن العلاء بن زهير عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة)- إل- من التحفة- ۱۲، ۲- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني: به-

اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے روزہ رکھا جب میں مکہ کے قریب پہنچی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا میں نے روزہ رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

شیخ فرماتے ہیں: پہلی روایت مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جب وہ ابھی قریب البلوغ بچے تھے وہ اس وقت اپنے والد کے ہمراہ تھے انہوں نے سیدہ عائشہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید بن ابان بن صالح بن قیس قرشی، مولیٰ عثمان معروف بالتبعی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: حدثنا عنہ شیوخنا، یغرب۔ وقال ابن ابی حاتم: روی عن اشیب، کتبت عنہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۷۲/۱)، وتاریخ بغداد (۱۳، ۱۲/۵)۔

2263 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّتَاهُ مَا يُوجِبُ الْفُضْلَ قَالَتْ إِذَا التَّقَى الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجِبَ الْفُضْلُ.

★★ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے انہوں نے عرض کی: اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2264 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الصَّقَبِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِي يَتَعَثُّ بِي إِلَى عَائِشَةَ فَاسْأَلَهَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتَلَمْتُ جِئْتُ إِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ أَيْ لَكَاعُ فَعَلَتْهَا وَآلَقْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

★★ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے میں ان سے سوال کرتا تھا جب وہ سال آیا جس میں مجھے احتلام ہوا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا: اونا لائق! تم نے یہ حرکت کی ہے؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔

۲۲۶۴- ہذا اسناد منقطع: عبد الرحمن بن الاسود لم يسمع عائشة - قال ابو حاتم في المراسيل ص ( ۱۶۱ ) : ( عبد الرحمن بن الاسود ادخل على عائشة وهو صغير لم يسمع منها ) - ۵۱ -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ صقعب - ابن زہیر بن عبد اللہ بن زہیر، ازدی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۶۲)۔

2265 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَتَمَّ وَقَصَرَ وَصَامَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ. طَلْحَةُ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر عمل کیا ہے، مکمل نماز بھی پڑھی ہے اور قصر نماز بھی پڑھی ہے آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔

اس روایت کا راوی طلحہ ضعیف ہے۔

2266 - حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. قَالَ الشَّيْخُ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور مکمل نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے آپ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیا کرتے تھے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

2267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصِرُ. الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيحِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران کبھی نماز مکمل ادا کرتے تھے اور کبھی قصر ادا کرتے تھے۔

اس روایت کے راوی مغیرہ بن زیاد مستند نہیں ہیں۔

۲۲۶۵ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني: به -

طلحة بن عمرو ضعفه المصنف - وقال الحافظ في التقریب (۲۷۹/۱): منكره -

۲۲۶۶ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۱/۲) من طريق الدارقطني: به - قال البيهقي: (ولمنا شاهد من حديث رسول بن صالح و الطيرة و)

زياد و طلحة بن عمرو و كلهم ضعف - ۵۱ -

۲۲۶۷ - أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۲-۱۶۱/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة - من طريق احمد و

عبد الصمد و ثنا الكرمي: ثنا عبد الله بن داود عن مغيرة: به - و مغيرة بن زياد ضعفه المصنف و ثنا و البيهقي في السنن: كما تقدم في الذي قبل هذا - وقال الحافظ في التقریب (۲۶۹/۲): منكره له و همام -





اس بات کا احتمال موجود ہے یہ دونوں روایات درست ہوں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرواح غفاری، (اور ایک قول کے مطابق) لیثی مدنی، ایک روایت کے مطابق یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ رویہ بخاری و مسلم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۱۶)۔ ونی (ط): ابی مرواح۔

**2270-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ النَّمِيرِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَأَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ عَنِّي مُوسَى بْنُ هَارُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً زِيَادُ النَّمِيرِيُّ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ نے روزہ رکھا ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا تو روزہ نہیں رکھا۔

ابو بکر بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن ہارون نے میرے حوالے سے اس روایت کو چالیس سال پہلے روایت کیا تھا۔ اس روایت کے راوی زیاد نمیری مستند نہیں ہیں۔

**2271-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَزَازُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ وَيَحْكَ وَمَا ذَاكَ. قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ. فَقَالَ أَغْتِقْ رَقَبَةً. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَستطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَاتِي النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ ثَمَرٌ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. قَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. قَالَ عَلَى أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَخُو جٍ مِنْ أَهْلِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

۲۲۷۰- أخرجه البيهقي في سننه (۲۴۱/۱) كتاب الصيام: باب الرخصة في الصوم في السفر من طريق أبي العباس الداعم: أنبا العباس بن الوليد: به- وزياد النميري وهو زياد بن عبد الله النميري: وهو ضعيف كما في التقریب (۲۰۸۷-مرواه)-

۲۲۷۱- أخرجه البخاري في الصيام (۱۶۲/۱) باب: إذا جامع في رمضان الحديث (۱۹۳۶) ومسلم في الصيام (۷۸۱/۲) باب: تغلظ

تحریم الجماع في شهر رمضان الحديث (۱۱۱۱) و أبو داود (۲۶۲/۲) كتاب الصوم: باب كفارة من أتى أهله في رمضان الحديث

(۲۲۹۰) والترمذي (۱۰۲/۲) كتاب الصوم: باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان الحديث (۷۲۶) وابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصوم

باب ما جاء في الكفارة من افطر يوماً من رمضان الحديث (۱۶۷۱) و احمد (۲۰۸/۲) (۲۶۱) (۲۷۳) (۲۸۱) (۵۱۶) والدارمي (۱۹/۲) كتاب الصوم

باب في النبي يفتح على امراته في شهر رمضان حديثاً و ابن خزيمة رقم (۱۹۶۲) (۱۹۶۳) (۱۹۶۴) (۱۹۶۵) (۱۹۶۶) (۱۹۶۷) و ابن حبان (۲۵۳۶)

باب في النبي يفتح على امراته في شهر رمضان حديثاً و ابن خزيمة رقم (۱۹۶۲) (۱۹۶۳) (۱۹۶۴) (۱۹۶۵) (۱۹۶۶) (۱۹۶۷) و ابن حبان (۲۵۳۶)

البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) والطحاوي في شرح المعاني (۶۱/۲) من طريق عن الزهري: به- واما طريق معمر بن العاصم: فأخرجه احمد

(۲۰۸/۲) و ابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصيام: باب ما جاء في كفارة من افطر يوماً من رمضان الحديث (۱۶۷۱) و ابن خزيمة (۱۹۵۱)

طريق عن معمر بن العاصم: به-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں، آپ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو، اس نے عرض کی: میرے پاس یہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لگاتار دو ماہ کے روزے رکھو، اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی بوری آئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کی: کیا میں اپنے گھر سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں، اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اسے لو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ اس کی سند صحیح ہے۔

2272- حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَاتَى النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ خُمُسَةُ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ خُذْ هَذَا فَأَطْعِمَهُ عَنْكَ سِتِّينَ مِسْكِينًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو! اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

2273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۲۲۷۲- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۲۹۲) باب: كفارة من أتى القله في رمضان، وابن خزيمة (۱۹۵۴) والبیہقی فی الکبری (۲۲۶/۴) ۲۲۷۳ من طريق قسامة بن سعد - به - قلنت: سمعت الحديث عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي (صلى الله عليه وسلم) رواية قسامة خطأ - قال ابن حجر: تعليقاً على رواية حميد بن عبد الرحمن - كما في الفتح (۱۹۳/۴) - (فلما توارد عليه أصحاب الزهري وقد جمعت منهم في جزء مفرد لطريقه لهذا الحديث أكثر من أربعين نفساً منهم: ابن عبيدة والبيت ومعه منصور عند الشيخين والوزاعي وشمس بن سعد عند البخاري ومالك وابن جرير عند مسلم ويحيى بن سعيد وعمران بن مالك عند النسائي وعبد الجبار بن عمر عند أبي عوانة والجوزقي وعبد الرحمن ابن مسافر عند الطحاوي وعقيل عند ابن خزيمة وابن أبي حفصة عند أحمد وبنو نيس وحجاج ابن أرطاة وصالح بن أبي الأضرع عند الدارقطني ومحمد بن إسحاق عند البزار - وخالفهم: قسامة بن سعد فأخرجه عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة - أخرجه أبو داود وغيره - قال البزار وابن خزيمة وأبو عوانة: أخطأ فيه قسامة بن سعد - قلنت: وقد تابعه عبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن أبي حفصة - فأخرجه عن الزهري أخرجه الدارقطني في (العلل) و (المعروف) عن ابن أبي حفصة كالجماعة: كذلك أخرجه أحمد وغيره من طريق روح بن عبادة عنه - ويحتمل أن يكون الحديث عن الزهري خطأ فقد جمعت عنه صالح بن أبي الأضرع - أخرجه الدارقطني في (العلل) من طريقه - اهـ -

فَدَيْكَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَقَالَ ابْنُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ قَدْرُ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ اس روایت میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم کھا لو اور تمہارے گھروالے کھالیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔

2274- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ مِّنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَاطِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ الَّذِي أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمْضَانَ بِكَفَّارَةِ الظَّهَارِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كُلُّهُ فِي أَصْلِ أَبِي سَهْلٍ وَالْمَحْفُوظُ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُّرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص جس نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ توڑ لیا تھا اسے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ایک اور روایت کے ہمراہ مجاہد سے مرسل روایت کے طور پر یہ بات منقول ہے اور ایک روایت میں مجاہد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی لیث مستند نہیں ہے۔

2275- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَغْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا . أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيعٌ وَلَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں کھا لیا (یعنی روزہ توڑ لیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۲۷۱- ذكره الزيلعي (٤٥٠/٢) عن الدارقطني - وحده - ولم يزد على ذلك - وفيه يحيى ابن عبد الحميد الحماني: قال العافظ في التفسير

(٧٥٩١): (حافظ الدارقطني - بسمرة الحديث) - اه -

۲۲۷۵- أخرجه ابن الجوزي في (المحفوظ) من طريق الدارقطني به - وعله بابي معشر وقال: (قال ابن معين: ليس بشي) - اه - كذا

نصب الرابة للزيلعي (٤٥٠/٢) -

ابو معشر نامی راوی کا نام صحیح ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے۔

**2276-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحُمَيْصِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدَةَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهِدْ بَدَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لِلْمَسَاكِينِ . الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدَةَ وَمُقَاتِلُ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص رمضان کے مہینے میں حضر کی حالت میں ایک دن روزہ توڑے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کی قربانی کرے، اگر وہ اسے نہ ملے تو وہ کھجور کے تیس صاع غریبوں کو کھلائے۔“

اس روایت کے دو راوی حارث بن عبیدہ اور مقاتل، ضعیف ہیں۔

**2277-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنْ مَصَادٍ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتِينَ وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِينَ يَوْمًا . لَا يَثْبُتُ هَذَا إِلَّا سَنَادٌ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص رخصت اور عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ توڑ دے (یا نہ رکھے) تو وہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص

دو روزے توڑ دے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جو تین روزے توڑ دے اس پر لازم ہے وہ نوے روزے رکھے۔“

اس سند کے ساتھ یہ بات مستند طور پر منقول ہے۔ اور عمرو بن مرہ نامی راوی کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صبیح، ابو عبد اللہ بغدادی، قدم اصحان، وحدث عن مجاشع بن عمرو۔ وروی عنہ محمد بن نصر زبیری، ذکرہ خطیب (نقل)

۲۲۷۶- هذا الحديث نقله الذهبي في الميزان (۲/ ۱۶۱-۱۶۲) عن الدارقطني وقال: (هذا حديث باطل يكفي في رده ثلاث: خالد كذاب و شيخه ضعيف و مقاتل ليس بشقة) - اهـ - وخالد بن عمرو هذا روى ابن عدي في الكامل (۲/ ۲۲) عن جعفر الفريابي تكذيبه وقال: ربما اضطرأ - وقال الدارقطني: احمد و عثمان ابنا خالد بن عمرو السلفي ثقتان و ابوهما ضعيف - وقال في موضع آخر: غيره اثبت منه - وقال ابن عدي: له احاديث متاكبر - اهـ - والحديث احمد بن عمار في تنزيه الشريعة (۲/ ۱۸۷) -

۲۲۷۷- نقله السيوطي في اللآلئ المصنوعة (۲/ ۱۰۶) عن الدارقطني بسنده - وقال: (قال الدارقطني: لا يثبت: عمرو بن ايوب لا يفتح به - و محمد بن صبيح ليس بشيء) - اهـ - والوجود في نسخ الدارقطني: (ولا يثبت هذا الاسناد ولا يفتح عن عمرو بن مرة) -



عن (الاسماء وکنی) لابن منده اصحانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۷۴/۵)۔

○ عمر بن ایوب عبدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہام، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۹۰۱)۔

**2278-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ . مَنْدَلٌ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو اس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔“

اس روایت کا راوی مندل ضعیف ہے۔

**2279-** حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ - وَهُوَ ثِقَةٌ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى رَمَضَانَ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ . عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیے یہاں تک کہ رمضان آجائے البتہ جس شخص پر رمضان کی قضاء کی کفارے کے (روزے لازم ہوں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ اپنے معمول کو ترک نہ کرے۔

عبدالرحمن بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔

۲۲۷۸- نقله السيوطي في اللآلئ . أيضاً ( ۱۰۶/۲ ) ونقله ضعيف المدقني لشمس عقبه وقد تقدمت ترجمة مندل كثيراً .

۲۲۷۹- أخرجه ابن داور في الصوم ( ۷۵۱/۲ ) باب: في كراهية ذلك فبين سهل شعبان بر رمضان ( ۲۳۳۷ ) و الترمذي في الصوم ( ۱۱۵/۲ )

باب: ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لعل رمضان ( ۷۲۸ ) و ابن ماجه في الصيام ( ۵۲۸/۱ ) باب: ما جاء في النسي

ان يتقدم رمضان بصوم الا من صام صومه فوافقه ( ۱۶۵۱ ) و البيهقي في الصيام ( ۲۰۹/۱ ) باب: الشهر الذي ورد في النسي عن الصيام

و الطحاوي في المعاني ( ۸۲/۲ ) و ابن حبان ( ۲۵۹۱ ) و الدارمي في الصوم ( ۱۷/۲ ) باب: النسي عن الصوم بعد انتصاف شعبان كل يوم عن

الملاء بن عبد الرحمن - قال ابن حجر في تلخيص الحبير ( ۲۱۸/۲ ) ( فيه عبد الرحمن بن ابراهيم القاص مختلف فيه قال المدقني

ضعيف - وقال ابو حاتم: ليس بالقوي روى حديثاً منكراً قال عبد الحميد: يعني هذا و عقبه ابن القطان بانه لم ينس عليه فله عذرته

غيره قال: و لم يات من ضعفه بحجة والحديث حسن - قلت: قد مر ابن ابي حاتم عن ابيه بانه انكر هذا الحديث بموته على عهد

الرحمن - ا - الله -

ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابراہیم قاص، عن محمد بن منکر، ضعف دارقطنی۔ یہ بصری ہیں، (اور ایک قول کے مطابق): کرمانی، یہ فی ہیں، روی عباس عن یحییٰ: لیس بشیء۔ وقال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ وقیل: وثقه بخاری۔ وقال احمد بن حنبل: لیس باس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۵۶/۴)۔

**2280-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جس شخص کے ذمے رمضان کا ایک روزہ ہو وہ اسے جاری رکھے اور روزہ رکھ لے (اور درمیاں میں چھوڑے نہیں)۔“

**2281-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صِيَامِ رَمَضَانَ يَسْرُدْهُ وَلَا يَفْرِقْهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”آدمی اسے جاری رکھے اور اس میں فرق نہ ڈالے۔“

اس روایت کا راوی عبد الرحمن بن ابراہیم ضعیف ہے۔

**2282-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النِّسَابُورِيُّ قَالَ وَفِيمَا ذَكَرَ قَبْلُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ لَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ أَيْضًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوں گے۔“

اس کے بعد لفظ ”لگاتار“ ساقط ہو گیا۔

اس کی سند مستند ہے اور اس کی بعد والی روایت کی بھی سند مستند ہے۔

۴۴۱- الفرجہ عبد الرزاق فی الصیام (۲۴۱/۴-۲۴۲) باب: قضاء رمضان (۷۶۵۷) و البیروقی فی الصیام (۲۵۸/۴) باب: قضاء شریع

۴۴۲- ان شاء متفرقا و ان شاء متتابعاً من طریق عبد الرزاق: بہ۔

2283-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ ( فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ) مُتَّابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَّابِعَاتٍ سَقَطَتْ لَمْ يَقُلْ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگا تار ہوگی۔“

تو اس کے بعد لفظ ”لگا تار“ ساقط ہو گیا۔

اس میں ساقط ہونے کا تذکرہ عروہ نے کیا ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن بشر بن حکم، عبدی، ابو محمد نيسابوری، ثقہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا شمار 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۳۴)۔

2284-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ خَازِمٍ الْأَنْدَلُسِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَّاحِيلَ الْغَفَّارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِي عَمْرِو سَيْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قِضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ يَقْضِيهِ تَبَاعًا وَإِنْ فَرَّقَهُ أَجْزَاءً. الْوَلَاءُ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس میں روزہ دار لگا تار قضاء کرے گا اگر وہ درمیان میں فرق ڈال دیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہوگا۔“

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2285-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ صَالِحٌ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَامِرٍ الْهَوْزَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ سَيْلَ عَنْ رَمَضَانَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِي فِطْرِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِي قِضَائِهِ فَأَخْصِ الْعِدَّةَ وَاصْبِرْ.

☆☆ ابو عامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضاء

2284- ذکرہ البیہقی فی السنن المصنوعہ (۱/۲۴۸) و عزاء الدارقطنی و حذوہ۔ و فی اشارہ محمد بن عمر الراشدی متروکہ کہ

مرآۃ-

2285- أخرجه البيهقي في سننه (۱/۲۵۸) کتاب الصیام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء منصرفاً..... و فی المعرفة (۲/۱۰۵) کتاب

باب قضاء صوم ایام رمضان رقم (۲/۱۰۵) من طریق الدارقطنی: بہ۔

بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ رخصت نہیں دی ہے تم یہ روزے نہ رکھو اور نہ وہ یہ چاہتا ہے اس کی قضاء کے حوالے سے تم کو مشقت کا شکار کرے اس لیے تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو ویسے رکھ لو۔

2286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاسْتَلَّ عَنْ قِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا فَقَالَ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ ابو عامر ہوزی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضاء متفرق طور پر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

2287- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِضَاءِ رَمَضَانَ صُومَهُ كَيْفَ شِئْتَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَمَا أَفْطَرْتَهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ فرماتے ہیں): تم اسے جیسے چاہو رکھ لو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روزے ویسے ہی رکھو گے جیسے (رمضان کے مہینے میں) روزے چھوڑے تھے۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا لَا بَأْسَ بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رمضان کی قضاء متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2289- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَقُولُ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

2287- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٤) وفي المعرفة (٤٠٥/٢) من طريق الدارقطني به۔  
2288- أخرجه ابن عباس أخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٤٣/٤) باب: قضاء رمضان (٧٦٦٥) أخرجه ابن عمر به۔ و أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٤) من طريق ابن المبارك عن معمر به۔ وروى عبد الرزاق (٧٦٦٤) عن ابن جريج عن عطاء ابن عباس و ابا هريرة قالوا: رمضان: فرقه اذا اخصيته۔ وروى في السنن الكبرى للبيهقي (٢٥٨/٤) و أخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٤١/٤) باب: قضاء رمضان (٧٦٥٦) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر۔ و أخرجه أيضاً (٧٦٥٧) عن ابن جريج حدثنني ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر۔

2289- أخرجه البيهقي في المعرفة (٤٠٦/٢) كتاب الصيام: باب قضاء صوم ايام رمضان (٢٥٣٧) من طريق الدارقطني به۔ وانظر سنن۔

2287- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٨/٤) كتاب الصيام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا۔ من طريق الدارقطني به۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد حمید بن دینار ہوا بن کردید صاحب زیادہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن شیوخ شعبۂ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۸۳)۔ وقوع فی (ط): عبد حمید بن رافع۔

2290- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا بِرِيدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا. ☆☆ عبد اللہ بن ابوملکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ رمضان قضا کو متواتر رکھا جائے۔

2291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا. ☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک رمضان کی قضا کو الگ الگ کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نوفلی مکی، یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر امیر قبول کیا۔ ان کا انتقال 50ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۸)۔

2292- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَرَّقَهُ إِذَا أَحْصَيْتَهُ. ☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: تم انہیں الگ الگ رکھ سکتے ہو۔ تعداد پوری کرلو۔

2293- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

۲۲۹۰- اسناد حسن اروانہ ثقات اللہ ان معاذ بن ہشام الدستواہی صدوق رجلا وھم۔ و سوانہ عقبہ من طریقہ اضری عن ابی ہریرہ

۲۲۹۱- اضرجہ البیہقی (۲۵۸/۶) کتاب الصیام باب قضاء شهر رمضان ان شاء منفرقا و ان شاء متتابعاً من طریقہ ابن ابی ہریرہ عن

بن الحکم: ہ۔

۲۲۹۲- اضرجہ عبد الرزاق فی المصنف رقم (۷۶۶۶) عن ابن جریج: ہ۔ و قد تقدم قبل اربعة اھادین۔

۲۲۹۲- اضرجہ البیہقی فی السنن (۲۵۸/۶) من طریقہ الدارقطنی: ہ۔

عن مَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ  
عَنِ الْعِدَّةِ وَصُمَّ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم  
مقی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزہ رکھو۔

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ  
حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ  
رَقِيَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَأَخْصِ الْعِدَّةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کی قضاء میں فرق کر سکتے ہو البتہ گنتی کو شمار کرو۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2295- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يَخَامِرٍ يَقُولُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَخْصِ الْعِدَّةَ  
وَأَصْنَعْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جب چاہو کرلو (یعنی قضاء کرلو)۔

2296- حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيه  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ  
يَعْلَنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ فَرَّقْ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ. لَمْ  
يُسْأَلْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات  
فرمائی: اگر آدی چاہے تو اسے الگ الگ رکھے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھے۔

اس روایت کو سفیان بن بشر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2297- حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

تقدم من طريق يزيد بن العباب عن معاوية بن صالح - ب-

- أخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصوم (٢١٢/٦) باب: قضاء صوم أيام رمضان (٨٨٢٧) من طريق الدارقطني

- قال ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٧٨/٢): في إسناده سفیان بن بشر - وفرد بوجه - قال - يعني: الدارقطني - وأخرجه عطاء

عبد بن عبيد بن عمير مرسلًا قلت: وإسناده ضعيف أيضًا وأخرجه من حديث عبد الله بن عمر - في إسناده الواقدي ورفقه ابن لوطية - و

أخرجه من حديث محمد بن المنكدر قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل من تقطعت قضاؤه شهر رمضان! فقال: (ذلك البلاء)

الذي لو كان على أحدكم دين ففقد الدين لم يكن فني! فإله الله ان يعطيه! وقال: هذا إسناده حسن - لكنه مرسل - و

المرسل موصول ولا يشبه - أ-

- أخرجه ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٧٨/٢) ومجمل نقل كلامه في الرواية الماضية -

خِوَرِاشٍ عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .  
وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِوَرِاشٍ ضَعِيفٌ .  
★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید بن عمیر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہشیم بن عثمان، حدث عن مسعود بن جوریہ موصی۔ روی عنہ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن وارہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱۸/۱۲)۔

**2298-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَرَّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ (فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ)   
★★ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم رمضان کی قضاء الگ الگ کر کے رکھ سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی۔“

**2299-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ذَاكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالِدِرْهَمَيْنِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاهُ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَغْفُورَ وَيَغْفَرَ . إِسْنَادٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّ حَعْلَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَا يَثْبُتُ مُتَّصِلًا .

★★ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری مرضی ہے تمہارا کیا خیال ہے اگر شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو درہم ادا کر دے تو کیا یہ ادائیگی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے معاف کر دے اور بخش دے۔

اس کی سند حسن ہے لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

ابوبکر کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے البتہ انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے ابو الزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی متصل طور پر ثابت نہیں ہے۔

۲۲۹۸- ذکرہ السیوطی فی البدایہ النور (۱/۳۸۸) و عزاء للمدنی قسطنی - وقال السیوطی (۱/۳۸۸) (۱/۳۸۸) وقد روی من وجه آخر عن عبد الله بن عمر بن العاص مرفوعاً فی جواب التفسیر ولا یصح شیء من ذلك (۱) -  
۲۲۹۹- المرحمہ السیوطی فی منہ (۱/۳۸۸) کتاب الصیام باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا ..... من طریق المدنی قسطنی: یہ - و ذکر السیوطی فی البدایہ (۱/۳۸۸) وقد نسبتہ الی ابن ابی الزبیر عن جابر کما ذکر المصنف و سبانی علی ما مر -

2300- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ  
سَعِيدُ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ  
لَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ  
لِرَهْمَيْنِ حَتَّى يَقْضِيَهُ هَلْ كَانَ ذَلِكَ قَضَاءً دَيْنِهِ أَوْ قَاضِيَهُ . قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ . نَحْوَهُ . كَذَا قَالَ عَنْ  
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ  
کے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ  
درہم یا دو درہم ادا کر دے یہاں تک کہ اسی طرح وہ سب ادا کر دے تو کیا اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوگی یا اسے  
نبی کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ!  
یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

### بیانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن فضل سجستانی جزئی، حدیث بالمصنوعیۃ عن ابی بکر بن عیاش، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان  
ان (۱۳۹/۳)، ثقات (۲۳۸)۔

○ یحییٰ بن سلیم قرشی، طائفی، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزکریا مکی حذاء و خراز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں  
”ذوق“ قرار دیا ہے۔ سنی، حفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 193 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید  
تک کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳)۔

2301- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ وَأَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ  
وَرُوذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ .  
وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

لہذا یصح: ابو الزبیر محمد بن مسلم بن سعد بن ثقیف، لکنہ بدلس۔ و الصواب ارسال لنا الحديث: كما تقدم في الحديث السابق۔

المرجه احمد (۶۹/۶) و البيهقي في الكبرى (۲۵۵/۴) من حديث عبيد الله بن ابي جعفر۔



اس کی سند مستند ہے اسے عمرو بن حارث نے عبید اللہ بن ابی جعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2302- حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَى صِيَامٍ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی (وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اصبح بن فرج، ابو عبد اللہ مصری، مالکی، احداۃ، تفقہ علی والدیہ، ان کا انتقال 275ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام و فیات سہ ۲۷۵ھ۔

2303- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صَبِيحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین جزری ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری والنسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۶۳۷۴)۔

2304- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ

۲۲۰۲- اخرجہ مسلم فی الصیام (۸۰۲/۲) باب: قضاء الصیام عن البیت (۱۱۴۷) و ابو داود فی الصوم (۷۹۱/۲-۷۹۲) باب: فوس من مات و علیہ صوم (۲۱۰۰) و فی الایمان و النعمہ (۲۳۱) باب: ما جاء فوس مات و علیہ صیام: صام عنه ولیہ و البیہقی فی الکبریٰ (۱۵۵/۶) و ابن حبان (۲۵۶۹) من منیٰ ابن و لیب: ہ۔

۲۲۰۳- اخرجہ البخاری فی الصوم (۱۹۲/۶) باب: من مات و علیہ صوم (۱۹۵۲) و البیہقی فی (شرح السنہ) (۱۷۷۳) عن موسیٰ بن

۲۲۰۴- اخرجہ مسلم فی الصیام (۱۱۴۸) باب: قضاء الصیام عن البیت و الترمذی فی الصوم (۷۱۶) باب: ما جاء فی الصوم عن البیت

ابن حبان (۱۷۵۸) باب: من مات و علیہ صیام من نذر و البیہقی فی الصوم (۲۵۵/۶) و ابن حبان (۲۵۷۰) من طرقہ

عن عبد اللہ بن محمد: ہ۔

سَعِيدٌ وَيَزَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَمُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ وَالْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ نَحْيِي مَاتَ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ قَالَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ تَقْضِيئَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس کے ذمے رمضان کے روزے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

2305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَقَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے یہ عرض کی تھی: اس (مرحومہ) کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قرض (کا حق ہے اسے) ادا کیا جائے۔

2306- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَضْرِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ عَنْهَا . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى . قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ جَمِيعًا حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا . وَقَالَ دَعْلَجٌ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ .

وَقَالَ ابْنُ مَفْرَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے لازم تھے کیا میں ان کی طرف سے انہیں ادا کر

۲۳۵- أخرجه الطبراني في الأوسط (۱۷۸۲) من وجه آخر عن الأعشى عن مسلم البطني عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس نحوه ولفظه: (الحسين الله امي ان يقضى)۔

۲۳۶- أخرجه أحمد في مسنده (۲۵۸/۱) والبخاري في الصوم (۱۹۲/۴) باب: من مات وعليه صوم (۱۹۵۲) و مسلم في الصوم (۸۰۶/۲) باب: قضاء الصيام عن الميت (۱۱۶۷/۱۵۵) والطبراني في الكبير (۱۲۳۲۰) من حديث زائدة - به -

لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کر جائے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن مرزوق ابو عوف طوسی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان (۳۹۹/۳)۔

**2307** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثَيْبَةَ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ يَزِيدَ - قَالَ سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ - قَالَ عُبَيْدَةُ وَهُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ - نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضٍ فَقَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِي فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا مَلَا مِنْ حِنْطَةٍ ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: سعید بن زید نے (عنبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب یونس کے بھائی ہیں) نافع سے جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو بیمار ہو جاتا ہے اور اسکی بیماری طویل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری کے دوران دو یا تین رمضان گزر جاتے ہیں (تو وہ شخص روزے نہیں رکھ پاتا)۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کو رمضان کا زمانہ مل جائے اور وہ رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھ سکے تو ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دیا کرے تو پھر اس کے ذمے قضاء لازم نہیں رہے گی۔

**2308** - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا مَلَا مِنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو رمضان کا زمانہ نصیب ہو (اور وہ کسی وجہ سے روزے رکھ سکے) اور اس کے ذمے رمضان کے کچھ حصے (یعنی اس کے کچھ روزے) کی ادائیگی لازم ہو تو وہ ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دے۔

**2309** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ

۲۳۰۸ - قال ابن حجر في (تلخيص العبير) (۲/۲۳۲): (أخرجه الطحاوي في معجمه) قال ابن حزم: (رمضان عدم القضاء عن عمر من طرق صحيحة) -

جُرَيْجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مُسْكِينٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو رمضان میں بیمار ہوا تھا اور بعد میں تندرست ہو گیا تھا اس نے (ابتدائی حصے میں) روزے نہیں رکھے تھے یہاں تک کہ آخری حصے میں اُسے روزے رکھنے کا موقع ملا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جس حصے میں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ روزے رکھے اور ابتدائی جس حصے میں اس نے روزے نہیں رکھے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک صاع ایک مسکین کو دیدے گا اور جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو اس دن کا روزہ رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی۔

اس کی سند صحیح موقوف ہے۔

2310- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَنْجَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ هَذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مُسْكِينًا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص رمضان کی قضاء کے بارے میں کوتاہی کرنے یہاں تک کہ اسے رمضان کا آخری حصہ مل جائے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص لوگوں کے ہمراہ روزہ رکھے گا اور پھر اس دن کے بھی روزے رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے، لیکن یہ روایت موقوف ہے۔

### روایان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن فضل بن سح، ابو علی زعفرانی، معروف ب (البصرانی)، حدث عن مسلم بن ابراہیم والی معمر منقری و جماعۃ تونی مہ ثمانین و مائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۰۱/۷)۔

2311- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي

2310- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۷) كتاب الصيام: باب المفطر يكثره ان يصوم ففطر حتى جاء رمضان آخر - من طريق قيس بن سعد عن عطاء عن أبي هريرة نحوه - وعلى طريق ابن جريج نحوه فقال: (وأخرجه ابن جريج عن عطاء عن أبي هريرة وقال: مدا من حنطة لكل مسكين) - ۱ - وأخرجه مرة أخرى من طريق أبي عوانة عن ربيعة قال: زعم عطاء انه سمع ابا هريرة ... فذكر نحوه و سباني قريبا و يمتلي من طريق مجاهد عن أبي هريرة في النبي عليه -

2311- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۷) كتاب الصيام: باب المفطر يكثره ان يصوم ففطر حتى جاء رمضان آخر من طريق صالح أبي الغليل عن مجاهد -



هُرَيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخَرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ ثُمَّ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ وَأَبْنُ وَجِيهِ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا پھر وہ بعد میں تندرست ہو جاتا ہے اور اس نے (رمضان کی قضاء کے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”جو رمضان آ گیا ہے وہ اس کے روزے رکھے گا پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ وہ روزے رکھے گا جو اس نے نہیں رکھے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔“

اس کے راوی ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف ہیں۔

2312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ أَخْبَرَنَا رَقَبَةُ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمْرُضُ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَبْرَأَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ الْآخَرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي حَضَرَهُ وَيَصُومُ الْآخَرَ وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِينًا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ وَأَبْنُ وَجِيهِ ضَعِيفَانِ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں بیمار ہو جائے اور روزے نہ رکھے پھر وہ تندرست ہو جائے یا جو شخص کوئی روزہ نہ رکھے یہاں تک کہ اسے اگلا رمضان نصیب ہو جائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اب آ گیا ہے اور دوسرے والے رمضان کے روزے (قضاء کے طور پر) رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی روایت مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رقبہ - بقاف وموحدة مفتوحین - ابن مصقلة عبدي، كوفي، واب عبد الله، علم حديث کے ماہرین نے انہیں ”مامول“

۲۳۱۱- قال البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصوم باب المظفر بكنه ان يصوم ففردا..... (روى هذا الحديث ابراهيم بن محمد

الجللاب عن عمر بن موسى بن وجيه عن الحكم عن مجاهد عن ابي هريرة مرفوعاً وليس بشي: ابراهيم وعمر مرفوعان - ۱- ۱۵- قوله

ابن حجر في (التلخيص) (۲۲۲/۲): (فيه عمر بن موسى بن وجيه وهو ضعيف جداً والراوي عنه ابراهيم بن نافع ضعيف أيضاً) - ۱۵-

أخرجه الدارقطني من طريق عن ابي هريرة مرفوعاً وصح عن ابن عباس من قوله أيضاً - ۱۵-

۲۳۱۲- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصوم باب المظفر بكنه ان يصوم..... من طريق علي بن محمد بن ابي النوار بن

سول - ۱۵- وقد تقدم قبل حديثين -

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲۸)۔

**2313-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَنِیْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَرَّطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ فَلْيَصُمْ هَذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ ثُمَّ لِيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمَ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزوں کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ شخص اس رمضان کے روزے رکھے گا جواب آچکا ہے پھر اس کے بعد وہ روزے رکھے گا جو فوت ہو گئے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

ابو اسحق سے نقل کرنے میں مطرف نے اس کی مخالفت کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

**2314-** حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ صَامَ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قِضَاهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رمضان کے درمیان تندرست نہ ہو تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا (یعنی اس کی قضاء کے روزے) اور گزشتہ رمضان کی طرف سے کھانا کھلا دے گا اور اس شخص پر (گزشتہ رمضان کے روزوں کی) قضاء لازم نہیں ہوگی، لیکن جو شخص تندرست ہو اور وہ روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا، پھر سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور جب اس کے اس مہینے کے روزے ختم ہو جائیں گے تو پھر وہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

**2315-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۲۳۱۴- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۲): (أخرجه البيهقي من طريق ميمون بن مهران عنه) يعني عن ابن عباس وصححه ابن حجر عن ابن عباس من قوله: كما سبق في آخر كلامه على رواية أبي هريرة قبل السابقة-

۲۳۱۵- صححه الدارقطني من لفظ الوجه موقوفاً وقد ورد من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً في النسوي عن صيام الفطر والاضحى عند البخاري في الصوم (۲۳۸/۴) باب: صوم يوم الفطر (۱۹۹۰) وابي داود في الصوم (۷۹۹/۲) باب: النسوي عن صوم يوم الفطر ويوم الاضحى (۱۱۳۷) وابي داود في الصوم (۳۱۹/۲) باب: في صوم العيسين (۲۴۱۶) والترمذي في الصوم (۱۴۱/۲) باب: ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر والنحر (۷۷۸) والنسائي في الكبرى: كما في التحفة للزمري (۱۲۰/۸) وابن ماجه في الصوم (۵۴۹/۱) باب: في النسوي عن صيام يوم الفطر والاضحى من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نسى عن صيام لذين اليومين: الفطر والاضحى الحديث-

عُبَيْدٌ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ بَنِ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَاءَ فَاتَى ذَلِكَ عَلَى يَوْمٍ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَقَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ. اسناد صحيح.

☆☆ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے یاد ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا وہ شخص بولا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آگیا تو اب (اسے) کرنا چاہیے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن جبیر بن حیة - ابن مسعود بن معتب، ثقفی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ وکان یسل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۱)۔

2316- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انیس روزے رکھے ہیں (یعنی رمضان کا مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے)۔

2317- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيلَ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَيْكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَتْ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ

۲۳۱۶ - ضعفه الدارقطني عقب الحديث التالي وقال: لادن عبد الله بن علي بن أبي السمان مروي - قلنا: عبد الله بن علي هذا قال البخاري منكر الحديث: كما في التاريخ الكبير (۷۶/۶) - وقال أبو زرعة الرازي في (مولدات البرذنجي) ص (۳۲۲): ضعف جدا - وقال أبو حنيفة الرازي في (مجلد الحديث) (۲۶۷۱): (ضعف تبه المروي) - (لكن أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) من طريق عمرو بن العاص بن مسعود بن عبد الله بن مسعود يقول: (ما صمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعاً وعشرين أكثر مما صمت معه ثلاثين) - (۲۳۱۷ - أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۰/۴) كتاب الصوم باب الصوم بخروج نسفا وعشرين فوكل صبا يوم من طريق أبي عمرو السمان نسفا حامد بن سهل الثغري نسفا أبو غسان مالك بن إسماعيل به - واسناده صحيح: كما قال الدارقطني - رحمه الله - فان إسماعيل بن مسعود ثقة: كما في التفسير (۲۵۹) و أبو عمرو بن عمرو بن العاص ثقة أيضاً - ينظر: التفسير (۲۳۸۲) -

ثَلَاثِينَ. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَيْضًا مِمَّا سَمِعْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ. وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ لِأَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ أَبِي الْمَسَاوِرِ مَرْوُوفٌ

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے عرض کی گئی: اے ام المؤمنین! کیا رمضان کا ہینہ انتیس دن کا بھی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں۔ اس کی سند حسن صحیح ہے اور اس سے پہلے والی روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک ہے۔

### روایان حدیث کا تعارف:

○ حامد بن سہل بن سالم، ابو جعفر، یعرف بالثغری، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۶۷، ۱۶۸)۔

2318- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْمِسُورُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعَةً وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. الْمِسُورُ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

اس روایت کا راوی مسور ضعیف ہے۔

## 6-باب الْإِعْتِكَافِ

### باب 6: اعتكاف کا بیان

2319- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

2318- أخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۱۶۶) من طريق صالح ثنا المسور بن الصلت ثنا محمد بن المنكسر عن جابر قال: (لا تقولوا نقص المسور فقد صمنا مع رسول الله تسعة وعشرين أكثر مما صمنا ثلاثين) - (والعمدات ذكره الذهبي في الميزان (۶/۱۶۹) في ترجمة المسور بن الصلت - وقال في الصلت: (ضعفه أحمد والبخاري - وقال النسائي والازدي: متروك) - (ال) -

2319- أخرجه البخاري في الاعتكاف (۲۰۳۲) باب: الاعتكاف ليلة ومسلم في الایمان (۱۶۵۶) باب: نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم و أبو داود في الایمان والنسبة (۲۳۲۵) باب: من نذر في الجاهلية ثم أسلم في الإسلام و الترمذي في النذور (۱۵۳۹) باب: ما جاء في وفاة النبي و الطحاوي في المعاني (۱۳۲/۲) و البيهقي في الكبرى (۷۶/۱۰) و ابن حبان (۱۲۸۰) و ابن الجارود في المنتقى (۹۶۱) و أحمد في مسنده (۳۷/۱) من رواية يحيى بن سعيد القطان ..... به۔



الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَّكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔ اس کی سند مستند ہے۔

...—...—...—...

### اعتکاف کے احکام

اعتکاف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”تبیین الحقائق“ کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

لفظ اعتکاف کا لغوی مطلب کسی جگہ پر قیام اختیار کرنا ہے اور اپنے آپ کو وہاں روک لینا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ان تصویروں کی حقیقت کیا ہے جن پر تم جے بیٹھے ہو“۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور وہ اپنے بتوں پر جے بیٹھے ہیں“۔

شرعی طور پر اعتکاف کا مطلب مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا ہے جو روزے اور نیت کے ساتھ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کر دو“۔

یہاں یہ لغوی معنی موجود ہے اور اس میں ایک اضافی صفت کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے یہ بات کہی ہے:

مسجد میں روزے اور نیت کے ہمراہ ٹھہرنا مسنون قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: مسجد میں ایسا ٹھہرنا سنت ہے جس کے لیے یہ بات شرط ہے اعتکاف کی نیت بھی ہو اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو۔

امام قدوری رحمہ اللہ نے یہ بات کہی ہے اعتکاف کرنا مستحب ہے جبکہ صاحب ہدایہ یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا مستحب مؤکدہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں ہا قاعدگی سے اسے سرانجام دیا ہے اور یہ باقاعدگی مسنون ہونے کی دلیل ہے۔

(مصنف کہتے ہیں:) درست یہ ہے: اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے واجب یعنی وہ اعتکاف جس کی نذر مانی گئی سنت یعنی وہ اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جائے اور مستحب یعنی وہ اعتکاف جو اس وقت کے علاوہ کسی بھی وقت

کر لیا جائے۔

اعتکاف کی خوبی میں یہ بات شامل ہے انسان کا دل دنیاوی معاملات سے ہٹ جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ انسان اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کے گھر میں رہتا ہے اعتکاف سے مراد روزے اور بیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔

جہاں تک ٹھہرنے کا تعلق ہے تو یہ اعتکاف کا رکن ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اعتکاف ہوتا ہے اور اس کے لیے نیت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ روزے اور مسجد کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

امام شافعیؒ یہ فرماتے ہیں اس کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔“  
اس روایت کو امام دارقطنیؒ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ابوبکر محمد بن اسحق اور دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

صحیحین میں یہ بات روایت کی گئی ہے۔

”حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو اور ایک رات کا اعتکاف کر لو۔“

اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ زمانہ شرک میں اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔  
اس روایت کو بھی امام دارقطنیؒ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

(امام شافعیؒ کہتے ہیں:) اگر روزہ رکھنا اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو اب یہاں روزے کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔

(امام شافعیؒ کے موقف کی) ایک دلیل یہ بھی ہے روزہ اپنی اصل کے اعتبار سے بذات خود ایک دینی رکن ہے تو اب اسے کسی دوسری چیز کے لیے شرط کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ شرط ہونے میں تابع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ تو روزہ ایک ایسی چیز کا تابع کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے کمتر حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری دلیل سیدہ عائشہ کے حوالے سے مذکور یہ روایت ہے:

وہ بیان کرتی ہیں: ”اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات سنت ہے وہ کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہ جائے کہ جنازے میں شریک نہ ہو کسی عورت کو چھوئے نہیں اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور انتہائی ضروری کام کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور یہ احکام وہ ہیں جو صرف سماع کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں (اس مطلب یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوگی) اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول نہیں ہے آپ نے روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا ہو۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ جواز کی تعلیم دینے کے لیے ایسا کر لیتے۔

**2320-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَتَكَبَّفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ أَوْفِ نَذْرَكَ . فَأَتَكَفَفَ عُمَرُ لَيْلَةً رَأْسًا ثَابِتًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانا تھا کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا تھا۔ اس کی سند ثابت ہے۔

**2321-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَصْرِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَمَّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُتَكَبِّفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ . رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ.

۱۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص 196/4

۲۳۲۰۔ اخرجہ البخاری فی الاعتکاف (۲۰۱۲) باب من لم یبر علیہ اذا اعتکف صوماً وریباً اذا نذر فی الجاہلیۃ ان یتکف ثم اسلم (۲۰۱۳) و فی الایمان و النذور (۶۶۹۷) و مسلم فی الایمان (۱۶۵۶) باب نذر الکافر و ما یفعل فیہ اذا اسلم و ابن ماجہ فی الکفارات (۲۱۲۹) باب الوفاء بالنذر و الطحاوی فی المعانی (۱۲۲/۳) و البیہقی فی الکبری (۳۸/۶) (۷۶/۱۰) و ابن حبان (۱۴۲۷) و الدارمی فی السنن (۱۸۲/۲) من وجوه عن عبید اللہ بن عمر بہ۔

۲۳۲۱۔ اخرجہ الماکم فی الصیام (۱۴۹/۱) باب الاعتکاف عن ابی الحسن احمد بن محبوب الرملي ثنا عبد الله بن محمد بن نعيم الرملي بہ۔ و صححه الماکم قال الرملي فی (نصب الرابة) (۱۹۰/۲): (قال فی (التنفیج): و التمیج هو عبد الله بن محمد الرملي۔ قال ابن القطان فی (کتابہ): و عبد الله بن محمد بن نعيم الرملي هذا لا اعرفه۔ و ذکرہ ابن ابی حاتم فقال: بروی عن الولید بن الحارث روى عنه موسى بن سويل لم يزد على هذا وروى ابو داود عن ابی احمد عبد الله بن محمد الرملي حدثنا الولید۔ قال ابو داود الماکم۔ قال ابن انبان ام واحد۔ و العالفی الثلاثة مجسولة۔ انصوى كلامه۔ و اخرجہ البیہقی (۱۴۹/۱)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا، البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا)۔“

شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔  
راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق سوی ابن عبد رحیم، ابوبکر سوی، قدم بغداد وحدث بھاعن جماعة احادیث مستقیمہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۲۵۸)۔

○ نافع بن مالک بن ابی عامر اصمعی تیمی ابوسھیل، ابن ابی انس، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۴۰ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳)۔

**2322** - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيرٍ بْنُ يُونُسَ فِي الْإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا أَعْتِكَافُ إِلَّا بِصِيَامٍ . تَفَرَّدَ بِهِ سُؤَيْدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے۔“

اس کو نقل کرنے میں سؤید نامی راوی منفرد ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو حسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت کے آغاز میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۳۵۰)۔

**2323** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ جُوَيْرٍ عَنِ الصُّحَّاحِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ

۲۳۲۲ - أخرجه المالك في المصوم (۱/۴۴۰) باب: الاعتكاف عن أبي علي الحسين بن علي العاصم ثنا أحمد بن عمير الدمشقي به - وقال المالك: (لم يفتح الشيخان بسفيان بن حسين) - اه - وأخرجه البيهقي (۲۱۷/۴۰) من هذا الوجه وقال: (هذا وهم من سفيان بن حسين) - اه - ومن سؤيد بن عبد العزيز - وسؤيد ضعيف لا يقبل ما تفرد به - وقد روي عن عطاء عن عائشة موقوفاً - اه - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۴۸۶): (وسؤيد بن عبد العزيز ضعيف جماعة) وفي (الكامل): قال علي بن حجر: سألت فضيلاً فأنشأ عليه خيراً - اه - قلت: وقد نقل موقوفاً من رواية حبيب بن أبي ثابت عن عطاء عن عائشة - أخرجه عبد الرزاق في (الاعتكاف) (۸۰۲۷) - وابن أبي نبية وفي الرواية المشار إليها في كلام البيهقي السابق -



فَالْاِعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ . الضَّحَاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام موجود ہوں اس میں اعتکاف ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کے راوی ضحاک نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2324- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعے کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے جنازے میں شریک ہو سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

2325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ

أَوْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے جنازے میں شریک ہو سکتا ہے جمعے کے لیے جا سکتا ہے اپنے گھر جا سکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

2326- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ اِعْتِكَافٍ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ وَيَصُومَ . تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ضَعِيفٌ

الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے ذمے لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت

۲۳۲۲- اخرجہ ابن عساکر فی (الکامل) (۱۱۶۱/۲) و اعلمہ المدارقطنی بعدم سماع الضحاك من حذيفة- و جوبہر ضعفہ ابن المديني جملة

تركه المدارقطنی و النسائي و ابن الجبیر و قال ابو احمد الحاكم: ذالقب الحديث و ضعفه غيرهم و كالمجيب و عبد الرحمن لا يثبت

عنه و لم يكن الثوري يسميه: استغماقاله- ينظر: تهذيب التهذيب (۱۲۲/۲-۱۲۶)-

۲۳۲۶- اخرجہ عبد الرزاق في المصنف (۲۵۶/۶-۲۵۷) رقم (۸۰۶۹) عن الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال اذا

اعتكف فلا يرفث في الحديث و لا يساب و يشهد الجمعة و الجنائز و ليس من القلة اذا كانت له حاجة و هو قائم و لا يجلس عند

والخرجہ ابن ابي شيبة (۲۲۶/۲) رقم (۹۶۲۱) قال: نا ابو الحسن عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف الرجل

فليشهد الجمعة و ليمد المريض و يشهد الجنائز و ليات القلة و ليامرهم بالحاجة و هو قائم- و ميانى عند المصنف في الترويض

من طريق شريك عن ابي اسحاق- و عاصم بن ضمرة منكم في روايته عن علي- كما تقدم مرارا- و ابو اسحاق: هو السجستاني مدني

قد عمن-

۲۳۲۶- اخرجہ ابن الجوزي في التحف (۱۱۱/۲) من طريق المدارقطنی به- اخرجہ الحاكم (۱۲۹/۱) عن ابي العباس محمد بن يعقوب

معمر بن سنان القزاني ثنا ابو علي الحنفی ثنا عبد الله بن جبريل- و قال: (لم يحن الشيوخان بابن جبريل)- و ابن جبريل ضعيف

مع ذلك فقد خالفه ثقات اصحاب عمرو بن دينار فلم يذكروا فيه: (المصوم)- و ينظر: (نصب الراية) (۱۸۹/۲)-

کی کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ بھی رکھیں۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن بدیل نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

**2327-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيٌّ لَدَرْتُ أَنْ اُعْتَكِفَ يَوْمًا قَالَ اُعْتَكِفْ وَصُمْ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لِأَنَّ لِقَابَ مَنْ أَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ لَمْ يَذْكُرُوهُ مِنْهُمْ ابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ . وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعتکاف بھی کرو اور روزہ بھی رکھو۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا جن میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ، حماد بن زید اور دیگر حضرات شامل ہیں جبکہ اس کا راوی ابن بدیل ضعیف ہے۔

**2328-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں انکاف کیا کرتے تھے اس کے بعد یہ معمول اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

**2329-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۲۳۲۹- استنکر البیہقی ایضاً قول ابن بدیل لهذا نقلنا عن الدارقطني كما في (المعرفة) للبیهقی (۶/۲۹۲-۲۹۴) (۹۰۹۰) وله طريق آخر  
عنه البیهقی ایضاً- وراجع نصب الرایۃ (۲/۴۸۹)-

۲۳۳۰- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۶/۷۸۲) ومن طريقه احمد (۶/۲۸۱) والترمذي في الصوم (۷۹۰) باب: ما جاء في الاعتكاف عن  
عمر عن الزهري عن عروة عن عائشة وعن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به- وأخرجه احمد (۶/۱۶۹) وابن خزيمة (۲۲۲۲) من  
طريق ابن جريج به- بسندين الاسنادين- وهكذا أخرجه ابن حبان (۳۶۶۵) من طريق عبد الرزاق أخرنا معمر و ابن جريج عن  
الزهري..... بالاسنادين جميعاً-

۲۳۳۱- راجع ما قبله واما زیادة: (و ان السنة للمعتكف.....) الى آخره: فرواها ابو داود في الصوم (۲/۸۳۶-۸۳۷) باب: المعتكف يعود  
لمريض (۲/۱۶۷۳) والبيهقي في الصيام (۴/۳۱۷) باب: المعتكف يصوم وقال ابو داود: (غير عبد الرحمن بن اسحاق لا يقول في  
العتك عاتشة: السنة) وجعله منقول عائشة-) ال- وقال البیهقی: (قد ذهب كثير من الحفاظ الى ان لهذا الكلام من قول من دون  
عائشة وان من ارجه في الحديث وهم فيه-) ال- وأخرجه البیهقی في (المعرفة) (۶/۲۹۵) في الصوم: باب: الاعتكاف يصوم المصفر  
صوم (۹۰۹۱-۹۰۹۲) بين انه مسرج قال: (ويشبه ان يكون من قول من دون عائشة-) ال- ودل على ذلك- فراجع-

بْنُ مَعْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاحِدَ مِنَ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُغْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتَّبِعَ جَنَازَةً وَلَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يَبَاشِرَهَا وَلَا اغْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةٌ أَنْ يَغْتَكِفَ أَنْ يَصُومَ يَقَالُ إِنَّ قَوْلَهُ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُغْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهَمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَهَشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ .

★★ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی آپ کے بعد آپ کی ازواج نے بھی ان دنوں میں اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے کہ صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکلے گا وہ جنازے میں شریک نہیں ہوگا مریض کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا وہ عورت کو چھوئے گا نہیں اور اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا اور اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے۔ ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے۔ اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہشام بن سلیمان نامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2330- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْإِغْتِكَافِ وَكَيْفَ سُنَّتُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاحِدَ مِنَ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُغْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتَّبِعَ جَنَازَةً وَلَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يَبَاشِرَهَا وَلَا اغْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةٌ أَنْ يَغْتَكِفَ أَنْ يَصُومَ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکل سکتا ہے وہ جنازے میں شریک نہیں ہوگا بیمار کی عیادت نہیں کرے گا وہ اپنی بیوی کو چھو نہیں سکے گا اس کے ساتھ مباشرت نہیں کر سکتا۔ اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے۔ ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے۔ اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہشام بن سلیمان نامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

ہوگا جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ روزہ رکھے۔

2331- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَكَبَّرَ فِي الشَّرِكِ وَيَصُومَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ تَفَرَّدَ بِهِذَا اللَّفْظِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ شرک میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند حسن ہے اسے ان الفاظ میں نقل کرنے میں سعید بن بشیر نامی راوی منفرد ہیں۔

## 7-باب السَّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

2332- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذَلِيِّ لُكَجِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْبَلْخِيُّ أَخُو عَصَامِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَصَامًا الْأَحْوَلَ أَيْسَنَّاكَ الصَّائِمُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ بِرَطْبِ السَّوَاكِ وَيَابِسِهِ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ ابوالحق خوارزمی بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم احول سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے سوال کیا: دن کے ابتدائی آخری یا آخری دونوں حصوں میں کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی ابوالحق خوارزمی ضعیف ہے۔

۲۳۳۱- أخرجه البيهقي (۲۱۷/۶) من حديث سعيد بن بشير - به - وقال: (ذكر الصوم فيه غريب) - به - وضعفه غيره: راجع: نصب الرتبة (۱۸۹/۲) وقد بقت الإشارة لضعف هذه الرواية نقلًا عن (المعرفة) للبيهقي (۲۹۶/۶) (۹۰۹۱) -

۲۳۳۲- أخرجه البيهقي (۲۱۷/۲) عن الخوارزمي - به - وقال: (تفرد به) - به - عبد الرحمن الخوارزمي - وقد حدث عن عاصم بن مالك - به - وقد روي من وجه آخر ليس فيه ذكر أول النهار و آخره (تم سابقه من طريق ابن عدي كذلك) - وقال البيهقي أيضًا في (المعرفة) (۲۳۶/۶) (۸۹۰۵): (وحديث أبي إسحاق الخوارزمي عن عاصم عن أنس مرفوعاً في السواك أول النهار و آخره - ضعيف لا يصح) - به -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف بن میمون باہلی بلخی ماکانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ تموا علیہ ارجاء، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۷)۔

○ ابراہیم بن عبد الرحمن خوارزمی۔ قال ابن عدی: احادیث لیست بمستقیمۃ۔ قال ذہبی: ابن بيطار قاضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۱۶۶)۔

...—...—...

## روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

روزہ دار شخص کے مسواک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: میں شام کے وقت اس کے مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے منہ کی بوزاں ہو جاتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور حسن بن حی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: خشک مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں مسواک کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں لگائے۔

**2333-** حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قَرَأَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ.

☆☆ عبد اللہ بن عامر بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عاصم بن عبید اللہ کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

**2334-** حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا تَرَى

۱۔ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۲۳۳۲- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۸۸) باب: السراک للصائم (۲۳۶۱) عن محمد بن الصباح ثنا شريك...



إِسْمَاعِيلُ الْمُؤَدِّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ . مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”روزہ دار شخص کے لیے سب سے بہترین کام مسواک کرنا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”روزہ دار شخص کے بہترین کاموں میں سے ایک کام مسواک کرنا ہے۔“

مجالد نامی راوی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2338- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَصَّابُ كَيْسَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْعَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعِشِيِّ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعِشِيِّ إِلَّا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کے وقت مسواک کرو شام کے وقت مسواک نہ کرو اس کی وجہ یہ ہے: جس روزہ دار شخص کے ہونٹ شام کے وقت خشک ہوں گے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے سامنے نور کے طور پر ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ کیسان قصار، ابو عمر فزاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۱۳)۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابو عمر کیسان نامی راوی مستند نہیں ہے اور اس کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی معروف نہیں ہیں۔

۲۳۳۸- أخرجه البيهقي في الشعب (۲/ ۲۷۶) كتاب الصيام: باب منكره السواك بالعشي اذا كان صائماً..... وفي المعرفة (۲/ ۱۷۷) رقم (۹۵۵۸) من طريق الدارقطني: به-

۲۳۳۹- أخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصيام (۲/ ۲۳۲) باب السواك للصائم (۸۹۰۲-۸۹۰۲) من طريق الدارقطني: به- ونقل كلام الدارقطني عنه- وأخرجه الطبراني في (معجمه) - كما في نصب الراية (۲/ ۱۶۰) - من حديث كيسان: بهي-

## 8- باب الإفطار في رمضان لكبر أو رضاء أو عذر أو غير ذلك.

باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا  
 2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ الشَّيْخِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
 حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا  
 بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بوڑھا شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے تو وہ ہر ایک  
 روزے کے عوض میں ایک مد کھانا کھلائے گا۔  
 اس کی سند مستند ہے۔

## 9- باب طُلُوعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ.

باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا

(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری کر لینے کا حکم)

2341- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
 إِسْمَاعِيلَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي  
 رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيِمَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقِيلَ لِهِشَامٍ أَمُرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدُّ مِنْ ذَلِكَ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ  
 بِإِسْنَادٍ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے رمضان کے مہینے  
 میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے افطاری کر لی لیکن بعد میں سورج نکل آیا (تو پتہ چلا کہ افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا)۔  
 ہشام نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا ان لوگوں کو اس کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسا کرنا  
 ضروری تھا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2342- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْكَبَرِ (۲۷۱/۴) مِنْ طَرِيقِ الْمَدَارِقَطْنِيِّ بِهِ - وَلَهُ طَرِيقٌ وَالْفَاظُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْبُخَارِيِّ فِي  
 التَّفْسِيرِ (۱۷۹/۸) تَفْسِيرُ قَوْلِهِ تَعَالَى: (إِيْمَانًا مَمْدُودًا) مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ (۱۵۰/۵) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّوْمِ (۲۰۶/۲) بِأَبِيهِ: مَنْ قَالَ لَمْ يَشْبَهْ  
 الشَّيْخُ وَالْمَبْلَى (۲۳۸/۲) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الصَّوْمِ (۲۲۰/۴-۲۲۱) بِأَبِيهِ: الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي (الْمَعْرِفَةِ) (۲۲۱/۲۲۹/۶) بِأَبِيهِ: مَنْ لَمْ  
 يَطْعَمْهُ الصَّوْمُ: الْكَبَرُ مِنْ -

2343- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّوْمِ (۲۳۵/۴) بِأَبِيهِ: إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ تَمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (۱۹۵۹) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّوْمِ (۲۱۶/۲-۲۱۷)  
 بِأَبِيهِ: الْفَطْرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (۲۳۵۹) وَابْنُ مَاجَهَ فِي الصَّوْمِ (۵۲۵/۱) بِأَبِيهِ: مَا جَاءَ فِيمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا (۱۶۷۶) وَابْنُ خُرَيْمَةَ رَقْمَ (۱۹۹۱)  
 مِنْ طَرِيقِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهِ - وَأَخْرَجَهُ عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ (۱۵۷۶) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِ -





یہاں کھانا نہیں اور جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے تو وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے یہ حکم منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے لیے واجب ہے اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو نیز یا دن بہتر ہے تو اس معافیت کے تحت صرف بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھ لی علاقہ کش رکھتا اور جس مریض کو دی گئی ہے خواہ چاہتا ہے وہ اس کا بھی شفاء یاب نہیں ہوگا۔ (مسند ابی حنیفہ)۔  
اس کی سند صحیح ہے۔

2345- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ يَبْنِي صَنْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَوْفَةَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شَيْبٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأَعْلَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فَلَيْتَهُ طَعَامُ مُسْكِينٍ) وَابْنُ عَبَّاسٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا زَادَ طَعَامَ مُسْكِينٍ آخَرَ) (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ يَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) وَلَا يُرْتَحَصُ إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ أَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَشْفَى. وَهَذَا صَحِيحُ الْإِسْنَاءِ. (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

یہ جو لوگ انکی طاقت میں رکھتے ان کا نفلی ایک مسکین کو کھانا کھلا دے یا مال بخر دے یا کھانا کھلا دے۔ (مسند ابی حنیفہ)۔  
یہ یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلا دے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے۔“

یہاں کا مطلب ہے وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو یہ اس کے لیے قریب بہتر ہوگا۔“

اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

یہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے بھی رخصت صرف مسکین کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا بلکہ بیمار کو دی گئی ہے جو یا جانتا ہے یا سمجھتا ہے کہ وہ کھانا کھلا دے یا مال بخر دے یا کھانا کھلا دے۔ (مسند ابی حنیفہ)۔  
اس کی سند صحیح ہے۔

2346- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ أَبُو صَالِحٍ الْأَسْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخَصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يَفْطَرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُسْكِينًا وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کے لیے ہے جو روزہ کھانا چھوڑ دے اور ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے اور اس رخصت کا لازم نہیں ہوگی۔ (مسند ابی حنیفہ)۔  
اس کی سند صحیح ہے۔

۳۱۱۱- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۶۱/۴) باب الشيخ الكبير (۷۵۷۶) من رواية منصور عن معاوية عن ابن عباس (۷۵۷۵) من رواية عطاء عن ابن عباس - وأخرجه البيهقي في سننه (۲۶۱/۴) كتاب الصيام باب الشيخ الكبير لا يطعم الصوم من طريق منصور عن معاوية - أخرجه البيهقي في سننه (۲۶۱/۴) من طريق أبي هاشم الرازي ثنا محمد بن عبد الله الرقاشي به -

**2347-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ مَنْسُوخَةٌ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَبَطُلَ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا: ”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اُن کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب بھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

**2348-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَأَمْ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى أَوْ مُرْضِعٌ أَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ الصِّيَامَ عَلَيْكَ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكَ الْقَضَاءُ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ام ولد سے جو حاملہ تھی اور بچے کو دودھ پلاتی تھی (یہ کہا تھا: تم ان لوگوں میں شامل ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تم پر جزاء لازم ہے قضاء لازم نہیں ہوگی۔ اس کی سند صحیح ہے۔

**2349-** حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ يَنْسَ أَنْ يَبْرَأَ فَلَا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سل کا ایسا مریض جو اس بات سے مایوس ہو چکا ہو کہ وہ ٹھیک ہوگا اور وہ کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا۔ اس روایت کا راوی حجاج ضعیف ہے۔

۲۳۴۷- أخرجه عبد الرزاق في الصوم ( ۲۲۱/۴ ) باب: الشيخ الكبير ( ۷۵۷۵ ) عن ابن جريج قال: قلت لعطاء..... وأخرجه الطبري في التفسير ( ۷۸/۲ ) من طريق ابن المبارك عن ابن جريج مختصراً وأخرجه عبد الرزاق ( ۷۵۷۷ ) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء..... نحوه -

۲۳۴۸- أخرجه أبو داود في الصوم ( ۲۰۶/۲ ) باب: من قال: هي منبهة للشيخ والعجلى ( ۲۳۸ ) عن ابن المنذر: ثنا ابن أبي عمير عن جعفر عن قتادة..... به - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۲۰/۴ ) كتاب الصوم: باب: الحامل المرضع -

۲۳۴۹- في إسناده العجاج بن أرطاة وهو كذا في التمهيد -

2350- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ تُرَضِعُ فَأُجْهِدَتْ فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ وَلَا تُقْضِيَ . هَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی وہ بیمار ہو گئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ ہدایت کی کہ تم روزے نہ رکھو اور (فدیہ کے طور پر) کھانا کھلا دو اور قضا نہ رکھنا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2351- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرُ وَلَا تُقْضِي . وَهَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی وہ بعد میں اس کی قضا بھی نہیں کرے گی (بلکہ مسکین کو کھانا کھلا دے گی)۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہے۔

2352- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَرَأَ (وَعَلَى الَّذِينَ يَطُوقُونَهُ) ثُمَّ يَقُولُ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر اس کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا فدیے کے طور پر واجب ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی ہے جو اب روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھے گا وہ روزہ چھوڑ دے گا اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ضیف - وقیل: ابن ابراہیم بن ضیف باہلی، ابویعقوب عسکری، بصری نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے

۲۳۵۱- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۲۸۸/۴) رقم (۷۵۶۶) من طریق ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس قال: (نفطر العامل الموضع في رمضان) وتقضيان صياماً ولا تطعمان) فقد خالف عطاء: فنقل ذلك عن ابن عباس - وقد تقدم من رواية سعيد بن جبیر عن ابن عباس خلاف ذلك - واما ابن عمر: فقد اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف رقم (۷۵۶۱) من طریق ابوب عن نافع عن ابن عمر -

۲۳۵۲- اخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۲۹۱/۴) باب: الشيخ الكبير - وعن الثوري به - وخرجہ البيهقي في السنن (۲۷۱/۴) من طریق سفیان به - وخرجہ اسماعيل بن ابي القاسم عن ابن المديني عن جرير عن منصور به: كما في (المهمل) اللہ بن هزيم (۳۵۵/۶) -







مجہول۔ و امام ابو حاتم فرماتے ہیں: شیخ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۷۴/۶)، و معنی (۱۲/۲) میزان (۴۳۱/۴)، واللہ اعلم (۱۰۴/۴)۔

2360-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا دَهْشَمُ بْنُ قُرَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَى عَنْهُ فَقَدْ أَجَزَ عَنْهُ. وَقَالَ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامِ مِثْلَ ذَلِكَ. دَهْشَمُ ضَعِيفٌ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے ذمے قرض ہو اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے تو یہ اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور روزے کے متعلق اسی کی مانند بات ارشاد فرمائی ہے۔

اس روایت کا راوی دہشم ضعیف ہے جبکہ دوسرا راوی عمرو بن عثمان مجہول ہے۔

2361-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ وَمَا أَهْلَكَ. قَالَ أَتَيْتُ أَهْلِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. قَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً. قَالَ لَا. قَالَ فَأَمَّا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ لَا أَطِيقُ الصِّيَامَ. قَالَ فَأَطِيعْ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا. قَالَ مَا أَجِدُهُ. فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِخَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا. قَالَ أَطِيعْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ وَالَّذِي بَكَى بِالْحَقِّ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ أَخُو جِ مَنَا. قَالَ انْطَلِقْ فَكُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ.

☆☆ محمد بن حسن اپنے والد (حسن) کے حوالے سے ان کے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے

ان کے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت کا شکار کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزے کے دورے

اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام یا کنیز ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو اس نے عرض کی: میں روزے رکھنے کی طاقت

رکھتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ہر ایک مسکین کو ایک مد دو اس نے عرض کی: میں اس

۲۳۶۰- اسنادہ ضعیفہ (۱) دہشم بن قُرَّان ضعیفہ المصنف لنا۔ وقال الحافظ في التفسير (۱/۲۷۷): عمرو بن عثمان مجہول۔

الدارقطني لنا: (مجہول)۔ ولم أجده له سرجمة فيما بين يدي من كتب الرجال۔

۲۳۶۱- المنذر بن محمد عن أبيه وعنه ابن عوف۔ قال الدارقطني: ليس بالثوري وقال في الأغراب مالك: (ضعيف) ينظر۔

الميزان (۹۰/۶)۔



نجات نہیں رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ ہدایت کی کہ اسے پندرہ صاع دیئے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی کھائیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

**2362** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَعْتَقَ رَقَبَةً أَوْ صُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ أَوْ أَطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِينًا .

☆ ☆ عامر بن سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ۔

**2363** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ فَقَالَ لَا أَجِدُ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ تَمَرٍ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيَّ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ . تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو أُوَيْسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَبُزَيْدُ بْنُ عِيَّاضٍ وَشَيْبَةُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ أَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ مِنْ رِوَايَةِ نَعِيمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ إِلَّا أَنَّهُ أَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلِّ هَؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ وَجَعَلُوا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ . وَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ إِفْطَارَ ذَلِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجَمَاعٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ شَهْرَيْنِ لِأَنَّهُ لَمْ يَسْتَطِعْ إِطْعَامَ سِتِينَ مِسْكِينًا مِنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَمَعْمَرُ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مُسَافِرٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَشُعَيْبُ بْنُ

۱۳۱۲- فی بعض روایاتہ الواقدی و لہو من روى: لكنه متابع في الرواية الاخرى - و ابو بكر ابن اساعيل له ذكر في ترجمة ابيه اساعيل بن اسعد من (التوسيع) -







**2367** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَقَالَ فِيهِ بِزَيْلٍ وَهُوَ الْمِكْتَلُ فِيهِ خَمْسَةُ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُ تَمْرًا. وَكَذَلِكَ قَالَ هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابِعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاكِسٍ وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ایک زبیل لائی گئی اور پیمانہ تھا جس میں پندرہ صاع تھے یہ بھی ہے کھجوروں کے پندرہ صاع تھے۔ اسی طرح دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

**2368** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَعَتَقَ رَقَبَةً. قَالَ لَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَصُمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ ذَلِكَ. قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدَرُ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا. فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي فَمَا أَجِدُ أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي. قَالَ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نے آپ کو بتایا گیا کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس وہ نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو اس نے عرض کی: کیا اپنے اور گھروالوں سے زیادہ ضرورت مند کو کروں مجھے اپنے اور اپنے گھروالوں سے زیادہ کوئی ضرورت مند نہیں ہے آپ نے فرمایا: اسے تم کھا لو اور تمہارے گھروالے کھالیں اور تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

**2369** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ آتِسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ لَمْ يَمُتْ شَهْرًا. هَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ. مَنْدَلٌ ضَعِيفٌ وَمَنْ دُونِ آتِسٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”جو شخص عذر کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔“



اس کی سند ثابت نہیں ہے اس کا راوی مندل ضعیف ہے اور جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے ضعیف ہے۔

2370- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
بِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ  
رَيَّوَمَا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جو شخص کسی بیماری اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔“

یاں حدیث کا تعارف:

○ ابو مطوس ہو یزید، وقیل: عبد اللہ بن مطوس، یہ لین الحدیث ہیں یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔  
قریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۴۰)۔

○ مطوس، (اور ایک قول کے مطابق): ابو مطوس، عن ابی ہریرۃ، مجہول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔  
قریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۶۰)۔

2371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقُطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ  
بَدَّ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيلٍ قَالَ كَانَ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ  
مِائَتِي عَشْرَ يَوْمًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا.

☆ ☆ ربیعہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو وہ بارہ دن روزے رکھے گا اس کی  
یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کے مقابلے میں ایک مہینہ روزہ رکھنے کو پسند کیا ہے۔

یاں حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین، ابو جعفر بزاز یقطینی، سمع ابایعلی احمد بن علی موصلی و اباقاسم بغوی، ومن فی  
تھما، حدث عن ابونعیم اصبھانی، و علی بن محمد بن عبد اللہ حذاء وغیرہما، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال  
عالی: کان فھما ذکما، لہ رحلتہ فی طلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۱۱)، و انساب (۵/۷۰۳)۔

2372- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا  
س عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ عَنْهُ صِيَامٌ وَإِنْ صَامَ  
مَرَّ كَلَّةً.

۱- المخرجه عبد الرحمن في الصوم (۱۹۸/۶) باب من يبطل الصيام ومن يأكل في رمضان منعمدا (۷۶۷۳) من وجه آخر عن ربیعہ بن بد





## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن طحان واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۸۳)۔

2376- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اَنْ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرُو بْنُ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہو گا یا کھجور کا ایک صاع ہو گا۔

2377- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب دودھ تھن میں موجود ہو اس کا سودا نہ کرو اور جب اون (جانور کی پشت پر) موجود نہ ہو اس وقت اس کا سودا نہ کرو۔

2378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنْ هَذِهِ الْأَيَّامَ عَيْدٌ وَأكْلٌ وَشَرْبٌ وَذِكْرٌ فَلَا تَصُومُوا هُنَّ إِلَّا مُحْصَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَذَا وَلَمْ يَصُمْ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ.

☆☆ مسعود بن حکم زرقی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا تھا: جبردار! یہ عید کے دن ہیں! یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ایسا فرد ہو جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو یا جس نے حج کے دنوں میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں وہ ان دنوں میں روزے رکھ لے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن الحکم بن ربیع بن عامر انصاری زرقی، ابو ہارون مدنی۔ لہ روایت، ولہ روایت عن بعض صحابة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۵۳)۔

۲۳۷۶- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۱۶۸) ونقله الزيلعي في (نصب الرابة) (۲/۴۶۱) - وقال: (قال البيهقي: هذا لا يصح - وكيف يصح! الرواية الجماعة عن نافع عن ابن عمر ان بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم - وعله ابن الجوزي سليمان ابن موسى قال: قال ابن السريني: مضمون عليه - وقال البخاري: عنده من اكبر) - قال: قلت: وبي في (الزكاة) نخرج هذا الحديث من وجوه عن نافع عن ابن عمر بخير لهذا اللفظ - وراجع: نصب الرابة (۳/۴۱۶-۴۱۷) - ۲۳۷۸- تغريبه المارقطني - و عنه نقله الزيلعي في نصب الرابة (۲/۴۸۶) وقال عقبه: (الواقدي: ضعيف) -



# فتوحاتِ جہانگیری



جزو ششم



## سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیسیٰ راقطی

۔۔ ترجمہ ۔۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک ایامہ ولیالیہ

زبید سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لئے

نظر اللہ امر میں  
پہنچا کر کے

لعل فی  
 سبب حسن  
 قوت زکات  
 بر سر  
 کوئی یاس  
 سن کر ای  
 طرح اگر  
 پہنچا دے  
 سنی متقی

الحديث

انجید الترمذی، بہذ اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناه) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784، دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375،

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فی قول النبی ﷺ نصر اللہ امرأ" ہے اس کے مؤلف شیخ محمد واحمد بن محمد اصہبانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔



کتاب الحج

## حج کا بیان

## 1-باب

بدلا عنوان

2379 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں، اس شخص پر لازم ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو۔“

تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہاں ”سبیل“ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن زیاد نصیبی، از دی کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور غیر ثقہ ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: مستقیم حدیث یغرب عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتر وکین (۲/۱۴۹)، و میزان (۴/۳۹۸)۔ و لسان (۳/۷۶)۔

[illegible]

## حج کے حکم کی وضاحت

حج کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”مختصر القدوری“ کے شارح امام ابو بکر بن علی بن الحداد تحریر کرتے ہیں:

۲۳۷۹- قال الزيلعي في (تجريب الراية) (۱۰/۲): (محمد بن عبد الله بن عبيد اللہ بن زکریا وابو جعفر علی صفحہ ۱) - ذکرہ الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۲۵۶) وقال: (محمد بن عبد الله بن عبيد ضعیف)۔

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔  
شریعت میں اس سے مراد تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے تاکہ اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی جا سکے۔

(امام قدوری رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے: حج واجب ہے) اس سے مراد یہ ہے: یہ محکم فرض ہے۔  
امام قدوری رحمہ اللہ نے لفظ وجوب کے ذریعے اس کو ذکر کیا ہے کیونکہ واجب کا مفہوم عمومی ہوتا ہے ہر فرض چیز واجب ہوتی ہے لیکن ہر واجب چیز فرض نہیں ہوتی ہے۔

اس کے بعد آگے چل کر امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: حج محکم فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے۔“

سوال یہ ہے: یہ فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے یا اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے؟  
امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: اسے فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور سال میں کسی بھی وقت انسان کو موت آ سکتی ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ یہ ساری عمر کے اندر ایک مرتبہ ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف اس صورت حال میں ہوتا ہے کہ جب غالب گمان اس بات کا ہو کہ انسان بعد میں بھی سلامت رہے گا، لیکن اگر غالب گمان انتقال کرنے کا ہو یعنی آدمی بیمار ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو تو اب اس بات پر اتفاق ہے اب اس کو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک امکان کی صورت میں بھی حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص حج میں تاخیر کر لیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا انہوں نے دلیل کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پیش کیا ہے:

”جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتے ہوں اور پھر وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کچھ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی مرجائے یا عیسائی مرجائے۔“

امام محمد رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے چھٹی سن ہجری میں حج فرض قرار دیا تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے دسویں سن ہجری میں حج ادا کیا تھا اگر اس کو فوراً ادا کرنا لازم ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے مؤخر نہ کرتے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا ہے نبی اکرم ﷺ کو وحی کے ذریعے اس بات کا علم ہو گیا تھا آپ اس وقت تک حیات رہیں گے جب تک اسے ادا نہیں کر لیں گے اس لیے آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آپ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔

امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: حج لازم ہے آزاد بالغ، عقل مند تندرست لوگوں پر جب وہ زادِ راہ اور سواری قدرت حاصل کر لیں جو ان کی جائز سکونت سے اضافی ہو اور جو انتہائی ضروری نہ ہو اور ان کے واپس آنے تک وہ اپنے اہل عیال کے خرچ سے بھی بے نیاز ہوں اور راستہ بھی امن والا ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: لفظ بالغ استعمال کر کے انہوں نے بچوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ وہ عبادات کے پابند نہیں ہیں کیونکہ وہ اس کے مکلف نہیں ہیں۔

لفظ عقل مند استعمال کر کے انہوں نے مجنون لوگوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے مجنون شخص جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے۔“

امام قدوری رحمہ اللہ نے لفظ تندرست جو استعمال کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کا جسم اور اعضاء ٹھیک ہونے چاہئیں یہاں تک کہ بیمار شخص کے اوپر حج کرنا لازم نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان عبادت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو یہ حج عبادت ساقط ہونے میں اثر انداز ہوتی ہے جب تک وہ عجز باقی ہوتا ہے۔

ناہینا شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حج کرنا لازم نہیں ہے اگرچہ اسے کوئی ساتھ لے جانے والا بھی مل جاتا ہے تاہم اس کے مال میں سے حج واجب ہوگا (یعنی اس پر لازم ہوگا وہ کسی دوسرے کو حج کروادے)۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ناہینا شخص کو اگر کوئی ساتھ لے جانے والا مل جاتا ہے اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ہے اور سواری بھی ہوتی ہے تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوگا تاہم یہ ضروری ہے اس کے ساتھ سفر میں اس کی خدمت کرنے کے لیے کوئی شخص موجود ہونا چاہیے۔ یہ بات جائز نہیں ہوگی کی اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص حج کرے جہاں تک بیماری کی وجہ سے عاجز ہونے کا تعلق ہے تو اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہو کہ وہ ختم ہو جائے گی اس بیماری کے ختم ہونے کے بعد اس شخص پر حج کرنا لازم ہوگا اور اب کسی دوسرے شخص کا اس کی طرف حج کرنا کافی نہیں ہوگا تندرست ہونے کے بعد وہ شخص خود حج کرنے کے لیے جائے گا اور اس فرض کو ادا کرے گا۔

**2380- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفٌ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.**

۱۔ الجوہرہ النیرۃ از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، ص 360/1

۲۳۸۰۔ لکنذا اخرجہ الدارقطنی عن ابن لہیعۃ عن عمرو بن شعیب بن بہ۔ و یورده بعدہ من وجہین عن محمد بن عبید اللہ۔ و فی المرزبی۔ عن عمرو بن شعیب بن بہ۔ قال الزیلعی فی (نصب الرابۃ) (۱۰/۲) (و ابن لہیعۃ و المرزبی: ضعیفان۔ قال النبی فی (الامام) و قد خرج الدارقطنی (هذا الحديث عن جابر و انس و عبد الله بن عمرو بن العاص و عبد الله بن مسعود و عائشة و ليس فيها اطلاق بحج بہ۔ انصبي)۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”بیت اللہ تک جانے کے راستے سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے۔“

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابی نافع ابوسلمہ موصلی، قال ابویعلی: وقد راہ ولم یرو عنہ۔ قال: لم یکن اھلاً للحدیث و ذکر لہ ابن عدی فی کامل احادیث منکرۃ، و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیث من غیر روایۃ ابنہ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۷۹/۲)، و میزان (۳۰۷/۱)، واللسان (۴۲۳/۱)۔

○ عقیف بن سالم موصلی بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۱)۔

.....

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقہیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: استطاعت کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، امن کے ساتھ مال کی موجودگی اور جسم کی استطاعت بھی اس میں شامل ہوگی۔

جسم اور مال کے اعتبار سے استطاعت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس اور عمر بن خطاب سے بھی منقول ہے:

اس کے لیے زادِ راہ اور سواری کی موجودگی شرط ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو اس کے حق میں حج کے واجب ہونے کے لیے سواری کی موجودگی شرط نہیں ہوگی بلکہ اس پر پیدل چل کے جا کر حج کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک زادِ راہ کی موجودگی بھی شرط نہیں ہے، اگر وہ راستے میں زادِ راہ حاصل کرنے کے قابل ہو، خواہ اسے مانگ کر ایسا کرنا پڑے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: استطاعت کی وضاحت کیسے کی جائے گی، اس بارے میں منقول حدیث کا اس لفظ کے عموم سے تعارض ہے۔

حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: استطاعت سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:



”زادِ راہ اور سواری“۔

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما نے اسے ہر مفلس شخص پر محمول کیا ہے جبکہ امام مالک نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو اور وہ اس قابل نہ ہو کہ راستے میں مزدوری کر کے محنت کر کے روزی کما سکے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس موقف کو اس لیے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں: جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم مجمل ہو اور سنت کے ذریعے اس کی وضاحت ہو رہی ہو تو اب سنت کی اس وضاحت سے انحراف کرنا درست نہیں ہوگا۔

**2381** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز حج کو لازم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ راہ اور سواری (کا میسر ہونا)۔

**2382** - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

**2383** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بُهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

۱۔ بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

۲۳۸۲- راجع ما قبلہ۔ و بھی بن عبد الحمید: ان کان لہو العسانی: فقد تقدم بیان ضعفہ۔

۲۳۸۳- فی اسنادہ بطلول بن عبید: قال الزیلعی (۱۰/۲): (قال ابو حاتم: زالفہ الحديث)۔ ال- وقال الطحاوی: (بطلول مشرک)۔ و ذکرہ

بیرقان الدین الحلبي فی (الکشف الحثيث عن رمي بوضع الحديث) ص (۱۱۵) وقال: ذکرہ شيخنا المراقبي فی شرح اللافیه له فی

المفلوب فيما قرأه)۔ ال- قلت: و بطلول بن عبید: قال ابو زرعة: ليس بشي۔ وقال ابن هبان: يسموه الحديث۔ وقال ابن عدي: يسمونه

ليس بذلك: ثم سأل له منه اهاديت۔ وقال ابن يونس: منكر الحديث۔ وقال الحاكم: روى اهاديت موضوعه۔ وقال ابو سعيد البهال: روى

موضوعات۔ وقال محمود بن غيلان: اسقطه احمد و ابن معين و ابو خيثمة و قال الهزارا بطلول ليس بالقوي۔ ينظر: لسان الميزان للرجل

عمر (۶۷/۲)۔ و الحديث ضعفه الشيخ في الامام كما سبق في الذي قبله۔

”لوگوں پر یہ بات لازم یہ کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرس کی: یا رسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاد سفر اور سواری۔

**2384** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**2385** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ شَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی

تذ منقول ہے۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہشام حرانی، ابوامیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے خلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۳)۔

**2386** - وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ . حَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۳۸۶- أخرجه الحاكم (۱/۱۱۲) من رواية علي بن سعيد بن مسروق ..... به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) ولم يخرجاه وقد تابع حماد بن سلمة مبعداً على روايته عن قتادة - (۱) - (۱) - ثم أخرجه من طريق حماد بن سلمة عن قتادة به- وقال: (صحيح على شرط مسلم) ولم يخرجاه - (۱) - (۱) - وعلقه البيهقي في الكبرى (۲/۲۲۰) من رواية ابن أبي عروبة عن قتادة التي معنا ثم قال: (ولله إزاء الله ولصا) - (۱) - (۱) - وساقه البيهقي من رواية سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلًا وقال: (لهذا هو المصنف عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا أخرجه يونس بن عبيد عن الحسن) - (۱) - قلت: ورواية يونس عن الحسن مرسلًا رواتها ابن أبي شيبة (۴/۹۰) والبيهقي (۴/۲۳۷) وكذلك رواتها الطبري في التفسير (۷/۷۸۸) و أبو داود في (المراسيل) ص (۱۱۲-۱۱۴) ومن طريقه البيهقي في (المعرفة) (۱۹/۶۱) (۱۹/۶۱) من رواية يونس به- وراجع الحديث بعد الذي عن عائشة-

۲۳۸۷- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۱۲) من رواية صالح بن محمد بن حبيب المافظ: ثنا أبو أمية: عمرو بن هشام به- قال ابن حجر في (تلفيحه العبير) (۲/۲۲۵): (الراوي عن حماد هو أبو قتادة عبد الله بن واعد الحراني وقد قال أبو حاتم: هو منكر الحديث) - (۱) -

۲۳۸۸- كنا أخرجه الدارقطني لنا من رواية يونس عن الحسن موصولًا وأخرجه العقيلي في الضعفاء (۲/۲۲۲) والبيهقي (۴/۲۲۰) من رواية عتاب بن عيين به- وقال العقيلي: (عتاب في حديثه وهم) ثم ساقه من طريق الثوري عن إبراهيم الخوري عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر به- وقال: (لهذا أولى - على ضعف - أيضاً) - (۱) - وقال البيهقي في (المعرفة) (۱۹/۶) باب: الحال التي يجب فيها الضعيف بنفسه (۹/۹۱۶): (وروي عن الثوري عن يونس عن الحسن عن أمه عن عائشة موصولًا وليس بمحفوظ) - (۱) - والصواب عن سليمان عن يونس عن الحسن مرسلًا كما سبق بيانه في الكلام على حديث انس السابق-

الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ أَعْيَنَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2387- رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخُوزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَهُوَ مَشْهُورٌ عَنْهُ . وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یزید خوزی، ابواسامیل مکی، مولیٰ بنی امیہ، متروک الحدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق

ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۴)۔

2388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

سَعِيدٌ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ

وَالرَّاحِلَةُ . فَقِيلَ لَهُ وَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ وَالتَّفِيلُ . وَسُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

میں دریافت کیا گیا:

"اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے جو اس تک پہنچنے کی سہیل رکھتا ہو۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کی سہیل سے مراد زاد راہ اور سواری ہے۔ عرض کی گئی: حاجی کون ہوتا ہے

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور تیل نہ لگانے کی وجہ سے بوندار ہوں۔ دریا

گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا گیا

قربانی کے جانور کا خون بہایا گیا ہو۔

۲۳۸۷- أخرجه الترمذي في المعجم (۱۷۷/۳) باب: ما جاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة (۸۱۳) وابن ماجه في المناسك (۹۶۷/۲)

بوجيب المعجم (۲۸۹۶) وكذلك الطبري في (التفسير) (۳۶۴/۲) والشافعي في (المسند) (۲۸۶/۱) وابن عدي في (الكامل) (۷/۱)

البيهقي في الكبرى (۳۲۰/۴) وفي (التميم) (۴۲۸/۲) (۳۹۷۶) والوقيلي في (الضمفاء) كما سبق في الذي قبله، جميعاً من

ابراهم بن يزيد الخوزي... به- وقال الترمذي: (حديث حسن) و ابراهيم بن يزيد وهو الخوزي المكي قد تكلم فيه بعض أهل العلم

قبل حفظه - و اعلم البيهقي في (الزبلي) (۸/۲) وابن حجر في (المختصر) (۲۲۱/۲) - بالخوزي وهو المكي

المحدث، كما قال ابن حجر في (التفسير) (۲۰۲) (۴۶/۱) - وقد تابعه محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي كما ذكره

عقب الحديث - وقد ذكر البيهقي (۳۲۰/۴) هذه المتابعة

۲۳۸۹- أخرجه البيهقي و اعلم به محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير -

**2389-** وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ. حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُنِلَ عَنِ السَّبِيلِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج تک کی سبیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) زادِ سفر اور سواری ہے۔

**2390-** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُنُوقًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمُصَفِّرُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد الرحیم بن عمر، ویرف بابن دنوقا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۳۵)۔

○ محمد بن حجاج مصفر بغدادی، روی عن کوات بن صالح و جریر بن حازم، وشعبة و مالک۔ قال احمد: قد تركت حديثه۔ و قال ابن مدني: ذهب حديثه۔ وقال يحيى و ابو داود: ليس ب علم حديث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال نسائي و مسلم بن حجاج و دارقطنی: متروك۔ وقال ابو زرعة: يروي ابا طيل عن شعبة۔ وقال ابن حبان: لا تحل روايته عنه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتر و كين (۳/۴۹)، وميزان (۶/۱۰۲)، واللسان (۵/۱۲۴)۔ وفي (ط)۔ سنن، بالاضاد مجمعة۔

۲۳۹۰- قال الزيلعي (۹/۲): (محمد بن الحجاج المصفر ضعيف) - اه - قلت: وقال ابن معين: ليس بثقة - وقال احمد: تركنا حديثه - وقال البخاري: سكتوا عنه - وقال النسائي و اللزدي و العجلي: متروك - وقال ابن سعد: كان ضعيفا عندهم في الحديث - وقال ابن عدي: و المصنف على حديثه - وقال الخطابي في (المعزلة): ليس بالقوي عند أهل الحديث - انظر: لسان الميزان لابن حجر (۱۱۷/۵-۱۱۸) - قلت: واخرجه سعيد بن ملام العطار عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به - ذكره ابن أبي حاتم في (المعزلة) (۲۹۷/۱) (۸۹۱) ونقل عن علي بن الحسين بن الجنيد انه قال: (هذا حديث باطل) - اه - و العطار: كذبه احمد و ابن نمير - وقال ابو حاتم: منكر الحديث جداً - و ضعفه غير احمد - بنظر: (لسان الميزان) لابن حجر (۳۳-۳۴/۲)۔



2391-

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَیُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

وَالْعَرَزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةً.

☆☆

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جبکہ ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر لازم ہے وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

میسر ہونا۔

2392-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَصْبُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ قِيلَ فَمَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا (فرض ہے؟) اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک حج (فرض ہے) عرض کی گئی: اس تک کی سبیل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2393-

قَالَ وَحَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس تک پہنچنے کی سبیل سے مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2394-

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ

۲۳۹۱- حدیث الحسن و عبد اللہ بن عمرو بن العاص: تقدم تخريجهما - و اما حدیث ابن عباس: فاضرحه الدارقطني لنا عن رواة الزبير قان باسناده و اعاده بعده من رواية حصين بن المغيرة باسناده - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۹/۲): (وداور و حصين كلا ضعيفان) - ا -

۲۳۹۲- اضرحه ابن ماجه في السنن (۹۶۷/۲) باب: ما يوجب الحج (۲۸۹۷): ثنا سويد بن سعيد: ثنا هشام بن سليمان القرشي عن جريج قال: و اخبرني ايضا عن ابن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس ..... به - قال الزيلعي (۹/۲): (قال في (الامام) او هشام بن جريج بن عكرمة بن خالد بن العاص: قال ابو هانم مضطرب الحديث و محله الضعف ما روى به ياما النسي - و ابن عطاء: هو عمر بن الخطاب: كما قال ابن حجر في (التفريب) (۶۱/۲) -

مَجِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّبِيلُ إِذْ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے سبیل سے مراد سفر اور سواری میسر ہونا ہے۔

2395- وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي (مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ أَنْ تَجِدَ ظَهَرَ بَعِيرٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَيَمَاءٍ قَدْ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ سِئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ تَجِدَ ظَهَرَ بَعِيرٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: (یعنی شاؤ باری تعالیٰ ہے:)

”جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

اس سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہیں اونٹ کی پشت میسر ہو (یعنی سواری تمہارے پاس ہے۔)

ایک سند کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے: تم اونٹ کی پشت (یعنی سواری کو پاؤ)۔)

ادبیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صدقة فدکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یس بالمشہور، لیکن یس بہ باس۔ و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر فیہ اذا بین سماع فی روایۃ، فانہ کان یسمع من قوم ضعفاء عن مالک ثم یدلس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۹۱/۵)، ولسان (۲۱۰/۵)۔

2396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

فی اسنادہ: الحسن بن عبد اللہ بن ضمیرہ و قد کذبہ مالک و ابو ہاشم الرازی و ابن ہارود و ترکہ علی و احمد و ابو ہاشم و دارقطنی۔ و قال ابن ابی اوس: کان یتم بالزندقة و قال البخاری: منکر الحدیث ضعیف و قال ابو زرعة و ابو داود: یس بنی و زادہ: یضرب علی حدیثہ و تکلم فیہ غیر واحد من النقاد۔ راجع: (لسان المیزان) لابن حجر (۲۸۹/۲) ۲۹۰۔

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِضَبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ الْحَجَّ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جو بیمار تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کا ارادہ رکھتی ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حج کا ارادہ کر لو اور ساتھ شرط بھی رکھو اور یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی۔

...—...—...—...

### حج کا احرام باندھنے کی شرائط

حج کا احرام باندھتے ہوئے کوئی ایسی شرط مقرر کرنا کہ اگر یہ ہو گیا تو میں احرام کھول دوں گا، اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے مشہور شارح امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا شخص احرام باندھتے ہوئے نیت میں یہ شرط عائد کر سکتا ہے اگر وہ حج یا عمرے کے لئے جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ بیمار ہو گیا تو جہاں وہ بیمار ہو گا وہیں احرام کھول دے گا۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: احرام کی نیت میں کوئی شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

شوافع نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے (جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے)۔

شوافع نے اس صحیح اور صریح حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن احناف اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں: یہ حکم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کے لیے فائدے کے طور پر اسے بیان نہیں کیا اور یہی اس روایت میں کوئی عمومی صیغہ پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے قاضی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ضعیف ہے اور اس بارے میں کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت کو امام زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے معمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسکے علاوہ اور سند کے ساتھ یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

(نووی کہتے ہیں:) اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن

ترمذی، سنن نسائی اور دوسری معتبر کتابوں میں موجود ہے اور کئی اسانید کے ساتھ منقول ہے۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۴۹۶- أخرجه البخاري في النكاح (۵۰۸۹) باب: الاكفاء في الدين، و مسلم في الحج (۸۶۷/۲) باب: جواز اشتراط المحرم التمتع بتمتع المرض ونحوه (۱۲۰۷) والنسائي في المناقب (۱۶۸/۵) باب: كيف يقول اذا اشترط الطهراني في (الكبير) (۲/۲۶) رقم ۵۰۸۲۶ من طريق هشام بن عروة به۔

239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَى ضِبَاعَةَ الزُبَيْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا اشْتَرِطِي عِنْدَ إِحْرَامِكَ مَحَلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَإِنْ كُنْتُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَخَالِدٌ وَثَابِتُ الْبُنَانِيُّ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَهَلَالُ بْنُ خَبَّابٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے بیٹے لے گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اندھے وقت شرط عائد کر لینا کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی، تو تمہیں اس کا اختیار

غیر دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کی ہے۔

239- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَنَنْ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِضِبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحَلِّي حَبَسْتَنِي.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم نے حج کا ارادہ کر لو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی، وہیں احرام کھول دوں گی۔

2399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَيَّاشٍ وَأَنَا أَنْظُرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَأَقْرَبَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ لَبَسَ ثِيَابَهُ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى فَلَمَّا اسْتَوَى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، پھر آپ نے اپنے کپڑے پہنے، پھر جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو وہاں آپ نے دو رکعت ادا کیں، پھر آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے، جب آپ کی کھڑی ہوئی تو وہاں سے آپ نے حج کا احرام باندھا (یعنی اس کی نیت کی)۔

2400- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ مَرْقَالٍ أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ.

☆ ☆ ترجمہ مسلم فی الحج (۸۶۸-۸۶۹) باب: حیوانہ انتشاراٹ المحرم التحلل بعند المرض ونحوہ (۱۲۰۸) والنسائی فی الحج (۱۲۱۰) باب: الانتراٹ فی الحج و ابن ماجہ فی المناسک (۲۹۲۸) باب: الشرط فی الحج و البیہقی فی الکبری (۲۲۱/۵) من روایۃ عکرمۃ عباس بہ۔

☆ ☆ ترجمہ الماکم فی المناسک (۴۴۷/۱) عن ابی العباس محمد بن یعقوب: ثنا محمد بن اسماعیل الصفانی: بہ۔ وقال الماکم: (صحيح) قال یعقوب بن عطاء بن ابی سراج: ممن جمع ائمة الاسلام حديثه ولم يخرجاه (۱)۔



☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی جب احرام باندھنے لگے تو غسل کرے جب مکہ میں داخل ہونے لگے (اس وقت بھی غسل کرے)۔

2401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَزِيزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ لِاحْرَامِهِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ إِلَّا مِنْهُ .

☆☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا تھا۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے، ہم نے اسے صرف (اپنے استاد یحییٰ بن خالد) سے سنا ہے۔

...—...—...—...

### احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے اور اس کا تعلق حالت احرام والے شخص کے افعال سے ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک احرام باندھنے کے وقت غسل کرنے کی تاکید جمع کے وقت غسل کرنے سے زیادہ ہے۔ اصحاب طواہر نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

امام ابو حنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمہما علیہ کہتے ہیں: ایسے وقت میں صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ اہل ظاہر کی دلیل وہ روایات ہیں جسے امام مالک رحمہ اللہ نے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے ”بیداء“ کے مقام پر محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اور حضرت ابوبکر نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے پھر تبلیہ پڑھو (یعنی احرام باندھے)۔

اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۰۰- أخرجه ابن أبي شيبة في (مصنفه) - كما في نصب الرأية (۱۸/۲) - حدثنا سويل بن يوسف عن حميد بن عمار - وأخرجه العاكفي (المناقب) (۱۱۷/۱) من طريق محمد بن الحسن - ثنا سويل بن يوسف - به - وقال العاكفي: (صحيح على شرط الشيخين) - أ - وعزاه النجاشي (۱۸/۳) - أيضاً - للبخاري (مسند) -

۲۴۰۱- أخرجه الترمذي في المعجم (۱۹۲-۱۹۳) باب: ما جاء في الاغتسال عند الاحرام (۸۲۰) من رواية عبد الله بن يعقوب الحنفي - ابن أبي الزناد - به - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وقد استحب قوم من أهل العلم الاغتسال عند الاحرام) - به - النجاشي - أ - وقال الزيلعي في (نصب الرأية) (۱۷/۲): (وأخرجه العقيلي بسند العارظي - وأعله بابي غزيرة - قال: عنده من كونه في جناح عليه - لا من طريق فوسما ضعف - انشؤ - قال ابن القطان في (كتاب) (أولنا حسنة الترمذي - ول يصححه للاختلاف في الرحمن بن أبي الزناد - انشؤ - وراجع ترجمة عبد الله بن يعقوب الحنفي من (توضيح التوضيح) لابن حجر (۸۵/۶-۸۶) -

جمہور کی دلیل یہ ہے: اصل کے اعتبار سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب تک کسی چیز کے وجوب کا کوئی حکم ثابت نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ احرام باندھنے سے پہلے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے رعرعہ کے دن شام کے وقت وقوف کرنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ان تینوں کو حالت احرام والے شخص کے افعال میں شمار کیا ہے۔

**2402-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو غَزِيَّةٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2403-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَسَلَ بِفَخٍ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے "فخ" کے مقام پر غسل کیا تھا۔

**2404-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُدَيْفَةَ قَالَ رَجُلٌ كُنْتُ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمْتَ تَسْلِمًا . فذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرَحَلَ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جَوَارٍ . مُخْتَصِرٌ كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ ابو عبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے دریافت نہیں کیا: کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا میں آپ کو پسند نہیں کرتا تھا پھر میں نے سوچا کہ مجھے ان کی خدمت میں جا کر ان کی بات سنی چاہیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

لَا يَهْدِي إِلَيْهِ إِلَّا الْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

**2405-** أخرجه الترمذي في الحج (٢٠٨/٢) باب: ما جاء في الاغتسال: لدخول مكة (٨٥٢) عن يحيى بن موسى: حدثنا لعارون بن صالح قال الترمذي: (هذا حديث غير محفوظ - والصحيح ما روى نافع عن ابن عمر: انه كان يغتسل لدخول مكة - و به يقول الشافعي: يشهد الاغتسال لدخول مكة - وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث: ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني وغيرهما - لا تعرف هذا الحديث مرفوعا الا من حديثه) - ٥١ -

**2406-** أخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) من حديث احمد بن عبيد الصفر: حدثنا اسماعيل بن اسحاق الفاضلي - ٥٢ -

عدی بن حاتم! تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: عنقریب کوئی عورت ”حیرۃ“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت متصل ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2405- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَأَنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ وَيُوْشِكُ أَنْ تَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ مِنْ صَدَقَتِهِ. قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ. مُخْتَصَرٌ.

☆ ☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے فرمایا:

”عنقریب وہ وقت آئے گا جب ایک عورت کسی شخص کی پناہ میں آئے بغیر ”حیرۃ“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا حج کر لے گی اور عنقریب وہ وقت آئے گا جب مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اس صدقہ لینے والا کوئی شخص مل جائے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان بکرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر روانہ ہوئی یہ تک کہ اس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید در اوردی، ابو محمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کان متحد من کتب غیرہ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ۱- قال حدیث عن عبید اللہ عمری منکر۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴۷ھ)

2406- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُدَيْفَةَ- شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ اسْمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْفَةَ- قُلْتُ نَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ حَدِيثُكَ عَنْكَ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَسْمَعُ مِنْكَ. قَالَ فَقَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۴۰۵- أخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) (۲/۵) من وجه أخرجه عن ابن مسهر بن -

يَهْ وَسَلَّم) فَرَزْتُ حَتَّى كُنْتُ بِأَقْصَى أَرْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قُلْتُ لَا تَبَيَّنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَا سَمْعَنَ  
لَهُ فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفْتُ لِي النَّاسُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ لِي أَتَيْتَ الْحِيرَةَ . قُلْتُ لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا  
إِنَّا لَفُوشِكُ الظُّعِينَةِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جَوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ . قَالَ فَرَأَيْتَ الظُّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ  
تَتَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ . مُخْتَصِرٌ.

★★ محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسرے کو سنایا کرتے  
تھے وہ کوفہ کی ایک کنارے والی آبادی میں رہا کرتے تھے میں نے یہ سوچا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور اگر میں خود ان سے  
بہ حدیث سن لوں تو یہ مناسب ہوگا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: آپ کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک  
پہنچی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے سن لوں۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عدی نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
سلم کو مبعوث کیا گیا تو میں فرار ہو کر اسلامی سلطنت کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے ان صاحب کی  
خدمت میں حاضر ہونا چاہیے اگر وہ سچے ہوں گے تو میں ان کی بات مان لوں گا جب میں (آپ کی خدمت میں) آیا تو لوگ  
میرے لیے کھڑے ہوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے مجھے پوری حدیث سنائی جس میں یہ بیان ہے):  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم حیرہ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ کا پتہ ہے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت وہاں سے کسی کی پناہ میں آئے بغیر نکلے گی یہاں تک  
(مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حیرہ سے روانہ ہوئی اور اس نے (مکہ پہنچ  
(خانہ کعبہ کا طواف کیا۔  
یہ روایت مختصر ہے۔

2407 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا  
يُسَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ:  
سَأَلْتُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: "يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسَلِمْتَ تَسْلِمًا..."  
ذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي: "فَإِنَّ الظُّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالنَّبِيِّ بِغَيْرِ جَوَارٍ". مُخْتَصِرٌ.

★★ ابو عبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت  
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے



اس بارے میں دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاتم! تم اسلام بول کر لو تم سلامت رہو گے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک عورت عنقریب حیرہ سے سفر پر روانہ ہوگی یہاں تک کہ کسی کی پناہ (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت مختصر ہے۔

**2408**— حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ جُرَيْجٌ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الْمَدِينَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آيَنَ نَزَلْتُ . قَالَ عَلَى فُلَانَةٍ . قَالَ أَغْلَقْتُ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَدْخُلُ امْرَأَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر آکر فرمایا: کیا تم نے کہاں پر آؤ کیا ہے؟ اس نے بتایا: فلاں خاتون کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہاری والدہ دروازہ بند کر لیا ہے کوئی بھی عورت صرف اس وقت حج کر لے جب اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود ہو۔

...—...—...—...

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد کہتے ہیں:

اس بارے میں ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے کیا عورت پر حج واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے اس کے ساتھ حج کے لیے اس کا شوہر یا کوئی محرم عزیز موجود ہو جو حج کے سفر میں اس کے ساتھ جاسکے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: عورت پر حج کے وجوب کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے اگر اسے محفوظ رفاقت میسر آ جاتی ہے تو عورت دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی حج کے لیے جاسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے سفر کے دوران کسی محرم (شوہر) کی موجودگی حج کے لازم ہونے کے لیے شرط ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: حج کے حکم اور عام سفر کے حکم کے درمیان تعارض ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے: خواتین کو حکم دیا گیا ہے وہ محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کر سکتیں۔

۲۶۰۸— اخرجہ البزار فی (مسند) کما فی نصب الرایۃ (۱۰/۲): حدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعْبُدًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَحْتَدِثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَخْرُجُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)۔

یہ بات حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

’اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے‘ وہ سفر پر جائے‘  
سوائے اس کے کہ اس کا محرم ساتھ ہو (یعنی وہ محرم کے بغیر سفر کرے‘ یہ جائز نہیں ہے)۔“

جن فقہاء نے اس حکم کے عموم کو سامنے رکھا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: عورت حج کا سفر کر سکتی ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور جن فقہاء نے آیت کے عموم کے ساتھ اس حدیث کو بھی ساتھ شامل کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: محرم عورت حج کا سفر نہیں کر سکتی۔

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

نورت کے بارے میں یہ بات معتبر ہے اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہیے یا شوہر ہونا چاہیے جس کے ساتھ وہ حج کے لیے ان دونوں کے بغیر حج کے لیے جانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے جبکہ عورت اور مکہ کے درمیان تین دن (اور تین کی مسافت کا سفر ہو۔

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ عورت بوڑھی ہو یا جوان ہو (اس کے محرم کی موجودگی شرط ہے) جس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے ابدی طور پر ناجائز ہو خواہ وہ حرمت نسبی رشتے کی وجہ سے ہو یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہو یا رضاعت کے سے ہو خواہ وہ رشتے دار آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو البتہ مجوسی محرم شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بچہ اور پاگل شخص بھی محرم کے حکم میں نہیں ہوں گے۔ جو بچہ قریب البلوغ ہو وہ بالغ شخص کے حکم میں ہوگا عورت کا غلام اس کا محرم شمار نہیں ہوگا کیونکہ غلام تھ نکاح کرنا عورت کے لیے ابدی طور پر حرام نہیں ہے اگر وہ عورت اس غلام کو آزاد کر دیتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے جائز ہو جائے گا۔

جو بچی قریب البلوغ ہو اس کا حکم بھی بالغ عورت کی طرح ہوگا۔

کنیز مذکر کنیز ام ولد اور مکاتب کنیز کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔

محرم ہونے کی شرط اس وقت ہوگی جب عورت اور مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو لیکن اگر اس سے کم ہے تو اب عورت کے لیے لازم ہے وہ محرم کے بغیر ہی حج کے لیے چلی جائے۔

یہاں یہ بات شرط ہے عورت عدت نہ گزار رہی ہو۔ اگر وہ عدت گزار رہی ہو تو عدت پوری ہونے سے پہلے حج کے لیے جاسکتی۔

المجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مر القدوری از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان ص 139

اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہ ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو تو اس پر لازم نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے اسے اپنے ساتھ حج پر لے جاسکے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اس پر یہ بھی لازم نہیں ہے وہ سواری کے لیے کوئی چیز کمائے۔ اگر عورت کا کوئی محرم یا عزیز موجود ہو تو وہ فرض حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ خواہ اس کے شوہر نے اس کی اجازت نہ دی ہو کیونکہ فرائض کے بارے میں شوہر کا حق لازم نہیں ہوتا، تاہم نقلی یا نذر والے حج میں عورت کے لیے اجازت جائز نہیں ہے مرد اس کو روک سکتا ہے۔

محرم عزیز کا خرچ عورت پر لازم ہوگا صحیح قول یہی ہے کیونکہ وہ عورت اس شخص کے بغیر حج تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سواری خریدنا بھی عورت پر لازم ہوگا کیونکہ وہ اس سواری کے بغیر حج کے لیے نہیں جاسکتی۔ عورت پر یہ لازم نہیں ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح کی جاسکتی ہے جب عورت کا محرم یہ کہ میں اس وقت تک ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک تم خرچ نہیں دو گی تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم ہوگا۔ لیکن اگر محرم عزیز کا خرچ پر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم نہیں ہوگا۔

2409 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ قَالَ قَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي امْرَأَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ وَلَا يَأْذُنُ لَهَا فِي الْحَجِّ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا. ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو حج کی اجازت نہیں دی تھی جس کا شوہر موجود تھا حالانکہ اس کے پاس مال موجود تھا ایسی عورت بات کا اختیار نہیں ہے وہ (شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کے لیے جائے۔

2410 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَحُجَّ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

۱۔ الجوہرہ النیرۃ از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ج 1 ص 362

2409 - اعلمہ ابن الفطان جبرئیلہ حال العباس بن محمد بن مجاشع، کہا فی (التعلیق البغنی) (۲/۲۲۲) - وقد أخرجه البيهقي في (۵۱/۷) (۱۰۸۲۹) من وجه آخر عن محمد بن أبي يعقوب به وقال: (تفرده حسان بن إبراهيم) ويحتل ان يكون - ان صح - قبله على الاختيار لها - الله - قلت: وأخرجه ابن حبان (۲۷۲۰) عن عمر بن محمد السمرقاني حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيغ - حدثنا بن إبراهيم - به - لكن بلفظ: (لا يحل لامرأة ان تسافر ثلاثة ايام ومعه زوجها محرم عليه) - الله - وبنحو هذا اللفظ أخرجه البخاري في تفصير الصلاة (۱۰۸۷) باب: في كما يقصر الصلاة أو مسلم في الحج (۱۳۳۸) باب: سفر المرأة مع محرم وغيره - و أبو داود في الحج (۱۷۲۷) باب: في المرأة تخرج بغير محرم - و ابن خزيمة (۲۵۲۱) و ابن حبان (۲۷۲۲، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰) و البيهقي الكبرى (۱۳۸/۲) من طريق عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً نحوه -

2410 - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۱/۲): (وأخرجه الطبراني في (معجمه): حدثنا عمر بن حفص السمرقاني حدثنا أبو بلال عن نسابة بن مسروق عن أبي عبيد بن جابر عن أبي معشر النخعي - مولى زياد - عن أبي أمامة الباهلي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لا يحل لامرأة مسلمة ان تخرج مع زوجها او ذی محرم) - الله - قلت: و ابن بن أبي مزيه الحديث: كما سبق - و جابر المذكور عند الدارقطني: ان كان الجففي فضعف أيضاً -

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو۔“

2411- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ

الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ الْيَوْمَ الَّذِي يُعْرِفُ النَّاسُ فِيهِ .

★★ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”عرفہ کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔“

ویان حدیث کا تعارف:

○ عوام بن حوشب بن یزید شیبانی، ابویسی واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ثبت فاضل، یہ

دویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۳۶)۔

○ سفاح بن مطر شیبانی، تبول یہ رویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۲۳۳۶)۔

2412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

سُرَّةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَرَفَةَ يَوْمَ يُعْرِفُ النَّاسُ .

★★ یعقوب بن زید نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔“

2413- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ هَارُونَ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ

قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحَوْنَ .

2414- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۶/۵) وقال في (المعرفة) (۲۷۶/۷) (۱۰۳۹۸): (وقد روي عن عبد العزيز بن عبد الله بن محمد بن أسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس) - أ - والسفاح بن مطر: ذكره ابن هبان في (الثقات) - ينظر: ثقات ابن هبان (۴۵۰/۶) - ترمذي: الترمذي (۱۰۶/۴) - و عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن أسيد: وثقه النسائي و ذكره ابن هبان في (الثقات) وقال الزبير بن بكارة: استعمله عبد الملك بن مروان على مكة و مات برصافة لفسام و قال يحيى بن بكير: حسن الحديث و ذكره ابن شاذان في (المصنف) من أجل حديث مرسله - ينظر: ترمذي: الترمذي لابن حجر (۲۷۲/۱) -

2415- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۰۷/۲) باب: إذا اضطر القوم الرحال (۲۳۲۴) عن محمد بن عبيد الله بن عبد الله بن محمد بن أسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس) - أ - قال ابن حجر في (المصنف) (۲۷۵/۲): (وابن المنكدر لم يسمع من أبي هريرة) قال: (وقد نقل الترمذي عن البخاري أنه سمع منها - يعني عائشة - وإذا سمع منها أمكن سماعه من أبي هريرة: فإنه مات بعدها) -



☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔

2414- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضَحُّونَ . لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔“

یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

2415- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ أَبُو هِشَامٍ أَظْنُهُ رَفَعَهُ - قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضْحِي النَّاسُ .

☆☆ محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے ابو ہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال

ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا):

”عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحیٰ

کرتے ہیں۔“

2416- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلِكَ إِلَهَ الْحَقِّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ شامل تھے:

”میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود!“

۲۴۱۴- راجع ما قبلہ و سنن البیہقی الکبریٰ (۳/۳۱۷) (۶/۲۵۲) (۵/۱۷۵) (۵/۱۷۶) و تلخیص العیبر لابن حجر (۲/۲۷۵) - وقد أخرجه ابن ماجه في الصوم (۱/۵۴۱) باب: ما جاء في شهر ذي الحجة (۱۶۶۰) عن محمد بن عمر المقرئ ثنا اسحاق بن عيسى ثنا حماد بن زيد عن ابي جهم عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً به -

۲۴۱۵- أخرجه الترمذي في الصوم (۲/۱۶۵) باب: ما جاء في الفطر والاضحى منى يكون (۸۰۲) عن يحيى بن موسى حدَّثنا يحيى بن اليمان - به - وقال الترمذي: (سألت محمداً قلت له: محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال: نعم؛ يقول في حديثه: سمعت عائشة - قال ابو عيسى: لهذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه) - اه -

۲۴۱۶- أخرجه النسائي في المناسك (۵/۱۶۱) باب: كيف التلبية و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۷۶) باب: التلبية (۲۹۲۰) و احمد في مسنده (۱/۳۴۱) (۱/۳۴۲) و ابن خزيمة (۳/۳۶۲) (۳/۳۶۳) و ابن حبان (۲/۲۸۰) و الطحاوي في المعاني (۲/۱۲۵) و الحاكم (۱/۱۵۰) و صحيحه و البيهقي في الكبرى (۵/۱۵۰) جميعاً عن عبد العزيز بن ابي سلمة - به - وقال النسائي: (لا اعلم هذا اسنداً لهذا عن عبد الله بن الفضل الا عبد العزيز - أخرجه اساعيل بن ابيه عنه مرسل) - اه -

2417- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ  
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے الفاظ کو احتیاط سے) جلدی  
سے لیا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں!  
بے شک ہر طرح کی حمد اور تعریف تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

.....

### تلبیہ کے حکم کی وضاحت

تلبیہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے تلبیہ پڑھنا مشروع ہے البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے حج کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے یہ واجب بھی نہیں ہے اگر کوئی  
مغض تلبیہ نہیں پڑھتا تو اس کا حج درست ہوگا اور اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ صرف یہ ہوگا کہ اس نے ایک فضیلت والے  
کام کو ترک کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اصحاب نے تلبیہ پڑھنے کو حج کی شرط قرار دیا ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کا قول درست ہے۔  
امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر دم وینا لازم ہو  
گا اور اس کا حج درست ہوگا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ دونوں نے یہ بات بیان کی ہے حج صرف دل کے ارادے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ تلبیہ  
کے الفاظ کا کہنا ضروری نہیں ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے روزہ صرف نیت کرنے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔  
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے تلبیہ پڑھے بغیر اور قربانی کا جانور ساتھ لیے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔

البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: تلبیہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ جو بھی کلمات تسبیح و تہلیل  
میں متعلق ہوں انہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریر میں ”اللہ اکبر“ کہنا شرط

۲۰- اضرحه ابن ماجہ فی المناہج (۹۷۴/۲) باب: التلبیہ (۲۹۱۸) عن علی بن محمد ثنا ابو معاویہ و ابو اسامہ و عبد اللہ بن نمیر عن  
عبد اللہ بن عمر - و زاد فی آخره: و کان ابن عمر یزید فیہما: (لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ و معربك و الغیر فی بدیک و الرغباء البک و  
بل - ا - اللہ -

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر دلالت کرنے والے دوسرے کوئی بھی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں وہ الفاظ اللہ اکبر کے قائل مقام ہوں گے۔

2418- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَيُرَدُّ ذَهْنٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جس میں ان کے یہ

الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ اضافی نقل

کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دہرا رہے تھے۔

2419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْخَثَلِيُّ حَدَّثَنَا

زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِخَطْمِي وَأَشْنَانَ وَذَهْنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ

اپنے سر مبارک کو خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوتے تھے اور اسے زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حکم بن سعید، ابو جعفر بزاز حبلی، حدث عن عبد الله بن موسى، ومنصور ابن ابی نوریة، ومحمد بن جنید، وغيرهم

روی عنہ اسحاق بن سلمہ کوئی، ومحمد بن مخلد، ذکرہ خطیب فی تاریخ ولم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۹۵)۔ وفی (ط): ابو جعفر حبلی۔

2418- أخرجه الدارمي في السنن (۲/۲۶) باب في التلبية عن يزيد بن عمار عن يحيى بن سعيد به- دون قوله: (ويرد ذهن) -

أخرجه مالك في المعجم (۱/۳۶) باب: العمل في الاضلال (۲۲) عن نافع بن عمرو- ومن طريق مالك أخرجه البخاري في المعجم (۲/۵۰۸) باب:

التلبية (۱۵۹) ومسلم في المعجم (۲/۸۶۱) باب: التلبية وصفوها ووقتها (۱۸۶) و ابو داود في المعجم (۲/۱۶۲) باب: كيف التلبية

(۱۸۱۲) والنسائي في السنن (۵/۱۶۰) باب: كيف التلبية والبسوقي في (المعرفة) (۷/۱۲۶) في المعجم باب: كيف التلبية (۹۵۷۰) -

أخرجه مسلم ابن عبد الله بن عمر عن ابيه به- أخرجه البخاري في المعجم (۲/۵۰۰) باب: الاضلال عند مسجد ذي الحليفة (۱۵۶۱) ومسلم

في المعجم في الموضع السابق و ابو داود في المعجم (۲/۱۵۰) باب: في وقت الاضرام (۱۷۷۱) والترمذي في المعجم (۲/۱۷۲) باب: ما جاء في

اي موضع اضرام النبي صلى الله عليه وسلم (۸۱۸) والنسائي في السنن (۵/۱۶۲) باب: العمل في الاضلال- وأخرجه عبيد الله بن

عمر عن نافع عن ابن عمر به- أخرجه مسلم و راجع ما قبله- وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر بن الخطاب

عن الزهري عن سالم عن ابن عمر به- أخرجه احمد (۲/۱۲۰۲۶) - وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر و مالك

عن نافع عن ابن عمر به- أخرجه احمد (۲/۲۶) - وأخرجه يزيد و ابو بكر ابننا محمد عن نافع عن ابن عمر به- أخرجه احمد (۲/۵۲) -

أخرجه عبيد بن بكر عن ابن عمر به- أخرجه احمد (۲/۷۹) -





○ ابو شیخ ہنالی بصری اسمہ: حیوان۔ ابن خالد، وهو علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۲)۔

2424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) قَالَ سُؤَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2425- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2426- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعُكِّي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَصِيرٍ حَمْزَةُ بْنُ نَصِيرٍ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2427- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِي يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ. ☆☆ عبدالعزیز بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے وسط میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: (راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: پہلی مرتبہ روانگی کے دن۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبید اللہ محمد بن احمد بن عصمہ رملی قاضی اطروش۔ واطروش: هذه لفظة لمن باذنه ادنى صمم وذكره مزي، فيمن روى عن

۲۴۲۴- أخرجه مالك في الموطأ (۳۴۴/۱) باب: ما جاء في التمتع والبيروقي في الكبرى (۲۶/۵)۔

۲۴۲۵- أخرجه البيروقي في الكبرى (۳۴۳/۴) والسمرقنة (۴۴/۷) (۹۲۴۱-۹۲۴۰) باب: وقت الحج والمرة من وجوه من الحكم عن مقسام..... به- وقال الربيعي في (المجمع) (۲۱۸/۳): أخرجه الطبراني في الكبير وفيه العجاج بن أرطاة وفيه كلام وقد وثق (۱)۔ ال- قلت: أخرجه البيروقي عن ثعبة بن العجاج وحصة الزيات- أيضا- عن الحكم..... به- وعلقه البخاري في الحج (۴۹۰/۳) باب رقم (۳۳)۔ قال ابن حجر في (الفتح) (۴۹۱/۳): (وصلة ابن خزيمة والحاكم والدارقطني من طريق الحكم عن مقسام عنه..... وأخرجه ابن جرير من وجه آخر عن ابن عباس قال: لا يصلح أن يهرم أحد بالحج الا في أشهر الحج)۔ ال-

۲۴۲۶- السنن الكبرى للبيهقي (۳۴۳/۴)۔

۲۴۲۷- في اسناد عبد الله بن يزيد بن الصلت الشيباني: قال ابو زرعة منكر الحديث- وقال ابو حاتم: موقوف الحديث وضمه النعماني- والازدي: روى حديثاً في اكل البطيخ بالبرطب- قال النعماني: ليس بمحفوظ- ترجمته في (توضيح الترمذي) (۷۹/۶)۔ ال- عبد العزيز بن الربيع بن سبرة ذكره ابن حبان في (الثقات) وقال: يخطئ- بنظر: الترمذي (۲۲۵/۶)۔ ال-

سوار بن عمارۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۸۴/۱) تہذیب الکمال (۲۴۱/۱۲)۔

**2428** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ أَهْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو جو شخص ان میں حج کو فرض کر لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ احرام کی نیت کر لے۔

**2429** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ سَعِيدِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا ہے۔

...—...—...—...

حج کے دوران فرائض، سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟

حج میں کون سی چیزیں فرض ہیں، کون سی سنت ہیں اور کون سی واجب ہیں، ان سب کے بارے میں مذاہب اربعہ کی آراء کو شام کے مشہور محقق ڈاکٹر: بہ زوحلی نے ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا ہے، جس کا خلاصہ ہم یہاں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے:

حج کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے فقہاء کے نزدیک رکن ہے۔

میقات سے احرام باندھنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

احرام باندھنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

احرام کے لیے غسل کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حج افراد اور حج قرآن کرنے والے شخص کے لیے طواف کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک صحیح قول

کے مطابق واجب ہے۔ شوافع اور حنابلہ بھی اسے سنت قرار دیتے ہیں۔

طواف کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے، مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حجر اسود سے طواف کا آغاز کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو آدمی کے بائیں طرف ہونا چاہیے۔ احناف کے نزدیک یہ بات واجب ہے جبکہ دیگر تینوں

مذہب کے نزدیک یہ شرط ہے۔

جو شخص چلنے پر قادر ہو اس کے لیے طواف کے دوران چلنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک

سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کے دوران حدث سے پاک ہونا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

جسم لباس اور جگہ کا پاک ہونا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک شرط ہے۔

حطیم سے پرے (یعنی باہر کی طرف) طواف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

مسجد حرام کے اندر طواف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں یکے بعد دیگرے چکر لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے حنابلہ کے نزدیک بھی

واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔

طواف کے دوران ستر عورت احناف کے نزدیک واجب جبکہ باقی تینوں کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت

ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ تینوں مذاہب کے نزدیک رکن ہے۔

طواف کرنے کے بعد سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر دو مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے لیے نیت کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

صفا سے سعی کا آغاز کرنا اور مروہ پر اسے ختم کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

جو شخص چلنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے چل کر سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک

سنت ہے حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

سعی میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے تمام چکر یکے بعد دیگرے لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے جبکہ مالکیہ اور حنابلہ

نے اسے شرط قرار دیا ہے۔

عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے عرفہ میں وقوف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک

(یعنی فرض) ہے۔

عرفہ کے اندر وقوف کرنے کے وقت کے بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے وہ عرفہ کے دن زوال سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک ہے۔ جو شخص دن کے وقت عرفہ پہنچ جاتا ہے مغرب کے بعد تک وہاں ٹھہرے رہنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے۔ شوافع نے اسے سنت قرار دیا ہے اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہ واجب ہے۔ حاکم وقت یا اسکے نائب کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہونا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اگرچہ صبح صادق ہونے کے بعد ایک لفظ کے لیے کیا جائے۔ مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے جتنی دیر میں سواری تیار کی جائے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں اور کچھ کھایا پیا جاسکے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوگی جتنا رات کا دوسرا نصف حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد بقیہ حصہ رات کا مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔ صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک مزدلفہ میں مشعر الحرام احناف کے نزدیک مستحب ہے مالکیوں کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔ حج میں سر منڈوانا یا بال چھوٹے کروانا احناف مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک یہ فرض ہے۔

پہلے رمی کرنا پھر قربانی کرنا پھر سر منڈوانا یہ ترتیب احناف کے نزدیک واجب ہے اور بقیہ تین فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

طوافِ افاضہ چاروں مذاہب کے نزدیک فرض ہے۔ قربانی کے دنوں میں طوافِ افاضہ کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک طوافِ الحج کے مہینے میں یہ طواف کرنا واجب ہے اور حنابلہ کے نزدیک عید کے دن یہ طواف کرنا سنت ہے۔ طوافِ افاضہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

ایام تشریق میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے کنکریاں مارنے کے عمل کو رات تک مؤخر نہ کرنا احناف اور شوافع کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔



ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک واجب ہے البتہ اونٹوں چرواہوں اور (مکہ میں آب زم زم پلانے والے لوگوں کا حکم مختلف ہے)۔

طواف وداع کرنا احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مستحب ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک واجب

ہے۔

2430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ لِي أَصْحَابُنَا هُوَ

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا (یعنی اس کی نیت کر

ہے)۔

2431- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِي وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّيْنَةُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِهَذِهِ الْبَيْتِ مَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”عنقریب کوئی عورت حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اس گھر کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا

خوف ہوگا (اس کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہوگا)۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن علی بن ابی بکر کنندی رازی، روى عن عبد العزيز دراوردى، والى قاسم بن ابى زناد وابيه على بن ابى بكر وغيرهم۔ روى

عنه ابو حاتم محمد بن ادريس، وابوزرعة۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رازی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۲۵/۶)۔

2432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ - حَدَّثَنَا

لِ الْقَدِّمِ الْإِسْلَامِيَّ وَادْلَةُ اَزْدَاكُرْ وَهَبُ زَحَلِي

۲۴۳۰- في إسناده شريك وهو النخعي سيء الحفظ: كما سبق -

۲۴۳۱- تقدم - ومجاله: هو ابن سعيد ضعيف الحديث -

۲۴۳۲- أخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۶۱) باب: ليس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين: وباب: اذا لم يجد اللذان: فليلبس

السراويل (۱۸۶۳) و مسلم في الحج (۸۳۵/۲) باب: ما يباح للمحرم بهج او عمرة او ما لا يباح: و بيان تحريم الطيب عليه (۲/۱۱۷۸)

الطهراني في الكبير (۱۲۸۱۶) و الطحاوي في (معاني الآثار) (۱۲۲/۲) و البيهقي في (الكبرى) (۵۰/۵) من حديثه ضعيف به -

زُبْنُ اسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ  
إِزَارًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ  
ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔“

...—...—...—...

### لت احرام والا شخص کیا پہنے؟

امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: (حالت احرام والا شخص) قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور قباء نہیں پہنے گا اور موزے بھی نہیں  
پہنے گا۔ ہاں البتہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا، حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں  
ہانپ سکتا اور چہرے کو بھی نہیں ڈھانپ سکتا، وہ خوشبو نہیں لگا سکتا، وہ اپنے سر کو نہیں منڈوا سکتا اپنے جسم کے بال صاف نہیں کر  
سکتا، اپنی ڈاڑھی چھوٹی نہیں کر سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا، درس یا زعفران کے ساتھ عصفر کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا،  
بتہ اگر اسے بعد میں دھویا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس  
پاس کو جس طرح عام عادت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص قمیص کو تہبند کے طور پر باندھ لیتا ہے یا شلوار کو چادر  
کے طور پر لپیٹ لیتا ہے تو اب اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ جس طرح کا چاہیں سلا ہوا لباس پہن  
سکتی ہیں، موزے پہن سکتی ہیں، البتہ عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی، اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:  
”عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے، عورت کا جسم پردہ کی چیز ہے اور جو کپڑا سلا ہوا نہ ہو اس کے ساتھ جسم کو ڈھانپنا مشکل ہوتا ہے  
اس لیے عورت کو سلا ہوا لباس پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔

2433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابو فضل بصری، لقبہ عارم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ثبت تغیر فی آخر عمر، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔۔۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۶۶)۔

2434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب اس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔“

2435- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور اگر اس کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے۔“

2436- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۴۳۳- أخرجه مسلم في المعجم (۸۲۵/۲) باب: ما يباح للمحرم بهج أو عمرة أو ما لا يباح. وبيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸) والنسائي في المناسك (۱۳۲/۵) باب: الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد اللذان. وابن أبي شيبة في (المصنف) (۱۰۱-۱۰۰/۴) من حديث ابن عجلية - إسماعيل - عن أيوب عن عمرو بن دينار - به - وأخرجه عن يزيد بن زريع عن أيوب - به - أخرجه الترمذي في المعجم (۸۲۴) باب: جاء في لبس السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد اللذان. والنسائي في مناسك المعجم (۱۲۵/۵) باب: الرخصة في لبس الخفين في اللحرام لمن لم يجد النعلين. والطبراني في الكبير (۱۲۸۱) - وتابعه عبد الوهاب الثقفي عن أيوب - به - عند أحمد (۶۵/۲) - وأخرجه ابن عيينة. والثوري. وأبو جريح. جميعاً عن عمرو بن دينار - به - وروايتهم جميعاً عن مسلم في الموضع السابق. وأخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار - به - عند مسلم. ورواه (۱۸۲۹) والنسائي (۱۳۲-۱۳۳/۵) -

۲۴۳۵- أخرجه مسلم في المعجم (۸۲۶/۲) باب: ما يباح للمحرم بهج أو عمرة أو ما لا يباح. .... (۱۱۷۹) عن أحمد بن عبد الله بن يوسف حدثنا زهير. .... به - وأخرجه أحمد (۲۲۲/۲) ثنا يحيى بن آدم. وأبو النضر. ثنا زهير. .... به - وأعادته (۲۹۵/۲) عن موسى. ويحيى. آدم. قال: ثنا زهير. .... به -

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رزق اللہ بن موسیٰ ناجی بغدادی، اسکافی، یقال: اسمہ عبد اکرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۹۴۴)۔

**2437-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ ح وَآخَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ عَبَّاسُ الْمُحَرَّمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبَسَ الْخُفَيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . قَالَ وَقَالَ عُمَرُو انْظُرُوا أَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَوْ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔“

عباس نامی راوی بیان کرتے ہیں: محرم کو اگر جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ ان دونوں کو اس طرح کاٹ لے کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عمر و نامی راوی بیان کرتے ہیں: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کون سی روایت پہلے ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث یا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث۔

**2438-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي الشَّعْتَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ .

۲۴۳۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۵۰/۵) من هذا الوجه - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۵/۱) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر بن الخطاب - ومن طريق مالك أخرجه ابن حبان (۲۷۸۷) - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۶/۱) عن نافع عن ابن عمر بن الخطاب - ومن طريق البخاري في الحج (۱۵۶۲) باب ما لا يلبس المحرم من الثياب - ومسلم في الحج (۸۲۶/۲) باب ما يباح للمحرم بهج أو عمرة أو ما لا يباح (۱۱۷۷) وأبو داود في المناسك (۱۸۲۶) باب ما يلبس المحرم من الثياب - والنسائي في المناسك الحج (۱۲۳/۵ - ۱۲۴) باب: النسائي عن بس القميص في الإحرام - وابن ماجه في المناسك (۲۹۲۹) باب: ما يلبس المحرم من الثياب - وباب: السراويل والخفون: للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين (۲۹۲۲) وأبو البيهقي في الكبرى (۴۹/۵) - وأخرجه الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه بنحوه - أخرجه البخاري في الصلاة (۳۲۶۶) باب: الصلاة في القميص - وفي جزاء الصيد (۱۸۶۲) باب: لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين - ومسلم و أبو داود والنسائي في المواضع السابقة -

۲۴۳۸- أخرجه سفيان عن عمرو عن أبي الشعثاء عن جابر بن زيد - وسبق قريباً من وجود عديدة عن عمرو عن جابر بن زيد - وأخرجه السارمي (۲۲/۴) عن ابن جريج عن عمرو عن أبي الشعثاء - أخرجه ابن عباس -



☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات

ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔“

2439- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زُنَجُوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَسْجِدِ مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِينَةِ . وَحَدِيثُ شُعْبَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَاقَاتٍ هَذَا بَعْدَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں بلند آواز میں دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑوں کو ترک کرے؟ (امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات احرام باندھنے سے قبل مدینہ منورہ کی ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی لہذا یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے بعد کی ہوگی۔

2440- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ

بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں تک نیچے سے کاٹ لے۔“

2441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ح وَآخِرُونَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ

۲۴۴۰- أخرجه النسائي في المناسك ( ۱۳۲/۵ ) باب: النسوي عن لیس الصراويل في الإحرام المهرنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا عبد

الله ..... به - و بسو من طريق مالك عن نافع به - وأخرجه ابن أبي ذئب عن نافع به - أخرجه البخاري في العلم ( ۱۲۶ ) باب: من اجاب

السائل بأكثر مما سأل -

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ ح وَآخِرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرَسُ وَلَا الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ يُونُسُ حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا، عمامہ نہیں پہنے گا، شلوار نہیں پہنے گا، ٹوپی نہیں پہنے گا اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہے، وہ موزے نہیں پہنے گا، البتہ اسے اگر جوتے نہ ملیں تو حکم مختلف ہے، جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن سکتا ہے، البتہ وہ ان دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اتما کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے تک ہو جائیں۔“

2442 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قُبَّةٍ فَاتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنَّ تَعَالَ فَادْخُلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَاتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ بِعُمَرَةٍ مُتَضَمِّنٍ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْطُ كَذَلِكَ فَسَرَى عَنْهُ فَقَالَ آيَنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي أَيْفًا . فَأَتَيْتُ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا . غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو ایک مرتبہ جب ہم ”جعرانہ“ میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے آپ ایک خیمے میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے

۲۴۴۲ - أخرجه النسائي في المناسك (۱۳۰/۵) باب: العجة في الاحرام: ناسخ - به - وأخرجه البخاري في العمرة (۱۷۸۹) باب: بفعل بالعمرة ما بفعل بالحج وفي جزاء الصيد (۱۸۶۶) باب: اذا احرم جاعلا و عليه قميص و مسلم في الحج (۱۸۸۰) باب: ما يباح للمحرم بهج لعمرة ..... و ابو داود في المناسك (۱۸۲۱) باب: الرجل يحرم في ثيابه و النسائي في المناسك (۱۳۰/۵ - ۱۳۲) باب: العجة في الاحرام و الترمذي في الحج (۸۳۶) باب: ما جاء في الذي يحرم و عليه قميص او حبة و البيهقي في الكبرى (۵۶/۵) من طرق عن عطاء به دون الزيادة التي زادها نوح -

اشارہ کیا کہ تم آگے آ جاؤ، میں نے اپنا سر اس خیمے میں داخل کیا، ایک شخص آ یا، جس نے جبہ پہن کر عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جتے میں احرام کی نیت کر لی ہو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرائے لینا شروع کیا، اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جتے کا تعلق ہے تو اسے اتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اسے دھو لو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

ابو عبد الرحمن (امام نسائی) نے یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات نقل نہیں کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ احرام باندھنے کی ہدایت کی، صرف نوح بن حبیب نامی راوی نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْجِدَاةَ وَالْكَلْبَ الْعُقُورَ وَالْغُرَابَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”حالتِ احرام والا شخص چوہے، بچھو، چیل، پاگل کتے اور کوئے کو مار سکتا ہے۔“

◆◆◆ —◆◆◆ —◆◆◆

ایذا پہنچانے والے جانوروں کا حکم

ایذا، پہنچانے والے جانوروں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

٢٤٤٣ أخرجه مسلم في العمى (٨٥٧/٢) باب: ما يندب للمهرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (١١٩٨) عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قال: حدثنا ابن سيرين - به - وأخرجه حماد بن زيد عن أنس بن مالك - به - أخرجه أحمد (١٢٢/٦) (٢٦١) ومسلم في الموضع السابق - وأخرجه وكيع عن أنس بن مالك (٢٠٨/٥) باب: ما يقتل في الحرم من الدواب - وأخرجه البخاري في بدء الخلق (٢٠٨/٦) (٤٠٩) باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (٢٣٦٤) ومسلم و الترمذي في الحج (٤٨٧/٢) - تحفة) باب: ما جاء ما يقتل المهرم من الدواب (٨٢٩) والدارمي في الحج (٢٧-٢٦/٢) باب: ما يقتل المهرم في أهله وعبد الرزاة (٨٢٧٤) من طريق عن عروة بن الزبير - به - وأخرجه مسلم والنسائي في المناسك (٢٠٨/٥) باب: قتل العية وابن ماجة في المناسك (١٠٣١/٢) باب: ما يقتل المهرم (٢٠٨٧) والبیهقي في الكبرى (٢٠٩/٥) من طريق قتادة سمعت سعيد بن المسيب عن عائشة - به - وأخرجه القاسم بن محمد عن عائشة - به - بنحوه لكن فيه (أربع فواهي) بدلًا من (خمس) - أخرجه مسلم في الحج (٨٥٦/٢) باب: ما يندب للمهرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (١١٩٨/٦٦) والبیهقي في الكبرى (٢٠٩/٥) - وله شاهد من حديث حفصة مرفوعاً: (خمس من الدواب لا صرح على من قتلها: الغراب والحدأة والفارز والعقرب والكلب العقور) - أ - أخرجه البخاري في جزاء الصيد (٤٢/٤) باب: ما يقتل المهرم من الدواب (١٨٢٨) ومسلم في الحج (٨٥٨/٢) باب: ما يندب للمهرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (١٢٠٠/٧٢) والنسائي في المناسك (٢٠٩/٥) باب: قتل الفارز في الحرم جيباً من طريق الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة - وله شاهد آخر عن ابن عمر مرفوعاً بنحوه - أخرجه البخاري في بدء الخلق (٢٠٩/٦) باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (٢٣٦٥) ومسلم في الحج (٨٥٩/٢) باب: ما يندب للمهرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (١١٩٩) وأبو داود في المناسك (٤٢٤/٢) باب: ما يقتل المهرم من الدواب (١٨٤٦) والنسائي في الحج (١٩٠/٥) باب: قتل الغراب وابن ماجة في المناسك (١٠٣١/٢) باب: ما يقتل المهرم (٢٠٨٨) -

حالت احرام والے شخص پر اگر کوئی درندہ حملہ کر دیتا ہے تو حالت احرام والا وہ شخص اس درندے کو قتل کر سکتا ہے نبی اکرم ﷺ نے پانچ ایذا پہنچانے والے جانوروں کا استثناء بیان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حرم میں اور حرم کے علاوہ قتل کیا جاسکتا ہے۔“

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”حالت احرام والا شخص سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوئے اور باؤلے کتے کو قتل کر دے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔“

اسی طرح اگر حالت احرام کے بغیر شخص ان جانوروں کو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس پر بھی کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

کیونکہ ان جانوروں کو ماردینا مطلق طور پر مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حالت احرام والے شخص کے لیے شکار کرنے کو منع کیا ہے یہ حدیث اس حکم کے ساتھ اس کی وضاحت شمار ہوگی۔

ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ جو دوسرے درندے ہیں جن کا گوشت بھی نہیں کھا جاسکتا، اگر حالت احرام والا شخص ابتداء میں ان میں سے کسی درندے کو قتل کر دیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان پانچ مخصوص جانوروں کا استثناء اس لیے کیا ہے کیونکہ ان کی فطرت میں ایذا رسانی پائی جاتی ہے اور جس بھی جانور کی فطرت میں ایذا رسانی پائی جاتی ہو وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہوگا اور قرآن مجید کے اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہوگا، یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے جو جاندار ایذا پہنچاتے ہیں ان کے علاوہ جو جانور ہیں ان کا شکار نہ کرو تو جب قرآن کی آیت کا یہ مفہوم ہوگا تو نص کے اعتبار سے صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور جو ایذا پہنچانے والے نہیں ہیں۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے عتبہ بن ابولہب کے لیے یہ دعائے ضرر کی تھی:

”اے اللہ! اس پر اپنے ایک کتے کو مسلط کر دے تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔“

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے باؤلے کتے کے حکم میں شیر بھی شامل ہوگا۔

ہماری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار کو قتل نہ کرو۔“

یہاں پر شکار کا لفظ تمام وحشی جانوروں کو بھی شامل ہوگا پھر نبی اکرم ﷺ نے صراحت کے ساتھ پانچ جانوروں کا استثناء کیا ہے یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ دیگر تمام جانوروں کا قرآن کی نص کے اعتبار سے قتل ممنوع ہوگا اگر ایذا رسانی کی علت کی بنیاد پر دیگر جانوروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کا پانچ مخصوص جانوروں کو استثناء کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا پھر ان پانچ جانوروں کے مقابلے میں دیگر جانوروں میں ایذا کی صفت کم پائی جاتی ہے کیونکہ



ان پانچ مخصوص جانوروں کی فطرت میں ایذا رسانی کے ساتھ ساتھ ابتدائی طور پر ایذا پہنچانے کی کیفیت بھی شامل ہے جبکہ باقی قسم کے جانور ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے ہیں جب تک خود ان کو ایذا نہ پہنچائی جائے۔

**2444-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ وَبَرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَقْتُلُ الْمُحَرَّمُ الذَّنْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَاةَ وَالْفَارَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص بھیڑیے کوئے چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

**2445-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ وبرة بن عبد الرحمن مہملی، ابو خزیمہ، ابو عباس کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۴۷)۔

**2446-** حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْأَقْبِيَّةِ وَالسَّرَاوِيلَاتِ وَالْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ يَعْنِي الْمُحَرَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) قمیض پہننے، قمیض پہننے اور موزے پہننے سے منع کیا ہے البتہ جس کو جوتے نہ ملیں (اس کا حکم مختلف ہے)۔ حالت احرام والا شخص ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: حالت احرام والا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔

**2447-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعُمَرِ ح وَآخِرُنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ

الاسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۴۴۶- أخرجه مسلم في المص (۸۵۹/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من المفاتيح في العلل والمحرمة والنسائي في المسائل (۱۹۰/۵) باب: قتل الغريب وابن صاحبه في المسائل (۱۰۲۱/۲) باب: ما يقتل المحرم (۲۰۸۸) وأحمد في (المسند) (۵۵/۲) وابن حبان في صحيحه (۲۹۶۱) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱۶۵/۲) جميعاً عن عبيد الله... به۔

۲۴۴۷- كذا أخرجه الدارقطني بهذا الإسناد واللفظ - وقد تقدم بإسناد ولفظ آخرين - وراجع: (فتح الباري) (۵۶۷/۲)۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْغُمَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ یہ بیان کرتی ہیں: ای اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت بہترین خوشبو لگائی تھی۔

ابویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن ابی عمر مصری ابوزید، روى عن معاوية بن يحيى اطرالسى، وعبدالرحمن ابن قاسم۔ روى عنه ابوطاهر احمد بن عمرو بن سرح وغيره۔ وذكره ابن ابى حاتم فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعديل (۲۷۵-۲۷۴/۵)۔

2448- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ثَوْبِ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرِّيحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَقْفَأُ لِقْرَحَةً وَإِذَا انْكَسَرَ ظَفْرُهُ أَمَاطَ عَنْهُ الْأَذَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص ریحان (نامی خوشبو دار) پھول کو سونگھ سکتا ہے وہ حمام میں داخل ہو سکتا ہے دانت نکلا سکتا ہے پھوڑے کو چیر سکتا ہے جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اپنے آپ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر سکتا ہے۔

2449- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَرِّزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْهَمِيَانِ وَالْخَاتِمِ لِلْمُحْرِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لیے پٹک (کمر کا بیلٹ) اور انگلی کی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2450- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بَرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ الْمُحْرِمُ فِي الْخَاتِمِ وَالْهَمِيَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: حالت احرام والے شخص کو انگلی پہننے اور پٹک

۲۴۴۸- أخرجه البيهقي في (المعرفة) (۱۶۲/۷) في الحج: باب: تنم الرحمان (۹۶۶۴) من طريق الدارقطني: به- و علفه البخاري عن ابن جابر في الحج (۱۶۲/۲) باب: الطيب عند الإحرام: باب رقم (۱۸)۔

۲۴۴۹- أخرجه البيهقي في سننه (۶۹/۵) كتاب الحج: باب المهرم يلبس المنطقة و السميان للنفقة و الخاتم من طريق الدارقطني: به- وذكره ابن حجر في (الفتح) (۱۶۶/۲) قال: (وأخرجه أيضاً- يعني: الدارقطني- من طريق شريك عن أبي إسحاق عن عطاء- و ربما ذكره عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال..... والاول أصح- وأخرجه الطبراني و ابن عدي في (الكامل) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً و إسناده ضعيف-)۔

(کمر کا بیلٹ) باندھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید بن برد: محمد بن احمد بن برد انطاکی، روی عن ہشتم بن جمیل وابیہ وغیرہما۔ قال ابن ابی حاتم: ادرکتہ ولم اسمع عن کتب یبشی، یسر من فوائدہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۸۳/۷-۱۸۳)۔

2451- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْخَاتِمِ لِلْمُحَرَّمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہے۔

2452- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ

مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

2453- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ

الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب بلندی پر چلتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ

أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ لَا يُحْرَمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَحَمْزَةُ الزِّيَّاتُ وَأَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حج کی سنت میں یہ بات شامل ہے آدمی حج کا احرام

کے مہینے میں باندھے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے اس کے راوی ابوالقاسم کا نام مقسم ہے جو عبداللہ بن حارث کے آزاں

2452- أخرجه أحمد (۲۲۲/۲) والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۱) من طريق أنس عن الحسن بن علي - وأخرجه البخاري في صحيحه (۲۶۰/۶) كتاب الجهاد والمسير باب التمتع إذا لم يلبس وإذا لم يلبس وإذا لم يلبس وإذا لم يلبس (۲۹۹۲) وفي باب التكبير إذا علم شرفاً الحديث (۲۹۹۶)

النسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۲) والدارمي رقم (۳۶۷۷ ط: طائفي) وابن خزيمة رقم (۲۵۶۲) والبيهقي (۲۵۹/۵) طريق مصعب بن عبد الرحمن عن سالم بن أبي الجعد -

2454- أخرجه البيهقي (۲۶۲/۶) كتاب الحج باب لا يبرأ بالحج في غير أشهر الحج من طريق الدارقطني -

نام ہیں۔

**2455-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ فِي يَوْمِ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ مِنَ السُّنَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا: جس شخص نے حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ لیا، انہوں نے فرمایا تھا: یہ بات سنت نہیں ہے۔

**2456-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ أَهْلُ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَا.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے احرام باندھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

**2457-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) لِنَلَّا يُفْرَضَ الْحَجُّ فِي غَيْرِهَا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

اس کی وجہ یہ ہے: کوئی شخص اس سے پہلے حج کا احرام نہ باندھ لے۔

**2458-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

**2459-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا وَقَالَ أَمَّا حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدُكُمْ حَابِسًا فَإِذَا وَصَلَ إِلَى لَيْتٍ طَافَ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَخْلِقُ أَوْ يَقْصِرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۴۵۸- أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۴۳/۱ ) من طريق ابن جرير ' به -

۲۴۵۹- أخرجه البيهقي في سننه ( ۲۴۳/۱ ) من طريق الدارقطني ' به -

۲۴۵۸- أخرجه البخاري في صحيحه ( ۲۷۲/۱ ) كتاب المحصر باب الإحصاء في الحج الحديث ( ۱۸۱۰ ) من طريق عبد الله قال: أخبرنا معمر عن الزهري قال: حدثني سالم عن ابن عمر - وأخرجه - أيضاً - في الموضع ذاته من طريق عبد الله عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر - وصياني من طريق عبد الرزاق عن معمر -





حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔  
 انہوں نے کہا: میں بھاری بھر کم عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے احرام کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟  
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول  
 سکی۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ حج کر لیا تھا۔

**2462-** وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
 بَيْرٍ أَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2463-** وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُنْخَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
 الزُّبَيْرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2464-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو  
 صَفٍ الْقُلُوسِيُّ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ الْخَازِكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
 عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ ضَبَاعَةَ أَنْ تَشْتَرِطَ.  
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ کو یہ ہدایت کی تھی (کہ وہ احرام باندھتے ہوئے)

دیوانِ حدیث کا تعارف:

○ صلت بن محمد بن عبد الرحمن بصری، ابوہام، خارجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا۔  
 ان کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجرؒ  
 (۲۹۶)۔ وفی (ط): خازکی، بالزای معجمۃ۔

## 2- باب المواقیت.

### باب 2: مواقیت کا بیان

**2465-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَخْبَرَنَا  
 الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ. وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ  
 حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

...—...—...—...

### میقات کے احکام

میقات کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے آپ ﷺ نے مدینہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا ہے اہل شام کے لیے جحفہ کو اہل نجد کے لیے قرن کو یمین کے رہنے والوں کے لیے یملم کو اور عراق کے رہنے والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں چار مواقیت کا ذکر ہے اس میں اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کے میقات ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت اس بارے میں منقول ہے اس میں تین مواقیت کا ذکر ہے۔ اس روایت میں ذاتِ عرق اور یملم کا تذکرہ نہیں ہے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے کے تحت ان مواقیت تک پہنچ جاتا ہے اس مقام پر احرام باندھنا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کسی فائدے کے بغیر اس جگہ کو میقات مقرر نہیں کیا ہوگا لہذا اس مقام پر پہنچنے کے بعد احرام باندھے بغیر یہاں سے گزرنا ممنوع ہوگا۔ ان مواقیت سے پہلے احرام باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں گنجائش پائی جاتی ہے۔

احادیث کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: میقات پر احرام باندھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم ہمارے علمائے احناف اس بات کے قائل ہیں: میقات تک پہنچنے تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا (یعنی وہاں سے احرام باندھنے بغیر گزر جانا) جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر مسحیٰ حرام تک جائے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور ایسے شخص کے لیے جتنا واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (قرآن کے یہ الفاظ) ”تم اللہ کے لیے حج اور عمرے کو مکمل کرو“ کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے انسان اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔ (علامہ سرخسی نے تحریر کیا ہے:) ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے میقات مقرر کیا ہے یہ اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا ہو اور اس شخص کے لیے بھی ہے جو اس کے دوسری جانب سے (مکہ) آئے ہو۔

رف آ رہا ہو) اگرچہ وہ وہاں کارہنے والا نہ ہو۔ جبکہ اس نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا ہو۔

اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے سے اس میقات سے گزرے گا اس پر احرام باندھنا لازم ہوگا۔ خواہ وہ میقات والی جگہ کارہائشی ہو یا نہ ہو۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ باہر کارہنے والا جو شخص حرم کی حدود میں آ رہا ہو جب وہ حج کا ارادہ کرے گا تو اس کے احرام باندھنے کے لیے میقات وہ جگہ ہوگی جو اہل مکہ کا میقات ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس روایت کے ظاہری الفاظ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے جو شخص حج یا عمرے کے ارادے کے ساتھ مکہ جا رہا ہو وہ احرام کے بغیر میقات سے نہیں گزر سکتا جو شخص جنگ کے ارادے سے مکہ کی طرف جا رہا ہو اس پر احرام باندھنا شرط نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جو شخص تجارت کے لیے یا قرض وصول کرنے کے لیے یا اسی نوعیت کے کسی اور کام کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے اس کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دو اہل ہیں: ایک قول کے مطابق ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: احرام باندھنا بذات خود عبادت نہیں ہے بلکہ حج کے افعال کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا جاتا ہے اسی لیے جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے حق میں حرم کی سرزمین بھی دیگر مقامات کی طرح ہوگی لہذا ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا۔

ہمارا (یعنی احناف کا) موقف یہ ہے: جو بھی شخص مکہ میں جانا چاہتا ہو اس کے لیے احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ حج کے ارادے سے مکہ جانا چاہتا ہو یا جنگ کرنے کے لیے جا رہا ہو یا تجارت کرنا مقصد ہو اس کی دلیل حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ کے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس وقت حرم مقرر کیا تھا جب اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی بھی شخص کے لیے یہاں جنگ کرنا جائز نہیں ہے اور میرے لیے بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز ہوا تھا اب اس کے بعد قیامت تک کے لیے مکہ میں جنگ کرنا حرام قرار دے دیا گیا ہے۔“

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں جنگ کرنے کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور یہ وقت کے ایک مخصوص حصے تک کے لیے تھی جیسا کہ آپ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے لیے ایک مخصوص وقت کے لیے یہاں قتال کرنا حلال ہوا ہے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ بات حلال نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے جنگ کرنے کے لیے احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی اور یہ خصوصیت اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب عمرے کے لیے یہ حکم ہو کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں احرام کے بغیر میقات میں داخل ہو گیا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میقات تک واپس جاؤ اور وہاں سے احرام باندھو ورنہ تمہارا حج ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کوئی بھی شخص احرام باندھے بغیر



میقات سے نہ گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جو بھی شخص حج یا عمرے کے ارادے کے تحت مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے وہ اس سرزمین کے عزت اور شرف کے اظہار کے لیے احرام باندھ لے۔ اس حوالے سے حج کے افعال ادا کرنا یا نہ کرنا برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس لیے جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ میقات سے ہی احرام باندھ لے۔ اگرچہ جو شخص میقات کے اندر کے علاقے میں (یعنی جو مکہ کی سمت میں ہو) رہائش پذیر ہو وہ اپنے کسی ذاتی کام کے تحت احرام باندھے بغیر مکہ شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول کے مطابق یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چننے والوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اور ظاہری طور پر بھی یہ بات ہے یہ لوگ میقات کے باہر سے اندر نہیں آتے ہیں اس سے یہ لازم ہوگا کہ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ احرام کے بغیر مکہ جاسکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے جب آپ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو آپ احرام باندھے بغیر واپس مکہ چلے گئے تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے وہ اہل مکہ کی مانند ہوگا کیونکہ اسے مکہ میں آنے کی ضرورت پیش آتی رہے گی اس کی ضروریات مکہ کے رہنے والوں سے متعلق ہوں گی تو جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی ضروریات کے پیش نظر مکہ سے باہر جاسکتے ہیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں آسکتے ہیں تو اسی طرح میقات کے لیے بھی یہ بات جائز ہوگی۔

یہ کہیں کہ ہر وقت ان پر احرام باندھنا لازم ہے تو یہ واضح طور پر ضرر ہوگا۔

2466- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۔ المسوط از شیخ ابوبکر سمیل بن احمد سرخسی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۶۶۵- اخرجہ ابو یعلیٰ (۱۵۷-۱۵۶/۱) (۲۲۲۲) و الطحاوی فی (المعانی) (۱۱۹/۲) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۸/۵) من طریق حجاج بن ارطاة... بہ قول البیہقی فی (المجمع) (۲۱۹/۲): (اخرجہ احمد و فیہ الحجاج بن ارطاة و فیہ کلاد و قد و نحو) -۱- ورواہ ابن جریر... ابی الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ... بہ مرفوعاً - اخرجہ مسلم فی الحج (۸۶۰-۸۶۱) باب: مواقیب الحج و العمرة (۸۸۲) الطحاوی فی (شرح المعانی) فی الحج (۱۱۹-۱۸۸/۲) باب: المواقیب و ابن خزیمة (۱۵۹-۱۶۰) و احمد (۲۲۲/۲) و الشافعی (۲۹۰/۱) الحساب القسانی: فی مواقیب الحج و العمرة الزمانیة و المکانیة (۷۵۶) بہ مطولاً - ورواہ ابراہیم بن یزید الخوزی عن ابی الزبیر و زاد فیہ: (ثم اقبل بوجهه لئلا یسمی) قال: (السمی اقبل فلو سمی) -۱- و الخوزی ضعیف کما سبق - و من ثم قال ابو صیوان (الروایة) (۱۱۲-۱۱۱/۲) (هذا اسناد ضعیف) و اعله بالخوزی - ورواہ ابن لویجة عن ابی الزبیر عن جابر -۲- اخرجہ احمد (۲۲۲/۲) البیہقی (۲۷/۵) - و ابن لویجة ضعیف -

۲۶۶۶- قال الشافعی فی (تخصیص الراية) (۱۱۶/۲) (والمحاج غیر معنی بہ) -۱- -۱-

**2467-** أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَّتْ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. عمرو بن شعيب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذاتِ عرق کو اہل عراق کے لئے مقرر کیا تھا۔

**2468-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزَّيْبَرِ عَنْ جَابِرٍ. وَعَمْرٍو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَا وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ الْحَدِيثُ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے:) اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

**2469-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَايُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَّتْ لَأَهْلِ مَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَلَأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلَ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل یمن کے لئے یلملم کو اہل شام اہل مصر کے لئے جحہ کو اور اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

**2470-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ثَبَّةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَّارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ سُرٍّ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِمِنَى. وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَقَّتْ لَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ أَنْ يَهْلُوا مِنْهَا وَذَاتَ عِرْقٍ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ. حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے:) آپ نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات

2467- أخرجه أبو داود في المعجم (254/2-255) باب: في المواقيت (1729) والنسائي في المناسك (125/5) باب: ميقات أهل العراق. و  
الطحاوي في المعاني (118/2) باب: المواقيت. والبيهقي في الكبرى (28/5) باب: ميقات أهل العراق. وابن عدي في الكامل (117/1) من  
البرق على ابن عدي: (قال لنا ابن صاعد: كان أحمد بن حنبل بنكر لهذا الحديث - مع غيره - على أفلح بن حميد) - قال  
ابن عدي: (واكثر أحمد على أفلح في هذا الحديث قوله: (ولأهل العراق ذات عرق) - ولم ينكر الباقي من إسناده و متنه) - اهـ -  
2470- أخرجه أبو داود في المعجم (256/2-257) باب: في المواقيت (1742) والبيهقي في المعجم (28/5) باب: ميقات أهل العراق. من  
طريق زائدة بن كزيم - به -

مقرر کیا کہ وہ لوگ وہاں سے احرام باندھیں گے اور اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو (میقات مقرر کیا۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زرارة بن کریم بن حارث سہمی باہلی، لہ رویت، و ذکرہ ابن حبان فی ثقات تابعین۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲۱)۔

**2471-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسَالُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرَقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے احرام باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ اہل عراق کی مخصوص جگہ ذاتِ عرق ہے۔ اہل نجد کی مخصوص جگہ قرن ہے۔ اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

**2472-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَفَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا - قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ - وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ - أَوْ قَالَ الْيَلَمْلَمَ - قَالَ فَهِيَ لَهُمْ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَكَانَ دُونَهُنَّ - وَقَالَ عَمْرُو مِنْ أَهْلِهِ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ - كَذَلِكَ فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ فَأَسْنَدَهُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل شام کے لئے جحفہ کو اہل نجد کے لئے قرن کو (ایک روایت میں لفظ قرن المنازل منقول ہے۔) اہل یمن کے لئے یلملم کو (ایک روایت میں لفظ یلملم منقول ہے۔) میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان علاقوں اور ان کے دوسری طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو لیکن جو ان جگہوں کے (مکہ کی طرف) چلے (جسے) میں رہتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

۲۶۷۲- أخرجه البخاري في الحج (۲۸۷/۶-۲۸۸) باب: موهل أهل الشام (۱۵۳۶) و مسلم في الحج (۸۲۸/۲) باب: مواقيت الحج و العمرة (۱۸۸۱) و ابو داود في الحج (۱۷۲۸) و الترمذي في الصلاة (۱۲۴/۵-۱۲۵) و ابن خزيمة في الحج (۱۵۸/۴-۱۵۹) و البيهقي في الأسماء (۲۹/۵) من طريق عن طاووس -

سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ بھی مکہ ہی میں احرام باندھ لیں گے۔

2473- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

مَعَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2474- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَآخِرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

لَدُنَّا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ

بِحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور

میں نے مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

2475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكْرِيَّا التَّمَارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَبْدُ اللَّهِ الْأُمَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

أَبِي (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتِعَادَ بِرَحْمَتِهِ مِنْ

النَّارِ . قَالَ صَالِحٌ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى

أَبِي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عمارہ بن خزیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ

کی مغفرت اور رضامندی کے حصول کی دعا مانگی اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگی۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن محمد بن زائدہ مدنی ابوداؤد لیثی صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۰۱)۔

2474- أخرجه مالك في الحج (۳۲۱/۱) باب: رفع الصوت بالأهلل (۲۶) و أبو داود في الحج (۱۰۵/۲) باب: كيف التلبية؛ (۱۸۱۶) و

بخاري في المناسك (۱۶۲/۵) باب: رفع الصوت بالأهلل و الترمذي في الحج (۱۹۱/۲) باب: ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (۸۲۹) و

أبو حنيفة في المناسك (۹۷۵/۲) باب: رفع الصوت بالتلبية (۲۹۲۲) و الحاكم (۱۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۵، ۲۶۲۷) و ابن حبان (۲۸۰۲) من

أبو عبد الله بن أبي بكر ..... و صححه الترمذي و ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم -وله شاهد من حديث أبي بصير: أخرجه الحاكم

(۱۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۰) و البيهقي (۱۴۲/۵) و احمد (۲۲۵/۲) -

2475- أخرجه الشافعي في (الام) (۱۵۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۶/۵) و المعرفة (۱۲۷/۷) باب: ما يستحب من القول في اثر التلبية

(۹۵۸۱، ۹۵۸۲) عن صالح ..... به - و صالح ضعيف -



○ عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت انصاری اوسی، ابو عبد اللہ، ابو محمد، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۸۷۸)۔

2476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ وَالْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا خَلَامٌ

أَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْرَدَ الْحَجَّ.

قَالَ وَآخَبَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2477- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ

عَبَادِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهْلَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ مُفْرَدًا  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

2478-وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَع...

الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَفْرَدَ ثُمَّ اسْتَعْمَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَةَ عَشْرِ قَافَرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاسْتُخْلِفَ بَكْرُ قَبْعَتِ عُمَرَ قَافَرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ قَافَرَدَ الْحَجَّ وَتَوَقَّى أَبُو بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ قَبْعَتِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنِيهِ كُلَّهَا فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تَوَفَّى عُمَرُ وَاسْتَخْلَفَ عُثْمَانُ فَحَجَّ  
الْحَجَّ ثُمَّ حُصِرَ عُثْمَانُ فَأَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِلنَّاسِ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو امیرانج

کیا تو انہوں نے حج افراد کیا۔ پھر 9 ہجری میں آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا

٢٤٧٦- أخرجه البخاري في المجم (٤٦١/٢) باب: التمتع والقران والافراد بالمجم (١٥٦) وسلم في المجم (٨٧٢/٢) باب: بيان

الاحرام (١٢١١) و ابو داود في الحج (٢٨١/٢) باب: في افراد الحج (١٧٧٩) والنسائي في المناسك (١٢٥/٥) باب: افراد الحج  
ماجه في المناسك (٩٩٨/٢) باب: العمرة من التمتع (٣٠٠٠) منطوق عن عروة به- و اخرجه القاسم عن عائشة به- اخرجه مسلم في

(١٢١١) و أبو داود في الحج (٢٧٩/٢) باب: في أفراد الحج (١٧٧٧) و الترمذي في الحج (١٨٢/٢) -  
 ما جاء في أفراد الحج (٨٢٠) و النسائي في النسائي (١٤٥/٥) باب: أفراد الحج و ابن ماجه في المناقب (٩٨٨/٢) باب: الأفراد في الحج -

٢٤٧٧- أخرجه أحمد في مسنده (٩٧/٢) عن إسماعيل بن محمد بن عباد بن عباد... به- وأخرجه مسلم في الحج (٩٠٤-٩٠٥) بإسناد...

الافراد و القرآن بالحج و العمرة ( ١٢٣١ ) عن يحيى بن ايوب ' حدثنا عباد بن عباد ' به - و اخرج مسلم عن عبد الله بن عون اسكنه الله  
عباد بن عباد باسناده بلفظ: ( ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل بالحج مفردا ) - الله -

٢١٧٨- أخرجه الترمذي في الحج (١٨٢/٢) باب: ما جاء في أفراد الحج (٨٢٠) عن فتيبة عن عبد الله بن نافع الصائغ: بنحوه مختصراً عنه (عبد الله بن عمر بن نافع) (عبد الله بن نافع) مصنفه - وراجع: تحفة الأشراف للزمري (١، ٨/٦) (٧٧٢٢)

الترمذي: (وقال النووي: ان افرقت الحج فحسن وان قرنت فحسن وان نكحت فحسن - وقال الشافعي مثله - وقال: احب النكاح الـ

نعم التمتع نعم الصراخ (أ) - الله -

10 ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے خود حج کیا تو آپ نے بھی حج افراد کیا۔  
 آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔  
 پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔  
 پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حج کیا اور ہمیشہ حج افراد کیا۔  
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو  
 صور کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج میں لوگوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

...—...—...—...

## حج قرآن کا حکم

حج قرآن کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:  
 ہمارے نزدیک حج تمتع اور حج افراد کے مقابلے میں حج قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حج قرآن کا طریقہ یہ ہے: آدمی حج دومرے دونوں کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اے اللہ! میں جو حج اور عمرہ (ایک ساتھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول کر لے!  
 جب آدمی مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لے جن میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کرے اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے یہ افعال عمرے کے افعال شمار ہوں گے پھر سعی کر لینے کے بعد طواف کرے اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرے جیسا کہ ہم نے حج مفرد میں یہ بات بیان کی ہے پھر جب قربانی کے دن وہ جمرات کو کنکریاں مارے تو ایک بکری یا گائے یا اونٹ یا اس کا ساتواں حصہ قربان کرے تو یہ حج قرآن کا خون ہوگا۔  
 اگر اس کے پاس ایسا جانور نہ ہو جس کو وہ ذبح کر سکتا ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزہ رکھے گا جن میں سے آخری دن عرفہ کا ہوگا اگر وہ یہ روزے نہیں رکھ پاتا یہاں تک کہ قربانی کا دن آ جاتا ہے تو اب اس کے لیے ذمہ دینا لازم ہوگا اس کے بعد جب وہ اپنے گھر چلا جائے گا تو وہاں سات دن روزے رکھے گا اگر وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی روزے رکھ رہا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

اگر حج قرآن کرنے والا شخص مکہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سیدھا عرفات چلا جاتا ہے تو اب وقوف عرفات کی وجہ سے گویا اس نے اپنے عمرے کو ترک کر دیا تو ایسے شخص سے حج قرآن کا دم باطل ہو جائے گا اور عمرے کو ترک کرنے کا دم اس پر لازم ہوگا اور  
 ہمارے عمرے کی قضاء بھی اس پر لازم ہوگی۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

تمتع اور افراد کے مقابلے میں قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے، کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ قرآن حج قرآن کا ذکر نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”حج قرآن“ ایک اجازت ہے۔“

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے حج افراد کرنے میں زیادہ مرتبہ تلبیہ پڑھنا پڑتا ہے زیادہ سفر کیا جاتا ہے اور زیادہ مرتبہ سرمنڈوا جاتا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”اے محمد کے گھر والو! تم لوگ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھو۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے یہاں اس صورت میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہو گا جیسا آدمی اعتکاف کرنے کے ساتھ روزہ بھی رکھ لے یا جس طرح آدمی اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے ساتھ نوافل بھی ادا کر لے۔ حج تمتع کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج افراد کرنے کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حج تمتع کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والا شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والے کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے: آدمی میقات سے آغاز کرے گا اور عمرے کا احرام باندھے گا، پھر وہ مکہ میں داخل ہو کر وہاں طواف کرے گا سہی کرے گا، سرمنڈوا لے گا یا بابل چھوٹے کروا لے گا اور عمرے کا احرام کھول دے گا۔ جب وہ طواف کے ذریعے آغاز کرے گا، تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے گا اور مکہ میں قیام کے دوران حالت احرام کے بغیر رہے گا۔ پھر جب ترویہ کا دن آئے گا، تو وہ مسجد سے حج کا احرام باندھ لے گا اور وہ تمام افعال سرانجام دے گا، جو حج افراد کرنے والے لوگ سرانجام دیتے ہیں اس پر حج تمتع کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، اگر اسے دم دینے کے لیے جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے گا اور واپس (گھر پہنچ کر) سات روزے رکھے گا۔

امام قدوری رحمہ اللہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

صحیح روایت یہ ہے: (احناف کے نزدیک) حج افراد کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے، تاہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

۱۔ الہدایہ شرح بدلیۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی، ج ۱ ص ۱۵۳

۲۔ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان، بیروت، لبنان، ص ۱۵۲

یہ ایک روایت یہ بھی منقول ہے حج افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کرنے والے شخص کا سفر عمرے کے لیے ہے اس کی دلیل یہ ہے: جب وہ عمرہ کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو میقات کے حوالے سے وہ شخص ”مکی“ شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت احرام کے بغیر مکہ میں قیام پذیر ہے پھر اس کے بعد وہ مسجد حرام سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے جبکہ حج افراد کرنے والے شخص کا سفر حج کے لیے ہوتا ہے اور حج کرنا فرض ہے جبکہ عمرہ کرنا سنت ہے تو وہ سفر جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے ہو وہ اس سفر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کسی سنت کام کی ادائیگی کے لیے ہو۔

پہلے قول کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کے اندر دو عبادات کو جمع کرنے کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یہ حج قرآن کے شاہد ہے پھر اس میں ایک قربانی زیادہ پائی جاتی ہے پھر یہ کہ آدمی کا سفر حج کے لیے یہی ہے صرف عمرے کی وجہ سے درمیان میں خلل آتا ہے (یعنی درمیان میں وقفہ آتا ہے) کیونکہ یہ عمرہ حج کے تابع ہوتا ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے آدمی جمعے کے فرض سے پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہے۔

**2479-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَجَرَدَ وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَدَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

عبدالرحمن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔

**2480-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ مُحَرَّمٌ. قَالَ وَآخَبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحَرَّمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (یعنی سفر کے دوران) پچھنے لگوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں بھی تھے اور احرام کی حالت میں بھی تھے۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری مکی ابو عثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

الجوهرة الميرة از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الریدي، مطبوعه دار الكتب العلمية بیروت ج 1 ص 395

۲۵۶- أخرجه البيهقي في السنن (۵/۵) من طريق الصدوق قطنی۔



یا نجویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۲/۱) وفی (ط): خیشم۔

2481- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيَّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ  
وَسَلَّمَ) وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلِي طِيٍّ أَكَلْتُ مَطِيتِي وَاتَّعَبْتُ نَفْسِي  
وَاللَّهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلِ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ  
وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِجَمْعٍ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ

☆☆ حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے مزدلفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ کے پاس پڑاؤ کیا ہے تو میرا حج ہو جائے گا اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی اور جو اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات تک پہنچ گیا تو اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

◆◆◆ ————— ◆◆◆ ————— ◆◆◆

## عرفات میں وقوف کا حکم

عرفات میں وقوف کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

حج کا چوتھا رکن عرفات میں وقوف کرنا ہے خواہ وہ بیداری کی حالت میں ہو یا نیند کی حالت میں ہو بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو آدمی وہاں ٹھہر جائے یا وہاں سے گزر جائے اس بات پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے تاہم اس کے صحیح ہونے کی شرائط یا بارے میں مسنون امور کے بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

(اس کے بعد شیخ عبدالرحمن الجزیری نے مذاہب اربعہ کے حوالے اس اختلاف کی وضاحت کی ہے اس میں احناف

موقف یہ ہے:)

احناف کے نزدیک عرفات میں وقوف کرنے کے لیے ایک چیز شرط ہے اس میں کچھ چیزیں واجب ہیں اور کچھ

وقوف عرفات کے لیے شرط یہ ہے: شریعت کی طرف سے مخصوص شدہ مقرر وقت کے اندر ہونا چاہیے اور وہ وقت نوافل

٢٤٨١- أخرجه الطبراني في الأوسط (٢٠٢٤) من رواية عبد الله بن بزيع عن صدقة بن أبي عمران عن اسمعيل بن أبي خالد -ه-  
(لم يرود عن صدقة بن أبي عمران إلا عبد الله بن بزيع) -أ- وإخرجه أبو داود في المصنف (١٩٦/٢) باب: من لم يترك عرفة (٥٠)  
والترمذي في الصحيح (٢٢٩/٢) باب: ما جاء فيمن أدرك الإمام بجميع فقد أدرك الحج (٨٩١) والنسائي في المصنف (٢٩٦/٥)  
باب: فيمن لم يترك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة وابن ماجه في المصنف (١٠٠٤/٢) باب: من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (٩)  
واحمد (٢٦١/٤) والطبراني في المعجم (٢٧٥/٧) باب: أدرك الحج بأدراك عرفة (١٠٢٩٢) والبغوي في  
الكبرى (١٧٣/٥) من طريق عامر الشعبي -ه-

کے دن سورج کے ڈھل جانے کے بعد سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک کا وقت ہے اس بارے میں نیت شرط نہیں ہے عقل کا ٹھیک ہونا شرط نہیں ہے جو شخص ان اوقات کے درمیان عرفات تک پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے خواہ اس نے حج کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو خواہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ اس وقت عرفات میں موجود ہے یا اس بات سے واقف نہ ہو خواہ وہ اس وقت جنوں یا بے ہوشی کے عالم میں ہو خواہ وہ اس وقت سو رہا ہو یا بیدار ہو۔

واجب یہ ہے: اگر کوئی شخص دوپہر کے وقت پہنچ جاتا ہے تو وہ سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اگر وہ رات کے وقت وہاں پہنچتا ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص دن کے وقت عرفات پہنچ کر وقف کر لیتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جاتا ہے تو اس پر دم دینا لازم ہوگا۔

عرفات میں وقف کرنے کی سنتیں یہ ہیں: (اس سے پہلے) غسل کرنا، امام کا دو خطبے دینا، نماز کے باب میں جو شرائط ہم نے ذکر کی ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا، اس کے بعد وہاں وقف کرنا، اس دن روزہ نہ رکھنا، با وضو رہنا، سواری پر موجود رہنا، حاکم وقت کے پیچھے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے قریب رہنا، ذہنی طور پر متوجہ ہونا اور یہ بات بھی سنت ہے آدمی سیاہ پتھر کی چٹان کے قریب ٹھہرے یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے وقف کیا تھا، اگر وہاں پر وقف کرنا مشکل ہو تو یہ کوشش کرے کہ جہاں تک ممکن ہو اس جگہ کے قریب رہے یہ بھی سنت ہے آدمی اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے دعا کرے اور ٹھہرنے کی جگہ پر تلبیہ پڑھے اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے بکثرت دعا کرے خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھتا رہے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے اور سورج کے غروب ہونے تک اپنی حاجات کے حوالے سے دعائیں کرتا رہے دعا کے حوالے سے کوئی مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں ہے۔

**2482** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِصْرَسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَفِضَ وَقَدْ أَقَاضَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ . قَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً .

☆☆ حضرت عروہ بن مضر بن مضر بن مضر بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ یہ نماز ادا

۱۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ: شیخ عبدالرحمن الجزیری

۲۴۸۲ - رواية سفيان لثوري عن النبي في الموضوع السابق في الذي قبله -

کر لے اور ہمارے ساتھ اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک ہم روانہ نہ ہو جائیں یا جو شخص رات کے وقت یا دن کے وقت سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا۔  
امام شافعی بیان کرتے ہیں: جو شخص مزدلفہ میں وقوف نہیں کر پاتا وہ اسے عمرہ بنا لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن یحمر دلی، صحابی نزل کوفہ، (اور ایک قول کے مطابق): ان کا انتقال خراسان میں ہوا۔ ”التقریب“ حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۷۳)۔

**2483-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةَ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مَنَى ثَلَاثَةً مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ -

☆☆ حضرت عبد الرحمن بن یحمر دلی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا، آپ ﷺ کی خدمت میں نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج عرفہ (میں وقوف کا نام ہے) جو شخص قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جائے اس کا حج پورا ہو گیا، منیٰ کے ایام تین ہیں لیکن جو شخص دو دن بعد جلدی چلا جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو شخص بعد میں (یعنی تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

**2484-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2485-** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

۲۴۸۳- أخرجه أبو داود في السنن (۲/ ۴۸۵-۴۸۶) باب: من لم يمدك عرفه (۱۹۱۹) و الترمذي في المعجم (۲/ ۲۳۷) باب: ما جاء في  
امرك الامام بجميع فقد امرك المعجم (۲/ ۸۹۰) والنسائي في السنن (۵/ ۳۶۵-۳۶۶) باب: فيمن لم يمدك صلاة الصبح مع الامام بالزواجر  
و ابن ماجه في السنن (۲/ ۱۰۰۲) باب: من اتى عرفه قبل الفجر ليلة جمع (۲۰۱۵) و ابن خزيمة (۲۸۲۲) و ابن حبان (۲۸۹۲) و الطحاوي (شرح المعاني) (۲/ ۲۰۹-۲۱۰) و الحاكم (۱/ ۴۶۶) و البيهقي في الكبرى (۵/ ۱۷۳) و في (المعرفة) (۷/ ۳۷۶) باب: امرك المعجم بالمدك  
عرفه (۱۰۳۹۰) من طرق عن سليمان التوري به -

۲۴۸۴- أخرجه الدارمي (۲/ ۵۹) و احمد (۴/ ۳۱۰-۳۰۹) و الطيالسي في (المسند) (۱۳۰-۱۳۰۹) و الطحاوي في المعاني (۲/ ۲۱۰) و الحاكم (۲/ ۲۷۸) و البيهقي في الكبرى (۵/ ۷۳) من طرق عن شعبة بن مسعود - و صححه الحاكم على شرط الشيخين -

۲۴۸۵- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/ ۹۲): (و كذلك أخرجه ابن عدي في (الكامل) و اعلمه بمحمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلي و غيره من جماعة من غير نوتبي) - ا -

جَبْرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو هَاشِمٍ الْفَرَّاءُ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بَلِيلٍ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتُ بَلِيلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ. رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقف کرے اس نے حج کو پایا اور جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقف نہیں کر سکا اس کا حج قضاء ہو جائے گا تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمت بن مصعب نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ داود بن جبیر، وامرہ نسبیۃ ام سعید بن مسیب، اخو سعید بن مسیب لامہ، روی عن سعید بن مسیب، روی عنہ ابو عامر عقدی وحماد بن خالد۔ قال ابن ابی حاتم: سالت ابی عنہ فقال: (لا اعرفہ)۔ جرح والتعديل (۳/۴۰۸)۔

○ رحمۃ بن مصعب واسطی عن عثمان بن سعد، قال ابن معین: لیس بشیء۔ وقال آجری: سالت ابا داود عنہ، فاشی علیہ فیما۔ وذكرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ مس دین ذہبی (۳/۷۲)، لسان المیزان (۲/۵۳۰)۔

2486- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقُطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الْغَزَوِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص عرفات پہنچ کر وہاں وقف کرے اور مزدلفہ بھی پہنچ جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور جو شخص عرفات نہ پہنچ سکے اس کا حج بھی نہیں ہو سکے اسے عمرے کا احرام باندھ لینا چاہیے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حجاج غزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے

۱- قال الزیلعی (۹۲/۲): ووجدته فی العلبة للابی نعیم عن عمر بن ذر عن عطاء بہ۔ وقال: غریب من حدیث عمر بن ذر۔ نفردہ عند ابن عقیل ذکرہ فی (ترجمۃ عمر بن ذر)۔ ۲- ثم ماہ الزیلعی حدیث ابن ابی نبیۃ فی (مسنفہ) عن حفص بن غیاث عن ابن ابی عمیر عن ابن جریج عن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال..... فذكر الحديث۔ قال الزیلعی (۹۲/۲): (وهذا مرسل ضعيف: فان محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی وهو ضعيف۔ لم یثبتہ ابن عدی)۔ ۳- قلت: وهو فی الاوسط للطبرانی (۵۲۳۹) من رواية عبید بن ریحیل عن عمر بن ذر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً۔ قال الطبرانی: (لم یرو هذا الحديث عن عمر بن ذر الا عبید ابن عقیل)۔ ۴- و ترجمہ الطبرانی فی الاوسط ایضاً (۶۲۰۲) عن محمد بن علی تنہ القعنبي نا عمر بن قیس عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً۔ وقال الطبرانی: (لم یروہ عن عطاء الا عمر بن قیس)۔ ۵-



سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۲۱)۔

**2487-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَجِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ هُذَيْفَةَ بْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَاللَّهِ مَا كَانَتْ الْمُتْعَةُ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَلِلْمُحْصَرِ.

☆☆ ابراہیم تیمی اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حج تمتع کا

صرف ہمارے لیے مخصوص تھا یا اس شخص کے لیے ہے جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

**2488-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَخُّ الْحَجِّ لَنَا أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا فَقَالَ بَلْ لَنَا.

☆☆ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف

ہمارے لیے ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! صرف ہمارے لیے ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن بلال بن حارث مزنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۲۰)۔

**2489-** حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَّانٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ هِيَ وَاللَّهِ لَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلَيْسَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ.

☆☆ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے حج

تمتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ صرف ہمارے یعنی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے لیے

مخصوص ہے یہ باقی لوگوں کے لیے نہیں ہے البتہ (باقی لوگوں میں سے صرف) اس شخص کے لیے اس کا حکم ہے جسے محصور

دیا گیا ہو۔

**2490-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ يَحْيَى

بَنِي سَعْدٍ عَنْ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْلَ بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا

۲۱۸۷- أخرجه مسلم في الحج (۸۹۷/۲) باب: جواز التمتع (۱۲۲۶) والنسائي في المسالك (۱۸۰/۵) باب: إباحة فسخ الحج بعمره

لم يمسح التمتع وابن ماجه في المسالك (۹۹۶/۲) باب: من قال: كان فسخ الحج لسبب خاصة (۲۹۸۵) من طرق عن ابراهيم التيمي

۲۱۸۸- أخرجه ابو داود في المسالك (۱۶۷-۱۶۶/۲) باب: الرجل يسأل بالحج ثم يفسخها بعمره (۱۸۰/۵) والنسائي في المسالك (۱۸۰/۵) باب: إباحة فسخ الحج بعمره لم يمسح التمتع وابن ماجه في المسالك (۹۹۶/۲) باب: من قال: كان الفسخ لسبب خاصة (۲۹۸۵) من طرق عن

عبد العزيز بن محمد - وعبد العزيز بن محمد - وهو المداوردي - وهو متكلم فيه -

لِرُكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے، وہ صرف حج کا احرام باندھے اور پھر سے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، ماسوائے ان سواروں کے جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے (یعنی یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے)۔

2491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِنَا أَنْ يُحْرِمَ أَحَدًا مُهْلًا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَ حَجَّتَهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بعد یہ حق کسی کو بھی نہیں ہے، وہ پہلے حج کا احرام باندھے اور پھر حج کرنے سے پہلے ہی اسے فسخ کر کے عمرے میں تبدیل کر دے۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۵۵)۔

2492- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْلَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِرُكْبِ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، یہ حکم صرف ان سواروں کے لیے تھا جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔

2493- حَدَّثَنَا الْقَاضِي بَذْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا - قَالَ - فَنَحَرْتُهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ

۲۴۹۰- اللاندر اخرجہ المدارقطنی من طریق عباد بن العوام عن يحيى بن سعيد به موقوفاً- و عباد ثقة: كما قال المافظ في التقریب ( ۲۱۵۰ ) وقد تابعه أيضاً يحيى بن ايوب و عيسى بن يونس: كلاهما عن يحيى بن سعيد به- و اخرجہ البيهقي في سننه ( ۲۴۵/۶ ) كتاب الحج: باب العمرة في انسور الحج من طريق ابي معاوية عن يحيى بن سعيد به- و المرفع صدوق: كما في التقریب ( ۲۶۰۵ )- وقد تقدم من طريق اخرى قريباً-

۲۴۹۱- اخرجہ لنا من طريق موسى بن اعيان عن يحيى و هو ثقة روى له البخاري و مسلم و ابو داود و النسائي و ابن ماجه و غيره ضم- تنظر ترجمته في التقریب ( ۲۹۹۲ )-

۲۴۹۲- اخرجہ من طريق عيسى بن يونس عن يحيى به- و قد تابع عيسى عليه غيره: كما تقدم-

۲۴۹۳- سعد بن سعيد: هو ابن ابي سعيد السقري: قال المافظ في التقریب ( ۲۲۴۹ ): ليس: فلا لندر ضعيف-

الْأُولَیْنِ فَتَحَرَّتُهُمَا أَيْضًا وَقَالَتْ هَكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُذْنِ .

☆☆ قاسم بن محمد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ قربانی کے دو جانور ساتھ لے کر (حج کے لیے) آئی تھیں وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کی جگہ دو مزید جانور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو ذبح کروادیا اس کے بعد ان کے پہلے والے جانور بھی ملے گئے تو سیدہ عائشہ نے انہیں بھی ذبح کروادیا اور یہ بتایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

2494- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَلَعَلَّهِ الْبَدَلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قربانی کا جانور لے کر جائے اور پھر وہ گم ہو جائے تو اب اس پر اس کا بدل دینا لازم نہیں ہوگا البتہ اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے یہ اس وقت ہے جب وہ نقلی طور پر ہو لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو تو اب اس پر بدل دینا لازم ہوگا۔

2495- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَ وَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبْدِلْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نقلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور (گم ہو جائے یا مرجائے) تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دے تو اگر وہ چاہے تو اسے کھا لے لیکن اگر وہ جانور نذر کا ہو تو اب اسے بدلے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا۔

2496- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَ وَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبْدِلْ .

۲۴۹۴- فی اسنادہ عبد اللہ بن شیبہ: قال العاکم ابو احمد: ناقص الحديث - وقال فضلك الرازي: يحل ضرب عنقه: وقال ابن خراش: هذا الحديث الذي يحدث بهما غلام الخليل سرقها من عبد الله بن شبيب وسرقها عبد الله بن شبيب من النضر بن سلمة نادان ودان - وذكر له ابن عمري بعض من اكبره: ثم قال: (له غير ما ذكرت من الاحاديث التي انكرت عليه كثيرا) - ا -

۲۴۹۵- قال ابن خزيمة في المعجم (۱۵۵/۶): (باب: ايجاب ابدال السوي الواجب اذا ضلعت ان صح الخبر ولا ازال: فان في القلب من حديث عبد الله بن عامر الاسلمي) - ا - ثم قال العاکم (۲۵۷۹) من طريق اللوزاعي به - وخرجه ابن عدي (۲۵۴/۵) بتحقيقنا - والعاکم (۱۴۷/۱) والبیهقي في الكبرى (۲۴۴/۵) من هذا الوجه - وكذلك اخرجه تمام في فوائده: كما في (التعليق المغني) (۲۴۲/۲-۲۴۳/۲) وقال العاکم: (صحيح الاسناد ولم يخرجناه) - قلت: وفي اسناد عبد الله بن عامر الاسلمي وقد ضعفه احمد وابن المني والدارقطني والنسائي وغيرهم - وقال البخاري: يتكلمون فيه - وقال يحمي: ليس بشيء - بنظر: تهذيب الكمال (۶۹۸/۲) والکامل له ابن عدي في الموضوع السابق والمجروحين لابن حبان (۶/۲) - وقد اختلف على عبد الله بن عامر في هذا الحديث - راجع السنن الكبرى (۲۴۴/۵) والمعرفة كلالها للبيهقي (۵۳۱/۷) -

۲۴۹۶- جزء من حديث المدينة الطويلة وفسر مروى من وجوه: وقد اخرجه البيهقي في (الدلائل) (۱۱۲/۶) من طريق يونس بن بكير به - وراجع: الاستذكار لابن عبد البر (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۱۸) -

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَقُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے قریب سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹوں کی قربانی دی تھی۔

2497- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجَزُورُ فِي الْأَضْحَى عَنْ عَشْرَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عید الاضحیٰ کے موقعہ ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

2498- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ غَيْرُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کا ایک راوی ایوب ابو جمل ضعیف ہے اور عطاء کے واسطے سے اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے۔

2499- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَقْرَةَ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت مقرر کی ہے گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

2500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَآخِرُنَا

۲۴۹۷- أخرجه ابن عمير في (الكامل) (۱۹/۲) عن محمد بن الحسن بن قتيبة عن حسين ابن ابي السري: حدثنا عبيد الله بن عبد المجيد عن عبيد بن عمير: وقال ابن عمير: (البيروني عن عطاء بن السائب عن ابي الجمل لندا) - ا- قلت: وأخرجه أيضاً: الطبراني في الكبير (۲۰۲/۱) والنسائي في الامالي (۷۹/۲) - قال البيهقي في (المجموع) (۲۲/۱): (فيه عطاء بن السائب وقد احتلط) - ا- ۲۴۹۸- أخرجه ابن عبد البر في الاستذكار (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۲۲) من طريق مسدد حدثني عبد الواحد: - ب- وأخرجه ابو داود في الاضاحي (۹۸/۲) باب في البقر والجوز عن كسم تجزي: (۲۸۰۷-۲۸۰۹) عن عطاء: و ابو الزبير المكي عن جابر بنحوه - وأخرجه نسائي في الكبرى كما في النخبة (۲۴۱/۲) من طريق عطاء - ب- وراجع: شرح معاني الآثار للطحاوي (۱۷۶/۱) باب: البدنة عن كسم تجزي في الضحايا والرمايا: والاستذكار لابن عبد البر (۱۹۰/۱۵) في الشربة في الضحايا - و سياتي مع نخرجه عقبه من طريق ابي الزبير بن جابر: - ب-

۲۵۰۰- أخرجه ابن حبان (۴۰۰/۱) عن ابي عروبة عن بشار عن عبد الرحمن عن مفيان: - ب- وأخرجه الدارمي (۷۸/۲) باب: البدنة عن بقة و البقرة عن سبعة: أخبرنا علي: ثنا مفيان: - ب- وأخرجه الحاكم (۲۲۰/۱) من طريق ابراهيم بن ابي طالب عن محمد بن المثنى و محمد بن بشار عن عبد الرحمن عن مفيان: بشاره لكن بلفظ: (البدنة عن عشرة) - ا- وهذا مخالف للرواية السابقة عن عبد الرحمن: و لذلك لرواية غيره عن مفيان - وقد صححه الحاكم و تعقبه الذهبي بقوله: (خالفه ابن جرير و مالك و زهير عن ابي الزبير فقالوا: البدنة عن سبعة) و جاء عن مفيان - أيضاً - كذلك - ا- قلت: قد سبق عن مفيان على الصواب - كما قال الجماعة - عن ابي الزبير: فليشروهم مقدمة وما عند الحاكم خطأ من ابراهيم بن ابي طالب او من دونه -



الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ لَيْسَتْ لَكَ النَّفَرُ فِي الْهَدْيِ - لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر ستر اونٹ قربان کیے تھے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا اس دن نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: چند لوگ مل کر ایک جانور قربان کر لیں۔ روایت کے یہ الفاظ ابن مہدی نامی راوی کے ہیں۔

2501- حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثُوهُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ تَرَكَهُ فَلْيَهْرِقْ دَمًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مناسک حج میں سے کوئی بات بھول جائے یا اسے ترک کر دے تو اسے قربانی دینا ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2502- وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيَهْرِقْ دَمًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مناسک حج میں سے کوئی چیز ترک کر دے تو وہ قربانی

2501- أخرجه البيهقي في سننه (١٥٢/٥) كتاب الحج باب من ترك شيئا من الرمي حتى يذهب أيام منى من طريق مالك عن أيوب بن أبي أيوب عن أبيه عن النوري عن أيوب بن نمره - وأخرجه البيهقي (٢٠/٥) كتاب الحج باب من مر بالمبقات للبريد هجا أو عمرة طريق ابن وهب عن ابن عباس عن عبد الله بن عمر و مالك بن أنس وغيرهما عن أيوب بن أبي أيوب بن خالد: فأخرجه عن عبد الله بن عمر العمري عن أيوب السخيتياني عن عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبيرة - و هجا بن خالد ثقة: كما في التقریب (١٥٠٤) - لكن عبد الله بن عمر العمري: ضعيف: كما في التقریب (٢٥١٢) لذلك اضطرب فيه: فأخرجه مرة عن أيوب عن عكرمة - و مرة عن أيوب عن سعيد بن هاشم وقد أخرجه الثقات عن أيوب بن أبي أيوب عن سعيد بن جبيرة - ولم يذكر أحمد منسوخ عكرمة بن خالد غيره -

2502- إسناده ضعيف: عبد الله بن عمر العمري ضعيف: وعكرمة بن خالد: ضعيف: الحافظ في التقریب (٢٠/٢) وقد خالف فيه عبد الله بن عمر العمري: رواية الثقات: كما تقدم قبل حديثه -

رے گا۔

2504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَارِئِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ بِمِنَى أَوْسَطَ أَيَّامِ الضَّحَى . يَعْنِي الْغَدَّ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے سچ والے دن منیٰ میں خطبہ دیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی قربانی کے دن۔)

2505- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سِرْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

مُروِّ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ وَرَأْسًا غَلْظًا فِي الْخَطَا لِنَاءٍ وَذَوَا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفارہ عمد میں دیا جاتا ہے خطا کی صورت میں زیادہ شدید تاوان اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

2506- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنَّةٍ وَتَوْكَلْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے گوشت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اب اس کا کفارہ ایک ذبیہ ہوگا اور اس کا گوشت کھالیا جائے گا۔

2507- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَثُوكِلِ عَنْ

بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الضَّبُعِ فَقَالَ فِيهَا كَبْشٌ . فَقُلْتُ فَرِيضَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

2506- اسنادہ ضعیف: فیہ سِرْكٌ و لغو ضعیف - و تقدمت ترجمتہ -

2507- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱۵۲/۱) من طريق محمد بن أبي يعقوب ثنا حسان بن إبراهيم - بإسناد و سند - و قال الحاكم: صحيح و لم يخرجاه - و إبراهيم بن ميمون الصائغ زادهم عالم أدرك الترمذی رضي الله عنه - (۱) - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۷۱/۲): (و أخرجه الدارقطني أيضا - و زاد فيه - كبش مسنة - و ضعف عبد الصمد الزيادة - قال ابن القطان: و أنها ضعيفة لأن في السند: اسحق بن إسرائيل شيخ شيخ الدارقطني و قد ترك حديثه جماعة و رفضوه برای كان فيه - انتهى - و أخرجه الحاكم في المستدرک بوجه الزيادة) - (۲) - و روی الطبرانی في الأوسط (۹۱۴۸) عن مسعدة بن سعد ثنا إبراهيم بن الفضل نا معن بن عيسى عن عمري بن الفضل عن أيوب السختياني عن أبي الزبير عن جابر - رفته - قال: (الضبع صيد و نسوي المحرم عن قتيلنا) - (۳) - قال الطبرانی: لم يرو هذا الحديث عن أيوب بن الفضل و لا عن عمري نا معن - أخرجه إبراهيم بن الفضل - (۴) - وراجع ما بعده -

2507- أخرجه الترمذی في المعجم (۸۵۱) بسايب: ما جاء في الضبع يصيد لها المحرم و في اللطيفة (۱۷۹۱) بسايب: ما جاء في أكل الضبع و الطحاوی في المعانی (۱۶۱/۲) و ابن الجوزی (۴۲۸) و كذلك عبد الرزاق (۸۶۸۲) و احمد (۲۳۲/۲) و الدارمی (۷۱/۲) من طرق عن ابن جريج: أخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير به -

قَالَ نَعَمْ . كَذَا قَالَ فَرِيضَةُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک دُنبہ دینا پڑے گا میں نے دریافت کیا: کیا یہ لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ یہ لازم ہے۔

2508- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَادٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الضَّبُعُ صَيْدٌ . وَجَعَلَ فِيهَا كَبْشًا .

☆☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گوہ شکار ہے۔ (راوی کے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس میں دُنبے کے کفارے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

2509- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ أَتَوْكُلُ الضَّبُعُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: گوہ کو کھایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆☆☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: یہ شکار

۲۵۰۸- قال البيهقي في المعرفة (۱۰۶/۷): (وقد روي عن الوليد عن ابن جريج عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس موصولة مرفوعة وليس بالقوي) - الله - قلت: وقد سبق عن ابن جريج باسناد له من حديث جابر في الذي قبله وهو اسم واشهر من اخرجه الشافعي في الامم (۱۹۲/۲) باب الضبع و عنه البيهقي في الكبرى (۱۸۲/۵) باب: فدية الضبع وفي المعرفة (۱۰۶/۷) باب الضبع (۱۰۹۹) عن ابن جريج عن عكرمة قال: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً وقضى فيها كبشاً - هكذا مرسل - قال الشافعي (لا يثبت مثله لو انفرد) قال البيهقي: (وانما قال هذا لانقطاعه) - الله - وروى ايضا - الشافعي و البيهقي - عن ابن جريج عن عطاء بن سجع ابن عباس بن رسول: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً وقضى فيه كبشاً - فمرة عن ابن جريج عن عكرمة مرسل - اخرجه عنه عن عطاء عن ابن عباس والصبواب ما سبق له في الرواية السابقة مباشرة من حديث جابر -

۲۵۰۹- اخرجه ابن ماجه في المصيد (۱۰۷۸/۲) باب: الضبع الحديث (۲۲۳۶) و عبد الرزاق رقم (۸۶۸۱) و احمد في المسند (۲۹۷/۲) طريق اسماعيل بن ابي امية عن عبد الله ابن عبيد بن - و صححه البخاري و حسنه البيهقي كما في المعرفة (۱۰۶/۷) -

؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اسے کھایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2511- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ أَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ أَكَلَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصِيدَ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَعَثَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کھایا جاسکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ وہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ صَيْدٌ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکار ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا کفارہ ایک دنبے کی قربانی مقرر کیا ہے۔

2513- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَفِي الظَّبْيِ شَاةٌ

2511- حدیث ابن جریر و اسماعیل بن امیہ تقدما - و حدیث جریر بن حازم باقی تخریجہ فی الذی بعدہ -  
2512- أخرجه أبو داود في الاطعمة ( 2801 ) باب في اكل الضبع و ابن ماجه في الصيد ( 3085 ) باب: جزاء الصيد بصيبه المحرم و ابن أبي شيبة ( 77/6 ) و الدارمي ( 74/2 ) و العاظم ( 152/1 ) و ابن حبان ( 2964 ) من وجود عن جرير بن حازم به - صححه ابن حبان و الحاكم -  
2513- ذكره الزيلعي في ( نصب الراية ) ( 126/2 ) و لم يخرجه غير الدارقطني - و في اسناده الجراح بن عبد الله و نفعه ابن معين و ضعفه النسائي و غيره - وقال أبو هاتم: ليس بالقوي - راجع: ترويض الكمال ( 71/1 ) و الكامل لابن عدي ( 126/2 ) ( 126 ) - وقد اختلف عليه في هذا الحديث: فأخرجه مرة هكذا كما هنا - وقال مرة: ( عن أبي الزبير عن جابر عن عمر لا اراه الا قد رفعه ) - أخرجه ابن عدي في ترويضه ( 129/2 ) و أبو يعلى ( 203 ) - وقال البيهقي في ( المجمع ) ( 234/2 ) ( أخرجه أبو يعلى ) و فيه الا جرح الكندي و فيه كلام وقد رتبوه - قال البيهقي في الكبرى ( 186/6 ) ( و الصحيح وقفه ) - قلت: وقد أخرجه مالك: ان ابا الزبير حدثه عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قضي في الضبع بكبش - هكذا أخرجه مالك في المصنف ( 414/1 ) باب: فدية ما أصيب من الطير و الوحش ( 220 ) و السافعي في الامم ( 192/2 ) باب: الضبع و البيهقي في الكبرى ( 182/5 ) و السمرة ( 405/7 ) و عبد الرزاق ( 402/4 ) باب: الضبع و الضبع ( 8226 ) - أخرجه عن أبي الزبير هكذا مالك و معمر و ابن عيينة: ثلاث تسوم عن أبي الزبير باسناده موقوفاً على عمر - و تابعه عطاء عن جابر عن عمر موقوفاً - كما عند البيهقي في الكبرى ( الموضع السابق ) -





☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہرن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا، ایک بکری کی قربانی دینا ہوگی، گود کے بارے میں دُب کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا، خرگوش کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا اور بون کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ابن زبیر سے دریافت کیا: لفظ ”جفرہ“ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دودھ پھرایا جا چکا ہو اور وہ تپس ملتا ہو۔

2517- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ صَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ أَصَابَهُ مُحْرَمٌ بِقَدْرٍ ثَمَنِهِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شتر مرغ کے اندے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا، اگر حالت احرام والا شخص اسے نقصان پہنچا دے تو اس کی قیمت کے مطابق اتنا دینا کرنا ہوگا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن عبد مطلب ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ترمذی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۳۵)۔

2518- وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا وَقَالَ بِقِيَمَتِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

2519- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّنِيزِيُّ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرَمًا

2518- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۵) من طريق عباد بن يعقوب ... به- وأخرجه عبد الرزاق في المعجم (۱۲۲/۳) باب: بيض النعام (۸۲۰۳) عن الأسلمي (وهو إبراهيم بن أبي يحيى) ... به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۳۶/۲): (وضعفه ابن القطان في كتابه فقال: فيه حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس وهو ضعيف- قال أبو الراوي عنه: إبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي وهو كذاب بل قيل فيه ما هو شر من الكذب- انشأ كلامه)- قلت: وأخرجه عبد الرزاق (۸۲۹۱) عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس ... به- وروى ابن أبي شيبة: حدثنا وكيع عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال: (في كل بيضتين درهم) وفي كل بيضة ثوب درهم- قال البيهقي بعد أن أخرجه (۲۰۸/۵): (وهذا يرجع إلى القبيصة)- إل-

2519- أخرجه عبد الرزاق في المعجم (۱۲۰/۳) باب: بيض النعام عن معمر و البيهقي في الكبرى (۲۰۷/۵) عن معمر بن أبي عروبة: (كل ما أصاب من طير أو سميد- عن مطر الوراق ... به- ومطر الوراق ضعيف: وضعفه يحيى معين وغيره خاصة في عطاء- وقال النسائي: ليس بالقوي- راجع: تهذيب التهذيب (۱۶۷/۱۰)-

عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاتَى عَلَى أَذْحَى نَعَامَةٍ فَاصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسُقِطَ فِي يَدَيْهِ فَافْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَشْتَرِيَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا أَنْتَجَ مِنْهُنَّ أَهْدَاهُ إِلَى الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتِجْ مِنْهُنَّ أَجْزَأَ عَنْهُ لَأَنَّ الْبَيْتَ مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ. قَالَ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا افْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ قَالَ عَلِيٌّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِي الرُّخْصَةِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَإِنْ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ نَعَامٍ إِطْعَامَ مِسْكِينٍ أَوْ صَوْمَ يَوْمٍ.

☆ ☆ معاویہ بن قرہ ایک انصاری بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں سواری پر جا رہا تھا وہ شتر مرغ کے گھونسے کے پاس پہنچا اس نے وہاں سے انڈا لیا جو اس کے ہاتھ سے گر گیا تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ بنات مخاض خریدے گا انہیں جفتی کے لیے دے گا پھر وہ جن بچوں کو جنم دیں گی وہ شخص ان بچوں کو بیت اللہ کے لیے بدیہ کر دے گا اور اگر ان اونٹنیوں نے کسی بچے کو جنم نہ دیا تو بھی اس شخص کا کفارہ ہو جائے گا چونکہ بعض اوقات کسی انڈے سے بچہ نکل آتا ہے اور بعض کسی انڈے سے بچہ نہیں بھی نکلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے فتویٰ دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو جو کہنا تھا سو کہہ دیا کیا تم کچھ رخصت حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کیا ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (کفارہ) ہو گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طاہر بن خالد بن نزار بن مغیرہ، ابوطیب غسانی اہلی۔ نزل (سرسن رای) وحدث بھاعن ابیہ وعن آدم عسقلانی، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۴/۳۹۹) و تاریخ بغداد (۳۵۵/۹)۔

2520 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2521 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصِّيرَفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک انصاری صحابی سے منقول ہے۔

2522 - وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ

سَيَّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بِعِيرِهِ أُذْحِي نَعَامٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَى عَلِيًّا فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ  
رَبِيبٌ نَاقَةٌ أَوْ جَنِينٌ نَاقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ  
يَكُنْ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامٌ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مُسْكِينٍ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابولیلیٰ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے اونٹ  
کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسلا دے دیا وہ شخص حالت احرام میں تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس  
کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو (جفتی کے لیے دینا ہوگا) یا ایک اونٹنی کے  
بٹ میں موجود بچہ دینا ہوگا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے تو اس بارے میں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے لیکن تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ہر ایک  
بارے کے عوض تم پر ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا یا ایک دن کا کھانا کھلانا ہوگا۔

2523- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ بْنِ الْمَحَامِلِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
عَبِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بِعِيرِهِ أُذْحِي نَعَامٍ فَسَأَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضَرَابٌ نَاقَةٌ أَوْ جَنِينٌ نَاقَةٌ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ  
إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتُ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامٌ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مُسْكِينٍ .

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسلا توڑ دیا اس نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو جفتی  
کے لیے دینا ہوگا یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کی ادائیگی کرنا ہوگی وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جو کہا وہ تم نے سن  
لیا تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور ایک مسکین کو کھانا کھلانا  
ہوگا۔

2524- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . وَأَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

2523- أخرجه ابن أبي شيبة - كما في نصب الراية (١٢٥/٣) - حدثنا عبدة عن ابن أبي عمير عن مطر الوراق عن معاوية بن قرة: أن رجلاً أوطأ بعيره...

2524- قال ابن أبي حاتم في (العلل) (٢٧٠/١) (٧٩٤): (سألت أبي عن حديث أخرجه الوليد بن مسلم عن ابن جريج قال: أصبغت في بيض النعامة: حديث أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم... فذكر الحديث ثم قال: (قال أبي: لهذا حديث ليس به صحيح عندي... ولم يسمع ابن جريج من أبي الزناد شيئاً... يشبه أن يكون ابن جريج أخذ من إبراهيم بن أبي يحيى) - (١) - قال ابن جريج في (التلخيص) (٢٩٤/٢): (وقال الطبراني في الأوسط: نفعه الوليد بن مسلم وقال المدارقطني في العلل: ذكر لهذا الحديث للأحمد بن حنبل فقال: (لم يسمع ابن جريج من أبي الزناد... إنما بروى عن زياد بن معد عن أبي الزناد) - قلت: فرجع الحديث إلى ما أخرجه أبو داود وفيه رجل لم يسم فصور في حكم المنقطع) - (١) - حديث أبي داود المثلث البرهان في حديث عائشة اللاتي أن شاء الله -



مسلم۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ.

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شتر مرغ کے ایک انڈے کے عوض میں (کفارے میں) ایک دن روزہ رکھنا ہوگا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

**2525** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2526** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ كَسْرَهُ رَجُلٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ. وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ.

☆☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جسے آدمی نے حالت احرام میں توڑ دیا تھا (نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ یہ تھا): ایک انڈے کے عوض میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

ابو خالد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر حالت احرام والا شخص شتر مرغ کے انڈے کو توڑ دے تو وہ ایک دن روزہ رکھے گا۔

**2527** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَيَّانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ كَسْرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ ﷺ نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا وہ فیصلہ یہ تھا): وہ شخص ایک انڈے کے عوض

۲۵۲۵ - راجع ما قبلہ وقد اختلف على ابن جرير فيه فقيل: عنه لكذا من مسند أبي هريرة وقيل: عنه بإسناد له عن عائشة: كما في الترمذي بعدہ۔

۲۵۲۶ - أخرجه أبو داود في (المراسل) - كما في التحفة (۲۸۲/۱۲) - عن يحيى ابن خلف عن أبي عاصم عن ابن جرير عن زياد بن سعد عن أبي الزناد قال: بلغني عن عائشة: - قال ابن جرير في (التلخيص) (۲۹۱/۲): (وأخرجه أبو داود الدارقطني والبیهقي من رواية ابن جرير عن زياد بن سعد عن أبي الزناد عن رجل عن عائشة - قال أبو داود: قد امتد لهذا الحديث ولله بصيرة - وقال البیهقي: الصحيح أنه عن رجل عن عائشة: قاله أبو داود وغيره - وقال عبد الحق: لا يستند من وجه صحيح - وكانهم اتفادوا إلى ما أخرجه الدارقطني من حديثه أبي الزناد عن عروة عن عائشة) - إلہ۔

۲۵۲۷ - كذا روی عن ابن جرير لهذا بذكر: (عروة) في إسناده ولله بصيرة: كما سبق في الذي قبله۔



قربانی لازم ہوگی انہوں نے عرض کی: کیا ہم میں سے ہر شخص پر ذبے کی قربانی لازم ہوگی؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اوپر زیادتی کر رہے ہو تم سب پر ایک ذبے کی قربانی لازم ہوگی۔

علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت کے یہ الفاظ لَمُعَزَزٌ بِكُمْ سے مراد یہ ہے: اس صورت میں تم اپنے ساتھ زیادتی کرو گے۔

2531- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ حَرَحْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخْرُتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ . لَمْ يَقُلْ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ إِلَّا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

☆☆☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی یہ کہہ رہا تھا: یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے ایک رکوع کو مؤخر کر دیا ہے یا ایک رکوع کو پہلے کر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ یہی فرما رہے تھے: کوئی حرج نہیں ہے ما سوائے اس شخص کے جو کہ مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ زیادتی کرنے والا ہو یہ شخص حرج کا شکار ہو جائے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ صرف جریر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسامہ بن شریک ثعلبی۔ یہ صحابی ہیں، تفرد بالروایۃ عنہ زیاد بن علاقہ، علی صحیح۔ اخرجه له اصحاب سنن۔ "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۰)۔

2532- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عِيْسَى

بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ الْخَرُّ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرِمْ وَلَا حَرَجَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمند والیا ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور شخص بولا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳۱- اخرجه ابو داود في السنن (۲۱۸/۲) باب: فيمن قدم شيئا قبل شي . في حجه (۲۰۱۵): حدثنا عثمان بن ابي نويه: ثنا جرير

۲۵۳۲- اخرجه مسلم في الحج (۹۸۹/۲) باب: من صلى قبل النحر (۱۲۰۶) و الترمذي في الحج (۲۵۸/۲) باب: ما جاء فيمن صلى قبل

بشيء (۹۱۶) و ابن ماجه في السنن (۱۰۱۸/۲) باب: من قدم نسكا قبل نسك (۲۰۵۱) و احمد (۱۶۰/۲) من طرق عن سفیان

عبيدة .

**2533-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ بَدَّ اللَّهَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ بِأَسْئَالُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرَمَ وَلَا حَرَجَ. وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْحَرَ وَلَا حَرَجَ. قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسِي الْمَرْءُ أَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ الْأُمُورِ بَعْضُهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْعَلَهُ وَلَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ٹھہر گئے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے ان میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے یہ پتہ نہیں تھا قربانی سے پہلے کنکریاں مارنی ہیں میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو۔ کوئی حرج نہیں ہے دوسرے شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا قربانی سرمنڈوانے سے پہلے ہوگی میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی کسی معاملے سے متعلق سوال کیا گیا جسے کوئی شخص بھول گیا تھا یا جس سے وہ واقف نہیں تھا یعنی اس نے کوئی کام کسی دوسرے کام سے پہلے کر لیا یا اس طرح کا کوئی عمل پہلے کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

**2534-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2535-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا

۲۵۳۲- أخرجه البخاري في العم (۶۶۵/۳) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرۃ (۱۷۲۸) حدثنا اسحاق اخبرنا يعقوب بن ابراهيم - به -  
أخرجه احمد (۲۱۷/۲) : ثنا يعقوب - به -

۲۵۳۳- أخرجه مسلم في العم (۹۴۸/۲) باب: من هلق قبل النحر - (۱۲۰۶) عن هرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب - به - وهو في سوطا مالك (۱۴۱/۱) في العم: باب: جامع العم (۲۴۲) ومن طريقه مالك رواه البخاري في العلم (۸۲) باب: الفتيا وهو واقف على الدابة فغيرها وفي العم (۶۶۵/۳) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرۃ (۱۷۲۶) و ابو داود في المسالك (۵۱۶/۴) (۵۱۷) باب: ميم من شيتا قبل سي في حجة (۲۰۱۴) والطحاوي في (شرح المعاني) (۲۲۷/۲) باب: من قدم من حجة نسكا قبل نكك والبيريقي في الكبرى (۱۴۱-۱۴۰/۵) لينة التفسير والتاخير في عمل يوم النحر من طريقه مالك - به -

۲۵۳۴- أخرجه مسلم في العم (۹۴۹/۲) باب: من هلق قبل النحر او نحر قبل الرمي (۱۲۰۶) عن ابن ابي عمير وعبد بن حميد كلاهما عن عبد الرزاق - به - وأخرجه احمد (۲۰۲/۲) عن عبد الرزاق - به - وأخرجه احمد (۱۵۹/۲) : ثنا عبد الاعلى عن معمر - به - وأخرجه احمد ايضا (۲۰۲/۲) عن محمد بن جعفر : ثنا معمر - به -



خَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَنَى وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ . قَالَ أَنْحَرُ وَلَا حَرَجَ . قَالَ وَجَاءَهُ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا سُبُلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا آخَرَهُ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا حَرَجَ . كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ .

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيثِهِ أَفْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَلَمْ يَتَابِعْ عَلَيْهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ فِيهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ منیٰ میں اپنی اونٹنی پر موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈ والیا جاتا ہے تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈ والیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈ والینا چاہیے اس لیے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈ والیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا: یعنی آدمی نے کوئی کام پہلے کر لیا یا بعد میں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ”میں کنکریاں مارنے سے پہلے روانہ ہو گیا۔“

ان الفاظ میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے راوی کو یہ الفاظ نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

2536- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . وَأَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا حَرَجَ .

۲۵۳۶- أخرجه أحمد في المسند (۲/۲۹۰): ثنا رَوْحُ بْنُ مَحْمَدٍ: - ورواه ابن جرير: حدثني ابن شهاب: - أخرجه البخاري في الحج (۲/۲۰۳) باب: الضحيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۲۷)- ورواه عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن الزهري: - أخرجه الدارمي في الحج (۲/۲) باب: فبين قدم في نسكه نبينا قبل نبي-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، قربانی کے دن ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی طواف افاضہ کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ ﷺ نے یہی فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حفصہ میسرۃ، ابوسلمۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۲۳)۔

2537- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِئَلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ أَوْ ذَبَحَ أَوْ نَحَرَ وَأَشْبَاهَ هَذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوا لیا یا ذبح کر لیا یا قربانی کر لی یا اسی کی مانند کسی کام کو پہلے کرنے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2538- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ أَرُمٍ وَلَا حَرَجَ يَحْلِقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ أَلْ أَرُمٍ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ. قَالَ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي أَثَرِ

۱- أخرجه البخاري في الحج (۶۵۲/۴) باب: الذبح قبل الحلق (۱۷۲۱-۱۷۲۲) واهمد (۲۱۶/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۲۵۰) والطحاوي

في المعاني (۲۳۶/۲) وابن حبان (۲۸۷۶) و البيهقي (۱۴۲/۵) من طريق عن عطاء به-

۲- راجع: صحيح البخاري الموضع السابق في الذي قبله مع شرحه: (فتح الباري)۔

حَدِيثُ عَطَاءٍ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ . وَفِي هَذِهِ الثَّلَاثِ الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمْيِ .

☆ ☆ عطاء اور دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ تین باتیں نقل کی ہیں، ایسے شخص کے بارے میں جو نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے سرمنڈوانا بھی رمی کا حصہ ہے اور رمی کرنا بھی سرمنڈوانے کی طرح ہے ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو قربانی کرنا کنکریاں مارنے کا حصہ ہے اور کنکریاں مارنا قربانی کرنے کی طرح ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سرمنڈوالیا کوئی حرج نہیں ہے، قربانی کرنا سرمنڈوانے کا حصہ ہے اور سرمنڈوانا قربانی کرنے کی طرح ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”(اس شخص نے عرض کی:) میں یہ سمجھا تھا فلاں کام فلاں سے پہلے ہے (راوی نے یہ الفاظ تین کاموں کے بارے میں نقل کیے ہیں)۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) وہ تین کام ہیں، یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالینا۔

2539 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالََا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ . وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . فَمَا سَنِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا قَالَ الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ مَا وَجَدْتُ يَخْطُبُ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ حَسَنٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آ

کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: میں یہ سمجھتا تھا فلاں اور فلاں کام فلاں اور فلاں کام سے پہلے ہیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا فلاں کام ان تین کاموں سے پہلے ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

(راوی کہتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا آپ نے یہی فرمایا: اب کر کوئی حرج نہیں ہے۔)

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے صرف ابن جریج نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔“

یہ روایت حسن ہے۔

**2540-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ - قَالَ - فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَيْهِ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص نے کسی دوسرے کام سے پہلے کر لیا ہو یا کوئی ایک کام کسی دوسرے سے پہلے کر لیا ہو راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

**2541-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَالُ فَيَقُولُ لَا حَرَجَ - فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ - قَالَ لَا حَرَجَ - قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ - قَالَ لَا حَرَجَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا جاتا اور آپ ﷺ یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سرمنڈ والیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

**2542-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُقَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ - قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ

۲۵۴۰- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۱۲/۲) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (۲۰۵۹) عن علي بن محمد ثنا مكيان بن عيينة - به -  
۲۵۴۱- أخرجه البخاري في الحج (۶۶۴/۲) باب: إذا رمى بعد ما أمسى (۱۷۲۵) و أبو داود في المناسك (۲۱۰/۲) باب: العلوق و التفصير (۱۹۸۲) و النسائي في المناسك (۲۷۳/۵) باب: الرمي بعد المساء و ابن ماجه في المناسك (۱۰۱۲/۲) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (۲۰۵۰) من طريق عن يزيد بن زريع - به - وأخرجه البخاري في الحج (۶۵۴/۲) باب: الذبيح قبل العلوق (۱۷۲۳) عن محمد بن المننئ حدثنا عبد العلوق حدثنا خالد - به -



قَالَ ارْمِ وَلَا حَرْجَ . قَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرْجَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو اگر حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے سرمنڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر حرج نہیں ہے تم اب رمی کر لو۔

2543- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ابْدَأُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

2544- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبُ أَخْبَرَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ سَوِيًّا

☆ ☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2545- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَأَبْدَأَ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . فَبَدَأَ بِالصَّفَا .

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

اکرم ﷺ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

2543- كذا أخرجه الدارقطني من طريق أبي كريب عن ابن عيينة عن الثوري وأخرجه الترمذي في المعجم (٢١٦/٢) باب ما جاء أنه

بالصفا قبل المروة (٨٦٢) وفي التفسير (١٩٢/٥ - ١٩٤) باب: ومن سورة البقرة (٢٩٦٧) عن ابن أبي عمير: حدثنا سفیان بن عیینة

جعفر بن محمد مباشرة دون ذكر الثوري - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - والعمل على لهذا عند أهل العلم أنه يبدأ بالصفا

المروة - فإن بدأ بالمروة قبل الصفا لم يجز - وبدأ بالصفا - (١) -

2545- أخرجه مسلم في المعجم (٨٨٨/٢) باب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم (١٢١٨) وأبو داود في المسالك (١٩٠/٢) باب: صفة

النبي صلى الله عليه وسلم (١٩٠٥) وابن ماجه في المسالك (١٠٢٢/٢) باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (٢٠٧٤) من طريق

حاتم بن إسماعيل - به - ولفظ مسلم: (أبدأ) ولفظ أبي داود وابن ماجه: (أبدأ) بالجمع - وأخرجه مالك في المعجم (٢٧٢/١) باب: حجة

الصفا في السمي (١٢٦) عن جعفر بن محمد - به - بلفظ: (أبدأ) - ومن طريق مالك أخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر

والمروة في البيهقي في (المعرفة) (٣١٤/١) باب: تفسير الموضع (٧٤٧-٧٤٨) - وأخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر

والمروة من طريق يحيى بن سعيد عن جعفر - به - بلفظ (أبدأ) - وأخرجه أحمد (٢٢٠/٢) ثنا يحيى جعفر - به - وراجع شرح

(التوسيد) (١) ابن عبد البر (٧٩/٢ - ٩٢)

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا۔

2546- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْدِءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَرَفَعَ عَلَى سَاقَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا۔

2547- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَسِيرٍ هِشَامُ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْأَرْكَانِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو رکن یمانی کا استلام کیا آپ ﷺ نے ان دونوں کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہیں کیا۔

2548- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّائِي أَدْرَكْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ دَخَلْنَا دَارَ ابْنِ أَبِي

۱- اخرجہ مسلم فی العم (۹۲۴/۲) باب: استحباب استلام الركنين البنيامين (۱۲۶۷-۱۲۶۸) و ابو داود فی المسالك (۱۸۲/۲) باب: استلام الاركان (۱۸۷۶) والنسائي فی المسالك (۲۳۲/۵) باب: استلام الركنين في كل طواف و ابن خزيمة فی العم (۲۶۶/۴) باب: استلام المعبر و الركن اليماني (۲۷۲۳) و الطحاوي فی (المعاني) (۱۸۲/۲) من طرق عن نافع بن جهم و اخرجہ الزهري عن سالم عن ابيه منصور و اخرجہ البخاري فی العم (۱۶۰۹) باب: من لم يستلم الا الركنين البنيامين و مسلم فی العم (۹۲۴/۲) باب: استحباب استلام الركنين (۱۲۶۷) و ابو داود فی المسالك (۱۸۲/۲) باب: استلام الركان (۱۸۷۴) و النسائي فی المسالك (۲۳۲/۵) باب: مسح الركنين و ابن ماجه فی المسالك (۹۸۲/۲) باب: استلام المعبر (۲۹۴۶) و الطحاوي فی المعاني (۱۸۲/۲) و البيهقي فی الكبرى (۱۷۶/۵) ابن خزيمة (۲۷۲۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و احمد (۱۲۱۰۸۹/۲)۔

۲- ذكره الترمذي فی (معجم الراية) (۵۶/۲) وقال: (قال صاحب التنقيح: اسناد صحيح و معروف بن مشكان بائي كعبة الرمن مشكوك لا نستطيع من تكلم فيه و منصور لعناقة مخرج له في الصحيحين - انتهى) - و له شاهد من حديث ابن عباس مرفوعاً - اخرجہ الترمذي فی المعجم (۵۰۳۳) وقال: (لم يروه عن الفضل بن صدقة الا معاوية بن عمرو) - و قال الترمذي فی (المعجم) (۲۵۱/۲): (خرج الطبراني في الكبير وفيه الفضل بن صدقة و هو من روى) - الله-

حُسَيْنٍ فَأُطْلِعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَ بَنِي فَلَانَ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا فَإِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ

☆☆ منصور بن عبد الرحمن اپنی والدہ صفیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے یہ بات بتائی ہے، جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ نصیب ہوا، انہوں نے بتایا: ہم لوگ! ابن ابی حصین کے گھر میں داخل ہوئے، ہم نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ پر دوڑ رہے ہیں، یہاں تک کہ آپ ﷺ زقاق بنو فلاں تک پہنچے، یہ ایک جگہ ہے جس کا نام سعی کرنے کی جگہ میں لیا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سعی کرو کیونکہ سعی کرنا تم پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معروف بن مشکان مکی، ابولید، مقرر مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۸۳۳)۔

2549 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ انْتَهَى إِلَى الْمَسْعَى قَالَ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ . فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى حَتَّى بَدَتْ رُكُوبُهُ مِنْ انْكِشَافِ إِزَارِهِ.

☆☆ حضرت بڑھنت ابوتجرات رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، جب آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ کے آخری حصے کی طرف پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم قرار دی ہے۔ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے تہبند کے ٹٹنے کی سے آپ ﷺ کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھیں۔

2550 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُعَاذُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .

2549 - أخرجه الواقدي في (كتاب المغازي) - كما في نصب الراية (۵۷/۲) - ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۹۸/۵) - والواقدي مشهور -  
2550 - أخرجه النسائي في المعجم (۲۵۱/۱) الباب السادس: فيما يلزم الحاج بعد دخول مكة ..... (۹۰۷) - والحاكم في معرفة الصحابة (۷۰/۱) - والبيهقي في المعجم (۹۸/۵) - وأبو نعيم في الحلية (۵۹/۹) - وابن عدي في الكامل (۲۳۶/۵) - بنحو قننا ۱ - وابن سعد (۸۰/۸) - أحمد (۱۲۱/۶) - من طريق عبد الله بن المؤمل - به - قال ابن عدي: (ولمذا يرويه عبد الله بن المؤمل - به - يعرف - ولابن المؤمل قننا في زكريات من الحديث - وعامة ما يرويه الضعيف عليه بون) - أ - عبد الله بن المؤمل ضعفه أحمد - وابن معين والنسائي وغيرهم اضطرب في هذا الحديث اضطراباً كثيراً - راجع: نصب الراية (۵۷-۵۵/۲) -

★★ سیدہ حبیبہ بنت ابوجہرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2551- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِنْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ نِي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.

★★ صفیہ نامی خاتون ابوجہرات کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں آل ابو حصین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا آپ کے تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند ادھر ادھر بل رہا تھا یہاں تک کہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں کو دیکھ لیا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2552- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بنو عبددار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ابوجہرات کی صاحبزادی ہیں ان کے حوالے سے یہ نقل کرتی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں آل ابو حصین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اس کے بعد اس خاتون نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2553- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ شَامَ بْنَ حَسَّانٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي خُوحَةٍ لِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِذَا آتَى عَلَى بَطْنِ الْوَادِي سَعَى.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ شیب میں تشریف لائے تو دوڑ پڑے۔

۲۵۵۳- كنا لفرجة موسى بن عبيدة وهو الرضبي وهو ضعيف ونقدم الكلام عليه-



2554- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا مُوَقَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَارِيُّ عَنْ عَنِ

الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَصْلَحِ يُمَرُّ الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گمنج شخص کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے سر پر استرا پج

جائے گا۔

2555- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْأَصْلَحِ يُمَرُّ

الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ. قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ وَجَدْتُ فِي كِتَابٍ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گمنج شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: اس کے سر

استرا پھیرا جائے گا۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میری تحریر میں یہ بات موجود ہے ایک مرتبہ راوی نے اسے مرفوع حدیث

کے طور پر نقل کیا ہے اور ایک مرتبہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّاعِنِيُّ وَآخِرُ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْحَضْرِي وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول

ہے۔

2557- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ

الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ

فَلَمَّا آتَى الْجُحْفَةَ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَا

وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب

ذوالحلیفہ پہنچے تو بولے: ان دونوں کا معاملہ ایک سا ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو

۲۵۵۶- فی اسنادہ یحیی الجاری و عبد العزیز و ابو الدرداء و الجاری ضعیف و كذلك الدرداء و یحییٰ و عبد العزیز و عبد الدرداء

منکرا کہا قال النسائي -

۲۵۵۵- فی اسنادہ عبد الله بن عمر و ابو العزیز الکبیر و ابو ضعیف - و الصواب و فقه علی ابن عمر: کہا فی الروایة الباضیة و الروایة

الآئنة -

۲۵۵۷- أخرجه البخاري في الحج ( ۶۴۲/۳ ) باب: من اشترى ثوبه من الطرس و قدرها ( ۱۷۰۸ ) و ابن خزيمة في المعجم ( ۲۲۵/۲ ) باب: من

طواف القارن بين الحج و العمرة عند مقدمة مكة ..... ( ۲۷۶۶ ) من طريق موسى بن عقبة ..... به -

مائل کر لیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

**2558** - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا

بُذَّ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک ساتھ حج اور عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے لیے ایک مرتبہ طواف کرنا اور ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہوگا اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے حلال نہیں ہو جائے گا بلکہ ان دونوں سے ایک ہی مرتبہ حلال ہوگا۔

**2559** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللَّوْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَكَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اس کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرنا کافی ہوگا پھر اس کے بعد وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولے گا۔

تراویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن یونس بن وائل - بموحدة - تمیمی، نبھشلی ابوقاسم کوفی، اللؤلؤی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۶۱)۔

**2560** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

أَسْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَرْنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعْيٌ

۲۵۵۸ - أخرجه الترمذي في المعجم (۲/۲۸۴) باب: ما جاء ان القارن بطواف طوافاً واحداً (۹۴۸): حدثنا خلاد بن أسلم البغدادي - به - و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب - وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر - ولم يرفعه - وهو أصح) - اله - قلت: وأخرجه ابن حجر في المناقب (۲/۹۹۱) باب: طواف القارن (۲/۲۹۷۵) والطحاوي في المعاني (۲/۱۹۷) والدارقطني (۲/۴۲) وأحمد (۲/۶۷) والبیهقي (۵/۱۰۷) وابن حبان (۲/۲۹۱۵) كلهم من طرق عن عبد العزيز المداودي - به - وصحح وقفه الطحاوي في المعاني فقال: (هذا الحديث خطأ - أخطأ فيه المداودي - فرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم - وإنما أصله عن ابن عمر عن نفسه: لكننا رواد الحفاظ - وهم - مع هذا - لا يمتنعون بالمداودي عن عبيد الله أصلاً - اله - وقال ابن عبد البر في (المستدرک) في المعجم (۱۳/۲۵۶) باب: دخول العائض مكة (۱۸۷۱۴ - ۱۸۷۱۵): (لم يرفعه أحمد عن عبيد الله غير المداودي عن عبد الله - كذا - ولعلها عبيد الله - وغيره أوقفه على ابن عمر - و كذلك أخرجه مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفاً) - اله - ورواه ابن نمير عن أبيه عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفاً أيضاً - أخرجه مسلم في المعجم (۹۰۴) باب: بيان جواز التحلل بالأحضان - وجواز التحلل بالأحضان - وجواز القارن (۱۲۲۰) -

لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حج اور عمرہ اکبر ساتھ کیا تھا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2561- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ . وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الصَّرَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِقِرَائِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يُحِلَّهُ ذَلِكَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کے لیے ایک ہی طواف کیا

تھا اور ان کو کرنے کے بعد آپ ﷺ نے احرام کھولا نہیں تھا۔

2562- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ

شَرِيكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجٍّ

وَعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ حِينَ قَرَنَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج قرآن کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے انہوں نے حج

عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر یہ بات بیان کی: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں

بات یاد ہے جب آپ ﷺ نے حج قرآن کیا تھا تو آپ نے اسی طرح کیا تھا۔

2563- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ

وَقَالَ سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ قَالَتْ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ . وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ . لَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتے تھے تو فرماتے تھے: ان دونوں

کا راستہ ایک ہی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دونوں کے لیے دو طواف کیے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی

اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کو حکم نامی راوی کے حوالے سے صرف حسن بن عمارہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۵۶۱- فی اسنادہ یحییٰ بن البیان، وقد ضعف ابن مہین وغیرہ۔ وقال ابن عدی: اولاد بن بیان عننا لا یحسن غیر هذا، وعاصم بن

محموظة، ولابن بمان عن الثوري غیر ما ذکرنا، وعامة ما یروہ غیر محفوظ، وابن بمان فی نفسه لا یتمیز الکذب الا انه یخطئ

یشتبہ علیہ۔ (راجع: تہذیب التہذیب ۶/۶۶، ۵۸۹) والکامل لابن عدی (۹۱/۹۵-۹۵) بتحقیقنا۔ (لکن جاء الحمدي موقوفاً من

وجه: کمال سہو۔)

۲۵۶۲- فی اسنادہ شریک، وهو النخعي سوي، الحفظ، لکن له متابعات بہفت قریباً۔

۲۵۶۳- الحسن بن عمارة متروک، كما قال المصنف، وقد تقدم فی الذي قبله من طريق نافع عن ابن عمر۔

2564 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ أَمْلَاءَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْقُفِيُّ الْبَاكْسَانِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ إِشْكَابٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالُوا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَطْفُ هُوَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجِّهِمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہؓ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی کریم ﷺ اور آپ رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ چکر لگایا تھا (یعنی سعی کی تھی) یہ ان کے عمرہ ورجح (دونوں کی طرف سے) تھی۔

2565- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ  
 عَنْ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ هَانِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَسَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ  
 وَكَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَلَى طَاوُسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَأَمَرَنَا  
 رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَحْلَلْنَا لَمَّا طُفْنَا وَمَا طُفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجِّنَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. لَفْظُ أَبِي كُرَيْبٍ.

★★ طَاوُس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہم نے طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا، ہم نے اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابو کریب نامی راوی کے ہیں۔

2566- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ

٢٥- ليت بن ابي سليم الغنطلي ولم يتميز حديثه: فترك كما قال ابن حجر وقد انكر عليه جمعه بين عطاء وطاوس ومجاهد كما هو الحال معنا - وقد سبق تخریج حديث بن عمر وزائني تخریج رواية جابر وابن عباس عقبه - والحديث الذي معنا اخرجه ابن ماجة في سننه (٩٩٠/٢) باب: طواف القارن (٢٩٧٢) من حديث يحيى بن يعلى - باسناد - و اعلم البوصيري في الزوائد بلليت بن ابي سليم (وهو ضعيف ومدرس) - اهـ -

٢٥- أخرجه النسائي في المج (٢٢٧/٥) بإسناد طواف القارن عن يعقوب بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن مسعود اخبرني قاضي بن  
عرب عن طلوس عن جابر بن عبد الله: (ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف طوافاً واحداً)- وأخرجه ابن جرير: أخبرني أبو الزبير أنه  
مع جابراً..... بنحوه- أخرجه مسلم في المج (٨٨٣/٢) باب: بيان وجوه الاحرام (١٤٦٥) و أبو داود في المسالك (١٨٦/٢) باب: طواف  
القلن (١٨٩٥) والنسائي في المسالك (٢٤٤/٥) باب: طواف القارن والمنتمى بين الصفا والمروة والطحاوي (٢٠٤/٢) وابن حبان  
٢٨١٩ والبیهقي في الكبرى (١٠٦/٥)- وأخرجه اشعث بن سوار الكندي عن أبي الزبير ..... به- أخرجه ابن ماجه في المسالك (٩٩٠/٢)  
باب: طواف القارن (٢٩٧٣)-

٢٥- في إسناده الربيع بن صبيح، وقد ضعفه ابن معين وغيره، وكان يحيى بن سعيد له بعديت عنه - راجع: (تدريب الترتيب)



الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ لَهَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ .

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک مرتبہ سعی کی تھی یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

2567- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ يَغْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرہ دونوں کے لیے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رباح بن ابی معروف بن ابی سارۃ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہام یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۸۵)۔

2568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَطُفْ لَهُمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ .

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ مرتبہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کر لیا کرتے تھے)۔

2570- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ عَنْ الْحَجَّاجِ

۲۵۶۷- فی اسنادہ رباح بن ابی معروف البکری - قال الذہبی فی المیزان (۵۹/۲): (خطفه ابن معین و النسائی و قال مرة: ليس بالقوي - و

ابو زرعة و ابو حاتم: صالح - و قال ابن عدي: لم اجد له حديثاً منكراً) - و لخص المافظ حاله في التفسير (۱۸۸۵) فقال: (صحيح

او قاص) - قلت: اخرجه له مسلم في صحيحه و النسائی و البخاری في الادب المفرد و قد تابعه غيره على هذا الحديث -

۲۵۶۸- المسند بنی السبع بن محمد بن محمد - و نفع الذہبی فی المیزان (۲۱۲/۶ - ۲۱۳) - و قال المافظ فی التفسير (۱۰۲۵) (لله بأسر

و كان بدلياً قاله احمد) - و قلت: و ابن جرير ايضاً و ان كان ثقة الا انه مشهور بالتدليس و كذا في هذا فممن -

۲۵۶۹- فی اسنادہ الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف كما سبق -

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کیا تو آپ نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا آپ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔

ابن بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو آپ ﷺ نے ایک مرتبہ طواف کیا اور ایک سہمی کی (آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا)۔

2571- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَأَحَلَّ أَصْحَابُهُ بَعْمَرَةَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کیا لیکن آپ کے بعض اصحاب نے نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن آپ ﷺ کے اصحاب نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔

2573- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبُقَالُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تَقَبَّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبَشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَرًّا.

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو اس شخص کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں (یعنی والدین) کی ارواح کو آسمان میں یہ خوشخبری دی جائے گی اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ”نیک“ لکھا جائے گا۔

2574- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

2574- في إسناده العجاج بن ارطاة أيضاً - وانظر السابق -

2574- إسناده ضعيف أيضاً: محمد بن عبيد الله: هو العرمزي متروك: كما قال العافظ في التفریب (۱۸۷/۲) وقد تقدم قبل ذلك بيان حاله -

2574- في إسناده ابن البیان: وهو يحيى: والمتنى بن العجاج: وهما ضعيفان -

2574- أبو سعد البقَال: هو سعيد بن المزيان العبسي تركه عمرو بن علي ودارقطني وغيرهما - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال

النسائي: ضعيف - وقال مرة: ليس بثقة - وضمه ابن عيينة وغيره - ينظر: تهذيب التهذيب (۷۹/۱-۸۰) -

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے فرض ادا کرے گا، تو اسے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2575 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَاحْجُ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دِينًا عَلَيْهِ أَقْضَيْتُهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْجُ عَنْ أَبِيكَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد فوت ہو چکے ہیں ان پر حج کرنا فرض تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کیا اختلاف پایا جاتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: صحیح روایت کے مطابق ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے جو شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج کروادیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا اور یہ چیز اس کے لیے نفل ہوگی، اگر وہ بیمار ہو اور اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرتا ہے اس کی طرف سے کوئی حج کرے تو اس کے تہائی مال میں سے وہ حج کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے نفلی حج کرتا

٢٥٧٤- أخرجه الطبراني في الأوسط (٧٨٠٠) عن محمود بن محمد و ابن عمري في (الكامل) (١٣٧/٥- بتحققنا) عن ابن صاعد كذا نصه  
محمد بن حرب النشائي ..... به - وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث عن ابن جريج إلا صفه بن سليمان نقر به: محمد بن حرب) -  
و ذكره ابن عمري مع أحاديث أخرى ثم قال: (ولقد الأحاديث لفلة أفراد لا يحدث بها غيره ..... ) - اهـ - وأخرجه أيضاً ابن حبان  
في المجروحين (٢٧٦/١) من طريق محمد بن حرب به -

في الجبر وحسين (٢٧٦/١) من طريق محمد بن حرب - به -  
 ٢٥٧٥ - أخرجه الطبراني في الكبير (١١٢٢٢) (١١٤٠٩) من طريق عطاء - به - وزياد و ابن أبي ليلى ضعيفان لكن أخرجه النسائي  
 مناصلة الحج (١١٦/٥) باب: الحج عن الميت الذي لم يهج عن موسى بن سلمة و (١١٨/٥) باب: تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين عن عكرمة  
 الطبراني (١١٢٠٠) عن عمرو بن دينار و ابن حبان (٢٩٩٢) و الطبراني (١٢٢٢٢) عن محمد بن جبير - صحيحاً عن ابن عباس - به - هو أخرجه  
 محمد بن جبير عن ابن عباس قال: جاءت امرأة من جويئة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! إن أمي نذرت أن  
 فسألت أباها عن أمي فقال: لا أرى لك أن تكونين من الذين يذبحون الله أحراراً بالوفاء - هـ - أخرجه البخاري في المديح  
 النفع (٥٨٦/١١) باب: من مات وعليه نذر (٦٦٩٩) و أحمد (٢٤٥/١) و الطبراني (١٢٢٢٢) و البيهقي (٢٢٥/٤) باب: الحج عن الميت -

ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ یہ کہتے ہیں: مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری نے بھی ہمارے مشائخ کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس نے وصیت نہ بھی کی ہو ایسا کرنا جائز ہو گا۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا البتہ میت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج کرنا فرض ہو یا پھر جس شخص پر حج کرنا لازم ہو چکا ہو اور وہ میت کی مانند ہو (یعنی معذور ہو چکا ہو) اور اس کے بارے میں یہ امید نہ کی جاسکتی ہو کہ وہ کبھی مکہ پہنچنے کے قابل ہوگا (تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا)۔ لیث بن سعد کہتے ہیں: میت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے اور عاجز شخص کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی زندہ شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو تو ضروری طور پر اسے جائز قرار دیا جائے گا اگر اس کے ورثاء یہ ارادہ کرتے ہیں اس کی طرف سے حج کر لیں تو وہ اگر نفلی طور پر اس کی طرف کچھ صدقہ کر دیتے ہیں یا کوئی غلام آزاد کر دیتے ہیں یا قربانی کا جانور بھیج دیتے ہیں تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرحوم نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ وصیت نافذ ہوگی اور اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور اس کی طرف سے وہ شخص حج کرے گا جو پہلے حج کر چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ختم قبیلے کی ایک جوان عورت آئی اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ان پر لازم ہو چکا ہے اگر میں ان کی طرف سے حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جوان کے پیچھے سواری پر سوار تھا) ان کی گردن کو موڑ دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کو موڑ دیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا میں ان دونوں کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔ ختم قبیلے کی ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے والد پر بھی لازم ہوگئی ہے جو سواری



پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

نعمان بن سالم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج یا عمرے کے لیے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

منصور نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خشم قبیلے کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے حج ان پر فرض ہو چکا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ان کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے کچھ قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ جائز ہوتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ تمام آثار جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں یہ اس بارے میں ہیں عاجز شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

اعمش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ تو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے) تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر لیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کر لو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو جو تم پر لازم ہے کیونکہ وہ پورا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ان دو روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ نہیں دریافت کیا تھا: کیا اس نے وصیت کی تھی یا نہیں کی تھی؟ لہذا اس حوالے سے یہ دونوں روایات

ایک سی حیثیت رکھتی ہیں۔

**2576-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حَجَجٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

**2577-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ شاذَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلْكَ أَبِي وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَيْتَقَبَلُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میرے والد انتقال کر چکے ہیں انہوں نے حج نہیں کیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض تھا اور تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

**2578-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحَجِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ احْجُجْ عَنْهُ إِلَّا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ عَنْهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے حج کر لو کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر ان کے ذمے قرض تھا اور تم اسے ان کی طرف سے ادا کرتے تو یہ ادا ہو جاتا اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس

تفاوت العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی 2 ص 92

۹۲- أخرجه الطبراني في (الموطأ) (۱۰۰) من طريق فضيل بن عياض - نا باو سعيد - مولى بني قحاشم - نا عباد بن راشد - به -  
۹۳- الطبراني: (لم يروه عن ثابت إلا عباد بن ربه أبو سعيد) - اه - وقال السجستاني في (المجمع) (۲۸۲/۳): (أخرجه البزار والطبراني في (الموطأ) والكبير - وإسناده حسن) - اه - قلت: وعباد بن راشد ضعيف ابن معين والبخاري وغيرهما - وقال احمد: ثقة شيخ صدوق صالح -  
۹۴- أبو حاتم وغيره: صالح الحديث - وانكر علي البخاري ادخاله في كتاب الضعفاء - راجع: شذوذب التوسيع (۹۲/۵) الكامل للذهبي (۵۵۰ - ۵۶۹/۵) - نصب الراية (۱۵۸/۳ - ۱۵۹) -

۹۵- أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۳۲۲) (۱۱۶۰۹) من طريق عطاء..... به - وفرد من طريق أخرى عن ابن عباس: سبق تخريجهما قريباً -

بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا قرض ادا کیا جائے)۔

2579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ

مَرْوَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَاجَتِهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا. قَالَ وَآخَبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَاوِسٍ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حج قرآن کیا تھا یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے تو آپ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2580- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَاجَتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدْرِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے طواف صدر کے بعد سعی نہیں کی۔

2581- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَبَانَ الْوَرَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا (یعنی حج قرآن کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَأَبِي

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۵۷۹- ذكره الذهبي في التلخيص (۲/۲۹۲) في ترجمة سليمان بن أبي رهم - ونقل عنه قول ابن القطان: سليمان له يعرف وقد عرفت هذا من طريق عن نافع قريبا -

۲۵۸۲- نسخة دارقطنی - قال النزيلی (۲/۱۰۹) (قال ابن الجوزی) في علي بن عاصم ضعيف - قال في (التلخيص) : هكذا وجدته في نسخة مصححين - و السواب: عاصم بن علي - و الله اعلم -

قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي أَنَّتَ يَا حُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ طَافُوا لِحَجَّتِهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ عبدالله بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2583- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا۔

**راویان حدیث کا تعارف:**

○ سعد بن عبد حمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابو معاذ مدنی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہٰذا غالیط، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہٰذا ترمذی و نسائی و ابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۶۰)۔

2584- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ  
بِكُوَافَا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا

2585- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِحَجِّهِ يَحْمُرُهُ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا

تو آپ مظلوم نے اس کے بعد مزید کوئی طواف نہیں کیا۔

٢٥٨- قال الزيلعي (١٠٩/٢): (قال ابن الجوزي: وابن أبي ليلى: وهو ابن عبد الرحمن ابن أبي ليلى وهو ضعيف - قال في التنقيح: و  
لية اخف منه) - اهـ -

٢٥٤- قال الزيلعي (١/١٠٨-١٠٩): (قال في التفتيح: إسناده صحيح؛ فان عبد الملك صدوق، روى له مسلم - و منصور؛ وثقه ابن معين الجيرة، وهو ثيبي، وداود: من ثيبي، مسلم النسوي) - أ -

٢٥٨- المعراج ضعيف، وهو مثل وقد عمن: قاله سائر ضعيف-



2586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

تھا۔

2587- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا فَهَاتُوا مَنْ هَذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے صرف

ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس شخص کو لے کر آؤ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

2588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَآخِرُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَكْفِيكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم ان

دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک مرتبہ طواف کرلو۔

2589- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ

بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2590- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهْبِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

2586- محمد بن عبد اللہ: ان کان لقول المرزوقي فيترك الحديث.

2587- في إسناده الحسن بن عماره: وهو من ترك الحديث: و تقدم مراراً.

2588- قبيصة بن عتبة منكرهم في روايته عن سفیان: وهو الثوري: وابن جرير مدرس: وقد عمن: و أخرجه أبو داود في السنن (۲/۱۷۷).

بإسناد طواف المقارن (۱۸۹۷): حدثنا الربيع ابن سليمان السورن: أضرني الشافعي عن ابن عيينة عن ابن أبي نجيح عن عطاء عن عائشة

النسبي صلى الله عليه وسلم قال لها: (طوافك بالبيت وبين الصفا والمروة يكفيك لمجنتك وعمرتك) - قال الشافعي: كان سليمان روى

قال: عن عطاء عن عائشة: و روى قال: عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عائشة رضي الله عنها: - الله -

لَا نِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا إِنَّ طَوَافِكَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَأَفِيكَ حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرَفٍ طَهَرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِئُ عَنْكَ حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ طَوَافًا وَاحِدًا . لَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ .

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ”سرف“ کے مقام پر حیض آ گیا وہ عرفہ کے دن اس سے پاک ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

روایت کے الفاظ ابو نعیم نامی راوی کے ہیں۔

2592- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ س الصَّرَافُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا يَغْنَى لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ طَوَافُكَ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ طَوَافُكَ الْأَوَّلُ لِحَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا: تمہارے لیے صفا اور مروہ کے درمیان پہلا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔

ابن مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تمہارا پہلا طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

2593- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

2592- مسلم بن خالد: لمؤ الزنجي، وهو ضعيف، خاصة في روايته عن ابن جريج، وهذا منسبها - وقال ابن السدي: منكر الحديث - وقال البخاري: مسلم بن خالد عن ابن جريج ومنسبها بن عمرو منكر الحديث ليس بشيء - راجع: تهذيب التهذيب (١٠/١٢٨) والكمال لابن هادي (١١-٦/٨) -

2591- أخرجه مسلم في الحج (٨٨/٢) باب: بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز أفراد الحج والتمتع والقران ..... (١٣٣/١٣١) من طريق محمد بن العباب: حدثني إبراهيم بن نافع ..... به - وأخرجه مسلم أيضاً قبل هذه الرواية مباشرة من طريق طاووس عن عائشة: بنحوه -

2592- أخرجه مسلم في الحج (٨٧٩/٢) باب: بيان وجوه الإحرام ..... (١٣١/١٣٢) من طريق ولعب: حدثنا عبد الله بن طاووس عن أبيه عن عائشة: به -

أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ. حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى رَدِيءُ الْحِفْظِ كَثِيرُ الْوَهْمِ.

☆☆ عبد الرحمن بن ابویلیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حفص بن ابوداؤد نامی راوی ضعیف ہے جبکہ عبد الرحمن بن ابویلیلی نامی راوی کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

**2594** - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆ عبد الرحمن بن ابویلیلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

**2595** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ. عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مُبَارَكٌ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کیا تھا تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

عیسیٰ بن عبد اللہ نامی راوی کو مبارک کہا جاتا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

**2596** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

۲۵۹۴ - فی اسنادہ حفص بن ابی داؤد: (۱۱۱۱) متروک الحدیث مع امامہ القراءۃ (۱) - (۱) -

۲۵۹۵ - ضعیف: فی اسنادہ الحسن بن عمارہ متروک - تقدم ترجمته غیر مره -

۲۵۹۶ - اسنادہ ضعیف جدا: عیسی بن عبد اللہ بن محمد: قال المصنف هنا: متروک وقال ابن مہبان فی المجروحین (۱/۲ - ۱۲۴): (۱) - عن ابیه عن آبائه انباء موضوعه لا یحل الاستنباح به: کانه کان یسوم و یخطی: حتی کان یجی: بالانباء الموضوعه عن اسلافه: فوالله الاستنباح بما یرویه الباء و ضفت (۱) - (۱) - و الحدیث اوردہ النسائی فی تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطنی رقم (۵۹۰) -

عمر بن یزید بن ابان حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمْرَتِهِ وَحَاجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعَيْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ. أَبُو بَرْدَةَ هَذَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ مَتْرُوكٌ وَمَنْ دُونَهُ فِي الْإِسْنَادِ كُلُّهُمْ ضَعْفَاءُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ابوبردہ نامی راوی عمرو بن یزید ہے اور یہ شخص بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ بھی اس سند میں ضعیف راوی موجود ہیں۔

2597- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُبَّةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافَيْنِ سَعَى سَعَيْنَيْنِ. قَالَ لَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهُ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ نُخْرِجُهُ عَنْهُ إِنْ سَاءَ اللَّهُ. فَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ يُقَالُ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْأَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهَذَا مِنْ حِفْظِهِ فَوَهُمَ فِي مَتْنِهِ الصَّوَابُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الطَّوَافِ إِلَّا السَّعْيَ وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا وَيُقَالُ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ إِلَّا السَّعْيَ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔ اس روایت کو نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: درست روایت یہ ہے اس روایت میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا اس روایت میں طواف اور سعی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اس درست روایت کو کئی مرتبہ نقل کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے انہوں نے طواف اور سعی کا ذکر کرنے سے رجوع کر لیا تھا اور درست روایت بیان کرنا شروع کر دی تھی۔

2598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

2597- فیہ عمرو بن یزید ابو بردہ متروک؛ کما فی التقریب (۸۱/۲) و عبد العزیز بن ابان متروک؛ و کذبہ ابن معین - انظر التقریب (۵۸/۱۲) - و جعفر بن محمد بن مروان؛ نقل الذهبی فی میزان (۱۶۷/۲) عن الدارقطنی قال: لا یحتج بحديثه - تقریب الدارقطنی و هو نادر بین الدارقطنی ذلک لہنا - 2598- لہنا هو المحفوظ و راجع النبی قبلہ -



عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا۔

یہی رویت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2599- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا**

2599 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ مَنْصُورٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ لَقِيتُ عَلِيًّا وَقَدْ أَهْلَكَ  
بِالْحَجِّ وَاهْلًا هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ اسْتَطِيعُ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ قَالَ ذَلِكَ لَوْ كُنْتُ بِدَاثِ  
بِالْعُمْرَةِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ إِذَا أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَتُفِيضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ  
تَطُوفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَا يَحِلُّ لَكَ حَرَامٌ دُونَ يَوْمِ النَّحْرِ . قَالَ مَنْصُورٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ  
لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نَفْعِي إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا نَفْعُ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ أَخْبَرَنَا  
أَبِي قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اخْتَرْتُ الْإِفْرَادَ وَالتَّمَتُّعَ حَسَنًا لَا نَكْرَهُهُ .

☆ ☆ ابو نصر بیان کرتے ہیں: میری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا جبکہ انہوں نے

حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں ایسا کر سکتا ہوں جیسا آپ نے کر لیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا ہو سکتا ہے، اگر تم پہلے عمرہ کر لو تو میں نے دریافت کیا: میں اگر اس کا ارادہ کروں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم پہلے کا ایک برتن لے کر اپنے اوپر بہاؤ او پھر ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لو پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کرنا اور مرتبہ سعی کرنا اور قربانی کے دن سے پہلے تمہارے لیے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

منصور نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ مجاہد سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: ہم تو یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایک مرتبہ طواف کیا جائے گا، لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: میں افراد کو اختیار کرتا ہوں اور تمتع کرنا بہتر ہے، ہم اسے مکروہ قرار نہیں دیتے۔

٢٥٩٩- أخرجه البيهقي في السنن (١٠٨/٥) كتاب الحج باب المفرد والقارن بكيفية طواف واحد - من طريق الدارقطني به -  
البيهقي: كذا روي عن فضيل عن منصور - وأخرجه التوري عن منصور - فلم يذكر فيه السعي - وكذلك تبعه ابن عبيدة - وأبو نصر  
مجهول - فإن صح فيحتسب أن يكون مخالفاً - وقد روي بإسناد ضعاف عن علي - رضي الله عنه - موفوفاً ومرفوعاً قد ذكرناه  
الخلافيات - ومدار ذلك على الحسن بن عمارة وهشام بن أبي داود وعيسى بن عبد الله وهشام بن عبد الرحمن وكثير بن صفير  
يحتاج بشي - ما روي من ذلك - وبالله التوفيق -) - قلت: وأورد حديث علي تقدم الكلام عليها - وقد بينا وجه ضعفها - وأما  
الترمذي في الحج (٢٠٠ ١٩٩/٢) باب: ما جاء في كراهية تزويج الحرم (٨٤٠) وكذلك أبو داود (١٨٤٢) وأحمد (١٦٨٠٦٤/١) والطحاوي  
(٧٤) وكذلك مسلم في الموضع السابق - والدارمي (٢٧/٢-٢٨) والبيهقي (٦٥/٥) من طريق عن نافع به - ورواه عبد الجبار بن  
ولعب عن أبيه ... به - ورواه الطحاوي (٢٦٨/٢) وابن هبان (٤١٢٤) - ورواه عبد الأعلى بن نبيه بن ولعب عن أبيه أيضاً - به -  
ابن هبان (٤١٢٥) - ورواه أبو ب بن موسى بن نبيه بن ولعب ... به - أخرجه مسلم في الموضع السابق - والنسائي في الطلاق (١٩٢/٦) -  
عنه الحامل المنوف في عتقها زوجها - وأحمد (٦٩/١) والدارمي (١٤١/٢) والبيهقي (٦٥/٥) والطحاوي (٢٦٨/٢) وابن هبان  
(١١٢٦) - ورواه سعيد بن قيس عن نبيه ... به - أخرجه مسلم -

### ویان حدیث کا تعارف:

○ مالک بن حارث سلمی رقی، (اور ایک قول کے مطابق): کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔  
راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا تھا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر  
سقلانی روی لہ بخاری فی (الادب)، وسلم وابوداود ونسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر سقلانی (۶۳۷۰)۔

2600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْمَوْمِلِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حُمَيْدِ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ بَعْضَادَةَ بَابِ  
لُكْعَبَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ  
الشَّمْسِ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ . يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو  
قاما اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج  
طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہ کرے البتہ مکہ میں (طواف کی رکعت  
ادا کرنے والا) ایسا کر سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔

2601- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي  
الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا  
تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آتَى سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَانَ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! تم کسی کو بھی اس  
گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2602- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
أَبْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابِيهِ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ) خَبَرَ عَطَاءٍ هَذَا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ  
هَذَا الْبَيْتِ آتَى سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! یہ معاملہ اب  
ہمارے پردے تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ تم نے کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے خواہ وہ دن یا رات کا

۳۱- ضعفه البیهقی فی الکبری (۲/۶۶۲-۶۶۳) و المعرفة (۲/۴۳۲-۴۳۳) و الزیلعی و غیرہما۔ وقد تقدم فی الصلاة-

۳۲- تقدم فی کتاب الصلاة: باب جواز النافلة عن البيت فی جميع اللزمان-

کوئی بھی حصہ ہو۔

2603-

حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَابِلِيُّ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی

شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2604-

حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ  
بْنٍ وَهَبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ  
زَادَ الشَّافِعِيُّ وَلَا يَخْطُبُ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے

کسی کا نکاح کر سکتا ہے۔

امام شافعی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: اور وہ کسی کو نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔

2605-

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَخِي يَحْيَى عَبْدُ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ - وَأَبَانَ يَوْمَ  
أَمِيرِ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتُ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ  
فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانٌ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُحْرِمُ  
يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَنْكِحُ .

☆☆ نبیہ بن واہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد اللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا ابان ان دنوں امیر الحج

دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ بھیجا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی کے ساتھ کرنا چاہتا

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا اور بولے: میں نے حضرت

غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر

سکتا ہے نہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

۲۶۰۴ - أخرجه مالك في الحج (۲۶۸/۱) باب: نكاح المحرم (۷۰) به - ومن طريقه مالك أخرجه مسلم في النكاح (۱۰۴۰/۴) باب: نكاح

المحرم (۱۱۰۹/۴۱) و أبو داود في المناسك (۴۲۱/۲) باب: المحرم يتزوج (۸۱) و النسائي في المناسك (۱۹۲/۵) باب: المحرم

عن نكاح المحرم و ابن ماجه في النكاح (۶۲۲/۱) باب: المحرم يتزوج (۱۹۶۶) و الطحاوي في المعاني (۲۶۸/۴) و ابن الجارود (۱۱۰۹/۴۱) و ابن

اصيد (۵۷/۱) و رواه مخرجه بن بكير عن ابيه عن نبيه بن وهب ..... به - أخرجه الدارقطني في النكاح و ابن حبان (۱۱۲۷) و رواه

بن راسد عن يزيد بن علي عن ابان بن عثمان عن عثمان ..... به - أخرجه الطحاوي في المعاني (۲۶۸/۴) - و له شاهد عن ابن عمر و ابن

مالك ياتني خبرهم عند المصنف في النكاح ان شاء الله تعالى -

## حالات احرام میں نکاح کرنے کا حکم

حالات احرام میں نکاح کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

حید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور سلمان بن یسار سے حالات احرام والے شخص کے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ حالات احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے موطا امام مالک رحمہ اللہ کے شارح شیخ ابن عبد البر تحریر کرتے ہیں: حضرت ابو رافع نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے پھر جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالات احرام میں نہیں تھے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان قاصد کے فرائض انجام دیئے تھے۔

(شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بارے میں مختلف روایات منقول

ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے اور یہ بات تواتر کے ساتھ مختلف اسناد سے منقول ہے یہ روایت حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔ سلمان بن یسار سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ یزید بن اہم سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

سعید بن مسیب، سلمان بن یسار، ابو بکر بن عبد الرحمن، ابن شہاب زہری اور مدینہ منورہ کے جمہور علماء یہی بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے۔

(امام اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:) میرے علم کے مطابق صحابہ میں سے کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا اس وقت آپ حالات احرام میں تھے۔ یہ بات صرف حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

اس بارے میں ان کی نقل کردہ روایت مستند طور پر ثابت ہے لیکن چونکہ وہ دوسری روایات سے متعارض ہے لہذا ان دونوں روایات پر عمل کرنا ممکن نہیں رہے گا اور پھر ہمیں دلیل کسی اور چیز سے حاصل کرنا ہوگی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے علاوہ ہو۔

تو ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے حالات احرام والے شخص کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے آپ نے فرمایا ہے: حالات احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی روایت ہے جس کے مقابلے میں کوئی روایت نہیں ہے وجہ یہ ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے نکاح کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں دیگر روایات منقول ہیں



(لیکن اس روایت کے مقابلے میں کوئی بات منقول نہیں ہے)۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایات کے مقابلے میں درج ذیل روایات ہیں):

یزید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

اس کے بعد امام ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں۔ حالت احرام میں شادی کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: حاجت احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔ امام مالک، امام لیث بن سعد، امام اوزاعی اور امام شافعی رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں: نکاح بھی نہیں کر سکتا۔ امام مالک اور امام لیث رحمہم اللہ فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کر لیتا ہے) تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے یہ چیز فسخ شمار ہوگی، طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے ایسی صورت میں حالت احرام والے شخص کے لیے اندیشہ ہو کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا اس کی یہ وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عقد ہی فاسد شمار ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی ایک اہلیہ سے شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ ممانعت کسی دوسری وجہ سے ہے کیونکہ حالت احرام والا شخص سے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے (کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کا ارتکاب کر لے گا) لیکن کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی ذات کے حوالے سے ایسی بات کا اندیشہ نہیں تھا اس لیے آپ نے ایسا کر لیا یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ حالت احرام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۔ الاستاذ کارنی معروف مذہب علماء الامصار از شیخ ابن عبدالبر الاندلسی ج ۳ ص ۱۱۷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کس شخص کو اپنی ذات پر اس طرح سے قابو حاصل ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ کو قابو حاصل تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔“

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے یہ مرفوع نہیں ہے۔ اس کو مرفوع روایت کے طور پر صرف مطر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں جن کا تذکرہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کیا ہے اس کے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں اور ان کی اسناد پر تبصرہ بھی کیا ہے۔

**2606** - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ شُبْرُمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ أَحْبَبْتُ قُطًّا . قَالَ لَا . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ قَبْلَ نَحْجٍ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو شبرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

**2607** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَقَالَ ثُلُ حَجَّجْتُ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَذِهِ عَنْكَ وَحُجَّجٌ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہے اور بعد میں تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

**2608** - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ

مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی ج ۲ ص ۱۱۵

۲۶۰۶ - أخرجه البيهقي في الكبرى ( ۳۳۷/۴ ) من طريق الحسن بن عمارة ..... به - وأخرجه الطبراني في ( الصغير ) ( ۲۲۶/۱ ) من طريق عبد الرحمن بن خالد ثنا يزيد بن عاصم ثنا حماد ابن سلمة عن عمرو بن دينار ..... به - وقال الطبراني: ( لم يروه عن عمرو إلا حماد ولا عن حماد إلا يزيد - فخر به عبد الرحمن بن خالد ) - اله - والحسن بن عمارة متروك على كل حال - وبني ترك الدارقطني له قريبا -  
۲۶۰۸ - أخرجه البيهقي في الكبرى ( ۳۳۷/۴ ) والمعرفة ( ۲۸/۷ ) من طريق ابن أبي ليلى محمد بن عبد الرحمن ..... به - وصالح بن بيان متروك -

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِي عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلَبِيُّ عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ حَاجِبْتُ حَاجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبَّ عَنْ شُبْرَمَةَ وَلَا فَلَبَّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم فرض حج کر چکے ہو تو پھر تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لو، ورنہ اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2609 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلَبِيُّ عَنْ نُبَيْشَةَ هَذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَالْمَحْفُوظُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیہ کی طرف سے ہے تم پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن عمارہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے، محفوظ روایت وہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس میں شبرمہ نامی آدمی کا تذکرہ ہے۔

2610 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَمِي حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا هَذَا الْمَلَبِيُّ عَنْ نُبَيْشَةَ هِيَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نبیہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیہ کی طرف سے ہو گا تم اپنی طرف سے حج کرو۔

2611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹ - ۲۶۰ - أخرجه البيهقي في السنن (۲۳۷/۴) كتاب الحج باب من لبس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني به -

۲۶۱۰ - ابن ابي عمير و الحسن بن عماره متروك كما تقدم -

۲۶۱۱ - تقدم باسمه الى الحسن بن عماره عن عمرو بن دينار وفيه (لهذا غلط) و حج عن شبرمة - و علمه الحسن بن عماره فان

الذي اضطرب في اسمه و اسناده -

قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیہ سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو یہ نبیہ کی طرف سے ہو جائے گا، تم اپنی طرف سے حج کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالوارث بن عبید اللہ عتکی - مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۸۱)۔

2612 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِي طَاهِرُ بْنُ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ شُبْرَمَةُ . قَالَ أَخْلَى . قَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ . هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهَمَّ يُقَالُ إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت درست ہے، اس سے پہلے منقول روایت وہم ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے، حسن بن عمارہ نامی راوی نے اسے نقل کیا ہے اور پھر اسکے بعد اس سے رجوع کر لیا تھا، اور صحیح روایت نقل کرنا شروع کر دی تھی جو دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے، جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، ویسے یہ شخص ہر حال میں متروک الحدیث ہے۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعِ الْبَاهِلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ .

۲۶۱۲ - المخرجه البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) كتاب المعجم باب من لبس له ان يجمع عن غيره من طريق الدارقطني - ۹۰

۲۶۱۳ - تقدم قريباً من طريق الحسن بن عماره عن عمرو - ۹۰



قَالَ لَا. قَالَ هَذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہوگا، تم بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2615- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ. فَقَالَ لَا. قَالَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2616- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا

الْفَرِيَابِيُّ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2617- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ عَنْ ابْنِ

لَيْلَى ح وَآخِبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَجُلٍ يُلَبِّي عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلَبِّي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَاجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبَّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم نے فرض نہیں کیا ہے تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2618- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَوْرَةُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسِي عَنْ آخَرٍ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ حَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ عَنْهُ وَلَا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے فرمایا: اگر تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو تو تم اس کی طرف سے تلبیہ پڑھو ورنہ اپنی طرف سے حج کرو۔

2619- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأُبُلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُرْمَةٍ فَقَالَ حَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُرْمَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شرمہ کی طرف سے حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم خود حج کرو پھر اس کے بعد شرمہ کی طرف سے کر لینا۔

2620- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسِي عَنْ شُرْمَةٍ فَقَالَ وَمَا شُرْمَةٌ . قَالَ فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ . قَالَ فَقَالَ أَحَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ فَقَالَ لَا . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُرْمَةٍ .

قَالَ وَآخِرُنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شرمہ کون ہے؟ اس شخص نے اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے خود حج کر لیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر تم شرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

2621- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۲۶۱۸- حبیب بن ابی ثابت رمی بالتدلیس وقد عمن- وراجع المعرفة للبیهقی (۲۸/۷-۲۹) والنکت الطراف لابن حجر (۱۲۹/۴) بخیل تحفة الاشراف للمعافى المزی-

۲۶۱۹- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۶۱۳۰): حدثنا محمد بن موسى الأبلی - به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن أبي الزبير إلا ثمانية من عبدة)- وقال السیسی فی (المجمع) (۲۸۶/۲): (وفيه ثمانية من عبدة وهو ضعيف)- و عزاد ابن حجر فی (التلخیص) (۲۳۲/۲-۲۳۳) للإسماعیلی فی (معجمه) من طرق ثمانية - به- قال ابن حجر: (وفي إسناده من يحتاج إلى النظر في حاله)- (اله)-

۲۶۲۰- أخرجه البیهقی فی الكبرى (۳۳۷/۴) وأخرجه فی (المعرفة) (۲۸/۷) باب: من لبس له لن يجزى من غيره (۹۱۸۷) من طرق تسع من يونس: حدثنا القشیر - به- وقال: (و رواه شريك عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم موصولاً و قوله روى من أخرجه ضعيفة موصولة)- (اله)-

سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ؟ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرَابَةٌ لِي. قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟ قَالَ لَا. قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اسے اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2622 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا وَقَالَ فَاجْعَلْ

هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اے تم اپنی طرف سے کر لو پھر بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔“

2623 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَا

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا. قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2624 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف

سے حاضر ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

۲۶۲۱ - أخرجه أبو داود في المسائل (۲/۶۰۲) باب: الرجل يبيع عن غيره (۱۸۱۱) وابن ماجه في المسائل (۲/۹۶۹) باب: ما عن الميت

(۲۹۰۲) وابن خزيمة (۲/۲۰۲۹) وابن حبان (۲۹۸۸) والطبراني (۱۲۶۱۹) والبيهقي (۲۳۶/۶) وأبو يعلى (۲/۲۶۶۰) وابن الجارود (۲۹۸۸)

جميعاً من طريق عبد الله بن مرفوعاً - وأخرجه الدارقطني - كما سيأتي - والبيهقي (۲۳۶/۶) من طريق سعيد بن أبي عروبة

بن مرفوعاً - أخرجه البخاري عن ابن عباس موقوفاً - أخرجه البيهقي (۱۷۹/۵-۱۸۰) - لكن عمراً اسقط (عزيم

من إسناده: قال المزي في النخبة (۱/۱۳۰): (وذلك موقوف في إسناده: فإن قتادة لم يلق سعيد بن جبیر: فيما قاله يحيى بن معين وغيره) -

نقل الزيلعي مثله عن صاحب التنقيح: كما في نصب الراية (۲/۱۵۶) - وأخرجه الشافعي (۱۰۰۱-۱۰۰۰) والبخاري (۱۸۵۶) والبيهقي (۲۳۶/۶)

من طريق أبي قلابة عن ابن عباس - به موقوفاً - قال ابن القطان: (وهيئة شهره عليه بعض يوم بأنه قد روي موقوفاً) - والذي إسناده

فلا يضره - وقال أيضاً: (والرافعون ثقاة: فلا يضرهم وقف الرافعين) - أما لا نسوم حفظوا ما لم يحفظوا ذلك: وأما الذين قالوا

بعدها عن ابن عباس راية: والرافعون روي عنه روايته والرازي قد يفتني بها بهيمة - وقد اهل الحديث بطل أخرى منسوبة: تدليس قتادة

الاختلاف في إسناده - وراجع لهذه المسألة والكتاب من حيث هو: نصب الراية للزيلعي (۲/۱۵۶-۱۵۷) - ونلاحظ العبارة للذين

۲۶۲۲ - أخرجه ابن ماجه في المسائل (۲/۹۶۹) باب: ما عن الميت (۲۹۰۲) والبيهقي (۲۳۶/۶) وابن حبان (۲۹۸۸) من طريق

ابن عبد الله بن نمير: حدثنا عبد

2625- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا

يُحْيَى بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ؟ قَالَ أَخِي أَوْ ذُو قَرَابَةِ قَالَ حَجَجْتُ قَطُّ. قَالَ لَا. قَالَ فَأَجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حَجَّ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے یا میری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنی طرف سے کرو پھر اسکی طرف سے حج کر

2626- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَذْكُورُ أَبُو يُوسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

حَمْدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَحَجَجْتَ؟ قَالَ لَا. قَالَ لَبَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبَّ مِنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لینا۔

2627- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ

ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسُ عَنْ شُبْرُمَةَ مَوْقُوفًا. ☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَصِيلٍ

عَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ أَبِي يُوسُفَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2625- ذكره البيهقي في المعركة (29/7) باب: من لبس له ان يجمع عن غيره (9191) معلقاً عن أبي يوسف القاضي عن ابن أبي عمير.

2626- ذكره البيهقي في المعركة (29/7) معلقاً عن محمد بن بشر.

2627- ذكره البيهقي في المعركة (29/7) باب: من لبس له ان يجمع عن غيره (1192).

2628- تقدم من طرق عن محمد بن جعفر مرفوعاً ووقفه غندر وابن صالح.



2629-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمْلَاءُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

☆☆ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: اُم عثمان بنت ابوسفیان نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین پر سر منڈوانا لازم نہیں ہے خواتین صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2630-

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّرَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَطَاءٍ - يَعْنِي يَعْقُوبَ - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سر منڈوانے کا خواتین کے لیے نہیں ہے وہ صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2631-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُحَرِّمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا مِثْلَ السَّبَابَةِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالت احرام والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ شہادت کی انگلی جتنے بال کاٹ لے گی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم عدوی، وقد ینسب الی جدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲)۔

2632-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُرَيْمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَفْلَحْ عَبْدُ الْعَزِيزِ - ذَكَرَ ابْنُ أَبِي هَاتِمٍ فِي الْمَلَلِ (۲۸۱/۱) (۸۲۶) وَنَقَلَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: (لِصَالِحِ بْنِ يُونُسَ ثَقَّةٌ مُتَّقِنٌ) ثُمَّ دَلَّ عَلَى صِحَّةِ رَوَايَةِ لِصَالِحِ بْنِ يُونُسَ بِذِكْرِ (عبد الحميد) (العلل) لابن أبي حاتم -

۲۶۲۹- أخرجه أبو داود في المعجم (۲۱۰/۲) باب: العلل و التفسير (۱۹۸۵): حدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَقَّةٌ: ثنا لُصَامُ بْنُ يُونُسَ - وَأُخْرَجَ الدَّارِمِيُّ فِي الْمَعْجَمِ (۶۶/۲) باب: من قال: ليس على النساء حلق: عن علي بن المديني: ثنا لُصَامُ بْنُ يُونُسَ - به - وأخرجه البخاري في التاريخ (۴۶/۶) (۱۶۵۵) من طريق لُصَامِ بْنِ يُونُسَ - به - وأخرجه أيضاً الطبراني (۲۵۰/۱۲) والبيهقي (۱۰۶/۵) - وأكرم سعيد الفداح عن ابن جرير عن صفیة بنت شیبہ عن اُم عثمان عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ولم یفلح عبد العزیز - ذکر ابن ابی ہاتم فی العلل (۲۸۱/۱) (۸۲۶) ونقل عن ابیہ انہ قال: (لِصَالِحِ بْنِ يُونُسَ ثَقَّةٌ مُتَّقِنٌ) ثم دلل علی صحۃ روایۃ لِصَالِحِ بْنِ يُونُسَ بِذِکْرِ (عبد الحمید) (العلل) لابن ابی حاتم -

۲۶۳۰- ذکرہ ابن ابی ہاتم فی العلل (۲۸۱/۱) (۸۲۶) عن یعقوب بن عطاء..... به مطلقاً وأخرجه أبو داود في المعجم (۲۱۰/۲) باب: العلل و التفسير (۱۹۸۵) من طريق محمد بن بكر عن ابن جرير قال: بلغني عن صفیة بنت شیبہ..... به -

۲۶۳۱- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۶/۵) من طريق الدارقطني - به - وفي إسناده لُصَامُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَبُيُورٌ بِالتَّدْلِيلِ وَهَذَا الْحَدِيثُ -

لِزَيْدِ قَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَذُلَّكَ  
الْمَرْأَةُ بِشَيْءٍ مِنْ حِنَاءٍ عَشِيَّةٍ الْإِحْرَامِ وَتُغْلَفُ رَأْسُهَا بِغُسْلِهِ لَيْسَ فِيهَا طِبُّ وَلَا تُحْرِمُ عُطْلًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: احرام باندھنے والی رات میں عورت اپنے سر پر کچھ  
مہندی چیز لگالے گی۔ پھر اسے دھو کر سر کو ڈھانپ لے گی اس میں خوشبو نہ ہو اور عطل احرام نہ باندھے۔

2633- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ  
الْقُرْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَيْنِ عِنْدَ  
الْإِحْرَامِ. قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتَّى حَدَّثْتُهُ صَفِيَّةٌ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ حالت احرام میں  
موزے پہن سکتی ہیں۔

سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ صفیہ نامی خاتون نے سیدہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی (تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا)۔

2634- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ يَقْطَعْنَ الْخُفَيْنِ حَتَّى قَالَتْ لَهُ صَفِيَّةٌ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُهُنَّ أَنْ لَا  
يَقْطَعْنَ مَوْقُوفَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے یہ فتویٰ دیتے تھے: خواتین اپنے موزے کاٹ لیں گی یہاں تک کہ صفیہ نے  
انہیں یہ بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں نہ کاٹیں۔  
یہ روایت موقوف ہے۔

2635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ يَنْحَرَانِ  
مَجْزُورًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے  
محبت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: وہ دونوں ایک اونٹ قربان کریں گے البتہ اب ان دونوں پر اگلے سال  
دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۶۳۳- صالح بن مقاتل ضعفہ السارقطنی - انظر میزان ت (۲۸۲۰)۔

۲۶۳۴- أخرجه أبو داود في كتاب المناجاة (۱۸۶) باب: ما يلبس المحرم و إسناده السارقطنی فیہ تدلیس ابن مہاشم - لكن عند أبي داود:

عن محمد بن إسماعيل قال: ذكرت لأبي بن شهاب فقال: حدثني سالم بن عبد الله ..... فقد صرح ابن إسماعيل بالسماع من ابن شهاب -

۲۶۳۵- أخرجه البيهقي (۱۷۱/۵) عن طريق السارقطنی به -

2636 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورُ بْنُ مَعْمَرٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا .

☆☆ ابراہیم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ

کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ حالت احرام والا شخص اپنا سر دھو سکتا ہے یا نہیں؟ تو ان حضرات نے مجھے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں یہ دریافت کروں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو حالت احرام میں دھو لیتے تھے (یا نہیں) تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر پانی بہایا اپنے ہاتھ کو آگے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے واپس لے کر آئے۔

2637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجِ الْكِنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ حَدِيجٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَهُ أُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِيكَرَبَ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ قَيْسٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْيَتِيمُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُوفِي عَلَى رَجُلَيْكَ سَبْعِينَ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكَ وَسَبْعًا عَنْ رَجُلَيْكَ .

☆☆ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ کی والدہ کبشہ بنت معدی کربموجود تھیں ان کی والدہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے میں سرین کے بیت اللہ کا طواف کروں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پاؤں پر چل کر طواف کرو سات مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف سے اور سات مرتبہ دونوں پاؤں کی طرف سے۔

2638 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرِو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَطْلُبُ وَلَكِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

۲۶۳۶ - أخرجه البخاري في جزاء الصبي (۵۵/۴) باب: الاغتسال للمحرم (۱۸۶۰) و مسلم في الحج (۸۶۱/۴) باب: جواز غسل المحرم

بدنه و راسه (۱۲۰۵/۹۱) و ابو داود في المناسك (۱۲۰/۲) باب: المحرم بغسل (۱۸۶۰) و النسائي في المناسك (۱۲۸/۵-۱۲۹) باب: المحرم و ابن ماجه في المناسك (۹۷۸/۲-۹۷۹) باب: المحرم بغسل راسه (۲۹۲۶) و البيهقي في الحج (۶۲/۵) باب: الاغتسال

الاحرام و ابن خزيمة (۲۶۵۰) و الحميدي (۱۸۸-۱۸۷/۱) و مالك (۲۲۲/۱) باب: غسل المحرم و احمد (۱۸۸/۵) و ابن

الاعراب (۲۰۸/۱) و ابن الجارود (۱۴۱) من طريق ابراهيم بن عبد الله ابن حنين ..... به -

۲۶۳۷ - تفرد به المدارقطنی - و عبد الرحمن بن معاوية ذكره ابن هبان في الثقات و نقل ابن خلفون توثيقه عن احمد بن صالح

الحافظ في التفسير: مقبول - بنظر: توثيق التوثيق (۲۷۱/۶-۲۷۲) التفسير (۱۸۸/۱) - و في الامانة اليه نظر -





رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي بَعْدَ مَا يَذْبَحُ وَيَخْلُقُ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی

جب آپ نے جانور ذبح کر لینے کے بعد سر منڈوا لیا تھا اس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

2642 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُسْلِمَةَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ الْحَزْمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ طَبَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

إِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِضَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر

خوشبو لگائی تھی اور آپ کے احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے (آپ کو خوشبو لگائی تھی)۔

2643 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو

خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ يَوْمِ النَّحْرِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَّتْ بَيْنِي لَيْلَى

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجُمُرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جُمُرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ

الْجُمُرَةِ الْأُولَى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّلَاثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے آخری دن نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے ظہر کی

۳۶۱۱ - أخرجه أحمد (۱۸۱/۳۹/۶) وابن خزيمة (۲۵۸۱) عن سفیان بن عیینة وأحمد (۲۲۸/۶) والدارمی (۲۲۲/۲) والنسائی فی المناسک (۱۲۷/۵-۱۲۸)

باب: إباحة الطيب عند الإحرام عن يحيى بن سعيد كلاًهما عن عبد الرحمن بن القاسم ..... به - وهو عند البخاري في

الصحیح (۶۸۱/۳) باب: الطيب بعد رمي الجمار (۱۷۵۱) عن علي بن عبد الله حدثنا سفیان حدثنا عبد الرحمن بن القاسم ..... به - وأخرجه

البخاري في اللباس (۳۷۸/۱۰) باب: تطيب المرأة زوجها بيدها (۵۹۲۲) من طريق يحيى بن سعيد أخبرنا عبد الرحمن بن القاسم ..... به -

وأخرجه مالك في الحج (۲۲۸/۱) باب: ما جاء في الطيب في الحج ومن طريق مالك أخرجه البخاري في الحج (۱۵۲۹) باب: الطيب عند

الإحرام ومسلم في الحج (۸۱۶/۲) باب: الطيب للمحرم عند الإحرام (۱۸۹) وأبو داود في المناسک (۱۷۶۵) باب: الطيب عند

الإحرام والنسائي في المناسک (۱۳۷/۵) باب: إباحة الطيب عند الإحرام والطحاوي (۱۲۰/۲) والبيهقي في الكبرى (۲۶/۵) وابن

هبان (۳۷۶۶) - وأخرجه منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم ..... به - أخرجه مسلم في الحج (۱۱۹۱) باب: الطيب للمحرم عند

الإحرام والترمذي في الحج (۲۵۹/۲) باب: ما جاء في الطيب عند الإحلال قبل الزيادة (۹۱۷) والنسائي في المناسک (۱۲۸/۵) باب: إباحة

الطيب عند الإحرام وابن خزيمة (۲۵۸۲) وابن هبان في الحج (۸۵/۹) باب: الإحرام (۲۷۷۰) - وهو رواه ثعبة عن عبد الرحمن بن

القاسم ..... به - أخرجه أحمد (۱۸۶/۶) والطحاوي في المناسک (۱۲۰/۲) وابن هبان في صحيحه (۳۷۷۱) -

۳۶۱۲ - أخرجه البخاري في اللباس (۳۸۱/۱۰) باب: الضريبة (۵۹۲۰) ومسلم في الحج (۸۱۷/۲) باب: الطيب للمحرم عند الإحرام

(۱۱۸۹) وأحمد (۲۱۱/۲۰۰/۶) من طريق ابن جريج أخبرني عمر بن عبد الله بن عمرو سمع عمرو والقاسم بخبران عن عائشة ..... به -

وأخرجه مسلم في الموضع السابق وأحمد (۲۰۷/۶) من طريق الفتح بن سعيد عن القاسم عن عائشة ..... به - وأخرجه أحمد (۱۸۶/۶) من

طريق عباد بن منصور سمعت القاسم بن سعيد ويوسف بن مالك وعطاء يذكرون عن عائشة أنها قالت ..... به - وأخرجه أحمد (۹۸/۶)

عن محمد بن عبيد ثنا عبيد الله عن القاسم ..... به -

۳۶۱۳ - أخرجه أبو داود في منته كتاب المناسک (۱۹۷۲) باب في رمي الجمار من طريق أبي خالد الأحمر عن ابن اسحاق ..... به - وقال

الزبيدي في نصب الرأية (۸۲/۲-۸۳): (وحدثت ابن اسحاق بهذا أخرجه أبو داود في منته وقال الشافعي في (مختصره) هو حديث حسن

وأخرجه ابن هبان في صحيحه ..... وقال الحاكم في (المستدرک) وقال صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ..... به -

تمازاوا کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور ایام تشریق کی راتیں مٹی میں بسر کیں، آپ سورج ڈھل جانے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارا کرتے تھے آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارا کرتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے آپ نے پہلے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا دوسرے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا اور وہاں کھڑے ہو کر کافی دیر گریہ و زاری (کے ساتھ دعا) کرتے رہے تھے پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت وہاں پہ وقوف نہیں کیا۔

2644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْشِي فِي رَمِيهِ الْجِمَارِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کنکریاں مارنے کے لیے پیدل تشریف لے گئے تھے اور پیدل ہی واپس تشریف لائے تھے اس دوران آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سورج کے زوال کے وقت اس کو کنکریاں ماریں۔

ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری جائیں گی اور اس سے اگلے دن اس وقت ماری جائیں گی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

2646- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مِثْلَهُ .

۳۶۱۱- ابنہ ضعیف: عبد الرحمن بن عبد الله العمري ضعيف وكذلك ابوه - لكن عبد الله تابعه عبید الله العمري وهو ثقة: فقد أخرجه أبو داود في حقه كتاب المنازل (۱۹۶۹) باب في رمي الجمرات: حدثنا القعنبي: حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر ..... فذكره - ۳۶۱۵- أخرجه البخاري تمليقاً في كتاب الحج: باب ما جاء في رمي الجمار (۵۷۹/۲) و مسلم (۹۴۵/۲) كتاب الحج: باب بيان وقت استعجاب الرمي الحديث (۱۲۹۹) و أبو داود (۲۰۱/۲) كتاب المنازل: باب رمي الجمار الحديث (۱۹۷۱) و الترمذي (۲۴۱/۲) كتاب الحج: باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى الحديث (۸۹۴) و النسائي (۲۷۰/۵) كتاب الحج: باب وقت رمي جمره العقبة يوم النحر و المزمعي (۸۶/۲) كتاب المنازل: باب: في جمره العقبة: أي ساعة ترمي! من طريق ابن جبر عن أبي الزبير: -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2647- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرِ الْقَرَّاطِي سِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلَى الْمَسْجِدَ - مَسْجِدَ مِنَى - يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا تَلَى الْوَادِي فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقِيَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس جمرہ کو کنکریاں ماریں جو مسجد منی کے قریب ہے تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ اس جمرہ کے آگے آئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا شروع کی آپ خاصی دیر وہاں کھڑے رہے پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے بھی سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ گئے جو وادی والا حصہ ہے پھر آپ ﷺ وہاں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے لگے پھر آپ ﷺ تیسرے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے جو عقبہ کے پاس ہے آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے پھر آپ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے سالم بن عبد اللہ کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2648- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

السَّيْرَازِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا.

۲۶۴۷- أخرجه البخاري في العم (۶۸۲/۳) باب: الدعاء عند الجمرتين (۱۷۵۲) عن محمد بن عثمان بن عمر... به- وأخرجه أيضا في العم (۶۸۲/۳) باب: رفع اليدين عند جمره الدنيا والوسطى (۱۷۵۲) عن طريق سليمان بن يونس... به- وأخرجه أيضا في العم (۶۸۱/۳) باب: إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويقول (۱۷۵۱) عن طريق طلحة بن يحيى... به-

۲۶۴۸- قال الزيلعي (۸۶/۳): (قال ابن القطان في كتابه: وإبراهيم بن يزيد لهذا أن كان هو الخواري فهو ضعيف وإن كان غيره فلا يسمي من هو) وبكر بن بكارة قال فيه ابن معين: ليس بالقوي (-) - له ثلث من حديث ابن عمر - وأعله ابن القطان والرويني بسلم بن خالد الزنجي وضعفاه - راجع نصب الراية (۸۶/۲) - مجمع الزوائد (۲۶۰/۲) - له ثلث آخر من حديث ابن عباس أخرجه الطبراني - قال الرويني (۲۶۰/۳) - وفيه إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة وهو منزه (-) - له - راجع أيضا: نصب الراية (۸۶-۸۵/۳)

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے گواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا دن کے وقت کسی بھی وقت میں ایسا کر سکتے ہیں۔

2649- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ طَاةٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا نِيَّ وَخَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب آدمی کنکریاں مارے اور سرمنڈ والے اور بانی کر لے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے البتہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔

2650- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ طَاةٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا مَيِّتُمْ وَذَبَحْتُمْ وَخَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمْ الثِّيَابُ وَالطِّيبُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو سرمنڈ والوں قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاؤ گے (البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے) تمہارے لیے سلا ہو الباس پہننا اور خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے۔

2651- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُرَّاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَمَيْتُمْ وَذَبَحْتُمْ وَخَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

وَعَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو سرمنڈ والوں قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2652- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجُمُرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۶۹- أخرجه أحمد (۱۵۳/۶) وابن خزيمة (۲۰۲/۱) (۲۹۳۷) عن يزيد بن عمار عن أنس بن مالك عن أبي بكر بن محمد عن عمرو

عن عائشة - به - وأخرجه أبو داود في الصبح (۲۰۹/۲) باب: في رمي الجمار (۱۹۷۸) من طريق عبد الواحد بن زياد ثنا الصحاح عن

الزهري عن عمرة عن عائشة - به -



☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کی رات نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا انہوں نے صبح صادق سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر وہ گئیں اور انہوں نے طوافِ افاضہ کر لیا یہ اس دن کی بات ہے جس دن نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں قیام کرنا تھا۔

2653- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا نَفَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لَهُنَّ. وَقَالَ أَبُو عَمَّارٍ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص واپس جانے لگے تو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے البتہ حیض والی عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی ہے (وہ آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

ابوعمار نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے البتہ حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی ہے (کہ وہ طواف واداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2654- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ فَقَالَ تَقِيمُ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ طَاوُسٌ فَلَا أَذْرَى ابْنُ عُمَرَ نَسِيَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهُ وَسُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ نَبِئْتُ أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُنَّ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا یعنی حیض والی عورت کے واپس جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ وہیں ٹھہری رہیں گی جب تک وہ

۲۶۵۳- أخرجه الترمذي في المعجم (۲۸۰/۲) باب: ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة (۹۶۵) وابن خزيمة (۲۰۰۱) وابن حبان (۲۸۹۹) والطحاوي (۲۲۵/۲) والحاكم (۱/۱-۱۶۹-۱۷۰) والطبراني في الكبير (۱۳۳۹۲) من طريق عن عيسى بن يونس... به- وقال الترمذي: حسن صحيح. والمسل على هذا عند أهل العلم (۱)- (۲)- وصححه الحاكم على شرطه- وأخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۰/۲) باب: طواف الوداع (۲۰۷۱) من طريق طاووس عن ابن عمر بن الخطاب بن مسعود- وقال أبو بصير في الزوائد (في إسناده إبراهيم بن إسحاق بن إسماعيل الكوفي الطبري: ضعفه أحمد وغيره)- (۳)- وله شاهد عن ابن عباس بنحوه- أخرجه البخاري في المعجم (۲۲۹) باب: المرأة تحيض بعد الإفاضة وفي المعجم (۱۷۵۵) باب: طواف الوداع (۱۷۶۰) باب: إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت- ومسلم في المعجم (۱۳۲۷) باب: وجوب طواف الوداع ومسقوطه عن الحائض- وأبو داود في المناسك (۲۰۰۲) باب: الوداع والنسائي في الكبير (۱۳۸/۵) والبيهقي (۷۲/۲) وأحمد (۲۲۲/۱) والطحاوي (۲۲۲/۲) والبيهقي (۱۶۱/۵) وابن حبان (۲۸۹۷-۲۸۹۸) والطبراني (۱۹۸۶) وابن الجوزي (المنقذ) (۱۹۵)-

خری مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتی، تو طاؤس نے بیان کیا: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت کو بھول گئے یا انہوں نے اس روایت کو سنا ہی نہیں جو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سنا تھا، اس کے بعد ایک یا دو سال کے بعد میں ان کے پاس موجود تھا، ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے، ان خواتین کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے (وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

**2655-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ نَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ .

☆☆ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص زخمی یا معذور ہو جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہوگا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا، تو ان دونوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک بیان کیا ہے۔

**2656-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي طَاوُدَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ فَزَارَ مِرْيَ بَعْدَ وَقَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حج کرے اور میرے وصال کرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا۔

۱- أخرجه أبو داود في السنن (۴/۴۳۲) باب: الاحكام (۱۸۶۲) والترمذي في المعجم (۲/۲۷۷) باب: ما جاء في الذي يسول بالحج (۲۰۷۷) وابن ماجه في السنن (۵/۱۹۸) باب: فيمن احصر بعدد ابن ماجه في السنن (۲/۱۰۲۸) باب: المحصر (۲۰۷۷) ۲- أخرجه أبو داود في السنن (۵/۲۲۰) باب: من رأى الاحلال بالاحصار بالمرض والطبراني في الكبير (۳/۲۵۲) و أبو نعیم في الحلیۃ (۱/۲۵۸-۲۵۷) من طرق عن عکرمۃ..... به- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - هكذا أخرجه غير واحد عن الحجاج الصواف نحو العصب- وروى معمر و معاوية بن سلام لهذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير عن عکرمۃ عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم..... لهذا الحديث- و حجاج الصواف لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع و حجاج ثقة حافظ عند أهل الحديث- و سمعت معمرًا يقول: رواية معمر و معاوية بن سلام أصح - حدثنا عبد بن حميد أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عکرمۃ عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم..... نحوه- اله- وقال المالك: ( صحيح شرط البخاري و لم يخرجاه )- اله-

۳- أخرجه الطبراني في الأوسط (۲۸۷) من طريق علي بن الحسن بن القاسم الانصاري حدثني الليث بن ابنة الليث بن ابي سليمان عن عاتكة بنت يوسف امرأة ليث بن ابي سليمان عن ابي سليمان عن ابي حاتم و النسائي في رواية- وقال البخاري و مسلم: تركوه- وقال النسائي في رواية: ليس بثقة و كذب حديثه- وقال ابن خراش: كذاب متروك يضع الحديث- وقال ابن عدي: عامة احاديثه غير محفوظة- و كذب ابن معين في الحديث ينظر: تنزيه التوسيع (۲/۴۰۰) و الكامل لابن عدي (۲/۳۶۸-۳۷۱) بتحقيقنا- و قد روى له ابن عدي حديثه لهذا (۲/۲۷۲) عن ابيه بن محمد البغوي- شيخ الدارقطني لهذا- باسناده وقال: ( لا يرويه عن الليث غير حفص )- قال ابن حجر في ( التلخيص ) (۲۸۶) ( ولفظان الطريقان ضعيفان )- اله- و اعل الاول بحفص و اعل رواية الطبراني بان فيها من لا يعرف-

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت  
نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مصر  
کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور  
ایک اہم عظیم الشان عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے: زمین کے جس حصے پر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس  
مقام کو ایک ایسی خاص اہمیت اور فوقیت حاصل ہے جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جاسکتا، اس کے ساتھ زیارت قبور کا بنیادی مقصود  
آخرت کے تصور کو تازہ کرنا ہوتا ہے جیسا کہ مستند احادیث میں قبرستان کی زیارت کرنے کی صراحت کے ساتھ اجازت مذکور ہے  
تاکہ انسان قبروں کے ذریعے عبرت حاصل کرے اور آخرت کو یاد کرے۔

اگرچہ زیارت قبر کا بنیادی مقصد وہی ہے جسے شارح نے بیان کیا ہے تو بہر حال یہ مستحسن عمل ہوگا اور یہ بات بھی طے ہے  
نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے سے انسان کے دل پر جتنا اثر ہوتا ہے وہ دیگر عبادات کے مقابلے میں بہت زیادہ  
ہے تو جو شخص آپ کی قبر مبارک کے سامنے پہنچ کر اس بات کا تصور کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے حق کی دعوت دینے لوگوں کو شرک  
کے اندھیرے میں ہدایت کی روشنی دکھانے کے حوالے سے کس طرح کے حالات کا سامنا کیا ہے آپ نے دنیا میں اپنے عظیم  
اخلاق کی کس طرح تبلیغ کی ہے دنیا کی بُرائیاں ختم کرنے کی کس طرح سے کوشش کی ہے اور ایک ایسی شریعت کی کس طرح تبلیغ  
کی ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی گئی ہے تمام بنی نوع انسان اجتماعی طور پر کس طرح فلاح و بہبود حاصل کر سکتے ہیں اور کس  
طرح سے بُرائیوں کو مکمل طور پر ختم کیا جاسکتا ہے اور اس دوران آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ان سب باتوں  
کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے گی جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا۔ تو اس کا یہ نتیجہ  
لازمی ہوگا کہ ایسے اعمال کو بجالانے کی رغبت نصیب ہوگی جن کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے اور لازمی طور پر انسان ایسی صورت  
حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے شرمسار ہوگا اور اگر یہ ہو جاتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی شمار ہوگا۔

اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور گفتگو کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فقہاء نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور دیگر مساجد کے لیے درج ذیل آداب مقرر  
کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جانے کا ارادہ کرے تو  
راستے میں کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتا ہوا جائے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جو بھی  
مساجد آتی ہیں (کوشش کرے) کہ ان میں نماز ادا کرے ان مساجد کی تعداد 21 ہے۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کے آثار نظر  
آئیں تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے یہ کہے:

”اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے تو اس کی برکت سے مجھے نہم سے نجات نصیب کر دے اور عذاب سے امان  
نصیب کر دے اور بُرے حساب سے بھی امان نصیب کر دے۔“

آدمی کو چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے یا پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس سب سے بہترین اپنے پاس موجود ہوا سے پہن لے اور مدینہ منورہ میں عاجزی سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگے:

”اے اللہ! اے آسمانوں اور آسمانوں نے جن چیزوں پر حایہ کیا ہے ان سب کے پروردگار اے زمینوں اور زمینوں پر جو کچھ موجود ہے ان سب کے پروردگار اے ہواؤں اور ہوائیں جو کچھ لے کر جاتی ہیں ان سب کے پروردگار میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی یہاں کے رہنے والوں کی بھلائی اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے ان سب چیزوں کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور یہاں کی بُرائی یہاں کی بُری باتوں یا یہاں کے رہنے والوں میں سے کسی کی طرف سے بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیرے رسول کا حرم ہے میرا یہاں آنا میرے لیے جہنم سے بچاؤ عذاب اور بُرے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے۔“

جب انسان مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو اس وقت وہی آداب اختیار کرے جو دیگر مساجد میں اختیار کیے جاتے ہیں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اس کے بعد یہ پڑھے:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! اے اللہ! تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اے اللہ! آج کے دن کو میرے لیے ان سب سے بہترین دن بنا دے جس میں تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان سب دنوں کے مقابلے میں سب سے بہترین دن بنا دے جن میں تیرا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے جو تجھ پر بھروسہ کرتا ہے اور تیری رضا کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے۔“

اس کے بعد انسان نبی اکرم کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کرے اور ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ منبر کا ستون اس کے پیچھے ہو۔ حضور ﷺ اسی جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے یہ وہ جگہ ہے جو آپ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جو بھی توفیق عطا کی ہو اس کے مطابق اس کا سجدہ شکر ادا کرے اور جو دل میں ہو دعا مانگے: ”اے اللہ! نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف آئے اور آپ کے سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔ کے بعد قبر مبارک سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلے تک پہنچ جائے اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے۔ قبر مبارک کی دیوار (یعنی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح ادب سے کھڑا ہو جس طرح انسان نماز میں کھڑا ہوا کرتا ہے اس وقت وہ حضور ﷺ کی مددگی کا تصور کرے اور یوں محسوس کر لے جیسے آپ قبر مبارک میں آرام فرما ہیں اور اس کی موجودگی سے واقف ہیں اس کی کون رہے ہیں اس کے بعد انسان یہ کہے:

”اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر دی امانت کو ادا کر دیا اُمت کی خیر خواہی کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا“



یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لائق تعریف تھی اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطاء کرے اور آپ پر سب سے افضل درود نازل کرے اور سب سے پاکیزہ اور مکمل سلام نازل کرے جو مستقل جاری رہے۔ اے اللہ! تو ہمارے نبی کو قیامت کے دن تمام انبیاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ قریبی مرتبہ عطاء کرنا، ہمیں ان کے (حوض کوثر کے) جام سے سیراب کرنا، ہمیں ان کی شفاعت نصیب کرنا، قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ رکھنا، اے اللہ! روضہ مبارک پر یہ ہماری آخری حاضری نہ ہو، اے ذوالجلال والا کرام! تو ہمیں یہاں دوبارہ حاضری بھی نصیب کرنا۔

(یہ دعا مانگتے ہوئے) آدمی اپنی آواز نہ زیادہ اونچی رکھے اور نہ ہی بالکل دھیمی رکھے۔ اس کے بعد ان تمام دوستوں سلام پہنچائے جنہوں نے سلام عرض کرنے کی گزارش کی تھی۔ اس کے لیے اسے یوں کہنا چاہیے:

”اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہے تو آپ اس کی اور تمام اہل ایمان کی شفاعت کیجئے۔“

اس کے بعد جس طرف نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک ہے، اس طرف کھڑا ہو اس طرح کہ اس کی پشت قبلے کی طرف ہو جو بھی اس کا جی چاہے وہ والا درود پڑھ لے۔

اس کے بعد شیخ عبدالرحمن الجزیری نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے دعا کرنے اور ان پر سلام بھیجنے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے دیگر مقامات وہاں کے شہداء صحابہ صلوات اللہ علیہم کے مزارات کی زیارات کے حوالے سے مختلف امور کا تذکرہ کیا ہے۔

**2657- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَامِلِيُّ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبُسْرِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَأَبُو عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ آلِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي لَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَوْمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.**

☆☆ حضرت حاطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے انتقال کرنے بعد میری زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک فوت ہو وہ قیامت کے دن ایمان لانے والوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

**2658- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْقَبْدِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجْهَتِ**

اللَّهُ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَرْبَعَةِ: شَيْخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزِيرِيِّ

۲۶۵۷- قَالَ ابْنُ حَبَرٍ فِي (التَّلَخُّصِ) (۲/۲۸۶) (وَفِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْسُورٌ) (۱-۵۱-)

وَأَعْلَىٰ

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میری قبر کی مزارت کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

**دوایان حدیث کا تعارف:**

○ موسیٰ بن حلال عبیدی ابو عمران بصری۔ قال ابو حاتم: مجہول۔ وقال عقیلی: لا یتابع علی حدیثہ۔ وقال ابن عدی: ارجو انہ  
 ہاں بہ۔ وقال ذہبی: صالح حدیث۔ واما دارقطنی فرماتے ہیں: مجہول۔ وقال ابن قطن: لم تثبت عدالتہ۔ ان کے مزید  
 آلات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۶۶/۶-۵۶۸)، ولسان (۱۷۳-۱۷۴)۔

2659- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ  
عُمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
ثَوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَ  
سَجَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُهَاجَرَ وَحَاجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً.

☆☆ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے تھے دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے تھے اور ایک وہ حج تھا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا (یعنی حجۃ الوداع)۔

2660 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْكَابٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُجَّ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَكُنْ حُجَّةً وَلَمْ تُطِيعُوا .

قال ابن حجر في (التلخيص) (٢٨٦/٢): (وموسى قال ابو حاتم: مجرول اي: الضالة) واخرجه ابن خزيمة في صحيحه من طريقه  
ان صح الخبر: فان في القلب من اسناده ثم رجع انه من رواية عبد الله بن عمر العمري الكبير الضعيف لا البصير الثقة وصرح  
الثقة لا يروي هذا الخبر النكر - وقال العقيلي: لا يصح حديث موسى ولا يتابع عليه ولا يصح في هذا الباب شيء وفي قوله:  
يتابع عليه) نظر فقد اخرجه الطبراني من طريق مسلمة بن سالم الجرمي عن عبد الله بن عمر بلفظ: (من جاءني زائراً لا عمله الا  
في كان حقا علي ان اكون له ثقيلاً يوم القيامة) وجزم الضياء في (الاحكام) وقبلة البيهقي بان عبد الله بن عمر المذكور في هذا  
حديث هو الكبير - واخرجه الخطيب في (الرواة عن مالك) في ترجمة النعمان بن تبة وقال: انه تفرد به عن مالك عن نافع عن ابن عمر  
(من حج ولم يزرني فقد جفاني) - وذكره ابن عدي (٢٤٨/٨) وابن حبان في ترجمة النعمان - والنعمان ضعيف - وقال الدارقطني:  
في هذا الحديث علي ابنه لا علي النعمان - واخرجه البزار من حديث زيد بن اسلم عن ابن عمر وفي اسناده عبد الله بن ابراهيم  
البرقي وهو ضعيف - واخرجه البيهقي من حديث ابي داود الطيالسي عن سواد بن ميمون عن رجل من آل عمر عن عمر - قال البيهقي:  
مجرول وفي الباب عن انس اخرجه ابن ابي الدنيا في كتاب (القبور) قال: نا سعيد بن عثمان الجرماني نا ابن ابي عمير اخبرني  
السنسي سليمان بن يزيد الكعبي عن انس بن مالك مرفوعاً: (من زارني بالمدينة محتسباً كنت له ثقيلاً وشريفاً يوم القيامة) - و  
ابن عسلة ابن حبان والدارقطني - - وراجع بقية كلام ابن حجر في (التلخيص) (٢٨٧/٢) -

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے جو شخص اس کے بعد بھی حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں یہ کہہ دیتا "جی ہاں" تو یہ واجب ہو جاتا اور اگر یہ واجب ہو جاتا تو تم اس حکم پر عمل کر سکتے۔

2661- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا قَوْمِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَكُمْ وَإِذَا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تَطِيعُونَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج کرنا فرض کیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے اس کے بعد جو حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں دیتا تو یہ تم پر لازم ہو جاتا اور اس صورت میں تم اس حکم پر عمل پیرا نہ ہو سکتے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن خالد بن مسافر فہمی، امیر مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں میں سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۷۳)۔

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ أَنَّ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ كُلَّ عَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سال حج کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کے بعد بھی کرے گا تو یہ نفل ہوگا۔

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حَمِيدٍ الْيَحْصَبِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجلیل بن حمید، یحییٰ، ابومالک مصری، لا باس بہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۷۷۰)۔

2665- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُونَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّينَوْرِيُّ الْمُكْتَبُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَدْنَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكَلْتُ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ إِنَّمَا هِيَ حَاجَةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ. قَوْلُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُمْ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَيَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حج کرنے کا حکم دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا یہ ایک ہی مرتبہ کرنا فرض ہے البتہ جو شخص نفلی عبادت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور اس کا علم رکھنے والا ہے۔

2666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالُوا حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِمَامٌ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الزُّعْفَرَانِيُّ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا. وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.

۲۶۶۶- أخرجه أحمد (۱۱۳/۱) ثنا منصور بن وردان اللادي به- وأخرجه الترمذي في المعجم (۱۷۸/۳) باب: ما جاء: كم فرض الحج! (۲۸۱۷) وفي التفسير (۲۲۹/۵) باب: ومن سورة البائدة (۲۰۵۵) عن أبي سعيد الأشج: حدثنا منصور به- وقال: (حسن غريب)- وأخرجه ابن ماجه في المسالك (۹۶۲/۲) باب: فرض الحج (۲۸۸۷) عن محمد بن عبد الله بن نمير و علي بن محمد قال: ثنا منصور به- وأخرجه الحاكم (۲۹۶-۲۹۲/۲) من طريقه موقوف بن ابراهيم الترمذي: ثنا منصور به- قال الذهبي في (التلخيص): (موقوف رافضی) و عبد الاعلی: (موقوف ابن عامر ضعفه احمد) - ال- وقال البخاري: (ابو البختری لم يدرک علیا) - ال- وكذلك أخرجه البزار في مسنده وقال: (ابو البختری لم يسمع من علي) (راجع نصب الراية للزيلعي (۲/۲)۔



☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر واجب ہے وہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہے۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے خاموشی اختیار کی لوگوں نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے کہا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تم ایسی چیزیں دریافت نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُرا لگے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبد اللہ بن ابی طالبی کو فی احوال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۹۷)۔

2667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْ سَمَاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ حَاجَّةٌ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ . فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَحْجُ مَكَانَ أَبِي فَإِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ حُجَّ مَكَانَ أَبِيكَ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہر سال حج کرنا لازم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ مسلمان پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا تو ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

2668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَامَسَ مِرَارًا فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبَتْ وَلَوْ جَبَتْ مَا قُمْتُ بِهَا - ثُمَّ قَالَ - دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَالِهِمْ عَلَى آبَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتَوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا

۲۶۶۸- المرحوم ابن مہان فی المعجم (۱۹/۹) باب: فرض الحج (۲۷۰۵) من طريق احمد بن محمد بن حنبل ..... بہ۔ و المرحوم احمد (۵۰۸/۲) و مسلم فی المعجم (۹۷۵/۲) باب: فرض الحج مرة فی العمر (۱۲۳۷) و النسائي فی المسائل (۱۱۱-۱۱۰/۵) باب: وجوب الحج و المصنف فی الکبری (۲۲۶/۱) من طريق عن الربيع بن مسلم ..... بہ۔

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَبُوا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اس نے مرتبہ یہ سوال کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں تمہارے سامنے بیان نہ کروں اسے ویسے دینے دیا کرو تم سے پہلے کے لوگ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار گئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اس سے جاؤ۔

2669- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَخَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔

2670- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ الْقَائِلُ . قَالُوا فُلَانٌ . قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا أَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ يَلْفُوهَا لَكَفَرْتُمْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: لوگو! تم پر حج کرنا فرض قرار دے دیا گیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے سوال دہرایا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہنے والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے کرنے پاتے اور جب تم اسے کرنے پاتے تو تم کفر کے مرتکب ہوتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

۱- راجع ما قبلہ وقد أخرجه الطبري في التفسير (۱۲۸.۵) (۱۲۸.۶) من حديث الحسين بن واقد عن محمد بن زياد - به -

۲- أخرجه الطبراني في التفسير (۱۲۸.۴) من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن ابراهيم ابن مسلم الرجزري - به - والرجزري لهذا

”اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

2671- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَأَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي

حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرٌ قَالَ هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَأَيَّلُغُهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيْتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرَّءٌ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي أَنْاسٍ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَخْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتَّى وَرِكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتِمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتَ هَذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ . قَالَ صَدَقْتَ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ . فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَذَرُونَ مَنْ هَذَا هَذَا جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَخُذُوا عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبَّهَ عَلَيَّ مُنْذُ آتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتَّى وَلَّى . إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

☆ ☆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کچھ لوگ یہ کہتے

ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس بھی موجود ہے میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے لا تعلق ہونے کی گزارش کرتا ہے اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ حدیث بیان کی: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

ہے وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص وہاں آیا اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا وہ لوگوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا بالکل اسی طرح جیسے ہم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھتا ہے پھر اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھا اور عرض کی: اے حضرت محمد! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر

۲۶۷۱- تقدم من يسمون زبارة: (ونعمير) - قال صاحب (المنهاج): (الحديث مخرج من الصحيحين ليس فيه: (ونعمير) وهذه الزيادة فبسطه شيوخنا) - (نقله عن (المنهاج المنقح) (۲/ ۲۸۲- ۲۸۳) -

یہاں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے۔  
اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کی تلاش میں نکلے، لیکن ہم اسے نہیں پاسکے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص تھا یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں تو تم اسے حاصل کر لو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں آج پہلی مرتبہ مجھے انہیں پہچاننے میں دقت ہوئی اور میں نے انہیں اس وقت پہچانا جب یہ چلے گئے۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے امام مسلم نے اسے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

**2672** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عُمَرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمَرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرے کا حکم ہمارے اس سال کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ کے لیے ہے عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے (یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ کیا جاسکتا ہے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**2673** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَذْرَكَ الْإِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ وَلَا الظُّفْنَ . قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتِمِرْ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا: انہوں نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں وہ مسلمان ہو گئے ہیں، لیکن اب وہ حج عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن اوس بن ابی اوس، ثقفی طافی، تابعی کبیر، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔ وہم من ذکرہ فی

مجاہد۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶/۲)۔

**2674** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ



بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حَكِيمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک جانے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی سفیان بن اخنس اخسی مدنی مستور، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقد ارسل عن ابی ہریرۃ وغیرہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۸/۲)۔

○ حکیمۃ بنت امیۃ بن اخنس ام حکیم مقبولہ، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵/۲)۔

2675- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح ہو جائے گا جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2676- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّیَّةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ

۲۶۷۵- أخرجه البخاري في (تاريخه) (۱۶۰/۱-۱۶۱) عن أبي عيسى محمد بن العلاء وأخرجه أبو داود في الحج (۱۵۸/۲) باب: الواقدي (۱۷۱) عن أحمد بن صالح كلاً فيهما عن ابن أبي فديك ..... به - وقال البخاري عقبه: (لا يتابع عليه) - اله - وقال أبو داود عقبه: (يرحم الله وكيعاً أخرج من بيت المقدس يعني: إلى مكة) - اله - وأخرجه أيضاً أبو يعلى في (مسنده) والطبراني في الكبير (۲۲/رقم ۸۵۹) والبيهقي في الكبير (۲۰/۵) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن يحيى ..... به - وابن يونس: ذكره ابن حبان في الثقات وله عند مسلم حديث واحد -

۲۶۷۵- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۹/۲) باب: من أهل بعمرة من بيت المقدس (۲۰۰۲) من طريق أحمد بن خالد عن ابن إسحاق عن يحيى بن أبي سفیان عن أمه عن أم سلمة ..... به -

۲۶۷۶- أخرجه أحمد (۲۹۹/۶) وابن حبان (۲۷۰۱) والطبراني (۲۲/رقم ۱۰۰۶) من طريق ابن إسحاق ..... به - وأخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۹/۲) باب: من أهل بعمرة من بيت المقدس (۲۰۰۱) من طريق عبد الله بن عبد الله بن علي عن ابن إسحاق بن سليمان بن سحيم عن أم حكيم عن أم سلمة ..... به - ليس فيه (يحيى بن أبي سليمان) - وابن إسحاق مدرس وقد ضمن ولم يصرح بالتحديث في طرق الحديث المختلفة وقد اختلف عليه في إسناده كما ترى -



عسقلانی (۵۱۸۷)۔

2679- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ

الضَّبِّي حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالُ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خواتین کو جہاد کرنا لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان پر جہاد کرنا لازم ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہوتی (ان کا جہاد) حج اور عمرہ ہے۔

2680- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا إِلَى التَّعِيمِ ثُمَّ يَدْخُلُونَهَا مُحْرِمِينَ وَاللَّهُ مَا دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج اور عمرہ تمام لوگوں پر فرض ہے صرف اہل مکہ کا حکم مختلف ہے چونکہ ان کا عمرہ ان کا طواف کرنا ہوگا اگر وہ اصرار کریں تو تعیم چلے جائیں پھر وہاں سے حالت احرام میں داخل ہو جائیں اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ مکہ میں جب بھی داخل ہوئے تو یا تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہوتا تھا یا عمرے کا احرام باندھا ہوتا تھا۔

2681- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں تم ان دونوں میں سے جسے پہلے کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2682- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ: إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

۲۶۸۰- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۱) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي، حدثنا محمد بن كثير، ثنا اسماعيل بن مسلم، به - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۱۹۹) عقب هذا الحديث: (قال البيهقي: قال التافهني في مناقرة من أنكر عليه القول في وجوب العمرة: الوجوب إثباته بظاهر القرآن؛ لأنه قرئ بها بالجمع، فقول له: قد أمر النبي - عليه السلام - بالعمرة أو بنفسي الجمع عن أبيسوا ولم يأمرها بفضاء العمرة؛ فقال: قد يكون الشيء في الحديث، فيحفظ بعض الحديث دون بعض، وقد يحفظ كله فيورد بعضه دون بعض؛ وذلك بحسب السؤال) - ۵۱ -

۲۶۸۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۸۱) من طريق محمد بن سعد، به - قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۵): (في إسناده اسماعيل بن مسلم السكبي وهو ضعيف، ثم هو عن ابن سيرين عن زید وهو منقطع، وأخرجه البيهقي موقوفاً عن زید من طريق ابن سيرين أيضاً) - وأخرجه ابن لويبة عن عطاء عن جابر بن عوف مرفوعاً - أخرجه ابن عدي (۵/۲۴۷) والبيهقي (۱/۲۵۰) - قال ابن عدي: (هذا الحديث عن ابن لويبة عن عطاء، غير محفوظ) - ۵۱ - وقال البيهقي: (ابن لويبة لم يرد معني به) - ۵۱ -

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں تم ان میں سے کسی کو بھی پہلے ادا کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2683- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَآخِرُنِي نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَتَطَوُّعٌ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَآخِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے یعنی ان لوگوں پر جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتے ہوں جو شخص اس کے بعد مزید کرے گا تو یہ بھلائی ہے اور نقلی عبادت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی ہے جو شخص مکہ تک جانے کی سبیل رکھتا ہو حج کی طرح اس پر عمرہ کرنا بھی واجب ہے۔

2684- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ وَهِيَ الْأَصْغَرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

2686- أَخْرَجَهُ الْعَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (۱/۴۷۱): حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بِهِ - وَ مِنْ طَرِيقِهِ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (۲۵۱/۴) كِتَابُ الْحَجِّ: بَابُ مَنْ قَالَ بِوُجُوبِ الْعُمْرَةِ: اسْتَدْلِلَ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتِمُوا الْحَجَّ) -

2687- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مَنَنِهِ (۲۵۱/۴) مِنْ طَرِيقِ الدَّارِ قُطْنِيِّ: بِهِ - وَأَخْرَجَهُ ابْنُ الْعَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ: كَمَا فِي نَصْبِ الرَّايَةِ (۱۴۹/۲) مِنْ طَرِيقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى وَعَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: بِهِ - وَفِيهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: (وَأَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ) (۱) دُونَ لَوْ كَرِهَ عِكْرِمَةُ - وَ مِنْ طَرِيقِ الْعَاكِمِ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مَنَنِهِ ابْنُ (۲۵۱/۴) - وَقَالَ الْعَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ - وَقَدْ عُلِقَ الْبُخَارِيُّ فِي مَسْبُوحِهِ (۱/۴۳۶) كِتَابُ الْعُمْرَةِ: بَابُ وَجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا - وَقَالَ: (وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - : لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حُجَّةٌ وَعُمْرَةٌ) - (۱) -

2688- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ (۲۵۱/۴) مِنْ طَرِيقِ الدَّارِ قُطْنِيِّ: بِهِ - وَفِي إِسْنَادِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى: وَفِيهِ ضَعِيفٌ لَمْ يَوْفِهِ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ: وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ مَرَّةً -

2689- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ (۲۵۲/۴) كِتَابُ الْحَجِّ: بَابُ وَجُوبِ الْعُمْرَةِ مِنْ طَرِيقِ الدَّارِ قُطْنِيِّ: بِهِ - وَفِي إِسْنَادِهِ أَبِي إِسْحَاقَ: وَلَمْ يَوْفِهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّبِيحِيُّ مَدْلَسٌ: وَقَدْ عُنِينُ -



☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑا حج قربانی کے دن ہوتا ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

2686- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ وَإِنَّ الْعُمْرَةَ أَنْ لَا تُصَغَّرَ وَلَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ حضرت عمرو بن حزم کو بھیجا اس میں یہ تحریر تھا: ”عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف با وضو شخص ہاتھ لگا سکتا ہے۔“

2687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ أَوْاجِبٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ. فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنَّ خَيْرَ لَكَ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حَجَّاجٍ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْفُوقًا مِّنْ قَوْلِ جَابِرِ

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نماز زکوٰۃ اور حج کے بارے دریافت کیا: کیا یہ فرض ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عمرے کے بارے دریافت کیا: کیا یہ بھی فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم عمرہ کر لو گے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2688- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ أَوْاجِبَةٌ لَّا وَأَنَّ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَّكَ.

۲۶۸۶- جزء من حدیث طویل أخرجه ابن حبان (۶۵۵۹) و الحاکم (۲۹۵/۱-۲۹۷) و البیہقی (۸۹/۴-۹۰) من طرق عن ابی موسیٰ... و لیس حدیث ضعیف جداً و قسم الحکم فی اسنادہ فقال: (سلیمان بن داود) - و الصواب: انه (سلیمان بن داود) المنروک... مرر ذلك جماعة من العلماء منهم: ابو داود و النسائی و ابو حاتم و الذہبی و غیرهم - راجع (المراسیل) للذہبی (۲۱۳) و علل الحدیث لابن ابی حاتم (۲۲۲/۱) و سنن النسائی (۵۹/۸)۔

۲۶۸۷- أخرجه الترمذی فی المعجم (۲۷۰/۲) باب: ما جاء فی المرأة الواجبة فی ام لدا (۹۳۱) من طریق عمرو بن علی عن المعراج قال الترمذی: (حدیث حسن صحیح) - و أخرجه احمد فی مسنده (۳۱۶/۲): ثنا ابو معاویة ثنا المعراج بن ارطاة... به - و ذكره فی المرفوعة (۵۸/۷-۵۹) باب: العمرة هل تجب وجوب المعجم (۹۲۹۲) من طریق ابن المنکدر موقوفاً علی جابر... قال (۹۲۹۲) المعراج بن ارطاة عن ابن المنکدر مرفوعاً و رفعه ضعیف - و... و لیس أيضاً فی الکبری للبیہقی (۲۵۰/۲-۲۵۱) و قال البیہقی: (ابن جابر موقوف کذا أخرجه ابن جریر و غیره) - و قال النوری: (ینبلی الذ یلتزم بکلام الترمذی فی تصحیحه فقد انفرد المعجم بتصحیفه) - و راجع: نصب الرایة (۱۵۰/۲) و تلخیص المعجم (۲۲۶/۲)۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔  
 2689- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ فَرِيضَتُهَا كَفَرِيضَةِ الْحَجِّ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2691- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلَوَانِيَّ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّمَا أَجْرُكَ فِي عُمْرَتِكَ عَلَى قَدَرِ نَفَقَتِكَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے ان کے عمرے کے بارے میں یعنی جو عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جو تم نے خرچ کیا ہے۔

2692- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ عَوْفٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّ لَكَ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدَرِ نَصَبِكَ وَنَفَقَتِكَ.

۳۶۹۰- أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۵۷۲): حدثنا محمد بن عبد الرحيم بن نعيم المصري نا سعيد بن عفير - به - وقال الطبراني: (عبد الله الذي روى عنه يحيى بن ايوب لهذا الحديث لقوة: عبيد الله بن ابي جعفر - لم يرو هذا الحديث عن ابي الزبير الا عبيد الله بن ابي جعفر - فريضة: يحيى بن ايوب - و المنصور من حديث العجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر عن جابر -) - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۰/۳): (ويحيى بن ايوب ضعيف قال الذهبي في (الميزان): وقد تفرقه سعيد عنه عن جابر -) - و أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۹۷-۲۹۶/۸) في ترجمة ابي عصة نوح بن ابي مريم من طريقه عن محمد بن المنكسر عن جابر - به - مرفوعا - قال ابن عدي: (وهذا يعرف بعجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر و ابو عصة قد أخرجه ايضا عن ابن المنكسر و لعله مرفقه منه -) - و قال ابن حجر في (المناقب) (۲۳۶/۲): (و ابو عصة كذبوه -) - و اداهج بقية كلام ابن حجر على الحديث في (المناقب) - و الحديث أخرجه - ايضا - البيهقي في الكبرى و ابو نعيم في الحلية (۱۸۰/۸) و الخطيب في تاريخ بغداد (۲۳/۸) -

۳۶۹۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۴۷۲-۴۷۱/۱) من طريق علي بن مسلم الاصبهاني عن جعفر بن مكرم - به - و صححه - و أخرجه الطبراني في الأوسط (۸۳۶) من طريق الحسين ابن ابراهيم العلواني - به - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن سفيان الا مسرانا -) - و أخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۳۲۸/۱) -

۳۶۹۲- أخرجه المحكم (۴۷۱) من طريق صالح بن محمد بن حبيب الحافظ نا سعيد اب سليمان نا قتاد بن ربعي عن ابن عون - به - وقال: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه -) - و

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے عمرے کے بارے میں ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جتنی مشقت تم نے برداشت کی ہے اور جو خرچ کیا ہے۔

2693- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوْفَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک طواف

کا آغاز نہیں کر لیتا۔

2694- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى

الْحَجِّ قَالَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلَا

يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص

عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے گا صفا و مروہ

کے درمیان سعی کرے گا جب قربانی کا دن ہوگا تو وہ صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا اس وقت وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی

نہیں کرے گا۔

2695- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا

كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقِيلَ لِعَلِيِّ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ إِذَا

رَأَيْتُمُوهُ قَدْ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا . فَلَبَّى عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمُ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ أَلَمْ أُخْبَرَ أَنَّكَ تَنْهَى

عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ بَلَى . فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں حج کے لیے آئے راستے میں حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کے طور پر عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرنے سے منع کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ روانہ ہو چکے ہیں تو تم بھی روانہ

ہو جاؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو منع

نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے آپ نے عمرے کو تمتع کے طور پر ساتھ ملانے سے منع کر دیا ہے تو انہوں نے

جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے نبی اکرم ﷺ نے تمتع کیا ہے؟





2698-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ خَالِدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّمَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍ بَعْدَهَا.

☆☆

عبداللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا تھا۔ آپ ﷺ اس بات سے واقف تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

2699-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا أَبُو زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَكَ مِنْ جَنَّةٍ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْرَبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي قَالَ وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ.

☆☆

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آب زم زم پی کر آیا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے اسی طرح پیا ہے جیسے پینا چاہیے تھا؟ اس نے جواب دیا: کیا: اے حضرت ابن عباس! وہ کیسے (پیا جاتا ہے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم نے اسے پینا ہو تو طرف رخ کرو اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور پھر تین سانسوں میں پیو اور زیادہ مقدار میں پیو پھر جب تم اسے پی کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ (منافقین) زم زم زیادہ مقدار میں نہیں پیتے۔

2700-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۶۹۸- کذا أخرجه الدارقطني عن يحيى بن سعيد عن إسماعيل بن عطاء فخرجه عن إسماعيل بن عبد الله بن أبي  
أخرجه الطبراني في الأوسط (۳۶۰۸) من طريق وأخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۴۷۲) من طريق يحيى بن سعيد... به: كذا  
الدارقطني عن يحيى بن سعيد - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) ولم يخرجاه - أ -  
۲۶۹۹- اختلف فيه على عثمان بن الأسود: فأخرجه الدارقطني هنا من طريق محمد بن بكر الريان عن إسماعيل بن زكريا عنه عن  
سليكة عن ابن عباس - وأخرجه ابن ماجه في المعجم (۱۰۱۷/۲) باب: الشرب من زمزم (۲۰۶۱) من طريق عبيد الله بن موسى عن  
محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر عن ابن عباس - وقال أبو حنيفة في الزوائد: (هذا إسناده صحيح رجاله موثقون) - أ -  
الحاكم في المستدرک (۱/۴۷۲) من طريق محمد بن الصباح: ثنا إسماعيل بن زكريا عن عثمان بن الأسود عن ابن عباس مائة  
الحاكم: (حديث صحيح على شرط الشيخين) ولم يخرجاه: ان كان عثمان بن الأسود سمع من ابن عباس - أ - ونقصه الذهبي  
(قلت: لا والله ما لحقه: توفي عام خمس مائة و مائة: وأبو حنيفة: سعيد بن جبير - أ - وذكر البخاري كل هذه  
الاختلافات في التاريخ الكبير (۱/۱۵۸) (۴۶۸) في ترجمة: (محمد بن عبد الرحمن أبو غرارة القرشي) - أ - الحديث أيضاً عند  
في الكبير (۱/۱۲۴) - أ - والبيهقي في الكبير (۱/۱۵۸) (۴۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الإسناد - وأخرجه الحاكم في المستدرک  
۲۷۰۰- أخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۱/۱۵۸) (۴۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الإسناد - وأخرجه الحاكم في المستدرک  
(۱/۴۷۲) من طريق محمد بن الصباح: به لكن بإسقاط (ابن أبي مليكة) من إسناده -

سَمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ -  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التُّرُقُفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ  
عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِمَّنْ  
دَاءٍ -

☆ ☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر  
بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔“

2702- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
سَبِّ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللَّهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لَشَبِعَكَ أَشْبَعَكَ  
بِهِ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لَقَطَعَ ظَمِنَكَ قَطْعَهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جَبْرِيلَ وَسُقْيَا اللَّهِ إِسْمَاعِيلَ -

☆ ☆ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب

امدادہ ضعیف: فیہ حفص بن عمر العدنی: ضعفہ الحافظ فی التقریب (۱۶۲۶)۔

قال ابن حجر فی (جزء ما - زمزم لما شرب له) ص (۲۷-۲۸ ط): الصحابة - طنطا: (وقد ذكر الذهبي في الميزان (۱۸۵/۲) - هذا  
حديث في ترجمة عمر بن الحسن شيخ الدارقطني في هذا الحديث: فقال: عمر بن الحسن الشاذلي القاضي ابو الحسن: ضعفه  
الذهبي: وجاء عنه انه كذبه: وكم بلابا من ذلك!! قال الدارقطني: فساله لهذا الحديث - قال الذهبي: فلقد اتم الدارقطني بسكوته عنه:  
فهذا الاسناد باطل ما اخرج به ابن عيينة قط: بل المعروف حديثه جابر من رواية عبد الله بن المومل - قلت - اي: الحافظ ابن حجر: بل  
اي ان يكون الزي اسم في هذا الكلام: الذهبي: فانه تكلم فيه فلم يصب: و الدارقطني اجل من ان يقال في حقه هذا الكلام: فان عمر  
الحسن لم يخرجه حتى يلزم الدارقطني ان يشرح حاله: وقد سلم الذهبي بثقة من بين عمر بن الحسن و ابن عيينة: فلماذا انحصر  
مع عنده في عمر: وليس آفة لهذا الحديث من عمر على ما سبقه - فقد اخرجهم الحاكم في المستدرک (۲۷۳/۱) قال: حدثنا علي بن  
شاذل العمري: ثنا محمد بن هشام: وقال: لهذا حديث صحيح الاسناد ان سلم من الجارودي اشهرى - فهذا كلام من عرف حال لهو لا  
يقل فان علي بن هشام من اللاتبات: و تبعه محمد بن هشام ثقة عنده: و ان كان ابن القطان و تبعه الشاذلي قال: انه لا يعرف: فقد  
الحاكم: ومع ذلك فقد شد في تحريجه برفع لهذا الحديث و بوصله - اما الجارودي: فقد ذكره الخطيب في تاريخه (۲۷۷/۲) وقال:  
سمعت - قلت: لهو كما قال: الا انه انفراد عن ابن عيينة بوصول لهذا الحديث: و مثله اذا انفرد لا يهتج به: فليفت اذا خالف! فقد  
في الحديث: و ابن ابي عمير: و غيرهما من الحفاظ: عن ابن عيينة: عن ابن ابي نجيع عن مجاهد - و لهو و ان كان مثله لا يقال  
اي: فيكون في تقديره لو قال مجاهد: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فيكون مرسل - و قد اخرج به سعيد بن منصور في  
عن سفيان بن عيينة كذلك: و الحكيم الترمذي في نواسر الاصول عن عبد الجبار بن العلاء: عن سفيان كذلك: و كذا اخرج به عبد  
في مصنفه (۱۸۰/۵ رقم ۹۱۳۳) و الفاكهي ايضا من طريق عبد الرزاق عن سفيان كذلك: و كذا اخرج به الدارقطني في كتاب تاريخ  
من جده عن ابن عيينة كذلك: و هذا هو المعتمد: و لا عبرة بقول: الحكم للواصل: - (له - وله شاهد من حديث جابر اخرج به ابن  
في الحج (۱۰۱۸/۲) باب: الشرب من زمزم (۲۰۶۲) و ابن ابي شيبة في مصنفه (۲۵۸/۴) (۴۶۶/۵) و احمد في مسنده (۲۵۷/۲) و  
سم (۲۷۳/۱) و البيهقي (۲۰۲/۵) و ابو نعیم في اخبار اصفهان (۲۷/۲) و المعیلي (۲۰۲/۲) و الخطيب في تاريخه (۱۶۶/۱)  
۲۱ و الطبراني في الأوسط (۸۴۹) (۲۸۱۵) (۹۰۲۷) - و ضعفه البيهقي و ابو صيري و غيرهما: و في كل طرفه مقال - وقد انظر  
في بيان علله و الكلام عليه في جزء: (ما - زمزم لما شرب له) ص (۲۰ - فما بعد) -

آپ زم زم کو پی لیا جائے تو اگر تم نے اسے اس لیے پی لیا ہوتا کہ تم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء نصیب کرے گا اگر اسے اس لیے پیا ہوتا کہ تمہارا پیٹ بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اس لیے پیا ہوتا کہ پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ختم کر دے گا یہ جبرائیل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو سیراب کیا تھا۔

**2703-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلْزِقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنا چہرہ مبارک اور سینہ ملتزم کے ساتھ ملاتے ہوئے دیکھا ہے۔

**2704-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود پر پیشانی لگائی۔

**2705-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ فَقُلْتُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری، ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے یہ حضرات جب حجر اسود کو استلام کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں

نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے کئی دفعہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷۰۳- أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۶/۵) عن سفیان بن عیینہ - و الثنی: (صو ابن الصبیح) وهو ضعيف - وانظر التخریب (۲۲۹/۱)۔

۲۷۰۴- أخرجه البيهقي (۷۵/۵) عن يحيى بن سليمان ابو سعيد الجعفي به - وابن يمان ضعيف الحديث - كما سبق - لكن أخرجه الشافعي في

اللام (۱۷۰/۲) - وعنه البيهقي في المعرفة (۲۰۶/۷) باب السجود على الحجر الاسود مع التقبيل (۹۸۲۰) عن سعيد عن ابن جريج عن

جعفر قال: (رايت ابن عباس جاء يوم التروية مسجدا رابه فقبل الركن ثم سجد عليه ثم قبله ثم سجد عليه ثلاث مرات) - فقلت

موقوفاً على ابن عباس - وأخرجه موقوفاً أيضاً الشافعي في اللام (۱۷۰/۲) والبيهقي في الكبرى (۷۵/۵) والمعرفة (۲۰۶/۷) (۹۸۲۲) عن

مسلم بن خالد عن ابن جريج عن محمد بن عباد بن جعفر قال: (رايت ابن عباس .... فذكره موقوفاً - وابن جريج مدلس وقد عمن -

مسلم بن خالد: (صو الزنجي) وهو ضعيف الحديث - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۷۴/۵) عن طريق جعفر بن عبد الله القرشي عن

محمد بن عباد بن جعفر انه رأى ابن عباس .... ثم قال: (رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هكذا - فزاد فيه: الرفع - وروى الروي

سيرة آخرة لكن فيه وهم واضطراب - راجع: تلخيص المعبر لابن حجر (۲۶۶/۲) - و سواني من وجه آخر عن ابن عباس في المعبر

بمسندني ليس فيه ذكر السجود -

۲۷۰۵- أخرجه البيهقي في سننه (۷۵/۵) عن ابن جريج به -

2706- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هُرْمُزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھ دیتے تھے۔

2707- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي بِعُقُوبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو اس وقت جب تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

2708- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

2707- أخرجه البيهقي في سننه (٧٦/٥) عن عبد الله بن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس: به مرفوعاً- وعبد الله بن مسلم ضعيف: فقلعه من طريق فيه: فأخرجه مرة عن مجاهد عن ابن عباس: ومرة أخرى عن سعيد عن ابن عباس: وقد يكون أخرجه عنهما جميعاً- وعلى كل حال فهو ضعيف لا تصح روايته-

2707- أخرجه ابن خزيمة في صحيح (١٨٠/٤) (٥٦٤): حدثنا يونس بن عبد الأعلى... بإسناده ومنتبه- وأخرجه الحاكم في المستدرک (٤٥٢/١) والبيهقي في الكبرى (١٩٠/٥) باب: ما لا يأكل المهرم من الصيد والطحاوي في المعاني (١٧١/٢) باب الصيد يذبحه الحلال في العمل: قل للمهرم ان يأكل منه ام لا! وابن عبد البر في الاستذكار (٢٧٧/١١) من طريق عن ابن وهب... بإسناده- وأخرجه ابو حمزة في المعجم (٤٢٨/٢) باب: لحم الصيد للمهرم (١٨٥١) والترمذي في المعجم (٢٠٤/٢) باب: ما جاء في اكل الصيد للمهرم (٨٤٦) والنسائي في السنن (١٨٧/٥) باب: اذا اثار المهرم الى الصيد فقتله الحلال ومن طريقه ابن عبد البر في التمهيد (٦٢/٩) والاسنن (٢٧٨/١١) وابن حبان في المعجم (٢٨٢/٩) باب: ما يباح للمهرم وما لا يباح (٢٩٧١) عن قتيبة بن سعيد عن يعقوب بن عبد الرحمن... به- وأخرجه - ايضاً - احمد (٣٦٢/٢): ثنا سعيد بن منصور وقيس بن سعيد قال: ثنا يعقوب بن عبد الرحمن... به- وقال الترمذي: (المطلب لا يعرف له سماعاً من جابر)- وقال النسائي: (عمرو بن ابي عمرو ليس بقوي في الحديث وان كان روى له مالك)- وقال ابن ابي حاتم في (المراسيل) ص (٢١٠): (المطلب بن عبد الله عامة احاديثه مراسيل لم يدرك احداً من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا رسول بن سعد وسليمان بن الاكوع ومن كان قريباً منهم ولم يسمع من جابر ولا من يزيد بن ثابت ولا من عمران بن حصين)- قاله- ونقل الترمذي نحوه عن البخاري: كما في (العلل الكبير) للترمذي ص (٢٨٧-٢٨٦)- وهكذا قال ابن الترمذي في الجوهر النقي (١٩١/٥) وابن عبد البر في المعجم (١٣٨/٢) وله علة أخرى وهي ضعف عمرو بن ابي عمرو: مولى المطلب- قال ابن خزيمة: (خبر ساقط: لانه عن عمرو بن ابي عمرو وهو ضعيف)- قاله- وقد اختلف عليه في اسناده ايضاً: كما نراه في (نصب الرابة) (١٣٨/٢)- وقد ضعفه ابن الترمذي وغيره برتبة العلل المذكورة- قال الترمذي: (حديث جابر حديث مفسر- والمطلب لا يعرف له سماعاً عن جابر- والعمل على هذا عند أهل العلم- لا يرون بالصيد للمهرم بأساً: اذا لم يضطروا او ليصده من اجله- قال الشافعي: لهذا من حديث روي في هذا الباب واقيس- والعمل على هذا- وهو قول احمد واماؤه)- قاله-

2708- أخرجه الشافعي في الامم (٢٠٨/٢) باب: طائر الصيد وفي المسند في المعجم (٢٢٢/١-٢٦٢- ترتيب المسند) باب: فيما يباح للمهرم وما يهرم وما يترتب على ارتكابه من المهرمات مثاليات (٨٢٩) ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في (المعرفة) في سنن (٤٢٩/٧) باب: ما يأكل المهرم من الصيد (١٠٥٧٩)- وابن ابي يحيى شيخ الشافعي وهو الامام المصنف المتروك بل كذبه بمفسوم- والشافعي حسن الظن به-



☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2769- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2711- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَمَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَخْبَرَنِي مَنِ سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرُو نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَذَكَرْتُ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَإِنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْحَابَهُ فَآكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ قَوْلُهُ اصْطَدْتُهُ لَكَ وَقَوْلُهُ وَلَمْ

۲۷۰۹- أخرجه الطحاوي في المعاني (۱۷۱/۲) عن ابن أبي داود بإسناد آخر فقال ابن أبي مريم أخبرنا إبراهيم بن سويد حدثني عمرو بن أبي عمرو عن المطالب عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ..... به - كذا من مسند أبي موسى - وراجع: نصب الراية (۱۲۸/۲) تلخيص المعبر (۲۷۶/۲) مجمع الزوائد للبرقشي (۲۲۲/۲) -

۲۷۱۰- أخرجه الشافعي في الموضع السابق ذكره ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۰/۷) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۸۲) و أخرجه أيضًا الطحاوي في المعاني (۱۷۱/۲) من طريق عبد العزيز - وهو المداهدي - ..... به - وقال البيهقي: (فكنا قال الشافعي و ابن أبي يحيى أحفظ من المداهدي - ..... به - وقال البيهقي: (فكنا قال الشافعي و ابن أبي يحيى أحفظ من المداهدي و سليمان مع ابن أبي يحيى أحفظ من المداهدي - قال احمد: وكذلك أخرجه يعقوب بن عبد الرحمن اللخنداني و يحيى بن عبد الله بن سالم و غيرهما

عن عمرو عن المطالب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم) - ..... به - و هو الكلام في المداهدي - ۲۷۱۱- راجع ما قبله - و للمحدث ثابته بن عمرو من رواية عثمان بن خالد العنسي ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر بنخوة مرفوعاً - أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۰۰/۶) - بتحقيقنا ۲ في ترجمة عثمان بن خالد و الخطيب في (الرواة عن مالك) كما في تلخيص المعبر لابن حجر (۲۷۶/۲) - وقال ابن عدي: غير معطوف عن مالك ولا أعلم برؤية غير عثمان بن خالد و ذكر ابن عدي ان احاديث عثمان كلها لم يورث معروفة - و ذكر الخطيب انه نحرده به عن مالك - وقال ابن حجر و عثمان ضعيف جداً -

يَأْكُلُ مِنْهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عَنْ عُثْمَانَ.

☆☆ عبدالله بن ابوقادہ اپنے والد (حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوا، میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا، میں نے ایک نیل گائے کو دیکھا اور اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر میں نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا اور اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور میں نے اسے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان حضرات نے وہ گوشت کھالیا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتادی گئی تھی کہ میں نے اسے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ”یہ میں نے آپ ﷺ کے لیے شکار کیا“ اور یہ الفاظ ”نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھایا“ اس کا تذکرہ صرف معمر نامی راوی نے کیا ہے۔

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ایک محکم آیت ہے:

”ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو اس وقت شکار کو قتل نہ کرو۔“

اس آیت کی تفصیل کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے اس کے مفہوم کے بارے میں قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں کیا جاسکتا۔

اس حوالے سے ایک اختلافی مسئلہ یہ ہے: جو شخص شکار کو مار دیتا ہے اس پر واجب کیا ہوگا؟ اس شکار کی قیمت لازم ہوگی یا اس کی مانند (جانور صدقہ کرنا) لازم ہوگا؟

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسکے مثل کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک آدمی کو قیمت کی

۲۷۱۲- أخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۳۱) باب: اذا صاد الحلال فاقصد للمحرم الصيد اكله- و باب: اذا رأى المحرمون صيداً فمضوا: فظن الحلال (۱۸۳۲) وفي المنافي (۱۱۹۹) باب: غزوة المدينة و مسلم في الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و النسائي في المناسك (۱۸۵/۵-۱۸۶) باب: اذا ضحك المحرم: فظن الحلال للصيد..... و ابن ماجه في المناسك (۲۰۹۲) باب: الرخصة في ذلك اذا لم يصده من طريق عن يحيى بن ابي كثير بسند الاسناد- و أخرجه عثمان بن عبد الله بن موصعب عن عبد الله بن ابي قتادة..... به- أخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۲۴) باب: لا ينسبر المحرم الى الصيد: لكي يصطاده الحلال و مسلم في الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و النسائي في المناسك (۱۸۶/۵) باب: اذا اثار المحرم الى الصيد: فقتله الحلال و الطحاوي في المعاني (۱۷۳/۲) و احمد في المسند (۲۰۲/۵) و أخرجه صالح بن ابي حسان عن عبد الله بن ابي قتادة..... به- أخرجه احمد (۲۰۷/۵) و أخرجه عبد العزيز بن ربيع عن عبد الله بن ابي قتادة..... به- أخرجه مسلم في الحج (۱۱۹۶) باب: تحريم الصيد للمحرم و احمد (۲۰۵/۵-۲۰۶) و ابن حبان (۲۹۶۶) و البيهقي (۲۲۲/۵) و أخرجه مالك في الحج (۲۵۱/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد: عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة..... به- و من طريق مالك أخرجه البخاري في المناسك و الصيد (۵۴۹۱) باب: ما جاء في الصيد و مسلم في الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹۶) و الترمذي في الحج (۲۰۵/۲) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸۴۸) و الطحاوي في المعاني (۱۷۳/۲) و احمد في المسند (۲۰۱/۵) و أخرجه مالك عن ابي النضر- مولى عمر بن عبد الله التيمي- عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة..... به- أخرجه مالك في الموطا في الحج (۲۵۰/۱) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد (۷۶) و البخاري في جزاء الصيد (۲۷-۲۸/۱) باب: لا يمين المحرم الحلال في قتل الصيد (۱۸۳۲) و مسلم في الحج (۸۵۲/۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹۶) و ابو داود في المناسك (۱۷۱/۲) باب: نعم الصيد للمحرم (۱۸۵۲) و الترمذي في الحج (۲۰۲/۲) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸۴۷) و النسائي في الحج (۱۸۲/۵) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد و البيهقي في المعرفة (۱۲۸/۷) باب: ما باكل المحرم من الصيد (۱۰۵۷۶)-

ادائیگی یا اس کی مثل کی ادائیگی دونوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو اس کی قیمت ادا کر دے اگر وہ چاہے تو اس کی مانند جانور خرید کر (اس کی قربانی کر لے یا صدقہ کر لے)۔

اس بات پر تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے، اگر حالت احرام والا شخص شکار کو قتل کر دیتا ہے تو اس پر بدلہ دینا لازم ہے کیونکہ اس بارے میں قرآن کی نص موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص حرم کی حدود میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے تو حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اس شخص کو بھی بدلہ دینا لازم ہوگا۔

امام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات نقل کی ہے، ایسے شخص پر کوئی بدلہ لازم نہ ہوگا۔

اس بارے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، حرم کی حدود میں شکار کو مارنا حرام ہے، اختلاف صرف اس کے کفارے کے بارے میں پایا جاتا ہے، کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”کیا انہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم نے اسے امن والا حرم بنایا ہے۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن مکہ کو قابلِ احترام قرار دے دیا تھا۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس  
صرف ایک کفارہ لازم ہوگا، جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

2713 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ فَأَهْدَى لَهُ طَائِرٌ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَا كُلُّ مِمَّا لَسْتُ مِنْ أَكْلَاءِ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ فِي ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ إِنَّمَا اضْطَيْدَ لِي وَأُمِيتَ بِاسْمِي .

☆ ☆ یحییٰ بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے چند اور لوگوں سمیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا، انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں پرندہ پیش کیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسرے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ اسے کھالیں اور ذرا اسے کھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا: کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے آپ نہیں کھاتے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کے بارے میں میری حیثیت تمہاری طرح نہیں ہے، اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔

۱. بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

٢٧١٢- أخرجه عبد الرزاق في المتماثل (٤/٤٢٢) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (٨٢٤٥) ومن طريقه البيهقي في الكرم (١٩١/٥) بهذا المتن - وأخرجه عبد الرزاق في المتماثل (٤/٤٢٤) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (٨٢٤٦) عن حماد بن عيسى بن عمرو عن أبيه - وأخرجه الشافعي عن مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الله بن عامر بن ميمونة قال: قال رسول الله - من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (٧/٤٢٢) باب: ما يأكل المحرم من الصيد (١٠٥٩٢) -

2714- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي رَجُلٌ أُكْرَى فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنْ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَا حَاجَّ لَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ مِثْلَ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لَكَ حَاجًّا .

☆ ☆ ابو امامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اس طرح چیزیں کرائے پر دیتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں: تمہارا حج نہیں ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: جس مسئلے کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جب تم اپنے پروردگار کے فضل کو تلاش کرو۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حج ہو گیا ہے۔

2715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نُكْرَى ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆ ☆ ابو امامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں (حاجیوں کو) کرائے پر (سواری پر جانور) دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور یہ فرمایا: تم حاجی ہو۔

2716- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ نَسِي تَيْمِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2717- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ - يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَمَّنْ لَقِيَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُرْمَى فَبَجَلَ يَقُولُ لَا حَرَاجَ لَا حَرَاجَ .

☆ ☆ اخرجہ ابن ابی حاتم من طریق عباد بن العوام عن العلاء بن المسيب - به - واخرجہ عبد الرزاق عن الثوري عن العلاء بن المسيب - به - لكنه قال: (عن رجل من بني تميم) بدلًا من (ابن أمية التيمي) - كذا في (التعليق البصري) -

☆ اخرجہ الواحدي في (أبواب النزول) ص (٤١) من طريق عيسى بن مسعود - حدثنا مروان بن معاوية الفزاري - به -

☆ اخرجہ احمد (١٥٥/٢): ثنا عبد الله بن الوليد - يعني: العنبي - ثنا سفيان - به - بسند لا يثبت -

☆ اخرجہ البخاري (٢٨٢/٤): كتاب الحج: باب الذبح قبل العلوق - رقم (١٧٢١) - و البیہقی في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج: باب الذبح قبل العلوق - رقم (١٧٢١) - و البیہقی في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج: باب الذبح قبل العلوق - رقم (١٧٢١) -



☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہو یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2718- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

☆☆ علاء بن مسیب بنو تیم سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صاحب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔

اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2719- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو الْمُفْقِيمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِي قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نُّكْرِي فَهَلْ لَنَا حَجٌّ قَالَ أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ وَتَحْلِقُونَ رُءُوسَكُمْ قُلْنَا بَلَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ) فَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ.

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ (حاجیوں کو جانور) کرا دیتے ہیں تو کیا ہمارا حج ہو جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ میں عرفات میں نہیں جاتے، جمرات کو نکلیاں نہیں مارتے، اپنا سر نہیں منڈواتے، ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: میں نے مجھ سے سوال کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے: ”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2720- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هَفْصَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صَرُورَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

2718- لَمْ نَذَرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ - وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ - عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ فِي الْحَدِيثِ قَبْلَ الْعَلَاءِ مِنْ سُفْيَانَ - بِمَعْنَى تَسْبِيحِ النَّبِيِّ - وَ قَدْ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ - وَ عَطَاءُ بْنُ الْعَرَاءِ - وَ مَرْثَانَ بْنَ مَرْثَانَ - وَ مَرْثَانَ بْنَ مَرْثَانَ - عَنْ الْعَلَاءِ - وَ الْمُسَيَّبِ - فَقَالُوا (عَنِ الْعَلَاءِ - عَنْ أُمَامَةَ النَّبِيِّ -)

2719- أَرْجَاهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ (۱۵۵/۲) : نَحْنُ أَسْبَاطُ - بِه -

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں مجرد ہوں گا۔

2721- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ

عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ صَرُورَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کسی مسلمان کو مجرد (راہب) کہا جائے۔

2722- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَذْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِي غَرَزِ الرَّحْلِ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ أَوْ مَا تُرِيدُ قَالَ أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ . قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار حجۃ

الوداع کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے آپ ﷺ تھوڑا سا بلند ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بات سن لی ہے لوگوں سے پیچھے موجود ایک شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے یا آپ ﷺ کی مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرو پانچ نمازیں ادا کرو مال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ ﷺ نے کتنا عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی؟

میں نے جواب دیا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔

2723- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

لَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْجَمَلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَرَمٌ إِلَّا فِي

2723- أخرجه البيهقي في سننه (١٦٥/٥) كتاب الحج باب من كره ان يقال للنبي لم يبعج (صروقة) - قال: أخبرنا أبو الحسن بن عثمان بن سليمان بن أحمد بن أيوب ثنا عثمان بن أيوب به - قال البيهقي: (قال سليمان بن أحمد: لم يرفعه عن سليمان بن معاوية - الحديث عند الطبراني في الأوسط (١٢٩٧): حدثنا أحمد - يعني أحمد بن محمد بن صدقة - قال: نا تعيب بن أيوب به - ومن طريق الطبراني أخرجه البيهقي عن عثمان بن أيوب: نا تعيب: كما تقدم -

2723- أخرجه البيهقي في سننه (١٦٥/٥) كتاب الحج باب من كره ان يقال للنبي لم يبعج صروقة من طريق الدارقطني به - قال البيهقي: أخرجه عمر بن قيس و ليس بالقوي ..... وقد أخرجه سليمان بن عبيدة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا و أخرجه ابن جرير عن عمرو عن عكرمة من قوله و نفى ان يكون ذلك عن ابن عباس او عن النبي صلى الله عليه وسلم فإله أعلم -

وَجْهَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب امام محدث حافظ ابو فضل بغدادی، سمع عبداللہ بن بکر سہمی، و ابانعم، و عبد صمد بن نعمان، و عفان، و مسلم بن ابراہیم، و قسطنطین۔ و روى عنه یحییٰ بن صاعد، و اسماعیل صفار، و ابو بکر نجاد، و عثمان بن سماک و خلق۔

2724- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی اور مرد احرام میں اپنے سر کو کھلا رکھے گا۔

2725- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَأَذَّ لَقِينَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثُّوبَ عَلَى وُجُوهِنَا سَدَلًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم (خواتین) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئیں، ہم حالت احرام میں تھیں جب کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتیں۔

2724- أخرجه ابن عدي في الكامل (١٩/٢) - بتحقيقنا ١ - و عنه البيهقي في الكبرى (٤٧/٥) و أخرجه العقيلي (١١٦/١) و الطبراني في الكبير (٢٧٠/١٢) و الأوسط (٦١٢٢) من طريق عن عبد الله بن رجاء ..... به - وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا أعلم برفعه عن عبيد الله غير ابن الجبل لهذا - و أبو الجبل لا يعرف له كثير شيء - و هو معروف بسوءين الحديثين) - ١ - وقال الطبراني في الأوسط: (لم يرفع هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر إلا أبو الجبل - فرفعه عبد الله بن رجاء) - ٢ - قلنا: و أبو الجبل ضعف يحيى بن معين وغيره وذكر له ابن عدي و العقيلي هذا الحديث في ترجمته في الضعفاء - قال الزيلعي في (نصب الراية) (٩٢/٢): (وقال الدارقطني في علل أبي يونس هذا ضعيف و قد خالفه جماعة كابن عيينة و قتاد بن ديمة و أنس بن مالك و عبد الرحمن بن سليمان و ابن سيرين و أسماء اللزقي و غيرهم) فرواه عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً و هو الصواب - انتهى - وقال البيهقي: و أبو الجبل ضعيف عند أهل العلم بالحديث و المحفوظ موقوف - انتهى - و قال ابن القطان في كتابه: أبو يونس بن محمد أبو الجبل مختلف فيه: فقال أبو زرعة: منكر الحديث - وقال أبو حاتم: لا بأس به - فخرج من هذا أن حديثه غير صحيح - انتهى كلامه - و أخرجه ابن عدي في الكامل العقيلي في ضعفاته و علله بابي الجبل و قال: لا يتابع على رفعه إنما يروى موقوفاً - انتهى -

2725- أخرجه البيهقي في سننه (٤٧/٥) كتاب الحج باب المرأة لا تتكبر في إحرامها و لا تلبس القفطانين من طريق الدارقطني به تنبيه: و رفع في المطبوع من سنن الدارقطني عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ..... فذكره مرفوعاً - و الصواب: مرفوعاً كما أنشأه - و هو الذي ذكره البيهقي في السنن و الذي أنشأه الزيلعي في نصب الراية (٩٧/٢) -

2726- أخرجه أبو داود في المناسك (٤١٦/٢) باب: في المحرمة نكطي و جوسوا (١٨٢٢) و ابن ماجه في المناسك (٩٧٩/٢) باب: المحرمة تصل الثوب على و جوسوا (٢٩٢٥) و ابن خزيمة (٢٠٢/٤) (٢٠٤) و البيهقي في الحج (٤٨/٥) باب: المحرمة تلبس الثوب من علم فيستر و جوسوا و نجافى عنه - و ابن الجارود (٤١٨) من طريق يزيد بن أبي زياد ..... به - وقال البيهقي: (و كذلك أخرجه أبو عروبة محمد بن فضيل و علي بن عاصم عن يزيد بن أبي زياد و خالد الحارثي عن عروبة بن عروبة فرياد روى عنه عن يزيد فقال: عن مجاهد قال: قالت أم سلمة ..... فذكره - و يزيد بن أبي زياد ضعيف كهر فطور و صدر بخلقن قاله ابن حجر في (التفريب) (٣٦٥/٢) -

2726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرُّكْبَانَ أَرْسَلْنَا يَدَانَا مِنْ فَوْقِ رُءُوسِنَا عَلَى وُجُوهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا. خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم حالت احرام میں تھے جب ہمارا کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے سروں پر موجود کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتی ہیں اور جب وہ گزر جاتا تو ہم اُسے ہٹا دیتی تھیں۔

2727- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ الرُّكْبُ فَتَسِيلُ الْمَرْأَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں، ہم حالت احرام میں تھیں، کوئی سوار ارے پاس سے گزرتا تو عورت اپنے سر پر موجود کپڑے کو اپنے چہرے کے آگے کر لیتی۔

2728- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَّتْ بَرَجُلٍ نَاقَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكْفَنَ فِي ثَوْبِهِ وَيُغْسَلَ وَلَا يَغْطَى وَجْهُهُ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا، وہ حالت احرام میں تھا، اس کا حال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، اسے غسل دیا جائے لیکن اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہ جائے، اسے خوشبو نہ لگائی جائے، قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْكَابَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمْلٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل کرنا لازم نہیں ہے۔

2730- أخرجه الطبراني في معجمه (۲۸۰/۲۳) رقم (۶۰۸): حدثنا أبو يحيى الرازي: حدثنا محمد بن أبي عمر: وفي (۲۹۱/۲۲) رقم (۹۲۶): حدثنا أحمد بن عمرو الخلال: ثنا يعقوب بن حميد: كذا نصا - محمد بن أبي عمر و يعقوب بن حميد - قال: حدثنا سفيان عن يزيد بن - و - حميد: ذكره الزيلعي في نصب الراية (۹۶/۲) و عزاه للطبراني و السارقطني ما كذا عليه - وقال السيشي في مجمع الزوائد (۲۲۲/۳): أخرجه الطبراني في الكبير: وفيه يزيد بن أبي زياد: نفع ابن المبارك وغيره: و ضعفه جماعة - (۵۱) -

2731- تقدم - و سيأتي قريبا من طرق عديدة -

2732- أخرجه الشافعي في مسنده (۹۰۶ - ترتيب): أخبرنا سعيد عن ابن جريج عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال: (ليس على النساء رمْلٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ) - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في سننه (۸۵/۵) كتاب الحج: باب: لا رمل على النساء -



**2730-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ . وَقَالَ ابْنُ بُهْلُولٍ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَا عَلَى الْمَرْوَةِ . وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون صفا و مروہ کے بالکل اوپر نہیں چڑھے گی اور وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز بلند نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں: خاتون صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی۔

**2731-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت اللہ (کے طواف کے دوران) اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا خواتین پر لازم نہیں ہے (یعنی ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے)۔

**2732-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ عِدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَغْطُوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کر رہے ہیں: ایک شخص عرفہ کے دن صبح کے وقت اپنی سواری سے گر گیا وہ حالت احرام میں تھا اس کا انتقال ہو گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

**2733-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ وَلَا تَخْمُرُوا رَأْسَهُ .

۲۷۳۰- أخرجه البیهقی فی سننه (۵/۱۶۶) کتاب الحج باب المرأة لا ترفع صوتها بالتلبية من طريق الدارقطني به - و إسناده صحيح رجاله ثقات -

۲۷۳۱- تقدم أخرجه من طريق سعيد عن ابن جبر -

۲۷۳۲- أخرجه البخاري (۵۱۲/۱) کتاب جزاء الصيد باب المحرم يموت بعرفة و لم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يودي عنه بقوم

الحج للحدیث (۱۸۱۹) و مسلم (۸۶۵/۲) کتاب الحج باب ما يفعل بالمحرم اذا مات الحديث (۱۲۰۶) و ابو داود (۲۹۹/۲) کتاب

الجنائز باب المحرم يموت كيف يصنع به الحديث (۲۲۲۸) و الترمذي (۲۷۷/۲) کتاب الحج باب ما جاء في المحرم يموت في

احرام الحديث (۹۵۱) و النسائي (۲۹/۱) (۱۹۷/۵) و ابن ماجه (۱۰۲۰/۲) کتاب الجنائز باب المحرم يموت الحديث (۲۰۸۱) و

الهيتمي (۱۶۶) و احمد (۲۲۰/۱) من طريق عن عمرو بن دينار به - و للحديث طريق اخر عن سعيد بن جبر -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں۔“

2734- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعَ عَمْرُو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَادْفِنُوهُ فِي ثَوْبِهِ وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور فوت ہو گیا وہ شخص حالت احرام میں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں دفن کر دو تم اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

2735- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ قَالَ خَمِّرُوهُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں فوت ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم اسے ڈھانپ دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2736- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَمِّرُوا وَجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے مردوں کے سرے ڈھانپ دیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2738- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

۲۷۳۸- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۶) كتاب الجنائز: باب المحرم يموت من طريق حفص بن غياث عن ابن جريج - به - قال البيهقي: (وقدنا ان صح بنسود لرواية ابراهيم بن ابي هرة في الامم بتخفيف الوجه الله ان ابا عبد الله العاقل و ابا سعيد بن ابي عمرو الجعفرنا ان ابا العباس محمد بن يعقوب حدثنا: ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل: ثنا بعض الكوفيين: وهو عبد الرحمن بن صالح - فذكر فيها العميت بمثله - قال عبد الله: فحدثت به ابي: فانكره وقال لنا اخطا فيه حفص فرفعه: وحدثني من هجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء مرملة - قال الشيخ - يعني: البيهقي -: وكذلك أخرجه التوري وغيره عن ابن جريج مرملة - وروي عن علي بن عاصم عن ابن جريج كما أخرجه حفص وهو ولفظ - والله اعلم - اه -

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَمِنْ فَوْقَ بَعِيرِهِ فَوْقَصَ وَقَصَّا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبُسُوءَ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكَبَّى . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ هَلْ أَخْبَرَكُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ آيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اسے اس کے یہی دو کپڑے (یعنی احرام کے دو کپڑے) پہنا دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا سعید بن جبیر نے آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ وہ شخص کون سی جگہ پر گرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2739- قُرِّءَ عَلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرُو إِيَّايَ عَنْهُ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالسَّنَادَيْنِ جَمِيعًا . ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2740- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَّ عَنْ بَعِيرِهِ فَوْقَصَهُ وَقَصَّا فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبُسُوءَ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَبَّبًا . ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو اس کا سر ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو اس کا سر ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

2741- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

۲۷۳۸- تقدم من طريق الحكم بن عتيبة عن محمد بن عمرو - وهذا أخرجه البيهقي في الكهرى (۲/۲۹۱) كتاب الجنائز بابية المصوم بموت من طريق عيسى بن يونس ثنا ابن جريج به - و محمد بن عبد العزيز بن أبي رواد قال المافظ في التفسير (۱/۵۸۸) (صلى بغيره) وكان مرعياً فرط ابن حبان قال مشرك (۱) - ۵۱ -

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُمَرَ وَإِيَّاهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2742- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُرُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

الْحَسَنُ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَائِدَةُ الْمُكْتَبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَاتَ فِي هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو کسی حاجی یا عمر نے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام میں) فوت ہو جائے گا اس کی پیشی نہیں ہوگی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی، ابوحسن کوئی، نزیل واسط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار

یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۵۷)۔

2743- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَر

رَزَقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي آدَمَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ أَيُذِيكَ هَؤُلَاءِ قَالَ تَعَمُّ قَالَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْلُقَ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَذِيَّةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُطْعِمَ لَرَقًا بَيْنَ بَيْتَيْ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

2742- أخرجه أبو جلي (٤٦٨) و أبو نعيم في الحلية (٢٦٥/٨ - ٢٦٦) و الخطيب في التاريخ (٣٦٩/٥) و ابن عدي في الكامل (٦١/٧) من طرق عن عائذ ..... به و أخرجه ابن عدي في الكامل و البيهقي في المجمع (٢١١/٢) و ابن عراقي في تنزيه الشريعة (١٧٢/٢) - بمائذ لهذا و هو ضعيف عند آئمة الحديث - وقد أخرجه ابن عدي في الكامل (٦١/٧) من طريق أبي البختري: عبد الله بن محمد بن تاركنا لا حسين بن علي الجعفي: ثنا محمد بن مسلم الطائفي عن سفيان الثوري عن رجل عن عطاء ..... به - وقال أبو البختري: يقال لهذا الرجل: عائذ بن مبير - قلت: وقد اختلف فيه علي محمد بن مسلم و ذكره ابن عدي و جوده الاختلاف فيه - ثم قال (٦٢/٧): (و كل لهذا اللاحديث غير محفوظ) - ثم حوله طريق آخر: فأخرجه الطبراني في الأوسط (٥٢٨٨) من طريق محمد بن صالح العدوي: ثنا حسين بن علي الجعفي عن جعفر بن برقان: حدثني الزهري عن عمرو عن عائشة - به - وقال الطبراني: (لم يرو لهذا الحديث عن الزهري إلا جعفر بن برقان - لم يرو عنه: حسين الجعفي) - و في الإسناد عطل: منزه: تفرد جعفر بن برقان به - و هو ضعيف - ثم انه احدث وجوده الاختلاف علي حسين بن علي الجعفي - و بقت الإشارة الي الاختلاف في روايته في لهذا الحديث - وقال البيهقي في المجمع - ايضاً - (٢١١/٢): (و في إسناد الطبراني: محمد بن صالح العدوي لم اجد من ذكره) - و لكن قال: (و بغيره رجاله رجال الصحيح) و غفل عن جعفر ابن برقان - و الحديث ثابته من حديث جابر بن عبد الله مرفوعاً بنحوه - أخرجه ابن عدي في الكامل (٥٥٦/١) - بتحقيقنا (في ترجمة اسماء بن بشر: أبو يعقوب الكاهلي) و قال: (و هو في عداد من يضع الحديث) - و - و اسند كذبته عن أبي بكر بن أبي شيبة و موسى بن هارون الصال - 2743- أخرجه البخاري في المصنف (١٨١٧-١٨١٨) باب: النسل ثابة و في المنذري (٤١٥٩) (٤١٩١) باب: غزوة المدينة و الطيالسي (٢١٦٥) و ابن خزيمة (٢٦٧٧-٢٦٧٨) و ابن حبان (٢٩٧٩-٢٩٨١) و البيهقي في الكبرى (٨٧/٥) و الطبراني في الكبير (١٩/رقم ٢٢٤-٢٢٥) من طرق عن ابن أبي نجيع ..... به -



☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر ریگ رہی تھیں، یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سرمٹہ والیں، حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور نبی اکرم ﷺ نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کو کھول لیں گے، چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک ”فرق“ چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کر دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

2744- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ لَهُ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَوَامُ رَأْسِكَ . فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْلُقَ وَيَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَنْسُكَ . قَالَ سُفْيَانُ فَزَلَّتِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ رَأْسِهِ) الْآيَةُ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ لگا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سرمٹہ والیں اور تین دن روزے رکھیں یا ایک ”فرق“ چھ مسکینوں کو کھانے کے لیے دیں یا قربانی کر لیں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: (اسی واقعے کے بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ ہدیہ دے۔“

2745- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الرَّزَّاجِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَاهُ وَقَمْلُهُ يَتَسَاقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَوَامُكَ . قَالَ نَعَمْ . فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْلُقَ وَهُمْ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

2744- أخرجه البخاري في البيهقي (119/1) باب: غزوة المدينة وفي الطب (57/2) باب: العلف من الذئب ومسلم في الحج (12/1) باب:

جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به آذى وجوب الفدية لعلقه وبيان فدية ما وجب في الحج (902) باب: ما جاء في المحرم بحلق رأسه في إمرائه ما عليه وفي التفسير (2976) باب: ومن سورة البقرة وأحمد (281/6) والطبراني في الكبير (19/1) باب:

2745- وابن خزيمة (2677) والمصبري (709) من طريق عن أبيوب ..... به-

2745- مسلم بن خالد الزنجي صحيحه وابن جرير طبرستان وقد ضمنه لكن ورد الحديث بطريق وجه عن مجاهد بن جهم بمضمون في الرماض:

المساجين و ياتي البعض الآخر في الروايات الآتية-

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سرمند وائیں، حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے نبی اکرم ﷺ نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول دیں گے کیونکہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے متعلق حکم نازل کیا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک جانور قربان کر دیں یا تین دن روزہ رکھ لیں۔

2746- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَسَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ بَحْتٍ قَدْرَ لَهُ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُؤْذِيكَ هَوَامُ رَأْسِكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ اخْلُقْ . فَأَنْزِلَتْ هَذِهِ آيَةٌ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَالْصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے یہ حدیبیہ کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سرمند وادو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔“

روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے صدقے سے مراد یہ ہے: چھ مسکینوں کو ایک ”فرق“ دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے: بکری کی قربانی دینا جائے۔

2746- أخرجه البخاري في المرض (5665) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع، و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى، ووجوب الفدية..... و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المحرم بحلق راسه في اهرامه ما عليه، و ابن خزيمة في صحيحه (2677) و ابن حبان في الحج (292/9) باب: الكفارة (2981) و الطبراني في التفسير (2246) و الواحدي في اسباب النزول ص (27) و الطبراني في الكبير (19/رقم 223-226) و البيهقي في الكبير (5/50) من طرق عن سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و سفيان عن مجاهد- و سفيان عن مجاهد- و أخرجه البخاري في المحرم (1815-1816) و في المغازي (1190) باب: غزوة الحديبية و في الطب (5702) باب: الحلق من الاذى و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى..... و ابو داود في السنن (1869) باب: في الفدية و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المحرم بحلق راسه في اهرامه ما عليه و في التفسير (2972) و النسائي في السنن (5/195-196) باب: في المحرم بوزنه القل في راسه و في..... كما في التحفة (202/298/8) و الطبراني في تفسيره (2246-2248-2249-2250) و ابن الجارود (450) و البيهقي (5/50-51) و الطبراني في الكبير (19/رقم 223-226-227-228) من طرق عن مجاهد..... به-

2747- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

نُحَيْلٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبِأَصْلِ كُلِّ نَعْرَةٍ وَبِأَعْلَاهَا قَسْلَةٌ أَوْ صُؤَابٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ هَذَا لِأَذَى أَمْعَكَ نُسْكٌ. قَالَ: قَالَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ ثَلَاثَةَ أَصْعٍ مِنْ تَمَرٍ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس تکلیف میں ہو کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

2748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرِنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرَمِ يُقْلِمُ أَظْفَارَهُ قَالَ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفِّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے حالت احرام والے شخص کے بارے میں جواب دینے ناخن تراش لیتا ہے یہ فرماتے ہیں: وہ ہر ایک ہتھیلی کی طرف سے اناج کا ایک صاع کھلائے گا۔

2749- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مَنَى إِلَى وَجْهِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكُونُوا آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَصَ لِلْحَائِضِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ منیٰ سے ہی جس طرف بھی ان کا رخ ہوتا تھا واپس چلے جایا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا کریں (وہاں سے گھر جایا کریں) البتہ آپ ﷺ نے حیض والی عورتوں کو یہ اجازت دی (کیونکہ وہ طواف کے لیے بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن اسحاق مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے ”قد ریه“ عقائد کے

مالک تھے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۱)۔

2747- أخرجه أبو داود في الصحيح (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۸) من طريق يزيد بن زريع عن داود بن- وأخرجه حماد عن داود عن النعماني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن- وهكذا قال حماد عن داود عن أبي داود في الصحيح (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۷)- وأخرجه أبو داود عن كعب بن عجرة بنحوه- أخرجه النسائي في المناسك (۱۹۵/۵) باب: في المحرم يوزنه الفيل في راسه- وأخرجه عبد الله بن مفضل عن كعب بنحوه- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۸/۲) باب: فدية المحصر (۲۰۷۹)- وأخرجه محمد بن كعب عن كعب بنحوه- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۹/۲) باب: فدية المحصر (۲۰۸۰)-

2748- إسناده ضعيف فيه المغيرة بن الأشعث- قال العقيلي (لا يتابع على حديثه)- وأظن الضملاء الكهجر (۱۷۷/۶) والموازن

(۱۸۸۸/۶)

**2750-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُتَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رَفَعَ الْحَدِيثَ - قَالَ مَنْ أَكَلَ كِرَاءَ بَيْتٍ مَكَّةَ أَكَلَ نَارًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے۔

**2751-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا جُعِلَ الْحَصَى لِيُحْصَى بِهِ التَّكْبِيرُ يَعْنِي حَصَى الْجِمَارِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے: اس کے ساتھ تکبیر بھی کہی جائے۔  
راوی کہتے ہیں: اس سے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

**2752-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَتَحْتَسِبُ أَنَّهَا تَنْقُصُ فَقَالَ إِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا رُفْعٌ وَلَوْ لَا ذَلِكَ رَأَيْتَهَا أَفْثَالَ الْجِبَالِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ جو جمرات کو ہر سال اتنی کنکریاں ماری جاتی ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں: یہ ختم ہو جائیں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں انہیں اٹھالیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو تمہیں یہاں پہاڑوں کی طرح (کنکریوں کے ڈھیر) نظر آئیں۔

**2753-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَمُرَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعَجِّلِ الرِّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لَأَجْرِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر

۲۷۵۰- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۱- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۲- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۳- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۴- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۵- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -

۲۷۵۶- لهذا الحديث اختلاف فيه على عبيد الله بن أبي زياد: أخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في مجموع البصريين في البيوع - وبيان تخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۶۱) -



لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔

2754- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُرَوِّزِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيَهْدِ إِلَى أَهْلِهِ وَلْيُطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ حِجَارَةً .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سفر سے واپس آئے

اپنی بیوی کے لیے کوئی تحفہ لے کر آئے اور اسے تحفہ دے خواہ وہ پتھر ہی ہو۔

2755- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَوَفَاءُ بْنُ

سُهَيْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَأَنَّهُ لَيَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن

لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دن زیادہ قریب جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

2756- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أَوْفَئُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ الْحَوَيْرِثُ بْنُ نَقِيدٍ وَمُقَيْسٌ وَهَلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ . فَأَمَّا الْحَوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَمَّا مُقَيْسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحَا وَأَمَّا هَلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ

2754- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥٤٠/٧) بتحقيقنا (١) والعالم في المناهل (١٤٧٧/١) والبيهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) من طريق مروان العنساني ..... به- وقال ابن عدي: (ولقد اختلف بابي مروان العنساني عن انس بن عياض سرفد منه محمد بن يزيد وقال: (إذا قتل أحدكم حبه) (وأنما لقوا: (إذا قتل أحدكم نفسه) (أ- وأخرجه ابن عدي من طريق محمد بن يزيد عن انس بن عياض ..... به- وقال ابن عدي: (بسرور الحديث) وزيد فبها وبضع) (أ- قلنا: لكن له شاهد بلغنا: (السفر قطعة من العذاب) فإذا قتل أحدكم نفسه من سفره فليجمل الرجوع إلى أهله) (أ- أخرجه البخاري في الممر (١٨٠٤) باب: السفر قطعة من العذاب وفي الجهاد (١٠٠١) في اللطيفة (٥٤٢٩) ومسلم في الامارة (١٩٢٧) باب: السفر قطعة من العذاب وابن ماجه في المناهل (٢٨٨٢) باب: الخروج إلى مكة البيهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) والدارقطني (٢٨٤/٢) وأحمد في المسند (٤٩٦٠٤٥ ٢٣٦/٢) من حديث أبي هريرة - رضي الله عنه - مرفوعاً به-

2755- أخرجه ابن حبان في المجروحين (٢٥٩/٢) في ترجمة محمد بن المنذر بن عبيد الله و ابن الجوزي في العلل (المنهاضة) (٢/٢) من طريق عتيق بن يعقوب ..... به- وأعله ابن حبان به محمد بن المنذر قال: (كان من يرويه عن المنذرات الأشياء الموضوعات التي كتابة حديثه إلى علي بن سفيان بن عمار) (أ- وقال ابن الجوزي: (لا يهمل) (أ-)

2756- أخرجه مسلم في الحج (٩٨٢/٢-٩٨٢) باب: ف فضل الحج والمرة و يوم عرفه (١٢٤٨) عن حماد بن عمار وأحمد بن محمد النسائي في المناهل (٢٥٢/٥-٢٥٢) باب: ما ذكر في يوم عرفه عن عيسى بن ابراهيم وابن ماجه في المناهل (١٠٠٢/٢-١٠٠٢) الدماء بكرة (٢٠١٤) عن حماد بن محمد البصري أبي جعفر كلسي عن ابن وهب ..... به-

الزُبَيْرُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمُقَيْسٍ  
تُغَيَّانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْآخَرَى فَاسْلَمَتْ.

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے یہ  
ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ”حل“ اور ”حرم“ کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا: حویرث بن نقید، مقیس، ہلال بن  
نحل اور عبد اللہ بن ابوسرح۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حویرث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، مقیس کو اس کے چچا زاد ”لحی“ نے قتل کر دیا، ہلال بن  
نحل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، جہاں تک عبد اللہ بن سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان  
نام لیا وہ ان کا رضاعی بھائی تھا، اسی طرح مقیس کی دو کنیریں تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں کی جانے والی شاعری گایا کرتی  
تھیں، ان دونوں میں سے ایک قتل ہو گئی اور دوسری بچ گئی، اس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

2757- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ  
حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ وَكَانَ يُسَمَّى الصُّرْمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْتَ سَعِيدٌ  
فَأَيْنَا أَكْبَرُ أَنَا أَوْ أَنْتَ . قَالَ أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ وَأَنْتَ أَكْبَرُ وَخَيْرٌ مِنِّي .

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم  
سعید ہو، ہم (دونوں) میں سے کون بڑا ہے میں یا تم؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ سے پہلے (پیدا ہوا تھا) ویسے  
آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور آپ ﷺ مجھ سے بہتر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یربوع بن عنکبہ بن عامر بن مخزوم قرشی، مخزومی، یہ صحابی، ان کا نام صرم، (اور ایک قول کے مطابق): اصرم  
تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ ان کا انتقال 54ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 120 برس سے زیادہ تھی۔ لہٰذا  
سنن حدیث واحد۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳۱)۔

2756- أخرجه أبو داود في الجواز (۵۹/۲) باب: قتل الزبير، ولا يرض عليه الإسلام (۳۶۸۴) والبيهقي في (الدلائل) (۶۲/۵-۶۳)  
عن أبي كريب: محمد بن العلاء: حدثنا يزيد ابن الحباب: أخبرنا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعيد بن يربوع المخزومي: حدثني  
جدي عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... فذكره - قال البيهقي: (قال القتيبي: أبو جده: سعيد بن يربوع المخزومي) - أ -  
قال أبو داود: (لم أفهم إسناده من ابن العلاء كما أحب) - أ - ووقع في إسناده أبي داود: (عمر بن عثمان) بدل (عمر) - وقال أبو داود  
في كتاب (التفرد) له: (الصواب: عمر ابن عثمان): كما في تحفة الأشراف للمزي (۱۸/۴) - ووقع عند الدارقطني: (عمر بن  
عثمان) - نا أبي عن جده - واللب: (هو عثمان) وجد اللب: (هو سعيد بن يربوع) - وعند أبي داود والبيهقي: (عمر حدثني جدي عن  
أبيه) - والجد: (هو عبد الرحمن) - وأبو: (هو سعيد بن يربوع) -

2757- أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۳۱/۴) والمقبلي في الضعفاء (۲۸۶/۲) (۱۳۵/۴) والبيهقي في الكبرى (۳۴۰/۴) وابن الجوزي  
في الملل (المتنالية) (۷۲/۲) - قال المجلوني في كشف الغطاء (۲۵۰/۱) (۱۱۱۰): (في نسخة عبد الله و محمد مجبولان: كما قال المقبلي) -  
أ - وأخرجه الحاكم في المستدرك (۱۴۸/۱-۱۴۹) من حديث علي بن أبي طالب بنحوه - ولم يتكلم عليه الحاكم - وفي إسناده: (يحيى  
الحسيني) - يرفعه عن (عصبة بن عمر الدامسي) - قال الذهبي: (في تلخيص المستدرك) (۱۴۹/۱): (عصبة واد: ويحيى الحسيني ليس  
بعضه) - وراجع أيضاً كشف الغطاء للمجلوني الموضع السابق -

2758- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى بْنِ بَحِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا . قِيلَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ قَالَ تَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْدِيَّتِهَا فَلَا يَصِلُ إِلَى الْحَجِّ أَحَدٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم حج کر لو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کر سکو عرض کی گئی: اس وقت حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ اپنے اپنے علاقوں کے کناروں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کرنے کے لیے (مکہ) نہیں پہنچ سکے گا۔



۲۷۵۸ أخرجه البيهقي (۴۸۱/۴) كتاب الحج: باب: الرجل ينذر الحج وعليه حجة الاسلام من طريق دارقطني: به- وأخرجه أبو نعيم في (أخبار الأصفيان) (۷۶-۷۷) والعقيلي (۲۸۶/۲) في ترجمة عبد الله بن عيسى الجندی- كذا نص من طريق عبد الله بن عيسى عن محمد: به- قال العقيلي: إسناده مجهول: فيه نظر- وذكره الذهبي في الميزان (۱۶۰/۴) وقال: (وهذا إسناده مظلم وخبر منكروا)- اه-

## کتاب البيوع

### خرید و فروخت کے احکام

#### 1- باب بلا عنوان

2759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَجَدِي وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ فَابْتَاَعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرٍ أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا رَدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور قیمتی پتھر بھی لگے ہوئے تھے ایک شخص نے 7 یا شاید 9 دینار کے عوض خرید لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جاتا تو وہ شخص بولا: میں پھر پتھر لے لوں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اسے واپس کر دو جب تک ان دونوں (یعنی پتھر اور سونے) کو الگ الگ نہیں کیا جاتا۔

...—...—...—...

#### سود کی اقسام اور ان کے احکام

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خرید و فروخت میں ربا (سود) کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو ادھار کے طور پر ادائیگی کی جائے اور ایک وہ جو اضافی ادائیگی کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کو ممنوع تسلیم نہیں کرتے انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے:

۲۷۵۹- أخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۶/۳) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱) و ابو داود في البيوع (۲۴۶/۳) باب: في حلية السيف تباع بالبراقع (۲۳۵۱) و الترمذي في البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵) و البيهقي في المعرفة (۵۷-۵۶/۸) باب: اعتبار التماثل بالكيل فيما اصله الكيل من التمر وغيره (۱۱۱۱) من طرق عن ابن المبارك -به- وأخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۳/۳) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱) و ابو داود في البيوع (۲۴۶/۳-۲۴۷) باب: في حلية السيف تباع بالبراقع (۲۳۵۲) و الترمذي في البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵) والنسائي في البيوع (۲۷۹/۷) باب: بيع القلادة فيها الخرز وذهب بالذهب و البيهقي في الكبرى (۲۹۲/۵) من طرق عن أبي نعيم: سعيد بن يزيد -به-



”سود صرف ادھار کے سودے میں ہوتا ہے۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ادھار اور اضافی ادائیگی دونوں ممنوع ہیں؛ کیونکہ یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے

ثابت ہیں اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے سونے کے عوض میں سونے، چاندی کے عوض میں چاندی، گیسوں کے عوض میں گیسوں، جو کے عوض میں جو، نمک کے عوض میں نمک کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے، البتہ جب ان کا نقد لین دین ہو اور دونوں طرف سے برابر برابر ادائیگی ہو (تو یہ جائز ہوگا) جو شخص اضافہ کرتا ہے یا اضافہ کیے طلبگار ہوتا ہے وہ سود لینے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، لین دین کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک طرف سے بھی اضافی ادائیگی اس حدیث کی بنیاد پر منع ہے جبکہ بعض دیگر روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشیاء کا لین دین ادھار کے طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سونے کے عوض میں سونا سود ہوگا، ماسوائے اس صورت کے جب وہ نقد لین دین ہو، گیسوں کے عوض میں گیسوں سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو، کھجور کے عوض میں کھجور سود ہوگی ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو اور جو کے عوض میں جو سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو۔“

(یعنی نقد لین دین کی صورت میں یہ سود نہیں ہوگا لیکن اگر ادھار کے طور پر ادائیگی طے کی جائے تو یہ سود شمار ہوگی۔) یہ حکم اس وقت تک ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو، لیکن اگر جنس کے اندر اختلاف آجاتا ہے تو اس صورت میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہوگی، جیسا کہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح تم چاہو فروخت کر دو لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے جو کے عوض میں گیسوں

کو تم جس طرح چاہو فروخت کر دو، لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے۔“

ان چھ اقسام کے علاوہ بقیہ اقسام کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ان چھ اصناف میں سے ہر ایک صنف میں اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ دوسری اصناف میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ ادھار کے طور پر ادائیگی صرف ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے، خواہ دونوں طرف سے ایک ہی صنف موجود ہو یا دونوں طرف سے اختلافی صنف موجود ہو۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر دونوں طرف سے صنف مختلف ہو تو ادھار کا سودا نہیں ہو سکتا (یہ حکم ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے)۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ سونے اور چاندی کے علاوہ باقی چیزوں میں اضافی ادائیگی اور ادھار دونوں جائز ہیں۔  
 جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں اگرچہ مخصوص الفاظ استعمال ہوئے ہیں، لیکن ان کا حکم عام ہے (یعنی یہ  
 دیگر تمام چیزوں پر یہ حکم صادق آئے گا)۔

اس کے بعد پھر ان اہل علم کے درمیان اس کی علت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
 احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو ربا (یعنی سود) اضافی ادائیگی کے حوالے سے ہوتا ہے اس کی علت جنس کا ایک ہونا  
 اور مقدار میں کمی و بیشی ہونا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی حرمت کی علت کھانے کے قابل ہونا اور قیمتی ہونا ہے ان کے نزدیک اضافی ادائیگی  
 کے حوالے سے سود صرف سونے چاندی میں ہو سکتا ہے یا کھانے کی چیزوں میں ہو سکتا ہے۔  
 امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کھانے کی چیزوں میں ہوگا اور ان چیزوں میں ہوگا جنہیں  
 ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک اس حرمت کی علت یہ ہے کہ ان چیزوں کو ماپا جاتا ہو یا تول کر یا وزن کر کے دیا جاتا

ہو۔

2760- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانٍ حُمَيْدِ بْنِ  
 هَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ  
 فَأَمَرَ بِالذَّهَبِ فَنَزَعَ وَخَدَهُ وَقَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنَا بِوَزْنٍ .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا اور پتھر لگے ہوئے تھے تو  
 آپ ﷺ کے حکم کے تحت کھونے اور پتھر کو اتار لیا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے اور سونے کے عوض میں برابر وزن  
 کے ساتھ فروخت کر دیا کرو۔

2761- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزِّيَّاتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۳۷۸- أخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۲/۲) باب: بيع القلادة فبها خرز و ذهب الحديث (۱۵۹۱/۸۹) و ابن الجارود في المنتقى رقم  
 ۶۵۱ و البيهقي في السنن (۲۹۲/۵) كتاب البيوع باب لا يباع ذهب بذهب و الطحاوي في شرح المعاني (۷۲/۶) من طريق عبد الله  
 بن وهب حدثني ابو قحافة به - وأخرجه احمد (۱۹/۶) من طريق هبة و ابن لوطية عن ابي قحافة - الخولاني به - وأخرجه مسلم  
 (۱۲۱۲/۲) كتاب البيوع باب: بيع القلادة ..... الحديث (۱۵۹۱/۹۰) و ابو داود رقم (۲۲۵۱-۲۲۵۲) و الترمذي (۱۲۵۵) - والنسائي  
 (۲۷۹/۷) و احمد (۲۱/۶) و الطحاوي (۷۲/۶) و البيهقي (۲۹۱/۵) من طريق هاشم الهنماني عن فضالة به - وقال الترمذي في (منه)  
 (۵۵۶/۳): (والمسل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: لم يروا ان يباع السيف مملئاً أو  
 منطقة مفضضة أو مثل هذا بغير قسم حتى يميز ويفصل - وهو قول ابن الجبارك و السافعي و احمد و اسحاق - وقد رخص بعض أهل  
 العلم في ذلك من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم) - اهـ -

۳۷۹- أخرجه البخاري في السلم (۵۰۶-۵۰۷) باب: السلم الى اجل معلوم (۲۲۵۲) عن ابي نعيم و عبد الله بن الوليد و مسلم في  
 المساقاة (۱۲۲۷/۲) باب: السلم (۱۶۰۱) عن وكيع و عبد الرحمن بن موسى جليفاً عن سفيان و وهو الثوري به - وأخرجه عبد الرزاق  
 في البيوع (۴/۸) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (۱۶۰۶) أخرنا الثوري به - وأخرجه الدارمي في البيوع (۲۶۰/۲) باب: في  
 السلف عن محمد بن يوسف ثنا سفيان به -

سُفْيَانُ ح وَآخِرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّمُونَ فِي الثَّمَارِ فَقَالَ اسْلِمُوا فِي الثَّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ سَلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: طے شدہ مقدار کے عوض میں متعین مدت کے پھلوں میں بیع سلم کیا کرو۔  
ابن مہدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ دو یا تین سال تک بیع سلم کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین شدہ پیمائش اور وزن کے عوض میں سلف کیا کرو۔

2762- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ . لَفْظُ النِّسَابُورِيِّ . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ أَوْ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلف کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سلف (ادھار) سودا کرنا ہو تو وہ متعین پیمائش اور متعین وزن کے عوض میں متعین مدت کے لیے سودا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری نامی راوی کے ہیں محالی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اناج کھجور یا کھجور کے درختوں کے بارے میں بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین مدت تک کے لیے کرو اور ماپی ہوئی چیز کی بیع کرو۔

2763- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

۲۷۶۲- رواه غير شعبة عن ابن ابي نجيع به كما تقدم - و سباني من طرف عن ابن ابي نجيع -  
۲۷۶۳- أخرجه البخاري في السلم ( ۵۰۱/۱ ) باب: السلم في وزن معلوم ( ۲۲۸۰ ) و مسلم في المساقاة ( ۱۲۲۶/۲ - ۱۲۲۷ ) باب: السلم ( ۱۶۰۴ ) و ابو داود في البيوع ( ۲۸۶۳ ) باب: السلم و الترمذي في البيوع ( ۱۲۱۱ ) باب: ما جاء في السلف في الطعام و الثمر و النسيئة في البيوع ( ۲۹۰/۷ ) باب: السلف في الثمار و ابن ماجه في التجارات ( ۲۲۸۰ ) باب: السلف في كيل معلوم و وزن معلوم و الى اجل معلوم و النسائي في المسند ( ۱۶۱/۲ ) و من طريقه البيهقي في المعرفة ( ۱۸۴/۸ ) باب: السلف و الرهن ( ۱۱۵۷۰ ) عن ابن عيينة به - قال الشافعي ( حفظته من سفیان مراراً - و أخبرني من اصروه عن سليمان انه قال كما قلت و قال في اللجل الى اجل معلوم ) - ۵۱ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال کے لیے کھجوروں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ادھار سودا کرنا ہو تو وہ متعین شدہ ماپی ہوئی چیز متعین شدہ وزن کی ہوئی چیز کے عوض میں متعین مدت تک کے لیے ادھار کرے۔

2764- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِينَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال تک کے لیے ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھجوروں کا ادھار سودا کرنا ہو تو متعین ماپی ہوئی یا متعین وزن کی ہوئی چیز کا ادھار سودا کرے۔

2765- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعْتَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال تک کے لیے پھلوں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین ماپی ہوئی اور متعین وزن کی ہوئی چیز کا متعین مدت تک کے لیے ادھار سودا کرو۔

2766- حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ مَكْحُولٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا

۲۷۶۵- أخرجه أحمد (۱/۲۱۷) والبخاري في السلم (۵۰۰/۴) باب: السلم في كيل معلوم (۲۲۲۹) ومسلم في المساقاة (۲/۱۲۴۷) باب: السلم (۱۶۰۴) كلهم من طريق عن إسماعيل بن علية... به- ووقع في المطبوع من صحيح مسلم: (ابن عيينة) بدل من: (ابن علية) إسماعيل والنسب من تحفة الأشراف للمزي (۵۲/۵) (۵۸۲۰)-

۲۷۶۵- أخرجه مسلم في المساقاة (۲/۱۲۴۷) باب: السلم (۱۶۰۴) وأحمد في مسنده (۱/۲۸۲) وابن حبان (۴۹۲۵۰) عن عبد الوارث بن عبد الحميد عن ابن أبي نجيح... به- لم يذكر فيه: (واجل معلوم) لكنها تامة من رواية الثوري وغيره عن ابن أبي نجيح: كما سبق- وأخرجه الزهري نحوه مرسل- أخرجه عبد الرزاق (۴/۸) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (۱۶۰۵۸)-

۲۷۶۶- أخرجه البيهقي في الكبرى (۵/۳۶۸) وكذلك ابن أبي شيبة- كما في نصب الراية (۹/۴) عن إسماعيل بن عياش... به-



مُرْسَلٌ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ مکحول مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی چیز خریدتا ہے جسے اُس نے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہے: جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اگر چاہے اُسے وصول کرے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کر دے۔

ابوالحسن (یعنی دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور اس کا راوی ابو بکر مریم ضعیف ہے۔

2767- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ

الْحَسَنِ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2768- قَالَ هُشَيْمٌ وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ وَابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ

لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خُرَّازٍ الْقَاضِي الْهَوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى

عَبْدَانُ حَدَّثَنَا دَاهِرُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ.

قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَهُ الْكُرْدِيُّ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ وَهَذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ

لَمْ يَرَوْهَا غَيْرُهُ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ ابْنِ سِيرِينَ مِنْ قَوْلِهِ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب

وہ چیز اُس وقت کے مطابق نہ ہو جو اُس شخص نے خریدار کے سامنے بیان کی تھی تو بھی یہ سود لازم ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسے

اُس نے دیکھا نہیں ہے تو جب اسے دیکھے گا تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ چاہے تو اُس سودے کو ختم کر دے)۔

2767- تصدیرہ لکندا الدارقطني لعنا- و اخرجه ابن ابى شيبة في المصنف (268/6) حديث (1997) نا فشيبي عن اسماعيل بن سالم عن

الشعبي فبين انشري تبتاً لم ينظر اليه كائناً من كان قال: (هو بالخيار ان شاء اخذوا ان شاء ترك) -و اخرجه برقم (1997) عن مطيرة عن

ابراهيم مثلة- و اما ابن سيرين: فخرجه ابن ابى شيبة في المصنف (268/6) رقم (1997): حدثنا هشيم عن يونس و ابن عويي به

نحوه- و بيانى عن ابن سيرين عن ابى هريرة مرفوعاً- و العوالب و فقه على ابن سيرين-  
2768- اخرجه البيهقي في سننه (268/5) من طريق الدارقطني به- و نقل قول الدارقطني عقبه- و كذا نقله الزيلعي في نصب الراتب  
(9/1) و نقل عن ابن القطان قوله: (والراوي عن الكردي داهر بن نوح و هو له بعرف و لعل الجنابة منه) -ال- و انظر ترجمة الكردي  
لعنا في الميزان (217/5) بتصرفنا -

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے ابن سیرین تک موقوف روایت کے طور پر یعنی اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2769- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَابُ النَّيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ اشْتَرَى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ ﷺ نے فرمایا ہے:) جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ لینا اُس کے لیے لازم ہو جائے گا اور اُسے اس وقت تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا جب تک اُس کا ساتھی اُس سے جدا نہیں ہو جاتا اگر وہ چاہے تو اُس چیز کو وصول کرے اور اگر چاہے تو اُس ساتھی سے جدا ہو جائے پھر اُسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

...—...—...—...

## خیار مجلس کا حکم

محفل برخاست ہونے تک اختیار کے باقی رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب حضرت عبداللہ بن عمر حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو بردہ سلمی رضی اللہ عنہم تابعین میں سے طاؤس سعید بن مسیب عطاء قاضی شریح حسن بصری شعبی زہری اور ائمہ مجتہدین میں سے امام اوزاعی امام سفیان بن عیینہ عبداللہ بن مبارک علی بن مدینی شافعی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ فروخت کرنے والا شخص اور خریدار جب تک محفل سے اٹھتے نہیں ہیں اس وقت تک انہیں اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دیں لیکن جب ان دونوں میں سے کوئی محفل سے اٹھ جائے تو اب یہ سودا لازم ہو جائے گا اور ان دونوں کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

فقہاء نے اس بارے میں منقول روایات کے ظاہر سے استدلال کیا ہے۔ اور حدیث میں ”الگ ہونے“ کا جو لفظ مذکور ہے اس سے مراد جسمانی علیحدگی مراد لی ہے۔

اس کے برعکس امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس علیحدگی سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔ ان کے نزدیک ایجاب و قبول ہو جانے کے بعد سودا لازم ہو جاتا ہے اور پھر کسی بھی فریق کو اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا ہے البتہ اگر انہوں نے بعد کی مدت کے لیے بھی یہ شرط عائد کی ہو کہ اختیار باقی ہوگا یا وہ چیز دیکھی نہیں تھی اور دیکھنے کے بعد کے

۲۷۶۹- أخرجه الحاكم في البيوع (۱۶/۲): حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا أحمد ابن عيسى - به - و من طريقه البيهقي في السنن (۲۷/۵) - وقال الحاكم: (حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ) - اه - ووافقه الذهبي -

اختیار کا حکم باقی ہوتا یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا جو اختیار ہوتا ہے ان کا حکم مختلف ہے۔

2770- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ نَافِعَ

حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فِكُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ.

☆☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا

لیتے ہیں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور ایک ساتھ رہتے ہیں یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار نہیں دے دیتا جب وہ دونوں اس صورت میں سودا کر لیں گے تو سودا لازم ہو جائے گا۔

2771- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِنَحْوِ ذَلِكَ فِي الْبَيْعَيْنِ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ.

☆☆

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے اسی طرح منقول ہے تاہم یہ دو سودا

کے بارے میں ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی مفرد ہیں۔

2772- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مَكِّيُّ

۱ حاشیہ النودی علی الصحیح لمسلم

2770- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦١٨) و ابن حبان في صحيحه (٤٩١٧) من طريق ابن وهب... به- وأخرجه البخاري في البيوع (٢٢٢/٤) باب: إذا خير أحدكما صاحبه بعد البيع (٢١١٢) و مسلم في البيوع (١١٦٢/٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (٢١/٤٤) و النسائي في البيوع (٢٤٩/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و في الكبرى كما في التحفة (١٩٧/٦) و ابن ماجه (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨١) و الشافعي و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٥/٨) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٦١) و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) من طريق عن الليث بن سعد... به-

2771- أخرجه مالك في الموطأ (٦٧١- برواية يحيى) و (٧٨٥- برواية محمد بن الحسن) و (٢٦٦٤- برواية أبي مصعب الزهري) عن ابن عمر... به- و من طريقه هكذا أخرجه الشافعي في (الرياسة) (٨٦٣) و البخاري في البيوع (٢٢٨/٤) باب: البيعان بالخيار عن ابن عمر... به- و من طريقه (١٥٣٦) و ابن داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في تفرقا و مسلم في البيوع (١٢١٢/٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣٦) و ابن داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في المتبايعين (٢٤٥٤) و النسائي في البيوع (٢٤٨/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) الصفري (٢٤١/٢) و المعرفة (١٣/٨) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٧) و أخرجه مسلم في الموضع السابق و النسائي (٢٤٨/٧) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و الشافعي في الام (٤/٣) و من طريقه البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و المعرفة (١٤/٨) باب: المتبايعين (١٠٩٥٨) من طريق ابن جريج قال: املى علي نافع... به- واما حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر: فأخرجه البيهقي (١٠٩٥٨) و عبد الرزاق (١٤٢٦٥) و ابن أبي شيبة (١٢٤/٧) و احمد (٩/٢) و البخاري في البيوع (٢١١٢) باب: إذا كان البائع بالخيار قبل البيع و مسلم في البيوع (١١٦٤/٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣٦) و النسائي في البيوع (٢٥١-٢٥٠/٧) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و الطحاوي في (شرح المعاني) (١٢/٤) من طريق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر... به-

2772- أخرجه ابو داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في خيار المتبايعين (٢٤٥٧) و من طريقه البيهقي في السنن (٢٧٠/٥) و أخرجه ماجه في التجارات (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨٢) و الشافعي في الام (٤/٢) و من طريقه البيهقي في (١٨- ١٧/٨) كسروم من طريق حماد بن زيد عن جميل بن مرقه... به- وقال المنذري في (مختصره) - كما في نصب الراية (٢/٤) و (٢/٥) نقات ١- وراجع: المعرفة للبيهقي (١٨/٨) و نصب الراية (٢/٤- ٥)-

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فِي عَسْكَرٍ فَأَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَّا اتَّبِعْ هَذَا الْفَرَسَ بِهَذَا الْغُلَامِ قَالَ نَعَمْ فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ إِلَى قَرِيبِهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ الْيَسَ قَدْ بَعْتَنِيهَا قَالَ مَا لِي فِي هَذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ مَا لَكَ ذَلِكَ لَقَدْ بَعْتَنِي فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ هَذَا أَبُو بَرَزَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَتِيَاهُ فَقَالَ لَهُمَا أَرْضِيَانِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . وَإِنِّي لَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا .

☆☆ شیخ ابووصیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی تھا، ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا تم یہ گھوڑا اس غلام کے عوض میں اسے فروخت کرو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! پھر اُس نے اُس کو فروخت کر دیا، پھر وہ رات ہمارے ساتھ رہا تو جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا تو ہمارے ساتھی نے اُسے کہا کہ تمہارا اس گھوڑے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کیا تم نے یہ مجھے فروخت نہیں کر دیا ہے؟ تو وہ شخص بولا: مجھے اس سودے کی ضرورت نہیں ہے تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اب تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے تم اسے مجھے فروخت کر چکے ہو وہاں موجود لوگوں نے اُن دونوں سے کہا: یہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو بردہ موجود ہیں وہ دونوں لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ کیا تم اس میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے سے راضی ہو ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سودا کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے اور تم دونوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

2773- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ كُنَّا فِي بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَنَا رَجُلٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلَى قَرِيبِهِ فَسَآوَمَهُ صَاحِبٌ لَّنَا بِفَرَسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ شیخ ابووصی عبدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، لشکر کی جانب سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا، اُس نے ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ اپنے گھوڑے کا سودا کیا۔ اس کے بعد راوی نے حضرت ابو بردہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2774- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

2773- أخرجه البخاري في صحيحه تعليقاً (۶۲/۵) كتاب البيوع: باب اذا اشترى شيئاً فوعلب من ماعنه الحديث (۲۱۶) قال: قال الليث: حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب به - قال العافظ في الفتح: (وصله الاسماعيلي من طريق ابن زنجويه و الرمادي و غيرهما و ابو نمير من طريق يعقوب بن مغيان) كسروم عن ابي صالح كاتب الليث عن الليث به - وذكر البيهقي ان يحيى بن بكير أخرجه عن الليث عن يونس عن الزهري نحوه و ليس ذلك بطلاة: فقد ذكر الاسماعيلي ايضاً ان ابا صالح أخرجه عن الليث كذلك: فوضع لي الليث فيه شيخين - وقد أخرجه الاسماعيلي ايضاً من طريق ايوب عن سويد عن يونس عن الزهري (۱) -





☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2777- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبِيعِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَأَمْلَأْ يَدَيْهِ تُرَابًا وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت نقل کرتے ہیں: شراب کی قیمت حرام ہے، فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے، اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت کا طلبگار ہو تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو اور اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت مانگے تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو۔ چوسر حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے، جو حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے، نشہ آور چیز حرام ہے، شراب حرام ہے۔

2778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ - يَعْنِي الْحَدَّاءَ - عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دے (تو اس کا مطلب یہ ہے) اس نے اس چیز کی قیمت کو بھی حرام قرار دیدیا۔

2779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخَنَزِيرَ وَثَمَنَهُ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۱- أخرجه أحمد في مسنده (۲۸۹/۱) وفي (الاشربة) (۱۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) من طريق عبيد الله - به - وأخرجه  
۲- في الكبرى (۱۲۵۹۸) (۱۲۵۹۹) و البيهقي في الكبرى (۲۰۳/۸) من طريق عثمان بن عمر الضبي عن عبد الله بن رجا عن إسرائيل  
بن علي بن بنزيع حدثنا قيس بن هبيرة - به - وأخرجه أحمد (۲۷۶/۱) و أبو داود في الاشربة (۳۳۰/۲) باب: في اللوعة (۳۶۹۶) و  
بيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۲/۶) و أبو يعلى في (مسند) (۲۷۴۹) و عنه ابن حبان في  
مخرجه من صحيحه (۵۳۶۵) كل يوم من طريق محمد بن عبد الله الاسدي حدثنا مفيان عن علي بن بنزيع - به -  
۳- أخرجه أحمد (۲۹۲/۲۷۷/۲) و البخاري في التاريخ الكبير (۱۶۷/۲) تعليقاً و أبو داود في البيوع (۲۰۲/۲) باب: في ثمن الخمر و  
ميتة (۲۶۸۸) و البيهقي في البيوع (۱۲/۶) باب: تحريم بيع ما يكون نجساً لا يهل الكله و الطبراني في الكبير (۱۲۸۸۷) و ابن حبان  
المصنف (۱۹۲۸) كل يوم من طريق خالد الحذاء - به - وقال السهيلي في (المجمع) (۹۲/۴): (و جهالة نفقات) - ال -  
۴- أخرجه أبو داود في مسنده في البيوع (۲۷۷/۲) باب: في ثمن الخمر والميتة (۲۶۸۵) حدثنا أحمد بن صالح - به - وأخرجه  
طبراني في الأوسط (۱۱۶) من طريق ابن وهب - به - وقال الطبراني: (لم يروه عن أبي الزناد إلا عبد الوهاب بن بخت ولا عن عبد  
الوهاب إلا معاوية بن صالح) تفرد به: ابن وهب - ال -



قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِي.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اناج کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کو دو طرف سے ماپ لیا جائے فروخت کرنے والے کی طرف سے اور خریدنے والے کی طرف سے۔

2783- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَهُ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي هَذِهِ الْبُيُوعَ فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت کرتا ہوں تو کون سا کام میرے لیے حلال ہے اور کون سا کام میرے لیے حرام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجے! تم کوئی چیز خریدو اور اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر تمہارا اپنا قبضہ نہ ہو جائے۔

2784- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يَأْسَنَادُهُ نَحْوَهُ وَقَالَ فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور صحابی سے منقول ہے: جب کوئی چیز تو لو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک

اپ نہ لو۔

2785- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ

۲۷۸- اخرجہ ابن الجارود فی المنتقى (۶۰۲) و ابن حبان (۴۹۸۲) من طريق حبان بن هلال به - و اخرجہ النسائي فی الكبرى - كما في تحفة (۷۶/۳) و احمد (۴۰۲/۳) و الطيالسي (۱۲۱۸) و عبد الرزاق (۱۴۲۱۴) و الطحاوي فی المعاني (۴۱/۴) و البيهقي (۳۱۳/۵) و ابن الجارود (۶۰۲) من طريق عن يحيى بن ابي كثير به - قال البيهقي: (امداد متفضل) و كذلك اخرجہ لقمان بن يحيى و ابان العطار عن يحيى بن ابي كثير به - و اخرجہ عبد الرزاق (۱۴۲۱۴) عن معمر بن ايوب عن يوسف بن مالح عن رجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ - و اخرجہ ابو داود فی البيوع (۸۶۸-۸۶۹) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده و الترمذي فی البيوع (۵۳۶/۳) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۳۳) و النسائي فی البيوع (۲۸۹/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع و في الكبرى - كما في التحفة (۷۹/۱) و ابن ماجه فی التجارات (۷۳۷/۲) باب: النسوي عن بيع ما ليس عندك (۲۱۸۷) و التوافي (۱۲۲/۲) و احمد (۴۰۲/۳) و ابن الجارود (۶۰۲) من طريق عن يوسف بن مالح عن حكيم بن حزام لم يذكر (عبد الله بن عيسى) في اسناده - و حسنه الترمذي و قال ابن حبان: (هذا الخبر مشهور عن يوسف بن مالح عن حكيم بن حزام ليس فيه ذكر عبد الله بن عيسى و هذا خبر غريب) - و اخرجہ النسائي فی البيوع (۲۷۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى و التوافي (۱۴۳/۲) و احمد (۴۰۲/۳) و الطحاوي فی المعاني (۲۸/۴) من طريق ابن جرير اخبارني عطاء بن عبد الله بن عيسى عن حكيم بن حزام به - و اخرجہ اللواتي عن يحيى بن ابي كثير حديثي يحيى بن حكيم بن حزام ان ابا عبد الله صلى الله عليه وسلم - اخرجہ الطحاوي فی المعاني (۴۱/۴) - و اخرجہ ابن جرير: اخبارني عطاء عن صفوان ابن موهب انه اخبره عن عبد الله بن محمد بن صفيف عن حكيم بن حزام به - اخرجہ النسائي فی البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى - و اخرجہ عبد العزيز بن رفيع عن عطاء بن ابي رباح عن حكيم بن حزام به - اخرجہ النسائي فی البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى -





☆☆ عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے ایک صحابی کو ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے میرے لیے ایک بکری خرید کر لاؤ، تو وہ چلے گئے اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لائے، پھر ان کو ایک شخص ملا تو انہوں نے ایک دینار کے بدلے میں ان سے ایک بکری خرید لی۔ راوی کہتے ہیں: وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے۔

راوی کہتے ہیں: (یہ صورت حال ہوتی کہ) میں کوفہ کے ایک بازار میں کھڑا ہوتا تھا اور چالیس ہزار تک مالا کرتا تھا۔

2788- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخَرِيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَلَبٌ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ أَيُّ عُرْوَةَ أَنْتِ الْجَلَبُ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهَذَا الدِّينَارِ . فَاتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسْوَفَهُمَا - أَوْ قَالَ أَقْرَدَهُمَا - فَلَقِيْنِي رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِي فَبِعْتُ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الشَّاةُ وَهَذَا دِينَارُكُمْ . قَالَ صَنَعْتَ كَيْفَ . فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ . قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ فِي كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَأَرْبَحُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلَى أَهْلِي .

☆☆ حضرت عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عروہ! ان سوداگروں کے پاس جاؤ اور ان سے ایک دینار کی قیمت میں ایک بکری لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں ان سوداگروں کے پاس گیا اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں، پھر میں انہیں ہانک کر لارہا تھا (چلا کر لارہا تھا) تو راستہ میں ایک شخص مجھے ملا اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ان دو میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا، پھر میں ایک بکری اور ایک دینار کو لے آیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی بکری ہے اور یہ آپ کا دینار ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے!

راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: میں کوفہ کے بازار میں کھڑا ہوتا اور اپنے گھر میں واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار کمالیتا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن خریٹ بصری اخو حریش بن خریٹ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۹۴۶)، تقریب التہذیب (۲۰۰۴)۔

**2789-** حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمْلَاءُ مِنْ لَفْظِهِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ وَلَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ. ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع مزایدہ سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے سے سودانہ کرے البتہ مال غنیمت اور وراثت میں ایسا کیا ہے۔

**2790-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ أَمْلَاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ شَهْوُ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَحَدٍ حَتَّى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ. ☆ ☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے ان کا نام شہرقا تھا وہ تاجر تھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع مزایدہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ تم نے اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (یہ اس وقت تک نہیں کر سکتا) جب تک کہ کوئی دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں دیتا البتہ مال غنیمت کا اور وراثت کا حکم مختلف ہے۔

**2791-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرِّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ. ☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

**2792-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتِغَتْ زَيْنًا بِالسُّوقِ فَقَامَ إِلَيْ رَجُلٍ فَأَرَبَحْنِي حَتَّى رَضِيتُ - قَالَ - فَلَمَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ لَا ضَرْبَ عَلَيْهَا أَخَذَ بِذِرَاعِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَأَمْسَكَ يَدِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى بَيْتِكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ذَلِكَ. ☆ ☆

۲۷۸۹- أخرجه أحمد في مسنده (۷۱/۲): حدثنا حسن: حدثنا ابن لهيعة: حدثنا عبد الله ابن أبي جعفر عن زید بن اسلم قال: سمعت رجلاً قال: سمعت رسول الله بن عمر عن بيع المزايده فقال ابن عمر: ... فذكره باللفظ الذي سمي بهذا - وفي إسناده ابن لهيعة وهو ضعيف كما تقدم مراراً لكن تابعه عمر بن مالك كما سباني في الحديث التالي -  
 ۲۷۹۰- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۷۰): حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم: به - وأخرجه أيضاً الهيثمي (۲۵۵/۵) من طريق أبي العباس الدحيم عن ابن عبد الحكم: به - وإسناده صحيح رجاله ثقات -  
 ۲۷۹۱- في إسناده محمد بن عمر الواقدي مشروك: وإسناده بن زید اللبني ضعيف وتقدم قريباً بإسناده صحيح -  
 ۲۷۹۲- كذا أخرجه لنا من طريق جرير بن حازم عن أبي الزناد: به - وجرير بن حازم ثقة فيه كلام طفيف فالإسناده حسن: وقد تابعه إسحاق بن حازم وهو صدوق: تكلم فيه للمفسر: كما قال الحافظ في التلخيص (۲۵۱) - لكن في الطريق إليه محمد بن عمر الواقدي وهو مشروك -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے زیادہ منافع دینے کا کہا، اتنا جس سے میں راضی ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے سودا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تو ایک شخص نے پیچھے سے میرے بازو کو پکڑ لیا اور ہاتھ تھام لیا، میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا کہ تم اسے فروخت مت کرو جب تک تم اسے گھر نہیں لے جاتے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن حنین، مدنی، ابو عبداللہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ قلیل حدیث، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۳۳۹۹)۔

2793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2794- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتِغَتْ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِقَيْسِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رُبْعًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِبِرَاسِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبْعُهُ حَيْثُ ابْتِغَتْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى أَنْ تَبَاعَ السِّلْعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا پکا کر لیا تو ایک شخص مجھ سے ملا اُس نے مجھے اس کا زیادہ منافع دینے کی پیش کش کی میں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا ارادہ کیا تو پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا: تم اسے اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے خرید کر اپنی جگہ پر نہیں لے جاتے، نبی اکرم ﷺ سے اس بات سے منع کیا ہے: سودے کو اسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں سے خریدا گیا تھا، ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تجارت کرنے والا شخص اُسے اپنی جگہ پر

۲۷۹۲- فیہ الواقدي وهو متروك - وقد تقدم الكلام عليه مراراً -

۲۷۹۳- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۶۹۹) باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى - من طريق محمد بن عوف الطائفي، حدثنا أحمد بن خالد النولبي، به - وأخرجه أيضاً الحاكم في المستدرک (۴۰/۲) ومن طريقه البيهقي في سننه (۳۱۴/۵) كتاب البيوع، باب قبض ما ابتاعه جزائياً بالنقد..... كلاًهما من طريق أبي نذرة الدمشقي، ثنا أحمد بن خالد، به - وأخرجه - أيضاً - أحمد في مسنده (۱۹۱/۵) قال: حدثنا يعقوب بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن محمد بن عمار، به - وأخرجه ابن عمار في صحيحه (۱۹۸۶) من طريق يعقوب بن إبراهيم عن أبيه، مثل إسناده - وأسناده قوي - رجاله ثقات غير محمد بن عمار، فإنه صدوق ولا ضرر من تدليس: فقد صرح بالتحديث عند ابن عمار - قال الزيلعي في نصب الرابة (۲۲/۴): (وقال في التنقيح) منده جيد: فإن ابن عمار صرح فيه بالتحديث (۱) -



نہیں لے جاتا۔

**2795-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ صُرَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درخت کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا۔

**2796-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَّادِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَخَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَارَ الدَّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ - عَاهَاتٌ يَحْتَاجُونَ بِهَا - فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا أَمَّا لَا فَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا . لِكثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ وَاللَّفْظُ لِعَبْسَةَ وَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ .

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابو الزناد سے پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کے بارے میں مذکور

۲۷۹۵- ضرار بن صرد لہ اولعاصم و شیخه موسی بن عثمان ترکہ ابو حاتم و قال ابن عدی: حدیثہ لیس بالمحفوظ و کلا لاصارمی بالنسج و الآخر منہما اسوا من الاول و للحدیث شافعی بنہود عن انس بن مالک - اخرجہ البخاری فی البیوع (۲۹۸/۴) باب: اذا باع الثمار قبل ان یبدو صلاحها (۲۱۹۸/۲) و مسلم فی المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: و وضع الجوانح (۱۵۵۵) و النسائی فی البیوع (۲۶۱/۷) باب: شراء الثمار منی یبدو صلاحها و الطحاوی فی البیوع (۱۱۶۵/۲) باب: النسیج عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها بغیر شرط القطع (۱۵۲۵) و ابو داود فی البیوع (۶۶۵/۲) باب: فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها (۲۳۶۸) و الترمذی فی البیوع (۵۲۹/۲) باب: کرهیة بیع الثمرة حتى یبدو صلاحها (۱۳۲۷) و النسائی فی البیوع (۲۷۱-۲۷۰/۷) باب: بیع السنبلی حتى یبیض و البیہقی (۲۰۲/۵) - و له شافعی ثالث من الحدیث اللانی عقبہ - و له شافعی رابع من حدیث جابر: اخرجہ البخاری فی البیوع (۲۸۷/۴) باب: بیع التمر علی رءوس النخل (۲۱۸۹) و مسلم فی البیوع (۱۱۷۴/۲) باب: النسیج عن المعاقلة و المزبلة (۱۵۳۶) -

۲۷۹۶- اخرجہ ابو داود فی سننہ (۲۵۲/۲) کتاب البیوع: باب فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها الحدیث (۲۳۷۲) و من طریقہ اخرجہ الدارقطنی لغنا - و اخرجہ البیہقی (۲۰۱/۵) کتاب البیوع: باب الوقت الذي یحل فیہ بیع الثمار من طریق محمد بن عبد الحکم ثنا ابو زرعة و لصب الله بن راشد - و الحدیث علفہ البخاری فی صحیحہ (۱۳۸/۵) کتاب البیوع: باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها الحدیث (۲۱۹۳) - قال: و قال اللیب عن ابی الزناد - فذكره - و اخرجہ احمد (۱۸۵/۵) من طریق الزهري عن خارجہ بن زید بن ثابت عن ابیہ - و اخرجہ احمد (۱۹۰/۵) من طریق ابن ابی الزناد عن ابیہ عن خارجہ بن - قال ابن حجر فی الفتح (۱۳۹/۵): (لم اره موصولا من طریق اللیب و قد اخرجہ سعید بن منصور عن ابی الزناد عن ابیہ نحو حدیث اللیب و لكن بالاسناد الثاني دون الاول - و اخرجہ ابن داود الطحاوی من طریق یونس بن بزید عن ابی الزناد بالاسناد الاول دون الثاني - و اخرجہ البیہقی من طریق یونس بالاسنادین معا -

روایات کے بارے میں دریافت کیا، عروہ بن زبیر، حضرت سہل بن شہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ پھل کے پکنے سے پہلے اُس کا سودا کر لیا کرتے تھے جب پھل کے کاٹنے کا وقت آتا اور تقاضا کرنے والے آ جاتے تو خریدار یہ کہتا: پھل کو فلاں بیماری لاحق ہو گئی ہے یہ خراب ہو گیا ہے اس طرح کی چیزوں کے ذریعے اُن کے درمیان جھگڑا ہو جاتا جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کے مقدمات بکثرت پیش ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک وہ پک نہیں جاتا، نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ اختلافات اور مقدمات زیادہ ہو گئے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ شیخ ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہ پھل کو مرض لاحق ہو گیا ہے، قشام لاحق ہو گیا۔

...—...—...

**پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں**  
شیخ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا سودا کر دے اور یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ممنوع ہو (یا فاسد ہو)۔

کوئی شخص اس شرط پر پھلوں کا سودا کرتا ہے کہ وہ ان پھلوں کو فوراً توڑ لے گا، اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سودا درست ہے کیونکہ اس سودے کو ممنوع قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ پھل درخت پر لگے رہیں اور اس دوران ان پر کوئی قدرتی آفت لاحق ہو جائے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہو جائیں (تو یہ خریدار کا نقصان ہے) تو جب انہیں فوراً توڑ لیا جائے گا تو اب یہ خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پھلوں کو روک لے (یعنی انہیں کوئی نقصان پہنچ جائے) تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے؟

کیونکہ توڑ لیے جانے کی وجہ سے پھل آفت سے محفوظ ہو جاتے ہیں اس لیے یہ سودا درست ہوگا۔

خریدنے والا شخص پھلوں کا مطلق طور پر سودا کر لے نہ تو وہ یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھلوں کو توڑے گا اور نہ ہی یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس کو باقی رہنے دے گا۔ امام احمد بن حنبل، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ جب آپ اس عقد کو مطلق رکھیں گے تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہوگا کہ ان پھلوں کو فوراً توڑا جاسکے۔

ہے تو جس طرح پھل کو توڑنے کی شرط پر سودا کرنا جائز ہے اسی طرح مطلق عقد بھی جائز ہونا چاہیے۔

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ آپ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے ان کی فروخت کرنے سے مطلق طور پر منع کیا ہے اور یہ مذکورہ بالا صورت بھی اس میں شامل ہوگی۔

2797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِكَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَنَيْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مِمَّا يَكُلُّ وَيُوزَنُ وَيُشْرَبُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا مُرْسَلٌ وَوَهُمُ الْمُبَارَكُ عَلَى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود صرف سو چاندی، مایہ جانے والی وزن کی جانے والی، کھائی جانے والی اور پی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور شیخ مبارک نامی راوی نے اسے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر جو نقل کیا ہے اس میں انہیں وہم ہوا ہے یہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد بن عثمان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶)۔

2798- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قُرُوحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تَبَيَّنَ صِلَاحُهَا أَوْ يُبَاعَ صُوفٌ عَلَى ظَهْرِ أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي كَبٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل کو فروخت

۱۔ السنن از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی

2797- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۷/۱): قال ابن القطان: المبارك بن مجاهد ضعيف، ومع ضعفه فقد انفرد عن مالك برفعه النسائي روجه عنده موقوفاً - وقال عبد الحق: فكذا أخرجه المبارك بن مجاهد، ووهم على مالك في رفعه: إنما هو قول سعيد - وأخرجه مالك في الموطأ (۲/۲۵۵) (۲۷) و عنه عبد الرزاق في الميجوز (۲۱/۸) باب ما يبيع الحيوان بالحيوان (۱۵۱۳۹) عن أبي الزناد ابن المسيب من قوله - وأخرجه البيهقي في الكهرى (۲۸۶/۵) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب من قوله موقوفاً أخرجه و نصب عن إمامة بن زيد عن ابن المسيب من قوله موقوفاً كما في الفيل له بن أبي حاتم (۲/۲۰۹) (۲۱۷) - وأخرجه أبو جعفر إمامة عن ابن المسيب عن سرافة بن مالك مرفوعاً بنحوه - وأعله أبو حاتم الرازي - وأحمد عن ابن مسعود أنه سئل عن إيواف ابن مسعود فقال: ليس بشيء - قال ۱ و سعيد بن المسيب عن سرافة له بنحوه - وهذا الحديث موقوف باب ما يبيع الحيوان بالحيوان -

جائے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو اور تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو (فروخت کرنے) سے بھی منع کیا ہے۔

2799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَتَبَيَّنَ تَبَيُّضُ أَوْ تَحْمَرُّ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھلوں کو پک جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ وہ پھل سفید ہوگا یا سرخ ہوگا آپ ﷺ نے تھن میں موجود دودھ کو فروخت کرنے (اور جانور کی پشت پر موجود) اون کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

2800- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُسَاعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنِ. أَرْسَلَهُ وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُرُوحٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے عمر بن قروخ نامی راوی کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے مطابق نقل کیے ہیں۔

2798- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٤٠/٥) كتاب البيوع باب ما جاء في النسيء عن طريق يعقوب بن اسحاق ثنا عمرو بن قروخ به وقال: (تفرد برفعه عمرو بن قروخ وليس بالقوي وقد أرسله عن وكيع وأخرجه غيره مرفوعاً) -ال- وقد تعقب ابن التوركياني البيهقي في تصحيح عمرو بن قروخ وأخرجه الشافعي في مسنده (١٤٩/٢) ومن طريقه البيهقي في الكبرى (٢٠٢/٥) و السمرق (٧٥/٨) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاووس عن ابن عباس بنحوه وأخرجه عبد الرزاق (٦٢/٨) باب: بيع الثمرة حتى يبيد صلاحها (٤٣٨): أخرنا ابن عيينة به -و أخرجه ابن حبان (٤٩٨٨) من طريق مسدد عن صفيان عن عمرو به- وروى الشافعي في مسنده (١٥٠/٢) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (٧٥/٨) (١١١٦٩) أخرنا صفيان عن عمرو بن دينار عن أبي معبد عن ابن عباس: أنه كان يبيع الثمر من غلامه قبل أن يطعم: وكان لا يرى بينه وبين غلامه رجا ولنا بخالف روايته: لكن لعل ابن عباس رضي الله عنه -كان يشجوز فيما بينه وبين غلامه تفضلاً منه على غلامه- والحديث ذكره موصولاً المزي في تحفة الأشراف (١٦٦/٥) (٦٢٠٩) قال: (أخرجه حفص ابن عمر الوضحي عن عمرو بن قروخ) (.....) فذكره بامتناده موصولاً -وأخرجه أبو داود في المراسيل -كما في التحفة (١٦٦/٥) من طريق مسدد بن اسحاق عن عكرمة عن ابن عباس بنحوه-

2799- أرسله وكيع عن عمرو -و أخرجه أيضاً ابن المبارك عن عمرو عن عكرمة مرسلاً لم يذكر ابن عباس: كما في تحفة الأشراف (١٦٦/٥) (٦٢٠٩) قال ابن حجر في التلخيص (٧/٢) (قال البيهقي: تفرد به عمرو وليس بالقوي -قلت: وقد وثقه ابن معين وغيره -قال: وأخرجه وكيع مرسلاً -قلت: كذا في المراسيل لأبي داود ومسنف ابن أبي شيبة -قال: ووثقه غيره على ابن عباس وهو المحفوظ -قلت: وكذا أخرجه أبو داود -أيضاً -من طريق أبي اسحاق عن عكرمة -وكذا أخرجه الشافعي من وجه آخر عن ابن عباس وليس في رواية وكيع السمرق ذكر اللبن -وأخرجه الطبراني في الأوسط من رواية عمر المذكور وقال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا بغيره (السنن) -ال-



2801- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرِي اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا . مَوْقُوفٌ

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کرو اور جانور کی پشت پر موجود اون کو فروخت نہ کرو۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2802- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعَبْدِيِّ عَنْ شَهْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ

حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود (ان کے بچوں

کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ جانور انہیں جنم نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے منع

کیا ہے اور جب تک اسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور صدقے (کے مال کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اسے تقسیم نہیں کیا

جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غوطہ لگانے کے بعد جو چیز نکلے گی اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جھضم بن عبد اللہ بن ابی طفیل قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یکثر عن مجاہیل، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

ہو: تقریب التہذیب ت (۹۸۹)۔

○ محمد بن زید بن علی عبدی اوکندی اوجرمی، بصری، قاضی مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۹۳۰)۔

2803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ فَرْوَخٍ الْقَتَّابُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ

يُبَاعَ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ .

۲۸.۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲۶۰/۵) كتاب البيوع باب ما جاء في النسوي عن بيع الصوف على ظهور الغنم من طريق الدارقطني

۲۸.۲- أخرجه الترمذي في السير (۱۱۲/۶) باب: في كراهية بيع الغنم حتى تقسم (۱۵۶۲)؛ حدثنا هشام بن عمار في التجار

(۷۶۰/۲) باب: النسوي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها وضربة الغنم (۲۱۹۶)؛ حدثنا هشام بن عمار في التجار

حدثنا هشام بن اسماعيل به- وقال الترمذي: (حديث قريب) - قال- وأخرجه احمد (۱۲/۲)؛ حدثنا ابو سعيد ثنا جهم

۲۸.۳- تقدم قريباً قبل اربعة احاديث-

☆☆☆ حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: تھن میں موجود دودھ کو یا دودھ میں موجود گھی کو فروخت کیا جائے۔

2804- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَعْرَابِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. قَالَ أَيُّوبُ فَتَسْرِيحُ بَيْعِ الْغَرَرِ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْغَائِصِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْأَبْقِ وَبَيْعَ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ وَبَيْعَ مَا فِي بَطْنِ الْأَنْعَامِ وَبَيْعَ تَرَابِ الْمَعَادِنِ وَبَيْعَ مَا فِي ضُرُوعِ الْأَنْعَامِ إِلَّا بِكَيْلٍ. ☆☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے بیع غرر کی وضاحت کی ہے وہ فرماتے ہیں: بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: غوطہ خور غوطہ لگا کر جو چیز نکال کے لائے گا اُس کا سودا کیا جائے بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: بھاگے ہوئے غلام کا سودا کیا جائے یا بھاگے ہوئے اونٹ کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے پیٹ میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے یا معدنیات کے اندر جو کچھ نکلے گا اس کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے تھنوں میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے البتہ اگر مایہ ہوئی چیز کا سودا کیا جائے (تو اگر اتنا دودھ نکلے گا تو سودا ہوگا) تو ایسا کرنا جائز ہے۔

...—...—...—...

## مجهول چیز کے سودے کا حکم

احناف یہ کہتے ہیں: جب فروخت شدہ چیز یا اسکی قیمت اس طرح مجهول ہو کہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ ہو تو یہ بات باہمی تنازعے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے اس وجہ سے ایسا سودا فاسد ہوگا کیونکہ یہ مجهول ہونا دوسرے کے سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے دونوں کے لیے رکاوٹ ہے۔ اس لیے سودے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اگر یہ مجهول ہونا تھوڑا ہو یعنی اس کی وجہ سے کسی باہمی تنازعے کا امکان نہ ہو تو ایسا سودا فاسد نہیں ہوگا کیونکہ جہالت کی یہ مقدار چیز سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے سے رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے سودے کا حکم حاصل ہو جائے گا۔ جب انسان کسی ایسی چیز کا سودا کرے جو غیر موجود ہو جسے دیکھا نہ جاسکتا ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

2805- أخرجه ابن ماجه في التجارات (۷۳۹/۲) باب: النسوي عن بيع العصاة وعن بيع الفراء (۲۱۹۵) من طريق السواد بن عامر ثنا ليوب بن عتبة... به- وقال في الزوائد: (في إسناده أيوب بن عتبة: ضعيف) - (له شاهد من حديث ابن عمر: أخرجه أحمد (۱۶۱/۲) وابن حبان (۱۹۷۲) والبيهقي في الكبرى (۲۲۸/۵) من طريق عن نافع عن ابن عمر: به- وله شاهد آخر من حديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: بنحوه- أخرجه الطبراني في الأوسط (۸۰۸۷) من طريق أبي موسى التميمي: نا عاصم بن عبد العزيز النخعي عن الصادق بن عبد الرحمن عن عمرو بن شعيب: به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث إلا عاصم بن عبد العزيز: أبو موسى) - (له شاهد آخر من حديث سويل بن سعد: أخرجه الطبراني في الأوسط (۵۵۱۵) من طريق اسماعيل بن أبي الحكم التقي: ثنا عبد العزيز بن أبي هاشم عن أبيه عن سويل- وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن سويل بن سعد إلا بهذا الإسناد: نضر بن: اسماعيل بن أبي الحكم) - (له شاهد من حديث أبي هريرة: سياتي في الشفاء بعدد-

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جو چیز غیر موجود ہوتی ہے اسے فروخت کرنا ناجائز نہیں ہے خواہ اس کی صفت بیان کی جائے یا صفت کو بیان نہ کیا جائے۔ مشہور قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ اور اہل مدینہ کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ جب صفت بیان کی جائے تو غیر موجود چیز کی خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے جبکہ وہ غیر موجود چیز کی حالت ایسی ہونی چاہیے کہ اس بارے میں اطمینان ہو کہ قبضہ کرنے سے پہلے اس صفت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

**2805-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لِبُنْدَارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر اور کنکریوں کی بیع سے منع کیا ہے۔

**2806-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ أَبُو الصَّقَرِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَانِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دِرْهَمٌ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم جو ایک انسان کھاتا ہے اور جان بوجھ کر کھاتا ہے یہ اُس کے لیے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید ہے (یعنی زیادہ بُرا ہے)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

**2807-** وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَأَنْ أَرِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُلَ

۲۸۰۵- أخرجه ابن هبان (۱۹۷۷/۱۹۵۱) من طريق محمد بن بشار به- وأخرجه أحمد (۲/۶۳۶) ومسلم في البيوع (۲/۱۱۵۲) بإسناد بطالين بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (۱۵۱۳) والنسائي في البيوع (۷/۳۶۲) باب: بيع الحصاة و البغوي في شرح السنة (۲/۱۵۲) من طريق عن يحيى بن سعيد به- وأخرجه أحمد (۲/۱۹۶) ومسلم في البيوع (۲/۱۱۵۲) باب: بطالين بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (۱۵۱۳) وأبو داود في البيوع (۲/۲۵۲) باب: في بيع الغرر (۲۳۷۶) وابن ماجه في التجارات (۲/۷۲۹) باب: النسوي عن بيع الحصاة و البيع الغرر (۲/۲۱۹۶) وابن الجارود (۲/۲۱۹۶) والبیهقي (۵/۲۳۸) من طريق عن عبد الله به- وأخرجه أحمد (۲/۲۷۶) من طريق الزهري (۲/۲۷۶) من طريق عن أبي هريرة به- وأخرجه الطبراني في الأوسط (۵۶۲۳) من طريق ضراب بن صرد نا المطلب بن زياد عن ابن أبي ليلى عطاء عن أبي هريرة به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عطاء الله ابن أبي ليلى ولا عن ابن أبي ليلى الله المطلب بن زياد نفرد به: ضراب بن صرد) - أ- وأخرجه الطبراني في الأوسط (۲۳۳۱) من طريق أبي قرة قال: ذكر زمعة بن صالح عن يعقوب بن عطاء عن أبي رباح عن أبي هريرة به- وقال الطبراني: (لم يروه عن عن يعقوب بن الزناد عن أبي الزناد عن أبي هريرة به- وأخرجه عبد الله علي بن الواهد الكلبي نا زين بن شعيب الله مكنداني عن إمامة بن زيد عن أبي الزناد عن أبي هريرة به- وأخرجه الطبراني في الأوسط (۲/۲۰۶) وقال: (لم يروه عن إمامة بن زياد عن أبي هريرة به: عبد الله علي بن عبد الواهد الكلبي) -

۲۸۰۶- أخرجه أحمد في مسنده (۵/۲۲۵) نا حسين بن محمد به- وعزاه البيهقي في الجمع (۱۱۷/۸) إلى الكبير - أيضا - وقال: (أحمد رجال الصحيح) - أ- ومياني بعد حديث من طريق ليث بن أبي سليم عن ابن أبي مليكة به-

۲۸۰۷- أخرجه أحمد في مسنده (۵/۲۲۵) نا وكيع نا سليمان به- وأخرجه البغوي (۲/۲۶۶) نا

دِرْهَمًا مِّنْ رَبِّمَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رَبِّي هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

☆☆ حضرت کعب بن العتیر بیان کرتے ہیں: میں تیس مرتبہ زنا کر لوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے: میں سود کا ایک درہم کھا لوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو کہ میں نے اُسے کھا لیا ہے میں نے اُسے لے لیا ہے وہ سود تھا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب النصارى، لہ رویہ وابوہ غسیل ملائکہ۔ انہوں نے 63ھ میں واقع حرہ میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۲۲۴)، تقریب التہذیب (۳۳۰۴)۔

2808- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ دِرْهَمُ رَبِّي أَشَدُّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً فِي الْخَطِيئَةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

2809- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَاعَ حُرًّا أَفْلَسَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے آزاد شخص کو فروخت کروا دیا تھا جو مفلس ہو گیا تھا۔

2810- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ بَاعَ شَرِيكَ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نِسِيئَةً فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ بَعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. قَالَ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ. فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بَيْدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نِسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقِيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تَجَارَةً فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

2808- أخرجه الطبراني في الأوسط (۲۶۸۲): حدثنا إبراهيم بن يحيى نا عبید اللہ بن عمرو... بہ۔ وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن لث عن عبد الله بن حنظلہ)۔ قلت: وليت: وهو ابن أبي سليم: كما عند الطبراني وقد اختلط ولم ينجز حديثه: فترك۔

2809- حجاج وابن جرير مدرسان ولم يصرها بالتمهيت في إسناده۔

2810- أخرجه البخاري في مناقب الانصار (۲۶۹/۷) باب رقم (۵۱) الحديث (۲۹۳۹، ۲۹۶۰) ومسلم في المساقاة (۱۲۱۲/۲) باب: النسيئة عن بيع الورق بالذهب دينار (۱۵۸۹) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة من طريق سفیان: وهو ابن عبيدة۔



☆☆ عبد الرحمن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کچھ درہم ادھار خریدے (یا فروخت کر دیے) تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے تو اس شخص نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی شخص نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کا سودا کر لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لین دین دست بہ دست ہو اس میں کوئی حرج نہیں جو ادھار کے طور پر ہو وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مل کر دریافت کرو کیونکہ تجارت کے مسائل کے بارے میں وہ ہم سب سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔

2811- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ سَمِعَا أَبَا الْمُنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ نَيْسِنَةً فَلَا يَصْلُحُ.

☆☆ شیخ ابو منہال حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ تجارت کیا کرتے تھے ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا ارشاد فرمایا: اگر وہ دست بہ دست ہو تو حرج نہیں ہے ادھار کے طور پر ہو تو درست نہیں ہے۔ (یعنی دونوں طرف سے درہم یا دینار کا لین دین ہو رہا ہو۔)

### راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن یعقوب بن ابراہیم بن موسیٰ رخامی، ابو عباس بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۳۵)۔

2812- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۱۱- أخرجه البخاري في البيوع (۲۸۸/۴) باب: التجارة في البر وغيره (۲۰۶۱) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسبة من طريق حجاج بن عاصم عن ابن جريج به - ولم يذكر فيه البراء - وأخرجه أيضا في البيوع (۲۸۸/۴) باب: بيع السور بالذهب نسبة (۲۸۸/۴) ومسلم في المساقاة (۱۲۱۲/۲) باب: النسبي عن بيع السور بالذهب (۱۵۸۹) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسبة من طريق عن ثوبة عن حبيب بن أبي ثابت سمعت أبا النضر - بنحوه - وأخرجه البخاري في التمركة (۱۵۹/۵) باب: الاشتراك في الذهب والفضة وما يكون فيه الصرف (۲۴۹۸-۲۴۹۷) من طريق سليمان بن أبي مسلم سالت أبا النضر - بنحوه - وأجمع: المعرفة للبيهقي (۱۲/۸)۔

۲۸۱۲- أخرجه البخاري في الصحيح (۲۴۹۷-۲۴۹۸) عن عبد العزيز بن محمد السمرقندي ورواه أبو عوانة كما في تقييد النخعي (۱۳۷/۶) وأخرجه مالك عن عبد المجيد بن سويل بنحوه كما في الموطأ في البيوع (۶۲۲/۴) باب: ما يكره من بيع التمر - ومن طريق مالك أخرجه البخاري في البيوع (۲۴۰۱-۲۴۰۲) باب: إذا اراد بيع تمر بنحوه من - وفي الترمذي (۲۴۰۱-۲۴۰۲) وفي المفازي (۲۴۰۱-۲۴۰۲) مسلم في المساقاة (۱۵۹۲) باب: بيع الطعام مثله بثلث والنسائي في البيوع (۲۷۱/۷-۲۷۲) باب: بيع التمر بالتمر مثاضلا۔

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمَرٍ جَنِيْبٍ - يَعْنِي الطَّيْبَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَكُلْ تَمَرٍ خَيْبَرَ هَكَذَا . قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِثَلَاثَةِ أَصْعٍ مِنَ الْجَمْعِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ بَعْ هَذَا وَاشْتَرِ بِشَمْنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ . يُقَالُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يَعْرِفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ يُقَالُ مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضِ فُلَانٍ بِفَتْحِ الْجِيمِ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سواد بن غزیہ جو بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے انہیں بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کا نگران مقرر کیا وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے دو صاع کے عوض میں صاع اور تین صاع کے عوض میں دو صاع اچھی کھجوریں خریدی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ پہلے انہیں فروخت کر دو پھر ان کی قیمت کے ذریعے انہیں (یعنی اچھی کھجوروں کو) خریدو۔ اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزوں میں کرو۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھجور کی ہر وہ قسم جس کا کوئی نام متعین نہ ہو اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے فلاں کی زمین میں جمع (یعنی مختلف قسم کی کھجوریں) ہیں۔

2813 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ . وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِمِثْلِهِ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد العزیز بن محمد عبد المجید بن سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

2814 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2813 - أخرجه البخاري في الاختصاص ( ٧٣٠ / ٧٢٥١ ) باب: إذا اجتمع العامل أو الحاكم فاختاروا مسلم في المساقاة ( ١٥٩٢ ) باب: بيع الطعام مثله بمنزل و البيهقي في الكبرى ( ٢٨٥ / ٥ ) طرق عن عبد المجيد بن سويل بنحوه -



★★ شیخ ابواشعث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے اور چاندی کو چاندی کے عوض میں کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے خواہ وہ اپنی اصل شکل میں ہوں یا سکہ کی شکل میں۔ پھر انہوں نے جو کے عوض میں جو فروخت کرنے کا گندم کے عوض گندم اور کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک فروخت کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ بات بتائی کہ گندم کے عوض میں جو کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ دست بہ دست ہو اور اس میں جو زیادہ ہو لیکن یہ لین دین دست بہ دست ہونا چاہیے اس کے علاوہ صورتوں میں جو زیادہ دے گایا لے گا وہ سود کا کام کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

2818- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَا شَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتَخْلَفَ الْبَايِعُ ثُمَّ كَانَ الْمُتَبَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا پھر خریدار کی مرضی ہے چاہے تو اسے سودا کر لے چاہے تو ترک کر لے۔

2819- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا جِلْعَةً فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا. وَقَالَ الْآخَرُ بَعْتُكَهَا بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أُنِيَ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَايِعِ أَنْ يُسْتَخْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُتَبَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

★★ عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں ابو عبیدہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے میں نے ایک چیز کا سودا کیا تھا انہوں نے کہا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں لی ہے دوسرے نے کہا: میں نے اتنے عوض میں

۲۸۱- ابن عبد اللہ بن مسعود المذکور قضا: هو ابو عبیدہ و لیسمع من ابیہ: کما سیانی ذلک ان شاء اللہ فی الروایات الآتیۃ۔

۲۸۲- أخرجه النسائی فی البیوع (۲۰۶/۷) باب: اختلاف التبايعین فی الثمن عن یوسف ابن سعید: به۔ و أخرجه ایضاً عن عبد الرحمن بن سالم و ابراهیم بن الحسن: کلاهما عن حجاج: به۔ قال ابن حجر فی التلخیص (۲۵/۳): (وفیه انقطاع علی ما عرف من اختلاف قسوم

فی صحیح مساج ابی عبیدہ من ابیہ و اختلف فیہ علی اسماعیل بن امیۃ ثم علی ابن جریر فی تسمیۃ ولد عبد الملک قضا الراوی عن ابی

عبیدۃ فقال یحیی بن سلیمان عن اسماعیل بن امیۃ: عبد الملک بن عبیدہ: کما قال سعید بن سالم و وقع فی النسائی: عبد الملک بن عبیدہ و

هو قضا العمید و البیرونی و هو ظاهر کلام البخاری قد صححه ابن السکن و العاکم) - اللہ - و راجع ما بعده۔



فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی طرح کی صورت حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب اس طرح کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اس سے حلف لیا جائے پھر اس کے بعد خریدار کو اختیار ہو گا چاہے تو فروخت کرنے والے کے بیان کے مطابق اس چیز کو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

2820- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ سَمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ هَذَا بَعَثُ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَتَى فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَايَعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرَ الْمُتَبَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُونُسَ فِي الْبَيْعَيْنِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ . وَقَالَ حَجَّاجُ الْأَعْوَرُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ .

☆ ☆ عبد الملک بن زید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو عبیدہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے انہوں نے کسی چیز کا سودا کیا تھا ایک بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں حاصل کی ہے دوسرا بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ بات بتائی تھی:

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ وہ قسم اٹھائے پھر اس کے بعد خریدار کو یہ اختیار دیا جائے گا چاہے وہ اس سے لے چاہے تو ترک کر دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی موجود ہے۔

2821 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى

٢٨٢. أخرجه أحمد في مسنده (١٦٦/٨)؛ حديثي محمد بن إدريس الشافعي به فذكره - ومن طريقه أحمد أخرجه الحاكم في المستدرج  
(٤٨/٢) وقال: حدثنا أبو بكر بن صالح الفقيه قال: أخبرنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: حدثني أبي فذكره - ومن طريقه الحاكم  
أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٣٢٣/٥) كتاب البيوع باب اختلاف المتبايعين وفي المعرفة (٢٧٠/٤) كتاب البيوع باب اختلاف  
المتبايعين رقم (٢٤٩٤) وأخرجه الحاكم أيضاً (٤٨/٢) من طريق الربيع بن سليمان أخبرنا الشافعي به - ومن طريقه أخرجه البيهقي  
في المسند رقم (٢٧٠/٤) كتاب البيوع باب اختلاف المتبايعين (٢٤٩٢) - وقال الحاكم: (حديث صحيح إن كان سعيد بن سالم حفظاً  
إسناده: عبد الملك بن عمير أ - و ساه الحاكم و البيهقي قول عبد الله بن أحمد بن حنبل المذكور عقب الحديث حتى نرى قول حماد  
الأعرج وعقب عليه البيهقي بقوله (١٤٠/٨)؛ (هذا هو الصواب وقد أخرجه يحيى ابن سليم عن اسماعيل بن أمية عن عبد الملك  
عمره كما قال سعيد بن سالم - ورواية لقمان ابن يوسف وحماد عن ابن جبر أصح - والله أعلم -

لَا مَعْتُ بْنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمْسِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعَشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاخْتَرُ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ. قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا فَهَوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَّكَرَّكَانِ.

★★ عبد الرحمن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ پیغام نقل کرتے ہیں:

حضرت اشعث بن قیس نے خمس کے غلاموں میں ایک غلام بیس ہزار درہم میں حضرت عبداللہ سے خرید لیا حضرت عبداللہ نے اس کی قیمت کے بارے میں یہ پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار درہم کے عوض لیا ہے تو عبداللہ نے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کا نام لیں جو آپ میں اور مجھ میں فیصلہ کرا سکے۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں گے تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان میں کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ قول معتبر ہوگا جو سامان کے مالک کا ہے یا دونوں میں سودے کو ترک کر دیں گے۔

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْأَشْعَثِ مِثْلَ هَذَا سِوَاءَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2823- وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً وَغَيْرُهُ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ وَارَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَابِقٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعَشْرِينَ أَلْفًا - يَعْنِي مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ - فَجَاءَ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ فَقَالَ إِنَّمَا بَعْتُكَ عَشْرِينَ أَلْفًا قَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ وَإِنِّي لَأَرْضَى فِي ذَلِكَ بِرَأْيِكَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ

۱- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۷۸۰/۳) باب: اذا اختلف البیعان و البیوع قائم (۲۵۱۱) والنسائی فی البیوع (۲۰۳/۷-۲۰۴) باب: اختلاف النبیامین فی النمن و الماکم فی البیوع (۱۵۰/۲) باب: اذا اختلف البیعان و البیوع فی البیوع (۲۳۲/۵) باب: اختلاف النبیامین و كذلك فی المرفعة (۱۵۱/۸) (۱۱۵۲۰) من طریق عمر بن حفص بن غیاث بہ - و صححه الماکم و قال البیہقی: (لہذا اسناد حسن موصول و قد روی من اوجه بامانید مراسیل اذا جمع بینہما صار الحدیث بذلك قویاً) - و ذکر فی المرفعة انه اصح اسناد روی فی الباب - و اعلم ابن حزم فی المحلی (۳۶۸/۸) فقال عن عبد الرحمن: (مجبور ابن مجبور) - و محمد بن اللثمت لم یسمع من ابن مسعود - قال ابن القطان - (کما فی نصب الرایة (۱۰۵/۴-۱۰۶)) - و فیہ انقطاع بین محمد بن اللثمت و ابن مسعود و مع الانقطاع عن عبد الرحمن بن قیس مجبور المال و كذلك ابوہ قیس و كذلك جده محمد اللہ انه اشہر لہم و لہو ابو القاسم بن اللثمت عدادہ فی التوفیقین - و اما روايته عن ابن مسعود: فنقطعة - انتہی - و اعلم ابن عبد البر و عبد الحمید بالانقطاع ایضاً لکن ذکر ابن عبد البر انه یسور الاصل عند جماعة العلماء و انہم تلقوه بالقبول - راجع: التلخیص لابن حجر (۲۵/۲-۳۶) -

۲۸۱۱- راجع الذی قبلہ - و انظر حدیث القاسم بعد لہذا -



قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان بعیعہ موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔“

ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب کوئی حکم مشروط طور پر منقول ہوتا ہے تو یہ اس مخصوص صورت کے علاوہ دیگر تمام صورتوں میں اس حکم کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ مزید تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر مخصوص مدت (یعنی ادائیگی کی مدت) کے بارے میں دونوں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو ان دونوں سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ اس بارے میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا جو اس مخصوص مدت کی نفی کر رہا ہے۔ جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مشروط مدت کے بارے میں اس کی مقدار کے بارے میں اختیار کی شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس کی مقدار (یعنی وہ کتنے دن تک رہے گا) کے بارے میں رہن کے طور پر شرط کے بارے میں کفیل کے بارے میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں فریق قسم اٹھائیں گے اور وہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے اس مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو عقد کے ساتھ اہق ہوتی ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو جائے کہ وہ مدت گزر چکی ہے یا نہیں گزری۔

**2824-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مِذْرَارٍ حَدَّثَنِي عَمِي طَاهِرٌ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَإِذَا اسْتَهْلِكَ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي - الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں میں اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا، لیکن اگر وہ چیز ضائع ہو چکی ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ مٹروک ہے۔

**2825-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

التحریز از امام ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، بزم بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2538



الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاشٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايعَانِ فِي الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةِ كَمَا هِيَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .

☆☆ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اسی صورت میں موجود ہو ہلاک نہ ہوا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔

2826- أَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

2827- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ

بْنُ عَبَّاشٍ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2828- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ وَكَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ . تَفَرَّدَ بِهَذَا اللَّفْظِ أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي عَنْ هِشَامٍ .

☆☆ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اب خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے چاہے تو اسے ترک کر دے۔

اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرنے میں ابواحوص نامی راوی منفرد ہیں جنہوں نے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2829- أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ

مُسَبِّحُ الْجَمَّالُ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا

2829- أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ ( ۲۱۲۰ ) مِنْ طَرِيقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبَّاشٍ بِهِ - وَقَالَ الطَّبْرَانِيُّ : ( لَمْ يَرَوْهُ )

الْمَدِينَةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبَّاشٍ ( ۱ ) - قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّلْخِصِ ( ۲۵ / ۳ ) : ( وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ عَنْ مُوسَى

عُقْبَةَ ) - ( ۱ ) - قُلْتُ : بَلْ تَابِعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ( ۲۵۱۲ ) وَابْنُ مَاجَهَ ( ۲۱۸۶ ) وَالدَّارِمِيُّ ( ۲۰ / ۲ )

مِنْ طَرِيقِ الْهَيْثَمِ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى بِهِ - لَكِنْ ابْنُ أَبِي لَيْلَى سَمِعَ الْحَفْظَ وَمَعَ ذَلِكَ فَقَدْ تَابِعَهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ نَقَلَ

نَحْنُ مِنْ مَدِينَةٍ قَرِيبًا وَهِيَ الْمَدِينَةُ عَلَى طَرِيقِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى هَذَا مَرَّةً أُخْرَى قَرِيبًا -

2829- زَكَرَهُ هَذَا الطَّرِيقُ الدَّهْلَانِيُّ فِي الصَّحِيحَةِ ( ۲ / ۱۵۰ ) وَ قَالَ : ( وَعِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرَوْهُ لَمْ يَجِدْ مِنْ نَحْوِ مِائَةٍ ) - ( ۵ ) -

اَخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ - وَرَفَعَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا۔ انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2830- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْأَشْعَثِ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا. وَقَالَ الْأَشْعَثُ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ هَاتِ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بَعْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَاذَانِ الْبَيْعَ. قَالَ الْأَشْعَثُ أَرَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمن ابنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ایک سرکاری غلام فروخت کیا، اُن دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے یہ بیس ہزار کے عوض میں آپ کو فروخت کیا ہے، حضرت اشعث نے کہا: میں نے اسے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدا ہے۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس بارے میں آپ کو نبی اکرم ﷺ کی حدیث سنتا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے، تو حضرت اشعث نے کہا: سنائیے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے، تو حضرت اشعث نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس سودے کو ختم کر دیں۔

2831- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَمِيحُ وَآخِبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۸۲- أخرجه المصنف في البيوع (۲/ ۲۵۰) باب: إذا اختلف البيعان، و أبو داود في البيوع (۲/ ۷۸۲) باب: إذا اختلف البيعان و المصنف في البيوع (۲/ ۲۵۱) و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۳۷) باب: البيعان يختلفان (۲/ ۲۱۸) و البيهقي في البيوع (۵/ ۲۳۲) باب: اختلاف البيعان من طرق عن هشيم - قال البيهقي في المعرفة (۸/ ۱۶۱) (۱۱۶۱۹): (و ابن أبي ليلى كان كثير الوهم في الامتداد و المتن و أهل العلم بالعميت لا يقبلون منه ما يتفرد به: لكثرة اوهامه و بالله التوفيق) - و أخرجه ابن عدي في الكامل (۱/ ۴۴۲) من طريق إبراهيم بن مجمر عن أبي بكر بن عياش عن سعيد بن مرزبان عن الشعبي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه - وقال ابن عدي: (له علم بروية غير ابن مجمر) - قلت: و ابن مجمر ساقى له ابن عدي عدة احاديث من مناجيره، لهذا منسوبا، ثم ختم ترجمته فانك: (وله سوى ما ذكرت منكرات من جهة الامانة غير معقولة) - و هو سبوق - ايضاً - ما في سماع عبد الرحمن من أبيه من خلاف - وللمعريف طريق آخر، فأخرجه عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن مسعود بنحوه - أخرجه احمد (۱/ ۴۶۶) و الترمذي في البيوع (۲/ ۵۷۰) باب: ما جاء إذا اختلف البيعان (۱۲۷۰) و البيهقي (۵/ ۲۳۲) من طريق ابن عجلان عن عون بن - و اعلم الشافعي - كما نقل البيهقي عنه - و الترمذي بالانقطاع بين عون و ابن مسعود - و راجع: جامع النعمان للمصنف ص (۲۴۹) -

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . فَقَالَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ عَمْرُكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَأَلْتُ اللَّهَ تَعْمِيرَكَ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے (کہ اگر تم چاہو تو تم اسے ختم کر سکتے ہو) تو اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے سودے کو مبارک کرے!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ آپ کے سودے کو آباد کرے! علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ”عمرک اللہ“ اس کا مطلب یہ ہے: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آباد رکھے! اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2832- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا الْمُعَاوِي أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ - حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . قَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيْعًا عَمْرُكَ اللَّهُ مَعْنُ أَنْتَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے کوئی چیز خریدی میرا خیال ہے: اُس تعلق بنو عامر بن صعصعہ سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے اُس سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اختیار کر لو (یعنی تم چاہو تو اسے ختم کر سکتے ہو) تو دیہاتی نے کہا: میں نے آج تک ایسا سودا نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ ﷺ کا کون سے قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش سے ہے۔

2833- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۲۸۳۱- اخرجہ الترمذی فی البیوع (۵۵۱/۲) باب رقم (۲۷) الحديث رقم (۱۲۹۹) و ابن ماجہ فی التجارات (۷۳۶/۲) باب بیع الضیاع (۲۱۸۶) کلاهما من طریق عبد الله بن وهب به- وقال الترمذی: (حديث حسن غريب) - و اخرجہ - ایضاً - الماکم (۱۹/۲) و صححه علی شرط مسلم من طریق ابن وهب به- ومن طریق الماکم اخرجہ البیہقی فی سننه (۲۷۰/۵) کتاب البیوع باب المتبايعان بالضیاع لم يتفرقا... و مباني فی الحديث التالي من طریق يحيى بن ايوب به- و الحديث ذكره عبد الله بن علي في الامكام الوسطى (۲۶۶/۲) - ۲۸۳۲- اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۶۳۸) : حدثنا محمد بن عمرو ثنا ابي ثناء موسى ابن ابي - وقال الطبرانی: (لم يرو في الحديث عن ابن جرير الله يحيى بن ايوب به- و اخرجہ عن يحيى بن ايوب الله الحديث بن سعد و موسى بن ابي - و اخرجہ الماکم فی البیوع (۱۸/۲) و صححه من طریق هلال بن العلاء الرقي ثنا المعاني بن سليمان ثنا موسى بن ابي به- و الحديث اخرجہ - ایضاً - البیہقی فی الکبری (۲۷۱/۵) -

رَجْعَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْتِاعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِكْمًا مِّنْ خَبْطٍ مِّنْ أَعْرَابِيٍّ فَخَبَّرَهُ  
لَهُ الْبَيْعَ. قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ.

☆☆ طاووس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا تو نبی اکرم ﷺ نے اس  
دیہاتی کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس سود کو ختم کر سکتا ہے۔  
راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ - يَعْنِي سَعِيدَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ - قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ لَّابِيهِ فَكَانَ  
مُغْلِبُهُ حَتَّى يَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيَصِيحُ بِهِ عُمَرُ وَيَغْلِبُهُ الْبَكْرُ فَقَالَ رَسُولُ  
لَهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِعْنِيهِ يَا عُمَرُ. فَاشْتَرَاهُ فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هُوَ لَكَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ. وَهَذَا  
نُظْمُ ابْنِ عَبَّادٍ.

☆☆ عمرو نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے جو قابو میں نہیں آتا تھا وہ ان کے والد کی ملکیت تھا حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما اس پر قابو نہیں پاسکے وہ اونٹ نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے آگے نکل گیا بعد میں انہیں جھڑکا لیکن وہ اونٹ ان کے  
قابو میں نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے مجھے فروخت کر دو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا پھر نبی  
اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہوا! اب تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔  
روایت کے یہ الفاظ ابن عباد نامی راوی کے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمن بن حسان ابو عبید اللہ مخزومی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں  
کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال  
(۲۲۹۳)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶۱)۔

2835- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ الْبُندَارُ حَبْشُونَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاتَبْتُ بَرِيرَةَ عَلَى نَفْسِهَا

2834- أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۵۰/۸) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (۱۴۲۶۱): أخبرنا معمر و ابن عيينة عن ابن طاووس عن  
ابن عمار قال..... فذكره - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۰/۵) من طريق السافعي عن ابن عيينة به - و من طريق عبد الرزاق عن معمر -  
بهم به - وهو مرسل من هذا الوجه - وقد سبق موصولاً من حديث جابر في الروايتين السابقتين -

2835- أخرجه الحميدي في (مسنده) (۶۷۶) و من طريقه أخرجه ابن حبان (۷۰۷۲) و البيهقي (۲۶۶/۵) عن سفیان به - و حلقه البخاري  
في صحيحه (۵۱۸/۵) كتاب الربة و فضله و التمهيد عليه باب: اذا ولف بغير الرجل و هو راكبه فهو جائز - الحديث (۲۶۱۱) - و  
من طريق البخاري لهذه أخرجه البغوي في شرح السنة (۲۰۸۲) و وصله البخاري في (۲۶۱۰) كتاب الربة باب: من الصدي له لصدية و عنده  
المسألة من طريق عبد الله بن معمر حدثنا ابن عيينة به - و البيهقي (۱۷۰/۶) من طريق ابن أبي عمر عن سفیان بن فضال -



يَسْعُ أَوَاقٍ كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةٌ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا وَلَكِنْ إِنْ شِئْتَ عَدَدْتُ لَهْمَ لَهْمٍ عَدَّةً وَاحِدَةً فَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بِرَبِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَارَتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا أَذْنُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا ذَاكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنِي بِرَبِيرَةَ تَسْتَعِينُنِي فِي مَكَاتِبَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعَدَّ لَهُمْ مَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَخْطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُوا أَنَّ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةً شَرْطٍ قَضَاءُ الْحَقِّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا فَلَنَا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَكَرَّ رُؤُوسُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرَهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے اپنے لیے نواوقیہ کی ہر سال ادائیگی کے عوض میں کتابت معاہدہ کر لیا۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تاکہ ان سے اس بارے میں مدد لیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں اگر تم چاہو تو میں ساری ادائیگی ایک ہی مرتبہ کر دوں گی۔ البتہ تمہاری ولاء کا حق میرے پاس ہوگا، بریرہ اپنے مالک کے پاس ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء کا حق ان کے پاس ہی رہے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اس دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو بریرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہلکی آواز میں ساری بات بتائی جو اس نے اپنے مالکان سے کہی تھی (اور جو انہوں نے جواب دیا تھا) تو سیدہ عائشہ نے یہی کہا: نہیں! اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا (تو میں اس معاملے کے لیے تیار ہوں) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تاکہ اپنے کتابت کے معاہدے کے بارے میں مجھ سے مدد لے تو نے یہ کہا کہ اگر تمہارے مالکان چاہیں تو میں انہیں ساری ادائیگی ایک سات کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق میرے پاس رہے اپنے مالکان کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ولاء کا حق ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا، پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا وہ گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں جن کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو وہ شرط باطل شمار ہوگی اگرچہ سو مرتبہ کیوں نہ عائد کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے

جائے) اور اللہ تعالیٰ نے (جس شرط کی اجازت دی ہے) وہ شرط زیادہ مضبوط ہوگی ہے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تم فلاں کو آزاد کرو اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا ولاء کا حق تو اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا تو نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا، اگر اس کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔

**2836** - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَإِنَّ ابْنَتَهُ وَأَمْرَأَتَهُ بَاعُونِي وَاشْتَرَطُوا وَلَائِي فَمَوْلَى مَنْ أَنَا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مُكَاتِبَةٌ فَقَالَتْ اشْتَرِينِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قُلْتُ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا قَالَتْ بَرِيرَةُ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتَقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا - فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَوْ اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ.

☆☆ عبد الواحد بن ایمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: اے ام المؤمنین! میں عتبہ بن ابولہب کے پاس موجود تھا (یعنی ان کا غلام تھا) اس کے بیٹے اور اس کی بیوی نے مجھے فروخت کر دیا اور میری ولاء کی شرط عائد کی تو میں کسی کا آزاد کردہ غلام شمار ہوں گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں بریرہ کے پاس آئی اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا اس نے کہا کہ آپ مجھے خرید لیں میں نے کہا: ٹھیک ہے! اس نے کہا: میرے مالکان مجھے اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک وہ میرے ولاء کی شرط عائد نہ کریں۔ تو میں نے کہا: پھر تو مجھے

۲۸۲۵ - أخرجه مسلم في العتق (۱۵۰۴) باب: إنما الولاء لمن أعتق. و أبو داود في الطلاق (۲۳۳۲) باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد. والنسائي في الطلاق (۱۶۵-۱۶۶/۶) باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك. وفي العتق من الكبرى: كما في التحفة (۱۲۴/۱۲) والترمذي في الرضاع (۱۱۵۴) باب: ما جاء في المرأة تعتق ولها زوج. من طرق عن جرير بن عبد الله - وأخرجه البخاري في المكناب (۲۵۶۳) باب: انعام المكناب و ماله الناس. و مسلم في العتق (۱۵۰۴) باب: إنما الولاء لمن أعتق. و أبو داود في العتق (۲۹۲۰) باب: في بيع المكناب إذا فسخت الكتابة. و ابن ماجه في العتق (۲۵۶۱) باب: المكناب. و احمد (۲۱۳/۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۸/۵) من طرق عن قتاد بن عباس بن عمرو - وله شاهد من حديث ابن عباس بن عمرو - و ابن حبان (۵۱۲۰) من طريق تميم بن المنتصر عن اسحاق اللذري عن تريك عن مالك عن عكرمة عن ابن عباس بن عمرو - و تريك سبي. الحفظ ورواية مالك عن عكرمة مضطربة. لكن أخرجه احمد (۲۸۱/۱) عن عفان عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس بن عمرو - وله طريق آخر من حديث ابن عمر عن عائشة لكنه مختصر - أخرجه مالك (۷۸۲/۲) و عنه الشافعي. و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۰۸/۱۶) باب: الولاء. (۲۰۴۹۱) - وأخرجه البخاري في الفرائض (۴۲/۱۲) باب: انتم من تبرأ من مواليه (۶۷۵۶) و في العتق (۱۶۷/۵) باب: بيع الولاء. و لقبته (۲۵۳۵) و مسلم في العتق (۱۱۴۱/۲) باب: إنما الولاء لمن أعتق (۱۵۰۴) و أبو داود في الفرائض (۱۲۷/۲) باب: في بيع الولاء. و الترمذي في الولاء (۴۳۷/۴) باب: ما جاء في النسبي عن بيع الولاء. و عن لقبته (۲۱۳۶) و في البيوع (۵۳۷/۳) باب: ما جاء في كراهية بيع الولاء. و لقبته (۱۲۳۶) و النسائي في البيوع (۲۰۶/۷) باب: بيع الولاء. و في الكبرى: كما في التحفة (۴۴۷/۵) و (۴۴۹) و (۴۵۵) و (۴۶۶) و ابن ماجه في الفرائض (۹۱۸/۲) باب: النسبي عن بيع الولاء. و عن لقبته (۲۷۴۷) -

۲۸۳۶ - أخرجه البخاري في المكناب (۲۳۱/۵) باب: إذا قال المكناب: اشتريني و اعتقني: فاشتراه لذلك (۲۵۶۵) عن أبي نعيم و في الشروط (۲۸۲/۵) باب: ما يجوز من شروط المكناب إذا رضي بالبيع على أن يعتق (۲۷۳۶) عن خلاد بن يحيى. كذا قلنا عن عبد الواحد بن أيمن - به -

تمہارے بارے میں کوئی ضرورت نہیں ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: بریرہ کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ان لوگوں کو ایسے ہی رہنے دو وہ جو چاہیں شرطیں عائد کرتے پھریں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے خواہ (دوسرے فریق کے لوگ) سو شرطیں عائد کریں۔

**2837** - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيرِ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لَا يَكَاذُ يُخِطُّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفَقَدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا بَشِيرُ لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . قَالَ بَابِي وَأُمِّي ابْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلَانٍ فَمَكَتْ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي . قَالَ وَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَلِكَ فِيهِ . قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَبِلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشَّرْوَ دُيُودٌ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر صغیر کے بیٹھنے کے ایک مخصوص جگہ تھی جہاں وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن تک انہیں ملاحظہ نہیں فرمایا (جب تین دنوں کے بعد) وہ اپنی مخصوص جگہ پر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر! میں نے تمہیں پچھلے تین دن سے دیکھا نہیں ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے فلاں شخص سے اونٹ خریدا تھا وہ میرے پاس رہا اس کے بعد وہ سرکش ہو کر بھاگ گیا، میں اس کے پیچھے گیا (اسے پکڑ کے لا کے) اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا تو اس نے وہ مجھ سے لے لیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی شرط طے کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! اس نے ویسے ہی اسے لے لیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے نہیں ہو کہ سرکش جانور اسی بنیاد پر واپس کیے جاتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن عجلان کنناہ مسلم ابا خلیل، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یتب حدیث۔ و توقف غیرہ فی احتیاج بہ۔ ان کے

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتماد" از حافظ شمس دین ذہبی (۵۰۶۲)۔

**2838** - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ أَمْلَأَ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ الْعُجَافِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى

۲۸۳۷ زکریا السنن فی کتب العمال (۱۵۱/۶) رقم (۹۹۵۲) و عزاء الی (العس ابن سفیان و ابن شاذان و ابن مردودہ و ابی

نعیم) - قال: و فیہ عبد السلام بن عجلان ضعیف۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَمَّا اِنَّ الْبَيْعَ الشَّرْوَذَ يَرُدُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سرکش اونٹ واپس کر دیا جاتا ہے۔

2839- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ غِيَاثٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ الْخَضِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَخُذُ الدَّنَانِيرَ أَخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّنَانِيرَ أَخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ . وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فَأُعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کیا کرتا تھا۔ جس اوقات میں انہیں دینار کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لیتا تھا اور بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور درہم کی جگہ دینار وصول کر لیتا تھا۔ یہ اس کی جگہ لے لیتا تھا اور وہ اس کی جگہ دے دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کرتا ہوں تو بعض اوقات میں دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن درہم وصول کر لیتا ہوں بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور دینار وصول کر لیتا ہوں یہ میں اس کی جگہ لے لیتا ہوں اور وہ اس کی جگہ لے لیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ کے حساب

۲۸۳۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱۸۲۹/۵) ومن طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۲۲۲/۵-۲۲۳) كتاب البيوع ما جاء البعير الشرور يرد من طريق علي بن هاشم عن عبد السلام بن عجلان وهو ضعيف - وفيه عبد السلام بن عجلان وهو ضعيف - وذكره المنقي الترمذي في كنز العمال (۱۸۲/۵) رقم (۶۰۵۱۱) - ونقله ابن حجر في الصحابة (۱/۱۱۸) وعزاه الى الحسن بن سفيان وابن شاهين وابن مردويه في التفسير - اعلاه عبد السلام بن عجلان -

۲۸۳۹- ساقه المارقلطني من طريق ابى داود وهو في سننه في البيوع (۲۵۰/۲) باب: في اقتضاء الذئب من الورق (۲۲۵۵-۲۲۵۶) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۱۲/۸) باب: اخذ العوض عن الثمن الموصوف في الذمة (۱۱۳۱۷) و اخرجه ايضا الترمذي في البيوع (۵۱۱/۲) باب: ما جاء في الصرف والتمسائي في البيوع (۲۸۲/۷) باب: اخذ الورق من الذئب والذئب من الورق و ابن ماجه في التجمعات (۷۶/۲) باب: اقتضاء الذئب من الورق والورق من الذئب (۲۲۶۲) وقال الترمذي: (لهذا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث سالك بن حرب عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر - ودوي داود بن ابي لهند لهذا الحديث عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر مرفوعاً - و العمل على هذا عند بعض اهل العلم: ان لا بأس ان يفتضي الذئب من الورق والورق من الذئب - وهو قول احمد واسحاق - وقد ورد بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ذلك -) وراجع: المعرفة للبيهقي (۱۱۲/۸-۱۱۶)



سے لیتے ہو اور جب تک تم دونوں جدا نہیں ہوتے یا تمہارے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہوتی۔  
ایک روایت میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

2840- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

☆☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سونے کو سونے کے عوض میں، چاندی کو چاندی کے عوض میں، کھجور کو کھجور کے عوض میں، گندم کو گندم کے عوض میں، جو کو جو کے عوض میں، نمک کو نمک کے عوض میں صرف دست بدست برابر برابر فروخت کیا جاسکتا ہے، لیکن جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو تم جیسے چاہو فروخت کرو اس وقت کہ جب یہ دست بدست لین دین ہو (یعنی ادھار کا سودا نہ ہو)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد الرحمن جریرائی ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ وقال حافظ: مقبول یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۸۸/۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۳۳۶)۔

2841- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوْرِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ بُرٍّ فَقَالَ بَعُهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَعْمَرٌ لَمْ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ . يَعْنِي مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَالَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُهُ . قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

☆☆☆ معمر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے

۲۸۴۰- اضرجه ابن ابی نبیة فی البهمنف (۱۰۳/۷) و من طرفه مسلم فی المساقاة (۱۲۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و ابو داود فی البیوع (۶۱۲/۳) باب: فی الصرف (۲۲۵۰) و البیوخی فی الکبری (۲۷۸/۵) و ابن حبان فی البیوع (۵۰۸) من طریق ابن ابی نبیة عن وکیع به - و اضرجه مسلم فی المساقاة (۱۲۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و احمد فی مسنده (۲۲۰/۵) و ابن الجارود (۶۵۰) و البیوخی (۲۷۸/۵) من طریق عن وکیع به - و اضرجه عبد الرزاق فی البیوع (۱۵۱۹۲) و الترمذی فی البیوع (۵۶۱/۲) باب: ما جاء ان العنطة بالعنطة مثلاً بمثل (۱۲۱۰) و البیوخی (۲۷۷/۵) (۲۸۴۰) من طریق عن یحیی بن یحیی - و اضرجه النسائی فی البیوع (۲۷۶/۷) باب: بیع الشعیر بالشعیر و ابن ماجه فی التجارات (۷۵۸-۷۵۷/۲) باب: الصرف و ما لا یجوز منطاعاً بذا بید (۲۲۵۰) من طریق محمد بن سیرین ابن مسلم بن یسار و عبد الله بن عیوب حدناہ قال: بیع المنزل بوج عبادۃ بن الصامت و معاویة ... فحدثهم عبادۃ بن الصامت قال .... فذكره -

فروخت کرد و اور اس کے ذریعے جو خرید کے لے آؤ وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ وصول کر لیے جب وہ آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور اسے واپس کرو اور صرف برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اناج کو اناج کے عوض میں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ صرف برابر برابر لیا دیا جاسکتا ہے۔ ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ اس غلام نے کہا: یہ تو اس کی مانند نہیں ہیں تو معمر نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس کے برابر ہوتے ہیں۔

**2842-** أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَغُهُ ثُمَّ اشْتَرِي بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لَمْ فَعَلْتَ هَذَا انْطَلِقْ فَرَدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ - وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا قَالَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارَعَ .

☆☆ معمر بن عبد اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید لانا وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ (جو) حاصل کر لیے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے ان سے کہا: تم نے اس میں دخل کیوں دیا؟ تم جا کر اسے واپس کر کے آؤ اور صرف برابر برابر لین دین کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اناج کے عوض میں اناج کو صرف برابر برابر (لیا اور دیا جاسکتا) ہے۔

راوی کہتے ہیں: ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ معمر سے یہ کہا گیا کہ یہ تو اس کی مانند نہیں بنے تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس کی مانند ہیں۔

**2843-** أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّعْفَرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْآخِذُ وَالْمُعْطَى سَوَاءٌ فِي الرِّبَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہگار) ہوتے ہیں۔

۲۸۴۲- أخرجه أحمد (۱/۶) و مسلم في المساقاة (۱۳۱/۲) باب: بيع الطعام مثلاً بثل (۱۵۹۲) والطبرانی (۱۰۹۵/۲) وابن حبان (۲۵۰۱) والبيهقي (۲۸۲/۵) من طرق عن ابن وهب: به - وأخرجه أحمد (۱/۶) والطبرانی (۱۰۹۴/۲) من طريق ابن لويجة عن أبي النضر: به - وابن لويجة: الكلام فيه مشهور لكنه متابع من ابن وهب: كما سبق -

۲۸۴۳- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۳۱/۲) باب: الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۴) والنسائي في البيوع (۲۷۸/۷) باب: بيع التمر بالتبر من طريق أبي المتوكل الناجي: به -

2844- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَالصَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دینار کو دینار کے عوض میں درہم کو درہم کے عوض میں کسی اضافی ادائیگی کے بغیر لیا اور دیا جائے گا جس شخص کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اسے سونے کے عوض میں لین دین کرے اور جس شخص کو سونے کی ضرورت ہو وہ چاندی کے عوض میں لین دین کرے لیکن یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عباس بن عثمان بن شافع شافعی، عم امام شافعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۳۶)۔

2845- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ الْعَسْكَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا وَإِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلَا شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِطَبِيبَةٍ نَفْسِهِ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ . قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی

تھی کہ یاد رکھنا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اس کے لیے اپنے بھائی کا خون یا اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ اپنی پسند کے ساتھ اسے دے دے۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

2846- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ

الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَشْتَرِيَنَّ

۲۸۴۶- أخرجه ابن ماجه في سننه (۲۴۶۱) من طريق أبي اسحاق الشافعي به - قال البوصيري في الزوائد (۱۹۵/۲): (هذا اسناد ضعيف) محمد بن العباس قال فيه ابن حبان في الثقات: بروي المقاطيع عن ابيه انسوي - و ابو العباس بن عثمان مجرول و عمر بن محمد بن علي لم ار من خرج له ولا من وثقه ا - اه -

۲۸۴۵- أخرجه البيهقي في الكبرى (۹۷/۶) في المصنف باب: لا يملك احد بالجنابة شيئا من طريق نوري بن يزيد الدبلي عن عكرمة عن ابن عباس -

۲۸۴۶- داود بن الزبير قان مشروكا الحديث، قاله ابن حجر في (المجلد ۱) (۵۴/۲) -

أَحَدُكُمْ مَالِ أَخِيهِ إِلَّا بِطِيبٍ مِّنْ نَّفْسِهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا ساتھی اس وقت تک نہ بنے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے اسے نہ دے۔

**2847-** أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَخْوَلِ مَوْلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمَرِيُّ ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِي قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمَنَى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ . فَقُلْتُ حِينَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَأَجْتَرَرْتُهَا أَعْلَى فِي ذَلِكَ شَيْءٍ قَالَ إِنْ لَقِيتَهَا نَعَجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَآزَنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا .

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال میں سے کوئی بھی چیز لینا جائز نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے وہ (دوسرا شخص) اپنی پسند کے ساتھ دے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس وقت عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں اگر میں اپنے چچا زاد کی بکریوں کو اپنے سامنے پاتا ہوں اور ان میں سے ایک بکری لے لیتا ہوں اور ذبح کر لیتا ہوں تو کیا اس بارے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری کا سامنا کرتے ہو اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں چھری بھی ہے اور ہاتھ پاؤں باندھنے کی چیزیں بھی ہیں تو بھی تم اس بکری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یثربی ضمری، یعد فی اہل حجاز، ابن سکن نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: اصابہ (۵۷۷/۴)، ت (۵۹۹۷)۔

**2848-** وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِي قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبٍ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

۲۸۴۷- أخرجه الطبرانی في الأوسط، وقال: (اللبروي عن ابن يثربي) لا يرونا إلا مناه تفرد به عبد الملك: كذا في التعليل المغني و لماجد في الأوسط (ط: المرمين) وأخرجه أحمد في مسنده (۲/۴۲۲): ثنا أبو عامر: ثنا عبد الملك -يعني: ابن حسن الحارثي- بإسناده -و إعادته بإسناده ثانية (۱۱۳/۵) بنفس الإسناد- وأخرجه الطحاوي (۲۴۱/۶) وفي المسند (۴۲/۶) و البيهقي (۹۷/۶) من طريق عمارة بن حارثة به- وقال البيهقي (۱۷۶/۶): (و رجال أحمد ثقات) -

۲۸۴۸- أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد على المسند (۱۱۳/۵): حدثني محمد بن عباد المكي به- و لم يذكر في إسناده: (عبد الرحمن بن أبي سعيد) و البيهقي (۹۷/۶) -و صوب المارقفني الرواية السابقة بذكر (عبد الرحمن بن أبي سعيد) -



الَّذِينَ لَقِيتُ عَنْهُمْ ابْنِ عَمِي. ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ إِنَّ لَقِيَتْهَا نَعَجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ. أَرْضٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْجَارِ أَرْضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ.

☆☆ حضرت عمرو بن یثرب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! کسی بھی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے جسے وہ خود اپنی پسند سے دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچا زاد کی بکریاں ملتی ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

اگر تمہیں وہ بکری حبت الجمیش (یہ ایک ویرانے کا نام ہے) میں وہ بکری ملتی ہے اور اس وقت تم نے چھری اور بکری کو باندھنے کا سامان اٹھایا ہوا ہو تو بھی تم اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ (حبت الجمیش) مکہ اور اس کے نواح کے درمیان ایک جگہ ہے یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے اس سند میں راوی نے ابن ابی سعید کا تذکرہ نہیں کیا، تاہم پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

**2849** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قَتِيلَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو مال صرف اس کی مرضی سے لینا جائز ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن محمد فہری۔ قال حافظ فی تلخیص (۱۰۱/۳): مجهول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۲)، مغنی (۱۳۳/۱)۔

**2850** - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الزُّبَيْدِيُّ جَارُ الْبَغْرَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ خَمَادٍ حَدَّثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي حُرَّةٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ.

☆☆ حضرت ابو حرہ رقاشی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کسی بھی

۲۸۴۹ - العارث مجهول: قاله ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲)۔

۲۸۵۰ - أخرجه أحمد (۷۲/۵) و أبو يعلى (۱۵۷۰) و الدارقطني في البیوع (۲۶۶/۲) بابا في الربا الذي كان في الجاهلية و البيوع في الفصص (۱۰۰/۶) بابا من غصب لوصاً فأدخله في بغيته أو بنى عليه جداراً - كلهم من طريق حماد بن سلمة - و قال السجستاني في المجموع (۲۶۸/۲): (وابو حرة الرقاشي و نفسه أبو داود و ضعفه ابن معين و فيه علي بن زيد و فيه كلام) - و قال ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲): (وفيه علي بن زيد بن جردان و فيه ضعف) - و الله -

مسلمان کا مال صرف اس کی مرضی سے لیا جاسکتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن احمد بن منصور بن ذیال، ابو عباس زبیدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون۔  
قدیم، و تجب ذہبی فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۳۷۷)۔  
(۶۸۲۹)، ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۱۳/۵۲۸)۔

○ بحرانی: ابو حامد محمد بن ہارون بن عبد اللہ حضرمی من اهل بغداد، من شیوخ دارقطنی توفی سنہ ۳۲۱ھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب للسمعانی (۱/۳۷۰)۔

2851- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2852- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مؤمن کا مال اس کی جان کی طرح قابلِ احترام ہے۔

2853- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلَازِمٌ غَرِيماً لَهُ فَقَالَ مَا هَذَا . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَرِيمٌ لِي . فَقَالَ هَلْ لَكَ - يَعْنِي - أَنْ تَأْخُذَ النِّصْفَ . وَقَالَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ . أَوْ قَالَ النِّصْفَ .

☆☆ عبد اللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ایک مقروض کے ساتھ الجھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرا مقروض ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ نہیں کرتے، یعنی تم اس سے نصف وصول کر لو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے یہ بات ارشاد فرمائی

2852- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲) للبخاري من رواية عمرو بن عثمان به - وقال البزار: انفرد به ابو نمرات - وراجع - ايضاً - المعجم الكبير للطبراني (۱۹۷/۱۰) والعلية للبيهقي (۳۳۶/۷)۔

2853- سفیان بن حسین: متکلم فی روایتہ عن الزہری - وقد ورد الحديث من غير هذا الوجه عن الزهري بسياق آخر بضماء - وسمي غريم كعب ولحق ابن ابي عمير وفيه طلب النبي صلى الله عليه وسلم من كعب ان يضع الشطر من دينه و قوله للغريم: (قم فاقضه) - اخرجه البخاري في المساجد (۶۷۱) باب: رفع الصوت في المساجد و (۶۵۷) باب: التقاضي و الملازمة في المسجد و في مصرمات (۲۱۸) و في الصلح (۲۷۱) و منطلق في المساقاة (۱۵۵۸) باب: استهباب الوضوء من الدين و ابو داود في الاقضية (۲۵۹۵) باب: في الصلح و ابن ماجه في الاحكام (۲۶۲۹) باب: العيس في الدين و الملازمة و الدارمي (۲۶۱/۲) و احمد (۳۹۰/۶)۔

تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو انہوں نے نصف حصہ وصول کر لیا اور نصف حصہ چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ ثناء روایت میں شطری کی بجائے لفظ نصف منقول ہے)۔

**2854** - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ وَالصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ . لَفْظُ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمان آپس کی شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی راوی کے ہیں جبکہ دیگر راویوں نے لفظ ”لوگوں کے درمیان“ نقل کیا ہے۔

**2855** - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الصَّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ جَائِزٌ . كَذَا كَانَ فِي أَصْلِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

ان کی اصل میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

**2856** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيلَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا .

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مسلمانوں کی مقرر کردہ شرائط (پوری کی جائیں گی) ماسوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

۲۸۵۶ - أخرجه أبو داود في الاقضية (۲/۲۰۶) باب: في الصلح (۲۵۹۶) و احمد (۲/۳۶۶) و ابن حبان في الصلح (۵۰۹۱) و ابن الجارود (۶۳۸) و الحاكم (۲/۱۹) و البيهقي في الصلح (۶۶/۶) باب: صلح المعاوضة من طريق كثير بن زيد به - وقال الحاكم: (رواه هذا الحديث كل يوم مديون) - وقال الذهبي: (لم يجمعه و كثير ضعفه النسائي و مشاه غيرة) - و قال الذهبي في موضع آخر (۱۰۱/۱) (حديث منكر) - و ضعفه ابن حزم و عبد الحميد: كما في التلخيص لابن حجر (۲/۲۶) -

۲۸۵۵ - أخرجه الحاكم (۲/۵۰) من طريق عبد الله بن الحسين البهقي به - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين و هو معروف بسيد الله بن الحسين البهقي و هو ثقة) - و قال الذهبي: (قلت: قال ابن حبان: يسبقه الحديث) - و قال الذهبي: (حديث) - و قال الذهبي: (حديث) - و قال الذهبي: (حديث) -

سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم

کوئی سودا کرتے ہوئے کوئی شرط عائد کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی سواری کو فروخت کرے تو وہ اس پر سوار رہنے کا استثناء کرے۔

امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مسافت قریب ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو قریب کی مسافت پر محمول کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسافت کم ہو یا مسافت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے بیع منعقد ہی نہیں ہوگی۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ”نبی اکرم ﷺ نے بیع میں استثناء کرنے یا کوئی شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے“۔

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ہر ایسی شرط عقد جس کا تقاضا کرتا ہو اس کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے جیسے خریدار خریدتے ہوئے سامان میں ملکیت کی شرط عائد کر دیتا ہے تو یہ چیز تو شرط عائد کیے بغیر بھی پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہ کر رہا ہو اور اس شرط کے نتیجے میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو یا فروخت شدہ سامان میں اس کا کوئی فائدہ ہو یا اس کا استحقاق موجود ہو تو ایسی شرط کے نتیجے میں بیع فاسد ہو جاتی ہے جس طرح کوئی فروخت کرنے والا شخص کسی غلام کو فروخت کرتے ہوئے یہ شرط عائد کرتا ہے کہ خریدار اسے آگے فروخت نہیں کرے گا (یہ سامان کی منفعت شمار ہوگی) کیونکہ یہ ایک ایسی اضافی شرط ہے جو کسی غرض سے خالی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی شرط کے نتیجے میں تنازع ہو جاتا ہے اور عقد کا مقصد فوت ہو جایا کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جو عام عرف میں شامل ہو تو کیونکہ عرف کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوتی ہے (اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۹

۲۔ الہدایہ شرح بدلیۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر القرطبی

۲۸۵۶- اخرجہ الترمذی فی الاحکام (۶۳۶/۲) باب: الصلح بین الناس (۱۲۵۴) و ابن ماجہ فی الاحکام (۷۸۸/۲) باب: الصلح (۲۴۵۲) و المحاکم فی المسند (۱۰۱/۴) و البیہقی فی الکبریٰ (۶۵/۶) من طریق کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بہ۔ وقال الترمذی: (حسن صحیح)۔ ولم ینکلم علیہ العاکم وقال الذہبی: (واہ)۔ وعقب علی تصحیح الترمذی لحدیثہ لہذا فقال: (وصحیحہ)۔ یعنی: الترمذی۔ فلما لا یقتضی العلماء علی تصحیح الترمذی)۔ ینظر: المیزان (۴۰۶/۲)۔ وقال المبارکفوری فی (تحفة المصنف) (۴۸۷/۴): (وفی تصحیح الترمذی لہذا الحدیث نظر: فان فی اشارہ کثیر بن عبد اللہ بن عوف وهو ضعیف جداً قال فیہ الشافعی و ابو داود: وهو رکن من ارکان المذنب وقال النسائی: ليس بثقة۔ وقال ابن حبان: له عن ابيه عن جده نسخة موضوعة۔ و تركہ احمد وقد توفش الترمذی فی تصحیح حدیثہ ..... ) فذكر كلام الذہبی السابق: ثم قال: (وقال ابن کثیر فی (ارنارہ): قد توفش ابو عیسیٰ یعنی: الترمذی فی تصحیحہ لہذا الحدیث وما شاکلہ)۔ اھ۔ و ضفہ ابن حجر فی التلخیص (۲۶/۲)۔



2857- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

أَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فخریہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ

حق کے مطابق ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبدالرحمن بالسی اتھمہ امام احمد و ضرب علی حدیث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۶۷/۴) ت (۵۱۷)۔

2858- وَعَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے

گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

2859- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ح

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ

كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّ خَلْفَهَا عَلَى اللَّهِ ضَامِنٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ

فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ قَالَ أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَقَى .

2857- أخرجه الحاكم في البيوع (۱۹/۲) باب: المسلمون على شروطهم و الصلح جائز من طريق ابن أبي الدنيا به - ذكره الحاكم

ناقدًا لمحدث أبي لمريرة الساجي قريبا - ولم يتكلم عليه لم ولد الذهبي - وقال ابن حجر في التلخيص (۲۷/۲): (وهو واه) -

2858- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۰/۲) بالاسناد السابق من طريق خصيف به - ولم يتكلم عليه الحاكم ولد الذهبي - وقال ابن حجر

في التلخيص (۲۷/۲): (واسناد واه) -

2859- أخرجه عبد بن حميد (۱۰۸۲ - منتخب) و الحاكم في المستدرک (۵۰/۲) و ابن عدي في الكامل (۲۲۲/۵) في ترجمة عبد الحميد

بن حسن السجلاني و البغوي في شرح السنة رقم (۱۶۴۰) من طريق عبد الحميد بن حسن به - وقد صححه الحاكم و تعقبه الذهبي بقوله

(قلت: فيه عبد الحميد بن الحسن صفور) - الله - و ذكره البغوي في الجامع الصغير (۲۲/۵) فيض ۱ و عزاد الي عبد بن حميد و الحاكم

و رمز له بالصحة - ونقل البغوي في الفيض تصحيح الحاكم له و رد الذهبي عليه و قال المناوي: (قال في الجوزان: غريب جدا) - الله - و لم

اجد قول الذهبي لهذا في ترجمة عبد الحميد من الجوزان - قلت: و الحسن و ان كان قد ضعفه ابن السبكي و ابو ذرعة و الدارقطني فقد

وثقه ابن معين و قال ابو حاتم: صحيح - و مع ذلك فقد تابعه عليه غير واحد - أخرجه البخاري في الادب المفرد (۲۰۶) و الترمذي في

السنن (۱۹۷۰) قال: حدثنا قتيبة: حدثنا محمد بن المنكدر باسناد - بلفظ: (كل معروف صدقة و ان من المعروف ان تلقى اهالك يوم

طلوع و ان تفرغ من دلوک في اناء اضلک) - و أخرجه - ايضا - بهذا اللفظ عبد بن حميد (۱۰۹۰ - منتخب) حدثني خالد بن مخلد حدثنا

محمد بن المنكدر به -

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی صدقہ ہے آدمی اپنی بیوی پر اپنی جان پر جو خرچ کرتا ہے یہ اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے یہ بات اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ضامن ہوتا ہے (یعنی اس کا اجر و ثواب عطاء کرے گا) ماسوائے اس چیز کے جو کسی تعمیر میں خرچ کی جائے یا کسی گناہ کے کام میں خرچ کی جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا: آدمی اس کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ کسی شاعر کو یا کسی بد زبان آدمی کو (معاوضہ دے دے تاکہ وہ اس کے ساتھ بد تمیزی نہ کرے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم شعیری برکی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۵۳۱۹)۔

2860- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ وَطَلَبَ ذَلِكَ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنا سامان کسی شخص کے پاس پائے وہ اسے حاصل کرے اور دوسرا شخص اس سے مطالبہ کرے گا جس سے اس نے خریدا ہے۔

2861- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْذَأَسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ.

2860- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۸۹/۲) باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۳۵۲۱) ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۰۰/۶) كتاب الغصب: باب من غصب جارية فباعها ثم جاء رب الجارية وفي المعرفة (۲۹۶/۸) باب: ضمان المذك (۱۱۹۶۱) والنسائي في البيوع (۲۱۲/۷) باب: الرجل يبيع السلعة فيستخفها مستحق وفي الكبرى - كما في التحفة (۷۰/۴) - من طريق عمرو بن عون: حدثنا هشيم: به - وأخرجه أحمد (۱۰/۵) من طريق عمرو بن أبراہیم عن قتادة بلفظ: (إذا أفلس الرجل فوجد رجل ماله بعينه فربو هو به) - قال السري في التحفة (۷۱/۴): (رواه محمد بن يحيى الذهلي عن الخليل بن عمر بن أبراہیم عن أبيه عن قتادة عن الحسن عن سمره: قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من وجد متاعه بعينه عند مفلس فربو هو به) - قال محمد بن يحيى: (لها حديثان عندي من حديث قتادة: فلعل عمر سمع من قتادة فاختلط عليه - فاما لهذا الحديث - يعني: حديث المفلس - فانما رواه قتادة عن النضر بن انس عن بشير ابن مويك عن أبي نصر سمره - حدثنا به وهب بن جرير عن ثعبة عن قتادة - وحدثنا به أبو النعمان عن جرير بن حازم عن قتادة - وحدثنا الأخر: ما روى موسى بن السائب عن قتادة عن الحسن عن سمره عن النبي صلى الله عليه وسلم - لهذا في السرة وذاك في التفليس) - (۱) - 2861- أخرجه أبو داود في السنن (۲۸۹/۲) كتاب البيوع: باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۳۵۲۱) ومن طريقه أخرجه المصنف هنا - وراجع الذي قبله -

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنا مال بیعہ کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا اور دوسرا شخص اس شخص کے پاس جائے گا جس شخص سے اسے خریدا تھا۔

2862- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْمُؤْمِنِيُّ قَالَ ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْمُشْتَرِيَ مَنْ بَاعَهُ . قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ هُشَيْمٍ وَقَدْ حَدَّثَ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكَتَّاهُ أَبُو سَعْدَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص مال کسی کے پاس بیعہ پایا جائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا اور خریدا اس شخص کے پاس جائے گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

2863- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ صَاحِبَهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے سامان کو بیعہ کسی کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا اور جس کے پاس وہ سامان تھا وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا جس سے اس نے سامان کو خریدا تھا۔

2864- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدِّينِ - يَعْنِي أْفْلَسَ - فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أْفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا أَنْ يَتْرَكَ صَاحِبَهُ وَفَاءً .

☆☆ عمر بن خالدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مرض کی وجہ سے مفلس قرار دیا جا چکا تھا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو انتقال کر چکا ہو یا جو مفلس ہو چکا ہو سامان کا حقیقی مالک جب اپنے مال کو بیعہ کسی کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ وہ اپنے ساتھی کو پوری ادائیگی کرے (یعنی جو اس ساتھی کا حصہ بنتا ہے)۔

2862- الحديث أخرجه أحمد في مسنده (١٢/٥): حدثنا زكريا بن أبي زكريا، حدثني هشيم، به - و انظر الحديث قبل السابق -  
2863- أخرجه أحمد في المسند (١٨/٥): حدثنا يزيد بن هارون عن حجاج بن أرطاة بإسناده - و أخرجه أحمد (١٢/٥) و ابن ماجه (٧٨١/٢)  
كتاب الأحكام: باب من سرى ماله بشي، فوجد في يد رجل اشتراه، الحديث (٢٢٢١) من طريق أبي معاوية، حدثنا حجاج، به - قال  
البيهقي في الزوائد (٢١٦/٢): (إسناده ضعيف، لتدليس الحجاج بن أرطاة) - و -  
2864- أخرجه أبو داود في البيوع (٧٩٢/٢) باب: في الرجل يفلس فوجد الرجل متاعه بعينه عنده (٢٥٢٢) و ابن ماجه في الأحكام (٧٩٠/٢) باب: من وجد متاعه عند رجل قد أفلس (٢٢٦٠) و ابن الجارود في المنتقى (٦٢٤) و الحاكم (٥٠/٢) و البيهقي في التلخيص (٤٦/٦) و كذلك الطيالسي (١٢٨٥) و النسائي في المسند (٥٦٤) كلهم من طريق ابن أبي ذئب، به - وقال الحاكم: (صحيح الإسناد) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو معمر بن عمرو بن رافع مدنی، قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۳۴): مجهول الحال یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

**2865-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ - وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ - أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بَعِيْنَهُ .

☆☆ ابن خلدہ زرقی جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو چکا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس قرار دے دیا جائے اور پھر کسی سامان کا مالک بعینہ اپنے سامان کو اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔

**2866-** أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَأَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزُّرْقَاءِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بَعِيْنَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغَرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے پھر اس کا ساتھی مفلس قرار دیا جاتا ہے اور پہلا شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے اور اس پہلے شخص نے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا تو وہ سامان اسی شخص کو مل جائے گا لیکن اگر اس نے اس قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا تھا تو پھر وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

۲۸۶۵- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٢٤): أخبرنا محمد بن عبد الحكم ..... بهذا الإسناد - وراجع الذي قبله -  
 ۲۸۶۶- أخرجه الطيالسي (٢٥٠٧) وابن أبي شيبة (٢٥/٦) وأحمد (٢٢٨/٢) (٤٧٤) والدارمي (٢٦٢/٢) والبخاري في الاستقراض (٦٢/٥) باب: إذا جدد ماله عند مفلس (٢٤٠٢) ومسلم في المساقاة (١١٩٣/٢) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري (١٥٥٩/٢) والترمذي في البيوع (٥٦٢-٥٦٣) باب: ما جاء إذا أفلس للرجل غريم فوجد متاعه (١٢٦٢) والنسائي في البيوع (٢١١/٧) باب: الرجل يبتاع ففلس وابن ماجه في الاحكام (٧٩٠/٢) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس (٢٢٥٨) وابن الجارود (٦٢٠) والبیهقي في الفيلس (٤٤/٦) وابو نعیم فی العلبة (٣٦١/٥) من طرق عن يحيى بن سعيد به - وأخرجه مالك في البيوع (٦٧٨/٢) باب: ما جاء في الفلاس الغريم (٨٨) ومن طريق مالك أخرجه النافعي في المسند (١٦٢/٢) وعبد الرزاق (١٥١٦٠) وابو داود في البيوع (٧٨٩/٢) باب: الرجل بفلس فوجد الرجل متاعه بعينه (٢٥١٩) والبیهقي (٤٤/٦) والبغوي (٢١٣٣) وابن هبان في البيوع (٤١٢/١) باب: الفلاس (٥٠٣١) من طرق عن مالك عن ابن شهاب عن أبي بكر به -



دعج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ ادا نیگی کر دی تھی تو جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش نامی راوی مضطرب الحدیث ہے یہ روایت زہری سے مسند روایت کے طور پر مستند طور پر منقول نہیں ہے یہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

**2867** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَرْثَدَاسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّبِيدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَذْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . وَقَالَ دَعْلَجُ وَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَثْبُتُ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَإِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر اس سامان کو بعینہ کسی شخص کے پاس جائے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہو اور اس فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو وہ سامان اس شخص کو مل جائے گا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ ادا کر دی ہو تو وہ دوسرے شخص باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

**2868** - حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

۲۸۶۷- أخرجه ابن ماجه في الامكان (۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۲۵۹) وابن الجارود في المنتقى (۲۶۲۱) البيهقي في التفليس (۴۷/۶) باب: المشتري يموت مفلساً بالتمس من طريقه هشام بن عمار به وقد أخرجه ابو داود (۲۸۷/۲) كتاب البيوع باب في الشفعة الحديث (۲۵۲۲) وابن الجارود رقم (۶۲۲) كذا نصها عن ابن عوف قال: حدثنا عبد الله بن عبد الجبار البخاري قال: حدثنا اسماعيل - يعني: ابن عياش - عن الزبيدي عن الزهري به - وسأني عند الدارقطني بعد هذا الزبيدي قال ابو داود: قال محمد بن الوليد ابو الزميل الحمصي - قالت: على ذلك فهو شامي ثقة: فرواية اسماعيل عنه صحيحة - وعبد الله البخاري ثقة ايضاً - لك اختلاف على اسماعيل فيه فقد أخرجه البخاري عن اسماعيل عن موسى بن عقيب عن الزهري به - وأخرجه مرة أخرى عن اسماعيل عن الزبيدي عن الزهري وقد أخرجه هشام بن عمار عن اسماعيل على الوجه الاول - قال ابن الجارود في المنتقى (۶۲۲): (قال: محمد يحيى: أخرجه مالك وصالح بن كيسان ويونس عن الزهري عن ابي بكر مطلق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم) ولهم اولى بالحديث يعني: من طريق الزهري) - اه - قلت: والحديث أخرجه مالك في الموطأ (۶۷۸/۲) كتاب البيوع باب: ما جاء في افلاس الغريم رقم (۸۷) عن ابن شواب عن ابي بكر مرسل - ومن طريق مالك أخرجه ابو داود رقم (۲۵۲۰) وعبد الرزاق في المصنف (۲۶۶/۸) (۱۵۱۵۸) - وطريق يونس التميمي اثار البها ابن الجارود أخرجه ابو داود في سننه رقم (۲۵۲۱) من طريق يونس عن ابن شواب مرسل ايضاً - وقد صوب الدارقطني لنا المرسل وكذا البيهقي في السنن -

۲۸۶۸- أخرجه ابو داود وغيره - وانظر الذي قبله -

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالٌ امْرَأَةٍ بَعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أَسْوَأُ الْفُرَمَاءِ . خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال موجود ہو تو خواہ اس شخص نے اس کے معاوضے میں سے کوئی رقم وصول کی ہو یا نہ کی ہو وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔  
یمان بن عدی نامی راوی نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

...—...—...—...

### مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم

اگر کسی شخص کے ذمے مختلف لوگوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور وہ انہیں ادا نہ کر پارہا ہو اور اس کے قرض خواہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے یہ مطالبہ پیش کریں کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے تصرف کرنے سے روک دیا جائے تو ایسے شخص پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پابندی نہیں لگائی جائے گی، اگر اس کا کوئی مال موجود ہے تو حاکم خود اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حاکم صرف اس شخص کو اس وقت تک قید میں رکھے گا جب تک وہ اپنے مال کو فروخت کر کے قرض کی ادائیگی نہیں کر دیتا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما کا موقف یہ ہے کہ جب قرض خواہ اس پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو حاکم وقت اس مقروض شخص کے تصرفات پر پابندی عائد کر دے گا، اسے کوئی چیز خریدنے، فروخت کرنے، کسی چیز کے بارے میں اقرار کرنے یا اس نوعیت کے تمام تصرفات سے روک دے گا۔

اگر وہ مفلس شخص اپنے مال کو خود فروخت نہیں کرتا ہے تو قاضی اس مال کو خود فروخت کرے گا، اگر اس مقروض کے پاس درہم موجود ہوں اور اس نے قرض کی ادائیگی میں بھی درہم ادا کرنے ہوں تو قاضی اب خود ان درہموں کو قرض خواہوں میں تقسیم کر دے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے سب سے پہلے سونے اور چاندی کو فروخت کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا اور آخر میں زمین کو فروخت کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس کا معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جاتا ہے پھر فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس خریدار کے پاس جو مفلس ہو چکا ہے، بعینہ موجود پاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح، عروہ بن زبیر، طاؤس، شعبی، اوزاعی، عبداللہ بن حسن، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ وہ فروخت کرنے والے

شخص اپنے بیعہ سامان کو اس مفلس شخص سے وصول کرے گا۔

اس کے برعکس بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں فروخت کرنے والا شخص اپنے معاوضے کی وصولی کے لیے دیگر قرض خواہوں کی مانند ایک عام فرد شمار ہوگا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق اسے بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

ابراہیم نخعی، حسن بصری، شعبی، وکیع بن جراح، عبد اللہ بن شبرمہ، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض روایات کے مطابق حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ جب فروخت کرنے والے شخص نے کسی متعین مدت کے بعد معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر کسی چیز کو فروخت کر دیا تو اب وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں داخل ہو چکی ہے لیکن اگر وہ متعین مدت آنے سے پہلے خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اب اس کے ذمے اس چیز کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل اسی طرح جس طرح اس کے ذمے دوسرے قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

2869- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ. الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یمان بن عدی نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

2870- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعَ بَعِثَتْهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغَرَمَاءِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی فروخت کرنے والا سامان کو بیعہ اسکے پاس پائے تو وہ اس سامان کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا۔

2871- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ

2869- أخرجه ابن ماجه في الامكان (۷۹۱/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۱) و البیوقی فی التفلیس (۴۸/۶) باب: المنع من موت مفلساً بالتمسك من طريق الیمان بن عدی: به۔

2870- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۲) و من طريقه ابن مہان فی البیوع (۵۰۲۸) و البیوقی فی التفلیس (۴۶/۶) - وأخرجه عبد الرزاق أيضاً (۱۵۱۶۲) من غیر هذا الوجه عن عمرو بن دينار: به۔ وأخرجه ابن ابی نحبہ فی مصنفه (۳۷/۶) عن قتیبہ عن عمرو بن دينار عن حدیثه عن ابی ہریرۃ: به۔

النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنُو عِيَاضٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ . وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کو بیعہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے جسے مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ اس سامان کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوگا۔ اس کا مفہوم ایک جیسا ہے۔

2872- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اپنے بھائی کو کوئی پھل فروخت کرتے ہو اور اس پھل کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کر لو۔

2873- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ . قُلْنَا لَا بِيَ الزُّبَيْرِ هَلْ سَمَى لَكُمْ الْجَوَانِحَ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم اپنے بھائی کو کچھ پھل فروخت کرتے ہو اس کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ وصول کرو تم

2871- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۱) وأحمد (۲۴۷/۲) وابن أبي شيبة (۲۵/۶-۳۶) وعنه مسلم في المساقاة (۱۱۹۲/۳) باب: من ادرك ما يباعه عند المشتري وقد أفلس (۱۵۵۹) وابن ماجه في الاحكام (۷۹۰/۲) باب: من وجع ضاعه بعينه عند رجل قد أفلس (۲۴۵۸) وابن حبان (۲۵۰۳۷) كلهم من طريقه عن جابر بن عبد الله - وهو تخرجه قريباً من طريق مالك عن يحيى - وكذلك من طريق أخرى عن يحيى بن سعيد - به -

2872- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: وضع الجوائح (۱۵۵۴) عن أبي الطاهر وأبو داود في البيوع (۲۷۴/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۴۷۰) عن سليمان بن داود السمرقاني وأحمد بن سعيد السمرقاني - كلهم من طريق ابن وهب - به -

2873- أخرجه ابن حبان في البيوع (۴۱۰/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۲۴) عن محمد بن المنذر بن سعيد حدثنا يوسف بن سعيد - به - وأخرجه الترمذي في البيوع (۲۶۵-۲۶۶/۷) باب: وضع الجوائح عن ابراهيم بن حسن عن هجاج المصيصي - به -



کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو زبیر سے دریافت کیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں جَوَاح؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2874- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً قُلْتُ

هَلْ سَمَى لَكُمْ الْجَوَاحَ قَالَ لَا.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے

آپ کے سامنے غلط الجَوَاح اُٹھل کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

2875- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ ابْتِاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالِ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پھل خریدتا ہے (یا

فروخت کرتا ہے) اور اسے کوئی آسانی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے۔

2876- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَاحِ. وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّتِينِ.

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے بارے میں

معاوضے میں کمی کی ہدایت کی اور آپ نے کئی سال تک کے بعد کی ادائیگی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ

حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ

۲۸۷۴- أخرجه الدارقطني في البيوع (۲۵۲/۲) عن عثمان بن عمر و ابن ماجه في التجارات (۷۸۷/۲) باب: بيع الثمار من قبل و الجائحة

(۲۲۱۹) من طريق نور بن يزيد كذا في نسخة عثمان و نور عن ابن جريج بنحوه دون قوله: (هل سمى لكم الجوائح؟ قال: لا) -

۲۸۷۵- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: وضع الجوائح (۱۵۵۴) و ابو داود في البيوع (۲۷۶/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۸۷۰) و

ابن حبان في البيوع (۱۱۱/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۵) من طريق أبي عاصم عن ابن جريج به - و سبق من طريق عن ابن جريج -

۲۸۷۶- أخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۵/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۳۷۶) و ابن حبان في البيوع (۱۰۷/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۶) من

طريق يحيى بن معين به - و أخرجه احمد (۲۰۹/۲) و مسلم في المساقاة (۱۱۹۱/۲) باب: وضع الجوائح و ابو داود في البيوع (۲۷۵/۲) و

باب: في وضع الجائحة (۲۳۷۶) و النسائي في البيوع (۳۶۵/۷) باب: وضع الجوائح و الحاكم (۶۱-۶۰/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۵) من طريق عن سليمان بن عيينة به - و صححه الحاكم على شرط مسلم -

۲۸۷۷- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲/۶) كتاب الرهن باب: من قال: الرهن مفسون من طريق الدارقطني به - قال البيهقي: (هذا ليس

بمشهور عن عمر) - و عزاه الزمخشري في نصب الراية (۲۲۲/۶) الى ابن ابي شيبة و الطحاوي - قلنا: و الحديث عند الطحاوي في تنقيح

العماني (۱۰۲/۶) في البيوع باب الرهن ببولك في يد الميراثين كيف حكمه! قال: حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال: ثنا ابو عاصم به -

فَيَضِيعُ. قَالَ إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کوئی چیز گروی رکھتا اور پھر وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا اگر وہ اس سے کم ہے تو وہ اپنے پورے حق کو واپس کرے گا اور اگر اس سے زیادہ ہے تو امانت دار ہوگا۔

2878- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے جو کوئی چیز گروی رکھتا ہے اور پھر اسے ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ ایسی چیز سے کم ہو جس کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا تو اس کے تمام حق کو اسے واپس کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ شخص امانت دار ہوگا۔

2879- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَرَاقُ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ. قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي كَمْ ذَلِكَ الْوَضْعُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آفت کی وجہ سے (معاوضے میں کمی کے حوالے سے) کچھ ذکر کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے کس حد تک کمی کا حکم دیا تھا۔

2880- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَوْلَى لَامٍ حَبِيبَةَ أَفْلَسَ فَاتَى بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَضَى عُثْمَانُ أَنَّ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُفْلَسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام کو مفلس قرار دے دیا گیا اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا اس کے مفلس ہونے سے پہلے جس شخص نے اپنے حق میں سے کچھ وصول کر لیا تھا وہ اس کا ہوا اور جو شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

2881- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ عَنْ

2879- کنز اخرجہ لنا من طريق سفیان عن ابی الزبیر عن جابر و سبوة قریباً من وجه آخر عن سفیان عن حمید بن الاعرج عن سفیان

بن عتیق عن جابر -

2880- اخرجہ البیہقی فی منہ (۱۶/۶) کتاب التفلیس: باب المشتري یفلس بالثمن: من طريق اسماعیل بن جعفر: ثنا محمد بن ابی

هرملة: بإسناده نحوه -

هشام بن زياد عن حميد عن انس عن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال الرهن بما فيه . لا يثبت هذا عن حميد وكل من بينه وبين شيخنا ضعفاء .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز مکمل طور پر (گروی شمار ہوتی ہے)۔

2882- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . إِسْمَاعِيلُ هَذَا يَضَعُ الْآحَادِيثَ وَهَذَا بَاطِلٌ عَنْ قَتَادَةَ وَعَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: گروی رکھی ہوئی چیز (مکمل طور پر گروی شمار ہوتی ہے)۔

2883- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ الْجَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ الْقَوَّاسُ حَدَّثَنَا

بِشْرِ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ . أَبُو عِصْمَةَ وَبِشْرٌ ضَعِيفَانِ وَلَا يَتَّبَعُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا (اسے جس کے پاس رہا ہوا گیا ہو) اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان بھی اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

2881- أخرجه الدارقطني قسنا وفي الذي بعده من وجهين عن حميد عن انس وفي آخره في الذي بعده من طريق قتادة عن انس - قال الزيلعي في نصب الراية ( ٢٢١/٤ ) : ( قال ابن الجوزي في التحف : الاول فيه احمد بن محمد بن غالب و هو غلام خليل كان كذابا يضع الحديث و عبد الكريم بن روح ضعفه الدارقطني - وقال ابو هاشم الرازي : مجهول - و هشام بن زياد : قال يحيى : ليس بشي - وقال النسائي : متروك الحديث - وقال ابن حبان : ينفرد عن الثقات بالمضللات وفي الثاني : اسمعيل بن امية : قال الدارقطني : يضع الحديث - و سعيد بن راشد : قال يحيى ابن معين : ليس بشي - وقال النسائي : متروك الحديث - وقال ابن حبان : لا يجوز الاحتجاج به - انتهى ) - ٢٨٨٢- ضعفه الدارقطني عن محمد بن عمرو وقد ورد من وجه آخر عن ابي سلمة و لا يصح ايضا - فاخرجه الحاكم ( ٥١/٢ ) و ابن حزم في ( المحلى ) ( ٩٩/٨ ) و ابن عدي في الكامل ( ٢٨٢/٥ ) من طريق عبد الله بن نصر الانطاكي ثنا ثبابة عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد بن المسيب و ابي سلمة عن ابي هريرة به - وقال ابن عدي : ( وهذا الحديث قد اوصله عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة جماعة و ليس هذا مرصعه : فانكره - و اما عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة : لا اعرفه الا من رواية عبد الله بن نصر عن ثبابة عن ابي ابي ذئب عن الزهري ) - ٢- ذكره ابن عدي في مناقب عبد الله بن نصر الانطاكي و ختم ترجمته بقوله : ( و عبد الله بن نصر لهذا الخبر ما ذكرته مما انكرت عليه ) - ٣- قال الزيلعي في نصب الراية ( ٢٢٠/٤ ) : ( وصححه عبد الحميد في احكامه من هذه الطريق - قال ابن القطان : و اراه انما تبع في ذلك ابا عمر بن عبد البر فانه صححه - و عبد الله بن نصر لهذا لا اعرف حاله و قد روى عنه جماعة و ذكره ابن عدي في كتابه و لم يبين من حاله شيئا الا انه ذكر له احاديث منكورة منها هذا ) - انتهى كلامه - وقال في التنقيح : ( عبد الله بن نصر الاصحم الهزار الانطاكي ليس بذلك المصنف و قد روى عن ابي بكر بن عياش و ابن عليه و معن بن عيسى و ابن فضال و روى عنه ابن هاشم الرازي انتهى ) -

**2884-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ . زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُ الْحُقَاطِ الثَّقَاتِ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا (جس کے پاس رہن رکھوایا گیا ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی عابدی، ابوقاسم مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴۴۹)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۳۲)۔

**2885-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن اس شخص کے لیے بند نہیں ہوتا جس کے پاس رکھوایا گیا ہے۔ اس کا فائدہ وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا۔

**2886-** حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ دُرَّانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ قَالَا

۲۸۸۵- أخرجه الحاكم (۵۱/۲) و البيهقي في الركن (۲۹/۶) باب: الرهن غير مضمون و ابو نعيم في الحلية (۲۱۵/۷) من طريق عبد الله بن عمران العابدی به و أخرجه إسماعيل بن الطباع عن ابن عيينة به - أخرجه ابن حبان (۵۹۲۴) - وقال الحاكم: (أ حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه) لخلاف فيه على أصحاب الزهري - وقد تابع زياد بن سعد: مالك و ابن أبي ذئب و سليمان بن أبي داود الصرائي و محمد ابن الوليد الزبيدي و معمر بن راشد - على هذه الرواية - (أ - وقال ابو نعيم في الحلية: ( غريب من حديث ابن عيينة - تفرد به عبد الله العابدی عن أبيه ) كذا و الظاهر أنه تصحيف صوابه: ( تفرد به عبد الله العابدی عن ابن عيينة ) - وقد توبع العابدی: تابعه ابن الطباع: كما سبق - لكن لم ارد عن زياد من غير طريق ابن عيينة -

۲۸۸۶- أخرجه الحاكم (۵۱/۲) و البيهقي في الركن (۲۹/۶) باب: الرهن غير مضمون من طريق إسماعيل بن عياش به - و أخرجه عبد الله بن نصر اللانطاكي عن ثبابة عن ابن أبي ذئب به - و سبق الكلام على هذا الطريق - وقد اختلف على ابن أبي ذئب في اسناد: فأخرجه إسماعيل بن عياش عنه فكذا مرفوعاً و تابعه ثبابة من رواية عبد الله بن نصر اللانطاكي عنه عن ابن أبي ذئب به مرفوعاً و خالفهم محمد بن إسماعيل بن أبي فريك عند الشافعي في المسند (۱۶۳/۲-۱۶۴) و من طريق البيهقي (۲۹/۶) - و وقع عند ابن أبي شيبة: كما في نصب الراية (۲۲۰/۴) و الثوري عند عبد الرزاق (۱۵۰/۴) و أحمد بن يونس عند أبي داود في المراسيل (۱۸۷) و ابن و نسب عند الظاهري في المعاني (۱۰۰/۴) أربعينهم قالوا: عن ابن أبي ذئب عن الزهري عن سعيد مرسلهم لم يذكر (أبا لؤسر) - و صوب ابن عدي رساله و هو كما قال - وقد أخرجه جماعة من أصحاب الزهري مرسلهم لم يذكر (أبا لؤسر) في اسناد: كما سيأتي ان شاء الله تعالى -

۲۸۸۶- أخرجه الحاكم (۵۱/۲) و ابن عدي في الكامل (۲۸۹/۱) عن محمد بن خالد بن يزيد الراصي به - وقال ابن عدي: ( أخرجه عن الزهري جماعة مرسل و موصول ) - قال: ( وسليمان بن داود المذكور لا يعرف ) - قلت: و أحمد بن عبد الله بن مسرة: ضعيف ذكره الملقطوني في الضعفاء و الشروكين (۵۱) و قال ابن عدي: ( حديث عن الثقات بالمتكبر و يحدث عن لا يعرف و يسرق حديث الناس ) - (أ -



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِئِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ حَتَّى يَكُونَ لَكَ غَنَمُهُ وَعَلَيْكَ غَرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن بند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ وہ آدمی لے گا اور تم پر اس کا تاوان ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن حلت بن دینار، ابوبکر کاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۰۸) (۱۸۵)۔

○ عمران بن بکار بن راشد کلاعی، ابوموسیٰ براد حمصی مؤذن۔ قال نسائی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۰۷)۔

2887- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا آدمی اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ الْجَنَانِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّوَّاسِ حَدَّثَنَا كُذَيْرُ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَكَ غَنَمُهُ وَعَلَيْكَ غَرْمُهُ. أَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

۲۸۸۷- أخرجه الماکن (۵۱/۲) من طريق اسماعيل بن عياش به - و بهی منوجه آخر عن اسماعيل بن عياش عن ابن أبي ذئب عن الزهري

به -

۲۸۸۹- أخرجه الماکن (۵۲/۲) من طريق موسى بن زكريا به - وقد اختلف على معمر في إسناده فأخرجه عنه أبو يحيى هكذا موصولاً و ناسخه أبو جزي عن معمر به موصولاً - أخرجه ابن عدي (۲۷۸/۸) و أرسله غيرهما عن معمر كما في الرواية الثانية - قال ابن عدي في الكامل (۲۷۹/۸): (وهذا الأصل فيه مرسل و ليس في إسناده أبو هريرة) -



جو شخص اوپر سواری کرتا ہے اور جو شخص اسکا دودھ پیتا ہے اس کے خرچ اسی شخص کے ذمے ہوتا ہے۔

**2893-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عِلْفُهَا وَلَكِنْ الدَّرُّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيُرْكَبُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی جانور کو رہن رکھا گیا ہو تو جس شخص کے پاس رہن رکھا گیا ہے تو اس کا چارہ اسی شخص کے ذمے ہوگا اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ وہ شخص پی سکتا ہے جو شخص دودھ پیتا ہے اور سوار ہوتا ہے اس جانور کا خرچ اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

**2894-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَآخِرَنَا أَبُو

بَكْرِ النَّسَائِبُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَخْلُوبٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن (رکھے ہوئے جانور) پر سوار ہوا جاسکتا ہے اس کا دودھ دوا جاسکتا ہے۔

**2895-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ

بْنُ أُمَيَّةَ الدَّارِعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ إِسْمَاعِيلُ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ وَهَذَا لَا يَصِحُّ.

۲۸۹۲- اخرجہ ابن عدی الكامل (۱/۴۱۱) و البیہقی فی الرهن (۶/۲۸) باب: فی زیادات الرهن و الخطیب فی التاریخ (۶/۱۸۶) من طریق ابراہیم بن مجشّر حدیثنا ابو معاویہ بہ - وقال ابن عدی: (ولقد احدثت لک اعلیٰ برفعه عن ابی معاویہ غیر ابراہیم بن مجشّر لهذا) - و ختم ترجمہ ابن مجشّر بقولہ: (ولہ سوی ما ذکرک منکرات من جریۃ الاسانید غیر محفوظہ) - الہ - وقال الخطیب: (تخریج بروایۃ لهذا الحدیث عن ابی معاویہ مرفوعاً ابراہیم بن مجشّر ورفعه ایضاً: ابو عوانۃ عن الاعمش - و اخرجہ غیرہ عن ابی معاویہ موقوفاً لم ینکر فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و كذلك اخرجہ سفیان الثوری و قسیم و محمد بن فضیل و جریر بن عبد الحمید عن الاعمش موقوفاً و لہ الموقوف من حدیثہ) - الہ - وروایۃ ابی عوانۃ التي ذکرها الخطیب: رواها العاکم فی البیوع (۲/۵۸) باب: الرهن مخلوب و مرکوب و البیہقی فی الرهن (۶/۲۸) باب: فی زیادات الرهن من طریق ابی عوانۃ عن الاعمش بہ مرفوعاً - وقال العاکم: (صحیح علی شرط النسخین و لم یخرجہ: لہ جماع الثوری و شعبۃ علی توفیغہ علی الاعمش و انا علی ما اصلتہ فی قبول الزیادۃ من النسخۃ) - الہ - فلت: اکثر اصحاب الاعمش یوقفونہ و صوب ابن عدی و الخطیب و البیہقی وقفہ و هو الصواب - و اخرجہ الشافعی فی الامم (۲/۱۶۱) باب: زیادۃ الرهن و من طریق البیہقی فی الکبری (۶/۲۸) و المرفوع (۸/۲۲۷) باب: زیادۃ فی الرهن (۱۱۷۲۶) عن سفیان بن عیینہ عن الاعمش بہ موقوفاً - قال البیہقی: (ولقد اوقف و ذکرہ المزنی مرفوعاً بالاسناد و لم ینکرہ الشافعی مرفوعاً و انا ذکرہ موقوفاً و هو الصحیح) - الہ - و اخرجہ ابن عدی (۸/۲۸۹) عن عبدان ثنا السیسی بن عبد السلام ثنا ابو العاصم الثوری عن شعبۃ عن الاعمش بہ مرفوعاً - قال ابن عدی: (ولقد من حدیث شعبۃ لم اکتبہ الا عن عبدان) - الہ - ساقہ ابن عدی لکن فی ترجمہ نصر بن حماد: ابی العاصم الثوری و ختم ترجمہ الثوری بقولہ: (ولقد احدثت التي ذکرتها عن نصر عن شعبۃ و لہ غیرہا عن شعبۃ کثیرا غیر محفوظہ و مع ضعفه یکتب حدیثہ) - الہ -

۲۸۹۵- اخرجہ ابن عدی فی الكامل (۱/۵۲۲) و البیہقی فی الکبری (۶/۱۰) و علفہ فی المرفوع (۸/۲۲۷) باب: الرهن غیر مضمون (۱۱۷۸۱) من طریق اسماعیل الزارع بہ - وقال ابن عدی: (واسماعیل بن ابی عباد لهذا لا اعرفہ الا بهذا الحدیث و هو حدیث مفصل لهذا الاسناد) - الہ - و قال البیہقی: (واسماعیل لهذا کان یضع الحدیث قالہ الدارقطنی فیما اظهرنا عنہ) - الہ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن رحمی ہوئی چیز مکمل طور پر رہن شمار ہوتی ہے۔

2896- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللَّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَشْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي ذَرَقَةٍ سَلَحْنَاهَا وَأَشْرَكْنَا فِيهَا أَصْبَنًا فَأَخْفَقْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے عمار اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے مشترکہ طور پر ایک ڈھال دی، ہم نے (شرکین کے مال غنیمت میں سے) جو چیزیں لی تھیں، آپ نے ان میں ہمیں شریک قرار دیا، میں اور عمار تو کچھ نہ لاسکے البتہ سعد دو قیدی لے آئے۔

2897- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ لَوْيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ - عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَغْنَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَنْجُنِ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا . قَالَ لَوْيْنٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو هَمَّامٍ وَحْدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں دو شراکت داروں کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، جب وہ خیانت کر لیتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (یعنی میری رحمت ان کے ساتھ نہیں رہتی)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن حبان، ابو حیان تیمی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے چمٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۵)۔

2896- فی اسنادہ ابو اسحاق السبیمی ثقة لکنہ مدلس وقد عمن لقنا - و ایضاً زیاد بن عبد اللہ البکائی: قال العافظ ابن حجر فی التقریب فی ترجمتہ (ت ۲۰۹۶): (مدلس ثبت فی البخاری و فی حدیثہ عن غیر ابن اسحاق لبن و لم یثبت ان و کیمما کذبہ و له فی البخاری موضع واحد متابع) - (۱)۔

2897- أخرجه ابو داود فی البیوع (۲۵۶/۲) باب: فی الشرکة الحدیث (۲۲۸۲) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشرکة باب اللامانة فی الشرکة و ترک الغیابة و فی المرفقة (۲۸۹/۸) باب: الشرکة (۱۱۹۲۷) - قال ابو داود: حدَّثنا محمد بن سلیمان المصبی بنی عن ابی ہریرة - و أخرجه الحاكم فی المستدرک (۲/۴) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشرکة باب اللامانة فی الشرکة و ترک الغیابة من طریق الحسن بن علی ابن شبيب المصري حدَّثنا محمد بن سلیمان المصبی بنی - قال ابن حجر فی (التلخیص) (۵۶/۲): (واعلم ابن القطان بالجرید بحال سعید بن حبان: و الدابی حبان - و قد ذکرہ ابن حبان فی التقات و ذکرہ روى عنه - ایضاً: الحدیث بن یزید لکن اعلمہ الدارقطنی بالدرساں فلم یذكر فیہ اباً لهريرة و قال: انه الصواب و لم یسند غیر ابی ہمام بن الزبیر قان - و فی الباب: عن حکیم بن حزام: رواه: ابو القاسم الدصیرماني فی الترغیب و الترہیب) - (۱)۔



○ سعید بن حبان تمیمی کوئی، وثقہ عجلی۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۲۳۰۲)۔

2898- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ النَّهْأَوْنِدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي

حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَدُ اللَّهِ عَلَى الشَّرِيفَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا.

☆☆ ابو حیان تمیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کا کرم دو

شراکت داروں پر ہوتا ہے جب تک ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کرتا جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنا کرم اٹھا لیتا ہے۔

2899- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا

حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنِ انْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنُ خَانَكَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص

نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت واپس کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2900- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَامٍ عَنْ شَرِيكَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنِ

2898- اسنادہ ضعیف: لجرالہ والد ابی حیان و لہو ایضاً مرسل۔ وراجع الذی قبلہ۔

2899- ذکرہ ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ ۲/ ۵۹۲ (رقم ۹۷۵) من طریق الدارقطنی بہ۔ قال ابن حجر فی (التلخیص) ۲/ ۲۱۰: (ذکرہ

ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ و فی اسنادہ من لا یعرف و روی ابو داود و البیہقی من طریق یوسف بن ماکہ عن فلان عن آخر و فی

هذا المجهول و قد صححه ابن السکون و أخرجه البیہقی من طریق ابی امامۃ بسند ضعیف و من طریق الحسن مرسل و قال الشافعی

هذا الحديث ليس بثابت و قال ابن الجوزی: لا یصح من جمیع طرقہ۔ و نقل عن الامام احمد انه قال: هذا حديث باطل لا اعرفه من

وجه یصح)۔ الہ۔ قلت: و حديث ابی امامۃ فی هذا الباب و كذلك مرسل الحسن۔ ذکرهما البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/ ۱۶) (۲۸۱-۲۸۰) (۲۸۰-۲۸۱)

و كذلك فی الکبری (۲۷۱/ ۱۰) و ضعیف۔ و انظر الآتی۔

2900- أخرجه ابو داود فی البیوع (۲۹۰/ ۲) باب: فی الرجل یأخذ حقه من تحت یدہ (۲۵۲۵) و الترمذی فی البیوع (۵۶۶/ ۲) حديث رقم

(۱۳۶۶) و الحاکم فی المستدرک (۴۶/ ۲) و البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/ ۱۶) (۲۰۲۷۶) و الطبرانی فی الأوسط (۲۵۹۵) و ابو نعیم فی

أخبار اصحابہ (۲۶۹/ ۱) و تمام فی الفوائد (۵۹۲) و القضاہی (۷۶۲) من طریق طلحہ ابن غنم بہ۔ و لہو عند ابی داود و الترمذی عن

ابی کریب: محمد بن العلاء بہ۔ و قال الترمذی: (حديث حسن غریب) و صححه الحاکم علی شرط مسلم من رواية شريك عن ابی

حصین۔ قلت: ذکر ابو حاتم الرزای انه حديث منکر و انه لم یروہ غیر طلحہ: كما فی العلل للبدین ابی حاتم (۲۷۵/ ۱) (۱۱۱۶)۔ و قال

الطبرانی: (لم یروہ هذا الحديث عن ابی حصین الا شريك و قیس: تلوه بہ: طلحہ)۔ الہ۔ و قال الزیلعی (۱۱۹/ ۶): (قال ابن القطان و

التمام من تصحيحه ان شريكاً و قیس بن الربیع مختلف فیہما۔ انشوی)۔ قال الترمذی: (وقد ذهب بعض أهل العلم الى أن هذا الحديث

وقالوا: اذا كان للرجل على آخر شيء فذهب به فوقع له عنده شيء فليس له ان يجس عنه بقدر ما ذهب له عليه۔ و رخص فيه بعض أهل

العلم من التابعين و لہو قول الثوري و قال: ان كان له عليه سراحهم فوقع له عنده دنائير فليس له ان يجس بكان سراحهم۔ الہ ان يقع عند

له سراحهم فله حينئذ ان يجس من سراحهم بقدر ما له عليه)۔ الہ۔

الْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے وہ امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2901- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ اتَّيَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2902- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى وَهَشَامِ ابْنَيْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ اخْتَصَمَا فِي أَرْضٍ غَرَسَ أَحَدُهُمَا فِيهَا نَخْلًا وَالْأُخْرَى لِلْآخَرِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْأَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ يُخْرِجُ نَخْلَهُ وَقَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي بِهِذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ رَأَى النَّخْلَ وَهِيَ عُمٌ تَقْلَعُ أَصُولَهَا بِالْفُئُوسِ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَوْمُ الشَّبَابُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ أَنْ تَأْتِيَ أَرْضٌ غَيْرَكَ فَتَزْرَعَ فِيهَا.

★★ عروہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا ان دونوں میں سے ایک نے وہاں کھجور کا درخت لگایا تھا اور زمین دوسرے کی ملکیت تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین اس کے مالک کو مل جائے گی آپ نے کھجور لگانے والے سے کہا کہ تم اپنے درخت کو وہاں سے نکال لو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بے آباد جگہ کو آباد کرتا ہے وہ اس آباد کرنے والے کو مل جاتی ہے لیکن کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین پر (زبردستی) کچھ نہیں لگا سکتا۔

راوی کہتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا ہے کہ بہت اونچا لبا تھی جس کی جڑیں کلہاڑے کے ذریعے کاٹی گئی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: کسی ظالم کے لیے نہیں ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی دوسرے کی زمین میں جاؤ اور وہاں کاشت شروع کر دو (یعنی اس کی مرضی کے بغیر ایسا کرو)۔

2901- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲/۴۶۶) والطبرانی في المعجم (۱/۱۷۱) والقضاعي في مسند الشراہب رقم (۷۶۴) وابن عدي في الكامل (۲/۳۶-۳۷) كلسم من طريقه ايوب بن سويد: به- قال ابن عدي: (ولقد اجمعت بهذا الاسناد لا يرويه عن ابن شاذب غير ايوب بن سويد) وهو منكر بهذا الاسناد واما يروي هذا المتن عن ابي حنبل عن ابي صالح عن ابي هريرة (۱)- الله- قلت: بل تابع ايوب عليه صيرة فاخرجه عن ابن شاذب عن ابي التياح عن انس به- قال السجستاني في مجمع الزوائد (۶/۹۸): (اخرجه الطبراني في الكبير والمعجم ورجال الكبير ثقات) - الله-

2902- ياتي ان شاء الله تعالى نخرجه في كتاب الاقضية-

2903- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةُ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ اكْتَرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

☆☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محافلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کاشت کاری تین طرح کی ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی شخص کی زمین ہو اور وہ اس میں کاشت کرے ایک وہ شخص جسے عطیے کے طور پر کوئی زمین دی گئی ہو اور وہ اس میں کاشت کرے اور ایک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے عوض میں زمین کرائے پر حاصل کرے (تو وہ اس میں کاشت کر سکتا ہے)۔

2904- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَمَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

☆☆☆ حنظلہ بن قیس زرقی یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر لینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے تو حنظلہ نے ان سے دریافت کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض میں بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: سونے اور چاندی کے عوض میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۹۰۳- أخرجه أبو داود في سننه (۲۴۰۰) قال: حدثنا مسدد و ابن ماجه في سننه (۲۳۶۷) (۲۴۴۹): حدثنا لقمان بن السري و النسائي (۲۹۰/۷) (۲۶۷): أخبرنا قتيبة بن سعيد - ثلاثتهم - مسدد و لقمان و قتيبة - قالوا: حدثنا أبو الأحوص - به - و أخرجه النسائي في سننه (۲۹۰/۷) من طريق أبي سلمة عن رافع - به دون قوله (إنما يزرع ثلاثة ..... ) الخ - وكذا أخرجه - أيضاً - في (۲۹۰/۷) من طريق القاسم عن رافع - به - ۲۹۰۴- أخرجه مالك في الموطأ (۷۱۱/۲) كتاب: كراء الأرض باب: ما جاء في كراء الأرض رقم (۱) عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن بإسناده عن رافع: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الأرض - و من طريق مالك أخرجه أحمد في المسند (۲/۱۵۰/۴) و مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۲) كتاب: البيوع باب: كراء الأرض بالذهب و الورق الحديث (۱۵۴۷/۱۱۵) و أبو داود رقم (۲۳۹۲) و النسائي في الكبرى (۴۲/۷) كتاب: المزارعة باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسيء عن كراء الأرض و في الكبرى (۹۹/۲) كتاب: المزارعة باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسيء عن كراء الأرض بالثلاث و الربيع الحديث (۴۶۲۹) - و زادوا فيه: (قال: فقلت بالذهب و الورق فقال: أما بالذهب و الورق فلا بأس به) - الخ - وقد تابع مالكاً عليه الأوزاعي عن ربيعة - أخرجه مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۲) كتاب: البيوع باب: كراء الأرض بالذهب و الورق الحديث (۱۵۴۷/۱۱۶) - و أبو داود (۲۵۸/۲) كتاب: البيوع باب: كراء الأرض الحديث رقم (۲۳۹۲) و النسائي (۴۲/۷) كتاب: المزارعة باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسيء عن كراء الأرض و الحديث (۲۳۹۲) من طريق عبد العزيز بن محمد عن ربيعة - به - و أخرجه أبو داود (۲۵۸/۲) كتاب: البيوع باب: كراء الأرض الحديث (۲۳۹۲) و في (۶۶۸/۵) كتاب: الشروط باب: الشروط في المزارعة الحديث (۲۷۲۲) و مسلم في صحيحه (۱۱۸۳/۲) كتاب: البيوع باب: كراء الأرض بالذهب و الورق الحديث (۱۵۴۷/۱۱۷) و النسائي (۴۴/۷) كتاب: المزارعة باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسيء عن كراء الأرض بالثلاث و في الكبرى (۹۹/۲) كتاب: المزارعة باب: ذكر الأحاديث المختلفة في النسيء عن كراء الأرض بالثلاث و الربيع الحديث (۴۶۲۹) من طريق يحيى ابن سعيد عن حنظلة بن قيس - به -

زمین کو کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو کرائے پر دینے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص سے یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اپنی یہ زمین زراعت کے لیے دے رہا ہوں، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ تم نے اس کی پیداوار میں سے مثال کے طور پر ایک سو کلو پیداوار معاوضے کے طور پر مجھے ادا کرنی ہے۔

معاہدے کی یہ صورت باطل ہے اس بات پر تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ضرر کا پہلو پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات مجہول ہے کہ زمین کی پیداوار کتنی ہوگی، ہوگی بھی یا نہیں ہوگی؟

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اس شرط پر مزارعت کے لیے یہ زمین دے رہا ہوں کہ تم نے زمین کے اس فلاں حصے کی پیداوار مجھے دینی ہے اور اس فلاں حصے کی پیداوار تم اپنے پاس رکھو گے۔

اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ معاہدے کی یہ صورت بھی باطل ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ پتہ نہیں ہے کہ فلاں متعین حصے میں پیداوار ہوگی یا نہیں ہوگی، اگر ہوگی تو کتنی ہوگی۔ اسی طرح دوسرے متعین حصے میں بھی پیداوار مجہول ہے۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین کرائے پر دیتا ہے۔ زراعت کرنے والا شخص کرائے کے طور پر سونا، چاندی، رائج کرنسی اور کوئی بھی دوسری چیز متعین مقدار میں ادا کرنے کا معاہدہ کرتا ہے تو اس قسم کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے، تاہم اکثر احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے اور اکثر فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین بٹائی پر دے دیتا ہے، یعنی یہ کہتا ہے کہ جو پیداوار ہوگی اس کا ایک چوتھائی، ایک تہائی یا نصف حصہ تم مجھے ادا کرو گے اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی دوسری چیز جیسے سونا، چاندی یا کرنسی وغیرہ کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

2905- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ إِلَّا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ .

2905- أخرجه الطبرانی في معجمه الأوسط ( ٦١٤١ ) : حدثنا محمد بن زهير الدبلي : نا جعفر بن محمد ..... به - و قال الطبرانی : لا يروى هذا الحديث عن عمر بن عبد الله بن مسعود إلا بلفظنا : تفرد به عبد الله بن زبير - ( - ) - و للمحدث طرق عن جابر : منها : ما أخرجه مسلم في صحيحه ( ١١٧٨ / ٢ ) كتاب : البيوع : باب : كراء الأرض : الحديث ( ١٥٤٢ / ٩٩ ) و الطبرانی في الأوسط ( ٤٨٢٤ ) من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج عن عبد الله بن أبي سلمة عن النعمان بن أبي عبيد عن جابر بن عبد الله : ( أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الأرض ) - ( - ) -



☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے البتہ سونے اور چاندی کے عوض میں (زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے)۔

2906- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ عَنْ عُبَيْدَةَ الصُّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزَرْعٍ يَهْتَزُّ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا الزَّرْعُ فَقَالُوا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ آخِذًا أَرْضَ بِالنِّصْفِ أَوْ الثَّلَاثِ فَقَالَ انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ فَخَذَّهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرْعَهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کھیت کو دیکھا جو لہلہا رہا تھا آپ نے دریافت کیا: یہ کھیت کس کا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ کھیت حضرت رافع بن خدیج کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا وہ نصف یا ایک تہائی پیداوار کے عوض میں زمین (کرائے پر) لیتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس زمین میں جو خرچ کیا ہے اس کا حساب لگاؤ اور پھر زمین کے مالک سے اسے لے لو اور اس شخص کی زمین اور اس کا کھیت اس کے سپرد کر دو۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبیدہ بن معتب ضعی، ابو عبد رحیم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۳۸)۔

2907- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَفَعَ خَيْرَ أَرْضِهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسِمَةً عَلَى النِّصْفِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کر دیا کریں۔

۲۹۰۶- اسناد حسن: رجالہ ثقات اللہ ان عبد الرحمن بن مرفاء قال الذهبي في الميزان (۲۲۰/۱): (ما به باس) - وقال العافظ في التفسير (ت ۱۰۳۹): مصدق نكلم في حديثه عن الدعوى - وعبدة الضبي: هو عبدة بن عبد الكوفي الضبي: قال العافظ في التفسير (ت ۱۱۱۰): مصدق نهوي - بما اخطا - وقد تقدم حديث رافع في النسبي عن كراء الأرض -

۲۹۰۷- أخرجه ابن ماجه في المصنف (۸۲۶/۲) باب: معاملة النخل و الكرم (۲۶۶۸) عن اسماعيل بن ثوبان عن قيسم عن ابن أبي ليلى الحكم بن عتيبة: قال ثعبة: لم يسع من مقسم الل أربعة اماريت - و ابن أبي ليلى هذا هو محمد بن عبد الرحمن ضعيف - الل -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح عہدی: روی عن ابن سیرین۔ و امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مجھول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۴۲۰/۴)۔ میزان (۴۱۷/۳)۔

2908- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیروہاں کے رہنے والوں کو دے دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کی پیداوار میں سے خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو نصف (مسلمانوں کو) ہوا کر دیا کریں گے۔

زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو اس کی پیداوار کے متعین حصے یعنی ایک تہائی حصے نصف حصے یا ایک چوتھائی حصے وغیرہ کے عوض میں کرائے پر دینا علم فقہ کی اصطلاح میں ”مخابرہ“ کہلاتا ہے۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے۔ احناف میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جبکہ شوافع میں سے بھی بعض حضرات نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر ناجائز ہے امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہما اسی بات کے قائل ہیں۔ اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایسا کرنا چند مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ مساقات کے ضمن میں ایسا کرنا جائز ہے۔

مشہور فقہیہ امام ابن تہامہ حنبلی رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علیؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عمر بن عبدالعزیزؓ حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد حضرت ابوبکرؓ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد زراعت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح تابعین میں سے بھی سعید بن مسیبؓ طاؤسؓ عبدالرحمن بن اسودؓ موسیٰ بن طلحہؓ زہریؓ عبدالرحمن بن ابولیلیؓ وغیرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

2908- المرجعہ احمد (۲۲/۲) و البخاری (۲۷۹/۵) کتابہ المزارعہ بابہ اذا لم یستطع السنین فی المزارعۃ الحدیث (۲۲۲۹) و مسلم (۱۸۶/۲) کتابہ المساقاۃ بابہ المساقاۃ فی المعاملۃ بجزء من الثمر و الذرع الحدیث (۱۵۵۱/۱) و ابو داؤد فی البیوع (۲۶۰/۲) بابہ فی المساقاۃ الحدیث (۲۶۰۸) و الترمذی (۶۶۶-۶۶۷/۳) کتابہ الاحکام بابہ ما ذکر فی المزارعۃ (۱۲۸۲) و ابن ماجہ (۸۲۶/۱) کتابہ الرھون بابہ معاملۃ النخیل و الکرم الحدیث (۲۶۶۷) و البیہقی (۱۱۲/۶) من طریقہ یحییٰ بن یحییٰ و لہ القطان - عن عبید اللہ ابن عمر - و لہ طریقہ اخری عن عبید اللہ بن عمر متانی قریباً بعد حدیثین۔

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

**2909-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

بِهَذَا وَقَالَ عَامِلٌ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ طے کیا تھا کہ وہاں کی جو پیداوار ہوگی خواہ وہ

پھل ہوں یا زراعت ہو (اس کا نصف حصہ وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کریں گے)۔

**2910-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا

وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحُجْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ

بْنِ أَبِي حَشْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَتْبَاعُونَ الثَّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ إِنَّهُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرُ مُرَاقٍ وَأَصَابَهُ

قُشَامٌ عَاهَاتٌ كَانُوا يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي

ذَلِكَ إِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُ الثَّمَرِ . كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت

کیا کرتے تھے جب فصل کاٹنے کا وقت ہوتا تو قرض وصول کرنے والا آ جاتا تو جس نے ادائیگی کرنی ہوتی وہ یہ کہتا تھا: اس دفعہ

پیداوار کو فلاں آفت لاحق ہوگئی ہے اس میں یہ خرابی آگئی ہے۔ مختلف طرح کی آفات کا تذکرہ کرتے جن کی وجہ سے لوگوں

کے درمیان مقدمات ہونے لگے جب یہ مقدمات زیادہ ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم اس وقت تک سودا نہ

کرو جب تک پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا۔

نبی اکرم ﷺ نے مشورے کے طور پر یہ بات کی تھی کیونکہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان بہت زیادہ اختلاف ہونے

لگا تھا۔

**2911-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَشُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامِلَ أَهْلِ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ

الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ . وَقَالَ يُونُسُ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَهُمْ فِي ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ

وہاں پیدا ہونے والی کھجوروں اور زراعت میں سے نصف پیداوار کو وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے۔

روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

۱. المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ ضلی ج 5 ص 243

۲۹۱۱- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۸۶/۲) باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع (۱۵۵۱) من طريق ابن نمير به - وقد تقدم

قبل حديثين من طريق يحيى القطان عن عبيد الله به -

**2912-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيَّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سَأَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ وَسِهَاْمُهُمْ مَعْلُومَةٌ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَا إِذَا شِئْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والے یہودیوں کو وہاں کی زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی اس شرط پر کہ وہ نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) اور یہ حصے متعین تھے آپ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

**2913-** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُزَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ أَعْطَى الْيَهُودَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کی کھجوروں کے باغات نصف پیداوار کی ادائیگی کی شرط پر (یہودیوں کو) دیئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے یہودیوں کو دیئے تھے۔

**2914-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ سَمِعَنَا حَمَّادَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ أَوْ نَخْلٍ أَوْ شَيْءٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھجوروں، زرعی پیداوار اور دیگر تمام (قسم کی پیداوار میں) نصف حصے کی ادائیگی کی شرط پر خیبر (کی زمین یہودیوں کو) دی تھی۔

**2915-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَخْرَجَهُ الْبَيْرُطِيُّ فِي سَنَةِ (۱۱۶/۶) كِتَابُ: الْمَسَافَةِ: بَابُ: الْمَعَامَلَةِ عَلَى النَّخْلِ بِشَرْطِ مَا يَخْرُجُ ..... مِنْ طَرِيقِ الدَّارِ قُطْنِي: ۱۰۰- وَ خُرْجَةُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْخُرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفِي: (۱۵۷/۲) بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ (۲۰۰۷): حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: تَنَا ابْنُ أَبِي سَعَادٍ: ۱۰۰- وَ خُرْجَةُ الْبَغَارِيِّ فِي الشُّرُوطِ (۲۸۵/۵) بَابُ: إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمَزَارَعَةِ: (إِذَا شِئْتَ أَخْرَجْتَهُ) (۲۷۲۰) مِنْ طَرِيقِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ: ۱۰۰- وَ عِلْفُهُ عَقِبَهُ مِنْ طَرِيقِ هَمَادِ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ -أَحْمَدُ- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتَمَرُوا- وَ رَاجِعُ نَعْفَةَ الْأَشْرَافِ لِلْمِزَنِيِّ (۳۲۸۲/۸) (۱۰۵۵۱)-

۲۹۱۲- تقدم خُرْجَةُ قَبْلَ خُرْجَةِ أَحَادِيثَ-

۲۹۱۵- أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْخُرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفِي: (۱۵۶/۲) بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ (۲۰۰۶): حَدَّثَنَا قَارُونَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ الزُّرْقَانِ: تَنَا ابْنُ أَبِي هَمَادٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ..... بَنَاهُ-

۲۹۱۵- أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ (۱۷/۲) مِنْ طَرِيقِ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَاقِلِ: تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: ۱۰۰- وَ مِنْ طَرِيقِ الْبَيْرُطِيِّ فِي الْمُسْنَدِ (۸۸/۶)- وَقَالَ الْحَاكِمُ: (حَدَّثَنَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَخْرُجْ) -أ- وَ بَاتِي لَهُ تَأْوِيلٌ مِنْهُدَيْتُ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ نَفْسَهُ وَ كَذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ-



—صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
أَعَارِيَةٌ مُّوَدَّاةٌ قَالَ عَارِيَةٌ مُّوَدَّاةٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن امیہ سے  
کچھ زرہیں اور اسلحہ عارضی طور پر لیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر ہے جسے واپس کر دیا جائے گا؟ نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عارضی طور پر لیا ہے جسے واپس کیا جائے گا۔

2916— حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا  
حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ —صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ— مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا فَقَالَ صَفْوَانُ أَمُودَّاةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ  
سے کچھ اسلحہ ادھار لیا تو صفوان نے عرض کی: کیا یہ واپس کر دیا جائے گا؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، ابوالبراہیم زہری۔ ان کا انتقال 173ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۴-۱۸۳) (۱۸۶۵)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۷/۱۳)۔

2917— حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ —صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— قَالَ إِذَا آتَاكَ  
رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذًّا وَكَذًّا. أَرَاهُ قَالَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا أَوْ قَالَ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا قُلْتُ وَالْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ قَالَ نَعَمْ.

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب میرا قاصد  
تمہارے پاس آئے تو تم انہیں یہ چیز دے دینا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے تیس زرہوں اور تیس اونٹوں کا ذکر کیا تھا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ ادھار لے رہے ہیں جسے واپس کر دیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: جی ہاں!

2918— حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْذَأَسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ

۲۹۱۶— فی اشارہ المجاہد بن ارطاة و هو ضعيف و قد تقدم و ابن جریر ثقة لكنه بدلس و قد ضمن - لكن تقدم في الذي قبله من حديث

ابن عباس - و ياتي من حديث صفوان نفسه في الحديث التالي -

۲۹۱۷— أخرجه أبو داود في البيوع (۲۹۵/۲) باب: في نفسين العارية الحديث (۲۵۶۶) قال: حدثنا إبراهيم بن المستمير حدثنا حبان بن

الفضل - حدثنا إسماعيل بن - و أخرجه ابن حبان في صحيحه (۲۲/۱۱) رقم (۶۷۲۰) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۱۶/۹) من طريق

حبان بن الفضل: به - و أخرجه أحمد (۲۲۲/۱) من طريق يونس بن اسد عن إسماعيل: به -

۲۹۱۸— أخرجه أبو داود (۲۵۶۶) و راجع الذي قبله -

هَلَالٍ عَنْ هَمَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَّةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَّةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ .

★★ ایک اور سند کے ہمراہ یہی روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان ادا کیا جائے گا؟ یا یہ اس طرح عارضی طور پر لے رہے ہیں کہ انہیں واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

2919- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ أُمِّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَذْرَاعًا فَقَالَ أَغْصَبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَّةٌ مَضْمُونَةٌ . قَالَ فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يَضْمَنَهَا فَقَالَ أَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ أَرْغَبُ .

★★ اُمیہ بن صفوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے کچھ زرہیں اُدھار مانگیں تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا غصب کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان بھی ادا کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے کچھ زرہیں خراب ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا تاوان لیں تو انہوں نے عرض کی کہ اب میں اسلام کی طرف راغب ہو چکا ہوں اور مجھے اس میں زیادہ دلچسپی ہے۔

2920- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَذْرَاعًا مِنْ حَدِيدٍ فَقُلْتُ مَضْمُونَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَضْمُونَةٌ . فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا . قَالَ لَا إِنْ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ .

★★ اُمیہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زرہیں اُدھار لیں تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ضمانت والی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ضمانت والی ہیں۔ ان میں سے بعض ضائع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں ان کا تاوان دے دیتا ہوں انہوں نے عرض کی: نہیں! اب میرے دل میں اسلام آچکا ہے اور یہ دل ہر چیز سے زیادہ (ساچکا ہے)۔

2919- أخرجه أحمد (۶۰۱/۲) (۱۶۵/۶) و أبو داود في البيوع (۲۹۱/۲) باب: في تضمين العارية (۲۵۶۲) و من طريقه البيهقي في السمرقة (۲۹۹/۸) باب: العارية (۱۱۹۶۷) و النسائي في الكبرى: كما في التمهة (۱۹۰/۶) و الحاكم في البيوع (۶۷/۲) من طريق يزيد بن جهمان جـ-

2920- أخرجه البيهقي في سننه (۸۹/۶) و في إسناده قيس بن الربيع: تفهيم كبير- انظر ترجمته في التقریب (۱۳۹/۲) و انظر الذي قبله-

## راویان حدیث کا تعارف:

○ امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف جحجی مکی، مقبول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۸۴/۱) ت (۵۳۷)، و "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۶۰)۔

2921- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ . قَالَ عَارِيَّةٌ أَمْ غَضَبًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

☆☆ عطاء نے عبد اللہ بن صفوان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ اسلحہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ یہ عارضی طور پر لے رہے

ہیں یا غصب کریں گے؟

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2922- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِّنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆ عبد العزیز نامی راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت صفوان کی آل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے

سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عارضی طور پر (کچھ اسلحہ) لیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2923- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَابْنُ الْعَلَاءِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فَرَّافَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَوْصَابِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ - أَوْ الْمَنِحَةُ - مُؤَدَّاةٌ . فَقَالَ رَجُلٌ فَعَهْدُ اللَّهِ قَالَ عَهْدُ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ مَا أَدَى .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کی

۲۹۲۱- أخرجه أبو داود في سننه (۲۹۶/۳) كتاب: البيوع باب: في نفسين العارية الحديث (۲۵۶۲): حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة به - من طريق أبي داود أخرجه البيهقي في سننه (۸۹/۶) كتاب: العارية باب: العارية مضمونة وفي (۱۸/۷) كتاب: الصدقات باب: من يعطى

من المولقة قلوبهم من سهم المصالح -

۲۹۲۲- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۹۵/۳) باب: في نفسين العارية باب: المنفعة الحديث (۵۷۸۱) والطبراني في الكبير (۱۷۶/۸) رقم (۷۶۱۸) من طريق عبد الله بن الصباح المطار قال: ثنا المعتمر بن سليمان قال: سمعت العجاج بن فرافطة به -

۲۹۲۳- أخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۰/۳-۴۱۱) كتاب: العارية باب: المنفعة الحديث (۵۷۸۱) والطبراني في الكبير (۱۷۶/۸) رقم (۷۶۱۸) من طريق عبد الله بن الصباح المطار قال: ثنا المعتمر بن سليمان قال: سمعت العجاج بن فرافطة به - وأخرجه النسائي في الكبير

(۷۶۱۸) من طريق عبد الله بن الصباح المطار قال: ثنا المعتمر بن سليمان قال: سمعت العجاج بن فرافطة به - (۵۷۸۲) وابن حبان في صحيحه (۴۹۱/۱۱) رقم (۵۰۹۶) والطبراني في الكبير (۱۷۶/۸) رقم (۷۶۱۸) كتاب: العارية باب: المنفعة الحديث (۵۷۸۲) قال: سمعت ابا امامة يقول فذكره نحوه - وللحديث

طريق آخر عن اسماعيل بن عباس عن شريك بن جهميل بن مسلم عن أبي امامة ثنائي بعد هذا -

جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے) ملنے والی چیز واپس کی جائے گی۔  
تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ اللہ کے رسول کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو اس بات کا حقدار ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ لقمان بن عامر وصابی، (اور ایک قول کے مطابق): اوصابی ابو عامر شافعی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۸۲/۶) (۵۶۰۰)، تقریب التہذیب ت (۵۷۱۵)۔

2924- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا -قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا- ثُمَّ قَالَ -الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالَّذِينَ مَقْضَى

وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔ ☆☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی، بچہ صاحب فراش کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ جو شخص اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارا سب سے اہم مال ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عارضی طور پر استعمال کے لیے لی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی فرض ادا کیا جائے گا اور اگر ان شخص تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

۲۹۲۴- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۵۶۵) باب: في تفضيل العارية والتمني في البيوع (۱۲۶۵) باب: ما جاء في ان العارية موداة وفي البیوع (۲۱۲۰) باب: ما جاء في وصية لوارث وابن صاحب في الصدقات (۲۲۹۸) باب: العارية وعبد الرزاق (۱۴۷۹۶) (۱۶۲۰۸) الطبرانی (۱۱۲۸) واهمد في المسند (۲۳۶۷/۵) والطبرانی (۷۶۲۱-۷۶۱۵) و البیہقی في الكبرى (۸۸/۶) من طرق عن اسماعيل بن عمار بن اسماعيل: متكلم في روايته عن الشاميين ولها منوها۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ شرجیل بن مسلم بن حامد خولانی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۸۶)۔

2925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمِنٍ -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

2926- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُيَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغَلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغَلِّ ضَمَانٌ - عَمْرُو وَعُيَيْدَةُ ضَعِيفَانِ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عارضی طور پر استعمال کے لیے لینے والا شخص تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا، البتہ اگر کوئی شخص دھوکے کے ساتھ ایسا کرے (اس پر تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی) اسی طرح جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھوائی گئی ہو وہ بھی تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دھوکہ دیتا ہے (تو اس پر بھی تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

2927- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ الْعَارِيَةِ مُؤَدَّاةً قَالَ أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ

۲۹۲۵- أخرجه البيهقي في سننه (۲۸۹/۶) كتاب: الوديعة، باب: لا ضمان على مؤتمن من طريق الدارقطني، به- قال الزيلعي في تفسير الراية (۱۵۱/۱) (قال في التنقيح): هذا إسناد لا يثبت عليه: فان يزيد بن عبد الملك ضعفه أحمد وغيره - وقال النسائي: مشدود الحديث - وعبد الله بن شبيب: ضعفه - انتهى -

۲۹۲۶- أخرجه البيهقي (۹۱/۶) وفي المعرفة (۲۰۱/۸) من طريق عمرو بن عبد الجبار، به- وجمع البيهقي في الدارقطني هذا فضعفه بمسرو وعبيدة - وصححه نسبه الى شريح - قال ابن التركماني في الجواهر النقي (۹۱/۶- بنيل السنن): (لم يفسدوا أحد من أهل هذه الشأن فيما علمت حتى ان ابن عمي لم يذكر عبيدة أصلاً وذكره عمراً فلم يزد على قوله: له مناكبر) - اه- قلت: بل ضعفوا غير واحد: فاما عمرو: فذكره المقيلي في الضعفاء (۲۸۷/۲) - وقال الذهبي في الميزان (۲۷۱/۲): (روى مناكبر كسوا غير محفوظ) - و عبيدة: فقال أبو حاتم: منكر الحديث - وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات - وضعفه الدارقطني - وجمعه البيهقي كما ترى - ذكره الذهبي في الميزان (۲۵/۲) - واسا اثر شريح: فقد ورد عنه من غير وجه عند وكيع في أخبار القضاة (۳۳۱/۲) - وعبد الرزاق المصنف (۱۷۸-۱۷۹) (۱۷۸۲-۱۷۸۳) والبيهقي في الموضع السابق من الكبرى: وسماني قريباً -

۲۹۲۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۸۸-۸۹/۶) كتاب: العارية، باب: العارية مؤداة من طريق الدارقطني، به- وهو ضعف: كما جزم المصنف هنا -

عَوَارِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا قَدْ أَخْرَزَ لَنَا الْإِسْلَامُ مَا بَايَدُنَا مِنْ عَوَارِي الْمُشْرِكِينَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُخْرَزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ . فَأَدَّى الْقَوْمُ مَا بَايَدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِي . هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح نے روایت کے یہ الفاظ (عارضی طور پر لی گئی چیز واپس کی جائے گی) کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بتائی ہے کہ ایک قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کیا، ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھیں جو مشرکین سے انہوں نے عارضی استعمال کے لیے لی تھیں، ان لوگوں نے یہ کہا: اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین کی یہ اشیاء جو ہمارے پاس ہیں یا ہمارے پاس آگئی ہیں، جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمہیں ایسی کسی چیز پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو تمہاری ملکیت نہ ہو، عارضی استعمال کے لیے لی گئی چیز واپس کی جائے گی تو پھر ان لوگوں نے (مشرکین کی) وہ چیزیں انہیں واپس کیں۔

2928- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرُ الْمُغْلِ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرُ الْمُغْلِ ضَمَانٌ .

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عاریت کے طور پر چیز لی ہو اور جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر چیز رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر وہ دھوکہ دینے والے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2929- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا كَذَا . قَالَ أَكُلْ وَلَدِكَ نَحَلْتُكَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ . قَالَ لَا . قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءٌ . قَالَ بَلَى . قَالَ فَلَا إِذَا . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ أَكُلْ نَبِيكَ نَحَلْتُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے انجا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور بولے: آپ ﷺ سے اس بات پر گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا مال نعمان کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی ساری اولاد کو عطیے کے طور پر اتنی ہی ادائیگی کی ہے جتنی تم نے نعمان کو دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۲۹۲۸- ورد من غير وجه عن ابن سيرين عند وكيع في اخبار القضاة (۲/۳۲۱) و عبد الرزاق في المصنف (۸/۱۷۸-۱۷۹) (۱۷۸۲-۱۷۸۳) البيهقي في البيري (۹۱/۶)۔

۲۹۲۹- أخرجه البيهقي في سننه (۱۷۷/۶) كتاب: الرهبان: باب: ما يستعمل به على ان امرأة بالنسوبة بينهم في العطفه على الاخبار دون الرهبان: من طريق الحسن بن محمد الزعفراني: ثنا ربيع بن ابراهيم: به- و أخرجه مسلم في الرهبان (۱۲۸۳/۳) باب: كراهية تفضيل بعض الاولاد في الرية (۱۶۲۲) و ابن حبان رقم (۵۱۰۶) عن اسحاق بن ابراهيم بن المنظلي: أخبرنا اسماعيل بن علية: به- و أخرجه احمد (۲۷۰-۳۲۹/۱) و مسلم في الموضع السابق: و ابو داود في البيوع والادارات (۸۱۱/۲) باب: في الرجل يشتغل بعض ولد في النمل (۲۵۵۲) و النسائي في اول كتاب النمل (۲۶۰-۲۵۹/۶) باب: اختلاف النافلين لغبر النعمان بن بشير في النمل و ابن ماجه في الرهبان (۷۵۵/۲) باب: الرجل ينحل ولدا (۲۲۷۵) و الطحاوي في المعاني (۱۸۶/۴) و البيهقي في الرهبان (۱۷۷/۶) من طريق عن داود بن ابي

نے فرمایا: پھر تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنا لو کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ وہ سب (یعنی تمہاری ساری اولاد) تمہارے ساتھ ایک جیسا اچھا سلوک کرے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ایسا نہ کرو۔ محاطی کہتے ہیں: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح عطیہ دیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن علیہ، وہو ابراہیم اخو اسماعیل بن علیہ، وغلیہ امہ۔ قال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۵۰۹/۳، ۵۱۰) ت (۲۳۱۱)۔

**2930-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ.

☆ ☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد سے یہ فرمایا تھا: تم زیادتی کے بارے میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

**2931-** حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ بِشِيرًا أَبَاهُ عَلَى أَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَانِطًا مِّنْ نَّحْلِ فَقَعَلَ فَقَالَ مَنْ أَشْهَدُ لَكَ فَقَالَتِ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاتَى النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَاكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلَى مِثْلِ هَذَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَنْفُسِكُمْ.

☆ ☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد حضرت بشیر سے کہا کہ وہ اپنے صاحب زادے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ دے دیں تو حضرت بشیر نے ایسا کر لیا پھر انہوں نے دریافت کیا: میں اس بارے میں کے گواہ بناؤں؟ تو اس خاتون نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو تو حضرت نعمان کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے جس طرح اسے، یا بے اسی طرح باقی سب کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے عرض

۲۹۳۰- أخرجه مسلم في الرجات (۱۲۳/۲) باب: كرامة نفضل بعض الأولاد في الرجة (۱۶۲۲) وابن حبان (۵۱۰۲) من طريق جرير بن عبد الله بن عمار السلمي به- أخرجه أحمد (۲۶۸/۱) وابن أبي شيبة (۲۴۰/۱۱) والبزار في الترمذيات (۲۶۵۰) باب: لا يشهد على شهادة جوار إذا شهدوا مسلم في الرجات (۱۶۲۲) باب: كرامة نفضل بعض الأولاد في الرجة والنسائي في أول النحل (۲۶۰/۶) والبيهقي في الكبرى (۱۷۶/۶) وابن حبان (۵۱۰۲)- وأخرجه مغيرة عن الشعبي بن عمرو- أخرجه أحمد (۲۷۰/۱) وأبو داود في البيوع والادب (۲۵۱۲) باب: في الرجل يفضل بعض ولده في النحل وابن حبان (۵۱۰۴) والبيهقي (۱۷۸/۶)- وأخرجه اسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي بن عمرو- أخرجه مسلم في الرجات (۱۶۲۲) باب: كرامة نفضل بعض الأولاد في الرجة وابن حبان (۵۱۰۵)- وأخرجه أبو هريرة عن الشعبي بن عمرو- أخرجه ابن حبان (۵۱۰۷)-

۲۹۳۱- ورقاء وجابر ضعيفان وجابر اندلسيا ضعيفا- وسبق في ادبي قبله من وجوه عن الشعبي بن عمرو-

کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا شخص اس طرح کی چیز کا گواہ نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو جس طرح وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ تم لوگ آپس میں انصاف سے کام لو۔

**2932** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلْنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرْتَنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِأَشْهَدَهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَكَلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ . قَالَ لَا . قَالَ فَأَرُدُّهُ .

☆☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے عطیے کے طور پر عطا کر دیا تو میری والدہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں آپ ﷺ کو اس بات پر گواہ بنوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد سے) دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے تم واپس لے لو۔

**2933** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ بِهَذَا مِثْلَهُ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2934** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَأَشْهَدَهُ عَلَى وَصِيَّةٍ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ نَشْهَدَ عَلَى جَوْرٍِ وَقَالَ مَنْ شَهِدَ عَلَى جَوْرٍِ فَهُوَ شَاهِدٌ زَوْرٍ . ثُمَّ أَسْرَعَ الْمَشْيَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے انہیں بلایا اور اپنی وصیت کے بارے میں انہیں گواہ بنانا چاہا تو اس نے وصیت میں اپنی بعض اولاد کو دوسری اولاد پر ترجیح دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کسی زیادتی کے کام میں گواہ بنیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی زیادتی کے کام پر گواہ بنتا ہے وہ جھوٹے گواہ کی مانند ہوتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔

**2935** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ

۲۹۳۲- أخرجه مالك في الموطأ (۷۵۱/۱) باب: ما لا يجوز من النحل (۲۹) و البخاري في السبعة (۹۱۱/۵) باب: السبعة للولد (۲۵۸۶) و مسلم في الرجات (۱۲۱/۴) باب: كراهة تفضيل بعض الأولاد في السبعة (۱۶۲۲/۹) و النسائي في النحل (۲۵۸/۶) باب: اختلاف الناقليين لعمر النعمان بن بشير في النحل و الترمذي في الأحكام (۶۶۹/۴) باب: في النحل و التسوية بين الولد (۱۲۶۷) و ابن ماجه في الرجات (۷۹۵/۲) باب: الرجل ينحل و لده (۲۳۷۶) و أخرجه - أيضاً - العيني (۹۲۲) و الشافعي (۵۸۲- المسند) و احمد (۲۶۸/۱) و ابن الجارود (۱۹۹۱) و البيهقي في الرجات (۱۷۱/۶) باب: السنة في التسوية بين الأولاد في العطية من طرق عن الزهر بن جهم



الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهَبَ هَبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يُعْطَى الْوَالِدُ وَلَدَهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ - أَوْ قَالَ فِي عَطِيَّتِهِ - كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ مِنَ الثَّقَاتِ . تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے لے البتہ والد اپنی اولاد کو جو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کی مثال (راوی کے شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے عطیے کو واپس لینے والے شخص کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرنے کے بعد اپنی ہی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

2936- وَرَوَاهُ عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْكَابٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالََا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْعَائِدِ فِي هَبَتِهِ ذُوْنُ ذِكْرِ الْوَالِدِ . وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ . وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا صرف والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۹۳۵- أخرجه أحمد (۲۷/۲) و أبو داود في البيوع (۲۵۲۹) باب: الرجوع في الهبة و الطحاوي في المعاني (۷۹/۴) و ابن حبان (۵۱۳۲) و الحاكم (۱۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۷۹/۶) من طريق عن يزيد بن زريع به - و أخرجه أحمد (۷۸/۲) و الترمذي في البيوع (۱۲۹۹) باب: ما جاء في الرجوع في الهبة و النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و في الهبة أيضاً (۳۶۷/۶) و ابن ماجه في السجلات (۲۲۷۷) باب: من أعطى ولده ثم رجع فيه و البيهقي في الكبرى (۱۸۰/۶) و في طريق عن حسين المعلم به - و قال الترمذي: (و العمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم - قالوا: من وهب هبة لذي رحم محررم فليس له أن يرجع فيها - و من وهب هبة لغير ذي رحم محررم فله أن يرجع فيها - ما لم ينسب منها - و هو قول الثوري - و قال الشافعي: لا يحل له أن يعطي عطية فيرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده - و احتج الشافعي بحديث عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل له أن يعطي عطية فيرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده -) -

۲۹۳۶- أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۶/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك و ابن ماجه في السجلات (۷۹۶/۲) باب: من أعطى ولده ثم رجع فيه (۲۳۷۸) من طريق سعيد بن أبي عروبة به - و مرسل طاووس الذي ذكره الدارقطني أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) الباب السابق و (۲۶۸/۶) باب: ذكر الاختلاف على طاووس في الرجوع في هبته من طريق الحسن بن مسلم عن طاووس مرسل به -

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔  
اور ایک سند کے ہمراہ یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: والد اپنا بہہ (اولاد سے) واپس  
لے سکتا ہے۔

**2937** - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا . لَا يَثْبُتُ هَذَا مَرْفُوعًا وَالصَّوَابُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
عُمَرَ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز بہہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کا  
زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر مستند طور پر ثابت نہیں ہے درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

**2938** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْتِهِ  
مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنے بہہ کا زیادہ حق  
دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

**2939** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَآخِرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ  
دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهَيْتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہہ کرنے والا اپنے بہہ کا

۲۹۳۷- أخرجه الحاكم في البيوع ( ۵۲/۲ ) عن أبي أحمد: إسماعيل بن خالد السواتي بالكوفة: ثنا أحمد بن حازم بن أبي عذرة: ثنا  
عبد الله بن موسى: به- وقال الحاكم: ( صحيح على شرط الشيخين ) ولم يخرجاه: إلا أن نكل العمل فيه على شيخنا ( - ) - ومن طريق  
الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى ( ۱۸۱/۶ ) باب: المكافاة في السمية: وقال في المعرفة ( ۶۸/۹ ) : ( وغلط فيه عبد الله بن موسى  
فأخرجه عن حنظلة بن أبي سفيان عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: ( الصحيح رواية عبد الله بن وهب عن حنظلة بن  
أبي سفيان: عن سالم عن أبيه عن عمر: كما ذكرنا ) يعني: موقوفاً على عمر بن الخطاب -

۲۹۳۸- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ( ۱۷۴/۶ ) قال: حدثنا وكيع: به- وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير ( ۲۷۱/۱ ) عن وكيع عن  
إبراهيم: به- ومن طريق البخاري أخرجه ابن ماجه في سننه ( ۷۹۸/۲ ) كتاب السجلات: باب من وهب لقة: رجاء نوابها الحديث  
( ۲۳۸۷ ) - قال أبو عبيد في الزوائد ( ۲۳۶/۲ ) : ( لنا إسناده ضعيف: لضعف إبراهيم بن اسماعيل بن مجمع ) - ( - ) - وعزاد الزيلعي في  
نصب الرتبة ( ۱۲۵/۴ ) لابن ماجه والدارقطني وابن أبي شيبة: ثم قال: ( وإبراهيم بن اسماعيل بن جارية: ضعيفه ) - ( - ) -

۲۹۳۹- أخرجه البيهقي في الكبرى ( ۱۸۱/۶ ) باب: المكافاة في السمية: من هذا الوجه- وراجع ما بعده-

زیادہ مقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔

2940- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2941- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ مقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2942- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ إِذَا كَانَتِ الْهَيْبَةُ لِذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يُرْجَعْ فِيهَا - انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

☆ ☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی رشتے دار کو ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہ لے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن جعفر نامی راوی منفرد ہیں۔

2943- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِلَّانَ

۲۹۴۰- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/۶) وقال في المعرفة (۶۹/۹) باب: من قال: لا الرجوع إذا أراد بربها التواب: (وقيل: عن عبد الله

عن إبراهيم بن إسماعيل عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: ... وهذا المتن بهذا الإسناد البيهقي

فابراهيم بن اسماعيل: ضعيف عند أهل الحديث: فلا يعتمد منه الفلظ - والصحيح: رواية سفيان بن عيينة وعمرو بن دينار عن سالم عن أبيه

عن عمر (يعني: موفوفاً - قال البيهقي: (فالحديث في هذا يرجع إلى عمر رضي الله عنه - وإنما الرواية في التواب على الرواية عن النبي

صلى الله عليه وسلم - حديث عروة عن عائشة قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل السديرة ويخيب عليها - وحديث ابن

عجلان عن المغيرة عن أبي هريرة أن رجلاً أتى رسول الله لقعة فأتاه منها بست بكرات ..... فذكر الحديث - قلت: وحديث

عائشة لهذا عند البخاري في السيرة (۲۱۰/۵) باب: المكافاة في السيرة (۲۵۸۵) و أبي داود في البيوع (۲۹۰/۲) باب: في قبول السديرة

(۲۵۳۶) والترمذي في البر والصلة (۲۹۸/۶) باب: ما جاء في قبول السديرة والمكافاة عليها (۱۹۵۲) وقال: (حسن صحيح غريب من هذا

الوجه لا تصرفه إلا من حديث عيسى بن يونس عن هشام) - (والحديث أبي هريرة عند النسائي في العمري (۲۷۹/۶) باب: عطية

المرأة بغير إذن زوجها -

۲۹۴۱- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷/۹) رقم (۱۶۵۲۶) عن الثوري عن جابر: بإسناده عن علي بن خلف: (من ولب هبة لذي رحم

فلم يثبت منها فهو أصح برهنة) -

۲۹۴۲- أخرجه البيهقي (۱۸۱/۶) كتاب الرقيات: باب المكافاة في السيرة: قال: أخبرنا أبو الحسين بن بشران ببغداد: أنبا أبو علي اسماعيل بن

محمد الصفار: به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۵۲/۲) من طريق اسماعيل بن محمد: به - قال الحاكم: صحيح على شرط البخاري - قال:

الزيلعي في نصب الراية (۱۲۷/۱): (وقع للهاكم مثل هذا في حديث: (على البدر ما أخذت حتى تودي) - ونقبه الشيخ نقي الدين في

(اللباس) وقال: بل هو على شرط الترمذي - انتهى - وقال ابن الجوزي في (التحقيق): (وعبد الله بن جعفر لهذا ضعيف وخطأ

صاحب التحقيق) وقال: بل هو ثقة من رجال الصحيحين - والضعيف هو والد علي بن الحسين وهو متقدم على هذا وهو الرقي

ثقة - ورواه هذا الحديث كلهم ثقات ولكن حديث منكر وهو من أنكر ما روي عن الحسن عن سيرة) - (الله -

۲۹۴۳- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۵/۱): (أعله عبد الحق في أحكامه بجميد بن عبيد الله المرزبي - قال ابن القطان كالمعقب عليه) -

فلم يزل إلى المرزبي الذي على لسان كذاب وهو إبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي: فعمل الجناية منه - انتهى - وأخرجه الطبراني في

معجمه (۱۱۷/۱) رقم (۱۱۲۱۸): حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة: حدثني أبي قال: وجدت في كتاب أبي عن ابن أبي ليلى عن عطاء: به -

و ابن أبي ليلى سبي - المفظ - وانظر: نصب الراية (۱۲۵/۱) والضعيفة للذهبي (۳۶۱/۱) -

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبَةً فَأَرْجَعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا وَلَكِنَّهُ كَالْكَلْبِ أَعُوذُ فِي قَبِيهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر وہ اسے واپس لینا چاہتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔ تاہم اس کی مثال اس لئے کی مانند ہوئی جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

2944 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْقَاسِمِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَأَنَا فِي بَيْاعَةٍ لِي - هَكَذَا قَالَ - أَبِيعُهَا قَمَرًا وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا وَرَجُلٌ يُتْبِعُهُ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمَى كَعْبِيهِ وَعُرْقُوبِيهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قُلْتُ فَمَنْ هَذَا الَّذِي يُتْبِعُهُ يَرْمِيهِ قَالُوا هَذَا عَمَةُ عَبْدِ الْعَزَى وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ أَقْبَلْنَا فِي رَكْبٍ مِنَ الرِّبْدَةِ وَجَنُوبِ الرِّبْدَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُودٌ آتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ قُلْنَا مِنَ الرِّبْدَةِ وَجَنُوبِ الرِّبْدَةِ قَالَ وَمَعَنَا جَمَلٌ أَحْمَرُ قَالَ تَبِيعُونِي جَمَلُكُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ بِكُمْ قُلْنَا بَكْدًا وَكَدًا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَمَا اسْتَوْضَعْنَا شَيْئًا وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ ثُمَّ أَخَذَ بِرَأْسِ الْجَمَلِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَوَارَى عَنَّا فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا وَقُلْنَا أَعْطَيْتُمْ جَمَلُكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُونَهُ فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ لَا تَلَاوَمُوا فَقَدْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيُخْفِرَكُمْ مَا رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ أَشَبَّهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ آتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَإِنَّهُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هَذَا حَتَّى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا قَالَ فَاكْتَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ أُمْلَكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَذْنَاكَ أَذْنَاكَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بَثْرَانَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ فَقَالَ إِلَّا لَا يَجْنِي وَالِدُ عَلِيٍّ وَلَدِ .

۲۹۴۴ - أخرجه ابن أبي شيبة ( ۲۰۰ / ۱۵ ) عن عبد الله بن نعيم عن يزيد بن مفضل - و أخرجه ابن ماجه في الدييات ( ۲۶۷۰ ) باب: لا يجني احد على احد عن ابن أبي شيبة - به - لكنه اقتصر على الجزء الخاص برفع اليدين في آخر الحديث - قال البوصيري في الروايات: ( هذا اسناد صحيح رجاله ثقات أخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده ضمن متن طويل وروي النسائي طرفا منه في الزكاة ( ۶۱ / ۵ ) - ال - و أخرجه النسائي في الفصامة ( ۵۵ / ۸ ) باب: هل يؤخذ احد بجميرة احد و الحاكم ( ۶۱۱ / ۲ ) - ال - و عنه البيهقي في الدلائل ( ۲۸۱ / ۵ ) و ابن حبان ( ۶۵۶۲ ) من طريق عن يزيد - به - و أخرجه الطبراني ( ۸۱۷۵ ) و البيهقي في الدلائل ( ۲۸۱ / ۵ ) من طريق ابي جناب اللبني حديثنا جامع بن شاذان - به - قال البيهقي في المجمع ( ۲۲ / ۶ ) : ( وفيه ابو جناب و هو مدلس و قد وثقه ابن حبان و فيه رجال صحيح ) - ال - قلت: وقد مرع ابو جناب بالتحديث عند البيهقي و قد توبع ايضا كما سبق -



☆☆ حضرت طارق بن عبد اللہ محارب بنی نضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دو مرتبہ زیارت کی ہے ایک مرتبہ میں نے آپ کو ذوالحجاز کے بازار میں دیکھا میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا جو میں نے فروخت کرنے کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے آپ نے سرخ حلیہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور آپ بلند آواز میں ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو فلاح پا جاؤ گے۔ ایک شخص پتھر پکڑ کر آپ کے پیچھے جا رہا تھا جس نے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ وہ شخص یہ کہتا جا رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبد المطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ ان کے پیچھے جانے والا شخص جو انہیں پتھر مار رہا ہے یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان کا چچا عبد العزیٰ ہے۔ (راوی کہتے ہیں: ابولہب تھا۔)

پھر جب اسلام غالب ہو گیا اور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ہم ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے کچھ سواروں کے ہمراہ آئے اور مدینہ منورہ کے قریب ہم نے پڑاؤ کیا۔ ہمارے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ راوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جنہوں نے دو سفید کپڑے پہن کھے تھے۔ انہوں نے سلام کیا، ہم نے انہیں جواب دیا، انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ ہم نے کہا: کھجوروں کے اتنے صاع کے عوض میں تو انہوں نے ہمیں کوئی کمی کرنے کے لیے نہیں کہا۔ پھر انہوں نے اونٹ کے سر کو پکڑا اور مدینہ کے اندر چلے گئے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہم لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے کہا کہ تم لوگوں نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دے دیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو تو وہ عورت (جو ہمارے ساتھ تھی) وہ بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو میں نے ان صاحب کے چہرے میں ایک ایسی چیز دیکھی ہے (جس سے یہ ثابت ہوتا ہے) کہ یہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے میں نے کسی بھی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ چودھویں کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب عشاء کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں جو تمہارے پاس آیا ہوں، انہوں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم ان کھجوروں کو سیر ہو کر کھا لو اور پوری طرح سے مپ بھی لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے انہیں سیر ہو کر کھایا اور پھر پوری طرح مپ لیا۔ گلے دن ہم مدینہ شہر میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے:

دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کا آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو تمہاری والدہ تمہارے والد تمہاری بہن تمہارا بھائی اور تمہارے درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ تو ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بنو نضیل جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا آپ ہمیں ان سے بدلہ دلوائیے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند

کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ اپنی اولاد کی طرف سے تاوان ادا نہیں کرے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جامع بن شداد محارب، ابو حزرہ کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ و 127ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۹۶)۔

○ طارق بن عبد اللہ محارب، صحابی، لہ حدیثان او ثلاثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۳۰۱۸)۔

**2945-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرْهَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ - قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ الطَّائِنِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ فِي غَيْرِهِ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ فَلَا يَأْخُذُ إِلَّا مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی چیز کے بارے میں نقد سودا کرے تو ادائیگی کے طور پر (دی جانے والی چیز میں کوئی) تبدیلی نہ کرے۔  
ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی وہ اسی چیز کو حاصل کرے جس کے بارے میں اس نے نقد سودا کیا تھا یا وہی معاوضہ ادا کرے جس کی شرط پر اس نے نقد سودا کیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن مطر درہمی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۵۰)۔

**2946-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَالْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ

۲۹۴۵- المخرجه البيهقي في المرفعة (۲۰۷/۸) من طريق الدارقطني به- و المخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۴/۳) باب: السلف لا يعلو (۲۳۶۸) و ابن ماجه في التجارات (۷۶۷/۲) باب: اذا اسلم في نخل بعينه لم يطلع (۲۲۸۲) و البيهقي في البيوع (۲۰/۶) باب: من سلف في شيء فلا يصرفه الى غيره من طريق ابي جند شجاع بن الوليد به- وقال البيهقي: (عطية بن سعد لا يمتنع به) - وراجع: نصب الرابة للزيلعي (۵۱/۱)۔

وَهُوَ عِنْدِي عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَكِنْ أَقْصُرُ بِهِ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ إِذَا أَسْلَفْتَ فَلَا تَبْعُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:)

جب تم بیع سلف کرو تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اسے پوری طرح ماپ نہ لو۔

2947- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ حَدَّثَنِي لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطُ عَلَى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیع سلف کرے

تو طے شدہ ادائیگی کے علاوہ کسی چیز کی ادائیگی کی شرط عائد نہ کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ - شَيْخُ بَقِيَّةٍ - قَالَ ابْنُ عَدَى: مَجْهُولٌ وَمَا رَوَاهُ لَا يَتَابِعُ عَلَيْهِ - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو

”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵۰۸) ت (۶۹۹۷)۔

2948- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ

بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حِينَ أَمَرَ بِاخْرَاجِ بَنِي النَّضِيرِ مِنَ الْمَدِينَةِ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْهُمْ فَقَالُوا إِنَّ لَنَا ذِيوًا لَمْ تَحِلَّ فَقَالَ ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کو مدینہ سے نکلنے کا حکم دیا تو ان

کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: ہمارے کچھ فرض ہیں جو ابھی واپس نہیں ملے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو اور جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

2949- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ

بْنُ خَالِدٍ بِهِذَا .

۲۹۴۷- أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۶۰/۷) من طريق سعيد بن عمرو، وعطية بن بقية، قالوا: ثنا بقية، به - وأخرجه البيهقي في الكبر

من وجه آخر (۲۵۰/۵) وموارد علي بقية عن لؤذان، به - قال ابن عدي: لا يرويه عن هشام غير لؤذان، وهو مجهول، وعن لؤذان بقية

ولا أعلم للؤذان غير هذا الإسناد، وهشام بن عروة عن نافع عن عبيد الله - الله - ساقه ابن عدي في ترجمة لؤذان، وصمد ترجمه

فانلأ: (حدث عنه بقية، وهو مجهول، وما أخرجه من أكبر لا يتابع عليه) - الله - ثم ساق له ثلاثة من أكبر لا يعرف الله بها، وهذا من

۲۹۴۸- أخرجه الطبراني في الأوسط (۸۱۷) عن أحمد بن يحيى الحلواني، نا عبيد الله بن عمر القواريري، به - وقال الطبراني: (لم ي

هذا الحديث عن عكرمة الله علي بن محمد بن طلحة بن يزيد بن زكاة، ثم ربه مسلم بن خالد) - الله - وقد اختلف في إسناده، فمن

أصله، وهو عن الزنجي - مسلم بن خالد - عن داود بن الحصين عن عكرمة، كما ساقني - والقول الدارقطني هذا الإسناد، به - ومن

لضمه، كما ساقني - والحديث ذكره البيهقي في المجمع (۱۲۰/۶) وقال: (فيه مسلم بن خالد الزنجي، وهو ضعيف، وقد وثق) - الله -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2950- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِاجْلَاءِ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دِينًا عَلَى النَّاسِ قَالَ ضَعُوهُ وَتَعَجَّلُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلا وطن کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! ہم نے لوگوں سے کچھ قرض لینے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں معاف کر دو اور جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۲/۲۹۰-۲۹۱) (۱۲۵۶)۔

2951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الزُّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِاخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دِينٌ لَمْ تَحِلَّ. قَالَ ضَعُوهُ وَتَعَجَّلُوا. اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم نے لوگوں سے قرض لینے ہیں جو ابھی وصول نہیں ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ معاف کر دو اور تیزی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن یزید بن رکانہ مطہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۰۰)۔

۲۹۵۰- أخرجه المار قطنی لنا من طريق عفيف بن سالم عن الزنجي بن خالد عن داود بن الحصين و لم يذكر فيه: (محمد بن علي بن يزيد بن ركانة) - لكن أخرجه الحاكم (۵۲/۲) من طريق عبد الله بن أحمد الدارقني: ثنا عبد العزيز بن يحيى: ثنا الزنجي بن خالد عن محمد بن علي بن يزيد بن ركانة عن داود بن الحصين - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۸/۶) في البيوع: باب: من جعل له انسي من حقه ..... و تابع عبد العزيز عليه إمام بن عمار فأخرجه عن مسلم: بهذا الإسناد - أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۷۵۵) و بياني من هذه الطريق في الرواية التالية -



2952-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ فَإِنْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِالْجَنَازَةِ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَصْحَابَهُ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ . قَالَ دَيْنَارَانِ فَقَدَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ . فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْهُمَا . فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ بِنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ رَهَانَ أَخِيكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَى دَيْنٍ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ وَمَنْ فَكَ رَهَانَ مَيِّتٍ فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا لِعَلِيٍّ عَلَى السَّلَامِ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً .

☆☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس اعمال کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے صرف آپ اس کے قرض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا جب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی دینار ہیں تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے مڑ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ تو حضرت علی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے یہ شخص ان دونوں سے بڑی ہے تو نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ کر آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزا عطاء کرے! اور تمہیں پریشانی سے اسی طرح نجات عطاء کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی پریشانی کو ختم کیا ہے جو بھی فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمے قرض ہوتا ہے تو وہ اس قرض کے عوض میں گروی رکھا جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کے قرض پریشانی کو ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانی کو ختم کرے گا۔

تو کسی صاحب نے عرض کی: یہ بطور خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

2953-

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الرَّبَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبِيدُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ أَبِي كَلْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ الْجَعَلِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا

۲۹۵۲- أخرجه البيهقي في سننه (۷۲/۶) كتاب الفضل باب: وجوب العود بالفضان من طريق ابراهيم بن العلاء الزبيدي رحمه الله اسما عيل بن عباس - قال البيهقي: (عطاء بن عجلان ضعيف و الروايات في نعل ابي قتادة ربن الميت - و الله اعلم) - ۵۱-

نُ عَسِبَ الْفَحْلُ - زَادَ عُيَيْدُ اللَّهِ - وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَانِ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جفتی کے لیے ز جانور کو (کرائے پر دینے) سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: کام ہی میں سے مزدوری دینے (سے بھی منع کیا گیا ہے)۔

**۱۰ اوایان حدیث کا تعارف:**

○ عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی، ابو حکم کو فی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سیرے طبع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از مافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۵۵)۔

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کتے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔  
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے پالتو کتے اور عام کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔  
جن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کتے کو پالنا جائز نہیں ہے ان کے نزدیک فائدہ اٹھانے کے لیے یا اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اسی طرح پالتو کتے کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات کے نزدیک اسے فروخت کرنا حرام ہے اور ایک قول کے مطابق اسے فروخت کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں دو دلائل دیئے ہیں، ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور دوسری دلیل یہ دی ہے ان کے نزدیک خنزیر کی طرح کتا بھی نجس العین ہے (اور نجس العین چیز کو روخت نہیں کیا جاسکتا)۔

جو فقہاء کہتے ہیں کہ خرید و فروخت کو جائز قرار دیتے ہیں، وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کھانا حرام ہے وہ نجس العین نہیں ہے۔ تو اسی طرح سے وہ تمام چیزیں جو نجس العین نہیں ہوتیں، انکی طرح کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہیے۔ اسی طرح بلی کی قیمت لینا (یعنی اسے فروخت کرنا) بھی منع ہے۔ تاہم جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ خود ہر ہوتی ہے اور اسے عام استعمال کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

٢٩- أخرجه البيهقي في الكبرى (٣٢٩/٥) كتاب البيوع باب النسوي عن عصب الفحل من طريق الدارقطني بهذا اللفظ - وقال البيهقي: (أخرجه ابن المبارك عن مغيان) كما أخرجه عبيد الله وقال (نسوي ..... ) وكذلك قاله إسماعيل الحنظلي عن وكيع: (نسوي عن عصب الفحل) - وأخرجه عطاء بن السائب عن عبد الرحمن بن أبي نعيم قال: نسوي رسول الله صلى الله عليه وسلم (ذكره) - ومختار بن كليب: ترجم له الذهبي في الميزان وأورد له هذا الحديث وقال: (لنا منكر ورواه لا يعرف) - لكن نقل ابن أبي حاتم في المبرع والتعديل (٦٨/٢/٤) عن الإمام أحمد بن حنبل - أيضاً - ابن هبان في الثقات (٢٩٢/٢) -

2954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَ وَلَا الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک انگور پک نہیں جاتا اس وقت

تک اسے فروخت نہ کیا جائے اور جب تک دانہ تیار نہیں ہو جاتا اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے۔

2955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الْمُرَابَنَةِ أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْيَابِسِ كَيْلًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرابنہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے

کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

2956- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى

بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الرُّطْبِ بِالْيَابِسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور (فروخت

کرنے) سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نہانی، ابوطالب طائی، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں

(احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۲۶)۔

2957- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهِتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ حَابِرِ الرَّفْلِيِّ

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مَرْشَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْتَّمْرِ الْجَافِ .

2958- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۱۶/۷) وأحمد (۲۵۰، ۲۲۱/۲) وأبو داود في البيوع (۲۲۷۱) باب: ما جاء في كرا الفبة ببيع التمرة حتى يفسد

صلاد صرنا والترمذي في البيوع (۱۲۲۸) باب: ما جاء في كرا الفبة ببيع التمرة حتى يفسد صلا صرنا وابن ماجه في التجارات (۲۲۱۸) باب

النسي من بيع النصار قبل ان يفسد صلا صرنا والطحاوي في المعاني (۲۶/۲) وابن حبان (۴۹۹۲) والحاكم (۱۱۹/۲) والبيهقي في

الکبری (۲۰۱/۵) من غير وجه عن حماد بن سلمة: به - وصححه الحاكم على شرط مسلم -

2959- تقدم من غير طريق عبدة الله بن دينار عن ابن عمر وفي إسناده لقنا موسى بن عبدة وهو الراوي ضعيف تقدمت ترجمته مرارا -

2960- في إسناده يحيى بن أبي أنيسة: ضعفه العافظ في التفسير (۲۶۲/۲) - والحدیث ذکرہ الزیلعی فی نصب الرایة (۴۲/۱) ساکتاً علیہ

☆☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن حماد بن جابر حافظ ابو عباس رملی مولف کتاب (فضائل بیت مقدس)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۷۸/۱۴-۷۹)۔

**2958** - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الشُّيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ.

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محافلہ، مزابنہ، مخابره سے منع کیا ہے اور شیا سے منع کیا ہے البتہ اگر اس کے بارے میں علم ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

**2959** - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الشُّيَا حَتَّى تُعْلَمَ.

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم چیز کا سودا کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کے بارے میں آگاہی نہ حاصل ہو جائے۔

**2960** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً.

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پھلوں کا اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اور کھجور کے عوض میں پھلوں کو سودا نہ کرو۔

۲۹۵۸- اخرجہ البخاری فی الزکاة (۱۸۸۷) باب: من باع تمره او نخله او ارضه او زرعہ و مسلم فی البیوع (۱۵۳۶) باب: النمری عن بیع التمر قبل ان یمد صلاحہ و ابو داؤد فی البیوع (۲۲۷۰-۲۲۷۳) باب: بیع التمر قبل ان یمد صلاحہ و النسائی فی البیوع (۲۶۳۷) باب: بیع التمر قبل ان یمد صلاحہ و (۲۷/۷) باب: بیع الزرع بالطعام و الترمذی فی البیوع (۱۲۹۰) باب: ما جاء فی النمری عن الشیاء من طرق عن عطاء بن سہرہ - وقال الترمذی: حسن صحیح -



ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند سے منع کیا ہے۔

**2961-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضِيلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً تَابِعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى . وَخَالَفَهُ مَالِكٌ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ نَسِيئَةً . وَاجْتَمَاعُ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلَى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ترکھجور کے عوض میں خشک کھجور کا ادھار سودا

کرنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن زید بن عبداللہ، ابوحسن فرائضی، ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ

بغداد (۱۱/۳۷۷) (۱۳۱۵)۔

**2962-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَوْنُ الْخَرَّازُ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ سَعْدٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ وَقَالَ إِنَّهُ إِذَا بَيْسَ نَقَصَ .

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: شیخ ابو عیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں

دریافت کیا (کیا ان کا آپس میں لین دین کیا جاسکتا ہے)؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا بعد میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ترکھجوروں کے عوض خشک کھجوروں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۶۱- أخرجه أبو داود في البيوع (۲/۲۶۸) باب: في التمر بالتمر (۲۳۶۰) حدثنا الربيع ابن نافع ابو ثوبة: به- وأخرجه الحاكم في البيوع (۲/۲۸) من وجه آخر عن عبد الله بن يزيد: به-

۲۹۶۲- أخرجه مالك في البيوع (۲/۶۲۵) باب: ما يكره من بيع التمر: و عنه الشافعي في المسند (۲/۱۵۹) والرسالة (۹۰۷) وعبد الرزاق (۱۶۷/۵) والطحاوي (۲/۶۱۵) وأحمد (۲/۱۷۵) وأبو داود في البيوع (۲/۲۶۸) باب: في التمر بالتمر (۲۳۵۹) والنسائي في البيوع (۷/۲۶۹) باب: انشراء التمر بالرطب: والترمذي في البيوع (۲/۵۲۸) باب: في النسوي عن المحاقلة والمزابنة (۱۲۴۵) وابن ماجه في النجارات ۲۰ (۷/۷۶۱) باب: بيع الرطب بالتمر (۲۳۶۵) والحاكم (۲/۲۸) والبيهقي في الكبرى (۵/۲۹۶) من طرق عن مالك: به- وقال ابن مدي: (أحدث حسن صحيح) والعلل عند العلالم: وهو قول الشافعي وأصحابنا (۱)- وصححه الحاكم- وراجع: مختصر سنن أبي داود للبيهقي (۵/۲۶۵) ونصب الرابة للزيلعي (۶۰/۶۰-۶۲)- وأخرجه عبد الرزاق (۱۶۱۸۶) والنسائي في البيوع (۷/۲۶۹) والحاكم في البيوع (۲/۲۸-۲۹) والبيهقي في الكبرى (۵/۲۹۶) من غير طريق مالك عن عبد الله بن يزيد: به-

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب وہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

2963- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ وَ أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَ أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَفَتَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ مِمِّفْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْقُصُ الرُّطْبِ إِذَا يَسَرَ . قَالُوا نَعَمْ . فَفَتَاهُ عَنْ ذَلِكَ .

☆☆☆ عبد اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو عیاش زید نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون سی قسم زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سفید والی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ سے خشک کھجور کے عوض میں تر کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

...—...—...

### خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم

جب کسی پھل وغیرہ کی کوئی ایک قسم تر (یعنی تازہ) ہو اور دوسری قسم خشک (یعنی پرانی) ہو چکی ہو تو اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کی وجہ سے کھجوریں کم ہو جاتی ہیں؟ تو لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اکثر اہل علم نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تازہ کھجور کے مقابلے میں خشک کھجور (یعنی چھوہاروں) کی تجارت ناجائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث اور اس حدیث کے درمیان

تعارض پایا جاتا ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں صرف یہ بات منقول ہے کہ جنس ایک ہونی چاہیے اور مقدار ایک ہونی چاہیے اس کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو عبد اللہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو جن صاحب نے نقل کیا ہے وہ مجہول ہیں۔

**2964** - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدٍ بَسْلَتْ وَشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِتَمْرٍ وَرُطْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَلْ يَنْقُصُ الرُّطْبُ . فَقَالُوا نَعَمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَا إِذَا .

☆☆ شیخ ابو عیاش بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دور میں آدمیوں نے جو کی دو قسموں کے بارے میں سودا کر لیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجور کا سودا کر لیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پھر یہ درست نہیں ہے)۔

**2965** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ شُعَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَإِنْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةً خِيَارٍ وَلَا يَحِلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُقِيلَهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

۲۹۶۴ - أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۳۲/۸) باب: الطعام مثلاً بثل (۱۸۸۶) والنسائي في البيوع (۲۶۹/۷) باب: اشتراء التمر بالرتب (۱۵۶۰) والحاكم في البيوع (۲۸/۲) من طريق عن سفیان التوري عن اسماعيل بن امية به -  
۲۹۶۵ - أخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۱/۳) باب: في النسي من الفس (۲۵۶) والنسائي في البيوع (۲۵۲-۲۵۱/۷) باب: وجوب الخيار للمستباجين قبل انفراسهما باجاسهما والترمذي في البيوع (۵۵۰/۳) باب: ما جاء في البيوع بالخيار ما لم يتفرقا (۱۲۵۷) كلهم قالوا: أخبرنا وقال ابو داود: حدثنا - قتيبة بن سعيد - حدثنا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب به - وأخرجه - أيضاً - البيهقي في الكبرى (۲۷۱/۵) وعلقه في المعرفة (۱۷/۸) (۱۰۹۶۷) - وقال الترمذي: (هذا الحديث حسن - و معنى هذا: ان يفارقه بعد البيع خشية ان يستفيله - ولو كانت الفرقة بالكلام لم يكن له خيار بعد البيع لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال صلى الله عليه وسلم: (ولم يحل له ان يفارقه خشية ان يستفيله) - اهـ -

جو بھی شخص کسی دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا (کہ وہ سودے کو ختم کر دے) جب تک وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے ماسوائے اس صورت کے جب اس سودے میں اختیار دی ہو اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت جدا ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

**2966** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ قُلْتُ لَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا قَالَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ فَأَبُوهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ أَرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ مِنْ أَبِيهِ شُعَيْبٍ وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2967** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْأَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَأَةٍ فَأَشَارَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيَّ ذَلِكَ فَاسْأَلُهُ . قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ بَطْلَ حُجَّتِكَ . قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَأَقْعُدُ قَالَ بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ فَإِذَا أَدْرَكْتَ قَابِلًا حُجَّ وَاهْدِ فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْأَلُهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُولُ أَنْتَ قَالَ أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَا .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حالت احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو کو پہچانتا نہیں تھا تو میں اس شخص کے ساتھ گیا پھر اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا پھر اب میں بیٹھ جاؤں؟ انہوں نے کہا: نہیں! تم لوگوں کے ساتھ جاؤ لوگ جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کر ڈا گئے سال پھر تم آ کر حج کر لینا اور قربانی کا جانو۔ ساتھ لے آنا۔ وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۶۶- ذکر ذلك المزي في تهذيب الكمال (۶۸/۲۲) في ترجمة عمرو بن شعيب-

۲۹۶۷- أخرجه الحاكم عن الدارقطني، وعن الحاكم أخرجه البيهقي في المعرفة (۳۶۲/۷) باب: ما يفسد الحج (۱۰:۲) وقال: (وفي هذا الحديث دلالة على صحة سماع شعيب، من جده عبد الله بن عمرو، ومن ابن عمرو، وابن عباس) - أ- - أخرجه البيهقي - أيضاً - في السنن الكبرى (۱۶۷/۵) من طريق الحاكم وأبي عبد الرحمن السلمي وأبي بكر بن العمار عن الدارقطني - ب- - ثم قال: (هذا إسناد صحيح، وفيه دليل على صحة سماع شعيب بن محمد بن عبد الله من جده عبد الله بن عمرو) - أ- - وقال الرطبي: (قال الشيخ في الإتمام: رجلاه كلهم ثقات مشهورون) - أ- -



کے پاس جاؤ ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں: میں اس شخص کے ساتھ گیا اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت عباس نے بھی اسی کی مانند جواب دیا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا تھا وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جو حضرت عباس نے جواب دیا تھا پھر اس شخص نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اسی کی مانند جواب دیتا ہوں جو انہوں نے بیان کیا ہے۔

**2968** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ. قُلْتُ لَهُ فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَالْحَمِيدِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوِيَّةٍ يَحْتَجُّونَ بِهِ. قُلْتُ فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ أَكْثَرَ وَنَحْوَ هَذَا. ☆☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن تمیم ابوبکر، ذکر ابوقاسم بن ثلاج انہ کان یزل فی جوار محمد بن مخلد عطار، وانہ حدث عن موسیٰ بن اسحاق انصاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵۷/۳-۵۸) (۱۶۷۳)۔

**2969** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ أَيْفَعٍ قَالَتْ حَجَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ ح.

وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادُ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ خَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَنَا مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَانَتْهَا أَعْرَضَتْ عَنَّا فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ مُحَبَّةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَإِنِّي بَعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ الْأَنْصَارِيِّ بِشَمَانِيَّةٍ دَرَاهِمٍ إِلَى عَطَائِهِ وَأَنَّهُ أَرَادَ بَيْعَهَا فَأَبْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتْمَانِيَّةٍ نَقْدًا قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا

۲۹۶۸ - النذی عند البخاری فی التاریخ الکبیر (۶/۲۶۲-۲۶۳): (رایت احمد بن حنبل و علی بن عبد اللہ و الحمیدی و اسحاق بن ابراہیم یحییٰ بن

بہدیت عمرو بن شعیب عن ابیہ) - (والذی نقلہ المزنی فی ترمذیہ الکمال (۲۳/۶۹): (قال البخاری: رایت احمد بن حنبل و علی ابن المہرانی و

اسحاق بن راہویہ و ابا عبید و عامة اصحابنا یحییٰ بن بہدیت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده ما مرکہ احمد من المسلمین) -

۲۹۶۹ - اخرجہ البیہقی فی البیہق (۵/۲۲۰) باب: الرجل یبیع النبی الی اجل ثم یشتریه باقل من طریق یونس به - و قال البیہقی فی

المعرفة (۸/۱۳۷) (۱۱۶.۸): (والعالية تصد له بمرور وعضوا غیر زوجہا و اشہوا) - (و نقل کلام الشافعی - رحمہ اللہ - فی اعلان هذا

الحدیث بجملة الصالحة فی کلام له طویل ذکرہ البیہقی فی (المعرفة) (۸/۱۳۵-۱۳۶) و هو فی الکلام للشافعی (۲/۷۸) باب: یوم

الرجاء - و ما قالہ الشافعی: (و جملة لهذا ان لا تنبت مثله علی عائشة و زید بن ارقم لا یبوع الا ما یراه حلالا و لا یبائع الا مثله

لو ان رجلا باع شیئا او ابتاعه نراه نحن محرما و هو یراه حلالا ثم یزعم ان الله عزوجل - یحیط به من علیه شیئا) - (و لہذا عللہ

اخری ذلک لہا الشافعی فی متن الحدیث و مضاء - و راجع ما بعدہ -

فَقَالَتْ بِنْسَمًا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ فَأَبْلَغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
إِلَّا أَنْ يَتُوبَ فَقَالَتْ لَهَا أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ أَخْذِ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي قَالَتْ (فَمَنْ جَاءَهُ مُوَعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا  
سَلَفَ) قَالَ الشَّيْخُ أُمُّ مُحِبَّةٌ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يَحْتَجُّ بِهِمَا.

☆☆ یونس بن اسحاق اپنی والدہ عالیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور اُم قُجَبہ خاتون مکہ گئیں ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے انہیں سلام کیا انہوں نے ہم سے دریافت کیا: آپ کون خواتین ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ سے تعلق رکھتی ہیں اب عالیہ بیان کرتی ہیں: تو گویا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ نہیں کی تو اُم قُجَبہ نے ان سے کہا: اے اُم المؤمنین! میری ایک کنیز ہے میں نے اسے حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم کے عوض میں خریدا جب تک ان کی ادائیگی نہیں ہوتی پھر جب انہوں نے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کر لیا تو میں نے چھ سو درہم نقد کے عوض اسے خرید لیا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں فرمایا: تم نے بہت بُرا سودا کیا ہے تم زید کو جا کر بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا اسے خراب کر لیا ہے البتہ اگر وہ توبہ کر لیں تو حکم مختلف ہوگا تو اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ان سے اپنی اصل رقم وصول کر لوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا ہے وہ اس کا ہوگا۔“

شیخ بیان کرتے ہیں: قُجَبہ اور عالیہ نامی خواتین مجہول ہیں ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشق علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ صحیح کتاب یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۹۶)۔

2970 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَمْرَأَةٌ أُخْرَى فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بَعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِثَمَانِمِائَةٍ دَرَاهِمٍ نَسِيئَةً وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ مِنْهُ بِسِتِّمِائَةٍ نَقْدًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ بِنْسَمًا اشْتَرَيْتِ وَبِنْسَمًا شَرَيْتِ إِنَّ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ .

۲۹۷۰ - (خرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/۱۸۵-۱۸۶) باب: الرجل يبيع السلعة ثم يريد اشتراء لها بنقد (۱۶۸۱۲-۱۶۸۱۳)؛ أخبرنا محمد بن النضر عن أبي اسحاق به - و عزاد الزيلعي في نصب الراية (۱۶/۴) لا محمد عن محمد بن جعفر عن ثمة عن أبي اسحاق به - و الزيلعي عن صاحب (التنقيح) قوله: (هذا إسناد جيد) - اعلمه الدارقطني وغيره بجهالة العاليية ودر ذلك ابن الجوزي وغيره -

☆☆ شیخ ابواسحاق سمعی اپنی اہلیہ کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ساتھ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد تھیں اور ایک دوسری خاتون بھی تھیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی ام ولد نے عرض کی: اے ام المؤمنین! میں نے ایک غلام حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم ادھار کے عوض میں خریدا ہے، پھر میں نے اسے آٹھ سو درہم نقد کے عوض میں اسے حاصل کر لیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت برا سودا کیا ہے ان کا (یعنی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا جہاد باطل ہو گیا، یہاں تک کہ وہ تو بہ کر لیں (تو حکم مختلف ہے)۔

2971- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بْنُ الرَّبِيعِ الزَّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَعَلَ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان کے حساب سے خراج مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد بن ربیع (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی سفیان، زیاد بن ابی عبد اللہ بصری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال ت (۵۸۱۱)۔

2972- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافٍ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رُحْصَةَ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءٍ لَهُ فَبَاغُوهُ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ (۷۴/۲-بدائع المنن) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۲/۸) باب: الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۵۰) و احمد في المسند (۱۱۶/۸۰-۶) و ابو داود في البيوع (۲۸۲/۲) باب: فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۱۰) و الترمذي في البيوع (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً ثم رفق (۱۲۸۶-مطلقاً) و ابن ماجه في التجارات (۷۵۱/۲) باب: الخراج بالضمان (۲۲۶۲) و الطحاوي في المعاني (۲۲/۱) و الحاكم (۱۵۰۶/۲) و ابن حبان (۱۹۲۷) من طريق عن مسلم بن خالد الزنجي به -وصححه الحاكم و ابن القطان: كما في (التلخيص) لابن حجر (۲۲/۲)- وقال ابو داود: (ليس بذلك) - وقد توبع مسلم علي روايته عن هشام بن عروة: تابعه: عمر بن علي المقدسي عن هشام بن عروة به - اخرجه الترمذي في البيوع (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً (۱۲۸۶): حدثنا ابو سلمة يعقوب بن خلف: اخبرنا عمر بن علي المقدسي عن هشام ابن عروة به - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث هشام بن عروة) - وقال: (استغرب محمد بن اسماعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي - قلت: تراه تدليلاً قال: لا) - وقال الترمذي: (ايضاً: - وقد روى مسلم بن خالد الزنجي هذا الحديث عن هشام بن عروة - و اخرجه جرير عن هشام ايضاً - و حديث جرير يقال: دلس فيه جرير - ثم يسقط من هشام ابن عروة) - قال الترمذي: (ونسخه الخراج بالضمان: هو الرجل يشتري العبد فيستغله ثم يجد به عيباً فيرده على البائع - فالعلة للشترى: لان العبد لو فعله ففعله من ماله الشترى - ونحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمان) - اهـ -

2973- اخرجه الشافعي في المسند (۱۴۳/۲-۱۴۴) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۱/۸) باب: الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۴۹) و ابن الجعد (۲۹۱۲-۲۹۱۳) و الطيالسي (۱۴۶) و احمد (۱۶۱-۱۶۲) و ابو داود في البيوع (۲۸۲/۲) باب: فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۰۸) و الترمذي في البيوع (۵۸۲-۵۸۱/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً (۱۲۸۵) و النسائي في البيوع (۲۵۵-۲۵۶/۷) باب: الخراج بالضمان و ابن ماجه في التجارات (۷۵۱/۲) باب: الخراج بالضمان (۲۲۶۲) و الطحاوي في المعاني (۲۱/۱) و ابن حبان (۱۹۲۸) و الحاكم (۱۵/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۵) من طريق عن ابن ابي ذئب به - و رواه محمد بن عبد الرحمن عن مخلد به - اخرجه ابو داود في البيوع (۲۸۲-۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۰۹) - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه - والعمل على هذا عند أهل العلم) - اهـ -

الشَّرَكَاءِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبِي أَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ فَاخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فَقَضَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذَ مِنْهُ الْخَرَجُ وَوَجَدُوا الْخَرَجَ فِيمَا مَضَى مِنَ السِّنِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَضَى أَنَّ الْخَرَجَ بِالضَّمَانِ فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلَى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَجَ.

☆☆ حضرت مخد بن خفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت تھا ان لوگوں نے اسے فروخت کر دیا شراکت داروں میں سے ایک شخص غیر موجود تھا جب وہ آیا تو اس نے اس سودے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ سودا کالعدم قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ اس دن کے ریٹ کے حساب سے سودا کریں گے اور اسے خراج وصول کر لیا جائے گا پھر جو دو سال گزر چکے تھے ان کا خراج ایک ہزار درہم بنا تو اس غلام کے عوض دو غلام فروخت کیے گئے۔

میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ خراج زمان کے حساب سے ہوگا پھر عروہ ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا اس نے دونوں غلاموں کا سودا کالعدم کر دیا اور خراج ترک کر دیا۔

2973- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أَدْرَكْتُهُ الصَّفْقَةَ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

☆☆ حمزہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سودا ہو جانے کے وقت جو چیز زندہ ہو اور جمع ہو وہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب مدنی شقیق سالم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۳۲)۔

2974- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

2973- علقہ البخاری عن ابن عمر مجزوماً به في البيوع (۸۵/۵) باب: إذا اشترى متاعاً أو دابة فوضعه عند البائع أو مات قبل أن يقبضه: باب رقم (۵۷) - وقال ابن حجر في (فتح الباري) (۸۶/۵): (وهذا التعليل وصله الطحاوي والدارقطني من طريق الأوزاعي) و أخرجه الطحاوي - أيضاً - من طريق ابن وهب عن يونس عن الزهري مثله: لكن ليس فيه: (مجموعاً) - و أشار الداراك إلى العقد مجازاً: أي: ما كان عند المقدر موجوداً وغير منقصل - قال الطحاوي: ذهب ابن عمر إلى أن الصفقة إذا اشترى متاعاً فتركها قبل أن يقبضها عند البائع - فهو من ضمان المشتري: فدل على أنه كان يرى أن البيع يتم بالأقوال قبل الفرقة بالابدان - اهـ - و ما قال ليس بالارجم: وكيف يحنج بامر معتدل في معارضة امر مصرع به: فابن عمر قد تقدم عنه التصريح بأنه كان يرى الفرقة بالابدان - والمنقول عنه لعنا يحنج ان يكون قبل التفريق بالابدان - ويحتمل ان يكون بعده: فعلمه على ما بعده أولى: جمعا بين حديثيه - اهـ -

2974- أخرجه الطبراني في الأوسط - كما في نصب الرأية (۸/۴) - عن أحمد بن رستم - ثنا يحيى بن بكير: ثنا ابن لسيعة - به - وقال الطبراني: (لا يروى عن عمر إلا بهذا الإسناد: فخر به ابن لسيعة) - اهـ -



ابْنُ لَهْبَعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ مَا أَجَدُ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِدٍ إِنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَهْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

☆☆☆ طلحہ بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ سودوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی (کہ ان کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے لیے ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ گنجائش والی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقر زال کو دی تھی ان کی نظر کمزور تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ سودے کو کالعدم کرنے کا تین دن کا اختیار رکھے اگر وہ راضی ہوں گے تو لے لیں گے اگر پسند نہیں کریں گے تو اس کو ترک کر دیں گے۔

**2975-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِدٍ رَجُلًا ضَعِيفًا وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ . فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ لَا خِلَابَةَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن مقر ایک عمر رسیدہ آدمی تھے ان کے سر میں چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار دیا تھا کہ وہ جو سودا کریں گے اس میں تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم فروخت کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لفظ خلا بہ کی بجائے خدا بہ کہہ کرتے تھے۔

**2976-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَتَاْعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ -يَعْنِي فِي عَقْلِهِ- ضَعْفٌ فَاتَى أَهْلَهُ نَبِيَّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيَّ

۲۹۷۵- أخرجه الشافعي و من طريقه البيهقي في المعرفة (۲۴/۸) باب: خيار التمرط (۱۱۰۰۰)؛ أخبرنا سفيان قال: أخبرني محمد بن اسماعيل به و أخرجه الحاكم في البيوع (۲۲/۲) و عنه البيهقي في السنن الصغير (۱۸۷۰) من طريق ابن أبي عمير عن سفيان به و أخرجه ابن ماجه في الاحكام (۷۸۹/۲) باب: العجر على من يفسد ماله (۲۲۵۵) و البيهقي في الكبرى (۲۷۲/۵) من طريق ابن اسحاق به و كذلك أخرجه البخاري في الكبير والوسط - كما في نصب الراية (۷/۶) - من طريق ابن اسحاق به و يروي مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر نحو هذه القصة دون نسبة حبان بن منقذ - أخرجه مالك في البيوع (۶۸۵/۲) باب: جامع البيوع و من طريق مالك أخرجه البخاري في البيوع (۲۳۷/۶) باب: ما يكره من الخداع في البيع (۲۱۱۷) و في العجل (۱۹۶۶) باب: ما ينسوي من الخداع في البيوع و ابو داود في البيوع (۲۸۰/۲) باب: في الرجل يقول عند البيع: لا خلافة (۲۵۰۰) و النسائي في البيوع (۲۵۲/۷) باب: الضميمة في البيع و أخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۱۵۳۲۷) و احمد (۸۰۰۷۲/۶۱/۲) و البخاري في الاستقراض (۶۸/۷) باب: ما ينسوي عن اضاغة المال (۲۱۰۷) و مسلم في البيوع (۱۱۶۵/۲) باب: من ينسوي في البيع (۱۵۳۲) و ابن حبان في العجر (۵۰۵۱) من طريق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر بنحو حديث مالك رحمه الله -

۲۹۷۶- ساقه الدارقطني من طريق الامام احمد رحمه الله و هو في مسنده (۲۱۷/۲) ثنا عبد الوهاب به و راجع ما بعده -



اللہ علیہ وسلم۔ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مَرَّتَيْنِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ قَالَ هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو۔ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ  
أَمَةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَّرَتْ لِسَانَهُ وَنَازَعَتْهُ عَقْلَهُ۔ وَكَانَ لَا يَدْعُ التِّجَارَةَ وَلَا يَزَالُ يُغْبِنُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ تَبْتَاعُهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ  
لَيَالٍ فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَرُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا۔ وَكَانَ عُمَرُ عُمَرَا طَوِيلًا عَاشَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً  
سَنَةً وَكَانَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ فَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا يَتَّبِعُ الْبَيْعَ فِي الشُّوقِ وَيَرْجِعُ بِهِ  
إِلَى أَهْلِهِ وَقَدْ غُبِنَ غُبْنًا قَبِيحًا فَيَلُومُونَهُ وَيَقُولُونَ لِمَ تَبْتَاعُ فَيَقُولُ فَأَنَا بِالْخِيَارِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَإِنْ سَخِطْتُ  
رَدَدْتُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فِيرُدُّ السِّلْعَةَ عَلَى صَاحِبِهَا مِنَ الْغَدِ  
وَبَعْدَ الْغَدِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَقْبِلُهَا قَدْ أَخَذْتُ سِلْعَتِي وَأَعْطَيْتَنِي دَرَاهِمَ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَدْ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فَكَانَ يَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-  
فَيَقُولُ لِلتَّاجِرِ وَيُخَبِّرُكَ إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَدْ كَانَ جَعَلَهُ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا قَالَ  
وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَعَلَ الْعَهْدَةَ ثَلَاثًا إِلَّا  
لِذَلِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو۔

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک انصاری کی زبان میں کچھ  
لکنت تھی اور اس کے ساتھ سودے میں ہمیشہ گھانا ہو جایا کرتا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس  
بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو دو مرتبہ یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھانا برداشت نہیں ہوگا۔  
حضرت منقر بن عمرو کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زبان  
میں اثر پڑا تھا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی کچھ تبدیل ہو گئی تھی وہ تجارت کیا کرتے تھے اور تجارت میں ہمیشہ انہیں خسارہ ہوتا تھا وہ  
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی چیز  
فروخت کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹ نہیں ہوگا پھر تم جس سامان کو خریدتے ہو اسکے بارے میں تم تین دن تک اختیار رکھو اگر  
تین دن کے بعد تم راضی ہوئے تو اسے اپنے پاس رکھنا اور اگر پسند نہ ہوا تو اس کے مالک کو واپس کر دینا۔  
ان صحابی کی عمر بڑی طویل ہوئی وہ ایک سو تیس سال تک زندہ رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ  
برطاف پھیل گئے تھے اور لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی تھی اور بازار میں خوب سودا ہوا کرتا تھا اس وقت وہ بازار میں  
خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابو عباس قلوری عصری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۶۶)، و تہذیب (۸۰۶۳)۔

2979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔

...—...—...—...

### سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم

امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہوئے تین دن تک (سودا ختم کرنے) کی شرط عائد کرنا درست ہے خواہ یہ اختیار فروخت کرنے والے کو ہو یا خریدار کو ہو۔  
امام ابن ابی لیلیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین دن سے زیادہ یہ اختیار نہیں ہو سکتا، اگر کوئی زیادہ دن کا اختیار رکھتا ہے تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن ابی لیلیٰ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام اوزاعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی شرط عائد کرتا ہے تو بھی یہ جائز ہے۔

شیخ ابن شبرمہ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: فروخت کرنے والے کے لیے کسی بھی صورت میں اختیار کی شرط عائد نہیں کی جا سکتی۔

سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: اگر اختیار کی یہ شرط فروخت کرنے والے کے لیے عائد کی جائے تو سودا فاسد ہو جائے گا۔ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں کہ اختیار کی شرط صرف خریدار کے لیے ہوتی ہے اور وہ بھی دس دن یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: کپڑے اور اس جیسی دیگر اشیاء میں ایک یا دو دن کی شرط عائد کی جا سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کنیز خریدتا ہے تو اس میں اس سے کچھ زیادہ کی مدت رکھی جا سکتی ہے لیکن وہ پانچ دن اور ہفتے سے کم ہوگی، اسی طرح اگر کوئی سواری خریدتا ہے تو اس پر سوار ہو کر ایک برید تک جا سکتا ہے تاکہ اس کے چلنے کی رفتار وغیرہ کا پتہ چل جائے۔

۲۹۷۹- أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲۷۶/۵) كتاب البيوع: باب الدليل على الإيجاز شرط الخيار في البيع أكثر من ثلاثة أيام من طريق أبي محمد بن هبان أبي الشيخ: ثنا محمد بن خالد: به- قال الزيلعي في نصب الرابة (۸/۴): (أحمد بن عبد الله بن ميسرة أن كان هو الحراني الفسوي: فهو متروك) - أ- قلت: ذكره ابن هبان في المجروحين (۱/۱۴۴) وقال: (يأتي عن النقات بما ليس من حديث الثقات: ويسرى أحاديث النقات: ويلزقها بأقوام اتباعت: لا يعمل الله حجاج به) - أ-



اس سے زیادہ کے اختیار کی مدت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تاہم یہ اختیار کی شرط فروخت کرنے والے کے لیے ہوتی ہے یا خریدار کے لیے ہوتی ہے اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سودا ختم کرنے کے اختیار کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

سودے کو ختم کرنے کے اختیار کی شرط جائز ہے خریدار کے لیے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی ان دونوں کو تین دن تک یا اس سے کم اختیار ہوگا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ اختیار نہیں ہوگا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: جس مدت کو وہ دونوں متعین کرتے ہیں اتنے عرصے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔

**2980** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَظَرْتُ فَلَمْ أَجِدْ لَكُمْ فِي بُيُوعِكُمْ شَيْئًا أَمْثَلَ مِنَ الْعَهْدَةِ الَّتِي جَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَلِكَ فِي الرَّقِيقِ.

☆ ☆ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ تمہارے سودوں میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے میں سب سے مشابہ جو چیز ہے وہ اختیار ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حبان بن منقذ کو تین دن تک دیا تھا اور یہ واقعہ ایک غلام کے بارے میں پیش آیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

لسان میزان (۱۴۴/۴) (۵۵۱۴)، جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۴۱۲/۵) (۱۹۱۵)۔

**2981** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةُ حَرَامٌ وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَحَرَامٌ أَجْرُ بُيُوتِهَا.

۱۔ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی ج 3 ص 51

۲۔ مختصر القدوری از امام ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسة الريان بیروت لبنان

۲۹۸۱ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۳/۲): حدثنا علي بن هشام العملي و أبو جعفر بن عبيد المافظ قال: ثنا محمد بن المنصور السكري به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في السنن (۲۵/۶) كتاب البيوع باب ما جاء في بيع دود مكة ... و الحديث صحيحه الحاكم فتمتبه الذهبي بقوله: (فيه عبيد الله بن أبي زياد و قد لين) - و سباني في الذي بعد هذا من طريق محمد بن الحسن نا أبو حنيفة عن عبيد الله بن أبي يزيد - و هو و لعم و الصواب (عبيد الله بن أبي زياد) كما بين المصنف لنا - قال ابن السكيت عن يحيى الفطيان: كان وسطا لم يكن بذلك - وقال احمد صالح وقال مرة: له باس به - و قال ابن معين: ضعيف وقال مرة: ليس به باس - وقال أبو حاتم: ليس بالقوي - انظر: تهذيب التهذيب (۱۵/۷) - و لخص المافظ حاله في التهذيب (۵۳۲/۱) فقال: ليس بالقوي - و الحديث سباني من طريق آخر ضعيف بعد الرواية الثانية -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور یہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا حرام ہے۔

2982- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ كَذًا قَالَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَآكُلُ ثَمَنِهَا - وَقَالَ - مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا . كَذًا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا وَوَهُم فِيهِ وَوَهُم أَيْضًا فِي قَوْلِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم مقرر کیا ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مکہ کے گھروں کے معاوضے (یعنی کرائے) میں سے کچھ بھی کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔ اس میں انہیں دوسرا وہم یہ ہوا کہ انہوں نے راوی کا نام عبید اللہ بن ابویزید نقل کیا ہے حالانکہ وہ ابن ابی زیاد ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

...—...—...—...

مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم  
مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنا یا وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا جائز نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے ان کے حوالے سے اس کے جائز ہونے کی روایت بھی نقل کی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا

۲۹۸۲- أخرجه محمد بن الحسن في كتاب الآثار - كما في نصاب الراية ( ۲۶۶/۱ ) - عن أبي حنيفة به - قال الزيلعي: وذكر ابن الفطان حسبت أبي حنيفة بن رواية محمد بن الحسن عنه وقال: علته ضعف أبي حنيفة وعلقهم في قوله: ( عبید اللہ بن یزید ) و انما هو ( ابن ابی زیاد ) و وعلقهم ايضا في رفعه وخالفه الناس: فأخرجه عيسى بن يونس و محمد بن ربيعة عن عبید اللہ بن ابی زیاد - و هو الصواب - عن أبي نجيح عن ابن عمر - ا -

ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور انہیں کرائے پر دینا بھی جائز نہیں ہے۔“

اسی طرح امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ آزاد جگہ ہے وہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔“

اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”مکہ قابل احترام ہے وہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے۔“

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے انہوں نے راوی کا نام ابن ابی یزید نقل کیا ہے جبکہ اس کا نام ابن ابی زیاد ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

(امام قدوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جس روایت کو نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی زیاد ہے جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے ”کتاب الآثار“ میں یہ بات نقل کی ہے۔ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات نقل کی ہے تو پھر امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی یزید نقل ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ وہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو لاحق نہیں ہوا بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس کو یہ غلط نہیں ہوئی ہے۔

**2983-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتٍ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مَوْقُوفٌ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈال

ہے۔ (یہ روایت) موقوف ہے۔

**2984-** حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُونَ أَجُورَ بُيُوتٍ مَكَّةَ . مِثْلَهُ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے (اس کے بعد حسب سابق

حدیث ہے)۔

۱۔ التجریذ از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قدح دار الفانستان ج 5 ص 2633

۲۹۸۴- اخرجہ البیہقی (۲۵/۶) کتاب: البیوع باب: ما جاء فی بیع مکه و کراہیہا۔ وقال: اخرجنا لہذا لہ بن الحسن بن منصور الطبري الفقيه: ثنا محمد بن الحسين الفارسي: ثنا الحسين بن اسماعيل: به۔ قال البيهقي: (وكذلك اخرجہ محمد بن ربيعة عن عبيد الله بن ابي زياد: بهذا اللفظ موقوفاً على عبد الله بن عمرو)۔ (۵)۔

**2985-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ مَنَاحٌ لَا يَبَاغُ رِبَاعُهَا وَلَا تُؤَاخَرُ بَيُوتُهَا . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مکہ ”مناخ“ ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔

اسماعیل بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

**2986-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعٌ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَائِبُ مَنِ احْتِاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى اسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ٹھہر جاتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کو ٹھہرنے کیلئے دے دیتا تھا۔

...—...—...—...

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبعی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابو محمد کوفی اخو اسرائیل بن یونس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۶۶/۵-۵۶۹) ت (۵۲۶۲)۔

○ علقمہ بن نضلہ، مکی، کنانی، (اور ایک قول کے مطابق): کندی تابعی، صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ اخطا من عدہ من صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۱۷)۔

**2987-** حَدَّثَنَا أَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي

۲۹۸۵- أخرجه الحاكم في المستدرج (۵۲/۲) من طريق احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد به - وقال: (صحيح الإسناد ولم يخرجاه) - و تعقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل: ضعفه) - اه - وذكره ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني وابن عدي والمقالي من رواية اسماعيل بن سواجر و اعلموه جميعاً باسماعيل: كذا في نصب الرابة للزيلعي (۲۶۵/۴) - و صوب ابن القطان وقفه على عبد الله بن عمرو - و لم يرو عن ابن عدي في الكامل (۴۶۶/۱) في ترجمة اسماعيل بن سواجر من طريقه به - وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابراهيم بن سواجر في حديثه بعض النكارة و ابو خيرة منه) - اه -

۲۹۸۶- أخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه و مسنده - كما في نصب الرابة (۳۶۸/۴) و عنه ابن ماجه في المعجم (۱۰۳۷/۲) باب: اجر بيوت مكة (۳۸۷) و صحيح ابنه البوصيري على شرط مسلم و مصنفه الدمشقي - كما نقل السدي - و عنه عبد الباقي في هاتية ابن ماجه -



حَسَنٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ بات اضافی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں

جی ایسا ہی ہوتا تھا۔

2988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ قَالَ كَانَتْ تَدْعَى بُيُوتَ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

السَّوَابِ لَا تَبَاعُ وَمِنْ أَحْتَاجَ سَكَنَ وَمِنْ اسْتَغْنَى اسْكَنَ .

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد

میں مکہ کے گھروں کو لوگوں کو دے دیا جاتا تھا انہیں فروخت نہیں کیا جاتا تھا جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں رہائش اختیار کر لیتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کے رہنے کیلئے چھوڑ دیتا تھا۔

2989- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ قَالَ زَعَمَ الشَّيْخُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَطْلٍ وَمُقَيْسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ .

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو خواتین کے علاوہ باقی سب کو امان دی (ان چھ افراد کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم انہیں خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ تو بھی انہیں قتل کر دو! (وہ افراد یہ تھے: عکرمہ بن ابی جہل، عبد اللہ بن خطل،

مقیس بن صبابہ، عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔)

۲۹۸۸- أخرجه محمد بن عبد الله الدارقطني في تاريخ مكة - كما في نصب الرابة (۲۶۸/۴) : حدثني جدي احمد بن محمد بن الوليد

السرمقي - يحيى بن سليمان به - وراجع الذي قبله -

۲۹۸۸- أخرجه البيهقي (۲۵/۶) كتاب: البيوع: باب: ما جاء في بيع دومة مكة وكراتريا وجرمان اللات فيربا - أخبرنا ابو عبد الله العارفي -

باب: ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسحاق الصغاني ثنا ابو الجواب ثنا سفيان به - وقال البيهقي: هذا منقطع وفيه اخبار عن

ما درستم الكسرية في اسكندريه ما استفنوا عنه من بيوتهم - وقد أخبر مكان العلم بشان مكة منه عن جرمان اللات و البيوع فيربا - والله

علم - الله -

۲۹۸۹- أخرجه ابو داود في الجهاد (۵۹/۳) باب: قتل الاسير و الله يمرض عليه الاسلام (۲۶۸۳) وفي العسود (۱۱۶/۴) باب: الحكم

ببين ارند (۱۲۵۹) و من طريقه الهاشم في المستمرك في البخاري (۱۵/۲) و أخرجه ايضا: النسائي في التمهيد (المحاربة)

۱۰۵/۱۰۶ باب: الحكم في المرتد و البيهقي في الدلائل (۵۹/۵) كسوم من طريقه احمد بن المفضل به - وله شاهد في قتل ابن

اصطل و لصور منقطع باسناد الكعبة: أخرجه مالك في الحج (۱۲۲/۱) باب: جامع الحج و من طريقه رواه: البخاري في اللباس (۵۸۰۸) باب:

المفتر و في جزاء الصيد (۱۸۵۶) و الجهاد (۳۰۵۵) و البخاري (۱۲۸۶) و مسلم في الحج (۱۲۵۷) باب: جواز دخول مكة بغير اهرام و ابو

داود في الجهاد (۲۶۸۵) باب: قتل الاسير و الله يمرض عليه الاسلام و الترمذي في الجهاد (۱۶۹۲) باب: ما جاء في المفتر و النسائي

في الحج (۲۰۱۰/۵) باب: دخول مكة بغير اهرام و في الكبرى كما في التحفة (۲۸۹/۱) و ابن حبان في الجهاد (۲۸۰۵) باب: السلاح و

طريق عن مالك عن الزمري عن انس بن مالك مرفوعا -

2880- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا هُذْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خِینَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لَا بَنِي هُرَيْرَةَ اهْتَفَ بِالْأَنْصَارِ . فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَبَجَاءُوا وَكَانَ مَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنْتُمُوهُ . يَقُولُ قَتَلْتُمُوهُ . فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّافَا فَصَعِدَ الصَّافَا فَخَطَبَ النَّاسَ وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرْبَتِهِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتْ الْأَنْصَارُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ تَقُولُونَ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَذْرَكَتُهُ رَأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةُ فِي قَرْبَتِهِ قَالَ فَمَنْ أَنَا إِذَا كَلَّا وَاللَّهِ وَإِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا ذَلِكَ إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا . قَالَ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ . قَالَ فَوَاللَّهِ مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ بَلَّ نَحْرَهُ بِاللُّمُوعِ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ کیلئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو بلا کر لاؤ! تو انہوں نے اعلان کیا: اے انصار! نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ! انصار آئے یوں جیسے وہ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے تحت آئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس راستے پر چلو! جو بھی تمہارے سامنے آنے کی کوشش کرے تم اُسے قتل کر دو پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب کی نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اُس دروازے سے باہر نکلے جو صفا (پہاڑی) کے قریب تھا پھر آپ صفا پر چڑھے آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اُس وقت انصار (پہاڑی) کے زیریں حصے میں تھے اُن میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تو انصار کے لوگوں نے جو یہ بات کہی تھی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتلایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں! اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس اندیشے کے تحت کہی تھی کہ کہیں آپ ﷺ ہم سے علیحدگی اختیار نہ کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں تم

۲۹۹۰- أخرجه العاکم فی البیوع (۵۲/۲) من طریق نصیبة بن خالد -ه- وأخرجه العاکم أيضاً من طریق محمد بن الفضل عازم ثنا سلام بن مسکین -ه- وأخرجه ابو داود فی الخراج والامارة (۱۶۱/۲) باب: ما جاء فی خبر مكة (۲۰۴۴) عن مسلم بن ابراهيم والنسائي فی التفسیر (۳۸-ط: السنة) من طریق زید بن العباب والبیهقي فی الكبرى (۱۱۸/۹) والذلائل (۵۷/۵-۵۸) من طریق القاسم بن سلام بن مسکین ثلاث نسخ عن سلام بن مسکین -ه- بنحوه -

لوگ سچے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس وقت اُن میں سے ہر ایک شخص کے آنسو بہتے ہوئے اُس کی گردن تک آ رہے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رباح انصاری، ابو خالد مدنی سکن بصرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۲۷)، تہذیب الکمال (۱۲۷/۴) ت (۳۳۲۵)۔

2991- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَقَدْ نَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ - قَالَ - فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هَذَا يَوْمًا وَهَذَا يَوْمًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَتَّى يُذْرَكَ طَعَامُنَا . قَالَ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنَّبَتَيْنِ وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْأُخْرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ . قَالَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا وَيَهْرُولُونَ قَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوهُمْ حَصْدًا ثُمَّ مَوِّعِدُكُمْ الصَّفَا . قَالَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَفُتِحَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهَا - قَالَ - فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّحُ خَضِرَاءَ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَقَالَ يَعْزِي رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ . قَالَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرَّتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرَّتِهِ كَلَّا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَاكُمُ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا حَقًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولُهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْدِرَانِيكُمْ .

☆☆ عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہمارے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص کہانا تیار کرتا اور پھر اپنے ساتھیوں کی دعوت کرتا ایک دن ایک شخص یہ کام کرتا دوسرے دن دوسرا کر لیتا جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹۹۱- أخرجه مسلم في الصحيحين و السيرة ( ۱۷۸۰ ) باب : فتح مكة من طريق حماد بن سلمة بنحوه - و أخرجه النسائي في التفسير ( ۳۸۸ - ۳۹۰ ) السنة ۱ و ابو داود في السنن ( ۱۸۷۲ ) مضمرا باب : في رفع اليد اذا راى الهبت و الطيالسي ( ۲۴۲۵ ) و ابن أبي شيبة ( ۴۷۱ / ۱۶ - ۴۷۲ ) و احمد ( ۵۲۸ / ۲۰ ) و البيهقي ( ۱۱۷ / ۹ - ۱۱۸ ) و ابن حبان ( ۴۷۶۰ ) من طريق سليمان ابن المطيرة عن ثابت بنحوه -

حوالے سے ہمیں کوئی حدیث سنانی ہے جب تک کھانا نہیں آ جاتا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، لشکر کے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے دونوں حصوں میں سے ایک کا امیر نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے کا امیر مقرر کیا، لشکر کے پیچھے والے حصے کا امیر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو وادی کے نشیبی حصے میں تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! انصار کو میرے پاس بلا کر لاؤ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بلایا تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انصار! یہ قریش کے اوباش لوگ کل جب تمہارے سامنے آئیں تو تم نے انہیں پیس دینا ہے ہماری تمہاری ملاقات صفا (پہاڑی) پر ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ اگلے دن جس شخص نے مقابلے کیلئے آنے کی کوشش کی انہوں نے اسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو فتح نصیب ہوئی آپ ﷺ صفا (پہاڑی) پر تشریف لائے اور اُس پر کھڑے ہو گئے۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر قریش کو اسی طرح مارا جاتا رہا تو آج کے بعد قریش (کا نام و نشان) نہیں رہے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے امان ہے جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اُسے امان ہے جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اُسے امان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے یہ کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ پر اس بارے میں وحی نازل ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے یاد رکھنا! میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں یہ بات کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابو خطاب حسانی نکری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۱۶)۔

2992- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ

بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الرَّزَجِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ سُرْقٍ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ

۲۹۹۲- أخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۶): حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال: ثنا مسلم بن خالد - وعلقه البيهقي في الكبرى (۱۵۰/۶) كتاب التعليل: باب ما جاء في بيع العمر المفلس في دينه قال: (وداد مسلم بن خالد الرزجي عن زيد ابن اسلم عن ابن البيلماني عن سرق) - (۱) - أخرجه ابن سعد في الطبقات (۲۹۹/۷) في ترجمة سرق عن أحمد بن محمد بن الوليد اللندقي المكي - صاحب تاريخ مكة - حدثنا هشام بن خالد عن زيد بن اسلم بهذا الإسناد مطولاً -



عَلَى مَالٍ - أَوْ قَالَ عَلَى دَيْنٍ - فَذَهَبَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمْ يُصِبْ لِي مَالًا قَبَاعَتِي مِنْهُ أَوْ بَاعَتِي لَهُ - خَالَفَهُ ابْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ.

★★ سرق بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کا کچھ مال دینا تھا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی شخص کا قرض دینا تھا وہ شخص مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا جو بھی مال تھا نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس شخص (کو ادا نیکی) کیلئے فروخت کر دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اسے نقل کرنے میں مختلف بات نقل کی ہے۔

2993 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَعْنَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ كَانَ فِي غَزَاةٍ وَسَمِعَ رَجُلًا يَنَادِي آخَرَ يَقُولُ يَا سُرْقُ يَا سُرْقُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا سُرْقُ قَالَ سَمَانِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ أَعْرَابِي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ ثَمَنَهَا فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ يَطْلُبُنِي فَقَالَ لَهُ النَّاسُ أَنتَ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاسْتَأْذِنَ عَلَيْهِ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اطْلُبْهُ . قَالَ فَوَجَدَنِي فَآتَى بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي . فَقَالَ آعِطْهُ ثَمَنَهَا . قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَهْلَكْتُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَنْتَ سُرْقُ . ثُمَّ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوقِ وَخُذْ ثَمَنَ نَاقَتِكَ . فَأَقَامَنِي فِي السُّوقِ فَأَعْطَى بِي ثَمَنًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ آعِطْهُ . فَأَعْتَقَنِي الْأَعْرَابِيُّ .

★★ زید بن اسلم کے صاحبزادے عبدالرحمن اور عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے انہوں نے کسی شخص کو سنا جو کسی دوسرے شخص کو بلند آواز میں پکار رہا تھا: اے سرق! اے سرق! تو زید بن اسلم نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: سرق سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے میں نے ایک دیہاتی سے ایک اونٹنی خریدی پھر میں اُس سے چھپ گیا میں نے اُس اونٹنی کی قیمت کو بھی ضائع کر دیا وہ دیہاتی مجھے تلاش کرتا ہوا آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص نے مجھ سے اونٹنی خریدی اور پھر وہ مجھ سے چھپ گیا ہے میں اُسے ڈھونڈ نہیں سکا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو! راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ سے اونٹنی خریدی تھی اور مجھ

۲۹۹۳ - علقہ البیوضی فی السنن (۵۰/۶) من لحدہ الطریقی . فقال بعد ذکر طریقی عبد القہر عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار . (وہمناہ اضرجه عبد الرحمن و عبد اللہ ابنا زید بن اسلم عن ابیہما) انہم من ذلک فی اشترائه من اعرابی ناقة و استهلكه کہ نسوا (۱) - ۵۱ - و انظر النہی بلوہ -

سے چھپ گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قیمت اسے ادا کرو! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تو مجھ سے ضائع ہو گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا: تم جاؤ! اسے بازار میں فروخت کر دو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کر لو۔ تو اُس دیہاتی نے مجھے بازار میں کھڑا کیا، میری جو قیمت لگائی گئی تو اُس نے خریدار سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو اُس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کر دیا۔

**2994-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْأَسْكَندَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرْقٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا الْإِسْمُ قَالَ اسْمُ سَمَانِيَةِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَنْ أَدْعُهُ. قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ مَالِي يَقْدَمُ فَبَايَعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ فَأَتَوْا بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَنْتَ سُرْقٌ. وَبَاعَنِي بِأَرْبَعَةِ أْبَعْرَةٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَعْتَقَهُ. قَالُوا فَلَسْنَا بِأَزْهَدَ فِي الْأَجْرِ مِنْكَ. فَأَعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي.

★★ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام ”سرق“ تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کیا نام ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: میرا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے، میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو انہوں نے بتایا: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ میرا مال آ رہا ہے، اُن لوگوں نے میرے ساتھ کچھ سودے کیے، میں نے انہیں جو ادائیگیاں کرنی تھیں وہ مال مجھ سے ضائع ہو گیا، وہ لوگ مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض میں فروخت کر دیا۔ اُن قرض خواہوں نے مجھے خریدنے والے سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو اُن لوگوں نے کہا: ہمیں بھی اجر کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی تمہیں ہے، تو اُن لوگوں نے مل کر مجھے آزاد کر دیا، لیکن میرا یہ نام باقی رہ گیا۔

**2995-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةَ قِيلَ آيَنَ تَنْزِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي

۲۹۹۴- أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۶/۲) عن علي بن عيسى العبدي ثنا محمد بن اسحاق بن خزيمة ..... به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في السنن (۵۰/۶) - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۱) حدثنا ابن مرزوق قال: ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار ..... فذكره - و الحديث صححه الحاكم على شرط البخاري - وقال البيهقي في السنن (۵۰/۶) ۱: و أخرجه شيخنا في المستدرک فيما لم نقرأ عليه عن أبي بكر بن عتّاب العمري عن أبي قلابة عن عبد الصمد عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن البيلماني ..... و صدر حديث سرق على هو لاء - و كل يوم ليسوا باقوياء: عبد الرحمن ابن عبد الله و ابن زيد - و ان كان الحديث عن زيد عن ابن البيلماني فابن البيلماني ضعيف في الحديث - وفي اجماع العلماء على خلافه و لم لا يجمعون على ترك رعاية ثابتة - راجع على ضعفه او نسخه ان كان ثابتاً - و بالله التوفيق - ۱- ۵۱-

۲۹۹۵- أخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بمكة للحاج و توريث بعده (۴۱۰/۱۲۵۱) من طريق زمعة بن صالح بحدود-

مَنْزِلُكُمْ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ کیا اپنے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل (بن ابوطالب) نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (کیونکہ) کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مہران بن ابی عمر عطار، ابو عبد اللہ رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہامی و حفظ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۹۸۲)، تہذیب الکمال (۷/۲۳۵) ت (۶۸۲۰)۔

2996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّنِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِيرَاثٍ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ اگر اللہ نے چاہا (راوی بیان کرتے ہیں): یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے وراثت میں ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلیل مخرمی، بغدادی، ابو جعفر فلاس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۰۱)۔

2997- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ . وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ

۲۹۹۶- أخرجه أحمد (۲۰۱/۵): ثنا روح' به- و أخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بسكة للحاج' و توريث بعد لها (۱۶۵۱/۱۶۵۰) من طرق روح بن عباد عن محمد بن أبي حفصة- و أخرجه البخاري في البخاري (۶۰۶/۷) باب: ابن ركن النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح (۱۲۸۲) من طريق سعدان بن يحيى' حدثنا محمد بن أبي حفصة' به-

وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرْنَهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لَانَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ . قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانُوا يَتَاوَلُونَ فِي ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ وَلَا يَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ) ★★ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھریا جگہ چھوڑی ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جناب عقیل جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے وہ اور طالب دونوں (ابوطالب کے وارث ہوئے تھے) جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اُن کے وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اہل علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد لیتے ہیں۔

”وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے ہجرت کی جہاد کیا۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”اُن کی ولایت میں سے کچھ نہیں ہے۔“

2998- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَزِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ .

★★ یہی روایت زہری سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے) فرمایا: ہم ”خیف بنی

کنانہ“ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

2999- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبيدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ بِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلِينَ مِنْ أَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ مَرَّحَبًا بِابْنَيْ أَحْيَى لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَوْ كُنْتُ أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ

وَبَلَى هَذَا الْمَالُ قَدْ اجْتَمَعَ عِنْدِي فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهِ مَتَاعًا فَإِذَا قَدِمْتُمَا عَلَى عُمَرَ فَبِيعَاهُ وَلَكُمْمَا الرِّبْحُ وَادْفَعَا

إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَأْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَاهُ . قَالَ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَهُمَا أَكُلْ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ

صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هَذَا فَقَالَا لَا . فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِي أَنْ يُجِيزَ ذَلِكَ . وَجَعَلَهُ قِرَاضًا .

2997- أخرجه البخاري في الحج (١٥٨٨) باب: توريت دور مكة وبيمرها وشرائها و مسلم في الحج (٩٨٤/٢) باب: النزول بكة للحاج و

توريت دورها (١٢٥١) و ابن ماجه في الفرائض (٢٧٢٠) باب: ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك و ابن حبان (٥١٤٩) و الطحاوي في

السنن (٥٠٦٩/٤) و السنن (١٩٨/٢) و الحاكم (٦٠٢/٢) و البيهقي في الكبرى (٢٤/٦) (١٢٢/٩) من طرق عن ابن ولعب به و أخرجه

عبد الرزاق (٩٨٥١) و عنه احمد (٢٠٢/٥) و البخاري في الجهاد و السير (٢٠٥٨) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم للبيهود: اسلموا

تسلموا و مسلم في الحج (١٢٥١) باب: النزول بكة للحاج و ابو داود في الفرائض (٢٩١٠) باب: أهل يريت المسلم الكافر و النسائي في

الحج: كما في التمهدة (٥٨/١) و ابن ماجه في المناسك (٢٩٤٢) باب: دخول مكة و البيهقي (١٦٠/٥) (٢٧٨/٦) من طرق عن الزهري

بنحوه-

2998- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٩٨٥١) و عنه احمد (٢٠٢/٥) و البخاري و مسلم و غيرهما - راجع تفريغ ما قبله-

2999- أخرجه مالك في القراض (٦٨٧/٢-٦٨٨) باب: ما جاء في القراض عن زيد بن اسلم بنحوه - و من طريق مالك أخرجه التافني في

السنن (١٦٩/٢) و من طريق التافني أخرجه البيهقي في السنن (١١٠/٦) أول كتاب القراض و في المعرفة (٢٢٢/٨) باب: القراض (١٢٠٦٥)-



☆☆ عبد اللہ بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبد اللہ اور عبید اللہ کا گزر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو عراق میں (گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے) تھے یہ دونوں حضرات ایران کی سرزمین سے آرہے تھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو خوش آمدید! کاش میرے پاس کوئی چیز ہوتی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کاش میں کسی چیز پر قدرت رکھتا (جو میں تمہیں دے سکتا) ہاں! البتہ میرے پاس یہ مال اکٹھا ہوا ہے تم اسے لو اس کے ذریعہ سامان خریدو جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تو اسے فروخت کر دینا، منافع تمہارا ہوگا اور اصل مال تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ادا کر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا ابوموسیٰ نے تمام مہاجرین کی اولاد کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے درست قرار نہیں دیں گے انہوں نے اسے "قراض" کے طور پر دیا۔

3000- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ غَيْرِهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً فَضَرَبَ لَهُ بِهِ إِلَّا تَجَعَلَ مَالِي فِي كَيْدٍ رَطْبَةٍ وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنٍ مَسِيلٍ فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي.

☆☆ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو "مقارضہ" کے طور پر کوئی چیز دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ تم میرے مال کو کسی جاندار کو نہیں دو گے، کسی سمندری سفر پر نہیں لے جاؤ گے، اُسے لے کر کسی آبی گزرگاہ میں پڑاؤ نہیں کرو گے اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کیا (اور میرا مال ضائع ہوا) تو اس کا تاوان ادا کرو گے۔

3001- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا - قَالَ - فَنَزَلْنَا عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّقُوا فَاثَبُّوا - قَالَ - فَلَدَغَ سَيْدُ الْحَيِّ فَسَاتَوْنَا فَقَالُوا أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعُقُوبِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتَّى تُعْطُونَا فَقَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ

۲۰۰۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۱/۶) كتاب القراض: أخبرنا أبو بكر وأبو زكريا قالوا: ثنا أبو العباس: ثنا محمد بن أبي إسحاق: أخبرني ابن أبي شيبة وموسى بن شرح عن محمد بن عبد الرحمن اللامي عن عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام: أنه كان يدفع المال مقارضة إلى الرجل ويشترط عليه ألا يجره بطن ولا يهتاج به حيواناً ولا يحصله في بحر - فإن فعل شيئاً من ذلك فقد ضمن ذلك المال - قال البيهقي فيه: حديث منقطع ضعيف -

۲۰۰۱- أخرجه أحمد في المسند (۱۰/۲) والترمذي في الطب (۲۸۸/۴) باب: ما جاء في أخذ الأجرة على التعويض والنسائي في الكبرى كما في التحفة (۱۵۲/۲) وابن ماجه في التجارات (۷۲۹/۲) باب: أجر الراقي (۲۵۶) وابن المني في عمل اليوم والليلة (۶۱) من طرق عن أبي معاوية: محمد بن عازم القميري - به - وقال الترمذي: (حديث حسن) وأبو نضرة اسمه: المنذر بن مالك بن قطة - ورضي النسائي للشمس ان يبايعه على تعليم القرآن اجراً ويرى له ان يشترط على ذلك - واحتج بهذا الحديث - جعفر بن عباس: هو جعفر بن أبي وهبة - وهو أبو بشر - وروى شعبه وأبو عوانة وفضال وغير واحد عن أبي بشر هذا الحديث عن أبي الطاهر كذا عن أبي محمد عن النجاشي صلى الله عليه وسلم - ۵۱ -

ثَلَاثِينَ شَاةً قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ قَالَ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ فَكَفَفْنَا حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ وَمَا عَلِمَكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ فَأَقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ -

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا، ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا، ہم نے اُن سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دم کر سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں کر سکتا ہوں، لیکن میں ایسا اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کرو گے، انہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے، راوی کہتے ہیں: میں نے اُس شخص پر سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی، ہم نے اُن بکریوں (کا گوشت) استعمال نہیں کیا، پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ (میں نے جواب دیا: آپ نے بتایا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

3002- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُدْرِيَّةٍ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ خَالَفَهُ شُعْبَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم شعبہ نامی راوی نے اس میں کچھ مختلف نقل کیا ہے۔

3003- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

۲۰۰۲- أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۵۲/۲) من طريق يعلى بن عبيد - به - وتقدم نخرجه من طريق أبي معاوية عن الأعمش: في الندي قبله - وأخرجه محمد بن عبيد - أبو يعلى - عن الأعشى - به - أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۵۲/۲) - وأخرجه جرير عن الأعشى - به - أخرجه ابن حبان (۶۱۱۲) وابن السني (۶۸۱) -

۲۰۰۳- أخرجه أحمد (۴۴/۲): ثنا محمد بن جعفر - به - وأخرجه البخاري في الطب (۲۰۸/۱۰) باب: الرقي بفاتحة الكتاب (۵۷۳۶) وابن ماجه في التجليات (۷۲۹/۲) باب: أجمد الراقي (۲۱۵۶) كما لا يخفى عن محمد بن بشر عن محمد بن جعفر - به - وأخرجه الترمذي في الطب (۲۴۸-۲۴۹) باب: ما جاء في أخذ الأجر على التمريض (۲۰۶۶) من طريق عبد الحميد بن عبد الوارث: حدثنا شعبه - به - وقال الترمذي: هذا حديث صحيح، ولنا أصح من حديث الأعشى عن جعفر بن إياس، ولنا روى غير واحد لهذا الحديث عن أبي بشر: جعفر بن أبي وحشية عن أبي المتوكل عن أبي سعيد - وجعفر بن إياس: فهو جعفر بن أبي وحشية - أ - وأخرجه أبو عوانة الوضاع: عن أبي بشر - به - أخرجه البخاري في الأجر (۲۳۷۶) باب: ما يعطى في الرقية على أعيان العرب بفاتحة الكتاب وفي الطب (۵۷۱۹) باب: النفث في الرقية وأبو داود في الأجر (۲۴۱۸) باب: كسب الأطباء وفي الطب (۲۹۰۰) باب: كيف الرقي! و البيهقي في الكبرى (۱۲۱/۶) - ونصرونا فتبين عن أبي بشر - به - أخرجه أحمد (۲/۲) ومسلم في السلام (۲۲۰۱) باب: جواز أخذ الأجر على الرقية بالقرآن والاذكار والنسائي في اليوم والليلة (۱۰۲۹) والطحاوي في المعاني (۱۳۶-۱۳۷) -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اتُوا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدَّ غَسَيْدٌ أُولَئِكَ فَقَالُوا أَفِيكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُؤُوا فَلَا نَفْعُ أَوْ تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنْ شَاءٍ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَّ الرَّجُلُ فَاتَوْهُمْ بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهَا حَتَّى نَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلُوا النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ذَلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ مَا يُذْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ خُلِدَتْهَا وَاضْرِبُوا لِي فِيهَا بِسْهُمْ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس آئے تو ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی اسی دوران ان لوگوں کے سردار کو کسی (زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دوائی ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اس لیے ہم تو ایسا نہیں کریں گے یا پھر یہ ہے کہ تم ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ادا کرو۔ تو ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضہ مقرر کیا تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی وہ اپنا لعاب منہ میں اکٹھا کرتے اور (جانور کی کاٹی ہوئی جگہ پر) ڈال دیتے تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ وہ لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے (تو ان میں سے بعض حضرات نے) یہ کہا: ہم انہیں اس وقت تک (استعمال) نہیں کریں گے جب تک نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت نہ کر لیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ مسکرا دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کے ذریعہ دم بھی ہوتا ہے؟ تم انہیں استعمال کرو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

3004 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَحْرِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَتَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا أَبُو سَعِيدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَإِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيعٌ فَسَأَلْنَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعَمُونَا وَلَمْ يُنْزِلُونَا فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يُحْسِنُ أَنْ يَرْقِيَ إِنْ الْمَلِكُ يَمُوتُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَيْتُهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَفَاقَ وَبَرَّأ فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالنُّزْلِ وَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالشَّاءِ فَأَكَلْنَا الطَّعَامَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَأَبَوْنَا أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْغَنَمِ حَتَّى آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَخْبَرْتُهُ بِالْحَبَرِ فَقَالَ وَمَا يُذْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أَلْقَى فِي رُوعِي . قَالَ فَكُلُوا وَأَطِيعُونَا مِنَ الْغَنَمِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس کے امیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے ان کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جس کے امیر کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا، ہم نے ان

۳۰۰۴ - أخرجه أحمد في مسنده (۵۰/۲) قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير أبو أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن النعمان أبو النعمان الانصاري بالكوفة عن سليمان بن قتيبة - به - (تنبيه) كذا وقع في المطبوع من المسند: (فتية) - والصواب: (قته) كذا في تعجيل النسخة (۱۸۲/۷) - قال ابن حجر في التعجيل: لا تفتح ابن ميمون - وقال ابن المبرقي قته امه - وذكره ابن هبان في التفات بلخي: ابا ميمون -

لوگوں سے کھانے کیلئے مانگا تو انہوں نے ہمیں کھانے کیلئے نہیں دیا اور ہمیں پڑاؤ بھی نہیں کرنے دیا (ہم نے بستی سے باہر پڑاؤ کیا) اُس بستی کا ایک فرد ہمارے پاس سے گزرا تو بولا: اے اہل عرب! کیا تم میں سے کوئی شخص دَم کر سکتا ہے؟ ہمارا سردار مر رہا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس کے پاس آیا اور میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اُن لوگوں نے ہماری طرف کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھالیا لیکن میرے ساتھیوں نے اُن بکریوں (کو ذبح کر کے اُن کا گوشت کھانے سے) انکار کر دیا یہاں تک کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات میرے ذہن میں آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُن بکریوں (کا گوشت) کھاؤ اور اُس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

### راویان حدیث کا تعارف:

- عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوزہ انصاری، ابونعمان کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۶)۔
- قاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم، طائی واسطی۔ قال ابوعبید الا جری، عن ابی داود: تغیر عقلہ، و ذکرہ ابن حبان فی کتاب ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۷/۷۷) ت (۵۳۹۵)۔
- ہارون بن مسلم بن ہرمز، ابو حسین، صاحب حناء لیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۹۴/۹) ت (۳۹۲)۔

**3005** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَيْسَى الطَّائِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْعَجَلِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَكِبَ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ - يَعْنِي لَدَيْغًا - فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلَى شَاءٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا بِمَ رَقِيَتْهُ قَالَ رَقِيَتْهُ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ . يَعْنِي أَمَّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . أَخْرَجَ فِي الصَّحِيحِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے ایک شخص اُن کے

۳۰۰۵ - لم أجده عند غير المصنف من هذه الطريقتين لكن إسناده حسن - القاسم بن عيسى الطائي: قال العافظ في التفسير ( ۵۵۱۱ ) : صدوق - تفسير هارون بن مسلم العجلي صدوق: كما في التفسير ( ۷۲۸۹ ) - لكن تابع هارون عليه ابو معمر يوسف بن سعيد: كما سباني في النسخ بعد هذا -



سامنے آیا اور بولا اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دم کھٹا آتا ہے؟ تو ان حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے اُس سردار پر دم کیا اس شرط پر (کہ معاوضے کے طور پر انہیں) بکریاں دی جائیں گی پھر وہ اُن بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: آپ نے کس چیز کے ذریعہ دم کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ دم کیا ہے تو اُن ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ اُن ساتھیوں نے اُس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو انہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے بھی نبی اکرم ﷺ کو بتایا جو انہوں نے کیا تھا (یعنی سورۃ فاتحہ کا دم کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورۃ فاتحہ کا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث ”صحیح“ میں نقل کی گئی ہے۔

**3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَخُولُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ لَدِيعٌ أَوْ سَلِيمٌ فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَيْءٍ فَبَرَأَ فَبَجَاءَ إِلَى أَصْحَابِهِ بِالشَّيْءِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَدِيعٌ أَوْ سَلِيمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَلَى شَيْءٍ فَبَرَأَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ الْبَرَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.**

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم کھٹا آتا ہے؟ تو ان اصحاب میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن ساتھیوں نے کہا: تم نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی:

۳۰۰۶- أخرجه البيهقي في البیہر (۱۲۶/۶) وابن حبان في المجازة (۵۱۶) من طريق عبید اللہ القواریری - به - و أخرجه البخاری في الطب (۵۷۳۷) باب: الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب عن سيدان بن مضارب أبي محمد الباهلي عن أبي معشر بنحوه -

یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا تو میں گیا اور میں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر اللہ کی کتاب پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام بخاری نے سیدان بن مضارب کے حوالے سے ابو معشر سے نقل کیا ہے۔

**3007-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِسَبِيٍّ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَفَرِّكُهُمَا وَارْتَجِعُهُمَا وَبِعَهُمَا جَمِيعًا وَلَا تَفَرِّقَ بَيْنَهُمَا .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے آپ نے مجھے اُن میں سے دو بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا میں نے انہیں فروخت کرتے ہوئے انہیں جدا کر دیا (یعنی دو الگ الگ آدمیوں کو فروخت کیا) جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن دونوں کو واپس لو اُن دونوں کو ایک ساتھ فروخت کرو اُن میں جدائی نہ ڈالو۔

**3008-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ . قُلْتُ بَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رُدَّهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو غلام ہبہ کیے جو دونوں بھائی تھے میں نے اُن دونوں

۲۰۰۷- أخرجه الحاكم في البيوع ( ۵۱/۲ ) من طريق يحيى بن أبي طالب ثنا عبد الوهاب ابن عطاء به - وقال: ( حديث غريب صحيح علي شرط التبيين ولم يخرجاه - وقيل: عن الحكم عن ميمون بن أبي شبيب عن علي وهو صحيح أيضاً ) - الله - وثناني رواية الحكم عن ميمون هذه لقنا ان شاء الله تعالى - وقال ابن القطان - كما في نصب الراية ( ۲۶/۱ ) - ( ومروية عنه لا عيب بها ) وهي أولى ما اعتمد في هذا الباب - الله - وأخرجه سعيد بن أبي عروبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي بن عاصم - أخرجه احمد ( ۹۷/۱ ) - ( ۹۸ ) - وعزاه الترمذي ( ۲۶/۱ ) لا احمد والبخاري وقال: ( قال صاحب التفتيح: هذا اسناده رجاله رجال الصحيحين ) الله ان سعيد بن أبي عروبة لم يسع من الحكم شيئاً: قاله احمد والنسائي والدارقطني وغيرهم - انتهى - قلت: أخرجه اسحاق ابن العنبر في مسنده وبيروني رجل مجهول فقال: أخبرنا محمد بن سواد ثنا ابن أبي عروبة عن صاحب له عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن به - الله -

۲۰۰۸- أخرجه الترمذي في البيوع ( ۵۸۱-۵۸۰/۲ ) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين والدة وولد لقنا في البيوع ( ۱۲۸۱ ) : حدثنا الحسن بن قزعة أخبرنا عبد الرحمن ابن سويدي - وأخرجه ابن ماجه في التجارات ( ۷۵۶-۷۵۵/۲ ) باب: النسبي عن التفسير بين السبي ( ۲۲۹ ) : حدثنا محمد بن يحيى ثنا عفان - ابن سويدي - وعفان عن حماد بن سلمة به - وقال الترمذي: ( هذا حديث حسن غريب ) وقد كره بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التفسير بين السبي في البيوع ورفض بعض أهل العلم في التفسير بين السبلات السبلين ولموا في أرض الدمام - والقول الاول: اصح - ومروى عن ابراهيم النخعي انه فرق بين والدة وولد لقنا في البيوع - فقبل له في ذلك! فقال: اني قد استأذنتها بذلك: فرضيت - الله -

میں سے ایک کو فروخت کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اُن میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لو!

3009 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنِهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَرُدَّهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَنَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ.

☆☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے فروخت کرتے ہوئے ایک عورت اور اُس کے بیٹے کو الگ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس سودے کو کالعدم کر دیں۔  
عثمان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز اور اُس کے بیٹے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا تو انہوں نے وہ سودا کالعدم کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمون بن ابی شیبہ ربیع، ابونصر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۰۹۵)۔

...—...—...—...

کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم

امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ دوائیے مملوک افراد کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ذی رحم محرم ہوں۔ جب تک (ان میں سے نابالغ) بالغ نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اس کی مہر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے فروخت کرنا جائز ہوگا یہ بات ابو یوسف (یعنی خرید و فروخت سے متعلق باب میں ہے) جبکہ سیر الواقدی میں بھی یہ بات تحریر ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے

۳۰۰۹ - أضرجه أبو داود في الجواهر (۶۳/۲) باب: في التفرقة بين السبي (۲۶۹۶): حدثنا عثمان بن أبي شيبة - به - و أضرجه الحاكم في البیوع (۵۵/۲) من وجه آخر عن عبد السلام بن حرب - به - وقال أبو داود: (ميمون لم يترك علياً: قتل بالعصا) و العباسي سنة ثلاث و ثمانين - قال أبو داود: و العدة سنة ثلاث و ثمانين - و قتل ابن الزبير سنة ثلاث و سبعين - أ - و قال الحاكم: (لما من أضره بانه صحيح) - أ -

منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کی جائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ کب تک ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا یا لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ اس روایت کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ بلوغت کی وجہ سے مکمل (فرد) بن جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے اسے فروخت کر کے اسے اس کی کنیر ماں سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی کم سنی کی وجہ سے وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا اس لیے فروخت کر کے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیر کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا جو ایک بچے کے عوض میں تھا لیکن وہ کنیر کا اپنا بچہ نہیں تھا۔

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہتا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ بچہ جو بالغ نہ ہوا ہو اس پر چھوٹے بچے کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جس میں بلوغت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔ اس لیے کسی احتمال والی بات کے مقابلے میں سے ترجیح دی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے تو یہ بات اسکے لیے ناجائز ہے تاہم وہ سودا درست ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ بیع فاسد شمار ہوگی امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جو شخص کسی غلام کو فروخت کرتا ہے اور اس غلام کو کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال فروخت کنندہ کے پاس رہتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان دونوں افراد (یعنی ماں بیٹا) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنا جائز ہے اس لیے ان دونوں کے درمیان تفریق بیع کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگی جس طرح دو بھائیوں کو فروخت کر دیا جائے (تو یہی حکم ہوگا)۔

**3010** - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُؤْتِي بِالسَّبْيِ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يَفْرِقُ بَيْنَهُمْ.

☆☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب قیدی لائے جاتے تو آپ پورا گھرانہ ہی (کسی کو) دے دیا کرتے تھے جیسے وہ لوگ پہلے ہوتے تھے۔ آپ ان کے درمیان علیحدگی نہیں کرواتے تھے۔

۱۔ الترمذی از امام ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القندوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2649

۲۰۱۰ - أخرجه ابن ماجه في النجاشی (۷۵۵/۲) باب: النسبی عن التفریق بین السببی (۲۲۶۸) من طریق: وكيع: ثنا سليمان عن جابر: به - وأخرجه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) من طرق عن جابر: به - وفي الزوائد: (في إسناده جابر الجعفي) - ۵۱ -



3011- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدَنَا فِي السَّبِي وَالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: علیحدگی کرنے والا شخص

ملعون ہے۔

ابو بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ الفاظ مبہم ہیں ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قیدی اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلیق بن محمد بن عمران بن حصین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۶۳)۔

3012- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الزَّجَّاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْإِخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ .

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں یا کنیزوں کو

فروخت کرتے ہوئے) بھائیوں یا ماں باپ اور اولاد کے درمیان تفریق ڈال دی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، وقیل: ابراہیم بن اسماعیل بن یزید بن مجمع بن جاریہ انصاری، ابواسحاق مدنی قال عباس دوری عن یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ لیس ہشیء۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۱/۱۰۰، ۱۰۱) ت (۱۳۳)۔

۲۰۱۱- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج به- ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۲۸/۹) وقال الحاكم: (هذا سند صحيح) ولم يخرجه (أ- هـ) قلت: وقد اختلف فيه على طليق: فراجع ما بعده-  
۲۰۱۲- أخرجه ابن صايف في التمهيدات (۷۵۶/۲) باب: النسي من التفسير بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج ثنا عبود الله بن موسى به- وأخرجه البيهقي (۲۱۸/۹) من طريقين عن عبود الله بن موسى به- قال النزيل في نصب الراية (۲۵/۴): (وذكر المدركوني فيه اختلافاً على طليق: فمنهم من يرويه عن طليق عن أبي بردة عن أبي موسى ومنهم من يرويه عن طليق عن عمران بن حصين ومنهم من يرويه عن طليق عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا وهكذا ذكره عبد الحميد في أحكامه من جريدة المدركوني ثم قال: وقد اختلف فيه على طليق: فأخرجه إبراهيم بن اسماعيل بن مجمع عن طليق عن أبي بردة عن أبي موسى وأخرجه أبو بكر بن عياش عن النبي عن طليق عن عمران ابن حصين وغير ابن عياش يرويه عن سليمان التيمي- عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا وهو المحفوظ عن النبي التيمي كلامه- قال ابن الفطان: وبالجملة فالحديث لا يصح لأن طليقًا لا يعرف حاله وهو خذاعي التيمي كلامه- أ- هـ-)

3013- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْإِخِ وَأَخِيهِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد یا بھائیوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

3014- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ خَلْفِ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان علیحدگی رکھے گا۔

3015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُذْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمَّنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحَبِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حرث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قیدیوں میں والد اور اولاد کے درمیان تفریق کر دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے درمیان تفریق ڈال دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان تفریق رکھے گا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حرث، رجل من بني عذرة يقال: ابن سليمان، (اور ایک قول کے مطابق): ابن سليمان، (اور ایک قول کے مطابق):

۳۰۱۳- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۸/۹) كتاب السير: باب: من قال: لا يفرو بين الاخوان في البيع من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن علي: به- وراجع الذي قبله-

۳۰۱۴- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق سليمان بن عبد الرحمن: به- وأخرجه الترمذي في البيوع (۵۸۰/۲) باب: ما جاء في كراهية الفرو بين الاخوان: أو بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸۳) عن عمر بن حفص الشيباني: أخبرنا عبد الله بن وهب: به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب) - اه- وصححه الحاكم على شرط مسلم - وتعقبه الزيلعي في نصب الراية: فقال (۲۴/۴): (وفيما قاله نظره: لأن هب بن عبد الله لم يخرج له في الصحيح شيء: بل تكلم فيه بمفسوم: قال ابن القطان في كتابه: قال البخاري: فيه نظر- وقال احمد: احاديثه مناكير- وقال ابن معين: ليس به باس- وقال النسائي: ليس بالقوي: قال: ولا لجل الاختلاف فيه لم يصححه الترمذي- انتهى- وأخرجه احمد في مسنده بقصة فيه ..... ) - اه- ثم ذكر الزيلعي لفظ الامام احمد - رحمه الله - وهو في المسند (۵/۱۱۴) - و للمصنف طريق اخرى ذكرها الزيلعي (۲۴/۴): فراجع-

۳۰۱۵- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۲۴/۴) عن الدارقطني: ثم قال: (والواقدي فيه مقال) - اه-

ابن عمار، ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۸۹، ۸۸/۲) ت (۱۱۵۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۹۳)۔

**3016** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأُمِّ وَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى مَتَى قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ حکم کب تک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اور لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔

عبداللہ نامی راوی "واقعی" ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے علاوہ کسی دوسرے نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

**3017** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَآخِبَرَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ - وَقَالَ أَبَانُ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ - حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَغْلُظُوهَا فَسَيَّوْهَا فَأَخَذَهَا فَأَخْيَاهَا فَهِيَ لَهُ . قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبيدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ هَذَا قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . هَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ آيِنٌ وَآتَمُّ.

☆☆☆ ابان بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے انہیں یہ حدیث سنائی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کے مالکان اسے چارہ نہ کھلا سکتے ہوں اور وہ اس جانور کو چرنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں، پھر وہ شخص اس جانور کو لے اور اسے زندگی دے (یعنی خوراک فراہم کرے) تو وہ اُسی کی ملکیت ہوگا۔

۲۰۱۶ - أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق أحمد بن الويثم العسكري به - و من طريقه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) - و قال الحاكم: ( صحيح الإسناد و لم يخرجاه ) و نفعه الذهبي بقوله: ( قلت: موضوع و ابن حبان كذاب ) - اهـ -  
۲۰۱۷ - أخرجه أبو داود في البيوع (۲۸۶/۲) باب: فيمن أهدا حسيباً ( ۲۵۲۵ ) و من طريقه البيهقي في السنن ( ۱۹۸/۶ ) كتابه الملقطة: باب: ما جاء فيمن أهدا حسيباً و قوله: ( وقال في حديث أبان ..... الخ ) من كلام أبي داود عقب الحديث: كما في ( السنن ) اهـ - و أخرجه أبو داود ( ۲۵۲۵ ) عن محمد بن عبيد عن حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن عبيد الله بن عبيد عن الشعبي: يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم - و من طريقه أخرجه البيهقي في السنن ( ۱۹۸/۶ ) أيضاً قال البيهقي: ( هذا حديث مختلف في رفعه و هو عن النبي صلى الله عليه وسلم منقطع و كل واحد واحد حتى يجمعه للبوره - و الله أعلم ) - اهـ - و نفعه ابن الترمذاني في ( المعجم ) ( بقره ) ( بقره ) ( قلت: قد قدمنا في ( باب فضل الحديث ) ان مثل هذا ليس بمنقطع بل هو موصول و ان الصحابة كلهم عملوا وقد ذكرنا في ذلك الباب من كلام البيهقي ما يدل على ذلك ) - اهـ -

لبان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عبید اللہ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: انہوں نے کس کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے (یہ حدیث سنائی ہے)۔  
حماد کی نقل کردہ یہ روایت زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

**3018** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوْطَأَ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَقَالَ اتَّقُوا زَرْعَ غَيْرِكَ . وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کیا جائے یا (قید ہونے والی) حاملہ عورتوں کے بچوں کو جنم دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دوسرے کے کھیت کو سیراب کرو گے؟  
(اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے) پالتو گدھوں کا گوشت اور درندوں کا گوشت بھی کھانے سے منع کیا۔

#### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، نسابوری، ابوعلی، ابن ابی عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷)۔

**3019** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ - قَالَ - فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَتَبَاعَ ظَهْرًا إِلَى خُرُوجِ الْمُصْطَلِقِ فَاِتْبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْبَعِيرَةِ إِلَى خُرُوجِ الْمُصْطَلِقِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کو سامان فراہم کریں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کوئی سواری خرید لیں، اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول

۲۰۱۸ - أخرجه البيهقي (۱۲۵/۹) كتاب: السير: باب: بيع السبي وغيره في دار الحرب من طريق المغيرة بن عبد الرحمن عن أبيه عن

عبد الله بن أبي نجيح - به -

۲۰۱۹ - أخرجه البيهقي في البيوع (۲۸۷/۵ - ۲۸۸) باب: بيع العيوان وغيره مما لا ربا فيه من طريق الدارقطني - به -



کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں اور چند بکریوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کیا۔

**3020** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوُذِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ إِنَّا بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَأَنَّمَا نَبْتَاعُ الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ إِلَى أَجَلٍ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ جَهْزَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِبِلًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتَّى نَفَذْتُ وَبَقِيَ أَنَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرِ لَنَا إِبِلًا بِقَلَانِصٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا جَاءَتْ حَتَّى نُؤَدِّيَهَا إِلَيْهِمْ . فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالْأَثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَانِصٍ حَتَّى فَرَعْتُ فَأَدَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

☆☆ عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں دینار و درہم (کے ذریعہ خرید و فروخت) کا رواج نہیں ہے، ہم لوگ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر اونٹ اور بکریاں خرید لیتے ہیں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس بارے میں جانتا ہے، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیلئے صدقے کے اونٹوں میں سے اونٹ دیئے یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے لیکن کچھ لوگ بچ گئے جن کے پاس (سواری کیلئے جانور) نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لیے کچھ اونٹ خرید لو! جو جوان اونٹنیوں کے عوض میں ہوں گے جو صدقے کے طور پر وصول ہوں گے جب صدقات آجائیں گے تو ہم ان لوگوں کو وہ ادائیگی کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دو یا تین جوان اونٹنیوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے اس کی ادائیگی کی۔

**3021** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْخَوْصِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا فَنَفَذَتْ الْإِبِلُ - قَالَ - فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ أَخُذَ فِي قَلَانِصِ الصَّدَقَةِ فَكُنْتُ أَخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ

۳۰۲۰ - أخرجه أحمد في مسنده (۱۷۱/۲)؛ حدثنا حسين - يعني: ابن محمد - ثنا جرير - يعني: ابن عازم الحديث - أخرجه (۲۱۶/۲)؛ حدثنا

بغويب: حدثنا أبي عن محمد بن اسحاق - به - وبياتي الحديث من طرق عن ابن اسحاق -

۳۰۲۱ - أخرجه الحاكم في المستدرج (۵۷-۵۸/۲) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي: ثنا أبو عمر الخوصي: به - و البیوقی فی السنن

(۲۸۷/۵) فی البیوع: باب: بیع البیوع و غیرہ مما لا رجا فیہ من طریق عبد الواحد بن غیاث ثنا حماد بن سلمة: به - قال البیوقی:

(اختلفوا علی محمد بن اسحاق فی انشاده و حماد بن سلمة اختلفوا سبابة له و له تاليف صحيح) - ا - ثم خرج حديث عمرو بن شعيب

عن ابيه المتقدم قبل حديث - و بياتي في الذي بعده من حديث حماد بن سلمة ايضا -

إِلَى إِبْلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ عمرو بن حریش حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک لشکر کا ساز و سامان فراہم کرنے کی ہدایت کی تو اونٹ ختم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی کہ میں صدقہ کی اونٹنیوں کے عوض میں کچھ اونٹ حاصل کر لوں تو میں نے صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا۔

3022- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ يَسْنَدُهُ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا فَنَفَذَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرْنَا أَنْ نَأْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبْلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کیلئے سامان فراہم کریں اونٹ تھوڑے پڑ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ حاصل کر لیں۔

3023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِذُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ سُفْيَانَ الْقَاضِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَوِيُّ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ وَصَوَابُهُ فِي الْمَوْطَأِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کے عوض میں گوشت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مالک سے اس سند کے ہمراہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن مروان منفرد ہیں اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موطأ امام مالک“ میں سعید بن مسیب کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

3024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقُعَيْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۲۰۲۲- أخرجه أبو داود في سننه في البيوع (۲/۲۸۸) باب: في الرخصة في ذلك يعني: بيع الحيوان نسيئة (۲۳۵۷) وقد اختلف في هذا الحديث على ابن اسحاق ذكر ابن القطان لهذا الخلاف- كما في نصب الراية (۱/۱۷) وقال: (حديث ضعيف مضطرب الإسناد) وقال: (ومع هذا الاضطراب فمرو بن مهران مجهول الحال) ومسلم بن حبيب لم أجده ذكرًا ولا أعلمه في غير هذا الإسناد وكذلك مسلم مجهول الحال أيضًا إذا كان عن أبي سفيان وأبو سفيان فيه نظر) - قال: وقال الزيلعي (۱/۱۷): (وقد يعترض على هذا الحديث بهديث النسوي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة أخرجه ابن عباس وسرة بن جندب وجابر بن عبد الله وجابر بن سرة وابن عمر) - قال: ۲۰۲۳- أعلمه الدارقطني بتفرد يزيدي بن مروان به موصولاً عن مالك به- وبزييد كذبه ابن معين- وقال ابن هبان: يروي الموضوعات عن الأنبياء لا يحمل الاحتجاج به بحال: ذكر ذلك عنهما ابن الجوزي في (التحقيق) - انظر: نصب الراية (۲/۲۹) - والصواب مرسل سعيد الآتي بعد هذا-

قَالَ وَآخِرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. ☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ ابن مسیب بیان کرتے ہیں: گوشت کے بدلے میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

.....

### گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم

گوشت کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحلی تحریر کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہو اس گوشت کے عوض میں اس جانور کا سودا کرنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آپ ایک ایسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں جس کا وزن کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسی چیز ہے جس کا وزن نہیں کیا جاتا تو اب یہ جائز ہوگا خواہ کوئی بھی جانور ہو لیکن شرط یہ ہے کہ چیز متعین ہونی چاہیے (یعنی جانور کا تعین ہونا چاہیے اور اس کے بدلے میں گوشت کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کوئی ایسا مال نہیں ہے جس میں ریو کا مفہوم پایا جاتا ہو۔

احناف کے علاوہ بقیہ تینوں ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس جانور کو اسی قسم کے گوشت کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے یعنی آپ کسی ذبح کی گئی بکری کو کسی (زندہ) بکری کے عوض میں فروخت نہیں کر سکتے اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں روایات پیش کی ہیں۔

جہاں تک جانور کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اس میں اضافی ادائیگی بھی جائز ہے جبکہ دونوں طرف سے جنس ایک ہو یا اجناس مختلف ہوں جیسے ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک بکری کو ایک اونٹ کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ جانور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں ربا کا پہلو پایا جاتا ہو کیونکہ جانور کو اس کی ظاہری حالت میں (یعنی جب وہ زندہ ہو) کھایا نہیں جاتا اور یہ ثمن بھی نہیں ہے (کیونکہ ثمن تو سونا اور چاندی ہوتا ہے)۔

جہاں تک گوشت فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اگر دونوں طرف سے جنس ایک ہو تو ایک جتنا گوشت دونوں طرف سے لین دین کیا جاسکتا ہے جبکہ دست بدست لین دین کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس میں سود کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جاتی ہے جیسے ذبے کے عوض میں گائے کا گوشت خرید کیا جاتا ہے تو اب اضافی ادائیگی کرنا جائز ہوگا لیکن شرط یہی ہے

۲۰۲۱- روایۃ مالک عن زید بن اسلم سعید بن المسیب فی الموطا ص (۶۵۵) بروایۃ یحییٰ ۱ و رقم (۷۲۶) بروایۃ محمد بن الحسن ۱ و (۲۶۱۰) بروایۃ ابی مصعب الزہری - و اخرجه البيهقي في السنن (۲۹۶/۵) من طريق الشافعي عن مالك - به - و اخرجه البيهقي ايضا من طريق عبد العزيز بن محمد و حفص بن عيسرة عن زید بن اسلم - به - قال البيهقي: هذا هو الصحيح - و اخرجه يزيد بن مروان الغلال عن مالك عن الزهري عن سول بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم - و غلط فيه - ۱ - قلت: ورواية سول هذه تقدمت في الذي قبل هذا و اما رواية مالك عن ابی الزناد فسوي في الموطا ص (۶۵۵) و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۹۷/۵) -

کہ دست بدست لین دین کیا جائے۔

3025- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت

کرنے سے منع کیا ہے۔

3026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتَيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الدِّمَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ

☆ ☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جانور کے عوض میں) جانور کی بیع سلف (ادھار

سودے) سے منع کیا گیا ہے۔

3027- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ

نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِ بِالْكَالِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

۲۰۲۵- أخرجه الطحاوي في المعاني ( ٦٠/٤ ) من طريق أبي أحمد الزبيري به - وأخرجه ابن حبان في البيوع ( ٥٠٢٨ ) من طريق أبي داود الهفري عن سفیان به - وأخرجه عبد الرزاق ( ١٤١٣٣ ) عن معمر به - وأخرجه إبراهيم بن طرخان عن معمر به - أخرجه البيهقي ( ٢٨٨/٥ - ٢٨٩ ) - وأخرجه داود بن عبد الرحمن المطار عن معمر به - أخرجه ابن الجارود ( ٦١٠ ) والطبراني في الكبير ( ١١٩٩٦ ) والوسط ( ٥٠٢٦ ) - وقال الطبراني في الأوسط: ( لم يصل لهذا الحديث عن معمر إلا داود المطار وسفيان الثوري: تفرد بهما داود وشباب وتفرد به بهما سفيان الثوري عثمان بن أبي شيبة عن أبي أحمد الزبيري ) - أ - وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن يحيى عن عكرمة مرسلاً ليس فيه ابن عباس - أخرجه ابن الجارود ( ٦٠٩ ) - وأخرجه سفيان وعبد الأعلى عن معمر به مرسلاً - وكذلك أخرجه علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير به مرسلاً - وذكر ذلك كله البيهقي في الكبرى - وولهم من وصله وصوب إرساله ونارعه ابن التركماني في ذلك وخالفه كما في الجوهر النقي بذيال السنن الكبرى -

۲۰۲۶- أخرجه الحاكم في البيوع ( ٥٧/٢ ) من طريق عبد الله بن إسماعيل الصنعاني به - وقال: ( صحيح الإسناد ) - وقد أشار البيهقي إلى رواية الذمري لهذه الروايات الموصولة: ثم قال: ( وكل ذلك وهم ) -

۲۰۲۷- أخرجه البيهقي في السنن ( ٢٩٠/٥ ) كتاب البيوع باب: ما جاء في النسبي عن بيع الدين بالدين قال: أخبرنا ابن بشران ببغداد: ثنا أبو الحسن علي بن محمد المصري: ثنا سليمان ..... به - وأخرجه الحاكم في المستدرک ( ٥٧/٢ ) : حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب: ثنا الربيع بن سليمان: ثنا الخصيب بن ناصح ..... به - ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن ( ٢٩٠/٥ ) كتاب البيوع باب: ما جاء في النسبي عن بيع الدين بالدين - وصححه الحاكم على شرط مسلم - وقال البيهقي: موسى لهذا: قال ابن عبيدة الربذي: وثبتنا أبو عبد الله قال في معانيه عن موسى بن عقبة: ( لم يخطه ) والعجب من أبي الحسن المارقطني شيخ عصره روى لهذا الحديث في كتاب السنن عن أبي الحسن علي بن محمد المصري لهذا: فقال: عن موسى بن عقبة: وثبتنا أبو الحسين - يعني: ابن بشران - أخرجه لنا عن أبي الحسن المصري في الجزء الثالث من سنن المصري - أ - وأخرجه ابن عدي في الكامل ( ٣٣٥/٦ ) في ترجمة موسى بن عبيدة الربذي - ومن طريق ابن عدي أخرجه البيهقي في السنن ( ٢٩٠/٥ ) - قال ابن عدي: ( قال موسى: قال نافع: وذلك بيع الدين بالدين وهذا معروف بجوسي عن نافع ) - أ - وللحديث طريق أخرجه عن الربذي متاني في الذي بعده -



3028- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ

الْوَاحِدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ نَهَى  
عَنْ بَيْعِ الْكَالِ بِالْكَالِ . قَالَ اللَّفْغِيُّونَ هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے کالی کے  
عوض میں کالی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اہل لغت نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ بن عمرو سہمی۔ ذکرہ دارقطنی فی ضعفاء و متروکین (۲۱۵)۔

○ حمزہ بن عبد واحد کی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

ہو: جرح و تعدیل (۲۱۳/۳) (۹۳۷)۔

3029- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

3030- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ

أَبُو زُرْعَةَ الْحَجَرِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَهِيَ الْهَرَّةُ .

۳۰۲۸- أخرجه الحاكم (۵۷/۲): من طريق احمد بن محمد بن اسماعيل بن سوران ثنا ابي حنيفة المقدام بن داود الرعيني... به- فذكره

وذكر (موسى بن عقبة) الفنا- ايضا- ولهم من الحاكم و الدارقطني كما بينه البيهقي في السنن- فقد أخرجه ابن ابي نبيه في المصنف

(۱۶۰/۱) رقم (۲۲۱۲۵): حدثنا ابن ابي زائدة عن موسى بن عبيدة به- وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲۱/۱) من طريق ابي حاتم

أخبرنا موسى بن عبيدة به- وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹۰/۸) رقم (۱۱۴۱۰): أخبرنا الدارقطني قال: حدثنا عبد الله بن

دينار... به- قال الترمذي في نهج الراية (۱۰/۱): وهو معلول بالاسلمي-

۳۰۲۹- أخرجه ابو داود في البيوع (۲۰۰/۲) باب: في ثمن السنور (۲۱۷۹) و الترمذي في البيوع (۵۷۷/۲) باب: ما جاء في كراهية ثمن

الكلب و السنور (۱۲۷۹) و ابن الجارود (۵۸۰) و الطحاوي في المعاني (۵۲/۱) و الحاكم (۲۱/۲) من طريق عيسى بن يونس به- و

صحه الحاكم و قال الترمذي: (هذا حديث في إسناده اضطراب- ولا يصح في ثمن السنور- وقد روي هذا الحديث عن الأعشى عن

بعض أصحابه عن جابر- واضطربوا على الأعشى في رواية لهذا الحديث- وقد كره قوم من أهل العلم ثمن الهر- و رخص فيه بمفسوم-

و لعل قول احمد و اسحاق و روى ابن فضال عن الأعشى عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا

الوجه)- وأخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۹/۲) باب: تحريم ثمن الكلب و حلوان الكائن و سور البهي و النسبي عن بيع السنور (۱۵۶۹)

من طريقه عن ابي الزبير قال: سألت جابراً عن ثمن الكلب و السنور قال: زجر النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك-

۳۰۳۰- أخرجه ابو داود رقم (۲۱۸۰) (۲۸۰۷) و الترمذي (۱۲۸۰) و ابن ماجه (۲۲۵۰) و عبد بن حميد رقم (۱۰۱۱) و عبد الله بن احمد

(۲۹۷/۲) من طريق عبد الرزاق: حدثنا عمر بن زيد الصنعاني عن ابي الزبير عن جابر قال: (سوى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

أكل السمرة و نسوسا)- و قال الترمذي: (حديث غريب و عمر بن زيدا لا يعرف كغير احمد و روى عنه غير عبد الرزاق)- و قال

الترمذي عقب حديث ابي هريرة (۱۲۸۱) في هذا الباب: (وقد روي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا- و لا يصح إسناده

ايضاً)- و-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”سنور“ سے مراد بلی ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ وہب بن راشد بصری، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: علل حدیث (۲۰۶/۲)، رقم (۲۱۰۸)۔

○ خیر بن نعیم بن مرہ بن کریم حضرمی، مصری، قاضی برقہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فقیہ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۸۴)۔

**3031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقَسَانِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِي . الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ .**

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں حرام ہیں: کچھنے لگانے والے کی آمدن، فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔ (اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کثیر غلط، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 108 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۴۲)۔

**3032- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهَرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعْلَمَ . الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ .**

۲۰۳۱- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۰۱/۲) باب: في اثمان الكلاب (۲۴۸۶) والنسائي في الصمد (۱۹۰/۷) باب: النسبي عن ثمن الكلب و البيهقي في الكبرى (۶/۶) و الطحاوي في المعنى (۵۲/۴) من طريق علي بن رباح اللخمي عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: (لا يهل ثمن الكلب ولا هلوان الكائن ولا مهر البغي) - وأخرجه الاعمش عن أبي هاشم عن أبي هريرة قال: (نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب و عصب الفحل) - أخرجه الدارمي في البيوع (۲۷۲/۲) و ابو يعلى (۶۲۱۰) و النسائي في البيوع (۲۱۱/۷) باب: بيع ضراب الجمل و ابن ماجه في التجارات (۷۳۱/۴) باب: النسبي عن ثمن الكلب و مهر البغي (۲۱۶۰) - ۲۰۳۲- أخرجه احمد (۳۱۷/۲) من طريق الحسن بن أبي جعفر به -



**3035-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِإِذْنِهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح  
وَآخِرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.  
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

**3036-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ  
حَمَّادُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا أَصْحَحُ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ .  
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

حماد نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا اور یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

**3037-** حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قَرَأَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَحَبِيبٌ وَهَشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
قَالَ مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمَرَاءَ .  
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ”مصراة“ جانور خرید لے اُسے تین دن

تک اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو (اس عرصے کے اندر) اُسے اناج کے ایک صاع سمیت واپس کر دے جو گندم نہ ہو۔

**3038-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ سَوَاءً .  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۳۰۳۷- أخرجه عبد الرزاق (۱۴۸۵۸) والعميد (۱۰۲۹) و احمد (۲۴۸/۲) و مسلم في البيوع (۱۱۵۸/۳) باب: حكم بيع المصراة (۱۵۲۴)  
و ابو داود في البيوع (۷۲۷/۳) باب: من اشترى مصراة فله خيارها (۳۴۴۴) و النسائي في البيوع (۲۵۴/۷) باب: النسي من المصراة و الترمذي  
في البيوع (۵۵۲/۳-۵۵۴) باب: ما جاء في المصراة (۱۲۵۲) و ابن ماجه في التجارات (۷۵۳/۲) باب: بيع المصراة (۲۳۳۹) و ابو يعلى (۶۰۴۹)  
و ابن الجارود (۵۵۶-۵۵۷) و الطحاوي في المعاني (۱۹/۴) و البيهقي في البيوع (۳۸/۵) باب: الحاكم فيمن اشترى مصراة من طرفه عن  
محمد بن سيرين به- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - و أخرجه ابو الزناد عن الاعمش عن ابي هريرة به- أخرجه مالك في البيوع  
(۶۸۳-۶۸۴) باب: ما ينسوخ عن المساومة و المبايعه (۹۶) و العميد (۱۰۲۸) و احمد (۲۴۲/۲۰) و البخاري في البيوع (۴۲۳/۴) باب:  
النسي للبائع الا يحفل الابل (۲۱۵۰) و ابو داود في البيوع (۷۲۷/۳) باب: من اشترى مصراة فله خيارها (۳۴۴۴) و النسائي في البيوع  
(۲۵۲/۷) باب: النسي عن المصراة و البيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد - و أخرجه حماد بن سلمة عن محمد بن زياد  
عن ابي هريرة به- أخرجه الطيالسي (۱۳۴۴-منه) و احمد (۲۰۳۸۶-۲۰۳۸۷-۲۰۳۸۸) و الترمذي في البيوع (۵۵۲/۳) باب: ما جاء في  
المصراة (۱۲۵۱) و الطحاوي في المعاني (۱۷/۴) -



**3039-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَلَقُّوا السِّلْعَ بِأَقْوَامِ الطَّرِيقِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمُّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا وَلَا تَبِيعُوا الْمُصْرَاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَمَنْ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَالرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے سامان (کے قافلے کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے) راستے میں نہ خرید و مصنوعی بولی نہ لگاؤ کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کے مقابلے میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک وہ دوسرا شخص نکاح نہ کر لے یا اُس پیغام کو ختم نہ کر دے کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنے تاکہ اس کے ذریعہ وہ اُس (سوکن) کے حصے کے فوائد حاصل کر لے کیونکہ اُس عورت کو وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہوگا مصراۃ اونٹنی اور بکری کو فروخت نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو کھجور کے ایک صاع سمیت اُسے واپس کر دے رہن میں (رکھے ہوئے) جانور کا دودھ دوہا جاسکتا ہے اور اُس پر سواری کی جاسکتی ہے۔

**3040-** حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَآخِرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

☆☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ایک ہی سودے میں) سلف اور بیع ایک سودے میں دو شرائط جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اُس کا سودا کرنا جس چیز کے ضمان کی ذمہ داری نہ ہو اُس کا منافع (یہ سب چیزیں) جائز نہیں ہیں۔

**3041-** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

۲۰۳۹- أخرجه النسخان عن أبي هريرة طرفاً منه وعن ابن عمر طرفاً منه أيضاً - وتقدم حديث أبي هريرة قبل ذلك -

۲۰۴۰- أخرجه أحمد (۱۷۸/۲) والدارمي (۲۵۲/۲) وأبو داود في البيوع (۷۶۹/۲) باب: بيع الرجل ببيع ما ليس عنده (۲۵۰/۲) والترمذي في البيوع (۵۲۶-۵۲۵/۲) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۳۶) والنسائي في البيوع (۲۸۸/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع وابن ماجه في التجمعات (۷۲۸-۷۲۷/۲) النسوي عن بيع ما ليس عندك (۲۸۸) وابن الجارود (۲۶۰) والهاكيم (۱۷/۲) والبيهقي (۲۳۹/۵-۲۴۰) من طريق عمرو بن شعيب: به - وقال الترمذي: (حسن صحيح) - وقال الهالكيم: (هذا حديث - على شرط جماعة من أئمة المسلمين - صحيح) - ۵۱-

۲۰۴۱- أخرجه مالك في البيوع (۶۸۲-۶۸۱/۲) باب: ما ينسوي عن المسومة والمبايع (۹۶) والبيهقي (۱۰۴۸) وأحمد (۲۴۲/۲) والبخاري في البيوع (۴۲۲/۶) باب: النسوي للبائع الذي يحفل الإبل (۲۵۰) وأبو داود في البيوع (۷۲۷/۲) باب: من اشترى مصراة فله نصيبها (۲۴۴/۲) والنسائي في البيوع (۲۵۲۷) باب: النسوي عن المصراة والبيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد من طريق أبي الزناد به -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَغْنَى النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ فَمَنْ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسِكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمَرَاءَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے، مصنوعی بولی نہ لگاؤ (اناج کے قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) اُسے راستے میں نہ ملو اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے کیلئے اُن کا تصریہ نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر وہ واپس کرنا چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دے، گندم کا نہیں۔

3042- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا جَلَبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا عِثْرَاضَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ إِذَا حَلَبَهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ - تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَصْرَةِ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عَيْسَى - وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جلب، جب، اعتراض (کی کوئی حیثیت نہیں ہے) شہری شخص دیہاتی کیلئے کوئی سودا نہ کرے اونٹنی یا بکری کا تصریہ نہ کرو جو شخص تصریہ والے جانور کو خرید لے اور اُس کا دودھ دودھ لے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دیدے۔

عاصم بن عبید اللہ نے سالم کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مصراۃ کے بارے میں اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے اُن کے حوالے سے داؤد بن عیسیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابوشیبہ نامی راوی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اسے ایک صحابی کے حوالے سے (جن کا نام مذکور نہیں ہے) روایت کیا ہے۔

۳۰۴۲- فی اسنادہ اسماء بن ابراہیم الحنبلہ: قال الذہبی: (صاحب الوائد) - قال البخاری: فی حدیثہ نظر - وقال النسائي: ليس بشقة - انظر للميزان (۳۲۰/۱) - وضعه العافظ في التقریب (ت ۲۳۹) - و الحديث أخرجه ابن عدي في الكامل (۵۸/۶) من طريق اسماعيل بن ابي هريرة: حدثنا كثير المزني عن ابيه عن جده: به مختصراً -

3043- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. قَالَ عُمَرُ فَسَرَهُ أَبِي الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتَّى يُؤْنَعَ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيُرْمَى بِالْقُوبِ وَيُرْمَى إِلَيْهِ بِمِثْلِهِ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ بِهَذَا وَالْمَلَامَسَةُ يَشْتَرِي الْبَيْعَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع کیا

ہے۔

عمر (بن یونس) نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

مخاضرہ سے مراد یہ ہے: خریدار کسی کھیت یا کھجوروں کے باغ کو اس وقت تک نہیں خریدے گا جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتے (یعنی پیداوار پک نہیں جاتی)۔

منابذہ سے مراد یہ ہے: خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا خریدار کی طرف کپڑا پھینکے گا اور کہے گا: یہ اس کے عوض میں تمہارا ہوا۔

لامسہ یہ ہے: خریدنے والا سامان خرید لے گا حالانکہ اُس نے سامان دیکھا بھی نہیں ہوگا۔

محافلہ سے مراد زمین کرائے پر دینا ہے۔

3044- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو بَكْرٍ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَمِي تَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِيضَ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ اسْتَفْطَعَ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحٌ شَذًا بِمَارِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ بَارِضٌ لَيْسَ فِيهَا مِلْحٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَدِ. فَاسْتَقَالَ أَبِيضُ فِي قَطِيعَةِ الْمِلْحِ فَقَالَ أَبِيضُ قَدْ أَقْلْتُكَ فِيهِ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَدِ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ قَالَ فَقَطَعَهُ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرْفِ - جُرْفٍ مُرَادٍ - مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ فِيهِ قَالَ فَرَجٌ فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ.

۲۰۵۱- أخرجه ابن ماجه في الرامون (۲۶۷۵) باب: اقطاع الانهار والميون و ابن سعد في الطبقات (۲۸۲/۵) والطبراني في الكبير (۸۰۸) من طريقه فرج بن سعيد به - ورواه محمد بن يحيى بن قيس الباصري عن ابيه عن ندامة بن شراويل عن سمى بن قيس عن شهر بن عبد المدين عن ابيض به - أخرجه ابو داود في الخراج و الامارة (۲۰۶۶) باب: في اقطاع الارضين و الترمذي في الاحكام (۱۲۸۰) باب: ماجاء في الفسطاط و حبيب بن زنجويه (۱۰۱۷) و ابو عبيد (۶۸۶) كذا نصا في الاموال و ابن حبان (۱۱۹۹) و الطبراني (۸۱۰) من طريقه عن محمد بن يحيى به - و خالفه محمد بن فضالة عن يحيى بن قيس الباصري عن رجل عن ابيض - فكذا أخرجه يحيى بن آدم في الخراج (۲۶۶) من طريق ابن المبارك عن محمد بن - و قال الترمذي (۶۶۵/۲): (حديث ابيض حديث غريب و العمل على هذا عند أهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم في الفسطاط: بدون جائزا ان يقطع الامام لمن رأى ذلك) - و الله -

☆☆ ثابت بن سعید اپنے والد سعید کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ابیض بن حمال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وہ قطعہ اراضی مانگا جسے ”ملح شذا“ کہا جاتا تھا اور یہ ”مارب“ میں تھا، نبی اکرم ﷺ نے وہ قطعہ اراضی انہیں عطاء کر دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں زمانہ جاہلیت میں ”ملح“ نامی جگہ گیا تھا وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نمک نہیں ہے جو شخص وہاں پہنچ جائے وہ اُسے حاصل کر سکتا ہے اُس کی مثال اُس بہتے ہوئے پانی کی ہے جس کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا، پھر اقرع نے ”ملح“ کے قطعہ اراضی کے بارے میں ابیض سے اقالہ کی فرمائش کی تو حضرت ابیض نے کہا: میں اس میں اس شرط پر تمہارے ساتھ اقالہ کرتا ہوں کہ تم اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر استعمال کرو گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اس کی مثال چشمے سے بہتے ہوئے پانی کی ہے جو شخص اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے استعمال کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ”جُرف“ کے مقام پر کچھ زمین اور کھجور کا باغ عنایت کیا تھا اس سے مراد ”جُرف“ مراد ہے یہ عطاء نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کی جب انہوں نے اس میں اقالہ کر لیا۔ فرج بن سعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی بھی یہی صورت تھی جو اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے حاصل کر لے گا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ فرج بن سعید بن علقمہ بن سعید بن ابیض ماربی، ابوروح یمانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۴۱)۔

○ ثابت بن سعید بن ابیض بن حمال ماربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۴۰۵/۱) ت (۸۰۲)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۳)۔

○ سعید بن ابیض بن حمال مرادی، ابوہانیء ماربی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۸۴)۔

3045- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

۲۰۱۵- فی اسنادہ و اصل بن ابی جلیل: قال الذہبی فی البیان (۱۱۷/۷): قال یحییٰ بن معین: لا یثبت۔ وقال البغاری: یروی عن معالج و

مکحول: روی عنہ الذہبی: اصابته مرقة۔



مُسْلِمٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ نَفَرًا اشْتَرَوْا فِي زَرْعٍ مِنْ أَحَدِهِمُ الْأَرْضَ وَمِنْ الْآخِرِ الْفَدَانَ وَمِنْ الْآخِرِ الْعَمَلَ وَمِنْ الْآخِرِ الْبَذْرَ فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَلْفَى الْأَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ كُلِّ يَوْمٍ دِرْهَمًا وَأَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ أَجْرًا وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ. قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَكْحُولًا فَقَالَ مَا يُسْرُنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ وَصِيفٌ. هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَصِحُّ. وَوَاصِلٌ هَذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: چند لوگوں نے ایک زرعی زمین میں مشترکہ طور پر کام کرنے کے بارے میں طے کیا، اُن میں سے ایک شخص کی زمین تھی، دوسرے شخص نے زراعت کے آلات فراہم کرنے تھے، تیسرے شخص نے کھیت میں کام کرنا تھا اور چوتھے نے بیج فراہم کرنا تھا، جب وہ پیداوار تیار ہو گئی تو یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے زمین کی ملکیت کو بے حیثیت قرار دیا (یعنی اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا)، جس شخص نے زراعت کے آلات فراہم کیے تھے اُسے ایک دن کا ایک درہم معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا، جس شخص نے کھیت میں مزدوری کرنی تھی اُس کے لیے معاوضہ مقرر کیا اور آپ نے بیج فراہم کرنے والے شخص کو تمام پیداوار کا مالک قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مکحول کو سنائی تو اُنہوں نے فرمایا: اس حدیث کے عوض میں مجھے وصیف بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔

یہ حدیث ”مرسل“ ہے اور مستند نہیں ہے اس روایت کا راوی واصل، ضعیف ہے۔

**3046** - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اسلام میں) ضرر اور ضرار نہیں ہے، جو شخص ضرر پہنچانے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے ضرر میں مبتلا کرے گا اور جو شخص مشقت کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

**3047** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي التَّلْحِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ. وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ أَبُو وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ

۳۰۴۷ - أخرجه الترمذي (۱۲۱۶) والنسائي كما في تحفة الأشراف (۹۸۸) وابن ماجه رقم (۲۲۵۱) وابن الجارود (۱۰۲۸) من طريق عباد بن ليث صاحب الكرابيس به - وعلقه البخاري في صحيحه (۲۱/۵) كتاب البيوع، باب: إذا بين البهتان، ولم يكتسبوا نصحا - قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن ليث، وقد روى عنه هذا الحديث لغير واحد من أهل الحديث (۱) - ۵۱ -

إِلَّا أَقْرَبُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا حَبْثَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي الثَّلَاجِ فَأَخْرَجَ إِلَى كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً - شَكَ عِبَادُ بْنُ كَيْثٍ - لَا دَاءَ لَهُ وَلَا حَبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ .

☆ ☆ ابو وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے جس میں کوئی بیماری نہیں ہے کوئی دھوکا نہیں ہے کوئی خرابی نہیں ہے یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے میرے سامنے یہ تحریر نکالی:

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے (یہاں عباد نامی راوی کو شک ہے) جس میں کوئی بیماری نہیں ہے کوئی دھوکا نہیں ہے کوئی خرابی نہیں ہے یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری، یہ صحابی ہیں یہ اور ان کے والد ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا انتقال پہلی صدی کے بعد ہوا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۶۹)۔

**3048** - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّيْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمٍ أَبُو أَرْقَمٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ لَا يَسْلُكُ بِهِ بَحْرًا وَلَا يَنْزِلُ بِهِ وَادِيًا وَلَا يَشْتَرِي بِهِ ذَاتَ كِبِدٍ رَطْبَةٍ فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَّقَ شَرْطُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَجَازَهُ أَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب ایک شخص کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیا تو ساتھ یہ شرط عائد کی کہ وہ اس مال کو لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا اس کے ساتھ کسی وادی (یعنی بے آب و گیاہ) جگہ پر پڑاؤ نہیں کرے گا اس کے ذریعہ کسی جاندار کو نہیں خریدے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کا ضمان (تاوان) ادا کرے گا پھر انہوں نے یہ شرط نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے اسے درست قرار دیا۔

ابو جارد نامی راوی "ضعیف" ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن یسار کندی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب ت (۱۰۸۷)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۱۷)۔

**3049** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَحْرِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَصَّافِيُّ حَدَّثَنِي عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمَّا وَضِعَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوا نَعَمْ فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا رَأَاهُ عَلِيٌّ يَقْفِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرِّءٌ مِنْ دِينِهِ وَأَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَّكَتَ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَلِّي هَذَا خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نماز جنازہ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے جب اُسے رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے ہٹے لگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص اپنے قرض سے بری الذمہ ہے اس کے ذمہ جو ادائیگی ہے میں اُس کا ضامن ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطاء کرے! جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری ادائیگیاں بھی اپنے ذمہ لے جو بھی شخص اپنے بھائی کی طرف سے اُس کا قرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ (حکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ یہ تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

**3050** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كُزَّالٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا زَاهِرٌ ح وَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا زَاهِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ قَبِلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَتَنَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ عَلِيُّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَا ضَامِنٌ لَدَيْهِ . قَالَ فَكَ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ عَنْ اَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِعَلِّي خَاصَّةٌ اَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے جب اُسے رکھا گیا تو بتایا گیا: اس کے ذمہ قرض ہے نبی اکرم ﷺ پیچھے ہٹے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتوں کو اسی طرح پورا کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زافر بن سلیمان ایادی، ابوسلیمان قہستانی، ذکرہ بخاری فی ضعفاء صغیر، وقال: عنده مراسيل ووهيم، وهو يكتب حديثه، وقال في كبير: عنده مراسيل - وقال نسائي: عنده حديث منكر عن مالك - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۵۰۶/۳)، واسامی ضعفاء (۱۱۴)، وضعفاء ومرتوکون للنسائی (۲۱۴)۔

3051 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَعَسَلْنَاهُ وَكَفَّنَاهُ وَحَنَطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اَذَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا خُطْبَى ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا . قَالُوا نَعَمْ دَيْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَّا يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ . فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ . فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ حَتَّى كَانَ الْاِخْرَ ذَلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ اَلَا نَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں غسل دیا، کفن دیا، انہیں خوشبو لگائی اور اُسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قیام کی جگہ کے پاس رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تا کہ آپ اُس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ چند قدم چل کر آئے پھر آپ نے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی کے ذمہ کچھ قرض تھا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار تھے تو نبی اکرم ﷺ واپس مڑنے لگے ہم

۳۰۵۱ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۷۵/۶) من طريق زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل بنحوه وأخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۵۷) عن معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر بنحوه ومن طريقه عبد الرزاق أخرجه أبو داود في البيوع (۲۲۶۳) باب في التمسيد في الدين والنسائي في الجنائز (۶۵/۶-۶۶) باب: الصلاة على من عليه دين وابن حبان في الجنائز (۳۰۶۱)۔



میں سے ایک صاحب جن کا نام ابوقادہ تھا انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی ادائیگی تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے مال میں سے ہوگی اور (وصول کرنے والے) شخص کا حق تمہارے ذمہ ہے یہ مرحوم ان دونوں سے بری ہے۔ تو حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی جب بھی حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اُن سے یہی دریافت کیا: تم نے اُن دو دیناروں کا کیا کیا؟ آخر کار جب حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: یا رسول اللہ! میں نے اُن دونوں کو ادا کر دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب اُس شخص کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے۔

**3052** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهِهِ فِي دِينٍ وَلَفَقِيهِ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حوالے سے جو بھی کام کیے جاتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ فضیلت دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو ہے ایک فقیہ شیطان کیلئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید (پریشانی کا باعث) ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہے اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی بیٹھ کر دین کا علم حاصل کر لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، ابویحییٰ، عطار، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۴۹)۔

**3053** - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ التَّرْجَمَانِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَمُجَالِسَتُهُمْ زِيَادَةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء قائدین ہیں فقہاء سردار ہیں ان کی ہم نشینی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۲۰۵۲ - أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۶۶) من وجه آخر عن يزيد بن هارون به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن صفوان بن سليمان إلا يزيد بن عياض) - ۵۱ -  
۲۰۵۳ - أخرجه القضاة في مسند النساب رقم (۲۰۷) من طريق إسماعيل بن أحمد بن بطلون ..... به - قال البخاري في فتح الوهاب (۲۸۷/۱): (عبد العزيز بن المحسن: قال البخاري: ليس بالقوي عندهم - وقال ابن معين وغيره: ضعيف - وقال أبو داود: مشهور) - ۵۱ -